

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَبْلَ تَطْيِيعِ السُّبُحَانِ فَقَدْ اَطَاعَ اللَّهَ الْعَلِيمَ
حَسْبُ رُسُلِ كَا حَكَمَ مَا تَوْفِيقًا اُسْرَے اللہ کا حکم مانا،
(ترجمہ کنز الایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ انخلیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری

(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال - ۳۸ - اردو بازار لاہور ۲

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

[https://archive.org/details/](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

[@zohaibhasanattari](https://archive.org/details/@zohaibhasanattari)

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زوہیب حسن عطاری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ يُطِيعِ السُّلُوكَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (المکيه)
جسے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،
(ترجمہ کنزالایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ المحیط رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہانپوری
(مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور ۲

فہرست مضامین مشکوٰۃ المصابیح مترجم، جلد سوم

صفحہ	مضامین ابواب	صفحہ	مضامین ابواب
	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں کا بیان۔	۲	فہرست
۱۲۸	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان۔	۵	۲۷۔ کتاب الفتن
۱۳۵	آپ کی بشت آورد وحی کی ابتدا	۱۴	جنگوں کا بیان
۱۴۲	جوت کی نشانیوں کا بیان	۲۲	قیامت کی نشانیاں
۱۵۰	معراج کا بیان	۲۹	قرب قیامت کی نشانیاں آورد تعال کا بیان
۱۵۶	معجزات کا بیان	۴۱	ابن متیاد کا بیان
۱۶۴	کرامتوں کا بیان	۴۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول
۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کا بیان۔	۴۸	قرب قیامت آورد جو مرگیا اس کی قیامت قائم ہوگی
۲۰۳	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ترکہ کا بیان۔	۴۹	قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی
۲۱۱	قریش کے مناقب آورد قبائل کا بیان	۵۱	صور پھونکنے جانے کا بیان
۲۱۳	صحابہ کرام کے مناقب	۵۴	حشر کا بیان
۲۱۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۵۹	حساب، بدلے آورد میزان کا بیان
۲۲۳	حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۶۵	حوض کوثر آورد شفاعت کا بیان
۲۲۴	حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب۔	۸۳	جنت آورد اہل جنت کی صفات
۲۳۲	حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب	۹۴	دیدار الہی کا بیان
۲۳۶	ان اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب	۹۷	جہنم آورد جہنمیوں کی صفات
۲۴۱		۱۰۴	جنت آورد دوزخ کی پیدائش کا بیان
		۱۰۶	مخلوق کی ابتدا آورد انبیاء علیہم السلام کا بیان
		۱۱۸	سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

صفحہ	مضامین البواب	صفحہ	مضامین البواب
۲۸۶	بین و شام کا ذکر اور خواجہ اویس قرنی کا بیان	۲۴۴	عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب
۲۸۹	اس اُمت کے ثواب کا بیان	۲۵۲	نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب -
۲۹۳	اسماء الرجال		نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اندارج مطہرات کے مناقب -
	پہلا باب (راویوں کے مختصر حالات)	۲۶۳	دیگر حضرات کے مناقب
	دوسرا باب (متعلقہ ائمہ اصول حدیث)	۲۶۴	اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کیے گئے ہیں۔
	عہد اول		
	قطعہ تاریخ طباعت	۲۸۲	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

پہلی فصل

۵۱۴۴ عَنْ حَدِيثَةٍ قَالَتْ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ الْأَخْرَجَتْ بِهِ حَفَظَةٌ مِنْ حَفَظَةٍ وَنَيْسِيَّةٌ مِنْ نَيْسِيَّةٍ قَدْ عَلِمَتْهُ أَمْعَانِي هُوَ لَوْ دَرَاكَ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَيْسِيَّةٌ فَإِذَا رَأَاهُ فَادْكُوكَ كَمَا يَدْكُرُ الرَّجُلُ وَجَهَ الرَّجُلِ إِذَا عَابَ عَنْ نَحْوِ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اللہ آپ نے کھڑے ہونے کے وقت سے قیامت تک کی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر وہ بیان فرمادی۔ یاد رکھا جس نے اُسے یاد رکھا اور بھول گیا جو اُسے بھول گیا جب کوئی بات واقع ہوتی تو جس اُنی ساتھیوں میں سے کوئی بتا دیتا جس کو میں بھول گیا ہوتا تو مجھے بھول یاد آجاتی جیسے غائب آدمی کا چہرہ یاد آجاتا اللہ میں دیکھ کر اُسے جان جاتا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۴۵ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْعُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عَوْدًا عَوْدًا فَإِنِّي قَلْبٌ أَشْرَبَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نَكَبَةٌ سَوْدَاءُ أَوَّي قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نَكَبَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تُصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ ابْيَضَ رُغْلُ الصَّقَا فَلَا تَعْرِضُ فِتْنَةً مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ وَالْأَخْرَاسُ سَوْدَ مُرْبَادٍ كَمَا تَكُونُ مَحْجُوتًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مُسْلِمٌ)

۵۱۴۶ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا دَانَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ تَزَلُّ فِي

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ حقے دلوں پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے چٹائی پر تھکا۔ جو دل اُن سے محبت کرے تو اُن میں سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اللہ جو دل اُن میں ناپسند کرے اُن میں سفید نقطہ لگایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ دل دو طرح کے ہو جائیں گے۔ ایک سفید سنگ مرمر جیسا جس کو آسمانوں اور زمینوں کے رہنے تک فتنہ نقصان نہیں دے گا اللہ دوسرا سیاہ تار کول جیسا اونچے کونے کی طرح کڑبیک کام کر چھانے اور نہ بُرے کام کرنا پسند کرے۔ پس اُسے اپنی خواہشات سے محبت ہوگی۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے کہہ دیا کہ ہمیں شاذ و نادر میں سے ایک میں نے دیکھ لیا اور دوسری کا اشتہار کر رہا ہوں۔ آپ نے ہم سے حدیث بیان فرمائی کہ امانت لوگوں کے دلوں کی تہ

جَدَّ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْغُرَّانِ ثُمَّ
عَلِمُوا مِنَ الشَّيْءِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفِيعٍ قَالَ يَتَأَمَّرُ
الرَّجُلُ التَّوَمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ
فَيَقْطُلُ أَشْرَهَا مِنْهُ أَشْرَ الْوَكَيْتِ ثُمَّ يَتَأَمَّرُ التَّوَمَةَ
فَتَقْبِضُ قَيْبَتِي أَشْرَهَا مِنْهُ أَشْرَ الْمَجْلِي كَجَبَدٍ
وَحَوْرَتِهِ عَلَى رِجْلَيْكَ فَتَقْطَعُ فَتَرَاهُ مُسْتَبِيرًا ذَا
لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصِيبُهُ النَّاسُ يَكْبَأُ يَعْوَنُ وَلَا
يَكْبَأُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ إِنَّ فِي بَيْتِي
فُلَانٌ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْمَلُهُ
وَمَا أَهْلَكَهُ وَمَا أَحْبَبَّهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ وَمَقَالُ
حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنَ الْيَمَانِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۴۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَكِيمِ وَكُنْتُ
أَسْأَلُهُ عَنْ الشَّيْءِ مَعَاكَةِ أَنْتَ يُدْرِكُهَا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي حَيَاةٍ بَلِيَّةٍ
وَشَرٍّ كَبِيرٍ نَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَمَهْلُ بَعْدَ هَذَا
الْحَكِيمِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ
الشَّيْءِ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَ
مَا دَخْنٌ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَوُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَ
يَهْتَدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي يَعْرِفُونَ مَنَهُمْ وَتَنْجِرُ
قُلْتُ فَمَهْلُ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ
نَعَمْ دَعَاهُ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابَتِهِمْ
إِلَيْهَا قَدْ قُوَّكَ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفَهُمْ
لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدِنَا وَبِتَكَلُّمُونَا بِالسُّنَّتِ
قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ قَالَ تَكُونُ
جَمَاعَةً الْمُسْلِمِينَ فَلَا مَا هُمْ قُلْتُ فَزَنَ لَكُمْ
يَكُونُ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا رَأْيًا قَالَ فَاعْمَلُوا
تِلْكَ الْفَرَاقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنَّ لَعْصَنَ بِأَمْرٍ شَجَرَةٍ

میں داخل ہوتی ہے پھر لوگ ترک نماز سکھاتے جلتے ہیں اللہ پر سنت کا علم لہ آپ
نے اس کے اٹھنے کی خبر دیتے ہوئے فرمایا کہ آدمی سوئے گا تو امانت اُس
کے دل سے کھینچ لی جائے گی یہاں تک کہ اُس کا اشرچہ اس کی طرح نہ جائے گا
پھر سوئے گا تو اُس سے کھینچ لی جائے گی اور اتنا اثر باقی رہے گا
جیسے تم اپنی پاؤں پر چنگاری بکھڑو تو آبلہ بڑھانا نہ تم اُسے چھو نہ ہوا دیکھو
گئے لیکن اُس کے اندر کچھ نہیں ہوگا۔ صبح کو لوگ خبر پر دو فرودعت کریں گے اللہ
اُن میں امانت ادا کرنے والا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ پس کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے
میں امانت ورا آدمی ہے کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کتنا فضل مند کن خوش مزاج
اللہ کتنا ہوشیار ہے لیکن اُس کے دل میں لاتی کے دانے برابر بھی ایساں
نہیں ہوگا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر کے
مستحق پہنچتے اللہ میں شر کے واسطے میں پہنچا کرتا، اس طرف سے کہہ سادہ
کے پہنچا دیتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اللہ عجلت کے اندر ہم
شر میں تھے تو اللہ تعالیٰ اس غیر کے آیا کیا اس غیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا،
ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس شر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا، ہاں لیکن اُس میں
دھواں بھیجے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کا دھواں کیا ہے؟ فرمایا کہ لوگ میرے کھڑے
کے ہوا دھواں میری عادت کے ہوا دھواں میری عادت اختیار کریں گے۔
اُن کی معنی باتیں اچھی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اُس
خیر کے بعد شر ہے؟ فرمایا، ہاں جہنم کے دروازے پر جہانے والے ہوں گے
جو ان کی مانے گا اُسے اُس میں نکال دیں گے۔ ہمارے ہی ہوتی ہو رہیں گے۔
عرض کی کہ اگر میں انہیں پاؤں ترک کیا مکہ ہے؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت انصاف
کے امام سے وابستہ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی جماعت اللہ نام نہ ہو؟۔
فرمایا تو اُن تمام فرقوں سے جدا رہنا، خواہ تمہیں کسی رعیت کی جڑ چبانی پڑے
یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔ (متفق علیہ) اللہ سلم کی روایت
میں ہے کہ میرے بعد امام ہوں گے جو میرے لئے پڑیں چلیں گے اللہ
میرا طریقہ اختیار کریں گے۔ اُن میں ایسے لوگ بھی ہوں گے کہ انسان جبر
کے اندر ان کے دل شیطانوں سے ہوں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ

ہم نے کہ یا رسول اللہ! وہ وقت پاؤں نہ کیا کرول؟ فرمایا کہ اسیر کی بات سننا اور طاقت کرنا۔ وہ نہیں مارے اور تیار مال چھینے تب ہی اُس کی بات سننا اور طاقت کرنا۔

حَتَّى يَذَرِكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ مُتَنَقِّئٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي أَيْمَةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَوُونَ بِسُنَّتِي وَسَيَعْمُونَ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي بُحْبُحَانِ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا قُلْتُ كَيْفَ أَمْسَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ قَالَ كَسَمَهُ وَطُيْعَ الْأُمَيْرِ قُلْتُ ضَرْبَ ظَهْرِكَ وَأُخِذَ مَا لَكَ فَاسَمَهُ وَأَطَمَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اندھیری رات کے صحوں جیسے فتنوں سے پہلے احوال بدی کروا دیں گی آدمی صبح کو مومن اور شام کو کافر ہو گا۔ شام ایمان کی حالت میں کی اندھیری کو کافر ہو جائے گا۔ اپنے دین کو گم دنیاوی مال کے بدلے بیع دیں گے۔ (مسلم)

۵۱۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْرِ النَّيْلِ الْمَطْلُوبِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَكُونُ دِينُهُ بِمَوْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا - (رواه مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح تیرے عمل کے جن میں بیچنے والا کھڑے ہوئے دالے سے بہتر ہو گا کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جو ان کی طرف جھانکے گا اُسے نہ پہنچے میں گئے، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا مل جائے تو اُس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تھے جن میں سے دالہ جگنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہو گا اور دوڑنے والے سے بہتر ہو گا۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا اُس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۳۹ وَكَذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِتْنٌ الْكَافِرُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ مَنْ تَجَمَّعَ وَحَدٌ مَلَجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَحْذَرِ بِهِ مُتَنَقِّئٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ فِتْنَةٌ الْكَافِرُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَشَرَّفَ مَنْ تَجَمَّعَ وَحَدٌ مَلَجًا أَوْ مَعَادًا فَلْيَحْذَرِ بِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر صبح تیرے عمل کے جن میں پہنچنے والا کھڑا ہو کر پھر تیرے جنوں گے، اگر وہ پہنچنے والا ان کی طرف نہ جھانکے گا اُسے نہ پہنچے میں گئے، جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا مل جائے تو اُس کی پناہ حاصل کرے (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تھے جن میں سے دالہ جگنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہو گا۔ جس کو کوئی ٹھکانا یا پناہ ہو گا اُس کی پناہ حاصل کرے۔

۵۱۵۰ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا سَكُونٌ فِتْنٌ أَلَا تَكُونُ فِتْنٌ أَلَا تَكُونُ فِتْنٌ الْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاجِدِ إِلَيْهَا أَلَا قَرَأَ ذَا وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهَا رَأْيٌ فَلْيَلِمْ بِرَأْيِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ فَلْيَلِمْ بِعَمَلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ كَلَامٌ فَلْيَلِمْ بِكَلَامِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

کچھ نہ ہو؟ فرمایا کہ اپنی قنار کو لے کر اس کی دھار پتھر پر مار سے اور ہر کے تو
جھاگ کر نجات حاصل کرے۔ تین دفعہ کیا۔ اے اللہ! میں نے حکم پہنچا دیا؟
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اگر میں ناپسند کروں لیکن دونوں گروہوں
میں سے ایک مجھے ملے جائے، یہاں تک کہ آدمی مجھ پر تلوار سے وار کرے یا
مجھے تیر لگے کہ میں مر جاؤں؟ فرمایا کہ وہ اپنا اور تمہارا لگان دے کر ٹوٹا اور دو چھریاں
دے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ مسلمان کا ہنسی مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے
پچھلے وہ پٹالوں کی چڑیوں اور بٹن کے خدات پر سب گامی اپنی اپنے دین کی خاطر
فتنوں سے بھاگتے ہوئے۔ (بخاری)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے میلوں میں سے ایک میلے پر چڑھے اور فرمایا کہ تم
بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ لوگ عرض گزار ہوئے، نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں
کو تناسل گروہوں میں بادشہ کی طرح گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے لوگوں کے ہاتھوں سے ہے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
زمانہ قریب ہر جانے گا، علم اٹھایا جائے گا، نئے ظاہر ہوں گے، بھلے دلوں میں
ڈال دیا جائے گا اور ہر جگہ کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہر جگہ
کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔
نہم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں
تک کہ لوگوں پر ایسے دن نہ آجائیں کہ قاتل نہیں جائے گا کہ اس نے کیوں قتل
کیا اور مقتول کو معلوم دیں کہ لوگ اسے کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کی گئی کہ ایسا
کیوں ہو گا؟ فرمایا کہ قتل عام کے! مٹ قاتل اور مقتول دونوں جہنم ہوں

أَدَايَتْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا عَتَمٌ وَلَا أَرْضٌ
قَالَ يَعْجِدُ إِلَى سَيِّفِهِ فَيَدْنِي عَلَى حَدِّهِ بِحَجَرٍ
ثُمَّ لِيَنْتَجِمَ إِنْ اسْتَطَاعَ النِّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ
بَلَغْتُ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
إِنْ أَكْرَهْتَ حَتَّى يُنْطَلِقَ بِي إِلَى أَحَدِ الصَّفِيَيْنِ
فَقَرَّبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ يَجِيءُ سَهْمًا فَيَقْتُلَنِي
قَالَ يَبُوءُ بِرَأْسِهِ وَلَا شَيْءَ وَكَيُونُ مِنْ أَصْحَابِ
النَّارِ - (رواهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَا لَ
الْمُسْلِمِ عَمَلُهُ بِهَا شَعْفُ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعُ الْفَطْرِ
يَعْتَرِدُ مِنْهُ مِنَ الْفِتَنِ - (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۲ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْلَمٍ مِنْ أَطْلَمِ الْمَدِينَةِ
فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَنَا قَائِلٌ لَا قَالَ قَدْ لَكَ مِنَ
الْفِتَنِ نَعْمُ خِلَالُ بَيِّنَتِكَ كَوْنُ الْمَطَرِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِكُمُ أَهْلِي عَلَى يَدَيَّ وَغُلْمِي
مِنْ قُرَيْشٍ - (رواهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۵۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُفْضِنُ الْعَمَلُ وَتُظْهِرُ
الدِّينُ وَيُلْقَى الشُّعْمُ وَيَكْتُمُ الْعَرَجُ قَائِلًا وَمَا
الْعَرَجُ قَالَ الْقَتْلُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۱۵۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَكُنَّ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ لَدُنَّ حَبِ الدُّنْيَا حَتَّى
يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ
وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَوَيْلٌ كَيْفَ يَكُونُ
ذَلِكَ قَالَ الْعَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۵۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْمَرْجِ كَالْمَجْرَةِ الْآتِيَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۵۵۷ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ فَتَكَلَّمْتُ إِلَيْهِ مَا تَلَقَّيْتُ مِنَ الْعَجَابِ فَقَالَ أَصْبِرْ وَاقْرَأْ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ زَمَانٌ إِلَّا الْوَلِيُّ بَعْدَهُ أَشْرُؤُهُ جَفَى تَلَقَّوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

گئے۔ (مسلم)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قتل عام کے زمانے میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے جیسے ہے۔ (مسلم)

زبیر بن عدی سے روایت ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے شکایت کی جو عجبانے ہم پر ظلم کیا تھا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر زمانہ نہیں آئے گا مگر اُس کے بعد مالا اُس سے بھی بڑا ہوگا، یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملو اور میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ میرے سامنی بول گئے یا جھوٹے بن بیٹھے۔ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا کے تم کو ہر ایک کسی نقتے کے قائم کو نہیں چھوڑا جس کے سانچوں کی تعداد تین سو تک پہنچے یا اس سے زیادہ مگر ہمیں اُس کا نام بتا دیا اور اُس کے باپ کا نام اور اُس کے قبیلے کا نام۔

(ابوداؤد)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کرنے والے سرگردوں کا ڈر ہے۔ جب میری امت میں تلوار چل پڑی تو قیامت تک اٹھا کر رکھی نہیں جائے گی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت سلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہ ہوگی، پھر حضرت سفینہ فرمایا کرتے کہ صاحب کرو کیونکہ حضرت ابوبکر کی خلافت تھوڑے سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی باہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد)

حضرت مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض کرتا ہوں: یا رسول اللہ! کیا اس غیر کے بعد شر ہوگا جیسے اس سے پہلے شر تھا؟ فرمایا: ہاں۔

۱۵۵۸ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي لَوْ أَصْبَحْتُ أُمِّيًّا سِوَا اللَّهِ مَا شَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ وَفِئَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مِنْ مَعِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمِعَهُ لَنَا بِأَسْمِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ قَبِيلَتِهِ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۵۵۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخَافْتُ عَلَى أُمَّتِي الْأَكْثَمَةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَضِعَ الشَّيْءُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُدْرِعْ عَنْهُمْ إِلَّا يَوْمَ الْقِيَمَةِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۵۶۰ وَعَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ تَكُونُ سِتَّةً ثُمَّ يَكُونُ مَلِكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمِيرِكْ خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ سِتِّينَ وَخِلَافَةُ عُمَرَ عَشْرَةَ دَعُومًا أَلْفَ عَشْرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً -

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ)

۱۵۶۱ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ

میں عرض گزار ہوا کہ بچانے والی کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ تم لوگ عرض گزار ہو اگر تم لوگ کے بعد کچھ باقی رہے گا، فرمایا، ان ناپسندیدہ حکومت ہوگی اور مسیح میں کدورت ہوگی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اگر اسی کی طرف دعوت دینے والے پیدا ہو جائیں گے۔ اگر زمین میں اللہ کی طرف سے کوئی خلیفہ ہو جو تمہاری پیٹھ پر کڑے ہوگا اور تمہارا مال چھین لے تب بھی اس کی اطاعت کرنا اور وہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے مہر جانا، عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ پھر اس کے بعد وہاں نکلے گا جس کے ساتھ نہراں لگ ہوگی جو اس کی آگ میں گرے گا، اس کا اجر واجب ہو گیا اور اس کے گناہ چھوٹ گئے اور جو اس کی نہر میں گرے گا اس پر گناہوں کا بدلہ لازم آیا اور اس کا ثواب تمام ہوا۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کیا ہے؟ فرمایا کہ گھوڑی بچ جائے گی اور اسی اس پر سواری نہیں کی جائے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی، ایک روایت میں فرمایا کہ کدورت پر مسیح ہوگی اور ناپسندیدہ پر اجتماع ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا رسول اللہ ﷺ سے علی اللہ یخیر کیا ہے؟ فرمایا کہ اس خیر کے بعد شر ہے، فرمایا کہ انصاف برا فتنہ ہوگا، جس میں جانے والے جہنم کے دروازے پر گر جائے۔ اسے عذیبہ! اگر تم کسی درخت کی جڑ کو دانتوں سے پکڑے ہوئے رہ جاؤ تو یہ تمہارے لیے اُن میں سے کسی کے پیچھے گئے ہوئے ہے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز گھر سے باہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، جب مدینہ منورہ کے گھر سے آگے چلے تو فرمایا، اسے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب مدینہ منورہ صحرانہ میں جتنا ہوگا، جب تم صحرانہ کی لگی کے باطن اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد میں نہ جا سکو گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ اسے ابوذر! قناعت اختیار کرنا، فرمایا اسے ابوذر! تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ موت میں جتنا ہوگا میں گھر غلام کی موت کو پہنچے گا کہ قبر کی جگہ غلام کے ہلے پکے گی۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ اسے ابوذر! صبر کرنا، فرمایا اسے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب مدینہ منورہ قتل میں جتنا ہوگا کہ اجمار لاییت بھی عین میں ڈوب جائے گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا کہ اُن کے پاس

لَمْ قُلْتُ فَمَا الْغِيَمَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى أَقْدَامٍ وَهَدَنَةٌ عَلَى دَخِينٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا كَانَ ثُمَّ يَنْشَأُ دُعَاةُ الصَّلَاةِ فَإِنْ كَانَ يَلْقَوْنَ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً جَدَّدَ ظَهْرَكَ وَآخَذَ مَا لَكَ فَأَطَاعُوا وَلَا قُمْتُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّ لِي شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا كَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّخَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَهُ نَهْرٌ وَتَارُ قَمَنٌ وَفَرَقِي تَارِيحٌ فَجَبَّ وَرَرَهُ وَحُطَّ وَرَرَهُ وَمَنْ دَقَّ فِي نَهْرِهِمْ دَجَبَ أَجْبَرَهُ وَحُطَّ أَجْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا كَانَ ثُمَّ يَنْتَهِجُ النُّهْرُ فَلَا يُرْكَبُ حَتَّى تَعُودَ السَّاعَةُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ هَدَنَةٌ عَلَى دَخِينٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدَنَةُ عَلَى الدَّخِينِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَخْرُجُ كَلْبٌ أَقْوَامٌ عَلَى الدِّينِ كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فَنَزَلَتْ عَمِيَاءُ صَمَاءُ عَلَيْهَا دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ قُلْتُ يَا حَذِيفَةُ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَدِّ لِي خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَنْفِيَهُ أَحَدًا مِنْهُمْ۔ (رواہ ابو داؤد)

۱۱۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رَدِيًّا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا حَادَرْنَا بَيْتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ يَأْتِيكَ مِنْ جُورٍ تَعْمُرُ عَنْ فِرَاشِكَ فَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجَاهِدَكَ الْجُورُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَلَّقْ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَتْ بِهَا لَمَدِينَةٌ مَوْتُكَ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى أَتَى بِسُورِ الْقَبْرِ يَا عَبِيدَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ يَأْتِيكَ مِنْ جُورٍ تَعْمُرُ الدِّمَاءُ أَتَجَارُ

الرَّسُولِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ دَرَسُوكَ أَعْلَمُكَ كَانَ كَأَنِّي
مَنْ أَتَى وَنَهَى قَالَ قُلْتُ وَالْبَسَ الْبَسَ الْبَسَ قَالَ
فَارَكْتُ الْقَوْمَ إِذَا قُلْتُ فَكَيْفَ أَهْمُكُمْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ إِنَّ خَوْفِي أَنْ يَبْهَرَكْ شَعَامُ الشَّيْعِ
فَأَتَيْتُ نَاصِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى وَجْهِكَ لِيَبْهَرَ بِأَثْمِكَ
وَلَا شَيْءَ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۱۶۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّ الشَّيْءَ مَنَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ يَكُنْ
إِذَا أَبْغَيْتُكَ فِي حَقِّكَ مِنَ النَّاسِ مَرَجَتْ
عُرُودُهُمْ وَأَمَّا نَاسُهُمْ فَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا
وَقَيْتُكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِمْ قَالَ فِيمَا تَأْمُرُنِي قَالَ
عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعِ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ
بِمَا أَمَرَ نَفْسُكَ فَلَا يَأْكُ وَدَعِ مَا هُمْ فِي
رِوَايَةِ النَّوْمِ بَيْنَكَ وَأَمْلِكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ
وَحَدِّ مَا تَعْرِفُ وَدَعِ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ
خَاصَّةٍ نَفْسُكَ وَدَعِ أَمْرَ الْعَامَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

۵۱۶۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ
كَيُطْلَعُ النَّبِيُّ الْمُنْظَرُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مَوْمِنًا
وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مَوْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا
الْفِتْنَةُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَارِيَةِ وَالْمَأْمُونِ فِيهَا
خَيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَكُنْتُ وَافِيَةً لِقَائِكُمْ وَقَطَعُوا
فِيهَا أَوْدَانَهُمْ فَاحْذَرُوا سَيُؤْتِيَكُمْ بِالْحِجَابِ كَوْنُكُمْ
مُؤْمِنًا عَلَى أَعْيُنِكُمْ فَلْيَكُنْ كَعَبْرَةِ ابْنِ آدَمَ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذِكْرُ الْإِلَى قَوْلَهُ خَيْرٌ
فِيهِ النَّاسُ ثُمَّ قَالُوا كَيْفَ نَأْمُرُكَ قَالَ
كُونُوا أَحْسَنَ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي

پلے جانے سے تم پر عرض گزار ہوا کہ ہتھیار بند ہو کر؟ فرمایا اگر تمہیں خدا ہو کہ تمہاری
شام میں نہ دیکھ سکے تو اپنے کپڑے کا کٹا چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ
(رقاض) نہ لڑا اور اپنا گناہ سے نہ کرے۔

(ابرو داؤد)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال
ہو گا جب تم بیکار لوگوں میں رہ جاؤ گے؟ ان کے بعد یہ بیان اور انہوں نے
بگڑا کہ اسے گا۔ ایسے اختلاف کریں گے اور اپنی مبارک انگلیاں آپس میں
بیرست کریں۔ عرض کی کہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ جس کام کو اچھا سمجھو
اُسے کرنا اور جس کو بُرا سمجھو اُسے چھوڑ دینا۔ مرث اپنی ذات کی فکر کرنا اور عام
انسان کا خیال چھوڑ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ اسے مگر میں رہنا، اپنی
زبان کو قابو میں رکھنا، نیک کام کرنا، جو کام بُرا نظر آئے اُسے چھوڑ دینا۔ تم پر
اپنا سارا ہنغام ضروری ہو گا اور عام لوگوں کا خیال چھوڑ دینا۔ اسے ترمذی نے
روایت کیا اللہ اس کی تصحیح کی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تاریک رات کے منکروں جیسے نقشے
ہیں۔ ان میں سے کچھ کے نقشے آدمی مومن ہو گا اور کچھ کا کافر ہو جائے گا۔ شام
کے وقت مومن ہو گا اور کافر ہو جائے گا۔ چنانچہ ان میں سے کچھ مومن رہے گا
سے بہتر ہو گا اور کچھ مومن رہے گا۔ اس میں دو قسم کے ہوں گے۔ بہتر ہو گا۔ اس میں
اپنی کمزوری کو توڑ دینا، چلوں کو کاٹ ڈالنا اور اپنی تلواروں کو پتھر سے ہلکا کرنا۔
اگر تم میں سے کسی کو فی اندام داخل ہو تو حضرت آدم کے اسے
بیشک کی طرح مردہانا۔ (ابرو داؤد) اسی کی ایک روایت میں تخیل کا فرق

آج بھی ایک ہے۔ چہرہ پر عرض گزار ہوئے کہ آپ میں کیا حکم فرماتے ہیں؟
فرمایا کہ اپنے گھروں کی چٹائیاں بن جانا۔ ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نقشے کے نقشہ اپنی کمزوری
کو توڑ ڈالنا، اپنی تانہوں کو کاٹ ڈالنا۔ اللہ اپنے گھروں کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

لازم کر لینا اور حضرت آدم کے بیٹے کی طرح ہوجانا۔ کہا (ترمذی) ہے کہ یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

الْفِتْنَةُ كَثِيرٌ دَاخِلٌ فِيهَا قِسِيكُمْ وَقَطَعُوا فِيهَا
أَوْتَارَكُمْ وَالزَّمُوا فِيهَا أَجْوَاتَ بَيُوتِكُمْ وَ
كُوْنُوا كَأَنبِتِ أَدَمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ
عَرَبِيٌّ -

حضرت اہم ہاک ہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ
سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک نقتہ کا ذکر فرمایا اور اسے تہریب بتایا۔ میں
عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس میں بہتر آدمی کون ہوگا؟ فرمایا کہ جو اپنے
سریشیروں میں ہے۔ اُن کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور
وہ آدمی جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے دُشمن کو ڈرائے اور وہ اُسے
ڈرائیں۔ (ترمذی)۔

۵۱۴۵ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَدْ رَأَيْتُهَا
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا
قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتُمْ يُزَوِّجُ حَقَّهَا وَيُعِدُّ رِبَّةَ
وَرَجُلٌ أُخَذَ بِرَأْسِ قَرْصِمٍ يَضِيقُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُهُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عنقریب ایک فتنہ ہوگا جو سارے عرب کو گھیرے
گاؤں میں تل ہونے والے جینی ہیں۔ اُس میں زبان کھولنا تلوار چلانے سے
سخت ہوگا۔ (ترمذی، ابی داؤد)

۵۱۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ
تَسْتَظِلُّ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّكَارِ الْإِنْسَانُ فِيهَا
أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)
۵۱۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ مِمَّا بَيْنَكُمْ وَعَمِيَّاءُ
مَنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ فَاشْرَأْ الْإِنْسَانُ
فِيهَا كَقَرْصِمٍ السَّيْفِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ عنقریب بہرے گنگے اور اندھے فتنے ہوں
گے۔ جو ان کی طرف جھڑکے گا وہ اُسے کھینچ لیں گے اور اُن میں زبان کھولنا
تلوار چلانے کی طرح ہوگا۔ (ابوداؤد)

۵۱۴۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَعْمُرُ
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا الْفِتْنِ
فَاكْتَرَفَنِي ذِكْرُهَا حَتَّى ذَكَرْتُ فِتْنَةَ الْأَعْلَاقِ فَقَالَ
قَاتِلْ دِمَاءَ فِتْنَةِ الْأَعْلَاقِ فَإِنَّ فِي حَرْبٍ وَحَرْبٍ
لَهُمْ فِتْنَةُ السَّيْفِ وَخَتَمُهَا مِنْ نَعْتٍ كَذَا فِي
رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُزَعَمُ أَنَّهُ مَيِّتٌ وَلَيْسَ
مَيِّتٌ لَأَنَّهُمْ أَدْلَبُوا فِي الْمُسْتَقْرُونِ ثُمَّ يَصْطَلِحُ
الْعَاقِسُ عَلَى رَجُلٍ كَوْرِكٍ عَلَى جَنْبِهِ ثُمَّ
فِتْنَةُ الدَّاهِيَاءِ لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ
الْأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَكَذَا رَقِيسُ الْفَقَصِ
ثُمَّ آذَنُ يَصْبَحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُرْمُوتًا وَيَبْسُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم
سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے کثرت سے فتنوں
کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ فتنہ اعلاس کا ذکر بھی فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا
کہ فتنہ اعلاس کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ جگان اور جنگ ہے۔ پھر فتنہ ستر اور اُس
کی ابتداء بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص
کے قدحوں کے نیچے سے ہوگا۔ وہ میرا ہونے کا دعویٰ کرے گا لیکن میرا نہیں
ہوگا کیونکہ میرے دوست ترمذی ہیں۔ پھر وہ ایک ایسے شخص پر متقی ہو جائیں گے
جو پہل پہل گشت کی طرح ہوگا۔ پھر مدبر گردی کا فتنہ ہوگا جو اُن کی امت میں سے
کسی کو بھی مل جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ جب کہا جائے گا کہ ختم ہوا لاؤ
پھیٹے گا۔ آدمی جمع کے وقت ممکن ہوگا اور شام کو کافر۔ یہاں تک کہ آدمی دُشمن
عمیل میں ہٹ جائیں گے۔ ایک نیچے میں لٹائی کے بغیر ایمان ہوگا اور حکم

میں ایمان کے بغیر نفاق۔ جب ایسا ہو جائے تو اُس روز یا اُس سے اگلے روز
دجال کا انتظار کرنا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کی فوجیں اُس شہر میں سے جزیرہ دیکھ آگیا جس
نے اُس میں اپنا ہاتھ روکا وہ نجات پا گیا۔ (ابوداؤد)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: درخت خش قسمت ہے
جو فتنوں سے ایک جانب رکھ گیا درخت خش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب
رکھ گیا درخت خش قسمت ہے جو فتنوں سے ایک جانب رکھ گیا۔ جو ہلکا ہو گیا
اور مہر کیا تب ہی اچھا رہا۔ (ابوداؤد)

حضرت ثریان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں ایک وفد نکلا جس کی قیادت
قائم ہوئے تک رکھی نہیں جائے گی یہاں تک کہ میری امت کا ایک فیصلہ نہ کر لیا
سے جائے گا اور یہاں تک کہ میری امت کا ایک فیصلہ نہ کر لیا جائے گا اور
میری امت میں تیش بہت ہی جھوٹے ہوں گے اور ہر ایک دعویٰ کرے گا
کہ وہ اللہ کا نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد
کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ غلبہ کے ساتھ حق پر رہے گا۔
اُن کے مخالف قیامت کے آئے تک اُنہیں کوئی ظلمان نہیں پہنچائیں گے۔

(ابوداؤد، ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی پہلی تین تیس اور چھ تیس اور ستر تیس
سال چلتی رہے گی۔ اور ہلک ہو گئے تو یہ ہلک ہونے والے کا دستہ ہے۔
اور اگر یہ قائم رہے تو اُن کا دین ستر سال اُن کے لیے قائم رہے گا۔ میں
عمر گزارا ہوا کہ باقی سے یا گزرے اسے سالوں سے؟ فرمایا کہ گزرے
ہوئے سے۔

(ابوداؤد)

كَافِرًا حَتَّىٰ يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى قِسْطٍ طَيِّبٍ قِسْطًا طَيِّبًا
إِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ وَقِسْطًا طَيِّبًا لَا نِفَاقَ فِيهِ وَلَا نِفَاقَ
فِيهِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَنْتَ ظُهُورُ الْمُتَعَالِ مِنْ
يَوْمِهِ أَوْ مِنْ عِيَادِهِ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۶۹ ۲۶
وَكُنْ أَوَّلَ هَوِيَّةٍ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَبَلِّغْ لِلْعَرَبِ مِنْ شَيْءٍ قَدِ اقْتَرَبَ
أَقْلَمَ مِنْ كِتَابِكَ - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۰ ۲۶
وَكُنْ الْبَقْدَاؤَيْنِ الْأَسْوَدَيْنِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْءَ
لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ إِنَّ الشَّيْءَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ
إِنَّ الشَّيْءَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنِ وَلَمَنْ ابْتُلِيَ
قَصِيرَ حَرْفًا - (رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

۱۷۱ ۲۸
وَكُنْ ثَوْبَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضِعَ الشَّيْءُ فِي أُمِّي لَمْ
يَرْقَمْ عَنَّا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقْرَأُ الشَّيْءَ حَتَّى
تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمِّي يَا لَمَسْكِ كُنْ دَعْنِي لَعَبْدُ
قَبَائِلُ مِنْ أُمِّي الْأَوَّلُ كَانَ وَأَنْتَ سَيَكُونُ فِي أُمِّي
كَذَلِكَ الْبُؤْسُ كُلُّهُمُ يَرْقُمُ أَهْلَ نَبِيِّ اللَّهِ وَأَنَا غَاثُ
النَّبِيِّ لَا يَنْبِي بَعْدِي وَلَا تَزَالُ حَاثِفَةً مِنْ
أُمِّي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمُ مَنْ هَا لَكُمُ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ -

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۱۷۲ ۲۹
وَكُنْ عَبْدًا لِلَّهِ مَسْعُورًا عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدْرُسُ الْأَسْلَافَ
لِيَكُنَّ دَلِيلًا أَوْ سَبِيلًا أَوْ تَلْزِمُ أَوْ سَبِيلًا
تَلْزِمُ فَإِنْ يَكُنْ كَمَا تَلْزِمُ مِنْ هَٰلِكَ وَذَلِكَ
يَكُنْ كَمَا تَلْزِمُ يَكُنْ كَمَا تَلْزِمُ يَكُنْ كَمَا تَلْزِمُ
أَوْ تَلْزِمُ أَوْ تَلْزِمُ قَالَ وَمَتَا مَتَى -

(رواهُ أَبُو دَاوُدَ)

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ حنین کے لیے نکلے تو مشرکوں کے ایک وفد کے پاس سے گزرے جس کے ساتھ وہ لوگ اپنا اسلحہ لٹکا کر تھے اور اُسے ذات اطراف کہا جاتا تھا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کے ذات اطراف کی طرح ہمارے لیے بھی ایک ذات اطراف مقرر فرما دیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سہلان اللہ! یہ تو اُسی بات کی طرح ہے جیسے حضرت موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ ہمارے لیے مہمود مقرر کر دیجیے جیسے اُن کے مہود میں رہے: ۱۳۸) قسم اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان جہنم ضرور پہنچے لوگوں کے راستوں پر چلیو گے۔ (ترمذی)

ابن مسیب نے فرمایا کہ پہلا فتنہ یمنی حضرت عثمان کی شہادت والا واقعہ ہوا تو اصحاب بدر میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور دوسرا فتنہ حترہ والا واقعہ ہوا تو حبشہ و عمان کرنے والوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہا اور جب خیبر کا فتنہ واقع ہوا تو ختم نہ ہوا یہاں تک کہ طاقت پھوٹ لی یمنی صحابی کوئی نہ رہا۔ (بخاری)

۱۴۳۔ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ النَّيْسَابُورِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمَشْرِكِينَ كَانُوا يُعْبَدُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَهُمْ يُمِيتَانِ لَهَا قَاتُ أَنْوَاطٍ فَنَاقَا رَسُولَ اللَّهِ لِيَجْعَلَ لَهَا قَاتُ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ قَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا كَانَ قَوْمُ مُوسَى لِيَجْعَلَ لَهَا رُطْبًا كَمَا لَهُمْ الرُّطْبَةُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَكْرُبَنَّ مَنْ مَن كَانَ قَبْلَكُمْ۔ (رواه الترمذی)

۱۴۴۔ وَعَنْ ابْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الْأُولَى بَيْنَ مَعْكِلِ عُمَيَّاتٍ فَكَلِمَتِي مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدُهُمْ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ بَيْنَ الْحَوَرِ فَكَلِمَتِي مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَّةِ أَحَدُهُمْ وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ الثَّالِثَةُ فَلَمْ تَرْفَعْ وَيَا لَنَا مِنْ ظُلَامٍ (رواه البخاری)

جنگوں کا بیان

بَابُ الْمَلَا حِمٍ

پہلی فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قذیم لشکروں کی آپس میں جنگ نہ ہو جائے۔ اُن کا دھوئی ایک جیسا ہوگا یہاں تک کہ بیش کے قریب دجال و کذاب ہوں گے۔ ہر ایک دھوئی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے یہاں تک کہ ظلم اُٹھایا جائے گا، کثرت سے زلزلے آئیں گے زمانے قریب ہر جا میں گئے، آئنے ظاہر ہوں گے، ہر ج یمن قتل بڑھ جائے گا، مال کی تباہی سے پاس انتہی کثرت ہو جائے گی کہ مال دانے کو ٹکر ہوگی کہ میرا صدقہ کون قبول کرے گا۔ وہ کسی کو مال دے گا تو

۱۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَهُمَا هُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يَبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَحَتَّى يَقْبِضَ الْعِلْمُ وَيَكْتُمُوا الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارِبَ الزَّمَانُ وَيَطْعَمُوا الْفَيْسُ وَ يَكْتُمُوا نَهْرَهُمْ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْتُمُوا

دوسرے کے لاکر لے اس کی طرف نظر نہیں ہے یہاں تک کہ لوگ تک برس حاکم
پر فر کر رہ گئے۔ لوگ تفر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ کاش! میں
اس جگہ ہوتا۔ یہاں تک کہ سورت مغرب سے طلوع ہو گا۔ جب وہ طلوع ہو گا
اگر لوگ اُسے دیکھیں گے تو سارے ایمان سے اُٹھیں گے جبکہ اُس وقت کا
ایمان لاتا انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لائے ہوں
اگر اپنے ایمان کے ساتھ نیکیاں نہ کی ہوں۔ قیامت اتنی جلدی قائم ہو جائے
گی کہ خدا آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑے کھولے ہوں گے اُسے پہننے
یا پہننے نہیں پائیں گے کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ ایک آدمی اپنی اونٹنی کا
دودھ نکال کر لائے گا۔ اُسے پی نہیں سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔
ایک آدمی اپنے حوض کو ہستر کر لے گا اور اُسے پانی سے بھر نہیں سکے گا کہ
قیامت قائم ہو جائے گی۔ آدمی نے پورا اپنے منہ کی طرف اٹھایا ہو گا
لیکن اُسے کھا نہیں سکے گا۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے جگہ نہ کر لو جن
کے جتنے بالوں کے بڑے ہوں گے اور یہاں تک کہ بزرگوں سے نہ رونا جو چھوٹی
آنکھوں پر سرخ چہروں اور ہلکی ہونٹوں والے ہوں گے۔ اُن کے چہرے
کئی مہل تھکائی جیسے ہوں گے۔ (متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم خدا کے مان واسے جہیوں سے جگہ نہ
کو۔ اُن کے چہرے سرخ، آنکھیں چھٹی آنکھیں چھوٹی، چہرے کئی ہونٹ تھکائی
جیسے خدا کے جتنے بالوں کے ہوں گے۔ (بخاری) اور اسی کی ایک
روایت میں مرد بن ثعلب سے چوڑے چہرے واسے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ
مسلمان بیوروں سے جگہ نہ کریں۔ مسلمان انہیں قتل کریں گے یہاں

وَيَقْتُلُونَ الْمُشْرِكِينَ لَا يَجِدُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ إِلَّا الْيَمَانُ مَنْ
يَقْتُلْ مَرْءًا فَتَدَّ وَحْشِي يَعْرِضُهُ قَبْلَهُ الَّذِي
يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرْبَ لِي بِهِ وَحْشِي يَتَعَاوَلُ
النَّاسُ فِي الْيَمَانِ وَحْشِي يَمُرُّ الرَّجُلُ بِعَمِيرِ
الرَّجُلِ قَبْلَهُ يَلْبِسُهُ مَكَانَهُ وَحْشِي تَطْلُعُ
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ دَرَاهَا
النَّاسُ أَمْوًا لَمْ يَعْرِفُوا فَذَلِكَ يَوْمٌ لَا يَسْقَعُ
نَفْسًا أَيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَةً مِنْ قَبْلِ الْوَكَيْفِ
فِي لَيْلَانِهَا خَيْرًا وَتَقُومُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ تَشْرُ
الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا
يُظْهِرَانِهِ وَتَقُومُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ انْصَرَفَ
الرَّجُلُ بَلَكِنْ لِمَحَبَّتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَتَقُومُ مِنَ
السَّاعَةِ وَهُوَ يَلْبِسُ حَوْصَهُ فَلَا يَسْتَقِي فِيهِ وَ
تَقُومُ مِنَ السَّاعَةِ وَقَدْ رَفَعَتْ أَلَمَتُهُ إِلَى فَيْءٍ فَلَا
يَطْعَمُهَا۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۱ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَأْتِيهِمُ
الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا الْتُرْكَ وَغَارَ الْأَعْيُنِ
حُمْرُ الْوُجُوهِ ذُلُّ الْأَنْوِي كَانَ وَجُوهُهُمْ مِثْلَ
الْمُطَرَقَةِ۔ (متفق علیہ)

۱۴۶۲ وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا حَوْزًا ذُرُوقًا
مِنَ الْأَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوهِ قَطَسَ الْأَنْوِي وَغَارَ
الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمُطَرَقَةِ نَعَا لِمُ الشَّعْرُ
(رواه البخاری) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو
بْنِ ثَعْلَبٍ عِدَاةَ الْوُجُوهِ

۱۴۶۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ
الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى

حک کہ یہودی پھر بار غت کے پیچھے چھا ہوگا تو پھر اللہ درخت کے ٹکڑے کرے
مسلمان! اسے اللہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، مگر اسے قتل کر
دو۔ سوائے غرقہ درخت کے کیونکہ وہ یہودیوں کا ہے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: ر قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قطان قبیلہ سے ایک آدمی نکلے گا
جو لوگوں کو اپنی لاشی سے لٹکے گا۔ (مشفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: دن اندر رات کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا
جس کو جہاد کہا جائے گا، ایک رطبت میں ہے کہ موالی میں سے ایک بادشاہ
ہوگا جس کو جہاد کہا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر منقریب مسلح
کی ایک جانت کسری کے خزانے کو کھلے گی جو امیوں کے مقام پر ہوگا۔

(مسلم)

حضرت البرہہ بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز کسری ہلاک ہوگا اور اُس کے بد کوئی کسری
نہیں ہوگا، قیصر بھی ضرور ہلاک ہوگا اور اُس کے بد کوئی قیصر نہیں ہوگا، تم
اُن دروز کے خزانوں کو ضرور اللہ کی راہ میں تقسیم کر دے گے اور جنگ کا آپ
نے جنگی تدبیر نام رکھا۔ (مشفق علیہ)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جزیرہ عرب سے جہاد کرو گے اور
اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر ایران سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا،
پھر روم سے تو اللہ تعالیٰ تمہیں فتح دے گا، پھر رجال سے اور اللہ تعالیٰ تمہیں
فتح دے گا۔ (مسلم)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ
تبرک کے موقع پر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوا جبکہ آپ چوڑے کے ایک ٹخے میں تھے، فرمایا: ہر قیامت سے پہلے
چھ چیزیں لوگوں میں پھیلیں: وفات، پھر بیت المقدس کا فتح، مرناسا، پھر عام

يَسْتَبِيحُ الْيَهُودِيُّ مِنْ دَرَاوِ الْحَبِيرِ وَالشَّجَرِ قِيْقُولُ
الْحَبِيرِ وَالشَّجَرِ مَسْرُومًا حَبْدًا لِّلَّهِ هَذَا يَكُونُ
خَلْفِي فَمَعَالٍ قَاتِلُهُ إِلَّا الْفَرَقْدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ
الْيَهُودِ - (رواہ مسلم)

۵۱۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا لِسَاعَةِ حَتَّى يَقْرَأَ رَجُلٌ مِنْ
قَطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِصَاحٍ - (مشفق علیہ)

۵۱۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبِ الْيَاكُمُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ
رَجُلٌ يَقَالَ لَهُ أَتَجَبَّاهُ وَفِي رِدَائِهِ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ
مِنَ الْمَوَالِي يَقَالَ لَهُ أَتَجَبَّاهُ - (رواہ مسلم)

۵۱۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَ الْيَهُودِيِّ فِي الْأَيْمَنِ
(رواہ مسلم)

۵۱۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا كُفْرِي فَلَا يَكُونُ كُفْرِي
بَعْدَهُ وَفِيهِ لَيْسَ لَكُمْ تَقَرُّ لَا يَكُونُ فِيمَا بَعْدَهُ
وَلَتَقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَكَنَى الْحَرْبُ
خُدَعَةً - (مشفق علیہ)

۵۱۸۳ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عَتَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ خَزِيرَةَ الْعَرَبِ
فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ قَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ
الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا
اللَّهُ - (رواہ مسلم)

۵۱۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَهْرِي قَبِيَّةٍ
مِنْ أَدَمٍ فَكَانَ أَعْدَاؤُنَا بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ
مَوْفِي ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانِ يَا خُدَا

فِيكُمْ تَقْعَصُونَ الْخَنُومَ ثُمَّ اسْتَفَاضَتْ السَّمَاءُ حَتَّى
يُغْشَى الرَّجُلُ مِائَةً وَيُنَادِي فَيُظَلُّ سَاحِطًا تُخْرِضُهُ
لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَذَابِ إِلَّا دَخَلَتْ ثُمَّ هَدَنَهُ
تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ ابْنِ الْأَصْفَرِ فَيَقْبُرُ رُؤُوسَ
فَيَأْتُوكُمْ تَحْتَ سَمَائِينَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ إِيَّانَا
عَقَبَ الْقَتَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۱۸۵۵ وَحِينَ ابْنُ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُرُوا السَّاحَةَ حَتَّى يَأْتِيَ الدُّومُ
يَا الْأَعْمَانِي أَوْ يَدَا ابْنَ قَيْعَذٍ أَلَيْسَ بِمَعْنَى قَيْسٍ وَتِ
الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا
تَصَا قَوْمًا قَالَتِ الدُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ
سَبَّوْا مَنَا نَفَا يَتْلُوهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ
لَا نُغْنِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَعْوَانِنَا فَيَقَاتِلُوهُمْ فَيَنْهَزُهُمْ
ثَلَاثَ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَتَقْتُلُ شُلُوهُمْ
أَقْصَلَ الشُّهُدَاءِ عِندَ اللَّهِ وَتَقْتُلُهُمُ الثَّلَاثُ لَا
يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَقْتُلُهُمْ مُسْلِمٌ طَائِفَةٌ فَبَيْنَمَا
هُمْ يَقْتُلُونَ الْغَنَاتِ ثُمَّ قَدْ عَلِقُوا سَيْوُفَهُمْ
بِالزُّيُوفِ إِذْ صَاحَ فَرَهُمُ الشَّيْطَانُ أَنَّ الْمَسِيحَ
قَدْ خَلَقَهُمْ فِي أَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَفَرَكَ بَابُ
فَإِذَا سَاحَ الشَّامُ حَوْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ يَعْدُونَ لِلْفِتْنَةِ
يَسْرُونَ الصُّلُوفَ إِذَا أَيْقَمَتِ الْمَكْلُوفَةُ قِيَّتَرُ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا أَرَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ
ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْهَلَكُ فِي الْمَاءِ فَكَوَتْ رُكْنُهُ
لَا ذَابَ حَتَّى يَبْلُغَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِسِيَرِهِ
فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَدَبَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۱۸۵۶ وَحِينَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ لَكَ
السَّاعَةُ لَا تَعْمُرُوا حَتَّى يَقْسَمَ مِيرَاثُ وَلَا يُفَرِّقَ
بَغْنِيمَتُهُ ثُمَّ قَالَ عَدُوٌّ جَمْعُ عَدُوٍّ يَأْهَلِي الشَّامَ
وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ بَعْنَى الدُّومِ

موت جرقم میں یوں پیسے گی جیسے بکریوں میں دوا پھر مال کا بہت بڑھ جانا
میں ایک ایک آدمی کو سو دینا دسبے جائیں گے تب میں وہ ماراض ہی رہے
گا۔ پھر ایک غزوہ ہوگا جو عرب کے کسی گھر کو نہیں چھوڑے گا مگر اُس میں داخل
ہو جائے گا۔ پھر تمہارے اندر دُوموں کے درمیان صلح ہوگی تو وہ حملہ شکنی
کر کے تم پر استی تھنوں والا لشکر لائیں گے جبکہ ہر جنتی کے اخص
بارہ ہزار افراد ہونگے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدنی لہجہ
مقابلے کے لیے اسی ابلان یا بدین کے مقام پر نہ آئیں گے۔ اُن کی طرف
دو مہینہ سے لشکر نکلتے گا جو اُن دروں اہل زمین کے بہترین افراد ہوں
گے۔ جب وہ صف بستہ ہوں گے تو دُومی کہیں گے کہ ہمارے اُن آدمیوں
کو چھوڑ دیجیے جن کو آپ نے قید کیا ہے تاکہ یہاں سے لڑیں، مسلمان کہیں گے کہ ہمارے
کی قسم ہم اپنے جانوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے۔ پس ان سے لڑائی ہوگی
تو ایک نہائی شکست کھا جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی توبہ قبول نہیں کرے
گا۔ ایک نہائی شہید کر دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے اہل شہادہ ہوں
گے اور ایک نہائی فتح پائیں گے جو کبھی ہمتے میں نہیں ڈالے جائیں گے پس وہ
فصلطہ کو رخ کر لیں گے۔ ابھی وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور تلواریں اٹھانے
نے زمین کے دھن سے لکڑی ہوں گی کہ ان میں شیطان چھلنے لگا کہ تمہارے
بعد یہاں تمہارے گروہوں کے پاس آگیا۔ وہ کہیں گے مگر یہ خبر غلط ثابت ہوگی۔
جب وہ شام میں ہوں گے تو وہ اُٹھ آئے گا۔ وہ جنگ کی تیاری کر کے صف بستہ
ہوں گے۔ جب نازکی اقامت کی جائے گی تو حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے اور
اُن کی امامت کریں گے۔ جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو یہ بے گنجی ہو جائے
تاکہ ہاں میں گھٹا ہے اگر چھوڑے رکھیں تو سارا گھل جائے، یہاں تک کہ
اپنا وجود کھو بیٹھے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے دست مبارک سے اُسے قتل کر لے
گا۔ پس وہ اپنے نیرے میں لوگوں کو اُس کا خون دکھائیں گے۔ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں
ہوگی یہاں تک میراث تقسیم نہ کر لی جائے اور مال غنیمت پر خوشی نہ کی جائے
پھر فرمایا کہ دشمن شام والوں کے لیے جمع ہوں گے اور اہل اسلام رومیوں
کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ پس مسلمان موت کی بازی لگانے والی قومیں بھیجیں

اللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے تو اُس کی ٹھیس کی ایک جانب گر جائے گی۔
 نور بن یزید راوی نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سند کی جانب والی کہا۔
 پھر دوسری تہ لآلہ الاکبر اللہ اکبر کہیں گے تو دوسری جانب
 سے گر پڑے گی۔ پھر تیسری تہ لآلہ الاکبر اللہ اکبر کہیں گے تو
 ان کے لیے راستہ نکل آئے گا۔ پس اُس میں داخل ہو کر غیبت حاصل کریں گے
 اسی دوران کہ وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ بیچ آئے گی کہا جائے
 گا کہ وہ جان نکل آیا ہے۔ وہ سب کچھ بھڑک کر اُس کی طرف دوڑیں گے۔
 (مسلم)

يَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ يَزِدُّهُمْ قَاتِلُوا لِلَّهِ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَسِطٌ أَحَدًا جَانِبَيْهَا قَالُوا تَوَرَّ
 بَيْنَ يَدَيْكَ النَّارُ لَا أَعْلَمُ إِلَّا قَالُوا الْيَوْمَ فِي
 الْمَجْزِيِّ يَمُوتُونَ الشَّيْبَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
 أَكْبَرُ قَسِطٌ جَانِبَيْهَا الْآخِرُ ثُمَّ يَمُوتُونَ الشَّيْبَةُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَسِطٌ لَهُمْ
 قَدْ خَلُوتُهَا قِيَمَتُهُمْ قِيَمَتًا هُمْ يَقْتَرِبُونَ
 الْمَعَارِضَ إِذْ حَامَهُمُ الْمَصْرِيحُ فَقَالَ إِنْ التَّجَال
 قَدْ حَرَجَ قِيَمَتُهُمْ كُلِّ شَيْءٍ دَرَجَتُونَ

(رداء مسلول)

دوسری فصل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیت المقدس کی آڑی شرب کی غرابی میں ہے
 اور شرب کی غرابی جنگ عظیم ہے اور جنگ عظیم میں قسطنطین کی فتح ہے اللہ
 قسطنطین کی فتح میں مجال کا خروج ہے۔

(ابوداؤد)

اُس سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 جنگ عظیم فتح قسطنطین اور خروج مجال تینوں سات بیسوں میں ہیں۔

(ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ عظیم اور فتح مدینہ کے درمیان چھ سال ہیں
 اور ساتریں سال مجال نکلیں گے۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اللہ کہا کہ یہ بات
 صحیح ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ ہے کہ مسلمان
 سترہ میں محصور رہ جائیں گے اور زبان سے زیادہ اُن کی سرحد صلاح کہیں ہو
 ۱۹۱۰ء ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء

۱۸۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْنَ الْمَكْدِسِ وَكَوْكَبِ
 يَتَرَبَّ وَخَرَابِ يَتَرَبَّ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ
 الْمَلْحَمَةِ قَسِطٌ قَسِطٌ قَسِطٌ قَسِطٌ قَسِطٌ قَسِطٌ
 خُرُوجُ النَّجَالِ - (رداء ابوداؤد)

۱۸۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى دَقَّتْ الْقُسْطُ طَبِيبَتُهُ
 وَخُرُوجُ النَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ -

(رداء الترمذی و ابوداؤد)

۱۸۹۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُسَرَاتٍ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ
 سِتًّا سِتِّينَ وَيَخْرُجُ النَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ (رداء
 ابوداؤد و قَالَ هَذَا أَصَحُّ)

۱۸۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُرْشِدُ الْمُسْلِمُونَ
 أَنْ يُعَاوِذُوا إِلَى الْمَدِينَةِ تَعْلَى يَكُونُ أَبَدُ مَسْلُوحِهِمْ
 ۱۹۱۰ء ۱۹۱۱ء ۱۹۱۲ء ۱۹۱۳ء ۱۹۱۴ء ۱۹۱۵ء ۱۹۱۶ء ۱۹۱۷ء ۱۹۱۸ء ۱۹۱۹ء ۱۹۲۰ء

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہر مشرک یا تم مذہبوں سے امن والی
جگہ کر کے ہر مکر اللہ وہ اپنے پیچھے داسے دشمن سے جنگ کرو گے۔ پس نہایت
مدد مل جائے گی، غنیمت دہیہ جاوے گا اور سلامت رہو گے۔ پھر تم واپس لوٹتے
ہوئے بیٹوں والی چراگاہ میں آؤ گے۔ پس انہوں میں سے ایک آدمی صلیب
اٹھا کر کہنے لگا کہ صلیب غائب آئی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نچھٹے ہو کر گرتے
توڑ دے گا۔ اس وقت رسولی محمدؐ شکنی کریں گے اور جنگ عظیم کے لیے جمع
ہو جائیں گے۔ بعض راویوں نے یہ بھی کہا: مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف
پھکیں گے۔ اس جماعت کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سزا فرمائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ تم
چھوڑے رہیں کیونکہ تمہیں ان سے کافرانہ کبہ کے خزانے کو منگرو چھوڑی
پتہ ہوں والا حبشی۔ (ابوداؤد)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: حبشیوں کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ تمہیں چھوڑے رہیں اور ترکوں
کو چھوڑے رکھنا جب تک کہ تمہیں چھوڑے رہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: تم سے چھوٹی آنکھوں والے یعنی
ترک فرمیں گے۔ تم انہیں میں دفن نہ کرو یہاں تک کہ جمہور عرب تک پہنچاؤ
دے۔ پہلے ایک ہی خزانہ میں سے جاگ لگے وہ پتہ جائیں گے۔ دوسری
ایک میں بھیجیں گے اور بہن ہلاک ہوں گے اور تیسری دفن تو وہ جڑ سے
اکھاڑ دیے جائیں گے یا جڑ کچھ فرمایا۔

(ابوداؤد)

اللہ علیہ وسلم یقول سَمَاعُونَ الرَّؤُومَ صَحَابًا
أَمَّا فَتَحُونَ أَنْتُمْ دَهُمَ عَدَاوَتِهِمْ وَرَأَيْتُمْ
قَتْلَهُمْ وَتَعْمُونَ وَتَسْمَعُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ
حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي نُلُوقٍ فَيَرْكَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
النَّصَارِيَةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ قَلْبًا لِقَلْبٍ فَيَضُفُّ
رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قِيدَهُ فَيَمْنَعُ ذَلِكَ تَعْدِيَةَ
الرَّؤُومِ وَتَجْمَعُ لِلْمُسْلِمِينَ وَرَأَى بَعْضُهُمْ فَيَمْنَعُ
الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْرِيَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فَيَكْفُرُ مَا اللَّهُ
تِلْكَ الْحَصَابَةُ بِالشَّهَادَةِ - (رواه أبو داود)

۱۹۳ ۱۹
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتْرَكُوا الْعَبْسَةَ مَا دَعَوْكُمْ وَاتْرَكُوا
قَوَانِدَ لَا يَسْتَحْرِيمُ كَفَرًا الْكُفَّةَ إِلَّا ذَوَا السُّوَيْقَتَيْنِ
مِنَ الْعَبْسَةِ - (رواه أبو داود)

۱۹۴
وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا الْعَبْسَةَ مَا دَعَوْكُمْ وَاتْرَكُوا
الْتَرَكُ مَا تَرَكْتُمْ - (رواه أبو داود)

۱۹۵
وَعَنْ بَرِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يَفُتُّكُمْ قَوْمٌ مِمَّا لَا عَيْنَ يَغْيِي
الْتَرَكُ قَالَ سَوَّوْنَهُمْ فَلَتَ مَوَاتٍ حَتَّى تُلْجِفُوهُمْ
بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَأَمَّا فِي السَّيْفَةِ الْأُولَى فَيَسْجُو
مَنْ هَدَرَ مِنْهُمْ وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَسْجُو بَعْضُ
وَيَعْلُكُ بَعْضُ وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيَصْطَلِمُونَ أَوْ
كَمَا قَالَ - (رواه أبو داود)

کے لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک گروہ ترسیلوں کی دھمکی اور جنگ کر اختیار کرے گا اور ہواک ہو جائیگا۔ دوسرا گروہ امان حاصل کرے گا اور وہ بھی ہواک ہو جائے گا۔ تیسرا گروہ اپنے بال بچوں کو پیچھے رکھتے ہوئے اُن سے شرسے گا اور وہ شہید ہیں۔

(ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ شہر آباد کرتے رہیں گے جن میں ایک شہر کو بھروسہ کیا جائے گا۔ اگر تم اُن کے پاس سے گزرو یا اُن میں داخل ہو تو وہاں کی شہر والی زمین بہتر و بار بار اُن کی گورہوں اُن کے بازاروں اور اُن کے املاک کے املاک کو بھروسہ سے پہنچاؤ۔ اُن کے منافع کے واسطے کہ لازم ہو گا تا کہ اُن میں سورتوں کو بھیجنا۔ پھر ان کا برتاؤ اور ان کا آنا ہو گا۔ کچھ لوگ رات گزاریں گے لیکن صبح کو بند راہوں سے گزر رہے ہوں گے۔

(ابوداؤد)

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ کہا کہ ہم حج کے ارادے سے نکلے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا کہ کیا تمہارے نزدیک کوئی بستی ہے جس کو آباد کیا جاتا ہو؟ ہم نے کہا، ہاں اس نے کہا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ میرے بے مسجد و منار میں دو رکعتیں پڑھے یا چار رکعتیں کہ یہ ابھر رہا ہے یہ ہے۔ میں نے اپنے غلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام سے روایت کیا کہ فرماتے ہیں کہ تمہارے نزدیک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مسجد و منار سے شہیدوں کو اٹھائے گا جن کے ساتھ شہداء ہونے والے کے ساتھ کوئی گھر نہیں ہو گا۔ روایت کیا اسے ابوداؤد نے اٹھا کہ یہ مسجد صلیا کے نزدیک ہے اور اُن قسطنطنیہ کے قسطنطنیہ میں۔

والی حدیث ابوداؤد ان شاء اللہ تعالیٰ ہم باب ذکر الامین والاشام میں ذکر کریں گے۔

حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَوْطِ الشَّهْرِ فَيَقْتَدِرُوا أَهْلَهَا ثَلَاثَ فِرْقٍ فِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَأْخُذُونَ لَا تُفِيهِمْ وَهَلَكُوا وَفِرْقَةٌ يَجْعَلُونَ ذُرَارِيَهُمْ خَلْفَ ظُهُورِهِمْ وَيَقَاتِلُوهُمْ وَهَذَا الشَّهَادَةُ (رواه أبو داود)

۵۱۹۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُسْقِطُونَ أَهْلًا قُلْتَ مَضْرُوبًا يَهْلِكُ لَهُ الْبَصَرُ فَإِنْ أَتَتْ مَوْتَ يَهَا أَوْ دَعَلَتْهَا فَإِنَّكَ دَسِخًا وَكَلَامًا وَتَحِيلًا وَسَوْفَ دَسِيبٌ أَمْدَانِهَا دَعِيلُكَ بِضَوَائِجِهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ يَهَا خَسْفٌ وَقَدْ ذُكِرَ وَرَجَعَتْ وَقَوْمٌ يَبْهَتُونَ وَيَصْهَبُونَ قَسْرَةً وَخَنَازِيرَ (رواه أبو داود)

۵۱۹۸ عَنْ صَالِحِ بْنِ دَرْمِجٍ يَقُولُ انْطَلَقْنَا حَاجَتَيْنِ قَدْ أَزْجَلُ فَقَالَ لَنَا إِلَى جَنَّتِكُمْ قَرْيَةٌ يُعَالِ لَهَا الْأُكْبَةُ فَكُنَّا نَعْمُ قَالَ مَنْ يَقْضِي فِي مَنَاسِكَكُمْ أَنْ يَصِيْبَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولَ هَذَا لِإِيَّايَ قَرْيَةٌ جَعَلَتْ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَهِدَاءَ لَا يَقُولُونَ مَعَ شَهِدَاءِ مَسْجِدِ عَيْرُهُمْ (رواه أبو داود) وَقَالَ هَذَا الْمَسْجِدُ مَتَانِي النَّهْرُ وَسَكُنَ كَوْعَدِيكَ أَبِي الدَّرَّكَاءُ أَنَّ مَسَاطِطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمِينِ وَالشَّامِلِ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

تیسری فصل

حقیق سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس گئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵۱۹۹ عَنْ ثَقِيفٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ قَالَ أَيْكُمْ صَفَافٌ كَرِهَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

میرے دوسرے فقرے کے متعلق حدیث کس کو یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد ہے جس طرح حضور نے فرمایا تھا: کہا کہ بیان کیجیے، آپ ترجمے یا ہمت میں کر کیا فرمایا تھا۔ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نور آدمی کے گھر والوں، اہل مکان، اطفال اور جمائے میں ہے جن کو کفارہ روزے سے نماز، صومہ، نیکی کا حکم دینے والا بھائی سے روکنے کے ذریعے الایمانہ تھامے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ میرا یہ الزام نہیں، میرا الزام اس قسم سے ہے جو مسند کی طرح حق میں مارتے ہو۔ میں نے کہا کہ اسے ایسا الزام نہیں! آپ کو اس سے کیا غرض! جبکہ آپ کے اللہ اس کے درمیان ایک بندہ روزانہ ہے۔ فرمایا کہ وہ روزانہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: بلکہ توڑا جائے گا۔ فرمایا کہ یہ تو اس کے ذیادہ نزدیک ہے کہ کچھ بھی بند ہی نہ ہو سکے۔ ہم نے حضرت عائشہ سے گزارش کی کہ کیا حضرت عمر اس روزانے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا: اے اے عیسیٰ اللہ کے بعد کل کو جانتے تھے۔ میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی کہ فی غلط بات نہیں کی تھی۔ ہم فہم گئے کہ حضرت عائشہ سے روزانے کے متعلق پوچھیں۔ ہم نے مسند سے کہا کہ آپ پوچھیں۔ انہوں نے پوچھا تو فرمایا وہ خود حضرت عمر تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تسلط علیہ کی فتح قیامت کے ساتھ ہے۔ روایت کیا اسے تو میری نے اللہ کا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِي لَكَ لِحَبْرَتِي وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَفِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَكَفَيْسِهِ وَذَلِيلِهِ أَوْ جَارِهِ يَكْفُرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ لَكُمَا أُرِيدُ الْيَقِي تَمُوجَ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَوْسَدَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُخْلَقًا قَالَ فَكَبَّرَ الْبَابُ أَدْنَيْتُمْ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَخْرَى أَنْ لَا يُغْزَى أَبَدًا قَالَ قُلْتُ لِحَدِيثٍ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ هَذَا الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَتِ دُونَ عِيَا لَيْلَةً إِنْ حُدِّثْتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَخْلَاطِ قَالَ قُلْتُ أَنَا لَكُلَّ حَدِيثٍ هَذَا الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ-

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۰۰ وَهَنْ أَلَسَ قَالَ قُلْتُ الْقُسْطُ طَبِيعِيَّةٌ مَرُوفِيَّةٌ وَالنَّجَاحَةُ - ذِكَاةُ الْيَتَامَى وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قیامت کی نشانیاں

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیاں میں سے ہے کہ کلمہ اُٹھ جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زمانا کثرت ہوگی، شراب بہت پی جائے گی، مرد گھٹ جائیں گے اور عورتیں بہت بڑھ جائیں گی یہاں تک کہ بچاس عورتوں کی نظرانی کرنے والا ایک مرد ہو گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ علم گھٹ جائے گا

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّكَاءُ وَيَكْثُرَ شَرُّ الْعَمْرِ وَيَقِلَّ الرَّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيْمُ الْوَاحِدُ وَفِي

رَوَايَةُ يَقُولُ الْعِلْمُ وَيُظْهِرُ الْجَهْلَ (مُسْتَقْبَلُ عَلَيْهِ)

٥٢٠٢ - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَابَيْنِ فَأَحْذَرُهُمَا - (رواه مسلم)

٥٢٠٣ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُوضُ إِذَا جَاءَ أَغْرَابِي فَقَالَ مَتَى
السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَاسْتَظِرَّ السَّاعَةَ
قَالَ كَيْفَ إِصْاعَتُهَا قَالَ إِذَا دُمِدَّ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ
أَهْلِهِ فَاسْتَظِرَّ السَّاعَةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٢٠٣. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْفُرَ الْمَالُ وَ يَفْقِصَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلَ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَحْدُثُ إِلَّا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرْجًا وَانْهَارًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ يَقُلْ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينَ إِنْ هَابَ أَوْ تَهَابَ)

٥٢٥. وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَغِيْمُ
 السَّمَاءَ وَلَا يَعُدُّهُ دَفِي رِوَايَةٍ كَالْيَوْمِ فِي آخِرِ أُمَّتِي
 خَلِيفَةٌ يَغِيْبُ السَّمَاءَ حَتَّى لَا يَعُدَّهُ عَدًّا.

۵۲۰۴. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشَكَ الْفَرَاتُ أَنْ يَحْمَرَ عَنْ كَيْفِ مَنْ ذَهَبَ فَمَنْ حَضَرَ لَا يَأْخُذُ مِنْ شَيْءٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٢٠٤ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَخْرُجَ الْفَرَاتُ
عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ
مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ
رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعْنِي الْيَوْمَ الَّذِي أُنْجُو -

الذہبالت غلاب اچلے گی۔ (مشفق علیہ)

حضرت عابد بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے اللہ تعالیٰ میرا دُشم کو فرماتے ہوئے سنا، یہ قیامت سے پہلے بہت ہی عجیب
ہوئے دُشمنوں میں ہوں گے۔ اُن سے وعدہ رہنا۔ (مسلم)

[illegible]

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مالِ بشعہ کہ عام نہ ہو جائے، یہاں تک کہ ایک آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر نکلتے گا لیکن اُسے کوئی نہیں ملے گا جو اُسے قبول کرے۔ یہاں تک کہ سرزمینِ عرب بھی چرگاہوں اُندھروں میں تبدیل ہو جائے گی (مسلم) اور اسی کی ایک روایت میں فرمایا: حركات الحب یا سیاب تک پہنچ جائیں گے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آخری زمانے میں ایک خلیفہ ہوگا کہ مال تقسیم کرے گا اور اللہ تعالیٰ نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو مل کر مل بیٹے گا اور یا مل نہیں گئے گا۔

✓

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غم کو دیر یا لمعہ کے فرائض سے بھرنے کی جگہ سے کھٹک جائے گا وہ مومن ہو کر اٹھیں گے۔

(مستحق)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دنیا مے فزات سے نہ کے پہاڑ کی جگہ سے کھل نہ جائے۔ لوگ اُس پر آپس میں لڑیں گے کہ ہر سو میں سے خافوں قتل کر دیے جائیں گے۔ اُن میں سے ہر ایک ہی کے لاکر کا کشن! وہ بچنے والا شخص میں نکلے۔

(دروازہٴ حقیقت)

۵۲۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَيَّنَ لِي مِنَ الْأَرْضِ أَفْلَاكٌ كَبِيرٌ هَا أَمَّا
الْأَسْطُورَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَبْيُحُ الْقَارِئُ
فَيَقُولُ فِي هَذَا امْتَلَأْتُ وَيَبْيُحُ الْقَائِلُ فَيَقُولُ فِي
هَذَا أَقْطَعْتُ رَحِمِي وَيَبْيُحُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي
هَذَا أَقْطَعْتُ يَدَيَّ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَلَا يَأْخُذُ بِهِ

٥٢٠٩ وَهَبَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَزُحَا هَبَا الدُّنْيَا حَتَّى يَمُوتَ الرَّجُلُ عَلَى الْفَقْرِ فَيَقْتُلَهُ عَلَيْهِ وَيَقُولَ يَا بَنِيَّ كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْفَقْرِ وَكَيْسَ بِهِ الَّذِينَ إِلَّا الْبَلَاءُ - (رواه مسلم)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَعْرِفَ نَازِلَ مِنْ
أَرْضِ الْيَمَانِ تَنْفِثُ أَهْلَ الْإِيلِ بِبَصْرَى -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۱. وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارُ حَشْرٍ النَّاسِ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

٥٢١٢ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا السَّاعَةَ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّمَّةِ بِالنَّارِ (رواه الترمذي)

٥٢٣ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ يَبْعَثُنَا
١٣

(7)

اُن سے ہی ربطیت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مومن اپنے جگر کے محو سے اگلے دے لی جو سونے چاندی کے ستون ہوں گے۔ قاتل اکر کے لگا کو میں نے اس کی خاطر قتل کیا۔ قاتل اکر کے لگا کو میں نے اس کی خاطر قتل کر دی۔ چور اکر کے لگا کو اس کی خاطر سزا دیا۔ کاذب اکر کے لگا کو چھڑ دیں گے اور اُس میں سے کچھ نہیں ہیں گے۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
 قسم ہے اُن ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں
 تک کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لیٹ جائے گا اللہ کے حکام کا
 میں اس قبر والے کی جگہ پر ہوتا یہ دین کے باعث نہیں بکڑھیں گی وجہ سے
 ہوگا۔ (مسلم)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سرسبز زمین حجاز سے ایک انگ چھٹے گی جس سے ہجر مکہ اور یثرب کی گردنیں بھی چمک اٹھیں گی۔
(مشفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین سے نیل کی ہر چائیس گے یہاں تک کہ سال بیسے بیسے، مینے چھتے چھتے، ہنتے دن چھتے دن گھٹنے چھتے اور گھٹنے شہدے کی چھک جتنی دیر کے برابر ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جہاد کے لیے پیدل روانہ فرمایا۔ ہم غنیمت کے بغیر واپس نہ آئے۔ مجبوراً ہم نے ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار ملاحظہ کیے تو ہمارے دو بیان کھڑے ہو کر دعا کی: اے اللہ! انہیں میرے سپرد نہ کرنا کہ میں کفر نہ جانتا۔ انہیں ان کی جانوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ یہ عاجز و عاجز ہیں۔ انہیں لوگوں کے سپرد بھی نہ کرنا کہ دوسروں کو ان پر ترجیح دیں۔ پھر دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے ابن حلال! جب تم دیکھو کہ خلافت اور بنی مقدس میں لڑائی ہے تو تمہارا دل لڑنے اور کافروں اور عظیم ائمہ نزدیک آگئے۔ اُس روز قیامت لوگوں سے اتنی نزدیک ہوگی جتنا میرا ہاتھ تمہارے سر سے۔

(ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے، آدمی اپنی بیوی کی اطاعت اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے۔ اپنے دوست سے نزدیک اور اپنے باپ سے دُور رہے، مسجدوں میں اور زیرِ بلند بھڑوں، قبیلے کا سر طران میں سے بدکردار ہو تو میں ذلیل آدمی سے ترشہ بنوں۔ آدمی کی عزت اُس کے شر سے ڈرنے پر ہے کی جائے، اگلائے بھانے والی جہد میں ظاہر ہو جائیں، شرابیوں کی باتیں اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر سنت کریں، اُس وقت سرخ آنکھوں، لالوں اور سیاہی میں دھنسنے والے اشک سے کھانسی کرنا اور ایسی نشانوں کا جو اس طرح متواتر آئیں گی جیسے شکی کو دھماکا لگنے پر دانے مڑا لگنے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حبِ میری امت میں پندہ باتیں آگئیں تو ان پر بلائیں آئے گی۔ ان باتوں کو شمار کیا لیکن دین کے سوا اور علم پر جانے کا ذکر نہیں کیا۔ فرمایا کہ اپنے دوست پر احسان اور والدین پر ظلم کرے گا اور فرمایا کہ شراب پی جائے گی اور ریشم پہنا جائے گا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَعْمَ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَعْمَ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَهْدَ فِي دُجْرِهِنَا فَكَأَمَرَيْنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْهُمَا إِلَيَّ فَاصْغَفَ عَنْهُمَا وَلَا تَكِلْهُمَا إِلَى أَنْفُسِهِمَا فَمُحِجُوا عَنْهُمَا وَلَا تَكِلْهُمَا إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْذِنُوا عَنْهُمْ ثُمَّ وَصَّ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ قَالَ يَا ابْنِ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ فَكُنْ نَزَلَتْ الْأَرْضُ الْمُقَدَّسَةَ نَقْدُ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَالِيلُ وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يُؤْمِنُونَ أَكْرَبُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَدْرِي هَلْ يَدْرِي إِلَى رَأْسِكَ

(رواہ ابو داؤد)

۵۲۱۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَدَ الْفِتْنَةُ دَوْلًا وَالْأَمَانَةُ مَقَامًا وَالزَّكَاةُ مَقَرًا وَتَعَلَّمُوا لِيَعْرِضَ الْبَيْنَ وَأَطَاعُوا التَّوَجُّلَ مَرَاتَةً وَعَقَّ أُمَةً وَأَذَى صَدِيقَةً وَأَقْطَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَيْسِيَّةُ فَاسْتَعْمَهُمْ وَكَانَ رَعِيَّةُ الْقَدَمِ أَرْدَلُهُمْ وَأَكْرَمُ الرَّجُلِ مَخَافَةُ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقِيَمَاتُ وَالْعَارِزُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ الْهَذَلُ وَالْأَنَمَةُ أَوْلَاهَا فَأَرْقَبُوا وَهَذَا ذَالِكُ رَيْحَانِ حَمْرَاهُ وَرَزَلَتْ وَخَفَا وَمَسَا رَقْدًا فَكَأَيَاتٍ تَتَابَعَهُ كَرِظًا وَفُطِمَ سَلَكُهُ فَكُنْتُ أَبْعَدُ.

(رواہ الدرمی)

۵۲۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ أَمِّيًّا خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَمَّا هَلُوهُ الْخُصَاانُ وَلَمْ يَكُنْ تَعْلَمُ لِيَعْرِضَ الْبَيْنَ فَإِنَّ دَبَّو صَدِيقَةً وَجَفَّ أَبَاهُ وَقَالَ دَشْرِبَ

الْغَمْرُ وَلَيْسَ الْحَوْبُ - (رواہ الترمذی)
 ۵۲۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَنِي يَؤُوطَ اسْمُهُ إِسْحَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَرَكْتُمُ بَنِي الدُّنْيَا لَا يَوْمَ لَطَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا رَجُلًا مِنْ بَنِي يَؤُوطَ اسْمُهُ إِسْحَى وَاسْمُ أَبِيهِ إِسْحَى اسْمُ أَبِي يَسْلَا الْأَرْضُ قِسْطًا وَعَدَلًا كَمَا مِلَّتُ ظُلُمًا وَجَوْرًا -

۵۲۱۵ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ قَاوِطَةَ (رواہ أبو داود)
 ۵۲۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْغُدَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنْ بَنِي إِجْلٍ الْجَبْهَةُ أَقْنَى الْأَنْفِ يَسْلَا الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدَلًا كَمَا مِلَّتُ ظُلُمًا وَجَوْرًا يَسْلُكُ سَبْعَ بَنِينَ - (رواہ أبو داود)

۵۲۱۹ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فِيهِ مِنْ أَوْلَادِ الرَّجُلِ قِيَّوْنُ يَأْمَهُدِيُّ أَعْطِيهِ أَعْطِيهِ قَالَ يَعْطِيهِ لَهُ فِي تَرْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ - (رواہ الترمذی)

۵۲۲۰ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ حَكِيمَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيَخْرُجُونَ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبْأَعُونَ بَيْنَ النَّاسِ وَالْمَقَارِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخَفُّ بِهِمْ بِأَتَمِّ دَلِيلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَرَادَا رَأَى

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا غم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عرب کا ملک ایک ایسا شخص ہوگا جو میرے اہل بیت سے ہوگا جس کا نام میرے نام سے مطابقت رکھے گا ترمذی، ابو داؤد، اندلس کی ایک روایت میں فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک ملک ہی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا یہاں تک کہ اس میں ایک آدمی کو میرے نام سے اہل بیت سے کھڑا کرے گا، جس کا نام میرے نام سے اندلس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے مطابقت کرے گا۔ وہ زمین کو بدل دینا اس وقت سے ہر دے گا۔ جیسے وہ ظلم و جور سے ہر دے گی ہوگی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت اور خاتمہ کی اولاد سے ہے۔ (ابو داؤد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی میرے نام سے ہے، کشادہ پیشانی والا، زین کو بدل دینا اس وقت سے ہر دے گا جیسے وہ ظلم و جور سے ہر دے گی ہوگی، سات سال حکومت کرے گا۔

(ابو داؤد)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مہدی کو لوگوں سے ہرے فرمایا اور اس کے پاس ایک آدمی آگے گئے گا اور اسے مہدی کا مجھے ملایکیجیے مجھے ملایکیجیے۔ وہ انھوں سے اس کے پیرے میں اتنا بھرے گا جتنا وہ آٹا کے گا۔ (ترمذی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک خلیفہ کے فوت ہونے پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ کو کھڑے چلا جائے گا۔ اہل مکہ اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اسے باہر نکال دیں گے جبکہ وہ ناپسند کرتا ہوگا۔ پس حجر بن عدی اللہ منہاج الامم کے درمیان اس کے اہل پر محبت کریں گے۔ شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو مکہ کو تھکے اور مدینہ منورہ کے درمیان جیلہ کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ اس بات کو دیکھیں گے تو شام کے نیکوں کے تبدیل

تَعْلِمُ رَحْمَةُ اللَّهِ بِنَا مَا أَحَدَتْ أَهْلَهُ بَعْدَهُ -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)
ابن کرمے کا اور اُس کے جوتے کا تہہ بھی اور اُس کی طنبتاے گی جو اُس کے گھر
والوں نے اُس کے بعد کیا۔ (ترمذی)

تیسری فصل

۵۲۲۳ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْيَمَانِ -
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)
حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نشانیاں دو ٹوک برس کے بعد ہوں گی۔
(ابن ماجہ)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ النَّبَايَاتِ السُّودَ قَدْ
جَاءَتْ مِنْ لَهْلِ خُرَّاسَانَ فَأْتُوها فَإِنَّ فِيهَا لُفَيْفَةً
اللَّهُ الْمَهْدِيَّ -
حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ جھنڈے
آئے ہوئے دیکھو لڑائی کے اس ماحول پر مانا کہ یہ لڑائی میں اللہ کا خلیفہ مہدی
ہوگا۔ روایت کیا اسے بیہقی نے دلائل النبوة میں۔

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي رَسْحَانَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ دَنْظَرٍ
رَأَى أَبَا الْحَسَنِ وَقَالَ إِنَّ أَبِي هَذَا سَيَكُونُ كَمَا سَأَلَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيُخْرِجُ مِثْرَ
صَلْبِهِ رَجُلًا يُسَمَّى بِأَسْمَاءِ نَبِيِّكُمْ يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ
وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ يَسَلَدُ الْأَرْضِ
عَدْلًا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَوْلَبُ بْنُ كُرَيْبٍ وَفِي الْقِصَّةِ)
ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے
صحابہ کے ساتھ حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے یہ نام دیا ہے اللہ عنقریب اس کی
نسل سے ایک آدمی پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا۔ وہ اعلیٰ
مقام سے مشابہت رکھے گا اور حدیث میں مشابہت میں ہوگا پھر تصریح بیان کرتے
ہوئے فرمایا کہ زمین کو اعلیٰ مقام سے جبرئیل روایت کیا ہے ابو داؤد نے ذکر میں کیا۔

۵۲۲۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَرَادُ
فِي سَنَةِ مِنْ رِسْمِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ فِيهَا فَاسْتَوَى
بَيْنَ الْإِلَهِ هَذَا شَيْئًا أَقْبَعَتْ إِلَى الْيَمِينِ ذَاكِبًا
ذَاكِبًا إِلَى الْعِدَايِ ذَاكِبًا إِلَى الْقَاهِرِ يَسْأَلُ
عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرَى مِنْ شَيْئًا فَأَتَاهُ التَّرَاكِبُ
الْقَوِي مِنْ قَبْلِ الْيَمِينِ بِقَبْضَةٍ فَتَمَكَّرَهَا بَيْتَ
يَدَيْهِ فَتَمَكَّرَ رَأَاهَا عُمَرُ كَبْرًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ
وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ وَثَلَاثَةً مِنْهَا فِي الْبَعْرِ
وَأَرْبَعٌ وَثَلَاثَةٌ فِي الْبَرِّ قَرَأَتْ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ
الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَنَاسَلَتْ بَعْدَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُس سال ٹھیلے
عمر ہو گئیں جس سال حضرت عمر کی وفات ہوئی تھی، انھیں اس بات کا سمجھنا
مسدود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اللہ عزوجل کی طرف سے کچھ چھپنے کے لیے سوار کر دیا
کہ کیا ان میں سے کوئی شے بھی گئی ہے؟ پس یمن کی طرف سے ایک سوار بھیج کر
ٹھیلوں کے کر آیا اللہ آپ کے سامنے قال دیں جب حضرت عمر کے اہل بیت
دیکھا تو بحیرہ گئی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ہزار قسم کی مخلوق پیدا
کی ہے۔ چھ سو قسم کی مسند میں اللہ چار سو قسم کی خشکی میں۔ اس
امت میں سب سے پہلے مڑی ہلاک ہوگی، ٹھیلے کے بعد دوسری
تیسری ہلاک ہوں گی جیسے لڑی کا دھماکا ٹوٹنے پر ٹکے گرتے ہیں۔
روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

النَّاسُ ذَلِكَ أَتَاكَ أَهْدَانُ الشَّامِ وَهَضَابُ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ قَبْلَ يَمُونَهُ ثُمَّ يَكُنْ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْنِ
أَخْوَالِهِ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعَثًا فَيُظْهِرُونَ
عَلَيْهِمْ وَفِي ذَلِكَ بَعَثَ كَلْبٌ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ
يُسْتَعْرِ كَيْدَهُمْ وَيَكْفِي الْإِسْلَامَ بِجَوَادِمِ فِي
الْأَرْضِ فَيَكُونُ سَبْعَ رِيثِينَ ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ
الْمُسْلِمُونَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۲۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاةً يُصِيبُ هَذِهِ الْأُمَّةَ
حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً يُلْجَأُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلَمِ
فَيَبْعَثُ اللَّهُ رَجُلًا مِّنْ عِمْرَةٍ وَأَهْلَ بَيْتِي فَيَمْلَأُ
بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأْتُ ظُلُمًا وَجَوْرًا
يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ لَا
تَدْمُ السَّمَاءُ مِنْ ظُلُمِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَتْ بُدْنًا
وَلَا تَدْمُ الْأَرْضُ مِنْ نَبَايَها شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ
حَتَّى يَسْتَمْتِيَ الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتَ يَعِيشُ فِي ذَلِكَ
سَبْعَ رِيثِينَ أَوْ ثَمَانِ رِيثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ رِيثِينَ -
(رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِي مُسْنَدِهِ)

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ ذُرَاةِ الثُّغْرِ
يُقَالُ لَهُ الْخَارِثُ حَرَّاتٌ عَلَى مُقَدِّمِهِمْ رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ مَنُصُورٌ يُؤْتِيهِمْ أَوْ يَمُوتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ
كَمَا مَلَكْتُ قُرَيْنِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجَبَّ عَلَى كُلِّ صَوْرَةٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ
لِأَحِبَائِهِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّلَاحُ الْإِنْسَانَ
وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَدُوَّهُ سَوْطِهِ وَشِرَاكِي

اندر عراق کی جماعتیں اُس کی خدمت میں حاضر ہو کر جیت کر رہیں گی۔ پھر انہیں ایک
آدمی، بنی کعبہ سے ملے گا، اُس کی طرف لشکر بھیجے گا کہ وہ اس لشکر پر غالب آئیں گے
یہ بنی کعبہ کا لشکر ہو گا۔ وہ لوگوں میں امن کے ہی کی سنت کے مطابق معاملہ
کرنے کا اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا۔ پس وہ سات سال رو کر
وفات پائے گا اور مسلمان اُس پر نماز پڑھیں گے۔
(ابوداؤد)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سببیت کا ذکر فرمایا جو اس امت کو پہنچے گی۔ آدمی کو ظلم سے
بچ کر چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ پس اللہ تعالیٰ میری عزت اور میرے اہل بیت
سے ایک آدمی کو کھڑا کرے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے
وہ ظلم و جور سے بھر گئی ہو گی۔ آسمان کے رہنے والے اُنہی کے رہنے
والے اُس سے خوش ہوں گے۔ آسمان اپنی بارش سے ایک قطرہ بھی نہیں چھوڑے
گا مگر ہر سادے گا اُنہی زمین اپنی نباتات سے کوئی چیز نہیں چھوڑے گی مگر
اگلوں سے گی۔ یہاں تک کہ زندہ لوگ مرنے والوں کے زندہ ہوجانے کی نشتا
کو بہد گے۔ وہ اس حالت میں ساٹ یا آٹھ یا نو سال رہیں گے۔ روایت کیا کہ
حاکم نے مستدرک میں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور لاوارث اللہ سے ایک آدمی نکلتے گا جس کو عمارت کہا جائے گا کہ اس کی
اُس کے مندرجہ بالا جیسی پر ایک آدمی ہو گا جس کو مندرجہ بالا کہے گا۔ وہ اہل عہد
آباد کرے گا اور حکما دے گا جیسے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو حکما دیا تھا۔ اُس کی حد کو ناہر مسلمان پر واجب ہے یا فرمایا کہ اُس
کی بات ماننا۔

(ابوداؤد)
حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے، قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ زمین سے انسانوں
سے بائیں نہ کر لے گئیں اور یہاں تک کہ آدمی سے اُس کے کٹے کا چھننا

أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوجَ النَّارِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَآيَهُمَا مَا
كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأَخْرَجِي عَلَى أَشْرَافِ
قُرَيْشٍ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ إِذَا خَرَجَ لَا يَسْمَعُ
لَفْظًا لَيْسَ لَهَا لَمْ تَكُنْ أَمِنَتْ مِنْ قَبْلِ أَنْ كُتِبَتْ
فِي إِيْمَانِهَا حَتَّى طُلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَ
خُرُوجَ النَّجَالِ وَدَائِرَةُ الْأَرْضِ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَذَرِي
أَيَّنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُوا قَالَ
فَرَأَيْتَهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَجِدَ قَعَتَ الْعَرْضِ
فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُؤْذَنُ أَنْ تَسْجُدَ
وَلَا تُقْبِلُ وَهِيَ وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَ
يَقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلَعُ مِنْ
مَغْرِبِهَا فَذَا إِلَهِكَ تَوَلَّى وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِيُسْقِئَ لَهَا قَالَ مُسْقِئُهَا نَعْتُ الْغُرَبِ -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ
لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَلَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ
أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمَنِ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنًا طَائِفَةً -

(رواہ مسلم)

۵۲۳۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ
لَوْ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَلَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ
أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمَنِ كَانَ عَيْنُهُ عَيْنًا طَائِفَةً -

کے لئے پہلی تین نشانیوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،
اند داہ الارض کا پہلے ہر نکل کر لوگوں کے پاس آنا ہے۔ ان دونوں میں
سے جو بھی پہلی واقع ہوئی تو دوسری اُس کے نقوش قدم پر فوراً آجائے
گی۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تین نشانیاں جب نکل آئیں تو کسی جان
کو اس کا ایمان لانا فتنہ نہیں ہے گا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے
ایمان کے ساتھ نہ کمالی ہو۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اگر خدا تعالیٰ
و دایرۃ الارض کا ٹھکانہ۔

(مسلم)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورج غروب ہوتے وقت فرمایا: کیا تم جانتے ہو
یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اُرد اس کا رسول ہی بہتر جانتے
ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر عرش کی نیچے جگہ پر تلے گا۔ پس اجازت طلب کرتا ہے
تو اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور قبول
نہ فرمایا جاسے، اجازت مانگے اور نہ ملے اور اس سے کہا جائے کہ ہر صر
سے آیا ہے اسی طرف لوٹ جا۔ پس یہ مغرب سے طلوع ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے: یہ سورج اپنی جاتے قرار کی طرف چلتا ہے (۳۸: ۳۶) فرمایا
کہ اس کی جاتے قرار عرش کے نیچے ہے۔

(مسلم)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تخلیق آدم سے
قیام قیامت تک دجال سے بڑا کوئی واقعہ نہیں ہے۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اللہ تعالیٰ نے یہ بات
تہے پر شہید نہیں رکھی کہ اللہ تعالیٰ کو مانگیں ہے جبکہ دجال باہمی
انکھ سے کھانا ہے۔ اس کی آنکھ گویا پتھر ہے جو کئے انکھ کی طرح ہوگی۔

الْأَمَّةُ كُنْظَامًا رَسَلْنَا
(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ لَعَلَمَاتٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

قرب قیامت کی نشانیاں اور دجال کا بیان

پہلی فصل

حضرت محمد بن یحییٰ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہماری طرف جہاں اللہ ہم کوئی تذکرہ کر رہے تھے فرمایا کہ کسی چیز کا ذکر کر رہے ہو یا عرض کر رہے ہو کہ قیامت کا۔
فرمایا کہ وہ قائم نہیں ہوگی پہلے تک کہ اُس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔
پہلی آپ نے دعوائے دجال، قاتل الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،
حضرت عیسیٰ کا نزول، یا عروج یا خروج کا ہونا، تین جگہ زمین کا دھنسا لینا مشرق
مشرق اللہ جبرائیل عرب میں زمین کا میٹھ جانا اللہ آخر میں ایک آگ ہوگی جو
میں کی طرف سے آئے گی اللہ لوگوں کو مشرق کی طرف دھکیل کر دے جائے گی۔
دوسری رطابت میں ہے کہ ترشہ سے آگ نکلے گی اللہ لوگوں کو مشرق کی طرف
دھکیلے گی تیسری رطابت میں دوسری نشانی کے متعلق ہے کہ ایک آدمی
ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ چیزوں سے پہلے اعمال کی جبری
کر دہر دھنساں، دجال، قاتل الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا،
قائم فتنہ اللہ قیامت سے ہر ایک کا خاص فتنہ۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ظاہر ہونے

۵۲۲۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْوُثَارِيِّ قَالَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ الْيَقِيْنُ مَلَكِيْ اَعْلَمُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلَيْنَا وَنَعْتُ
نَشْأَةً اَكْرَفَقَالَ مَا تَدْرُوْنَ قَالُوا لَنْ نَدْرِيَ السَّاعَةَ
قَالَ اَلَمْ تَلَوْ تَقُوْمُ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرًا يَا
قَدْ كَرِهَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالْاَنْجَالُ وَالْاَنۡبِيَاۗءُ وَطَلُوْا
الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتُرُوْا عِيسٰى بَنَ
مَرْيَمَ وَيَا جُودَ وَمَا جُودَ وَتَلٰكُ خُسُوفُ
حَسْبُ يٰۤاَيُّهَا الْمَشْرِقِيُّ وَحَسْبُ يٰۤاَيُّهَا الْمَغْرِبِيُّ وَحَسْبُ
يَعۡجِزُوْا الْعَرَبُ وَآخِرُ ذٰلِكَ نَارُ تَخْرُجُ
مِنَ الْيَمِيْنِ تَطْرُقُ النَّاسَ اِلَى مَحْشَرِهِمْ
فِي رِوَاۡيَةٍ نَارُ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تُسَوِّدُ
النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ فِي رِوَاۡيَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ
وَرِيۡحٌ تَلۡفِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۲۹ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاوَدُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا
الدَّجَالُ وَالْجَحَالُ وَذَابَةُ الْاَرْضِ وَمَلَكُوْمُ
الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرُ الْعَامَّةِ وَخَوِيصَةُ
اَحَدٍ لَّهُ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۳۰ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ

(متفق علیہ)

۵۲۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَيْتٍ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَ أُمَّتُهُ الْأَعْوَرُ أَلَيْكَ الْإِسْلَامُ أَعْوَدُ وَلَكَ رُكْبَةُ لَيْسَ بِأَعْوَدَ وَكَتُوبُ بَيْنَ عَيْنَيْكَ كَقَرْصٍ (متفق علیہ)

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحَدُ ثَلَاثُونَ مِثْقَالَ عَرَقِ النَّجَالِ مَا حُدِّثَ بِهِ بَيْتٌ قَوْمُهُ أَتَاهُ أَعْوَدُ وَأَنْزَلَ بَيْتُهُ مَعَهُ يَسْقِي الْجَنَّةَ فَإِنْ تَارَ قَالَ لَيْتَ يَقُولُ لَهَا الْجَنَّةُ بِي النَّارُ لَوْ لِي أَنْزَلْتُكَ كَمَا أَنْزَلْتُ نَارَ قَوْمِهِ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

۵۲۳۷ وَعَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِرَجُلٍ الدَّجَالُ يَحْرُمُ وَلَهُ مَاءٌ مَاءٌ وَكَانَ قَامًا الْيَوْمَ يَرَاهُ النَّاسُ مَاءٌ فَتَأْتِي تُحَرِّقُ وَأَمَّا الْيَوْمَ يَرَاهُ النَّاسُ تَارًا فَمَاءٌ تَارًا هَذَا بِحَسَنٍ أَدْرَكَ ذَلِكَ وَتَكُونُ فَيَقْعُ فِي الَّذِي يَرَاهُ تَارًا فَكَانَ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ مَسْجُودًا لِرَجُلٍ مَسْجُودٍ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ عَظِيمَةٌ تَكُوبُ بَيْنَ عَيْنَيْهَا فَوَيْلٌ لِمَنْ مَرَّ بِهَا فَتَكُوبُ عَلَيْهِ

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَا لَ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَكَانَ قَامًا جَنَّةٌ وَجَنَّةٌ تَارَةً

(رواه مسلم)

۵۲۳۹ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ يَحْرُمُ وَكَانَ فِيهِمْ قَامًا حَبِيبَةً دُونَكَ وَإِنْ يَحْرُمُ وَكَانَتْ فِيهِمْ قَامًا حَبِيبَةً لَيْسَ وَالدَّجَالُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مَسْلُومٍ أَنْتَ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنٌ ظَافِيَةٌ كَأَنِّي أَشْتَرُهُ بِعَبْدٍ الْعَرَبِيِّ بْنِ كَطِيتٍ

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کسی بے گناہ کو اس نے اپنی امت کو کلمہ کذاب سے ڈرایا، اس کو دیکھ کر وہ کلمہ کذاب کہے گا کہ میں نے اس کی دولت آنکھوں کے درمیان کف رکھا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں نہیں دیکھتا کہ ایک ایسی بات نہ تباہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی۔ بیشک وہ کلمہ کذاب ہے ساتھ جنت و دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا اللہ میں نہیں ڈھونڈتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(متفق علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیشک دجال نکمے کا لہو اس کے ساتھ پانی اللہ آگ ہوگی۔ جو لوگوں کو پانی نظر آئے گا وہ جلائے والی آگ ہوگی اللہ ہو لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ شمشاد میلانی پانی ہوگا۔ جہنم میں سے (اسی میلانی) مل سے دو چادر ہو کر اس میں آگ سے جہنم نظر آئے گی یہ دیکھ کر وہ شمشاد پاک پانی ہے۔ (متفق علیہ) اللہ مسلم میں یہ بھی ہے۔ بیشک دجال بھی ہرنی آٹھ دالا ہے جس پر ڈھانا ناخن ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کف رکھا ہوا ہے جس کو ہر مومن پڑھ لے گا تو وہ کھٹا جانتا ہو یا نہ جانتے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال بائیں آنکھ سے کانا اور گھسنے والوں والا ہے۔ اس کے ساتھ اس کی دوزخ جنت اللہ اس کی جنت و دوزخ ہے۔

(مسلم)

حضرت نواس بن سیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، اگر وہ نکمے اللہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو تمہاری جانب سے میں اس سے منٹ لوں گا اور وہ اگر نکمے جیکر میں تم میں موجود نہ ہوں تو ہر شخص اپنی طرف سے جنت قائم کرے اور میری خاطر اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کا مال لے لے گا۔ وہ گھٹکرا لے گا بالوں والا زحواں ہے بھٹی ہوئی آنکھ والا، جس کو میں عبد البزنی

فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ
الْكُفْرُ فِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِقَوْلِهِ مَسْجُودٌ
الْكُفْرُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ
خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَمَا يَبْنِيْنَا وَغَابَ
يَسْأَلُ يَا عِبَادَ اللَّهِ قَاتِلُوا قَاتِلُوا قَاتِلُوا قَاتِلُوا
اللَّهُ وَمَا بَشَرُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ
يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةٍ وَيَوْمَ كَسَنَةٍ وَيَوْمَ كَسَنَةٍ
كَبُوعَةٍ وَمَا يَدُ آيَاتِهِمْ كَمَا يَدُ مَسْجُودٍ قَاتِلُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَا لَكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَتِ
أَيْكَلِيَّتَا فِيهِ صَلَوةٌ يَوْمَ قَالَ لَا أَقْدُرُوا
لَهُ قَدْرُهُ قَاتِلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بَشَرُهُ
فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَبْرَأْتُ الْيَوْمَ
فَيَا أَيُّهَا الْقَوْمُ فَيَدُ عَوْنِهِمْ فَيَوْمَ يَوْمٍ
فَيَا مَوْلَا السَّمَاءِ فَتَمُطِرُوا لَا رَيْحَ فَتَنْثُرُ
فَتَرَوْهُمْ عَلَيْهِمْ سَارِحَةً أَطْرَقَ مَا كَانَتْ
ذُرَى وَأَسْبَحَتْ مَسْرُوعًا وَأَمَدَةً خَرَّ وَتَحَرَّى
الْقَوْمُ فَيَدُ عَوْنِهِمْ فَيَوْمَ يَوْمٍ فَيَوْمَ يَوْمٍ
عَنْهُمْ فَيَوْمَ يَوْمٍ فَيَوْمَ يَوْمٍ فَيَوْمَ يَوْمٍ
فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوْلَهُ مَسْجُودٌ
كُنُوزَ لَيْلٍ فَتَشْبَعُ كُنُوزُهَا كَيْمَا يَسْبِقُ الْفَتَى ثُمَّ
يَدْعُو رَجُلًا مَسْجُودًا شَبَابًا لَيْقِيَنِي يَا لَيْقِيَنِي
فَيَقْطَعُ جَزَلَيْنِ رَمِيَّةَ الْعَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ
فَيَقْبِلُ وَيَهْمَلُ وَجْهَهُ لِيَضْحَكُ فَيَسْتَبْشِرُ
كَذَا لَيْلٍ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ
فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ
بَيْنَ مَهْرُودَيْنِ وَاضْطِعَا كَفِيرًا عَلَى أَجْنَحَتِهِ
مَنْكَبَيْنِ إِذَا طَافَ رَأْسَهُ قَطْرٌ وَادَا رَدْعَةً
عَنْ رِجْلَيْهِ وَشَلَّ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحُولُ لَهَا قِفَرٌ
يَبْدُو مِنْ رِجْلِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ

ہن تھیں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں جو تم میں سے اُسے پائے تو اُس پر مسجود کہیں
کی ابتدا آتیں پڑھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ سورہ اکہم کی ابتدائی آیتیں
پڑھے۔ کیونکہ یہ اُس کے تختے سے نکلنا پھاڑ ہے۔ وہ شام اور عراق کے
درمیان راستے سے ظاہر ہوگا اور دائیں بائیں ہر جانب فساد کرے گا۔ اسے
اللہ کے بعد انابت قدم دینا۔ میں عرض گزار ہوں کہ یہ رسول اللہ! وہ زمین میں
کتنا سرور ہے گا۔ فرمایا کہ چالیس روز تک پہلا دن سال جیسا، دوسرا بیٹھنے
جیسا، تیسرا دن بیٹھنے جیسا اور باقی سارے دن تھارے دنوں جیسے ہر دن گئے
بہم عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ! وہ روز جو سال کے برابر ہو گیا اُس میں
ایک روز کی نمازیں پڑھنا ہمارے لیے کافی ہوگا، فرمایا ہمیں بلکہ اوقات کا
پرہیز طرح انکار کیا جائے گا۔ بہم عرض گزار ہوئے کہ یہ رسول اللہ! زمین
میں اُس کی سرعت کا کیا عالم ہوگا، فرمایا کہ بادل کی طرح جس کے پیچھے ہر پہاڑ
ہوئی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انھیں دعوت دے گا تو وہ
اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ پس وہ آسمان کو حکم کرے گا تو وہ بارشیں
برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا تو سبز و لکڑی کی شام کو ان کے
مرثی آئیں گے تو پیسے کی نسبت ان کے کوہن جند انھیں زیادہ بھرے ہوتے
اور کوہی زیادہ تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر دوسری قوم کے پاس آئے گا اور انھیں
دعوت دے گا۔ وہ اُس کو زد کر دیں گے۔ وہ ان کے پاس چلا جائے گا اور
اگلے ہی کہ وہ قتل نہ ہوں گے۔ ان کے مال میں سے ان کے پاس کچھ بھی
نہیں رہے گا۔ وہ دہرائے سے گزرے گا تو اس سے کہے گا کہ زنا ہے
خزانے نکل۔ اس کے خزانے شہد کی ٹھیکوں کی طرح اُس کے پیچھے جگ
جائیں گے۔ پھر ایک برائی سے ہر پر شخص کو بلانے کا اور خواہ کے ذریعے
اُس کے دھوکے کر کے ہر کی مسافت کے غاصے پر چھٹیک دے گا۔
پھر اُسے بلانے کا تو وہ آجائے گا اور ہنسی کے بدلے اُس کا چہرہ کھلا ہوا
ہوگا۔ وہ اسی حالت میں ہوگا جبکہ حضرت مسیح ابن مریم دوزخ و حران کی پٹروں
میں بلبس و دشمنی کے مشرقی سفید منارے پر نازل ہوں گے۔ اپنے اٹھ
دو فرشتوں کے پیروں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ انھوں نے قطرے
چمکتے ہوئے مبارک ٹھیکہ یا ہوا ہوگا۔ جب سر اٹھائیں گے تو زمین کی طرف
قطرے ٹپکیں گے۔ جس کا ہر کو ان کی خوشبو سنیں وہ مر جائے گا۔ ان کی خوشبو
وہ گاہ تک جائے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ باب بند

يَتَّبِعُنِي طَرَفًا فَيَطْلُبُونِي حَتَّى يَدْرِكُوا بَيْتًا بِلَدِي
فَيَقْتُلُونَنِي ثُمَّ يَأْتِيَنِي عِيْسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ
وَمِنْ قَبْلِهِمْ عَنْ وَجْهِهِمْ وَيُحْيِيَنَّهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ
فِي الْجَنَّةِ قَبِيْلًا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا دَعَى اللَّهُ إِلَى
عِيْسَى أَنْ قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا إِلَيَّ لَا يَبْدَأُونَ
لِأَحَدٍ لِقَاءَ لِيَهُمْ فَخَرَجَ عِبَادِي إِلَى الْقَوْمِ وَيَبْعَثُ
اللَّهُ يَأْجُوزُ وَمَا جُوزَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَادٍ
يَسْلُوْنَ قَبِيْلًا قَبِيْلًا لِيَهُمْ عَلَى جَعْدَةٍ طَبَرِيَّةٍ
فَيَسْرُبُونَ مَا فِيهَا وَيَسْرُبُوا خِرْمَهُمْ فَيَقُولُ لَقَدْ
كَانَ يَهْدِيكُمْ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ لَيْسَ بِرَدْنٍ حَتَّى يَنْتَهَوْا
إِلَى جَبَلٍ الْأَخْمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ
فَيَقْرُبُونَ لَقَدْ قَاتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلَنَقْتُلَنَّ
مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بَنِي إِسْرَءِيلَ إِلَى السَّمَاءِ
فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَعْصُومَةً وَمَا
يُعَصِدُ بَنِي اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونُوا رَأْسُ
الشَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِهِمْ
الْيَوْمَ فَيَرْجِعُ بَنِي اللَّهِ عِيْسَى وَأَصْحَابُهُ
فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رَفَائِهِمْ
فَيَهْبِطُونَ قَرْنًا كَمَوْتِ نَفْسٍ قَدْ أَحْدَتْ
ثُمَّ يَهْبِطُ بَنِي اللَّهِ عِيْسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ
فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ
رَهْمُهُمْ وَنَهْمُهُمْ فَيَرْجِعُ بَنِي اللَّهِ عِيْسَى
وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْيَانِ
الْبَشَرِ فَتَحْبِسُهُمْ فَتَنْظُرُهُمْ حَتَّى شَاءَ اللَّهُ
فِي رِقَابِهِمْ تَنْظُرُهُمْ بِالنَّهْمِ وَتَسْكُرُهُمْ
الْمُسْلِمُونَ مِنْ قَبِيْلِهِمْ وَنَسْأَلُهُمْ ذُرْ
جَعْلًا يَهُمُّ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا
لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا دَيْرٌ فَيَغِيْلُ الْأَرْضَ
حَتَّى يَذْرُوكَهَا كَالَّذِي لَقِيَ الْقَوْمَ وَالْأَرْضُ أَثْبَرَتْ

کے پاس نہ گئے قتل کر دیں گے پھر حضرت عیسیٰ کی خدمت میں وہ لوگ حاضر
ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے بچا یا ہو گا۔ وہ ان کے ہرے صحت
کریں گے اور جنت میں ان کے درجات بتائیں گے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ
حضرت عیسیٰ کی طرف وحی فرمائے گا کہ میں نے اپنے بندے نکالے ہیں جن
میں سے کسی کے اندر بھی لڑنے کی طاقت نہیں، لہذا میرے بندوں کو طوطوں
کی طرف سے جاؤ اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو نکال دے گا اور وہ ہر بندہ
زمین سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبرہ کے پاس
سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا اور آخری جماعت گزرے
گی تو کہے گی کہ یہاں کبھی پانی پڑا کرتا تھا پھر چلتے جا رہے ہیں گے یہاں تک کہ پہلی
فترت تک پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ ہم نے
زمین والوں کو قتل کر لیا، اور کہہ سناں والوں کو بھی قتل کر لیا۔ پس آسمان کی
طرف تیرا نمازی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو غنم اور وہ کہے کہ
گوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھی قصور رہیں گے یہاں تک کہ انھیں بیل کی
بری ایک سو دینار سے بہتر معلوم ہوگی، انہاں سے آج کے حساب سے۔ پس
اللہ کے نبی عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں
میں ایک کبوتر پیدا کرے گا جس سے وہ سارے ایک آدمی کی طرح سر جانی
گے۔ پھر عیسیٰ ہی اللہ اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین پر
ایک باشت بکری نہیں پائیں گے مگر وہ ان کی جڑ اور بدبو سے بھری ہوئی
ہوگی۔ پس عیسیٰ ہی اللہ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو
اللہ تعالیٰ بجلی اور شعلیں جیسی گروہوں والے پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھا کر
پھینک دیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ انھیں آسمان
کے مقام پر پھینک دیں گے اور مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور فزکشوں سے
سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے
مٹی ساگر یا آلودگی کو کٹی خیر نہیں رہے گا جو دھو دیا جائے، یہاں تک کہ وہ
شیشے کا ظرف بن جائے پھر زمین سے کھائے گا کہ تو اپنے چھل اٹھا اور اپنی برکت دے تو
ان دنوں ایک انداز کو پوری قوم کھائے گی اور اس کے چھلکے سے سایہ مال
کریں گے اور دودھ میں برکت دی جائے گی یہاں تک کہ ایک آدمی پورے
گروہ کو کفایت کرے گی اور ایک گائے پورے قبیلے کے لوگوں کے
پے کافی ہوگی اور ایک بکری پورے گھرانے کے پے کافی ہوگی۔ وہ اس

تَمُوتُكَ وَرَدِّي بِرُكَّتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعَصَايَةُ
مِنَ الرِّمَاحَاتِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِعَصَاهِهَا وَيُبَارِكُ
فِي الرِّسَالِ حَتَّى إِنَّ الْقَلْعَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي
الْفِتْنَةَ مِنَ النَّاسِ وَالْقَلْعَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي
الْقَمِيئَةَ مِنَ النَّاسِ وَالْقَلْعَةُ مِنَ الْغَنَمِ
لَتَكْفِي الْفِتْنَةَ مِنَ النَّاسِ فَبَيَّنَا هَؤُلَاءِ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِجَالًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ نَحْتُ
أَبْطَالُهُمْ فَتَقْضِي رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ
مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا
تَهَارُجُ الْعَمُورُ فَعَلَيْهِمْ نَعْمُ السَّاعَةِ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ لَا السَّرَوِيَّةَ الْفَائِيَّةَ وَهِيَ قَوْلُهُمْ نَطْرُجُ
بِالْمُهَيْلِ إِلَى قَوْلِهِمْ سَبْعَةَ رِسَالٍ -

(رواهما الترمذی)

۳۵۰ وَهَنَ أَمِي سُوَيْدٍ بِالْعَدَايَةِ قَاتَ قَاتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُمُ الدَّجَالَ
فَيَتَوَخَّاهُ قَبْلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ
الْمَسَالِمُ مَسَالِمُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ آيَتُ
تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَهْمِلْ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ
فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تَأْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بَرَأَنَا
خِفَاءً فَيَقُولُونَ أَفَتُلَوِّهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ أَلَيْسَ قَدْ تَهْلِكُكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ
تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونََهُ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ
إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ
الدَّجَالُ بِهِمْ فَيَسْبِقُ فَيَقُولُ خُذُوا وَشُجُوهُ
فَيُورِثُهُمْ ظَهْرَهُ وَبَطْنُهُ مَمْرًا قَالَ فَيَقُولُونَ أَوْ
مَا تَأْمِنُ بِرَبِّي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ السَّيِّئُ
الْكَذَّابُ قَالَ فَيَوْمَئِذٍ دِيُوشَرُّ بِأَلْيَشَارِ

وہ اس حالت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خوشبو طرہ بڑا بھیجے گا جو
اُن کے نفلوں کے نیچے سے پکڑے گی پس ہر مومن اللہ ہر مسلمان کی روح
قبض کرے گی اور صرف شریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو کہ حوں کی طرح
اختلاف ط کریں گے اور اُن پر ہی قیامت قائم ہوگی۔ روایت کیا اسے مسلم
نے اساتے دوسری روایت کے قطر حنفیہ بالاعتقاد سے
تسبیہ میں نہیں۔ بلکہ اربعین ترمذی نے روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلتے گا تو مسلمانوں میں سے
ایک شخص اُس کی طرف متوجہ ہو کر بڑھے گا۔ اُسے دجال کے گشتے میں
گئے اللہ کہیں گے کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ وہ کہے گا کہ اُس کی طرف جا رہا ہوں
میں نے خروج کیا ہے فرمایا وہ کہیں گے کہ کیا تمہارا ہمارے رب پر ایمان
نہیں؟ وہ فرمائے گا کہ ہمارے رب کی ربوبیت حق نہیں۔ وہ کہیں گے کہ
اِسے قتل کر دو۔ پس اُن کے معنی دوسرے معنی سے کہیں گے کہ کیا
تمہارے رب نے منع نہیں کیا کہ میری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا؟
پس وہ اُسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب مومن اُس کو دیکھے
گا تو کہے گا کہ اسے لوگو ایسی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا۔ دجال حکم دے گا کہ اسے پکڑ کر چپت بناؤ
اور اس کا سر کٹ کر دو۔ وہ اُٹھا مارے گا کہ اُس کی کمر اللہ پیٹ چھوٹ جائے
گا۔ پھر کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لانا؟ وہ فرمائے گا کہ تو بہت بڑا
کذاب ہے۔ وہ حکم دے گا تو اُس کے سر پر آرا رکھا جائے گا جو چتر
بنا و نزل ناگوں کے درمیان سے نکل جائے گا۔ پھر دجال وہ لوگ لوگوں
کے درمیان پلے گا۔ پھر اُس سے کھڑا ہونے کے لیے کہے گا تو وہ سیدھا

کڑا ہوا ملے گا۔ پھر کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ فرمائے گا کہ تیرے متعلق میری بصیرت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ پھر فرمائے گا کہ اسے تو گواہی دے کہ یہ کسی شخص کے ساتھ ایسا نہیں کر سکے گا۔ پس وہ جہاں اُسے دُعا کرنے کے لیے پکڑے گا تو اُس کی گھٹن کو حلق تک تنبے جیسی کر دیا جائے گا، لہذا وہ کچھ نہیں کر سکے گا۔ پس وہ اُس کے (انھوں) اند پر دوس سے پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ وہ روزِ نوح میں پھینکا گیا ہے لیکن وہ جہنم میں ڈالا گیا ہو گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رب العالمین کے نزدیک وہ تمام انسانوں میں شدید اعظم ہے۔

(مسلم)

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ دجال سے بھاگتے ہوئے ایک پہاڑ پر جا پہنچیں گے۔ حضرت اُمّ شریک کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! اُن دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ تھلاؤں میں کم ہوں گے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل اصفہان کے ہتھ پڑا ہوا دیو دجال کی پہچان کریں گے میں کے اوپر طیالیسی چادر پی بٹول لی۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال اُس پر دینہ منقہ کے راستوں میں داخل ہونا حرام ہو گا۔ پس وہ دینہ منقہ کے نزدیک ایک نقیبی بگڑا ہوا دیو کی طرح ایک آدمی کے لئے ہو گا جو لوگوں سے بتر ہو گا یا بتر لوگوں سے ہو گا اللہ کے گواہ ہیں گواہی دینا ہوں کہ تو دجال ہے، جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا۔ دجال کے گواہی دینا لوگوں میں اسے قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا میرے سامنے میں نہیں کوئی شک ہو گا؟ وہ کہیں گے، نہیں۔ پس وہ قتل کر کے پھر زندہ کر دے گا۔ وہ شخص کے گواہی دینا کہ تم آج تیرے متفق

مِنْ مَّقَرِّحِهِ عَنِّي يُفَرِّقُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَتْ ثُمَّ يَشْخِصُ الدِّجَالَ بَيْنَ الْقُطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتَزْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا أَرَدْتُ فَيَكُ الْآبَعِيرَةُ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُ الدِّجَالَ لِيَنْجُو فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ إِلَى تَرَؤُوسِهِ فَمَا سَا فَلَ لَا يَسْتَطِيعُ الْيَمْرُ سَيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ سَيْدِي وَ رَجُلَيْنِ فَيَقْنُ فِيهِمْ فَيَحْبِسُ النَّاسُ إِنَّهَا قَدْ فَتَتْ إِلَى النَّارِ وَاشْمَا الثَّقِي فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَكْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ - (رواه مسلم)

۵۲۴۱ وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْدِرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدِّجَالِ حَتَّى يَلْعَقُوا بِأَلْبَعِبَالٍ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ (رواه مسلم)

۵۲۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدِّجَالُ مِنْ يَهُودٍ وَنَصْرَانٍ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ (رواه مسلم)

۵۲۴۳ وَعَنْ أَبِي مُوَيْبِدٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّ الدِّجَالِ وَهُوَ مَحْرُومٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَوْبِئَةِ فَيَتَرَلَّ بِحُصْنِ الشَّيْخِ الْكَبِيِّ تِلْكَ الْمَوْبِئَةُ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدِّجَالُ الَّذِي جِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُذُ الدِّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا أَلَمْ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَكْفُرُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَسْتَلُّهُ ثُمَّ يَحْيِيهِ فَيَقُولُ فَإِنَّهُ كُنْتُ فِيكَ

لجھے اور زیادہ بصیرت حاصل ہوئی۔ پس دجال اسے قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اس پر قابو نہیں پاسکے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ارعوا لشرقی کی جانب سے پہنچنے والے دشمنوں کے ارادے سے آنے والے گاہیاں تک کہ اللہ کے پیچھے اترے گا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی جانب پھیر دیں گے اور وہیں جاگ ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال کا رعب عزیز متقدم میں داخل نہیں ہوگا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اللہ ہر دروازے پر تدفیر فرشتے ہوں گے۔

أَشَدَّ بَصِيرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ فَيَرِيْدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ عَلَيْهِ - (متفق علیہ)

۵۲۴۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْتِي السَّيِّئَةُ مِنْ قَبْلِ الْخَيْرِ وَبَشِيرَةُ الْخَيْرِ مِنْ قَبْلِ الْبَشِيرِ وَبَشِيرَةُ الْبَشِيرِ مِنْ قَبْلِ الْبَشِيرِ وَبَشِيرَةُ الْبَشِيرِ مِنْ قَبْلِ الْبَشِيرِ - (متفق علیہ)

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مَسِيحٌ الدَّجَالُ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانَ - (رواه البخاری)

۵۲۴۶ وَعَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينادي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاةً ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ أَعْلَمُ قَالَ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرُغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَيْمَانَ الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَاقِفٌ الَّذِي كُنْتُ أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ ذَكَبَ فِي سَفِينَةٍ بِخُرَيْتَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَدَ فِي قُلُوبِهِمْ بِهِمُ الْمَوْتِ شَهَادَةً فِي الْمَحَدِّ فَأَدْرَأَ إِلَى خَيْرِيَّةٍ حِينَ تَعْرَبُ لِمَسْجِدٍ فَجَلَسُوا فِي أَقْدَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْبَحْرَ يَرَوْنَ قُلُوبَهُمْ دَابَّةً أَهْلَبَ كَثِيرَ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ

حضرت قاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منادی کو انصلوۃ جامعۃ کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو میں مسجد کی طرف نکل آؤں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قسم دینے والے میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ فرمایا: ہر ایک اپنی جگہ پر بیٹھا ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ عرض کیا: گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے خدا کی قسم تمہیں رفعت دلائے یا ڈال دے گا۔ کہے: جی نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا ہے کہ تمہاری جو نصرانی آدمی تھا اذکار مسلمان ہو گیا یا اس نے مجھے ایک بات بتائی ہے اللہ وہ آدمی کے موافق ہے جو میں نہیں دجال کے متعلق بتایا کرتا ہوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کلم اللہ علی جہلام کے تیس آدمیوں کے ساتھ سندھ کی کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک سندھ کی لہریں ان سے سندھ میں کھیلتی رہیں۔ ایک دفعہ غروب آفتاب کے وقت وہ ایک جزیرے پر ننگر اٹھا ہوئے۔ وہ چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے تو انہیں گھنے بالوں والا ایک موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اس کا اگلہ اللہ کچھلا جھٹھ چھانا نہیں جاتا تھا۔ لوگوں

مَا قِيلَ مِنْ دَجُونٍ مِنْ كَثَرِ الشَّعْرِ قَالُوا ذَلِكَ
مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنَا الْبَحْتَاةُ لَا تَطْلُقْنَا إِلَى هَذَا
الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرٍ كَمَا لَا تَشْكَايَ قَالَ
لَمَّا سَمِعَتْ لَنَا رَجُلًا فَهَرَقْنَا مَعَهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانَةً قَالَ فَاتَّطَلَعْنَا بِرَأْسِنَا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ
فَإِذَا هِيَ أَعْظَمُ النَّاسِ مَا رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْفًا وَ
أَشَدُّهُ دُخَانًا مَجْمُوعَةً يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا
بَعِثَ رَجُلَيْنِ إِلَى كَعْبِيَّةٍ بِالْحَصْبِ قَالُوا
وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَّرْتُمْ عَلَى خَيْرِي
فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ
رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِخَيْرِيَّةٍ فَلَقِبَ بِنَا الْبَحْتَاةُ هَذَا
قَدْ خَلَا الْجَزِيرَةُ فَلَقِينَا ذَاتَةَ أَهْلَبُ فَقَالَتْ
أَنَا الْبَحْتَاةُ أَهْمُ ذَا إِلَى هَذَا فِي الدَّيْرِ
فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ بِرَأْسِنَا فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ
تَغْلِيلِ بَيْتَانِ هَلْ تُخَيِّرُ كُنَّا نَعْمُ قَالَ أَمَا
إِنَّهَا تُوَشِّكُ أَنْ لَا تُخَيِّرُ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ
بُخَيْرِيَّةِ الظَّيْرِ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ
كَثِيرَةٌ الْمَاءُ قَالَ لَأَنْتَ مَاءَهَا يُوَشِّكُ أَنْ
يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ رَعْدٍ هَلْ
فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَذْرَعُ أَهْلُهَا مَاءً وَالْعَيْنُ
قَالُوا نَعْمُ هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءُ وَأَهْلُهَا يَذْرَعُونَ
مِنْ مَاءِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيَّتِينَ
مَا فَعَلَ قَالُوا هَذَا حَدِيثٌ مِنْ تَرَكَةٍ وَكَذَلِكَ يَتَرَبَّ
قَالَ أَيْ قَالَهُ الْعَرَبُ قَالُوا نَعْمُ قَالَ كَيْفَ صَنَعَهُ
بِعَمِّهِمْ فَخَبَّرْنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلْبِسُهُ مِنَ
الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ أَنْ
تُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخَيِّرُكُمْ عَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ
قَالَ يُوَشِّكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْحَدُودِ فَأَخْبِرُونِي
فَأَسْمُرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْرُ قَرْبَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا

نے کہا: یہ عذابِ عذابِ انوکھوں ہے؟ بولی میں جاسوس ہوں۔ تم کھیس میں
اُس آدمی کے پاس جاؤ، وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ جب اُس نے آدمی
کا نام دیا تو ہم قدر گئے کہ یہ شیطان نہ ہو۔ ہم جلدی سے چلے یہاں تک
کہ کھیس میں داخل ہوئے تو وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا ہم نے
دیکھا نہیں تھا وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ گروں کے
ساتھ تھے۔ گھٹنوں سے گھٹنوں تک پیروں سے بکٹتا ہوا تھا ہم نے کہا
خدا عذاب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہوگا، تم بتاؤ
کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔ سندری کشتی میں سوار
ہوئے تھے کہ ایک جینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلنے رہیں۔ ہم بحیرہ
میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس
ہوں، اتر اس کھیس میں اُس کے پاس جاؤ، ہم جلدی سے تیری طرف آ
گئے۔ اُس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں چل
گئے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ اُس نے کہا: ہاں، منقریب وہ چل نہیں سکتے
گا۔ کہا کہ مجھے بحیرہ کے متعلق بتاؤ کیا اُس میں پانی ہے؟ ہم نے
کہا: ہاں میں بہت پانی ہے۔ کہا کہ منقریب اُس کا پانی ختم ہو جیتے
گا۔ کہا کہ مجھے بین زفر کے متعلق بتاؤ کیا اُس چشمے میں پانی ہے اور
کیا اُس کے کنارے کچھ چنے کھانے کی چیزیں ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا کہ مجھے اُن
پڑھوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اُس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکر
مکر سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔ کہا: کیا عرب اُن سے
لڑے؟ ہم نے کہا، ہاں۔ کہا اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے
بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار
ہیں۔ اُس نے کہا: اُن کی لاسی میں خیر ہے کہ اُس کی پیروی کریں اور
میں نہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔ منقریب مجھے
نکلنے کی اجازت دے گی۔ پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس
دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اُتروں نہ اُسے
مکر مکر اور مدینہ منورہ کے کہ وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب اُن میں سے
کس کے اندر داخل ہونے کا اذنہ کر دوں گا تو مجھے فرشتے ملے گا جس
کے ہاتھ میں تلووار ہوگی، جس کے ساتھ مجھے مدد کے گا افسانہ کے ہر
راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا
 اقد فرمایا کہ یہ عربیہ طیبہ ہے، طیبہ ہے، طیبہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں
 بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، ہاں۔ فرمایا کہ وہ بھر شام یا
 بھر میں نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے اقد و سمت مبارک سے مشرق
 کی جانب اشارہ فرمایا۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات کہیے گے پاس میں سے
 گندمی رنگ کے ایک غریب صحت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوب
 صحت آدمی کسی نے دیکھا ہو۔ اُس کے گھسوتا ہوا پیشے تھے اللہ راستے
 خوبصورت کپڑے خوبصورت تابدرش بال کسی نے دیکھے ہوں۔ گنگھی کی
 بھولی تھی اور اُن سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ آدمیوں کے کندھوں سے
 سہارے کر کے کھڑا کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جواب
 دیا گیا کہ یہ یسوع ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے گنگھی ہاتے ہاتھ ایک
 کاسے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا بھلا ہوا انگوٹھ تھی۔ جن کو میں نے
 دیکھا ہے اُن میں سے وہ ہیں جن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ خدا کے
 کے کندھ حمل پر ہاتھ رکھ کر میت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ
 کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ یسوع دجال ہے۔ (متفق علیہ) اور ایک حکایت
 میں دجال کے متعلق فرمایا کہ وہ سرخ رنگ کا، بھاری بھر کم، اچھے ہنسے بالوں
 والا، طیش آنکھ سے کانا اور سب لوگوں کی نسبت بہن نظمن سے زیادہ مشابہت
 رکھنے والا اور لا فقوم الساعة حتی تظلم الشمس میں

مغیر یہاں۔ حالی حدیث البرہرہ پیچھے باب العظم میں مذکور ہے
 اور قاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الشا میں
 حالی حدیث ابن عمر کہ منقریب باب قصہ ابن صبیاد میں ذکر
 کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فی أربعین ليلة غير مكة وطيبة هما هذان
 علي قلت هما كلما اردت ان ادخل واحدا
 منهما استقباني ملك يسير السيف صلتا
 يصعدني عنهما فدان علي كل لقب منها ملكة
 يحرسونها قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ولعن من خصصني في الميتة طيبة
 طيبة طيبة طيبة طيبة طيبة طيبة
 كنت حدثتكم فقال الناس نعم الا انة في بحر
 القاراء او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق
 ما هو واوما سبده الى المشرق (رواه مسلم)
 ۵۲۴۶ وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال رأيتني الليلة جئت
 الكعبة فرايت رجلا ادم كاحسن ما انت راى
 من ادم الرجالي له ريشة كاحسن ما انت راى
 من الريش قد رجليها فهي تظفر ماء مستكيا
 على عوارق رجلين يطوف بالبيت فسالت
 من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال
 ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العينين
 كان عينه عنب طافية كاشبه من رايت من
 الناس يا بن قطن فاضعا يد يجر على مشكوي
 رجلين يطوف بالبيت فسالت من هذا
 فقالوا هذا المسيح الدجال متفق عليه وفي
 رواية قال في الدجال رجل احمر جعد
 الذن اعرور عين اليمنى اقرب الناس به
 شيئا ابن قطن وذكر حديث ابن هزيمة لا تقوم
 الساعة حتى تظلم الشمس من مغربها في
 باب الملاحج وروى حديث ابن عمر قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس في
 باب قصته ابن صبياد ان شاء الله تعالى۔

دوسری فصل

۵۲۴۸ عَنْ قَاطِبَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثٍ تَوَاتَرَتْ
الْبُحَارِيُّ قَالَ قَالَ لَوْ أَنَّكَ يَا مَرْثَدَةَ تَجِدُ شَقْرَةً
قَالَ مَا أَتَيْتَ قَالَتْ أَتَا الْجَنَاسَةَ أَذْهَبَ إِلَى
ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجِدُ شَعْرَةً
مُسَلَّسٌ فِي الْأَعْدَالِ يَنْزِدُ فِيمَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَالُ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۴۹ وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّي حَدَّثْتُكُمْ عَنْ
الدَّجَالِ حَتَّى تَحْشُرْتُمْ أَنْ لَا تَعُولُوا أَنْتَ الْمَسِيحُ
الدَّجَالُ قَوْمِي فَأُخْرِجُ جَعْدًا أَعْوَدُ مَطْمُوسًا لَعِينًا
كَيْسَتْ بِمَارِيَةٍ وَلَا جَعْرَةَ فَإِنْ أُلِيسَ عَلَيْكُمْ
كَأَعْلَمُوا أَنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۲۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَدَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ
يَكُنْ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَتَى الدَّجَالُ قَوْمَهُ
فَلَوْ أَنَّي رَكِبْتُكُمْ قَوْمًا لَنَا قَالَ لَعَلَّكَ سَيِّدُكُمْ
بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَكَيْفَ تَلَوْنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ
أَوْخَرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

۵۲۵۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ
الْعَلْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ يَالَمَشْرِيقِ
يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَهْوَامُ كَانَتْ وَجُوهُهُمْ
الْمُحَاكَاةُ الْمَطْرُقَةُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۵۲ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
۲۵

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حدیث میں مذکور ہے کہ انھوں نے بتایا کہ وہاں میں نے ایک عورت کو دیکھا جو اپنے بالوں کو
کچھ رہی تھی کہنا کہ تو کون ہے؟ وہ بولی کہ میں عباسیوں کی ہوں۔ تم اس میں
میں جہاد میں رہا گیا تو ایک آدمی کو دیکھا جو اپنے بالوں کو کچھ رہا تھا
وہ خبروں میں جھگڑا ہوا تھا کہ وہاں کے وہ بیان انھیں وہ تھا۔ میں نے کہا
تو کون ہے؟ کہا کہ میں وہاں ہوں۔

(ابو داؤد)

حضرت عباد بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تینوں وہاں کے متعلق بتا
دیا کہ اللہ جہاد ہے کہ وہ تیسری جگہ میں نہ آئے۔ سفر وہاں بہت قریب
بیشے ہیروں والا، گھٹے ہونے والے والا اسکا نام ہے جس کی آنکھ مٹی ہوئی
ہے جہاد بھری ہوئی ہے اللہ نہ اندر وحشی ہوئی۔ اگر تینوں اُس کے متعلق
شک واقع ہو تو رہاں کو کہتا رہاں کہنا نہیں ہے۔

(ابو داؤد)

حضرت ابو حنیفہ ابن ابی جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت
کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اُس نے اپنی لڑم کو وہاں سے ڈھک دیا اللہ میں
میں نہیں اس سے ڈھکنا ہوں۔ ہم سے اُس کی نشانیاں یہاں کرتے ہوئے
فرمایا: شاید مجھے دیکھنے والا باہر کلام سننے والا کوئی اُسے پائے۔ لوگ عرض
کر رہے ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُن دنوں ہمارے دل کیسے ہوں گے؟ فرمایا
کہ جیسے آج میں یا اس سے بہتر۔ (ترمذی ابو داؤد)

مروان بن الحنفیہ نے حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ ہم سے گفتگو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
وہاں مشرق کی جانب سے سرزمین خراسان سے نکلے گا۔ اُس کی پیروی ایسے
لوگ کریں گے جن کے چہرے گئی ہوئی ڈھال جیسے ہوں گے۔

(ترمذی)

حضرت عمران بن حنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَقِيمَ اسْمَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنَذَرَكَ حَتَّى تَأْتِيَنَا بِكَ الدَّجَالُ قَالَ إِنْ يَخْرُجُ دَاكَا حَتَّى قَاتَا حَبِيبِي وَلَا قَاتَا رَبِّي حَتَّى يَخْرُجَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكَ لَتَنَعِمُ بِعَبِيدِنَا كَمَا نَحْبِرُهُ حَتَّى نَجُوزَهُ فَكَيْفَ يَا مُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُجْزِيهِمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَوَاتِ مِنَ السُّعْيِ وَالشَّقْدِ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسماء کہی ہے کہ میں گزارا ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کس کے ہمارے دن تکل دیے۔ فرمایا کہ کسے مل سکتے ہیں جبکہ میں نہ ہو گا اور اُس سے جھگڑنے والا میں ہوں۔ اور میرے بعد میرا رب ہر ایسا واسے کا محافظ ہے۔ جس طرح گزارا ہوں یا رسول اللہ! ہم آٹا گردہ دیتے ہیں اور روٹیاں پکانے نہیں پاتے کہ ہرک جگہ کسے ملتی ہے تو اس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا کہ وہی کفایت کرے گا جو آسمان والوں کو تسبیح و تہلیل کے ذریعے کفایت کرتا ہے۔

(احمد)

تیسری فصل

۵۲۵۶ عَنْ الْمُؤْتَمِرِ بْنِ كَعْبَةَ قَالَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدَّجَالِ إِلَّا تَرَمَّ مَا سَأَلَتْ فَذَلِكَ قَالَ فِي مَا يُضْرَكَ قُلْتُ لَأَقْتُلَهُ يَوْمَئِذٍ إِنْ مَعَهُ جَبَلٌ خُبِرٌ وَنَهْرٌ مَاءٍ قَالَ مُوَاهِدٌ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى جَمَاةٍ أَقْوَمَ مَا بَيْنَ أَذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَابًا

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعَثِ وَ

الشُّعْرِ)

حضرت مؤتمر بن کعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وہاں کے متعلق اتنا کسی نے نہیں پوچھا جتنا میں نے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا۔ تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار ہوا۔ لوگ کہتے ہیں کہ اُس کے ساتھ روٹیوں کا پھاڑ اور پانی کا دریا ہوگا؟ فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہاں ایک سفید گدے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان شرباب کا قاع صاف ہوگا۔ روایت کیا اسے جنتی نے کتاب بخت و الشوری میں۔

ابن صیاد کا بیان

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

پہلی فصل

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ أَطْلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوا وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ فِي أَطْرَافِ بَيْتِ مَعَالَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے یہاں تک کہ اُسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ بچی کنارہ کے شیلوں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن دونوں بچوں کے قریب

وَقَدْ قَاتَى ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ اِيْحُلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ
 حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ظَهْرَهُ بِسَيْدِهِ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ
 فَظَلَمَ النَّبِيُّ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ مَبِينٍ
 ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ اَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَرَمَتْهُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَمْنْتُ بِاللّٰهِ
 وَرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَدْرِي قَالَ
 يَا بَنِي صَيَّادٍ ذَكَرْتُكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوطِبَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَاتٍ لَكَ خَبِيْثًا وَخَبِيْثًا
 يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ هُوَ الدُّخَانُ
 فَقَالَ اَشْكُوْا فَلَنْ تَعْدُوْا قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُوْا بِالرَّسُوْلِ
 اللّٰهِ اَنَّا ذُنُوْبِيْ فَيُفِيْرُ اَنْ اُضْرَبَ عَنْقُكَ قَالَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ لَا تُسَلِّطْ
 عَلَيْهِ وَلَنْ تَكُوْنُ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ
 ابْنُ مُسَرَّةٍ لَطَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ اَبِيْ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَوْمَئِذٍ
 النَّخْلُ الَّذِي فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْهُ رَجُلٌ مِّنَ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتَلِ
 اَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَزِيْهَهُ
 ابْنُ صَيَّادٍ مُصْطَلِحَةً عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ
 لَهُ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَذَاتَ اَمْرٍ ابْنُ صَيَّادٍ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْهُ رَجُلٌ مِّنَ النَّخْلِ
 فَقَالَتْ اَيُّ صَافٍ وَهُوَ اسْمُهُ هَلَّا مَحْمَدٌ
 فَذَكَرَهَا ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوْنْتُ رَكْبَةً بَكِيَّتٍ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ
 ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي النَّبَايْنِ فَكَتَفَنِيْ عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ
 ذَكَرَ الدَّخَالَ فَقَالَ اِنِّي اَنْتَ رَكْمَةٌ وَمَا مِثْ

ہمچ گیا تھا۔ اُسے کچھ معلوم نہ ہوا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے اُس کی کمر پر دست مبارک مارا اور فرمایا: کیا تو گواہی دیتا کہ میں اللہ کا رسول
 ہوں؟ اُس نے آپ کی طرف دیکھ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ جب تک آپ
 اُمیروں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں
 اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے دہرایا اور
 فرمایا: میں تو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے
 ابن صیاد سے فرمایا: کیا دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا: میرے پاس سچا اللہ
 بھرا آتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نیز مسالہ گڑبٹ
 ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے ہاتھ کے
 ایسے ایک بات اپنے دل میں چپاتا رہی۔ آپ نے یَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ
 بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ (۴۴: ۱۰) کو چھپایا۔ اُس نے کہا اَللّٰهُمَّ
 نے فرمایا: وہ دھواں تو اپنی حد سے نہیں بڑھ سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ اس کی گودوں اُٹا دوں!
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر
 قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی حلائی نہیں۔
 حضرت ابی بن کعب انصاری گوئے کہ اُن دنوں کے ارادے سے گئے
 جن میں وہ رہتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر کے تنوں
 کی آگ سے کہہ چکے تھے۔ آپ نے یہ راہ نکالی تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے
 سے پہلے ابن صیاد سے کہہ سکیں۔ ابن صیاد اپنے بستر پر کھل اور وہ
 کو دیکھا ہوا انگٹا رہا تھا۔ ابن صیاد کی ماں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کو درخت کی آڑ میں دیکھ کر کہا: اسے صاف ایسے اُس کا نام ہے۔ محمد
 آگئے۔ ابن صیاد روک گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ
 وہ چھوڑے رکھتی تو کچھ کہتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دو گویں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان
 کی جو اُس کی شان کے لائق ہے۔ پھر دُجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔
 میں نے تمہیں اُس سے فرمایا ہے اور کوئی بھی نہیں سچا اُس نے اپنی
 قوم کو اُس سے ڈرایا۔ بلکہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو اُس سے
 ڈرایا لیکن میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے

نہیں کہی۔ تم جان جاؤ کہ وہ کتنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے۔
(متفق علیہ)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْعُدُوْا عَنْ صَلَٰتِكُمْ وَاَقِمُوْا الصَّلٰتَ بِحُسْنِ طَرِيْقٍ ۚ ذٰلِكُمْ لَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَبَٰسٌ
بِاَعْدٍ ۚ (متفق علیہ)

۵۲۵۹ وَعَنْ اَبِي سُوَيْبٍ رَّاهُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ لَقِيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُو
يَعْنِي ابْنُ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ
لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ هٰذَا
اَيُّ رَسُوْلٍ اللّٰهُ فَقَالَ هُوَ الشَّهِيدُ اَيُّ رَسُوْلٍ
اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمْسِكْ يٰاَبُو بَكْرٍ وَامْسِكْ كَتُمُوكُمُ وَاَنْتُمْ مَّا
ذَا كَرِهِيْ قَالَ اَرَى عَرِشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرِشَ
اِبْنِ اِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ وَمَا كَرِهِيْ قَالَ اَرَى
صَاوِقَيْنِ وَكَأَنَّمَا اَوْكَادُ بَيْنَ وَصَاوِقَيْنِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ
كَذٰلِكَ ۚ (رواه مسلم)

۵۲۶۰ وَعَنْهُ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَوْبٍ اَبْجَدَ فَقَالَ ذٰلِكَ
بَيْعُكَ وَسُكُّ خَالِصٌ ۚ

(رواه مسلم)

۵۲۶۱ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ لَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ
فِي بَعْضِ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ كَوَلَا لَعْنَةُ
فَاَنْتُمْ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ فَقَدْ خَلَّ ابْنُ عُمَرَ عَلَى
حَقِيصَةٍ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا
اَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ اَمَّا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبٍ
يَقْبُضُهَا ۚ

(رواه مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو مدینہ منورہ
کے کسی راستے میں ابن صیاد و ابی قریسہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اُس سے فرمایا، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اُس نے
جی ہاں کہا، کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تو اللہ پر، اُس کے فرشتوں
پر، اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ایمان رکھتا ہوں۔ تو کیا
دیکھتا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں پانی پر تخت دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے تو
اور کیا دیکھتا ہے؟ کہا کہ میں دیکھتا ہوں ایک جھڑپا اور دیکھتا
ہوں ایک سچا دیکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اس پر شبہ ظالم دیا گیا ہے لہذا اسے چھوڑ دو۔

(مسلم)

اُن سے یہ روایت ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے حلقہ کی جگہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا، یہ صلیب
میدان خاص مشک جیسی۔

(مسلم)

ثابٹ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کو مدینہ منورہ کے کسی راستے
میں ابن صیاد مل گیا۔ انہوں نے اُس سے کوئی بات کہی جس سے وہ ناراض
ہو کر بھول گیا، یہاں تک کہ راستے کو گھوڑ دیا۔ حضرت ابن عمر حضرت جعفر
کے پاس گئے جن تک یہ بات پہنچ گئی تھی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم
فرمائے۔ آپ نے ابن صیاد سے کیا دینا تھا۔ کیا آپ کو مسلم نہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہاں غصے کی حالت میں نکلے
گا ناراض کیا ہوا۔

(مسلم)

۵۲۶۲ وَعَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
ابْنَ صَبَّاحٍ رَأَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ
يُزْعِمُونَ أَنَّ الدَّجَالَ أَلَسَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُؤَدُّكَ وَ
قَدْ وَلِدَ لِي النَّيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَاذِبٌ وَأَنَا
مُسْلِمٌ وَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا
مَكَّةَ وَهَذَا أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ
ثُمَّ قَالَ لِي فِي أَخْبَرْتُكُمْ أَمَا قَالَ اللَّهُ لِي لَا عَسَا
مَوْلَاهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ أَعْرِفُ أَبَاهُ دَأْبَهُ
قَالَ فَذَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ سَائِرُ الْيَوْمِ
قَالَ وَهَيْلَ لَكَ أَيْسُرُكَ أَتَكَ ذَاكَ الرَّجُلَ قَالَ
فَقَالَ لَوْ عَرَفْتُ عَنْكَ مَا كَرِهْتُ -

(رواه مسلم)

۵۲۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ
كَثُرَتْ عَيْتُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتَ عَيْتَكَ مَا أَرَى
قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ
قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَغَدَرُ
كَاشَفَ لِي خَيْرَ حِمَارٍ سَمِعْتُ -

(رواه مسلم)

۵۲۶۴ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ
حَاجِبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحْلِفُ بِاللهِ أَنَّ ابْنَ الصَّبَّاحِ
الدَّجَالَ قُلْتُ تُحْلِفُ بِاللهِ قَالَ لِي سَمِعْتُ
عُمَرَ يُحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ كَلِمَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے مکہ کو
نکلتے ہوئے صباہ کو شریک سفر پایا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے لوگوں سے کہیں
بچنے سے جو میرے متعلق دعائیں پڑھنے لگا گئے ہوں کہتے ہیں کیا آپ نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ اس کی اولاد
میں ہرگز جیکہ میری اولاد سے کہیا انھوں نے میں نے فرمایا کہ وہ کافر ہو گا جبکہ
میں مسلمان ہوں کہیا انھوں نے میں نے فرمایا کہ وہ مدینہ منورہ اور مکہ منورہ میں
داخل نہیں ہو سکے گا جبکہ میں مدینہ منورہ سے آ رہا ہوں اور مکہ منورہ پہنچنا
ہے۔ پھر اس نے مجھ سے اپنی گفتگو کے آخر میں کہا:۔ خدا کی قسم، میں اس
کی بات سے پیدائش اور اس کے مکان کو جانتا ہوں جہاں وہ ہے اور میں اس
کے باپ اور اس کی ماں کو جانتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے
مجھے شبہ ہی ڈال دیا لیکن میں نے اس سے کہا: بدترین شیروں میں فرق ہو۔ راوی
کا بیان ہے کہ اس سے کہا گیا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ دجال تو ہو۔ کہا
کہ اگر یہ چیز میرے سپرد کی گئی تو میں ناپسند نہیں کروں گا۔ (مسلم)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے وہ بلا جبکہ اس
کا آنکھ سوجھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا: بدترین آنکھ کو کیا ہوا جو میں دیکھتا
ہوں کہما کہ مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا کہ تو میں جانتا حالانکہ وہ تیرے سر
میں ہے، اس نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے آپ کی لاش میں پیدا
کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے گدھے جیسی سخت آواز نکالی جو
میں نے سنی۔ (مسلم)

محمد بن عکرم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا لڑکے قسم اٹھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن صباہ ہی دجال
ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کیا ہے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے حضرت
عمر سے سنا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ بات
کہی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار نہ فرمایا۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

نافی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا
کہنے:۔ خدا کی قسم، مجھے اس میں شک نہیں کہ ابن صباہ ہی دجال ہے۔

۵۲۶۵ عَنْ تَابِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ
مَا أَشْكَ أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَبَّاحٍ

(رواہ ابو داؤد والبیہقی فی کتاب البعث و الشہر)

۵۲۶۶ وَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْ تَابَعْتُ ابْنَ صَبَّاحٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ - (رواہ ابو داؤد)

۵۲۶۷ وَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ أَبُو الدَّحْجَانِ قَلْبَيْنِ عَامًا لَا يُولَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُولَدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَحْمَرُ أَفْرَسٌ وَأَقْلَى مُنْفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ طَرَأَ صَوْبُ اللَّحْمِ كَأَنَّ أَلْبَنِي مُنْقَادًا وَأَمْرًا فَرَضًا خِيَةً ظَوِيلُهُ الْيَسَائِفُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَسَوَّخْنَا بِمَوْلُوذِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ قَدْ هَبَّتْ أُنَا وَالذَّبَّيْرُ نَبْتُ الْعَبْرَةِ حَتَّى وَحَلْنَا عَلَى أَبُوبَكْرٍ قَرَأَ نَعَتْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ مَكْنُكُنَا شَيْئَانِ عَامًا لَا يُولَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وَلَدَ لَنَا غُلَامٌ أَحْمَرُ أَفْرَسٌ وَأَقْلَى مُنْفَعَةٌ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي الْقَمَرِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَمِيمَةٌ فَكُفْتُ عَنْتِ رَأْسِهِ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتِ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهَا - (رواہ الدارقطني)

۵۲۶۸ وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَسْخُوحَ عَيْنَيْهِ طَالِبَةً كَابَةً فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّحْجَانُ فَوَجَدَهُ نَعَتْ قَطِيفَةٍ يُهْمِيهِمْ فَأَدْنَتْ أُمُّهُ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ فَخَرَجَ مِنْ قَطِيفَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ

روایت کیا اسے ابو داؤد والبیہقی نے کتاب البعث و الشہر میں۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یوم الحرة کے روز ابن صباح ہم سے گم ہو گیا۔ (ابو داؤد)۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہابی کے والدین کی بیس سال تک اولاد نہیں ہوگی۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا بڑے دانتوں والا لڑکا پیدا ہوگا جس کا نفع کم ہوگا۔ اس کی آنکھیں سرسریں گی لیکن دل نہیں سوئے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے والدین کی نشانیاں بیان فرمائی کہ اس کا باپ بے نڈکا، گم گوشت اور چرخ جیسی ناک والا ہے۔ اس کی ماں سوتی، چوڑی چھٹی اور بے ہاتھوں ہلا ہے۔ حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ ہم نے سنا کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے۔ یہاں میں تھا۔ حضرت زبیر بن العوام گئے، یہاں تک کہ اس کے والدین کے پاس داخل ہوئے تو ان دونوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیاں پائی جاتی تھیں۔ ہم نے کہا اگر کیا تھا تو کوئی تجھے؟ دونوں نے کہا کہ بیس سال ہمارے گھر اولاد نہیں ہوئی، پھر لڑکا نکلا ہے جو کانا بڑے دانتوں والا، کم نفع والا ہے جس کی آنکھیں سرسری ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ پس ہم ان کے پاس سے باہر نکلنے گئے تو وہ چاند اور چاندروپ میں بیٹھا ہوا گلگٹا رہا تھا۔ ہم نے اس کے سر سے کپڑا ہٹا دیا۔ اس نے کہا کہ آپ دونوں نے کیا کہہ ہے؟ ہم نے کہا کہ کیا تو نے ہماری بات سُن لی ہے؟ اس نے کہا، ہاں مگر میری آنکھیں سوتی ہیں سیکھ میرا دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں یہودیوں کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے، بیٹھی ہوئی آنکھوں والا جس کا ایک دانت باہر نکلا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند اور چاندروپ سے گلگٹا ہٹا دیا۔ اس کی ماں نے کہا کہ اے عبد اللہ! یہاں ہمارا گھر آگیا۔ وہ چاند سے نکل آیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کو کیا ہوا، اللہ ہے

نارست کہنے لگے کہ یہ مجھ سے رکھتی تو کہہ گھٹتا۔ پھر حضرت ابن عمر کی طرح مناجات کیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ یا رسول اللہ! مجھے عبادت دیکھیے کہ اسے قتل کروں یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہے تو تم اس کے قاتل نہیں ہو جہاں اس کے قاتل حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور اگر وہ نہیں تو زنی کو قتل کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمیشہ خطرہ لگا کہ مبادا وہی دجال ہو۔
(شرح السنہ)

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهَا قَاتِلَهَا اللَّهُ
كَوْتَرَكْتَهُ كَبِيرِينَ كَذَّكَرٍ مَثَلٍ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ هُمُوتُ لِقَابِ ابْنِ يَاسِرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَاتِلَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُونُ
هُوَ قَاتِلُ صَاحِبَةِ الْاِمْتِنَانِ صَاحِبَةِ عِيسَى ابْنِ
مَرْيَمَ فَذَلِكَ يَكُونُ هُوَ قَاتِلُكَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ
رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَمَلِ فَكَمْ يَزِلُّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَوِّقًا أَكَّهُ هُوَ الدَّجَالُ
(دَوَاهٍ فِي شَرْحِ السَّنَةِ)

بَابُ نُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

تیسری فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مائیں کی صورت میں نازل ہوں گے، پس صلیب کو توڑیں گے، انھیں زہ کو قتل کیا گئے، ہجرہ موقوف کریں گے اور بے حساب مال تقسیم کریں گے یہاں تک کہ اُسے کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اُس وقت ایک مسجد دنیا اور اُس کی ساری مشاعرے بہتر معلوم ہو گا۔ پھر حضرت ابوہریرہ فرماتے کہ چاہو تو یہ آیت پڑھ لو اور اللہ ال کتاب میں سے کوئی ایسا نہیں جو اُن کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے سکے۔ (۱۴۹/۱)

۵۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُؤْتِيَنَّكَ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكِيمًا عَدْلًا فَيَكُونُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَازِرَ وَيَضَعُ الْخِزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَكُفُّوا أَلْسَانَكُمْ فَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمُ الْآيَةُ۔

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اللَّهُ لِيَنْزِلَ ابْنُ مَرْيَمَ حَتَّىٰ عَادِلًا فَلْيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلَنَّ الْغَاثَ وَالْيَاقُوتَ وَلْيَضَعَنَّ الْحِزْبَ وَلْيَتَرَكَنَّ الْفِتْلَاحَ فَلَا يُسْنَىٰ عَلَيْهِمَا وَلَكِنَّهُ هَبْنِ الشَّعْبَاءُ وَالنَّبَاغِثُ وَالنَّعَاسِدُ وَلْيَدْعُوْنَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ مَا مَلَكُمْ مِنْكُمْ -

۵۲۷۱ وَعَنْ حَبِيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يَقِفُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَقُولُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قُمْ قُمْ أَوْيَرَهُمْ نَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِيَّاكَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةً لِلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے حاکم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیرہ موقوف کریں گے، جوان اور بچوں کو کھٹکے چھوڑ دیں گے، اُن سے محنت کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا، دشمنی آپس میں بھگتیں رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو بگاڑیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا۔ (مسلم) اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ قیامت تک غلبے کے ساتھ ہمیشہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا۔ فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے قرآن کا امیر کے گاہ: آئیے ہمیں نماز پڑھا دیے۔ وہ فرمائیں گے: نہیں، تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی ہے۔ (مسلم)

دوسری فصل

اور یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وهذا الباب خالي عن الفصل الثاني -

تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم زمین کی طرف نازل ہوں گے۔ پس قتادی کریں گے اعدائے کی اولاد و ہرجی اور چلتا پس والدہ کوفات پائیں گے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیے جائیں گے۔ پس میں اعدائے عیسیٰ بن مریم دونوں ایک ہی قبر سے ابھرے اور عمر کے بھائی انہیں گے: اسے ابن الجوزی نے کتاب الوفاء میں روایت کیا ہے۔

۵۲۷۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَقْرُؤُهَا وَيُؤَلِّدُهَا وَيَكْمِكُ عَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِي فَأَقُومُ أَكَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ قَاحِدٍ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ - (رَوَاهُ ابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَن مَّاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قُرْبِ قِيَامَتِ أَوْ جَرْمِ كَيْسٍ كِي قِيَامَتِ هُوَ كِي

پہلی فصل

ضمیمہ: قتادہ، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اُن کی قیامت کو ان دونوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔ ضمیمہ کا بیان ہے کہ میں نے قتادہ کو ان کے دونوں میں فرما دیا کہ تم جیسے ان میں ایک دوسری سے مقدم ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ یہ بات انہوں نے حضرت انس سے روایت کی یا یہ قتادہ کا قول ہے۔ (مشفق طبر)

۵۲۴۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى آتَا السَّاعَةِ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي مَقْصُومٍ لِفَضْلِ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرِي أَذْكُرُهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَتَادَةَ قَتَادَةَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے وفات پانے سے ایک ماہ پہلے فرماتے ہوئے سنا، تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو اور اُس کا ظم اللہ کے پاس ہے اور بعد ازاں قسم زمین پر کوئی سانس لینے والا ایسا نہیں کہ اُس پر سو سال گزر جائیں اور اُس دولت میں وہ زندہ رہے۔ (مسلم)

۵۲۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ فَلَمَّا عَلِمْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَ أَقْبَمُ يَا اللَّهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنُوسَةٍ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةٍ ذَهَبَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: آج جو زمین پر سانس سے سچے ہیں ان میں سے کسی پر پورے سو سال نہیں گزر رہے گے۔ (مسلم)

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنُوسَةٌ الْيَوْمَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بعض اہل انبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے قیامت کے متعلق پوچھتے۔ آپ ان میں سب سے کم عمر کی طرف دیکھ کر فرماتے کہ یہ بڑھاپے کو نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی۔ (مشفق طبر)

۵۲۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْحَرَابِ يَأْتِيَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَتُكَ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ إِنْ يَحْيَىٰ هَذَا لَا يَدْرِكُهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمْ سَاعَتُهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

حضرت مسنور دین شہادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے قیامت سے پہلے مبعوث فرمایا گیا ہے۔ میں اس سے اتنی سہقت لے گیا ہوں جتنی اس انگلی سے یہ انگلی اللہ آپ نے اپنی شہادت والی اللہ دینی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا تو مجھے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ میری امت اپنے نبی کی بارگاہ میں اس بات سے عاجز نہیں ہوگی کہ انھیں نصف یوم کی مدت اقبل جاسکے حضرت سعد سے گزارش کی گئی کہ نصف یوم کتنا ہے؟ فرمایا کہ پانچ سو سال۔ (راہرواؤد)۔

۵۲۴۷ عَنْ الْمَسْئُورِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ مُسَبِّقًا لِمَا سَبَقَتْ هُنَا هُنَا وَأَشَارِيَةً مُبَعِّيًا السَّابِقَ وَالْوَسْطَى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۴۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا رَجُوءَ أَنْ لَا تُعْجِزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَ هُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَبْلَ يَسْعَى وَكَمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ (رَوَاهُ الْبُزْءَاؤُ)

تیسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دنیا کی مثال اس کپڑے جیسی ہے جو شروع سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو اور آخر میں ایک دھاگے سے لٹکا ہوا ہوا رہے۔ قریب ہے کہ وہ دھاگا ٹوٹ جائے۔ اسے یہیں لے شطب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۲۴۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شَقِيَ مِنْ أَقْلِهِ إِلَى آخِرِهِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَطِعَ فِي آخِرِهِ فَيُؤْخَذُ بِذَلِكَ الْخَيْطِ أَنْ يَنْقَطِعَ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شَرِّ النَّاسِ

قیامت شریر لوگوں پر قائم ہوگی

پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کہا جائے گا۔ دوسری روایت ہے کہ ایسے کسی شخص پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہے۔

۵۲۵۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يَقُولَ أَحَدٌ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(مسلم)

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ إِلَّا عَلَى شَرِّ الْأَخْلَاقِ - (رواه مسلم)

۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَضْطَرَّ الْبَنَاتُ نِسَاءً وَذَوِي حَوْلٍ ذِي الْخَلَصَةِ وَذَوِي الْخَلَصَةِ كَأَخِيَّةِ ذَوِي الْبَنَاتِ كَأَنَّهُمْ يَعْْبُدُونَ فِي الْبَارِئَةِ - (متفق عليه)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَعَلْتُ بِمَا رَسُولُ اللَّهِ كُنْتُ لَا أَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالنُّهْيِ وَدَرْجِنِ الْخَيْرِ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَتَى ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ سَمِعْتُ اللَّهَ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَقَّى كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ الْجَانِ فَيَبْغِي مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيُرْجَعُونَ إِلَى دِيَارِهِمْ - (رواه مسلم)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ النَّاسُ فِي يَوْمِ كُنْتُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ عَامًا فَيَبْغِي اللَّهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْجُودٍ قِطْبِيَّةٍ قِيَمُوكُمْ ثُمَّ يَبْغِيكُمْ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ يَكُونُ بَيْنَ الْأَشْيَيْنِ عَدَاةٌ ثُمَّ يَرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا تَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ دَارٍ يَكُونُ إِلَّا قُبِضَتْ حَتَّى تَوَاتَّ أَحَدُكُمْ دَخَلَ فِي حَبْرٍ يَجْعَلُ لَدَخْلَتَهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْغِي

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ قیامت قائم نہیں ہوگی مگر بدترین لوگوں پر۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبیلہ دوس کی عورتوں کے سر پر زوالِ خصلت کے گرد نہ ہیں۔ ذوالِ خصلت قبیلہ دوس کا بیت خاص کو دیکھ جاہلیت میں وہ لوگ پرستے تھے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اللہ دلائلِ سلسلہ علم نہیں ہو گیا تاکہ کرات و مکر کی کچھ ہوجائے ہونے لگے۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی۔ وہی کرات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اللہ برحق دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند کریں (۲۳:۹) کہ یہ علم لہری طرح ہو گا ہر ایک کو اس میں سے ہو گا جتنا اللہ چاہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ عمارت بھیجے گا جس سے وہ تمام خرابیاں گے جن کے دل میں رانی کے دانے کے برابر ہیں ایمان ہو گا اور وہی باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔ پس اپنے اباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بھال لکھے گا قرظین میں مایوس رہے گا۔ مجھے معلوم نہیں مایوس کون فرمایا یا مایوس کون یا مایوس اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کہنے لگے گا گریہ و رونا میں مسود جیسے ہیں۔ وہ تلاش کر کے اُسے ہلاک کر دیں گے۔ پھر وہ لوگوں میں سات سال رہیں گے۔ کسی قتل کے قصاصان عدالت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک مٹھری ہوا بھیجے گا تو روئے زمین پر کوئی ایک ہی ایسا باقی نہیں رہے گا جس کے دل میں رانی کے دانے کے برابر ہی بھلائی یا ایمان ہو مگر وہ فوت ہو جائے گا، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی ہڈا کے کسی ہڈے کے اندر ہی داخل ہوا تو وہاں ہی داخل ہو کر روئے قبض کرے گی۔ پس بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں کی غیبت اور دندوں کی

وَمَنْ يَلْمِ الْفَاسِقَ فِي شَيْءٍ فَاِذَا جَاءَهُ بِالْبَيِّنَاتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَصُدُّهُنَّ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُوهُنَّ مُنْكَرًا فَيَتَّبِعُهُنَّ
لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ اَلَا تَسْتَعْتِبُونَ فَيَقُولُونَ
فَمَا تَأْمُرُ نَا قِيَامُ مَرْهُمُ بَعِيَا ذَا اَلْاَوْتَانِ وَهُمْ
فِي ذَالِكَ خَالِدُونَ فَيَقُولُ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يَنْفَعُهُمْ
فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُ احَدًا اِلَّا اَصْحٰى يَبْنِي وَ
رَقَمَ لَيْسَا قَالِ وَ اَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُ رَجُلٌ يَكُوْطُ حَوْضًا
اِلَيْهِ فَيَصْبَحُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يَرْسِلُ اللهُ مَطَرًا
كَأَنَّهُ الظُّلُ فَيَنْبِتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يَنْفَعُهُمْ
فَيُخْرِجُ اَحَدًا فَاَقْرَبِيَا مَرِيضًا وَنَحْوُهَا فَيَقُولُ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ هَلْ تَدْرِي اَنِّي رَزَقْتُكُمْ فَيَقُولُونَ اَلَمْ نَسْأَلْكُمْ
فَيَقُولُ اَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارُ فَيَقُولُ مِنْ نَحْوِ كَمْ
فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ ثَمَّةٌ وَثَمَّةٌ وَتَسْمَعِينَ قَالِ
فَاِنَّ اِلٰهَكَ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذٰلِكَ
يَوْمٌ يُنْكَشَفُ عَنْ سَاقٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ
ذَكَرَ حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ لَا تَنْقَطِعُ اِلَهِجْرَةُ
فِي بَابِ التَّوْبَةِ)

کامیاب ہو کر رہیں گے۔ دنیا کی کوئی بات نہ ہو کہ کسی شخص کو نہ پشیمان کرے
گے۔ یہ شیطان ان کے پاس، انسانی شکل میں اگر کسی کو گمراہ کرنا چاہے
نہیں آتا؟ ان کہیں گے کہ آپ ہیں کیا حکم دیتے ہیں؟ پس وہ انہیں بتلا کر
بہت سے حکم دے گا۔ وہ اسی حالت میں رہیں گے کہ روزی کی بہتات اور کلام
بہتر اور کم سے کم رہی ہو گی۔ پھر صبر و تحمل کا جائے گا جو بھی اسے سنے گا تو
کچھ دن جھکا کر کچھ اٹھائے گا۔ سب سے پہلے جو آدمی سنے گا وہ
اپنے اور نزل کے مرض کو لپک رہا ہوگا تو بے ہوش ہو جائے گا۔ دوسرے
لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ شعلہ جیسی بارش بھیجے گا
جس سے لوگوں کے جسم اٹھیں گے۔ پھر وہ بے ہوش ہو جائے گا تو لوگ
کڑے ہو کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا۔ اے لوگو! اپنے رب کی
طرف چلو۔ انہیں خبر ہو، یہ پہلے جائیں گے۔ فرمایا جائے گا کہ جنہیں
کے جگہ سے نکال دینا چاہیے گی کہ کتنے میں سے کتنے؛ فرمایا جائے
گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت
بچے بھی بڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ پختہ کی کھل جائے گی (مسلم) اور
اَنْتَعِمُوا اَلْاَنْبِيَاۡءُ اَلْحَدِيثُ مَعَادِیْہِہُ بَابِ التَّوْبَةِ مِیْنُ فَرْکِہُ اَبُو بَکْرٍ۔

دوسری فصل

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي - یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ - یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

صورت چھونکے جانے کا بیان

بَابُ الْفَتْخِ فِي الصُّورِ

پہلی فصل

۵۲۸۵ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
سَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ مَا بَيْنَ النَّفْعَتَيْنِ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں دفعہ صبر و تحمل کے درمیان

جاہلیں کا وقت ہوگا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اسے اللہ ہر پہ! جاہلیں روز کا فرمایا
ہیں۔ کچھ نہیں کہتا عرض گزار ہوئے کہ جاہلیں جیسے کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں
کہتا عرض گزار ہوئے کہ جاہلیں سال کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ
تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو ریشہ اٹھیں گے جیسے سبز و گہا ہے۔
ملا کر ایک ہڈی کے جوا انسان کی کرنی چیز باقی نہیں رہی ہوگی
اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اسی پر تحقیق عمل کر دی جائے
گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کا
جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اسی پر پہلا کیا گیا تھا اور اسی پر
حکبب دیا جائے گا۔

اُن سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ لے گا اور آسمان کو داہنے دست
تقدت میں پیٹ لے گا، پھر لمبے گا، حقیقی بادشاہ میں ہوں زمین
کے بادشاہ کہاں ہیں؟ (متفق علیہ)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آسمانوں
کو پیٹ لے گا۔ پھر انھیں اپنے داہنے دست تقدت میں لے کر فرمائے
گا۔ بادشاہ میں ہوں، حکمران کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو پیٹے بائیں دست
تقدت میں لے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انھیں دوسرے دست
تقدت میں لے کر فرمائے گا۔ بادشاہ میں ہوں، جبار کہاں ہیں؟ حکمران
کہاں ہیں؟ (مسلم)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ یہودیوں کے
ایک عالم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا:۔
اے محمد! ایک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک انگلی پھیر
گا، زمینوں کو دوسری انگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری انگلی پر پائی،
مٹی اور ساری مخلوق کو چوتھی انگلی پر۔ پھر انھیں حرکت دے کر فرمائے گا۔
میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس
عالم کی بات سے متعجب ہو کر تصدیقاً بستم ربوہ ہو گئے پھر کپ نے تلاوت
کی۔ انھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا اور قیامت کے
روز سب زمینیں اُس کے جیسے میں ہوں گی اور آسمانوں کو اپنے داہنے

اَرَبْعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرَبْعُونَ يَوْمًا قَالِ
اَبَيْتُ
شَهْرًا قَالِ اَبَيْتُ قَالُوا اَرَبْعُونَ سَنَةً قَالِ اَبَيْتُ
ثُمَّ يُزِيلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا
يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالِ وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا
يَبْقَىٰ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ النَّابِ وَوَسْطُهُ
يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
رِوَايَةٍ لِّسُلَيْمٍ قَالِ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُ التُّرَابَ إِلَّا عَجْبَ
النَّابِ وَتُخْرَجُ فِيهِ يَوْمَئِذٍ
۵۲۸۳ وَعَنْهُ قَالِ قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ
يَطْوِي السَّمَاءَ بِمِخْنَةٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ
الْأَرْضِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالِ قَالِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَوَاتِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ هَنْ بِيَدِهِ الْيَمْنَى ثُمَّ يَقُولُ
أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْمَمْلُوكُونَ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرْضَ
بِشِمَالِهِ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُ هَنْ بِيَدِهِ الْاُخْرَى ثُمَّ
يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ أَيْنَ الْمُتَكِبُّونَ
(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۵۲۸۵ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالِ جَاءَ
جِبْرِيلُ مِنَ الْمَلَكِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ السَّمَوَاتِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُصْبِهِ وَالْأَرْضَ عَلَى رُصْبِهِ
وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى رُصْبِهِ وَالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَ
سَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى رُصْبِهِ ثُمَّ يَقُولُ فَيَقُولُ أَنَا
الْمَلِكُ أَنَا اللَّهُ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَمَا قَالِ الْجِبْرِتُ صِدْقًا
لَهُ ثُمَّ قَدَرًا وَمَا قَدَرَا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ وَ

۵۲۸۸ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالِ جَاءَ
جِبْرِيلُ مِنَ الْمَلَكِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُسَبِّحُ السَّمَوَاتِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُصْبِهِ وَالْأَرْضَ عَلَى رُصْبِهِ
وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ عَلَى رُصْبِهِ وَالنَّهَارِ وَاللَّيْلِ وَ
سَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى رُصْبِهِ ثُمَّ يَقُولُ فَيَقُولُ أَنَا
الْمَلِكُ أَنَا اللَّهُ فَصَلِّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَمَا قَالِ الْجِبْرِتُ صِدْقًا
لَهُ ثُمَّ قَدَرًا وَمَا قَدَرَا اللَّهُ حَقَّ قَدَرِهِ وَ

دستِ قدرت میں پڑے تھے ہر گئے وہ پاک اور بلند تر ہے اس سے جس کو نہ
شریک ٹھہراتے ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ارشاد دریافت کیا کہ اس شخص کو کون
رہن سے بدل دیا جائے گا اور آئندہ اس کی جگہ پر کون سے شخص پر ہم آگاہ کریں گے
لہذا انسان کہاں کہوں گے؟ فرمایا کہ یہی شرط ہے۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اللہ کے رسول کے لئے جان دے کر
کر دیا جائے گا۔ (بخاری)

دوسری فصل

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے کیسے چاہئے کہ میں تم کو چھوڑ دے
میں نے اسے سنبھال رکھا ہے، ان کو لکھتے ہوئے ہیں، پیشانی جھکا کر ہوئی ہے،
اتنی کر رہا ہے کہ کب چھوڑ دے گا حکم فرمایا جائے، اب اس کو گڑبڑ ہے کہ
یا رسول اللہ آپ ہیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ یہ لوگ کہا کرو۔ میں اللہ
کافی ہے اور وہ اچھا کار ساز ہے۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک سو گنگ ہے جس میں چھوٹا
باری جاسکے گی۔ (ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ جب
اَنَا قَوْمٌ میں چھوڑ دے گا (۱: ۸) فرمایا کہ وہ شخص ہے، الواجبة
پہلی دفعہ کے لئے کہتے ہیں اور آئندہ دوسری دفعہ کے لئے کہ کہے
بکھاری نے ترجمہ الباب میں روایت کیا ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْأَرْضُ جَمِيعًا قَبِضَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَكَ وَكَأَنِّي غَمَّائِي كُفُونٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۸۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْدَأُ
الْأَرْضُ طَيِّبًا الْأَرْضُ وَالسَّمَوَاتُ قَائِنٌ يَكُونُ
النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ عَلَى الْقَوْمِ

(رواه مسلم)

۵۲۹۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَكْرُورَانِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواه البخاری)

۵۲۹۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَعْبَدُ
صَاحِبَ الصُّورِ قَالُوا نَعَمْ وَأَصْنَعِي سَمْعَكَ وَخَفِي
جَبْهَتَكَ يَنْتَظِرُ مَتَى يَوْمَئِذٍ لَتَنْفَعَنَّ فَعَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا نَأْمُرُكَ قَالَ قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

(رواه الترمذی)

۵۲۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ قَرَنٌ يَنْفَعُ نَفْسَهُ
(رواه الترمذی، ابوداؤد، الدارمی)

۵۲۹۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قَالُوا
لَنُفَعِيَ فِي النَّارِ الصُّورُ قَالُوا وَالزَّاجِعَةُ الشَّقَقَةُ
الْأُولَى وَالزَّادَةُ الثَّانِيَةُ

(رواه البخاری فی ترجمۃ باب)

۵۲۹۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ

کہا کہ کیا میں آپ کو اس کے سالن کے متعلق نہ بتاؤں ؟ لوگوں نے کہا کہ وہ کیا ہے ؟ کہا کہ گھوٹے اور چھلی کے جگر کے زائید حصے کو ستر ہزار افراد کھائیں گے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کو تین طرح اکٹھا کیا جائے گا غیبت کرنے والے، ڈونے والے، ایک اونٹ پر ڈونے، ایک اونٹ پر تین، ایک اونٹ پر چار اور ایک اونٹ پر دس۔ باقی کو آگ اکٹھا کرے گی اور ان کے ساتھ قیل و کرے گی جہاں وہ کریں گے، ان کے ساتھ رات گزارے گی جہاں وہ گزریں گے، ان کے ساتھ صبح کرے گی جہاں وہ کریں گے اور ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ کریں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نیچے پاؤں، نیچے جسم اور غلظت کے بغیر اکٹھے ہاؤ گے۔ پھر آپ نے ہاتھ کی، ایسے ہاتھ پہلے ظہر ظہر، دوبارہ بھی کریں گے، یہ ہم نے وعدہ کیا ہے، بیشک ہم کرنے والے ہیں (۲۱: ۶۴) اور قیامت میں میں کو سب سے پہلے لباس پہنا دیا جائے گا۔ حضرت ابراہیم انہوں نے اور میرے کچھ ساتھیوں کو بائیں جانب سے کٹا جائے گا۔ میں کوئی گناہ کر رہا ہوں تو میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ فرمایا جائے گا کہ جب سے یہ ہوگا ہونے ہمیشہ اپنی ایشیوں پر پھرتے ہی رہے۔ میں وہی کہوں گا جو عبد صالح (حضرت اسماعیل علیہ السلام) نے کہا تھا کہ میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں رہا۔۔۔ بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔ (۵۲: ۹۹)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز لوگوں کو نیچے پاؤں، نیچے جسم اور غلظت کے بغیر اکٹھا کیا جائے گا۔ میں عرض کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! ہر آدمی اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے؟ فرمایا کہ اسے عائشہ! بات اس سے زیادہ سخت ہے کہ اس کی طرف دیکھا جائے۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی عرض

يَا دَايِرُهُمْ يَا لَأَمْرٍ ذَا الشُّونُ كَالنَّارِ وَمَا هَذَا قَالَتْ تَدُونَ يَا كُلَّ مِنْ زَائِدَةٍ كَيْفَ هُمَا سَبْعُونَ أَلْفًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثٍ طَرَائِقَ ذَاهِبِينَ رَاحِبِينَ وَرَائِبِينَ عَلَى تَبَعٍ وَفَلَاةٍ عَلَى تَبَعٍ وَارْبَعَةٍ عَلَى تَبَعٍ وَخَشْرَةٍ عَلَى تَبَعٍ وَخَشْرَةٍ بَقِيَّةٍ هُمَا ثَلَاثُ تَقْبِيلٍ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبَعِيَّتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَالُوا وَتَصْبِيحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَسْبِيحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۲۹۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَكْفُو مَعْشُورُونَ حَقَاةً عَرَاةً عُرُلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأَ أَنْ أَوَّلَ خَلْقٍ تُجَبِّدُهُ وَعَدَا عَلَيْكَ رَاكِبًا قَا وَدَيْنَ وَأَوَّلَ مَنْ تَحْتَلِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَاكِبًا هَيْمُ ذَانِ اسَا قَرْتِ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ قَا قَوْلُ أَصْبَحَا بِ أَصْبَحَا بِ قِيَمُورُ لَأَكْفُو كُنْتَ يَزَالُوا مَرْكُوبِينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مَرًا قَا رَفْتَهُمْ قَا قَوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ يَوْمَ يَمُودًا مَادُمْتُ فِيهِمْ قَوْلِي أَلَمْ يَزَالُوا الْحَكِيمُ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُعْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَحَقَاةً عَرَاةً عُرُلًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا يَتَجَالَوْنَ لِنِسَائِهِمْ بِغَيْرِ عَصَا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ

كَيْفَ يَحْشُرُ الْكَافِرَ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالِ
الْبَيْتُ الَّذِي أَمْسَاكَ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا
قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمِشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى إِبْرَاهِيمُ آيَةً أَنْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَنْ هَذَا الرَّجُلُ وَهَذَا الرَّجُلُ لَأِبْرَاهِيمَ
أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْبُدْنِي قَبْلَ أَنْ أَقُولَ لَكَ أَلَيْسَ
لَا أَهْوَيْكَ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى إِبْرَاهِيمُ آيَةً إِنَّكَ كُنْتَ
أَنْ لَا تُعْزِيَنِي يَوْمَ مَرْبِعَتُونَ قَالِي خُذِي أَخْزِي
مِنْ أَبِي الْأَعْيُنِ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى إِبْرَاهِيمُ آيَةً حَرَمْتُ
الْحَقَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ ثُمَّ يَقَالُ لِبَرَاهِيمَ انْظُرْ
مَا نَحْنُ بِرَجُلِكَ قَبْلَ أَنْ يُلْقَى إِبْرَاهِيمُ آيَةً
فَيُؤْخَذُ بِعَوَائِمِهِمْ فَيُلْقَى فِي النَّارِ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۰۳ وَعَنْ قَالِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِى النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ
عَرَفَةُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِئُهُمْ حَتَّى
يَبْلُغَهُ إِذَا تَلَّهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۰۴ وَهَذَا الْقَوْلُ إِذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَادَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مَنْ الْغُلِّي حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَيْفَ تَدَارِ مِيلًا يَكُونُ
النَّاسُ عَلَى قَدَرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَبِ فَيَوْمُهُمْ مَنْ
يَكُونُ إِلَى كَعْبِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رَكْبَتِيَّةٍ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى حَقْوِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى
الْعَرَبِ الْجَمَا مَا فَاشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَبِيلَهُ إِلَى فَيْدٍ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْعَدَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

گزر کر ہوا۔ یا نبی اللہ! قیامت کے روز کافر کو اس کے منہ کے بل کیسے
اٹھایا جائے گا؟ فرمایا کہ جس نے اسے دنیا میں دُعا مانگوں پر چلایا وہ اس
بات قدرت نہیں رکھتا کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے؟
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیم کو آگ کا پل (جہاں قیامت
کے دن پہنچے گا) کو اس کے چہرے پر سیاہی آگ و دھواں اور برقی جھڑپ
ابراہیم کہیں گے کہ میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کر۔
اُن کا چہرہ اُن سے کہے گا: آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کریں گے: اے رب! اُن کے گھوسے دھو کر دے
تھا کہ قیامت کے روز تجھے دھواں نہیں کروں گا۔ پس سے بڑھ کر کوئی
نرسوائی ہے کہ میرا چچا تیری رحمت سے دُعا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمے
گا: میں نے کافروں پر جنت حرام فرمادی ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے
فرمایا جائے گا کہ اپنے پیروں کے نیچے دیکھو۔ وہ دیکھیں گے کہ کچھ پٹریں
تھرا ہر ایک پٹری پر ایک پیر سے پیروں سے پڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا (بخاری)
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ ہے جہاں تک کہ ستر گز تک پہنچ
جائے گا اور انہیں لگام لگائے گا یہاں تک کہ کون تک پہنچ جائے گا۔
(متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز
سورج غلوں سے قریب ہو جائے گا، یہاں تک کہ ایک میل کے فاصلے
پر پڑے گا۔ لوگ اپنے اہمال کے مطابق نیسے میں فرق ہوں گے۔ پس وہ کسی کے
تختوں تک ہو گا اور اُن میں سے بعض کے تختوں تک اللہ ان میں سے
بعض کو لے کر تک اور ان میں سے بعض کو پیسنے سے لگام لگا کر لے گا
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دستِ اقدس سے دہن مبارک
کی طرف اشارہ کیا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم! میں
گزاروں گے کہ میں تیرے لیے حاکم و مستبد ہوں اور ہر بھلائی تیرے قبضے میں
ہے۔ فرمائے گا کہ جنم کا حق نہ ہو۔ میں گزارا ہوں گے کہ جنم کا حق کیا ہے؟ فرما
گا کہ ہرگز نہیں ہے۔ فرمنا کہ ہے۔ اُس وقت بچے ہونے لگے۔ اور جانیں گے۔
حاکم مل گیا اور اُسے گی اور دو گوں کو ہوش دیکھے گا حالاکہ وہ بے ہوش نہیں
ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ لوگ عرض گزار ہونے لگے کہ یا رسول اللہ!
ہم میں سے وہ ایک کون ہوگا؟ فرمایا تمہیں بشارت ہو کہ تم میں سے ایک اللہ
یا جبرئیل و جبرئیل سے ہزار ہوں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے اُس شخص کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے، میں امید رکھتا ہوں کہ تم الہی جنت کا چھوٹا
ہو گے۔ پس ہم نے تجھ کو بھیج دیا۔ فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم الہی جنت کا چھوٹا
ہو گے۔ پس ہم نے تجھ کو بھیج دیا۔ فرمایا کہ تم لوگوں میں بڑے ہو گے جیسے سفیدیل
کی جلد پر سیاہ بال یا سیاہیل کی جلد پر سفید بال۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارا رب اپنی قدرت کا چٹائی کھولے گا تو ہر زمین اُس
کے لیے چھوڑ دے گا اور ہر زمین اور وہ باقی رہ جائیں گے جو دکھائے یا
شہرت کے لیے دنیا میں چھوڑ دے۔ یہ سجدے میں ماننا چاہیں گے
لیکن اُن کی کمر تنگ بن جائے گی۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: برقیات کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک بہت
اُسی مرتبہ شخص حاضر ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک پھر کے پر ہوا ہوگی
وہ دن نہیں ہوگا اللہ فرما کہ یہ عبادت کو اور اہم قیامت کے روز اُس کے
لیے کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ (۱۰۵:۱۸ - متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: اُس روز زمین اپنی خبریں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا اٰدَمُ
فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ
قَالَ اُخْرَجَ بَعَثَ النَّارَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ
مِنْ كُلِّ اَنْثَى تَسْمُوَانَتْ وَتَسْعَى وَتَسْجِي
تَوَسَّطَ يَتَّخِذُ السُّوَيْدَ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ
حَمَلٍ حَمْلَهَا فَذَكَرَ النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ
بِسُكْرَى وَلَكِنْ عَذَابُ اللّٰهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَا ذَالِكَ الْاَوَّاحِدُ قَالَ اَبَشَرْنَا
فَكَرَّ مِنْهُمْ رَجُلًا دَمِنَ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ اَلَمْ
تَعْلَمَ قَالَ قَالُوا نَعَمْ نَسِيْنُ بَيْنَهُمْ اَنْجُرًا تَكُونُ
رُبْعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكُنْزًا فَقَالَ اَنْجُرًا تَكُونُ
ثُلُثَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكُنْزًا فَقَالَ اَنْجُرًا تَكُونُ
نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكُنْزًا قَالَ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ
اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاوِ فِي جُلْدٍ ثَوْرٍ اَبْيَضٍ اَوْ
كَشَفْرَةٍ بَيْنَ اَمْرِ فِي جُلْدٍ ثَوْرٍ اَسْوَدَ۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۶ وَعَنْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْتَفِ رَجُلًا عَنْ سَاقِهِ يَسْجُدُ
لَهُ كُلُّ مَرْمَرٍ وَمَرْمَرَةٍ وَبَنِي مَرْمَرَةٍ فِي الدُّنْيَا
لَا يَدْرِي وَبَنِي مَرْمَرَةٍ يَسْجُدُ لِمَعْنَى طَعْمًا طَبَقًا
قَاجِدًا۔ (متفق علیہ)

۵۳۰۷ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ النَّيِّبُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِيْنُ عِنْدَ اللّٰهِ حَتَّى اَخْبَعُ مَوْصِيَةً وَقَالَ
اَعْرَضُوا قَلْبًا نَقِيْمًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَكًا۔
(متفق علیہ)

۵۳۰۸ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْاَيَةُ يَوْمَ تَحْيَا

بیان کرے گی (۳:۹۶) فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ انکی خبریں کیا ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بستر جانتے ہیں۔ فرمایا اس کی خبر یہ ہے جن کی اس کی پیچھے ہر مرد و عورت نے جہنم کے ہوں گے ان کی گمراہی دے گی اور کہے گی کہ تجھ پر فلاں فلاں روز فلاں فلاں کام کیے گئے ہیں اس کی خبریں ہیں۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے دیکھا ایسا نہیں جو نام ہو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس بات پر مذمت ہوتی ہے؟ فرمایا اگر وہ ایک ہے تو اس بات پر نام ہو تا ہے کہ زبان بیکان کیوں نہ کیں اور اگر بڑا ہے تو نام ہوتا ہے کہ بڑائی کیوں نہ چھوڑی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو تین طریقوں پر اکٹھا کیا جائے گا۔ ایک قسم پر اپنی قوم سوار اور دوسری قسم اپنے چہروں کے بل عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! اپنے چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ فرمایا کہ جس نے انھیں آدمیوں سے چلایا وہ قیامت رکھتا ہے کہ انھیں ان کے چہروں کے بل چلا دے مگر وہ اپنے چہروں کے ساتھ ہر ہندی اور کانٹے سے بچیں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن کو یوں دیکھے جیسے گریا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے چاہیے کہ سورہ بکھور، سورہ انفار اور سورہ اشتقاق پڑھے۔ (احمد، ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صادق و صدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: لوگ تین فوجوں کی شکل میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک فوج داسے سوار آرام میں

أَخْبَارَهَا قَالِ إِنَّ دَرُونَ مَا أَخْبَارَهَا قَالُوا اللَّهُ دَرُونَ أَعْلَمُ قَالِ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَآمَرَ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا أَنْ تَقُولَ عَمِلَ عَلَى كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالِ قَدْ لَبِئْتَ أَخْبَارَهَا - (رواه أحمد والترمذي في دعاء هداية حديث حسن صحيح غريب)

۵۳۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَادِمًا قَالُوا وَمَا نَدَامَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَادِمًا أَنْ لَا يَكُونُ أَكْثَرُ دَرُونَ كَانَ مُسِيئًا نَادِمًا أَنْ لَا يَكُونُ نَزَمًا - (رواه الترمذي)

۵۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَنِصْفًا مَشَاةً وَنِصْفًا رُكْبَانًا وَنِصْفًا عَلَى دُجُرِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَشُونَ عَلَى دُجُرِهِمْ قَالَ إِنْ أَلْدَى أَمْسًا هُوَ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَنْشِئَهُمْ عَلَى دُجُرِهِمْ أَتَمَّا لَأَنْهُمْ يَنْتَقِلُونَ بِدُجُرِهِمْ كُلَّ حَدَابٍ وَشَوِيحٍ - (رواه الترمذي)

۵۳۱۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ فَلَاذَ السَّمَاءِ تَقَطَّرَتْ فَلَاذَ السَّمَاءِ انْشَقَّتْ - (رواه أحمد والترمذي)

۵۳۱۲ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الصَّادِقِ الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَجْرَاجٍ فَوَجْهًا رُكْبَيْنَ ظَاهِرَيْنِ

كَاسِيْنَ ذَوُجَا يَسْعُهُمُ السَّلْشَكَةُ عَلَى
وُجُوهِهِمْ وَتَجْرُهُمُ النَّارُ ذَوُجَا يَمْشُونَ
وَيَسْعُونَ وَيَكْفِيكَ اللَّهُ الْآفَاقَةَ عَلَى الظُّلُمِ
فَلْيَسْأَلْ حَتَّى آتَى الرَّجُلَ لَتَكُونَ لَهُ الْحَيَاتُ
يُعْطِيهَا بِدَائِيتِ الْقَتَبِ لَا يَقْبِرُ عَلَيْهَا
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

لباس پہنے ہوئے ہوں گے۔ دھری فوج والوں کو لٹھنے اُن کے چہرے
کے بن گھیسٹے ہوں گے اور آگ انہیں اکٹھا کرے گی۔ تیسری فوج قاتل
پلٹے اللہ دوڑتے ہوں گے اللہ تعالیٰ ساریوں پر آفت ڈال دے
گا کہ کوئی باقی نہیں رہے گی یہاں تک کہ کسی کے پاس اگر باغ ہوا
ساری کے قابل جانور کے بدلے دے تب بھی قادر نہیں ہوگا۔
(نسائی)

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب ابدی اور میزان کا بیان پہلی فصل

۵۳۱۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يَحْسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ شَعْرًا يَحْسَبُ
حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَا شَيْءَ ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ
مَنْ تَوَقَّعَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس سے
قیامت کے روز حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ میں عرض کر رہی تھی کہ
کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ منقریب اُس سے آسانی کے ساتھ حساب
لیا جائے گا (۸: ۸۴) فرمایا کہ یہ صرف پیش ہوتا ہے اور میں سے مٹا
کے وقت پہچان ہوئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۴ وَعَنْ عَبْدِ بْنِ حَرْثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ قَوْمٌ أَحَدٌ إِلَّا
سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمانٌ وَلَا
وَحَايَةٌ يَحْجُبُ فَيَنْظُرُ آيَاتِنَ مِنْهُ فَلَا يَدْرِي إِلَّا
مَا قَدْ مَرَّ عَلَيْهِ وَيَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ فَلَا يَدْرِي
إِلَّا مَا قَدْ مَرَّ وَيَنْظُرُ مِنْ يَدَيْهِ فَلَا يَدْرِي إِلَّا النَّارَ
وَلِقَاءَ وَجْهِهِ قَالُوا نَعُوذُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبد بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر قریب
وہ اپنے رب سے کام کرے گا جبکہ اُس کے اندر رب کے صفات کوئی
ترجمان نہیں ہوگا اور نہ پر وہ جس سے چھپے۔ پس وہ اپنے دائیں جانب
نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو اُسے پیچھے آئے ہیں
جانب نظر اٹھائے گا تو نہیں دیکھے گا مگر وہی اعمال جو اُسے پیچھے آئے
ساتھ نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا اپنے سامنے مگر آگ، لہذا اُس سے
پر گریز ہوگا کہ ایک منکر ای دے کہ۔ (متفق علیہ)

۵۳۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَدْنِي الْمُؤْمِنِينَ
فَيُصَمِّرُهُمْ عَلَيْهِ كَقَعْدَةِ سِوَاةٍ فَيَقُولُ أَعْرِفُ قَتَبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کو اپنا قریب بخشنے گا
اور اپنا پسند ڈال کر اُسے پھیلے گا اور فرمائے گا: کیا تو فلاں گناہ کو

كَذَٰلِكَ أَنْتَرَفُ ذَنبِي كَذَٰلِكَ يَقُولُ نَعْمَ آي رَبِّ حَتَّى
قَدَرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ
فَكَانَ سَكْرَتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَآتَاكَ أَغْفَرُهَا
لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ
وَالْمُتَكَبِّرُونَ فَيُنَادَى بِهِمْ عَلَى رُؤُوسِ الْغُلَامِينَ
هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَى رَبِّهِمْ إِلَّا لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۱۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ دَعَمَ
اللَّهُ إِلَى كُلِّ مَسْلُوبٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَٰذَا
فَكَانَكَ مِنَ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۱۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ
لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعْمَ يَا رَبِّ فَيَقُولُ هَٰذَا
هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ يَقُولُ
مَنْ شَهِدْتُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجَاءُ بِكُمْ
فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ ثُمَّ قَدْ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَٰلِكَ جَعَلَكُمْ أُمَّةً
وَسَطًا لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَتَكُونُوا
الرُّسُلَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۳۱۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَكَ فَقَالَ هَلْ
تَدْرُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا
رَبِّ أَلَمْ تُجِدْنِي مِنَ الظُّلُمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ
فَيَقُولُ قَارِي لَا تُجِيزْ عَلَيَّ نَفْسِي إِلَّا شَاهِدَاتِي

جانتا ہے؟ کیا تو فلاں گناہ کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اسے رب! اپنی
بیباں تک کہ اپنے سارے گناہوں کا انکار کرے گا اور اپنے دل میں تجھ سے
گناہ نہ ہلاک ہو گیا۔ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پروردہ پرانی آنکھ
تیرے گناہوں کو صاف کرتا ہوں۔ پس اسے نیکیوں کی کتاب دے دی
جائے گی۔ جبکہ کافروں اور منافقوں کے متعلق ساری مخلوق کے سامنے
اعلان فرمایا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے متعلق جھوٹ
کہا۔ لہذا آگاہ رہو کہ ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا روز ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان
کی تحویل میں ایک یہودی یا نصرانی کو دے گا کہ فرمائے گا: یہ جہنم سے تیرا
قدیر ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز حضرت انس کو حاضر بارگاہ
کیا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا: کیا تم نے حکم پہنچا دیا تھا؟ عرض گزار
ہوں گے: ہاں یا رب! ان کی امت سے پہنچا جائے گا کہ تم تک حکم پہنچا
گیا تھا؟ عرض گزار ہوں گے: ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ فرمایا
جائے گا کہ نہ آگواہ کرنا ہے؟ عرض گزار ہوں گے کہ عمرہ مصطفیٰ اللہ ان کی
امت۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمیں لایا جائے گا تو تم
جو وہی دو گے کہ انہوں نے حکم پہنچا دیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے یہ آیت پڑھی: یا اے اللہ! اسی طرح تم کو درمیان امت بنا دیا ہے کہ تم لوگوں پر
گواہ ہو جاؤ اور ظہیم رسول تم پر گواہ ہو جائے۔

(۲: ۱۴۳ - بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے کہ آپ ہم سے آواز فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ
میں کیوں ہمیں رہا ہوں؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی
بستر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک عاقل کے باعث جو خدا اپنے رب سے کہے
گا۔ کہہ گا کہ اے رب! کیا تم نے حکم کے باوجود مجھے ایمان نہیں دی؟ تو فرمایا
گا کہ میں نہیں۔ عرض کرے گا کہ میں جانتا نہیں سمجھتا مگر گواہی دینے والا

ہوتے ہو۔ فرمائے گا کہ تم میری جان ہی تیرے اوپر گواہی کے لیے کافی ہے۔
 اللہ کو لا تاہین کی گواہی ملی رہی گے۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس کے منہ پر ہر
 لگا دی جائے گی۔ پس اُس کے اعضاء سے برتنے کے متعلق کہا جائے گا تو وہ
 اس کے اعمال بیان کریں گے۔ پھر اُسے برتنے والا کہہ دیا جائے گا تو کہے گا
 تمہارا خدا غواب ہو، میں تو تمہاری طرف سے جھگڑ رہا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار
 ہوئے: یا رسول اللہ! کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟
 فرمایا کہ وہ ہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں جبکہ بادلوں میں نہ ہو، تم کوئی ترزد
 کرتے ہو اس میں گزار ہوتے نہیں۔ فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے
 قبضے میں میری جان ہے، تم اپنے رب کے دیکھنے میں ترزد نہیں کرو گے۔
 جیسے اپنے کسی خود کو دیکھنے میں ترزد نہیں کرتے۔ پس ایک بندے سے
 ملے گا اللہ کے گاہ بنایا میں نے جسے عزت نہ بخشی اس مردی نہ دی، یہی
 علامہ فرمایا نیز گھوڑے اور اونٹ تیرے تابع کیے اور مرد بنایا کہ تو چڑھائی
 حقارت را۔ عرض کرے گا: کیوں نہیں۔ فرمائے گا: کیا تو مجھ سے ملے گا
 گناہ رکھتا تھا، عرض کرے گا: نہیں۔ فرمائے گا کہ میں تجھے جھٹاٹے تھا
 جیسے تھنے لے جھٹایا، پھر دوسرے سے ملاقات کرے گا اور اسی طرح گفتگو
 ہوگی۔ پھر تیسرے سے ملاقات کرے گا اور اُس سے بھی اسی طرح کہے گا۔
 دوسرے سے کہے گا: اے رب! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے
 رسول پر اور غارت میں اور روزے رکھے اور خیرات کی اور طاقت کے مطابق
 اپنی خیریاں بیان کرے گا۔ فرمائے گا کہ بھڑجا۔ فرمایا جائے گا کہ ہم بھی تیرے
 گزارہ لاتے ہیں۔ وہ اپنے دل میں سوچے گا کہ میرے اوپر کون گواہی دے گا؟
 پس اُس کے منہ پر ہر لگا دی جائے گی اور اُس کی زبان سے برتنے کے متعلق
 کہا جائے گا، پس اُس کی زبان کا گوشت اور اُس کی ٹہریاں اُس کے اعمال
 بیان کریں گی اور اس لیے کہ وہ اپنا خدا خود ختم کر دے کیونکہ وہ خالق
 ہے اور اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے (مسلم) اور جہنم اُمّی الجہنم
 والی حدیث ابو ہریرہ پہلے باب النور میں حضرت ابن عباس کی روایت
 سے مذکور ہوئی۔

كَانَ يَقُولُ كُنْ بِفَرْكَ الْيَوْمِ عَلَيْكَ شَهِيدًا
 وَيَا لِكْرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى
 فِيهِ فَيَقَالُ لَا رُكَايَةَ لِنُطْقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ
 ثُمَّ يَخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا
 لَكُنْ وَسُحْقًا فَعَمَّتْ كُنْتُ أَنَا ضَلُّ

(رواہ مسلم)

۵۳۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ هَلْ تَرَى رَيْثًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تَضَافُونَ
 فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّلُمِ كَلَيْتَ فِي سَعَابَةِ
 قَالُوا لَا قَالَ هَلْ تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ
 كَلَيْتَ الْبَدْرُ لَيْسَ فِي سَعَابَةِ قَالُوا لَا قَالَ
 قَالُوا لَيْتَ نَفْسِي بِبَيْتِهِمْ لَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ
 رَيْثِهِمْ وَلَا كَمَا تَضَافُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ
 كَيْلَيْتُ الْعَبَّ فَيَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَمْ أَكْرِمْكُمْ وَ
 أَسْوَدَكُمْ وَأَرْزُقْكُمْ وَأَسْقِمْ لَكُمْ الْخَبِيلَ وَ
 الْإِيلَاقَ وَأَذْرِكُمْ تَرَاثِي وَتَدْرِي فَيَقُولُ بَلَى قَالَ
 فَيَقُولُ أَفَطَلَنْتَ أَنَّكَ مُلَاوٍ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ
 فَرَأَيْتَ قَدْ أَتَاكَ كَمَا لَيْسَ بِكَ ثُمَّ يُلْقِي الثَّانِي
 فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ يُلْقِي الثَّالِثَ فَيَقُولُ كَذَبْتُ
 ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ
 وَبِرُسُوكَ وَصَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ وَنَصَّيْتُ قَتُ
 وَيُنْثَرِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَلُمْنَا
 إِذَا تَمَّ يَمَانُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ
 وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَكْذِبُ عَلَى
 فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ وَيَقَالُ لِيُخَيَّرَ لِنُطْقِي فَتَنْطِقُ
 فَيُخَذُّهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُبَيِّنَ
 مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمَنَافِقُ وَذَلِكَ الَّذِي
 سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ (رواہ مسلم) وَذَكَرَ حَدِيثًا
 أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ مِنَ الْأُمِّيِّ الْجَنَّةَ فِي ثِيَابٍ

التَّوَكَّلْ بِرِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ -

دوسری فصل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے مشرکین اور ان کے حساب اور عذاب کے بغیر جنت میں داخل فرمائے گا اللہ ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار بڑھائے گا اللہ میرے رب کی تین بیعتیں الگ۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگوں کو تین دفعہ پیش کیا جائے گا۔ پہلی دفعہ پیشیاں تو جھگڑنے والے اور فخر پیش کرنے کے لیے ہوں گی اللہ تیسری پیشی کے وقت نامہ اعمال اترائے جائیں گے جنہیں کرنی و ناسی ملے اور کرنی بائیں ہاتھ میں چھپے گا۔ روایت کیا ہے احمد، ترمذی نے اور کہا بائیں و جبر یہ حدیث صحیح نہیں کہ حسن بھری کا ابو ہریرہ سے سماع نہیں ہے اور بعض نے حسن سے اسے ابو ہریرہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز میری امت کے ایک آدمی کو ساری مخلوق کے سامنے اپنے سامنے بٹائے گا۔ پس اس کے سامنے تالیف و دفع پھیلائے جائیں گے جبکہ ہر دفعہ توبہ نظر نہ کرے گا۔ پھر فرمائے گا کہ تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے کہنے والوں نے تجھ پر عزم کیا ہے؟ عرض گزار ہر گاہ کہ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا تیرا کوئی عذر ہے؟ عرض کرے گا۔ یا رب! نہیں۔ فرمائے گا کہ میں نے تیری ہمارے پاس ایک نیک ہے اللہ اس کی برکت میں عزم نہیں کیا جائے گا۔ پس کیسے چلی نکالی جائے گی جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشْهَدُ اَنْ مَّا مَعَهُ اَعْبَدُ اَوْ دُو سُو دُو۔ کہہ ہوا ہر گاہ۔ فرمایا جائے گا کہ میزان پر حاضر ہو جا۔ عرض گزار ہر گاہ کہ اسے رب اپنے

۵۳۲۰ عَنْ ابْنِ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعْدِي رِبِّي اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي سَبْعُونَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ اَلْفٍ سَبْعُونَ اَلْفًا وَثَلَاثَ حَقَائِقَ رِبِّي -

(رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ)

۵۳۲۱ وَعَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُحْرَلُ وَمَعَاذُ رَبِّكَ اَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَيُعْتَدُ ذَا لِكِ تَطْوِيْرُ الصُّحُفِ فِي الْاَيْدِي فَاِخْذُ بِحَبِيْبٍ وَابْذُؤْ بِشَيْءٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالترمذی وَقَالَ لَا يَصِحُّ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ اَنْ اَكْتُبَ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ مَوْسَى -

۵۳۲۲ وَكَانَ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَللّٰهُ يَجْعَلُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِي عَلَى نَفْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَتَكَبَّرُ عَلَيْهِ رِسْعَةٌ وَتَسْوِيْنٌ يَسْجُلُ كُلُّ سَجْدٍ وَمِثْلُ مَدَى الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اَشْكُرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا اَفْظَلُ مِنْ كَتَبْتَنِي الْخَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ اَفْظَلُكَ عَنْ رَفْعِ لَدِيَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى اِنَّ لَكَ وَجْدًا حَاسِبَةً وَاقْتَدَ لَا ظَلَمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْبَرُ بِطَاقَةٍ فِيهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضَرْ وَلَنْ تَكُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ

دفعوں کے سامنے یہ چلی کیا ہے؟ فرمائیے گا کہ تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا پس
دفعہ کے رہ جائیں گے اللہ چلی ہماری ہر جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام
سے مدد کی کوئی چیز نہیں ہے۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جنم کا ذکر
کیا اور روئے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس
چیز نے ملایا؟ عرض گزار ہوئیں کہ میں نے جنم کا ذکر کیا تو فرمایا گیا کہ آپ
نبیاست میں اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؛ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا: تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان پر
جب تک یہ رہا ہے کہ اس کی قول ہوگی یا ہماری۔ دوسرے نامہ اعمال
کے وقت جبکہ کہا جائے گا کہ آدمی کی کتاب پڑھو، جب تک یہ نہ جانے
کہ اس کی کتاب کہاں واقع ہوئی ہے دائیں ہاتھ میں یا بائیں میں یا پیشے کے
پیچھے سے۔ تیسرے پھر اس کے پاس جبکہ وہ جہنم کی پشت پر دکھ دیا جائے
گا۔ (ابوداؤد)۔

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک
آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور عرض
کیا کہ اے رسول اللہ میرے مذہب غلام ہیں اور مجھ سے جھوٹ ہونے لگا
میں سے عیانت گئے ہیں اللہ میری نافرمانی کرتے ہیں۔ میں انھیں گلاباں
دیتا اور مارتا ہوں۔ ان کے سلسلے میں میرا کیا حال ہوگا؟ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نبیاست کا مذہب ہوگا تو اس سے سنا
لیا جائے گا جو اس نے تمہاری عیانت اللہ نافرمانی کی اور تم سے جھوٹ
بولنا اور تمہارے امسے سزا دینے کا۔ اگر تمہاری سزا اس کے
گناہوں جتنی رہی تو بات برابر ہوگی، اگر تمہیں ثواب ملے گا اور نہ خدا
اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے کم رہا تو باقی کا تمہیں عذاب ملے گا
اور اگر تمہارا سزا دینا اس کے گناہوں سے زیادہ ہوگا تو نہ سزا کا تم
سے بدلہ لیا جائے گا۔ وہ آدمی ایک طرف ہر کہ چلائے اور روئے لگا۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کیا تم اس

ہذا الیہ السجلات فیقول انک لا تعلم قال فتوضع
السجلات فی کفہ والبطاقۃ فی کفہ فطاشت
السجلات وکفبت البطاقۃ فلا یثقل معہ شیء
اللہ شیء (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

۵۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَيَّنَتْ
لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُكَيِّدُ
قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَيَّنْتُ نَهْلَ تَدْرُونَ هَبْنِي
يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَدُ كُرَّ أَحَدٌ أَحَدًا وَحَدَّ
النَّيْمَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْخَفُ مِيزَانَهُ أَمْ يَثْقُلُ
وَحَدَّ الْكِتَابِ حِينَ يَقَالُ هَذَا مَرَّةً وَذَلِكَ مَرَّةً
حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَوْ فِي يَمِينِهِ أَوْ فِي
شِمَالِهِ أَمْ مِنْ دُونِ ظَهْرِهِ وَحَدَّ الصُّرَاطِ إِذَا
وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرِهِ وَجَهِّهِ (رواہ ابوداؤد)

۵۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ
يَدَيَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَسْئُورٌ بَيْنَ يَدَيَّ بَرٍّ لِّيَ يَهْوِي نَوْبِي
وَيَعْصُو نَوْبِي وَأَشْرَمَ لِي وَاصِرٌ بِهِمْ فَكَيْفَ أَكُونُ مِنْهُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ يُحْصَبُ مَا خَلُوكَ وَحَصُوكَ وَ
كَذَّبُوكَ وَعَقَابُكَ إِيَّاكُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ
إِيَّاكُمْ هُمْ يَدْرُدُونَهُمْ كَانَ كَمَا قَالَ لَكَ وَلَا عِقَابُكَ
فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاكُمْ هُمْ دُونَ ذِيهِمْ
كَانَ فَضْلًا لَّكَ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاكُمْ هُمْ تَوَقَّ
ذُنُوبَهُمْ أَفْتَصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَكُنْتَ خَيْرَ
الرَّجُلِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهُ تَعَالَى

لَقَمْتُمُ الْمَوَارِثَ بِالْبَيْتِ لِيُؤْمِرَ الْقِيَمَةُ فَلَا تَقْلُمُوا نَفْسَ
مَكِينًا قَدَانِ كَانَتْ مَشَقَّاتِ حَبَبَةٍ وَنَ عَزْدَانِ آتَيْنَا بِهَا
وَكُنْفِي بِهَا حَاسِبِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا
أَجِدُ لِي وَرَبُّهُ لَا شَيْءَ خَيْرًا مِنْ مَقَارِفِهِمْ أَتُفْهِمُونِي
أَلْقَمْتُمْ لَهُمْ أَحْوَارَ (رواه الترمذي)

۵۳۲۵ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَواتِهِ اللَّهُمَّ
حَاسِبِي حَسَابًا يَسِيرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحَسَابُ
الْيَسِيرُ قَالَ أَنْ يَنْظُرَ فِي كِتَابِي كَيْفَا وَرَعْنَةً
مَنْ لَوْفَقَ الْحَسَابَ يُؤْمِدُنِ يَا عَائِشَةُ حَلَكْتَ

(رواه أحمد)

۵۳۲۶ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُمَّ ابْنِ
الْحُوصَيْنِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرِي مَنْ يَقُولُ
عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ يُعْتَقُ عَلَى
الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

۵۳۲۷ وَعَنْ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَنْفَعُ الْفَسَادَ
مَا أَطْلَقَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ وَالَّذِي لَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ
لَيُعْتَقُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنْ
الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ يُصَلِّيَهَا فِي الدُّنْيَا (رواه ما
البيهقي في كتاب البعث والنشور)

۵۳۲۸ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْشَرُ النَّاسُ فِي صَعِيدٍ
وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَتَادَوْنَ مَتَادَوًى فَيَقُولُ ابْنُ الدُّنْيَا
كَأَنَّهُ سَجَا فِي جَوْفِهِمْ عَنَ الْمَصَاحِبِ فَيَقُولُ
وَهُمْ قَدِيلٌ قَدِيلٌ خُلُونِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ
يُؤْمَرُ بِأَشْرِ النَّاسِ إِلَى الْحَسَابِ

(رواه البيهقي في شعب الإيمان)

ارشاد ربانی کر نہیں پڑھتے ہر۔ اند قیامت کے مذہم انصاف کی تلافی کریں گے
ہیں کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اگر کوئی کے دانے برابر بھی کوئی مل
کیا ہوگا تو اسے کے کما حقہ جزا اور جہنم کا فی جہنم حساب لینے والے (۴۲: ۴۰)
آدمی میں لڑکر اگر یا رسول اللہ! مجھے ان کی جہنم سے زیادہ اندیشہ ہے جو ان کی نفرت میں
آئی۔ میں آپ کو گراہ بنا کر کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔ (ترمذی)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو اپنی ایک ناز میں کہتے ہوئے سنا، اسے اللہ اللہ سے آسانی کے ساتھ
حساب لینا۔ میں عرض گزار ہوئی کیا میں اللہ اس کا حساب کیا ہے؟ فرمایا جبکہ
اس کا کتاب میں دیکھ کر وہ گن رہا ہے۔ کہہ کر اسے مانعہ! بوقت حساب
میں سے ہرچہ گھبرائی نہ ہوگا ہو گیا۔

(احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔
مجھے معلوم فرمائیے قیامت کے روز اس قیام کی کس میں طاقت ہوگی جس کے متعلق اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کہ جس نے انسان ربنا عالمین کے لیے کھڑے ہوئے ہوں گے (۹۱: ۸۳) فرمایا
کہ وہ نہیں پر ہکا کر رہا ہے گا یہاں تک کہ وہ ایسے ہو جائیے فرض ناز کے لیے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس روز
کے متعلق دریافت کیا گیا جس کی مقدار کچھ اس ہزار سال ہے کہ اس دن کی لپائی
کتنی ہوگی؟ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے
وہ زمین پر اتنا بگاڑ دیا جائے گا کہ اس پر فرض ناز سے بھی آسانی ہوگا جتنی
دیر میں وہ وہیل کے اندر پڑھے۔ روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی
نے کتاب البعث والنشور میں۔

حضرت اسامہ رحمت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کو ایک
ہی چیز ملے گی جس سے کیا جائے گا۔ پس ایک منادی کہے گا اعلان کر
لگا کر کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنی گڑوں کو ستروں سے بٹا رکھتے تھے۔ وہ
گڑے ہوں گے اور قومیں ہوں گے۔ پس حساب کے بغیر جنت میں
داخل ہو جائیں گے۔ پھر تمام لوگوں کو حساب کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا۔
روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشِّفَاعَةِ

توضیح کوثر اور شفاعت کا بیان

پیشکش

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جبکہ میں جلالت کی سیر کر رہا تھا تو ایک نہر پر پہنچا جس کے کنارے اندر سے خالی خمریوں کے گتے تھے۔ میں نے کہا کہ اسے جبرائیل ایسا کیا ہے۔ کہا کہ وہ تمہارا کڑا ہے جو آپ کے نہانے آپ کو ملتا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص ٹھنک ہے۔ (بخاری)

حضرت محمد اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اللہ تعالیٰ پر دوسلم لے کر آیا اور میرا عرض ایک مہینے کی مسافت تک ہے۔ اُس کے
نمایہ برابر تھی۔ اُس کو پانی و درود سے زیادہ سقیم ہے اُنھیں کی خوشبو کھانے
بھی پاکیزہ ہے اور اُن کے آنکھوں سے آسمان کے ستاروں جیسے ہیں جو اُن سے
ایک دوسرے سے کسے بھی پیاس نہیں گئے گی۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حق اس سے لبا ہے جتنا ایسے مکان کا حاصل
ہے۔ وہ برف سے زیادہ سفید اللہ شہدے دلوے زیادہ شیریں ہے اس
کے بڑے آسمان کے تاروں سے تھوڑی زیادہ چن۔ میں اس سے رگوں کو نکالنا
لگا جیسے آدمی اپنے حق سے رگوں کے ٹوٹن کو روکنا ہے۔ لوگ عرض کر رہے
کہ یا رسول اللہ! کیا اس روضہ آپ نہیں پہچانیں گے؟ فرمایا ہاں قناری نشانی ہوگی۔ جو
دوسری مشرق کو حاصل نہیں ہوگی۔ تم آٹھ بار دھو کے باہر میرے پاس پہنچنا
آؤ گے (مسلم) اسی میں حضرت انس سے ایک روایت ہے کہ فرمایا: اس میں
آسمان کے ستاروں کے برابر خوشے فخر آئیں گے۔ اسی میں حضرت ثوبان سے
روایت ہے کہ آپ سے اس کے پان کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: وہ دودھ
سے زیادہ سفید اللہ شہدے زیادہ سینہ ہے۔ اس میں جنت سے دو پرنا
گرتے ہیں جو اسے بڑھاتے ہیں۔ ان میں سے ایک سونے کا اور

٥٣٢٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَتَانِي مَهْدٍ
حَاقَتْهُ أَقْبَابُ الدُّنْيَا الْمُجُوعُونَ قُدْتُ مَا هَذَا
يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ غَدَا
طَبْنَا مِنْكَ أَذْكَرُ - (رواه البخاري)

٥٣٠ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي صَبْرَةٌ شَهْرٌ وَرَوَايَا سَوَاءٌ وَمَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَبَيْعُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْوَسْكَانِ وَكَرَامَتُهُ كَجُودِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٣٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي أَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةٍ مِنْ
عَدَنٍ كَهَذَا شِدْ بَيَاضًا مِنَ الشَّلَاجِ وَأَحْلَى مِنَ
الْعَسَلِ بِالنَّيْنِ وَلَا يَبْتَذِرُكَ تَرْمِيزُ عَدُوِّ النَّجْمِ
قَدْ لَقِيَ لَأَصْدُ النَّاسِ عَنْهُ كَمَا يَصْدُ الرَّجُلُ إِبْرِيلَ
النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْعِرْنَا
يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِمْاءُ نِيَسَتْ لِأَحَدٍ مِنْ
الْأَقْمَرِ تَرْدُونَ عَلَى عَذَابٍ مُجْعَلِينَ مِنْ أَشَدِّ
النَّوْصَرِ دَوَاكُ مَسْلُوقٍ فِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي
قَالَ تَرَى فِيهِ بَابِئِنَّ الدَّاهِبِ وَالنُّفْصَةَ كَعْدُو
تَجْرُمُ السَّمَاءُ فِي أَخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
سُئِلَ عَنْ سُكْرَائِهِ فَقَالَ اشْتَدَّ بَيَاضًا مِنْ

دوسرا چاندی کا ہے۔

الَّذِينَ دَخَلُوا مِنَ الْمَسْجِدِ يُعْتَدُونَ لِلْغَنَةِ
يَتَذَكَّرُونَ مِنَ الْعَذَابِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
الْأَخْدُمُ مِنْ دُونِ

۵۳۳۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي خَرَجْتُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ
مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبَ دَمْنٍ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأْ أَبَدًا
لَمْ يَرَدَّنْ عَلَى أَقْدَامِ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونَنِي ثُمَّ
يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ لَا تَهْمُونَنِي فَيَقَالُ
لَا تَكْ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَابًا
سَحَابًا يَمْنَعُ غَيْرَ بَعْوَى

(مشکوٰۃ علیہ)

۵۳۳۳ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَحْبِسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى
يُهْمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا
فَلَوْحًا مِنْ مَكَانِنَا كَمَا تَوَنُّ أَدَمُ فَيَقُولُونَ أَنْتَ
أَدَمُ ابْنُ آدَمَ خَلَقَكَ اللَّهُ بِبَيْدِهِ وَأَسْكَنَكَ
جَنَّةً وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَةً وَعَلَّمَكَ اسْمَ كُلِّ
شَيْءٍ وَإِذَا شِئْنَا نَنَادُكَ رَبُّكَ حَتَّى يُرْفَعُوا
مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ كَسْتُ هَذَا كَدُّ دِينٍ كَدُّ
خَطِيئَتِهِ الَّتِي أَصَابَ أَكَلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ
لَمْ يَكُنْ هُنَا وَلَكِنْ أَتَانَا نُوْحًا أَوَّلُ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ
إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُ كَسْتُ
هَذَا كَدُّ دِينٍ كَرَّ خَطِيئَتِهِ الَّتِي أَصَابَ سُؤَالَ
رَبِّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَكِنْ أَتَانَا إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ
الرَّحْمَنِ قَالَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَئِنْ
كَسْتُ هَذَا كَدُّ دِينٍ كَرَّ نَفْسِكَ كَدُّ بَابٍ كَدُّ بَهْتٍ
وَلَكِنْ أَتَانَا مُوسَى عَبْدُ اللَّهِ الشَّامِرُ أَهْ
وَكَلَّمَهُ وَكَذَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُونَ مُوسَى
فَيَقُولُ لَئِنْ كَسْتُ هَذَا كَدُّ دِينٍ كَرَّ خَطِيئَتِهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عرض پر تھا کہ بیش زدن ہوں گا۔ جو میرے پاس سے گزرے وہ پیئے گا اور جس نے پیسا سے کچھ پیاس نہیں گئے گی۔ میرے پاس سے کچھ لوگ گزریں گے جن کو میں پہچانتا ہوں انکو اٹھ کر مجھے جانتے ہیں۔ پھر میرے آگے ان کے درمیان پر وہ عائل کر دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انھوں نے کیا نئی باتیں کھڑی کیں۔ پس میں کہوں گا۔ وہی وہی، جس نے میرے بعد نبی کر دی۔ (مشکوٰۃ علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روز قیامت کے روز مسلمانوں کو روک دیا جائے گا تو انھیں اس پر تشویش ہوگی۔ وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کسی سے شفاعت کر دہیں جو اس جگہ سے جس نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ تدریس سے پیدا فرمایا، اپنی جنت میں آپ کو رہایا، فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کر دیا اور تمام چیزوں کے آپ کو نام بتلائے، لہذا اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کر دیجیے کہ ہمیں اس جگہ سے نجات بخشنے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک نذر کش کا ذکر کریں گے جو وقت سے کھانے کے سلسلے میں سرزد ہوئی اور جس سے منع فرمایا گیا تھا۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت کوح کی بارگاہ میں جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کے لیے پہلانی بنا کر مبعوث فرمایا تھا۔ لوگ حضرت نور کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک نذر کش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی کہ تم کے بزرگوار کو دیکھتے تھے۔ فرمائیں گے کہ تم اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم کی خدمت میں جاؤ۔ وہ فرمائیں گے کہ میں بھی تمہارے کام نہیں آسکتا اور اپنی تین ایسی باتوں کا ذکر کریں گے جو ظاہر کے خلاف تھیں۔ فرمائیں گے کہ تم حضرت موسیٰ کی بارگاہ میں جاؤ، جو ایسے بندے ہیں کہ انھیں تو ربیت دی ہم کو ہی کاشت

[illegible]

اُن سے ہی سدایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عجب آیا
 کا روز ہوگا، فرلوگ ایک دوسرے کے پاس چہرے پہرتے حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر
 ہو کر عرض گزار ہوں گے: اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیے۔ فرمائیں گے کہ
 میں اس کا اہل نہیں ہوں، اُن تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل اللہ ہیں۔ لوگ
 حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں
 اُن تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کھیم اللہ ہیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا
 اہل نہیں ہوں، اُن تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اہل کا کلمہ ہیں۔ لوگ
 حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں
 اُن تم محمد مصطفیٰ کی بارگاہ میں جاؤ۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ
 یہ میرا ہی کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت لوں گا تو مجھے اجازت مل جائے
 گی اُنہ مجھے اُنی یعنی محمدؐ کی الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں عہد وثقا کروں گا
 اور آج وہ میرے زمین میں نہیں ہیں۔ پس میں اُن محمدؐ کے ساتھ عہد بیان کروں گا
 اور مسجدہ ریزہ ہو جاؤں گا۔ کہا جائے گا کہ اسے عقدہ اسرار تھا، اُنہ کو کہ تبارہی بات سنی
 جائے گی۔ مانگو کہ نہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تبارہی شفاعت قبول کی
 جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اسے رب امیری امت، امیری امت۔ فرمائے گا کہ
 جاؤ اُنہ جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا پھر میں
 ہی کروں گا۔ میں واپس آ کر پھر اُنہ کے ساتھ عہد کروں گا اور مسجدہ ریزہ ہو
 جاؤں گا۔ فرمایا جائے گا کہ اسے عقدہ اسرار تھا، اُنہ کو کہ تبارہی سنی جائے گی، مانگو
 کہ تہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ
 اسے رب امیری امت، امیری امت۔ فرمایا جائے گا کہ اسے نبی نکال لو جس کے
 دل میں لائق کے دانے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا پھر میں
 اُنہ تعالیٰ کے وہی محمدؐ بیان کروں گا۔ پھر مسجدہ ریزہ ہو جاؤں گا۔ فرمائے
 گا کہ اسے عقدہ اسرار تھا، اُنہ کو کہ تبارہی سنی جائے گی، مانگو کہ تہیں دیا جائے گا اور
 شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اسے رب امیری امت،
 امیری امت۔ فرمائے گا کہ جس کے دل میں لائق کے دانے سے بھی بہت کم ایمان
 ہو اسے بھی جہنم سے نکال لو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر چہنی وفد واپس آ
 کر وہی محمدؐ بیان کروں گا اور اُس کے حضور مسجدہ ریزہ ہو جاؤں گا۔ فرمائے گا کہ
 اسے عقدہ اسرار تھا، اُنہ کو کہ تبارہی سنی جائے گی، مانگو کہ تہیں دیا جائے گا
 اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اسے رب امیری امت

کے لیے بھی اہانت و سرکشتی فرما جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ کر
فرمایا کہ اس کا نہیں ہوتا نہیں ہے لیکن مجھے اپنی عزت اپنے جلال اپنی کبریائی اللہ
اپنی عظمت کی قسم ہے کہ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ کر اسے
غیر نکال دوں گا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا ہر قیامت کے روز میری شفاعت سے پہلے پانچ سو آدمی
میں سے خاص دل سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ کر ہوں۔

(بخاری)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
گروہت لیا گیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے حضور پیش کی گئی اللہ آپ اسے پسند فرمایا کرتے
تھے۔ پھر فرمایا کہ میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سر وار ہوں جس روز لوگ
بروز و گلاب کے حضور کھڑے ہوں گے۔ سورج نزدیک ہو جائے گا تو لوگوں
کو اتنا غم و افسوس ہو گا جتنا ابلیس بر باد ہو گا۔ لوگ کہیں گے کہ تم اسے کیوں
میں دیکھتے ہو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے۔ پس
حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اللہ آگے حدیث شفاعت بیان کی۔
فرمایا کہ میں عرض کے نیچے جاؤں گا اللہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گا
پھر اللہ تعالیٰ ایسے عباد اللہ اچھے بنائیں گے کہ ان میں سے کچھ بھی تمہارے
پسے کسی پر نہیں کھو لایا گیا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اللہ اللہ
تمہیں دیا جائے گا اللہ شفاعت کہہ کہ قبول کی جائے گی۔ میں سر اٹھا کر عرض
گوارا ہوں گا کہ اے رب! میری امت اے رب! میری امت اے رب! میری امت اے رب! میری امت
کہ اے محمد! اپنی امت کے اُن لوگوں کو جن کو حساب نہیں ہے، جنت کے
دروازوں میں سے داخل کرو اور اُن سے داخل کرو اور اللہ یہ بانی صراط
میں دوسرے لوگوں کے ساتھ شریک ہیں۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جنت کی چوکیوں میں سے دو چوکیوں
کے درمیان آتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکرّمہ اللہ بچہ میں ہے۔

(متفق علیہ)

مُحَمَّدٌ رَافِعُ رَأْسِكَ وَقَدْ تَسَمَّيْتُ نَعْتَهُ وَ
أَشْفَعُ تَشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ ائْتِنِي فِي يَوْمٍ
قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَذَلِكَ وَغَيْرِي وَغَيْرِي
وَكَيْفَ يَأْتِي دَعْوَتِي لَا أُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(متفق علیہ)

۵۳۳۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعِدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ
أَوْ لِسَانِهِ - (رواه البخاري)

۵۳۳۶ وَعَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَلْحِقُهُمْ فَدَفَعَهُمُ الْبَرَاءَةُ وَكَانَتْ
تُعِيبُهُ فَتَهَسُّ بِهَا نَهْمَةً ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ
النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَوْمِ النَّاسِ يَوْمِ
الْعُلَمِيِّينَ وَذُنُوبِ الشَّمْسِ فَيَبْكُهُ النَّاسُ
مِنَ الْقَرْبِ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ
أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ كَشَفَ لَكُمْ رَأْسِي رَبُّكُمْ قِيَامُونَ
أَدَمَرُوا ذِكْرَ حَبِيبِ الشَّفَاعَةِ وَقَالَ قَاتِلِي
قَاتِلِي نَحْتِ الْعَرَبِينَ قَاتِلِي سَاجِدًا لِرَبِّي ثُمَّ
يَقْتَعُ اللَّهُ مَحَلِّي مِنْ مَعَامِيدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ
عَلَيْهِ وَشَيْئًا لَهُ يَفْتَحُهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي ثُمَّ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ رَافِعُ رَأْسِكَ وَنَعْلُكَ وَنَعْلُكَ
تَشْفَعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمِّتِي يَا رَبِّ أُمِّتِي
يَا رَبِّ أُمِّتِي يَا رَبِّ قِيَامَ يَا مُحَمَّدُ أَدْعِي
مَنْ أَمَّتِكَ مِنْ أَجَابِ عَيْبِهِمْ مِنَ الْبَابِ
الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ
النَّاسِ فِي مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ
ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ مَا بَيَّتِ
الْبَصَرُ أَعْيُنَ مِنْ مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيَّتِ

مَكَّةَ وَهَجَرَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۲۷ وَعَنْ حَنْبَلٍ فِي حَوِثِ الشَّعَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرِّجْعُ مَقْشُورَانِ جَنْبَيْهِ الْهَوَسَاطُ يَمِينًا وَشِمَالًا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۲۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي ذَاكِرٍ هَوَسَ رَيْبُ الرَّهْنِ أَهْلَكَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ قَرْنَهُ وَوَقَّى وَقَالَ عِيْسَى إِنَّ تَعْبًا بَعَثَ قَوْمٌ عِبَادَكَ قَوْمٌ يَدِينُ فَقَالَ الْفَقْرُ أَمْرِي أَمْرِي وَبَكَى فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا حَبِيبُ لِمَ أَذْهَبَ إِلَى مَحَبَّتِي وَرَبِّكَ أَهْلَكَ قَوْمٌ مَا يُبْكِيكَ فَإِنَّكَ جَبْرِيْلُ فَسَأَلَهُ لِمَ تَبْكِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِيُجِبَ رَيْبُكَ أَذْهَبَ إِلَى مَحَبَّتِي فَقُلْ إِنَّا سَرَفْنَاهُ فِي أَمْرِكَ وَلَا تَسْؤُهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۲۹ وَعَنْ أَبِي سَوِيْبٍ وَابْنِ خَالٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ هَلْ تَصَارُونَ فِي تَوْبَةِ الشُّمُسِ يَا لَكُمْ بِمَوَاصِفٍ كَيْسَ مَعَهَا حَبَابٌ وَهَلْ تَصَارُونَ فِي تَوْبَةِ الْعَمَلِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَصْفَا كَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تَصَارُونَ فِي تَوْبَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَصَارُونَ فِي تَوْبَةِ أَحَدٍ هَذَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَنٌ مُرَوَّنٌ لِيَسْمِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَاتٍ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَنْشَأُ قَطْرَتٌ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا كَرِهَتْهُ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْْبُدُ اللَّهَ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شفاعت میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا امانت اللہ صمدی کو بھیجا جائے گا تو وہ دل مضطرب کے فائز اور بائیں جانب گھڑی ہو جائے گی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسندہ ابراہیم اس ارشاد درباری کی تلاوت کی کہ اے رب! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری ہمدردی کی وہ مجھ سے ہے (۳۶:۱۳) اور حضرت عیسیٰ نے کہا اگر تو انہیں تلاوت دے تو بیک در تیر سے بے بدل ہیں (۱۱۸: ۵) آپ نے دونوں ائمہ اٹھا کر کہا اے اللہ امیری امنت میری امنت اور روئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل! محمد مصطفیٰ کی طرف جاؤ اور تمہارا رب سب کچھ جانتا ہے۔ پس اُن سے روئے کی وجہ یہ تھی حضرت جبریل نے حاضر بارگاہ پر کراپ سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ انہیں بتا دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل سے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پیغام دلا۔ ہم تمہاری امنت کے بدلے میں تمہیں لامٹی کر دی گئے۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا قیامت کے روز ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیا صاف دودھ پر کے وقت نہیں سوچا کہ دیکھنے میں کوئی تڑپ نہ ہو تب تک کہ اس کے ساتھ بادل نہ ہو کیا صاف چاندنی طلت کے اندر نہیں چاند کو دیکھنے میں کوئی تڑپ نہ ہو تب تک کہ اس میں بادل نہ ہوں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ قیامت کے روز تمہیں دیوار الہی میں اتنی ہی تکلیف آئے گی جتنی ان میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر امنت اس کے پیچھے ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتا تھا پس جو اللہ کو چھوڑ کر بتوں اور نشانوں کی پوجا کرتے تھے وہ جہنم میں گئے جہاں انہیں کہہ دی جائے گی جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے انہیں ایک بتوں یا بتوں پر روزگار عالم اُن کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا وہ تم کیا دیکھ

وَيَقَالُ يَصِفُ وَيَتَارِ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرَجُوا قِيَحْرَجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ دَجِدَ كُفْرًا
فِي قَلْبِهِ يَشْقَالُ ذَرِكُ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرَجُوا قِيَحْرَجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ هَذِهِ لَمْ تَدْرُ فِيهَا خَيْرًا
فَيَقُولُ اللَّهُ شَقَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَقَعَتِ السَّيِّئُونَ
وَشَقَعَتِ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا رَجُلٌ الرَّاحِمُونَ
فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا ثُمَّ
يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا خَمْسًا فَيُلْقِيَهُمْ
فِي نَعْرِ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهُ كَهْرُ
الْعَيْتَةِ فَيُخْرِجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْعَيْتَةُ فِي
سَبِيلِ السَّيْلِ فَيُخْرِجُونَ كَاللَّذُودِ فِي رِقَابِهِمْ
الْعَوَارِي ثُمَّ يَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عَشَاءُ
السَّخَنِينَ أَتَخْلَعُونَ الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
وَلَا خَيْرَ قَدْ مَوَّهَ فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ
وَمِثْلَهُ مَعًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاهْلُ
النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ
وَشَقَالُ خَيْرٌ مِنْ خَدُّي مِنَ السَّمَاءِ فَأَخْرَجُوا
قِيَحْرَجُونَ قِيَحْرَجُونَ قِيَحْرَجُونَ قِيَحْرَجُونَ
فِي نَعْرِ الْعَيْتَةِ فَيُلْقِيَهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْجَنَّةُ فِي
سَبِيلِ السَّيْلِ كَالَّذِي تَرَوْنَ أَهْلًا تَخْرُجُ صَفَرًا مَلْنَوِيَّةً

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَيْبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ مَعْنَى
خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ كُثَيْبِ السَّائِقِ وَقَالَ
يُضْرَبُ الْفَرَسُ بِتَيْمَنَةٍ فَهَوَا فِي جَهَنَّمَ فَأَتُونَ أَهْلَ
مَنْ يَجُودُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمْتِهِمْ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ مَعَهُ

تائی فرمائے گا کہ فرشتوں نے شفاعت کر لی، انبیاء نے شفاعت کر لی اور مسلمان
شفاعت کر چکے اور باقی نہیں رہا مگر ارحم الراحمین۔ پس جہنم سے ایک مٹی بھر کر نکال
گا جس میں وہی لوگ ہوں گے جنہوں نے نکال دیا کوئی جہلائی نہیں کی ہوگی۔ وہ کوئلے
ہی چکے ہوں گے اور انہیں اس نہر میں ڈالے گا جو جنت کے دروازوں میں
ہے جس کو نہر حیات کہا جاتا ہے۔ پس وہ نکلیں گے پیسے کرڑے کرکٹ سے لے کر
نکلن گے۔ وہ موتیوں کی طرح نکلیں گے اور ان کی گردنوں پر مہری ہوں گی۔
اہل جنت کہیں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں جن کو جنت میں داخل کر دیا
اس کے بغیر کہ انہوں نے کوئی عمل کیا ہو یا کوئی نیکی آگے بھیجی ہو۔ ان سے
کہا جائے گا کہ تمہارے لیے ہے جو تم دیکھ رہے ہو اور اللہ اسی کے برابر اور
بہتر (متفق علیہ)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
جب موتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے
گا کہ جس کے دل میں رات کے دالے کے برابر بھی ایمان ہو اسے پہنچا کر
پس انہیں نکال دیتے گا جو دل میں کوئلے کے ہونگے۔ پس وہ نہر
حیات میں ڈالے جائیں گے تو وہ پڑیں گے پیسے کرڑے کرکٹ سے
نکلنے لگیں گے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ آزاد کردہ نکلتے ہیں۔
(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض کرتے
ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت کے وقت اپنے رب کو دیکھیں گے؟
پس حدیث ابو سعید کی طرح منہ ذکر کی سوائے پتھر کی کھڑے کے اللہ تعالیٰ
جہنم کی پشت پر عطا کر دیا جائے گا اور رسولوں میں سے اپنی امت کے
ساتھ سب سے پہلے گزرنے والا میں ہوں گا اور رسولوں کے سوا اس وقت

کوئی کام نہیں کرے گا اور رسولوں کا کلام اس روز اسے اثر نہ پہنچا، ہر
 گا۔ جہنم میں گندے ہڈیوں کے سداں کے کاغذوں جیسے۔ جن کو اللہ کے ہوا
 کوئی نہیں جانتا کہ کتنے بڑے ہیں۔ لوگ اپنے اعمال کے باعث اُچکے ایسے
 جائیں گے۔ اُن میں سے بعض اپنے اعمال کے سبب ہلاک اور بعض محفوظ رہیں گے
 محو سے ہوا میں گئے پھر نباتات پائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
 کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہو جائے گا اور انہیں جہنم سے نکالے گا
 اور وہ فرمائے گا اور جب اُن سے نکالنے کا ارادہ کرے گا جنہوں نے گواہی
 دی ہوگی کہ میں کوئی مسرور ہوں اور اللہ تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ اُسے نکال دو
 جو اللہ کی عبادت کرتا تھا۔ پس وہ انہیں نکال دیں گے اور وہ مسجدوں کی نشانیاں
 سے پہچانے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام کر دیا ہے کہ وہ مسجد سے
 کی نشانی کو کھائے۔ پس مسجد سے کی نشانی کے جو آدمی کی ہر چیز کو جہنم
 کھائے گی۔ پس انہیں نکالا جائے گا کہ ان کو کھائے ہوئے ہوں گے قرآن پر
 اُسوہ حیات والا جانے گا تو ایسے آئیں گے جیسے کرکٹ سے دانہ
 اُٹھتا ہے۔ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور
 جہنم میں سے وہ جنت میں داخل ہونے والا پھر آدمی ہو گا۔ وہ اللہ
 کی جانب منہ کر کے حق گزار ہو گا۔ اسے رب! میسر نہ جہنم کی طرف سے
 پھیر دے کہ اس کی ٹہنی بکے جھلس دیا اور اس کی تیزی نے بکھے جلادیا
 ہے۔ قرآن کے حکم کا شاہد ہیں اسی کا وہ وقت تو اللہ ہی سوال کرے گا ہر حق کو
 گا۔ تیری حجت کی قسم نہیں۔ پس وہ اللہ کو حمد و پیمان دے گا جو اللہ
 تعالیٰ چاہے گا تو اس کا منہ جہنم سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف
 متوجہ ہو گا اور اس کی تازگی دیکھے گا تو فرخانشی دے گا جتنی دیر اللہ
 چاہے گا پھر حق گزار ہو گا۔ اسے رب! مجھے دوزخ جہنم کے قریب کر
 دے۔ فرمائے گا کہ کیا تو نے حمد و پیمان نہیں دیا تھا کہ اس کے ہوا کوئی
 اور سال نہیں کرے گا ہر حق گزار ہو گا۔ اسے رب! میں تیری مخلوق میں
 سب سے بہ جنت نہ رہوں۔ فرمائے گا کہ شاید میں تجھے دوسے دنوں
 تو تو اور میں سوال کرے گا۔ حق گزار ہو گا کہ تیری حجت کی قسم میں کوئی
 اور سال نہیں کروں گا۔ پس وہ رب کو حمد و پیمان دے گا جو وہ چاہے گا
 اور اُسے دوزخ جنت تک پہنچا دیا جائے گا۔ جب وہ دوزخ سے پہنچے گا
 اور دیکھے گا جو اس میں تازگی، نشاط و اور سرور ہے تو قہقہے دیر اللہ چاہے

إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُ سَمِيعٌ
 سَلِيمٌ وَفِي جَهَنَّمَ كُلُّ لَبِيبٍ مُّثَلٌ شَوْكٍ السَّعْدَانِ
 لَا يَعْلَمُهُمْ قَدْ رَفَعُوا إِلََّا اللَّهُ تَخَلَّفَتِ النَّاسُ
 بِأَعْمَارِهِمْ فَبَيْنَهُمْ مَنْ يُؤْتِي بِحَمَلِهِ وَبَيْنَهُمْ
 مَنْ يُخْرِدُ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّىٰ إِذَا كَرَعَ اللَّهُ مِنَ
 الْقَضَاءِ بَيَّنَّ عِبَادُهُمْ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ مِنْ النَّارِ
 مَنْ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَهُ وَمَنْ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا
 إِلََّا اللَّهُ أَسْرَأَ الْمَسْكُوكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ
 يُعْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُهُمْ وَيَخْرُجُهُمْ بِأَنَّ الشُّجُورَ
 وَحَرَمًا لِلَّهِ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَشْرَ الشُّجُورِ فَكُلَّ
 ابْنِ آدَمَ قَاتِلُهُ النَّارُ لَا أَشْرَ الشُّجُورِ فَيُخْرِجُونَ
 مِنَ النَّارِ قَدْ أَصْحَبُوا فَيُصَبِّ عَلَيْهِمْ مَا أَلْهَوْهُ
 فَيُنْشِرُونَ كَمَا تَنْهَتِ الْعَبَّةُ فِي تَحْيِيلِ الشَّيْلِ
 وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ الْخَيْرُ
 أَهْلِي النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِرُوحِهِمْ قَبْلَ
 النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَصْرَفْتُ وَجْهِي عَنِ
 النَّارِ وَكُنْتُ قَشْبِي رِيعَهَا وَأَخْرَجْتَنِي ذَكَاءَهَا فَيَقُولُ
 هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْمَلْتُ ذَلِكَ أَنْ تَكُونَ فِيمَنْ يَكُونُ
 فَيَقُولُ لَا وَكَوْنُكَ فَيُعْطِي اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ
 مِنْ عَمَلٍ فَرِيضًا فَيَقُولُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ
 النَّارِ قَدْ أَقْبَلَ بِمِ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بِهَجَّتِهَا
 سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
 قَدْ مَنَعْتَنِي عَنْ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى
 أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْبَيْتَانِ أَنْ لَا
 تَسْأَلَ عِزِّي إِنْ كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
 أَكُونُ أَشْغَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ
 أَعْطَيْتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ عِزِّي فَيَقُولُ لَا وَ
 عِزِّي لَا أَشْغَى عِزِّي ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا
 شَاءَ مِنْ عَمَلٍ فَرِيضًا فَيَقُولُ مَا لِي بِبَابِ

وہ خدا کوئی دے گا اور عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔
 اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے ایبلیس خدایا پر تو کتنا عداوت ہے کیا
 تو نے عداوت بھان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا اللہ سوال نہیں کروں گا؟۔
 عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے برکت نہ دے دے
 وہ برابر دعا کرتا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ غرض بھرجائے گا اور عرض
 ہو کہ جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا اور فرمائے گا
 کہ تین بیان کر۔ وہ تین بیان کرے گا یہاں تک کہ اس کی تینیں ختم ہو جائیں
 گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں فلاں تینا بھی کر اور اس کا رب اسے یاد
 دلائے گا یہاں تک کہ وہ بھی پوری بھرجائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے
 لیے یہ ہے اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید کی روایت میں
 ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لیے یہ ہے اور اس کا دیکھ گناہ۔
 (مشفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا آدمی
 کسی پلے گا کبھی گرے گا اور کبھی اُسے اگلے جگہ لے گی۔ جب تک اُسے گا تو اس
 کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا۔ برکت والی ہے وہ ذات جس نے مجھے تھوڑے نجات
 دی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا فرمایا کہ اولین و آخرین میں سے کسی کو مٹا نہیں
 فرمایا ہوگا۔ اس کے لیے ایک دوزخ ظاہر کیا جائے گا کہ اسے رب! اسے
 مجھے اس دوزخ کے قریب کر دے کہ میں اس کا سایہ حاصل کروں اور اس کا
 پانی پیوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے ایبلیس جتنے یہ دے فلاں
 تو شاید تو اس کے سوا اور بھی مانگے؟ عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! میں وہ عداوت
 کر رہا ہوں کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں مانگے گا اور اس کا رب اللہ قبول کرے
 گا کہ وہ ایسی چیز کو دیکھ رہا ہے جس پر مبر نہیں کر سکتا۔ وہ اس کے نزدیک
 دیا جائے گا تو اس سے سایہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیے گا۔ پھر
 اس کے لیے ایک دوزخ اور ظاہر کیا جائے گا جو پہلے سے بھی خوبصورت
 ہوگا۔ عرض گزار ہوگا کہ اسے رب! مجھے اس دوزخ کے قریب کر دے
 تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کا سایہ حاصل کروں، میں اس کے سوا

الْجَنَّةَ قَدْ ذَا بَكَمَ يَا بَهَا كَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا
 فِيهَا مِنَ النَّصْرَةِ وَالسُّدُورِ فَكُنْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ
 أَنْ تَكُنْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِيكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعَدَّكَ
 النَّيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَةَ أَنْ
 لَا تَشَأَنَّ عِيَا لَنُوِيْ أَعْطَيْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
 تَجْعَلْنِي أَشَقَّ خَلْقِكَ فَلَا يَدَالُ يَدُ عَوْصِثَا
 يَعْصِيكَ اللَّهُ فَيُؤْتِي قَدْ ذَا صَدِيقَ أَذِنَ لَهُ فِي
 دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّى فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا
 انْقَطَعَ أَهْوَيْتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تَمَنَّى مِنْ
 كَذَا وَكَذَا أَتَبَلَّ يَدُ تَمَنَّى رَبُّهُ حَتَّى إِذَا
 أَتَمَّتْ بِهَا الْأَمَانَةَ قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَوَسَّطُ
 مَعَهُ فِي رِوَايَةِ آيَتِ سَعِيدٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
 لَكَ ذَلِكَ وَتَحْشَرُ أَهْوَيْتُ (مشفق علیہ)
 ۵۳۲۲ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ يَدِ خَلِ الْجَنَّةِ
 رَجُلٌ يَهُودِيٌّ مَرَّةً وَنَصْرَانِيٌّ مَرَّةً وَلَسَعُ النَّارُ
 مَرَّةً فَذَا جَا وَرَهَا انْفَتَحَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ
 الْيَوْمَ نَجَانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا
 مَا أَعْطَا أَحَدًا مِنْ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
 فَتَرَفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْرِي
 مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سِتْرَ لَهَا يَظْهَرُهَا وَ
 أَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ
 لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا فَيَقُولُ لَا
 يَا رَبِّ وَيَعَاوِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ عَنْهَا وَرَبُّهُ
 يَعْزِيهِ لَأَنَّهُ سَأَلَ مَا لَا مَبْرُورَ لَهُ عَلَيْهِ
 فَيُؤْتِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَقِيلُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ
 مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنْ
 الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْرِي مِنْ هَذِهِ

الشَّجَرَةَ لَا شَرَبَ مِنْ مَّاءِهَا دَاسْتَقَطَ بِظِلِّهَا لَا
 أَسْأَلُكَ عَنْهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَعَاوَدْتَنِي أَنْ
 لَا تَسْأَلَنِي عَنْهَا فَيَقُولُ لَعَنِي أَنْ أَذْنَبْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي
 عَنْهَا فَيَعْبُدُهَا أَنْ لَا تَسْأَلَ عَنْهَا وَرَبُّهُ يَعْبُدُهَا
 لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُدْمِئُ مِنْهَا
 فَيَسْتَقِطُ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءِهَا ثُمَّ يَرْجِعُ
 لَهُ شَجَرَةً عَنْهُ بَابُ الْجَنَّةِ هُوَ أَحْسَنُ مِنَ
 الْأَوَّلَيْنِ فَيَقُولُ رَبِّ آذِنِي مِنْ هَذِهِ فَلَا تَقْبَلْ
 بِظِلِّهَا وَلَا شَرَبَ مِنْ مَّاءِهَا لَا أَسْأَلُكَ عَنْهَا
 فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ تَعَاوَدْتَنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي
 عَنْهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ عَنْهَا
 وَرَبُّهُ يَعْبُدُهَا لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ
 فَيُدْمِئُ مِنْهَا فَذَا آذَنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ أَصْوَاتَ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ آذِنْتَنِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ
 آدَمَ مَا يَصْرِيئُ مِنْكَ أَيْضُوكَ أَنْ أَعْطِيكَ الدُّنْيَا
 وَمِنْهَا مَعَهَا قَالَ أَيُّ رَبِّ آسَأَمُ رَبِّي مِثِّي وَأَنْتَ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ فَصَبَحَكَ إِنَّ مَسْجُودَكَ قَالَ لَا
 تَسْأَلُونِي وَمَا أَصْحَابُكَ فَقَالُوا وَمِمَّ يَصْبُحُكَ فَقَالَ هَكَذَا
 مَسْجُودُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمِمَّ
 تَصْبُحُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ مَصْصِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 حِينَ قَالَ آسَأَمُ رَبِّي مِثِّي وَأَنْتَ رَبِّ الْعَالَمِينَ
 فَيَقُولُ لِي لَا آسَأَمُ رَبِّي مِنْكَ وَلَكِنِّي مَعَكَ مَا أَشْكُو
 قَوْلِي (رَدَّاهُ مُسَرِّقًا فِي رَدَائِيَّةٍ لَهُ عَثَرَ فِي سَعِيدٍ
 نَعْوَهُ الْإِسْلَامُ كَرَفَقَةٍ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيئُ مِنْ
 مِنْكَ لِي إِخْوَانُ الْحَوَائِثِ وَرَدَّادِيَّةٍ دِينِي كَرَدَّاهُ اللَّهُ
 سَلَّ كَذَا وَكَذَا أَحْسَنُ إِذَا انْقَطَعَتْ بِرَ الْإِمَارَةِ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ امْتَالِمْ قَالَ
 ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ رَدَّجَتَاهُ مِنَ الْحَوَائِثِ
 الْحَوَائِثُ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَكَ

کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے
 عہد میں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ تجھے اگر
 سے وہی تو شاید تو کوئی اندر سوال کرے۔ پس وہ عہد کرے گا کہ اس کے
 سوا کوئی اندر سوال نہیں کرے گا اور اس کا وہب فہم قبول کرے گا کہ اس نے
 ایسی چیز دیکھی ہے جس پر صبر نہیں کر سکتا پس اسے درخت کے نزدیک کرے
 گا۔ اس سے سائر حاصل کرے گا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر دروازہ جنت
 کے پاس اس کے لیے ایک درخت ظاہر کیا جائے گا جو پستے دونوں سے
 فرج صورت ہو گا۔ عرض کرنا ہر گاہ کہ اسے رب اچھے اس کے نزدیک کر دے
 تاکہ میں اس کا سائر حاصل کروں اور اس کا پانی پوں، میں اس کے ہوا اور
 کوئی سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے کیا تو نے مجھ سے
 عہد میں کیا تھا کہ اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔ فرمائے گا کہ اس نے
 اسے رب! کیوں نہیں۔ میں اس کے سوا کوئی اندر سوال نہیں کروں گا۔
 رب اس کا عہد قبول فرمائے گا کہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے کہ صبر نہیں کر
 سکتا۔ پس اسے اس کے نزدیک کر دے گا۔ وہ نزدیک ہو کر جب اپنی جنت
 کی آوازیں سنے گا تو عرض کرے گا کہ اسے رب اچھے اس میں داخل کر
 دے۔ فرمائے گا کہ اسے آدم کے بیٹے! تجھ سے مجھے کیا چیز نادر کرے
 کرے گی! کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ میں تجھ ساری دنیا جنتا اور اتنا
 ہی اندر دے دوں ہر عرض کرے گا کہ اسے رب! یہ تو مجھے مذاق معلوم
 ہوتا ہے جبکہ تو جہالوں کا رب ہے۔ پس حضرت ابی سہل سنیں پڑے اندر کیا کہ تم
 مجھ سے پہچنے نہیں کریں کیوں ہنسنا ہو گویا نے کہا کہ آپ کیوں ہنسے؟ فرمایا کہ وہی
 طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تھے تو وہی عرض کرنا ہوا کہ کیا رسول اللہ!
 آپ کو کس چیز سے ہنسیا؟ فرمایا کہ یہ وہی عالم اس پر ظاہر ہوا جبکہ اس نے کہا کہ یہ
 تجھے خلق معلوم ہوتا ہے جبکہ تو جہالوں کا رب ہے۔ فرمائے گا کہ میں تجھ سے ظالم نہیں
 کرتا بلکہ میں چاہتا ہوں اس کے کہنے پر ہمت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت میں حضرت ابوسہیل سے اسی طرح مروی ہے لیکن وہ اسے آدم کے بیٹے! تجھ سے
 مجھے کیا چیز نادر کرے گی؟ سے آخر حدیث کا ذکر نہیں کرتے بلکہ اس میں یہ ہے ہاں اللہ تعالیٰ
 اسے اچھا کرے گا کہ اس میں چری ہی ہوگی بلکہ اس کی تائید میں ہم وہاں کی توہین کرنا
 فرمائے گا کہ اس سے یہ ہے اندر اس کا وہی اندر۔ پھر اپنے گھر میں دال ہوگا تا کہ اس کی تائید میں
 اس کا اس میں گھر میں سے اندر وہاں کی گاہ کہ اس کے جس نے آپ کو ہمارے لیے نہ ہو

اور میں آپ کے لیے زندہ رکھا۔ ان کے گناہ تانے لگے مگر ان کا بے تباہی کر دیا نہیں فرمایا گیا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی لوگوں کو آگ کی پست پینچے گئے ان گناہوں کی سزا میں جو انہوں نے کیے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہیں جنت میں داخل فرمائے گا۔ انہیں جہنم کہا جائے گا۔

(بخاری)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ جہنم سے کدو مصلیٰ کی شفا سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے انہیں جہنم دے کہا جائے گا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ میری شفا سے نکالے جائیں گے جن کا جہنم دے نام پڑ جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس شخص کو اچھی طرح جانتا ہوں جو سب کے بعد جہنم سے نکلے گا اور سب کے بعد جنت میں داخل ہوگا ایک آدمی جہنم سے گھبرا کر نکلا تو اللہ تعالیٰ فرمائیے گا کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ وہ جائے گا اللہ کے لگا کر یہ تو بھری ہوئی ہے۔ عرض گزار ہو گا کہ اے رب! میں نے اُسے بھری ہوئی پایا ہے۔ فرمائے گا کہ ہاں جنت میں داخل ہو جا کہ تیرے بچے ساری دنیا کے برابر اور وہی گناہ مزید ہے۔ عرض گزار ہو گا کہ کیا یہ کچھ سے ہنسی مذاق کیا جا رہا ہے حالانکہ تو حقیقی بادشاہ ہے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ کے ہاں کیے نظر نہ گئے اور کہا جائے گا کہ اہل جنت میں سب سے کم تر نہیں ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ جنت میں سب کے بعد کون داخل ہوگا اللہ سب سے بعد کون نکلے گا۔ ایک آدمی کو قیامت کے روز لایا جائے گا۔ فرمایا جائے گا کہ اس کے منیر و گناہ اسے دکھاؤ اللہ کبیر و گناہوں کو ایک طرف رکھو۔ پس اس کے منیر و گناہ اس کے سامنے

آجیا تا لک کان فیقول ما اعطی احد منکم ما اعطیت
۵۳۴۳ ^{۱۵} وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِيُصِيبَ بَنَاتُ مَا سَلَّمَ مِنَ النَّارِ بِدُنُوْ
أَصَابَهَا حُورٌ فَقَدْ رَأَى خَلْفَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِقُرْبِهِ
وَرَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمَا الْجَهَنَّمِيُّونَ -

(رواہ البخاری)

۵۳۴۵ ^{۱۶} وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ قَوْمٌ قَسَتْ النَّارُ
يَشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ كَيْدُ خُلُوتِ الْجَنَّةِ وَيَسْمَعُونَ
الْجَهَنَّمِيِّينَ - (رواہ البخاری) وَفِي رِوَايَةٍ
يُخَذُّ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُهُمْ مُحَمَّدٌ
الْجَهَنَّمِيُّونَ

۵۳۴۶ ^{۱۷} وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَأَعْلَمُ أَخْرَجَ
أَهْلَ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَأَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ خُرُوجًا
رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْرًا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ
فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ نِسَاءً يَهْمُ فَيُخَيَّلُ لِنِسَاءِ أَهْلِ الْمَلَأَى
فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَى فَيَقُولُ أَذْهَبَ
فَأَدْخِلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرًا أَثَرُهَا
فَيَسْأَلُ السَّخَرَةَ مَرَّتَيْنِ وَتُصْحَكُ مَرَّتَيْنِ وَأَنْتَ الْمَلِكُ
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
حَتَّى بَدَأَتْ لَوَاحِدُهُ ذَكَاتٍ يُتَى ذَلِكَ أَهْلُ
أَهْلِ الْجَنَّةِ مَأْوِلُهُ -

(متفق علیہ)

۵۳۴۷ ^{۱۸} وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَأَعْلَمُ أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ
دُخُولًا الْجَنَّةَ وَأَخْرَجَ أَهْلَ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا
رَجُلٌ يَخْرُجُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيَقُولُ أَعْرِضُوا عَلَيَّ
وَسَاعِدَ لَوْنِي وَأَرْعُوا عَنْ رِيَايَا فَتَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَارٌ

جسے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی جنت کی طرف اللہ جنہی جہنم کی طرف
 چل پڑیں گے تو موت کو دیا جائے گا اور جنت و دوزخ کے درمیان رکھا
 جائے گا۔ پھر فریاد کر دیا جائے گا۔ پھر ایک نیا کمرے والا مکان دی کر دے گا
 کہ اہل جنت اہل جنت نہیں رہیں۔ اسے اہل جہنم اہل جہنم نہیں رہیں۔ پس
 اہل جنت کی خوشیوں میں اللہ بھی حاضر ہوا جائے گا اور جہنمیوں
 کا رنج و غم اللہ بھی بڑھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے عرض کی مسافت اتنی ہے جتنی عدن سے
 عمان الیقا تک۔ اس کا پانی دوزخ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
 میٹھا ہے۔ اس کے آبِ حور سے گنتی میں آسمان کے تاروں جتنے ہیں۔ جو
 اس سے ایک دھڑ پائے گا تو اس کے بعد اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی
 اس پر سب سے پہلے فقرائے مہاجرین آئیں گے جن کے ہاں کھجور نہ ہو
 اور کپڑے پٹے پٹائے ہوتے تھے۔ ناز و نعمت میں پنے والی عورتیں
 ان سے نکاح کروانا پسند نہیں کرتی تھیں اور ان کے لیے دروازے کھولے
 نہیں جلتے تھے (احمد ترمذی، ابن ماجہ) اللہ تبارک نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
 حضرت ترمذی ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ایک منزل پر آکر رہے۔ آپ نے
 فرمایا کہ جو عرض پیر سے پاس آئیں گے تم ان کا کھانہ کھو۔ حدیث بھی نہیں ہو عرض
 کی گئی کہ اس روز آپ کھتے تھے اور فرمایا کہ سات سو یا آٹھ سو۔
 (ابوداؤد)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری کھانہ ایک عرض ہے اور وہ فقر محسوس کریں گے کہ
 آنے والے کس پسندیدہ ہیں۔ مجھے ایسا کہ سب سے زیادہ آدمی میرے
 پاس آئیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
 حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا آپ میری شفاعت فرمائیں گے؟
 فرمایا کہ میں کر سکتا ہوں۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کو کہاں عرض

اللہ علیہ وسلم إذا صار أهل الجنة إلى الجنة و
 أهل النار إلى النار حتى يأتوا الموت حتى يجعل بين
 الجنة والنار ثقبين ثم ينادي مناديا أهلاً
 الجنة لا موت ويا أهل النار لا موت فنادى
 أهل الجنة فنادوا في فرحهم ونداد أهل النار
 حزنًا إلى حزنهم۔ (متفق علیہ)

۵۳۵۲ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدْنٍ إِلَى عَمَانَ الْبَلَقَاءُ عَالِيَةٌ
 أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالْأَنْبِيَاءُ
 عِدَّةٌ يُحَوِّرُ السَّمَاءُ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَفْطَمِ
 بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ دُرُودًا فَقَرَأَ الْمُهَاجِرُونَ
 الشَّعْثَ رُؤْسًا النَّاسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَبْكُونَ
 الْمُسْتَعْمَاتِ وَلَا يَنْتَمِعُ لَهُمُ الشُّدُودُ۔ (رواه أحمد)
 وَالْأَرْمِينِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا
 حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلْنَا مَنَازِلًا فَقَالَ مَا
 أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفٍ جُزْءٍ مِنْ يَزِيدُ عَلَى
 الْعَوْصِ قِيلَ لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعُ مِائَةٍ أَوْ
 ثَمَانُ مِائَةٍ۔ (رواه أبو داود)

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُورَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَآلِهِمْ لِيَتْبَهُونَ
 إِلَيْهِمْ أَلْ تَوَارِدَةُ فَلَا تِلْكَ لِأَجْوَادٍ أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ
 وَارِدَةً۔ (رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْفِعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ إِنْ أَفَاقْتُ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَنْ أَطْلُبَكَ قَالَ أَطْلُبُنِي أَوَّلًا مَا

تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَ عَلَى الصِّرَاطِ
قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَ عِنْدَ
الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْخَوْضِ قَالِي لَا أُحِيطُ
هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَوَاطِنُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۵۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَلِكَ
يَوْمَ يُنْفَخُ الْأَنْفُسُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَى كَرَمٍ مِمَّا كَسَبَتْ كَمَا يُكَلِّمُ الرَّحْلُ
الْجَدِيدُ مَنْ لَمْ يَلْقَ بِهِمْ دُخَانٌ كَسَعَتْهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ وَيُحَاوِرُهُمْ حِفَاةَ عُرَاءٍ غَيْرَ لَا فَيَكُونُ أَوَّلُ
مَنْ يُكَلِّمُ رَبُّهُمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى السَّوْاحِلِيُّ
فَيُؤْتِي بِرَبِّتَيْنِ بَيْنَهُمَا وَتَيْنِ مِنْ تَرِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ
أُتِيَ عَلَى رَأْسِهِ ثَمَرًا قَوْمٌ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَعًا
يَقْبِطُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۳۵۷ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ وَرَبِّ سَلَامَةٍ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۵۸ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ شَعَارُ حَقِيقِ الْأَمَلِ الْكَبِيرُ مِنْ أُمَّتِي - (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ حَارِثِ)

۵۳۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي ابْنُ قَيْنٍ عَيْنِي فَخَرَنِي
بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نَيْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ
فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ
شَيْئًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۳۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدِّ سَأَلَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي نَوْسٍ -

کر دیا؟ فرمایا کہ سب سے پہلے مجھے صراط پر تلاش کرنا۔ مرنے والا کہ اگر پہلے
صراط پر نہ پاؤں۔ فرمایا تو مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ مرنے والا کہ اگر
میزان پر بھی نہ پاؤں؟ فرمایا تو مجھے جے عرض کے پاس تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں
مقامات کے جہاں اندکسی جگہ نہیں جاؤں گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے
اندک کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ مقام محمود کیسے تو فرمایا کہ میں روز اللہ
تعالیٰ اپنی کرسی پر نزولِ اجلال فرمائے گا تو وہ ایسے چہرہ لئے گی جیسے نیا کھانا
اپنی لنگ کے باعث پر چڑھا ہے حالانکہ اس کی وسعت زمین و آسمان کا حدیث
نفا جیسی ہے اور تہیں ننگے پاؤں، ننگے جسم اندک غصے کے بغیر باہر آئے
گا تو سب سے پہلے جن کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم ہیں۔ اللہ
تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے جلیل کو لباس پہناؤ۔ پس ان کے لیے دو سفید
جوتے لائے جائیں گے پھر ان کے ہاتھ پہنائے جائیں گے پھر میں اللہ
تعالیٰ کے واپس باب ایک نکلیں پھر ہر ایک کو سب لائے اور چھٹے رکھ کر میں لے۔ (روایت)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز صراط پر ایمان والوں کا وسیع بیڑہ
ہوگا۔ اسے سب اسلامت رکھ، سلامت رکھ۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور
کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت اپنی اُمت کے گمراہوں، گمراہوں کے لیے ہے
اور ان کے اہل و اقارب کے لیے ہے۔ اسے حضرت جابر سے روایت کیا ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رب کے پاس ایک آنے والا آیا تو مجھے
نصف جنت میں داخل کرنے اور شفاعت کرنے میں سے ایک چیز کو چننے چاہیے
کاشفہ دیا گیا۔ میں میں شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے لیے ہے جو گمراہ
اللہ اللہ کے ساتھ کسی کو شہرہ کیا ہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)۔

حضرت عبداللہ بن ابوالہدیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کے
ایک فرد کو شفاعت سے جنت میں بھیجاؤں گا۔ یہ وہ فرد داخل ہوں گے۔

(رَدَّالْاَلْتَرْتِيبِي وَالْاَلْدَائِرِي وَابْنُ مَاجَه)

٥٣٤١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْكُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفَاسِقِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَنْفَعُ الْفَاسِقَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَاصِي وَمِنْهُمْ
مَنْ يَنْفَعُ الْعَاصِيَ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ -

(رَدَّاهُ الْيَرْمِينِي)

٥٣٧٢ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ أَمِنَ أَرْبَعَ مِائَةِ لَقِيٍّ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا كُنْتُ يَكْفِيهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا لَقَالَ عُمَرُ وَهَذَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْنَا أَنْ يَدْخُلَنَا اللَّهُ كُنَّا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ خَلْقَ الْجَنَّةِ يَكُنِّيَ وَاحِدٌ فَعَلَّ فَقَالَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ

(رَوَاهُ فِي تَرْجُومَتِ الشُّعْبَةِ)

٥٢٤٣ وَعَنْهُ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَهْجُ أَهْلُ النَّارِ فَيَسْمُرُ بِهِمُ الرَّجُلُ مَرَّةً
أَهْلُ الْجَنَّةِ يَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا
تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَقَيْتُكَ كُوبًا وَقَالَ بَعْضُهُمْ
أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ دَضْوَاءَ فَيَسْتَمِعُ لَهُ فَيُؤْتِيهِ
الْجَنَّةَ - (رَوَاهُ ابْنُ مَرْجَانٍ)

٥٣٤٧ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ الْمَدِينَةَ
أَشْتَدَّ مِيسَاهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا
فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ أَشْتَدَّ مِيسَاهُكُمَا قَالَا لَأَفْعَلَا
ذَلِكَ لِرَحْمَتِنَا قَالَ فَإِنْ رَحِمْتَنِي لَكُمْ أَنْ تَطْلِقَا
فَلْيَقْبَلَا أَفْعَلَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنْ الْقَارِئِ لِيُنْفِئَ أَحَدُهُمَا

(تقریباً ۱۰۰۰ سال قبل مسیح)

حضرت امیر سید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے بعضی وہ ہیں جو ایک پروردگار
کی شفاعت کریں گے اور بعض ایک قبیلے کی اور بعض ایک گھرانے کی اور بعض ایک
آدمی کی یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

تشریح

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے چار لاکھ افراد کو میرے حساب جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے کہ بارہ لاکھ افراد ہی تعداد اللہ پر صحت ہے۔ فرمایا کہ اللہ اگلے پچیس دنوں ملائقوں سے حاکم ہو جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ! ہمارے تعداد اللہ پر صحت ہے۔ فرمایا کہ اودھ اتنے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ابو بکر جانے دیجئے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ کو کیا خیر ہوئے؟ اگر اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے! حضرت عمر نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ایک ہی سب سے ساری مخلوق کو جنت میں داخل کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمر نے سچ کہا ہے۔

(شرح السق)

اُن سے یہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنمی صفت بستہ ہوں گے کہ ایک جفتی اُن کے پاس سے گزرے گا تو اُن میں سے ایک آدمی سے کہے گا کہ اے غلام! کیا آپ پہچانتے ہیں کہ میں نے آپ کو کیا پایا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں وہ بزرگ جس نے آپ کو وضو کئے ہے پانی دیا تھا۔ پس وہ ایسے کا شفاعت کرے گا کہ اُس سے جہنم میں داخل کر دے گا۔

(۱) (۲) (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے وہ شخص بہت ہی چلا میں گئے تو رب تعالیٰ فرمے گا کہ اے نبی کا جو اُن سے فرمائے گا کہ تم اپنا کس لیے چلا رہے ہو؟ وہ دونوں کہیں گے کہ ہم نے اس لیے ایسا کیا کہ تم پر رحم فرمائے گا۔ فرمایا کہ میری رحمت تمہارے لیے یہی ہے کہ اپنی جانوں کو کسی جگہ جہنم میں ڈال دو جہاں تھے۔ ایک اپنی جان کو ڈال دے گا تو اللہ

تھائی اس پر سلامتی والی عتذری کہ دے گا اور دوسرا کہہ کر ہی رہے گا۔ وہ اپنی جان کو عیسٰی قاتلے گا۔ رب تھائی اس سے فرمائے گا کہ تجھے اپنی جان اپنے ساتھی کی طرح نکالنے سے کس چیز نے منع کیا؟ پہلی گزار ہوگا کہ اسے رب! میں مجید رکھتا ہوں کہ کھلنے کے بعد بے دوبارہ اس میں نہیں بیٹھے گا۔ رب تھائی اس سے فرمائے گا کہ تیرے لیے تیری اسید کے مطابق ہے۔ پس اللہ تھائی کی رحمت سے دونوں جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

(ترمذی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جنم پر وارد ہوں گے۔ پھر اس کے اور تجربے سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق مغزریں گے۔ سب سے پہلے پہلے کھلے کھڑے، پھر اڑنے کی طرح، پھر گھڑ سوار کی طرح، پھر اونٹ سوار کی طرح، پھر رتھ سے اڑنے کی طرح اور پھر چلنے والے کی طرح۔

(ترمذی، دارمی)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک تمہارے آگے میرا عرض ہے اور اس کے دونوں کناروں کے درمیان جہاد اور اس کے بلکہنا صلہ ہے۔ یعنی درویشوں کے کہنا کہ وہ لوہا شام کی ہستیاں ہیں جن کے وہ ان تین دن کی مسافرت ہے دوسری روایت میں ہے کہ اس کے گلاس آسمان کے تاروں کے برابر ہیں جو اس پر درود بخواتم اس سے پے تو اس کے بعد اسے کہیں پیاس نہیں لگے گی۔ (مشفق علیہ)

حضرت عبداللہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مسلمان کھڑے ہوں گے تو جنت ان کے نزدیک کر دی جائے گی۔ پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوں گے: ہا ہا جان! ہم اسے بے جنت کھڑے کیے۔ فرمائیں گے کہ تمہیں جنت سے نہیں نکالوا مگر تمہارے باپ کی منہ شنس نے لٹکا میں اس لائق نہیں ہوں۔ تم میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ میں اس لائق نہیں کیونکہ میں

لَفْسَةٍ فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَلَيْهِمْ رَبْرًا وَّسُلْخًا وَيَقُولُ
الْأَخِرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى مَا
مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِي نَفْسَكَ كَمَا أُلْقِي صَاحِبُكَ فَيَقُولُ
رَبِّ ارْزُقْنِي أَنْ لَا تُجِيعَنِي فِيهِمَا بَعْدَ مَا أَخْرَجَنِي
مِنْهُمَا فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالَى لَكَ رِجَافُكَ فَيُدْخِلُهُ
جَنَّاتٍ إِيَّانَا يَرْجَى اللَّهُ -

(رواہ الترمذی)

۵۳۶۵ وَعَنْ ابْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ التَّارِكَةِ يَمْنُونَ
مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأُولَئِكَ كَلِمَةُ الْبَرِّ ثُمَّ قَالَ الرَّبِّ
ثُمَّ كَحَصْرِ الْقُرَيْشِ ثُمَّ كَالزَّكَاكِ فِي تَحْلِيلِهِ ثُمَّ
كَشْفَةِ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ -

(رواہ الترمذی والدارمی)

۵۳۶۶ عَنْ ابْنِ عَمْرٍاءَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضِي مَا بَيْنَ جَبِينِي
كَمَا بَيْنَ جَبِينِي وَآخِرُ حَوْضِي قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا
قَرْنَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا صَبْرَةٌ تَلُوكَ لَيْلٍ وَفِي رَوَاةٍ
فِيهِمَا أَبْرَأُ لِمَجْمُوعِ النَّاسِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ
يُظْمَأْ بَعْدَ هَذَا أَبَدًا -

(مشفق علیہ)

۵۳۶۷ وَعَنْ حُدَافَةَ وَابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ
تَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَزُولَ لَهُمْ
الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ يَا أَبَا نَا اسْتَغْفِرْ لَنَا
الْجَنَّةَ فَيَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةٌ
أَمْسَكْتُمْ بِصَاحِبِ ذَاكَ لَزْهَبُوا إِلَيَّ أُنِي أَرْبَابُهُمْ
خَلِيلُ اللَّهِ قَالَ فَيَقُولُ رَبُّكُمْ كَسْتُمْ بِصَاحِبِ

الْآخِرِينَ يَعْرِفُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ وَجَنَّاتٍ مِنْ
نَحْمِهِمْ فِيهَا دَرَجَاتُهَا دَرَجَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ
الْبَيْتُ لَهَا دَرَجَتَانِ فِيهَا دَرَجَاتُ الْقَوْمِ وَبَيْنَ
يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ لَا يَذَرُ الْكَتُوبُ يَأْتِي عَلَى وَجْهِهِمْ
فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ -

(متفق علیہ)

۵۲۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ
دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَالْأَرْضُ دُونَ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ مِثْلُهَا فَتَجْرُأُهَا الْجَنَّةُ
الْأَرْبَعَةُ دَرَجَاتٍ فَوْقَهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتَهُ
اللَّهُ فَاَسْأَلُوهُ الْفَرْدُ دُونَ (رَوَاهُ الرَّقْمِذِيُّ)
وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ
الْحَمِيدِيِّ

۵۲۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ كَسْرَتَانِ لَوْنُهُمَا
كُلُّ جُمُعَةٍ فَهَبَ رِيحُ الْيَقَالِ فَتَحْتَوَانِ فِي دُجُوهِهِمْ
فَرَبَّاهُمْ فَرَدَا دُونَ حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَجْعَلُونَ إِلَى
أَهْلِهِمْ فَرَدًا دُونَ حَسَنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ
أَهْلُوهُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَرَدَ دُونَكُمْ بَعْدَ تَحْسَنًا وَجَمَالًا
فَيَقُولُونَ دُونَكُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ أَرَدَ دُونَكُمْ بَعْدَ تَحْسَنًا
وَجَمَالًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۲۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَجَاتُ أَقْوَلِ دَرَجَةٍ يَكُونُونَ
الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ لَتَقَرُّ الَّذِينَ
يَكُونُ لَهُمْ شِدَّةٌ تَوَكَّبُ دَرَجَتِي فِي السَّمَاءِ ضَاءٌ
قُلُوبُهُمْ عَلَى قُلُوبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا يَخْتَلِفُ بَيْنَهُمْ
وَلَا مَبْغَضٌ لِكُلِّ امْرِئٍ مِمَّنْهُمْ دَرَجَتَانِ مِنْ
الْحُورِ الْعِينِ يُدْرِي مَعَهُ سَوْفِيَّتَيْنِ مِنْ ذُرَاةِ الْعِظَمَاءِ

کر نہیں دیکھیں گے۔ ایمان والے اُن کے پاس آتے جاتے ہوں گے۔ دُر
بانہ چاندی کے ہوں گے۔ نیز اُن کے برتن اُن کے چیزیں۔ دُعاغ سونے کے
ہوں گے۔ نیز اُن کے برتن اُن کے چیزیں ہوں گی۔ اُن لوگوں کے اپنے وہ کر
دیکھنے میں کبریا کی چادر کے سرا کوئی اُن کا دُعاغ نہیں ہوگی۔ یہ جنت
سک کی بات ہے۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے اندر سو درجے ہیں۔ ہر
دُر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان اور
فر دس اس میں سب سے اونچا درجہ ہے جس سے جنت کی چادروں
نہیں نکلتی ہیں۔ جس کے اوپر عرش ہوگا۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو
تو اس سے فر دس کا سوال کرنا۔ اسے فر دس سے روایت کیا ہے کہ
یہ بھی صحیحین اور کتاب الحمیدی میں نہیں ملی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ
کو لوگ آیا کر بیٹھیں گے۔ پس اُن کی ہر ایک چیز کے چھوٹے اور بڑے
کو لگے گی تو اُن کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ جس و جمال
بڑھ جائے گا۔ ہر ایک کو اپنے گھر والوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو
و کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے ہر ایک کا حسن و جمال بڑھ گیا ہے۔ وہ
کہیں گے کہ خدا کی قسم، ہمارے ہر ایک کے حسن و جمال میں جو اضافہ ہو
گیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں داخل ہونے والے پہلے گروہ
کی صف میں چھوٹے لوگوں کے چاند جیسی ہوں گی۔ پھر اُن سے نزدیک
والوں کی چمکتے ہوئے ستارے سے زیادہ روشن جہاں میں چمکتا ہے
اُن کے دل ایک ہی آدمی کے دل جیسے ہوں گے۔ جن کے درمیان نہ
اختلاف ہوگا اور خوشی۔ ہر شخص کی اُن میں سے دُر درجوں کے درمیان سے
ہوں گی۔ جس کے باعث ہر آدمی اور گشت کے اندر سے جن کی پندہریوں

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا

جنت اور اہل جنت کی صفات

پہلی فصل

٥٣٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَمَدُ ثِيَابِي وَثِيَابِي
 الْقَائِلِينَ مَا لَاعَيْنُ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا
 خَطَرٌ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ وَاقْرَءُوا إِن شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ
 نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ -
 (مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

٥٣٤٢ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَهُ خَيْرٌ
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوَاتِ أَصْرَاهُ مِنْ يَسَآءِ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَمَاتَ مَا بَيْنَهُمَا
 وَلَمَّا لَاقَ مَا بَيْنَهُمَا رُبِعَا وَلَنُصِيفَهُمَا عَلَى رَأْسِهَا
 قَرْنَيْنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

٥٣٤٢ وَعَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاً فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَهُ خَيْرٌ
 مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوَاتِ أَصْرَاهُ مِنْ يَسَآءِ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَمَاتَ مَا بَيْنَهُمَا
 وَلَمَّا لَاقَ مَا بَيْنَهُمَا رُبِعَا وَلَنُصِيفَهُمَا عَلَى رَأْسِهَا
 قَرْنَيْنِ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

٥٢٤٢ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَمُّونَهَا الرَّابِ
 فِي ظِلِّهَا مِائَةٌ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَنَقَابٌ قَدِيمٌ
 أَحَدُهُمْ فِي الْجَنَّةِ عَلَيْهِمْ مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ
 أَوْ غَرَبَتْ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۷۲ وَكَانَ آتِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ لَخَمَمَةً
 مِثْلَ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رِوَايَةٍ طَوْلُهَا
 سِتُّونَ مِثْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَبْرُدُونَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک بندے کے لیے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ کے دیکھیں اور نہ کسی کان سے سُنیں اور نہ کسی ہنڈی کے دل میں اُن کا خیال گزرا۔ اگر ختم چاہو تو یہ پڑھو: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ آنکھوں کی مشق کدالی کیا چیزیں اُن کے لیے چھپا رکھی ہیں۔ (۱۴:۳۲)۔ مشفق علیہ۔

اُن سے ہی رسالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
 جنت میں کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔
 (مشفق صلیب)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبحِ یاشام کے وقت اللہ کی لہ میں کھٹا دُیّا اور اُس کی ساری متاع سے بہتر ہے اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی زمین کی طرف جھانکے تو دونوں کی درمیانی جگہ کو چپکے سے اور دونوں کی درمیانی چیزوں کو فرسشیں جو سے بسا دے اور اُس کے سر کا لہ پٹہ دُیّا اور اس کی ساری متاع سے بہتر ہے۔

(بخاری)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ میلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں اگر سارا مٹوا سال تک چننا رہے تو اسے عبور نہ کر سکے اور جنت میں تم سے کسی کی کان بولا بلکہ اُن چیزوں سے بستر ہے جن پر سوچا طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ (مشفق عیسیٰ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مومن کے لیے جنت میں ایک ہی اندر سے نکالی گئی کاغذ ہو گا جس کی چوڑائی اور دوسری لمبائی یہ ہے کہ جس کی لمبائی ساڑھ میل ہے اس کے ہر گوشے میں مگر دسے ہزار گے جو دوسرا

فرمئے کہ یا رسول اللہ! وہ انبیاء نے کریم کے مقامات ہوں گے جن تک ان کے ہوا و ہر انہیں پہنچ سکے گا؟ فرمایا کہیں نہیں، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اُن لوگوں کے جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جنت میں ایسے داخل ہوں گے جن کے دل پرندوں کے دلوں جیسے ہوں گے۔

(مسلم)

حضرت ابو سہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت! اس میں گزار دوں گے کہ اے ہمارے رب! ہم تیرے لیے حاضر و مستعد ہیں اور ہر عبادی تیرے قبضے میں ہے۔ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو؟ عرض گزار ہوں گے کہ اے رب! ہمیں کیا حرج ہے کہ راضی نہ ہوں جبکہ ہمیں اتنا عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو اتنا عطا نہیں فرمایا۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمیں اس سے بھی افضل چیز نہ دے دوں؟ عرض گزار ہو گئے کہ اے ہمارے رب! اس سے افضل چیز کیا ہے؟ فرمائے گا کہ میں تمیں اپنی رضا مندی دیتا ہوں کہ اس کے بہنم سے کہیں ناکہ نہیں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک جنت کے اندر تم میں سے جس کو سب سے گھٹیا مقام ہو گا اُس سے کہا جائے گا کہ تیرا کوہ تھا کہ وہ تیرا کرے گا، پھر تیرا کرے گا۔ اُس سے کہا جائے گا کہ تیرے تینا میں پوری کر میں؟ عرض گزار ہو گا ہاں۔ فرمائے گا کہ تیرے لیے ہے جو تیرے تینا کر کے یا اور اس کے برابر دے۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سیحان، جیحان، فرات اور نیل سب جنت کی بہروں سے ہیں۔

(مسلم)

حضرت قتیبہ بن مرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بتایا گیا کہ اگر جہنم کے کنارے سے اُس میں ایک پتھر ڈالا جائے تو موزنا

المشتری أو المتغیر لیثما مثل ما بینہما قالوا یا رسول اللہ تلك متاثر لا یصلح ولا یصلحہا غیرہم قال بلی والذی فی نفسی ویدوم رجالا امثرا یا اللہ وسمعتہ المرسلیین۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ مِنْهُمْ مِثْلُ أَكْثَنِ وَالتَّائِبَةِ الْعَلِيَّةِ۔

(رواہ مسلم)

۵۳۸۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قِيَمُوا لَوْنِ لَبِيكِ رَبَّنَا وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ قِيَمُوا هَلْ نَضَيْتُمْ قِيَمُوا لَوْنِ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَحْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ قِيَمُوا أَلَا أُعْطِيَكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا قِيَمُوا لَوْنِ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ قِيَمُوا أَجَلْ عَلَيْكُمْ رِغَابِي فَلَا اسْخَطَ عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبَدًا۔

(متفق علیہ)

۵۳۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدٍ أَحَدٍ كَوْمِ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ تَمَنَّى قِيَمْتَنِي وَيَعْنِي قِيَمُوا لَهُ هَلْ تَمَنَيْتَ قِيَمُوا لَوْنِ قِيَمُوا لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَيْتَ وَفَوْضَلَهُ مَعَهُ۔

(رواہ مسلم)

۵۳۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّحَانُ وَجِيحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواہ مسلم)

۵۳۸۶ وَعَنْ عُثْبَةَ بْنِ عَزْوَانٍ قَالَ ذُكِرْنَا أَنَّ النَّعْجَرِيَّ مِنْ شَلَّةٍ جَهَنَّمَ فَيَهْرِي فِيهَا سَبْعِينَ

سال سے پہلے اس کی تہ میں نہیں پہنچ سکے گا اور خدا کی قسم وہ بھر دی جائے گی اور میں یہ بھی بتاؤں گا کہ جنت کی چمکوں میں سے دو چمکوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس پر ایک روز ایسا ہی آئے گا جب وہ کثرتِ ہجوم سے بھری ہوئی ہوگی۔
(مسلم)

دوسری فصل

حضرت البرہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی گزارش کر رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پید کیا گیا ہے، فرمایا کہ پانی سے ہم اپنی گزارش کرتے کہ جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ فرمایا کہ ایک اینٹ جس نے کی اور ایک اینٹ چاندی کی جبکہ اس کا گلا خشک اور بے آہٹ کی ٹکڑیاں موتی اور یا قوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا وہ آلام میں رہے گا، ٹکڑیاں نہیں ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا نہ موت آئے گی، دھن کے پتے پر پیش گئے اور نہ جہانیاں فنا ہوں گی۔

(احمد و ترمذی، دارقطنی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں کوئی درخت نہیں مگر اس کا پتہ سونے کا ہے۔

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں خود جسے چاہے اور ہر درخت درخت کے درمیان سو سال مسافت کا فاصلہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت البرہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے اندر سو درخت ہیں۔ اگر سارے جہان کو اکٹھا کر دیا جائے تو ان میں سے ایک کے اندر سما جائیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ فرشتہ مقرر ہوئے کہ بارے میں فرمایا کہ ان کی بندگی آسمان و زمین کی درمیان مسافت یعنی پانچ سو برس کی راہ کے برابر ہے۔

خَوَيْفًا لَا يَأْتِيَنَّكَ لَهَا قَعْرًا وَأَمَّا لِلَّهِ لَتَقْبَلَنَّ وَلَقَدْ ذُكِّرْنَا أَنْفُكَ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصْرَعِي الْجَنَّةِ مِائَةً أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَئِنْ لَبِيتَ عَلَيْهَا يَوْمَ ذُنُوبِهِمْ كَطَلَيْفٍ مِنَ الضَّحَاةِ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۳۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خَوَّيْنَا الْخَلْقَ قَالَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ لِمَنْتَ مِنْ ذَهَبٍ وَلِمَنْتَ مِنْ فضةٍ وَمَلَائِكَةُ الْجَنَّةِ الْأَذْقَرُ وَخَصَّصَ لَهَا الْكُلُوبُ وَالْأَيَّامُ وَتَوَيَّعَتْهَا الرُّعُفَاتُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَسْئَلُ رِيقًا بَعْثُهُمْ وَلَا يَكُنِي شَبَابُهُمْ۔

(رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْقَوَيْنِيُّ وَالْذَاوِيُّ)

۵۳۸۸ وَهَذِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاتُهَا مِنْ ذَهَبٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ حَسَنُ عَرَبِيٍّ) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ مِائَةً دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي لَحْدٍ لَمْ يَكُنْ لَوْ سَعَتْهُمْ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَتِّحُ عَرَبِيٍّ) ۵۳۹۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفَرَّشَ مَقَرُّوعَةً قَالَ أَرْتَفَاعُهَا لَكُمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مِائَةُ خَمْسِينَ مِائَةً سَنَةً۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَذِلَّ لِمَنْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَوْتُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى وَثَلٍ صَوْنِ الْكُفْرِ

لَيْكَةِ الْهَدْيِ وَالْمَرْءِ الْقَانِيَةِ عَلَى وَثَلٍ وَثَلٍ وَثَلٍ

دُورِي فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ قَتَلَهُمْ دُجَنَانٌ عَلَى كُلِّ

دُجَنَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُدْرَى مِنْهُمَا سَارِقَانِ مِنْ دُرَاهِمٍ

۵۳۹۳ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَلِكَ

مِنْ الْجَمَاعَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَطْبُقُ ذَلِكَ قَالَ

يُعْطَى قُوَّةٌ وَآخَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوَانَّ مَا يُعْطَى ظَهْرُ

رَمْلًا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَفَعَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوَانَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

أَهْلَكَ قَهْدًا أَشَدَّ لَطَمَسَ مَوْتُهُ مَوْتَهُ الشَّمْسِ

كَمَا لَطَمَسَ الشَّمْسُ مَوْتَهُ النُّجُومِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مُرَوِّدٌ

كَحُلِيِّ لَا يَفْنَى قَبَابُهُمْ وَلَا يَبْئَسُ رِيَابُهُمْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالذَّارِقِيُّ)

۵۳۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودًا

مُرَوِّدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ

سَنَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكُونُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ

رُفُوفًا مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ أَذِلَّ لِمَنْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَوْتُهُمْ وَجُوهُهُمْ عَلَى وَثَلٍ صَوْنِ الْكُفْرِ

لَيْكَةِ الْهَدْيِ وَالْمَرْءِ الْقَانِيَةِ عَلَى وَثَلٍ وَثَلٍ وَثَلٍ

دُورِي فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ قَتَلَهُمْ دُجَنَانٌ عَلَى كُلِّ

دُجَنَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُدْرَى مِنْهُمَا سَارِقَانِ مِنْ دُرَاهِمٍ

۵۳۹۳ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَلِكَ

مِنْ الْجَمَاعَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يَطْبُقُ ذَلِكَ قَالَ

يُعْطَى قُوَّةٌ وَآخَةٌ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوَانَّ مَا يُعْطَى ظَهْرُ

رَمْلًا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَرَفَعَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوَانَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

أَهْلَكَ قَهْدًا أَشَدَّ لَطَمَسَ مَوْتُهُ مَوْتَهُ الشَّمْسِ

كَمَا لَطَمَسَ الشَّمْسُ مَوْتَهُ النُّجُومِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مُرَوِّدٌ

كَحُلِيِّ لَا يَفْنَى قَبَابُهُمْ وَلَا يَبْئَسُ رِيَابُهُمْ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالذَّارِقِيُّ)

۵۳۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودًا

مُرَوِّدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءُ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ

سَنَةً (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَكُونُ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ

رُفُوفًا مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً مَكْنُوعَةً

مصدقہ النسخی کا ذکر تھا تو فرمایا: ہر سوار اس کی شناخت کے سامنے میں غمناک
چل سکتا ہے یا فرمایا کہ سوار اس کے سامنے میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اس
میں راوی کہ جنگ ہے۔ اس میں سونے کے پیٹھے ہیں اور اس کے پھل
ٹھکڑوں جیسے ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کڑے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ جنت میں ایک
شہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مضافات میں ہے۔ وہ دو درختوں سے زیادہ سفید
اور شہر سے زیادہ شیریں ہے۔ اس میں پرندے ہیں جن کی گریں
آواز میں ہیں۔ حضرت عمر بن الغار ہونے کو وہ تو بہت عرصہ ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے کھانے والے اس سے زیادہ عرصہ
ہو گئے۔ (ترمذی)

حضرت بکر بن عبد ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص عرض
گزارا کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں کوئی گھوڑا ہے؟ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے
تو جنت میں داخل کر دے تو تم یا قوت کے سہرے گھوڑے پر سوار
کے چاہو کہ وہ تیس جنت میں لیے پھرے جہاں تم چاہو تو ایسا ہو جائے
گا۔ ایک آدمی پوچھنے سے عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ کیا جنت میں
ارٹ ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے اسے اسے وہ جواب دیا جو اس
کے سامنے کر دیا تھا بلکہ فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تیس جنت میں داخل کر دے
تو وہ انہما سے لیے وہی ہوگا جو تمہارا بدل چاہے گا اور تمہاری آنکھ
لذت یاب ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک امرا بنی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول
اللہ میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں کیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جنت میں داخل ہوئے تو تیس
یا قوت کا گھوڑا دیا جائے گا جس کے ڈھ پر ہوں گے۔ تمہیں اس پر سوار کر
دیا جائے گا۔ پھر وہ تیس لے کر اسے گا جہاں تم چاہو گے۔ اسے ترمذی
نے روایت کی ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابوسودہ
راوی حدیث کو ضعیف کر رہا ہے اور اس نے عمر بن الخطاب کو فرماتے ہوئے
سنا کہ ابوسودہ منکر الحدیث ہے جو منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔

الْمُتَنَزِّلُ قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَيْنِ مِنْهَا
مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يَسِيرُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ رَاكِبٍ شَكَ
الرَّاوِي فِيهَا كَرَأْسِ الدَّهَبِ كَأَنَّ شَرَّهَا الْقَلْلُ
(رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
۵۳۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْثَرَ قَالَ ذَالِكُمْ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ
اللَّهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَسَدٌ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ دَاحِلٌ
مِنَ الْحَبَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْطَانِيهَا كَأَنَّهَا فِي الْحَبَلِ قَالَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَنَا حِمَّةٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَا أَلْعَمْرَيْنِ؟

(رواه الترمذی)

۵۳۹۹ وَعَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ حَيْلٍ قَالَ إِنْ اللَّهُ أَوْخَلَكَ
الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاؤُنَ أَنْ تَعْمَلَ فِيهَا عَلَى قَرْصٍ مِّنْ
يَا قُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيرُ عَلَيْكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ
لَا تَكُنْتَ وَسَانَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْوَيْلِ قَالَ قَلْبُ يَكُنْ لَهُ مَا قَالَ
يَصَاحِبُهُ فَقَالَ إِنْ لَمْ يَخْلَفْ اللَّهُ الْجَنَّةَ لَكُنْ لَكَ
فِيهَا مَا اسْتَهْتِ نَفْسُكَ وَلَنْ تَكُنْ عَيْنُكَ.

(رواه الترمذی)

۵۴۰۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَنِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي أَجْبَلِ الْخَلْقِ
أَفِي الْجَنَّةِ حَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ تَبَيْتُ بِفَرْسٍ مِّنْ يَّا قُوْتَةٍ كُ
جَمَلًا حَارًا فَعَمِلْتَ عَلَيْهِ نَحْرَ طَارِيكَ حَيْثُ شِئْتَ
(رواه الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ بِإِسْنَادِهِ
بِالْعَرَفِيِّ وَابْنُ سُوْرَةَ الرَّادِّيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ
وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُوْرَةَ
هَذَا مِنْكُمْ الْحَدِيثُ يَدْرِي مَا كَيْفَ

۵۴۰۱۔ وَكَفَنُ بَرِيدَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَوَدَّوْنَ وَوَأْتُهُ صَبَاتٌ فَأَلْقَوْنَ فِيهَا مِنْ هَذِهِ الْأَمْتَةِ دَارِبُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ (رواهُ الترمذی فی البیہقی فی کتاب البعث والنشور)

الْبَعْثُ وَالنَّشُورُ

۵۴۰۲۔ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَ أُمِّيُّ الدِّنَى يَدْخُلُونَ وَنَهْ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مِثْلُ التَّرَاكِبِ الْمَجْرُودَاتِ لَمَّا نَزَلُوا لَمْ يَضْطَحُوا عَلَيْهِ عَنِّي كَتَا دَمَنَّا كَبُهِوْ تَدُولُ - (رواهُ الترمذی فی وقال هذا حديثٌ صحيحٌ) وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَخْلُدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَازِكَةَ

۵۴۰۳۔ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتِ فِي الْجَنَّةِ كَسُوفًا مَا فِيهَا شَيْءٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا انْقِصَارٌ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ قَرَادَا اشْتَعَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا - (رواهُ الترمذی فی وقال هذا حديثٌ غريبٌ)

۵۴۰۴۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كُنِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سَوْرَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سَوْرَةٌ قَالَ لَعَنَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِمَقَاصِلَ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي وَقْعِ الرِّجَمِ الْجَمْعَةِ مِنَ أَثَرِ الدُّنْيَا فَيُؤْذَنُونَ لَهُمْ وَيُجِزُونَ لَهُمْ عَرِشَةً وَيُنْكَبُ لِي لَهُمْ فِي دَرَجَةٍ وَمِنْ رِيَاحِنِ الْجَنَّةِ فَيُؤْصَمُ لَهُمْ مِنْ ثَوْبٍ وَمَنْ مَنَازِلُ مِنْ كُؤُوه دَمَنَائِهِمْ مِنْ بَنَاتِهِ دَمَنَائِهِمْ مِنْ كَبَرِجِيٍّ دَمَنَائِهِمْ مِنْ دَهَبٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل جنت کی ایک سورت میں صغیر ہوں گی۔ اس امت کی ان میں سے انہی صغیر ہوں گی اور چالیس تمام امتوں کی۔ روایت کیا ہے اسے ترمذی نے اللہ جلّیٰ نے کتاب البعث والنشور میں۔

سالم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت جس دروازے سے جنت میں داخل ہو گی اس کی چوڑائی ماہر سوار کی تین سالہ مسافت کے برابر ہے۔ پھر وہ اُس پر تلگ ہوں گے اور خطروں پر گراؤں گے گندے نرل جائیں۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اللہ میں سے محمد بن اسماعیل سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے نہیں جانتے تھے اور کہا کہ جلد ہی ابوجبر کہہ دے نہیں روایت کرتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی بجز مردوں اور عورتوں کی صورتیں ہوں گی۔ جب آدمی کسی صورت کو پسند کرے تو اسے اختیار کرے۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

سید بن مسیب ایک دفعہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوہریرہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو کہ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں جمع کرے۔ سید غرض گزار ہوئے کہ کیا اُس میں بازار ہے؟ فرمایا اہل جنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنایا ہے کہ اہل جنت جب اُس میں داخل ہوں گے تو اپنے اعمال کے لحاظ سے اُس میں اُتریں گے۔ پھر دنیا کے دنوں سے روزِ جمعہ کی منقار کے برابر اُنھیں اجازت دی جائے گی تو اپنے رب کا دیدار کریں گے اور اللہ کا عرش اُن کے لیے ظاہر ہوگا اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کے اندر اُن پر تعقی فرمائے گا اور اُن کے لیے نور، موتی، یا قوت، زر، بعد، سونے اور چاندی کے سیر کے جائیں گے اور اُن میں سے ادنیٰ وہ ہے والا مشک اللہ کا فور کے لیے پرہیز ہے اور اُن پر عس نہیں کریں گے کہ کہ عیوں پر بیٹے والے

وَمَا يَرْبُؤُنَ فِيْصَةِ دِيْجَلِ اَدْنَا هُوَ وَمَا فِيْهِمْ
 دَفِيْ عَلَى كُتُبَانِ الْيَسْكَ دَا لُكَا فُوْرِيْ مَا يَرْدُ
 اَنْ اَمْعَابِ الْكُرَابِيْ بِاَفْضَلِ مِنْهُمْ هُوْلَا قَالَ
 اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَزَى رَيْتَا
 قَالِ لَعَنَهُمُ هَلْ تَشْتَمُوْنَ فِيْ دُوْرِيْ الشَّمْسِ فِي الْقِي
 لَيْلَةِ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالِ كَذَلِكَ لَا تَشْتَمُوْنَ فِي
 لَوْدِيْ رَيْتَا وَلَا يَسْتَلِيْ فِيْ ذَالِكِ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ
 اِلَّا حَاكَمَهُ اللّٰهُ مُعَاَضَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ
 يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتُ كَذَا اَوْ كَذَا
 قِيْنُ يَوْمَكَ بِبَعْضِ عَمَلَاتِيْ فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا
 رَبِّ اَكْفُرْ تَعُوْذُ فَيَقُوْلُ بَلَى فَيَسْعَدُ مَغْفِرَتِيْ
 بَكَلَّتْ مِنْ لَدُنْكَ هَلِيْمٌ قَبِيْطٌ هُمْ عَلَى ذَالِكِ
 عَشِيْمَةٌ هُمْ سَعَايَةٌ مَنْ فَوَّقَهُمْ قَامَطُوْتَ عَلَيْهِمْ
 طَبِيْبًا لَمْ يَجِدْ دَا مِثْلَ رَا حِيْمَةٍ خِيْتًا قَطْ دِيْقُوْلُ
 رَبَّنَا قَوْمًا اِلَى مَا اَعْدَدْتَ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخَذْنَا
 مَا اَشْتَهَيْنَا فَمَا فِيْ سُرُوْرًا قَدْ حَقَّقَتْ بِهَا الْمَلَائِكَةُ
 فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعَيُّوْنَ اِلَى مِثْلِهِ دَلِمَ تَسْمَعُ
 اِلَّا ذَاتُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْعُلُوْبِ فَيُحْمَلُ
 لَنَا مَا اَشْتَهَيْتَ لَيْسَ يَبَاغُ فِيْهَا دَلَا يُشْتَرَى
 دَفِيْ ذَالِكِ السُّوْرِ يَكْلِيْ اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ
 بَعْضًا قَالِ فَيُقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَرْوَلَةِ
 الْمُرْتَفِعَةِ فَيَكْلِيْ مِنْ هُوْدُوْنَةٍ وَمَا فِيْهِمْ
 دَفِيْ فَيَرْوَعُهُ مَا يَزِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَنَانِ
 فَمَا يَنْقُصُوْهُ اِلَّا رُحُوْدِيْ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ
 مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذَالِكِ اَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ
 اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا لَمْ تَنْصَرِفْ اِلَى مَتَا زِلْمَتَا
 فَيَسْتَلْقَانِ اِلَّا وَجْهًا فَيَعْلَنُ مَرْحَبًا وَاهْلًا لَقَدْ
 حُشِنَتْ قَدَانِ بِكَ مِنَ الْجَنَّةِ اَفْضَلُ مِمَّا
 قَا رَكْنَتَا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا حَاكَمْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا

اُن سے افضل ہیں حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا اُن کی تمہارے وہی وجوہات کے جائزہ دیکھنے میں شک کرتے ہو؟ ہم عرض گزار ہوئے: ہر میں۔ فرمایا کہ اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھنے میں شک نہیں کرو گے۔ اُس مجلس میں کوئی شخص بالی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے سجدہ ہو گا۔ پھر اُن میں سے ایک آدمی سے فرمایا کہ: اسے فلاں بن فلاں بیکار تھا نکار کرتا ہے کہ ایک دفعہ تو نے ایسا کہا تھا اللہ دنیا میں اُس کی عمدہ شکنی کے بعض واقعات یاد کروائے گا۔ وہ عرض گزار ہو گا کہ اسے رب بیکار تو نے مجھے بخش نہیں دیا۔ فرمایا کہ: کیوں نہیں؟ میری مغفرت کی رحمت سے ہی تو اس مقام پر پہنچا ہے۔ اسی دوران اُن کے اوپر ایک بادل چھا جائے گا اللہ بادشہ ہونے لگے گی کہ اُس جیسی خوشبو کبھی بستر نہیں آئی ہو گی۔ ہمارا رب فرمائے گا کہ اُس اعزاز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہارے لیے تیار کیا ہے اور اُس میں سے حسبِ فشانے وہ ہم اُس بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیرا ہوا ہو گا کہ اُس جیسا نہ آنکھوں نے دیکھا ہو گا، نہ کانوں نے سنا ہو گا اللہ دلوں میں اُس کا خطہ گزرا ہو گا۔ ہم جو چیز چاہیں گے وہیں اُٹھا دی جائے گی۔ اُس میں خرید و فروخت نہیں ہو گی، بلکہ الٰہی جنت ایک دوسرے سے ملیں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آنکھ مہربانہ والا دوسرے گھٹیا مہربانہ والے کرتے گا حالانکہ اُس میں گھٹیا کوئی نہیں ہو گا تو اُس کے اوپر جو لباس دیکھے گا اسے وہ پسند کرے گا۔ ابھی اُس کی بات پوری نہیں ہو گی کہ اپنے اوپر اُس سے بھی بہتر دیکھے گا اللہ یہ اس لیے کہ وہاں کوئی تم نہیں گھٹائے گا۔ پھر ہم اپنی ضرورت کی طرف توں گے تو اپنی چیزوں سے ملیں گے تو وہ کہیں گی خوش آئید۔ آپ کا حسن و جمال ہم سے جدا ہونے کے بعد اللہ ہی بڑھ گیا۔ ہم کہیں گے کہ آج ہم اپنے رب کے پاس دیکھنے تھے اللہ ہمارا یہی حق تھا کہ اسی طرح کرتے (ترمذی، ابن ماجہ) اللہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ
بَحْرًا مَاءً وَبَحْرًا عَسَلِيٍّ وَبَحْرًا لَبَنٍ وَبَحْرًا
الْحَمْرُ ثُمَّ تَشَقُّ الْأَنْهَارُ بَعْدَ رَدَاةِ التَّوْبَةِ فِي
رَدَاةِ الْبَارِئِ عَنْ مُعَادِيَةٍ

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک دریا پانی کا ایک شہر کا ایک
دریا عسل کا ایک شہر کا ایک دریا لبن کا ایک شہر کا ایک دریا
اسے ترمذی نے انور داری نے حضرت مسابہ سے اسے روایت کیا ہے۔

تیسری فصل

۵۲۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ فِي الْجَنَّةِ كَيْتِي فِي
الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسَدًا أَقْبَلَ أَنْ يَحُولَ ثُمَّ تَأْتِيهِ
أَصْرًا فَتَضَرِّبُ عَلَى صَنْكَبِيَّةٍ فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي
حَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْمِرْزَةِ فَإِنَّ أَذَى لَوْلَا
عَلَيْهَا تَضِيئُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُكَلِّمُ
عَلَيْهَا قِرْدَ السَّلَامَةِ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فَيَقُولُ أَنَا مِنَ
الْمَزِيدِ فَإِنَّهُ لَيَكُونُ عَلَيْهَا سَبْعُونَ ثَوْبًا فَيَنْفَعُهَا
بَصَرُهُ حَتَّى يَذِي مَخْرَجًا سَاقِيهَا مِنْ دَرَاوِ ذَالِكِ
فَالَّتِ عَلَيْهَا مِنْ الْبَيْتِجَاتِ رِثَ أَذَى
لَوْلَا وَمِنْهَا تَكُونُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ -

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک آدمی کو دس بیٹے سے پیشہ نیکوں
سے ٹیک لگائے گا۔ پھر اُس کے پاس ایک عورت آئے گی جو اُس کے کندھوں
پر اٹھ سکے گی وہ اُس کے ہنسا میں اپنی صورت کو آئینے سے زیادہ صاف
دیکھے گا۔ اُس پر جو سب سے گھٹیا سوتی ہوگا وہ مشرق و مغرب کی درمیانی جگہ
کو چمکائے گا۔ وہ سلام کرے گی اللہ میرا ہے جناب دے گا اللہ بڑے چمکے گا
کہ تو کون ہے؟ کہے گی کہ میں نامہ نعت ہوں۔ اُس کے اوپر ستر پہن
ہوں گے لیکن نظر اُن سے ہار جائے گی یہاں تک کہ اُن کے اندر سے
اُس کی ہنسی کا گواہ نظر آئے گا۔ اُس عورت کے سر پر تاج ہوگا، جس کا
اُنی سوتی مشرق و مغرب کی درمیان جگہ کرچکا دے۔

ما نصہ

(رداء احمد)

۵۲۰۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
النَّبَاذِيرِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ
رَبَّهُ فِي الدُّخْرِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ
بَلَى وَلَكِنِّي لَمْ أَجِدْ أَنْ أَرْزُقَ فَبَدَأَ رَفِيًا دَرَا الطَّرِيقَ
تَبَانُهُ وَاسْتَوَاهُ وَاسْتَحْصَادُهُ فَكَانَ امْتِثَالُ
النَّجْمِ يَفْقَرُ اللَّهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا بَنِي آدَمَ
فَإِنَّهُ لَا يَشْبَحُكَ شَيْءٌ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ يَا اللَّهُ
لَا تَحْزَنْ إِلَّا قَرِيبًا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ
رُحْمٍ وَأَنَا لَحْنٌ فَكُنْتُ يَا صَعَابَ دُرِّهِ فَضْجُكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان فرما رہے تھے اُنساپ کی بارگاہ میں ایک دیوانہ بھی
تھا کہ اہل جنت میں سے ایک آدمی اپنے رب سے کہتا تھا کہ میری اجازت
مانگے گا۔ اُس سے فرمایا جائے گا۔ کیا تو اپنی پسندیدہ حالت میں جیسے
عزیز گزار ہوگا۔۔۔ کیوں نہیں لیکن جس کا شفت کرنا چاہتا ہوں پس وہ جوتے
کا جوتا کھ بھیکے میں آگ آئے گا۔ فصل شد سے گی اور کامنے کے قابل ہو
جائے گی۔ وہ چہاروں کے برابر اونچی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔۔۔ اسے
ابن آدم اگر عجیب ہے کہ کوئی چیز تیرا ہیبت نہیں بھرتی۔ اعرابی نے کہا۔۔۔
عقل کی قسم! ہمیں تو وہ قریشی یا انصاری مسلم ہوتا ہے کیونکہ وہی کہتی
آدمی کرتے ہیں جبکہ ہم کہتی باڑی نہیں کرتے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۱۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخْوَأُ الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ - (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

تمہارے پیارے رسول پر یہ ہو گئے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا اہل جنت سر نہیں گئے؟ فرمایا کہ موت از موت کا بھائی ہے اللہ اہل جنت مرے گئے نہیں۔ اسے پہنچنے سے شبہ الا بیان میں روایت کیا ہے۔

بَابُ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى

وَيْدَارُ الْإِلَهِ كَابِيَان

پہلی فصل

۵۴۱۱ عَنْ جَوْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ سَعْدُونَ رَبِّكُمْ عِيَانًا ذِكْرِي رَوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا حِثَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَظَّرَ لَنَا الْقَمَرُ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ لَكُمْ سَعْدُونَ رَبِّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ وَلَا تَقْصُرُوا فِي رُؤْيَاكُمْ كَذِبًا اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَقْلِبُوا عَلَى مَنَاحِيكُمْ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۱۲ وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُونَ اللَّهُ تَعَالَى حَمْدُكَ وَنُشِيدُكَ أَزِيدُكَ فَيقُولُونَ أَلَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَدْعُنَا إِلَى الْجَنَّةِ وَتُخَيِّرُنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُدْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ وَحَبْرًا اللَّهُ تَعَالَى فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لَكَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَهُ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چاند کی رات کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور اسے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ اگر تم سے ہو سکے اللہ تم سب کو اس طرح سے پہلے اللہ سب کو غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے منسوب ہو اور توبہ کیا ہی کیا کرو۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: اور تفسیر بیان کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ سب کو اس طرح سے اللہ غروب ہونے سے پہلے (۴۰: ۱۳۰ - متفق علیہ)۔

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تم اللہ ہی کو ہی چہرے ہو؟ عرض کیا ہوں گے کہ کیا ہمارے چہرے سفید ہیں کہ دیے گئے؟ کیا ہیں جنت میں داخل نہیں کر دیا گیا؟ کیا ہیں جنم سے بچا نہیں دیا گیا؟ راوی کا بیان ہے کہ حجاب اٹھایا جائے گا تو وہ اللہ کا دیدار کریں گے اللہ انہیں کوئی ایسی چیز نہیں دی گئی ہوگی جو آپ رب کی طرف دیکھنے سے زیادہ پیاری ہو۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی: اور بھلائی والوں کے لیے بھلائی ہے اللہ اس سے بڑی نیادہ۔

(۲۶: ۱۰ - مسلم)

دوسری فصل

۵۴۱۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةٌ لِمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَتَعْتِمِدُ وَحَدَامِهِ وَسُكْرِهِ مِثْلَ مِثْرَةِ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَهُهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ عُدْوَةً وَعَيْشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ وَجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ تَأْوِئَةً لَوْ رِيَّهَا بَنَاهُ -

(رواہ أحمد والترمذی)

۵۴۱۴ وَعَنْ أَبِي نَزِيرٍ الْعَقْبِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُنَّا نَرَى رَبَّنَا مَخْلِبًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ بَلَى قُلْتُ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ قَالَ يَا أَبَا نَزِيرٍ أَلَيْسَ كُلُّكُمْ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَخْلِبًا يَوْمَ قَالَ بَلَى قَالَ فَكَيْفَا هُوَ عَيْنٍ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ -

(رواہ أبو داود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت میں سے سب سے کم مرتبہ والا جب بانوں، بیویوں، نعمتوں، اقدام اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا تو ایک ہزار سال کی مسرت تک بخیر رہے اور ان میں سب سے زیادہ مرتبہ والا وہ ہو گا جو ہر صبح دشنام دیدار الہی سے مشرف ہوگا۔ پھر یہ آیت پڑھی: اور کچھ نہ اُس صفرت زمانہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔ (۲۳/۲۲: ۵) (اصحاح ترمذی)

حضرت ابو نذیر عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! کیا ہم میں ہر ایک اپنے رب کو عورت میں دیکھے گا؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ میں عرض گزار ہوا: کہ اس کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: کہ اسے اللہ تعالیٰ کیا تم میں سے ہر ایک چھ دھویں کے چاند کو عورت میں عینیں دیکھتا؟ عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا: کہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک مخلوق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات تو بہت بزرگی اللہ عظمت والی ہے۔ (ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۴۱۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ تَوَدَّ أَنْ يَرَاهُ - (رواہ مسلم)

۵۴۱۶ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْغَوَادِمَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى قَالَ رَأَاهُ يَوْمَ الْغَوَادِمَا مَرَّتَيْنِ (رواہ مسلم) وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَى مُحْتَبَةً رَبَّهُ قَالَ عَسَى مَعَهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يُعَوِّلُ لَا تُدْرِكُ الْإِبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْإِبْصَارَ قَالَ وَيَعْلَمُ ذَلِكَ إِذَا أُجِلِّي بِتَوْبِهِ الْيَوْمَ هُوَ نُورُهُ وَقَدْ نَأَى رَبُّهُ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا: نہ تو کو کیسے دیکھتا۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یہ دل نے نگاہ پر نہیں کی جہاں انھوں نے دیکھا اور انھوں نے اُسے دُور دُور اُترتے ہوئے دیکھا (۱۲: ۵) کے متعلق فرمایا کہ دل کے ساتھ اُسے دُور نہ رہ دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ مگر یہ کہ بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوا: کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ آنکھیں اس کا عالم نہیں کرتیں اللہ وہ آنکھوں کا عالم نہ کر سکتا ہے۔ (۱۲: ۵) فرمایا کہ تم پر انکس ہے، یہ تو اُس وقت ہو گا جب وہ اپنے خاص نزد کے

مَرَّتَيْنِ -

۵۴۱۷ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَمَّا يَمُرُّهُ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَبَ حَتَّى سَاءَ وَبَتَّ لِيَبْأَلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا يَكُونُ رِشْمٌ فَقَالَ كَعْبًا لَاتِ اللَّهُ تَعَالَى فَكُتِبَ دُرَيْتَةً وَكَلَامَةً بَيْنَ مُحْتَدٍ وَمُؤَلَّى فَكُتِبَ مُؤَلَّى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَرُودِي قَدْ خَلَّتْ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمَتْ بَيْنَهُمَا قَعًا لَهُ شَعْرَتِي قُلْتُ رَوَيْتُ أَشَقَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكَذِبِي فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ يَا ابْنَةَ هَارِثَةَ جَبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِنْهُ أَوْ يَمُودُ بَعْدَ الْخَمْسِ الْخَبْرُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَاتِ اللَّهُ مُحَمَّدًا عَلِمُوا السَّاعَةَ وَيَنْزِلُ الْغَيْثُ فَقَدْ أَهْطَمُوا الْغِيَاةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جَبْرِيلَ لَهُ يَدُهُ فِي مَوْرَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَحْيَاءِ لَهُ يَدُهُ مَا تَرَى جَنَاحَ قَدْ سَدَّ الْأَفْنَ دَوَاهُ الْبَرِّ مَوْجِي دَرَدَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ فَلَا اخْتِلَافَ عَرَفِي وَدَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ يَعْزَلْتَهُ قَائِمٌ قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْتُ لِي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَتْ يَأْتِيهِ فِي مَوْرَقِ الرَّجُلِ ذَاتُ أَتَاةٍ هَذِهِ الْمَرَّةُ فِي مَوْرَتِهِ الْخَبْرُ هُوَ مَوْرَتُهُ قَدْ أَلْفَنَ -

۵۴۱۸ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكَذِبِي قَالَ فِيهَا كُتِبَ رَأَى جَبْرِيلَ لَهُ يَدُهُ وَمَا تَرَى جَنَاحَ مُنْفَقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

ساتھ ملحق فرمائے اور محمد نے اپنے رب کو دُور دُور دیکھا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ میں نے حضرت کعب سے ملے اور ایک چیز کے متعلق ان سے پوچھا۔ لیکن تعبیر کی کہ پہاڑ میں گورگہ کٹے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہم بنو ہاشم ہیں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے روایت اور حکام کو محمد مصطفیٰ اللہ اسحق بن محمد اللہ کے درمیان تقسیم فرمایا تھا کہ حضرت موسیٰ نے دُور دُور دیکھا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے دُور دُور دیکھا۔ مسروق کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ کیا محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ فرمایا تم نے ایسی بات کہی ہے کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ عرض گزار ہوا کہ شہر میں پھر تلاوت کی کہ اللہ بیشک تمہارا ہے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھی۔ (۵۴: ۱۸) فرمایا کہ کعب جبریل جبریل نے بتایا کہ محمد مصطفیٰ نے اپنے رب کو دیکھا یا میں پہلوں کا حکم فرمایا تھا ان میں سے کوئی چھپائی یا غیور محسوس کر جانتے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے طرہ یہ ہے۔ یہ بیٹھک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم انہ باری اُٹھاتا ہے۔ (۵۴: ۲۰) اس نے بہت بڑا جھوٹ بنایا۔ بات یہ ہے کہ محمد نے حضرت جبریل کو ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھا مگر دُور دُور ایک دُور سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک مرتبہ احیاء میں۔ ان کے چہرہ پر نہ ہیں جن سے آفتی کوڑھ صاف کیا تھا۔ (تذوی) اور امام بخاری و امام مسلم نے کچھ زیادتی کے ساتھ روایت کی اور دونوں حضرات کی روایتوں میں اختلاف ہے۔ فرمایا کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ پھر نزدیک ہوا اور آخر آیا لفظ دُور کماؤں کا حاصل لیا اس سے کم۔ (۵۴: ۱۸) اس کا مطلب کیا ہو گا؟ فرمایا کہ جبریل علیہ السلام تھے جو انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اور اس مرتبہ اپنی اس صورت میں حاضر ہوئے جو واقعی ہے تو آفتی کوڑھ صاف کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ دُور کماؤں کا حاصل لیا گیا یا اس سے بھی کم (۵۴: ۱۸) نیز جو دیکھا تھا اس کی دلی گواہی نہیں کہ (۵۴: ۱۸) نیز بیٹھک اُٹھوں سے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں (۵۴: ۱۸) کے متعلق فرمایا کہ سب میں حضرت جبریل کو دیکھا تھا ان کے چہرہ پر نہ ہیں (متفق علیہ) اور مذہبی کی روایت میں ہے کہ جو

دیکھا تھا اس کی دل نے تکذیب نہیں کی (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو طرف کے جوڑے میں دیکھا جنھوں نے زمین و آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیا تھا تر مذی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے: **وَجَلَسَ الْأَنْفُلُ لِنَبِيِّ رَبِّهِ** اپنے رب کی بہت بڑی نشانیوں میں سے دیکھیں (۵۳: ۱۱) فرمایا کہ آپ نے سبز رُفوف کو دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ لیا تھا۔ امام مالک بن انس سے ارشاد ربانی ہے اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (۵۳: ۱۱) کے متعلق پوچھا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے رب کی طرف۔ امام مالک نے فرمایا کہ صحت ہوتے ہیں۔ اس ارشاد ربانی کا کیا مطلب ہیں کہ ہر گز نہیں وہ اپنے رب سے اس روز عذاب میں رکھے جائیں گے۔ (۵۳: ۱۱) امام مالک نے فرمایا کہ قیامت کے روز لوگ اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہوں گے۔ فرمایا کہ مسلمان اگر قیامت میں اپنے رب کو نہیں دیکھیں گے تو کفار کو عذاب میں رکھے جانے پر مار دلائی جاتی۔ جیسا کہ فرمایا ہے: ہرگز نہیں، وہ اسی روز اپنے رب سے عذاب میں ہوں گے۔

(۱۵۱۸۳۱ - مستدرج السنہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اہل جنت نعمتوں کے اندر ہوں گے کہ ان کے اوپر ایک نور چھا جائے گا۔ دوسرا تھا کہ دیکھیں گے تو رب تعالیٰ ان کے اوپر جلوہ افروز ہو گا۔ فرمائے گا کہ اے اہل جنت! تم اسے اوپر سلامتی ہو۔ ارشاد ہوا کہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **مَسْجِدٌ رَّعِيمٌ** کی طرف سے سلام کیا جائے گا (۵۸: ۲۶) فرمایا کہ وہ ان کی طرف دیکھے گا اور یہ اس کی طرف دیکھیں گے اور جب تک اس کی طرف دیکھتے رہیں گے تو کسی اذیت کی طرف توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ ان سے عذاب فرمائے گا اور اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

جہنم اور جہنمیوں کی صفات

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ قَالَ مَا كَذَبَ الْغَوَاؤُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجِيْرًا فِي حُلَّةٍ مِّنْ رَّحْمَتٍ قَدْ مَلَكَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ قَلْبٌ مَّخَارِجِي فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى قَالَ رَأَى رَقْدًا أَحْضَرَسًا أَثَرُ السَّمَاءِ وَسُيْلٌ مَّا لَكَ ابْنُ آدَمَ عَرَفَ قَوْلِهِ لَعَالَى إِيَّيْكَ رَتَبَهَا تَا ظَرْفًا فَتَقِيلُ قَوْمًا يَقُولُونَ إِيَّيْكَ تَوَاتَمَ فَقَالَ مَا لَكَ كَذَبًا قَائِلًا هُمْ عَنْ قَوْلِهِ لَعَالَى كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَمَّحُجُّوْنَ قَالَ مَا لَكَ الْبَاسُ يَنْظُرُونَ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْيُنِهِمْ وَقَالَ لَوْ لَمْ يَرِ الْغَوَاؤُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ يُعَيَّرِ اللَّهُ الْكَفَّارِ بِأَلْعَابٍ فَقَالَ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمِئِذٍ لَمَّحُجُّوْنَ

(رواہ فی شرح السنہ)

۵۴۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَهْلُ الْجَنَّةِ فِي تَعْبِيرِهِمْ إِذْ سَطَمَ لَهُمْ نَوْرٌ فَرَعَوَادُ سَهْمٍ قَرِذَا الرُّبِّ قَدْ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَوْفِهِمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْهِمْ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قَالَ وَذَلِكَ قَوْلُهُ لَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبِّ تَعَالَى قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ وَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ فَلَا يَكْتُمُونَ إِلَى شَيْءٍ مِّنَ السُّؤْيِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى يَحْتَجِبَ عَنْهُمْ وَيَبْتَلِي نَوْرًا - (رواہ ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا

۵۴۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا تیرے پاس سے کبھی کوئی ٹنگی گزری ہو؟ میں گوارہ ہوگا کہ خدا کی قسم اسے
رب ہمیں۔ میرے پاس سے کبھی کوئی تکلیف گزری اور نہ میں نے کبھی
کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: قیامت کے روز جس جہنمی کو سب سے ہلکا قذاب دیا جا رہا ہوگا
اُس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تیرے پاس زمین کی ساری دولتیں مٹی
تو کیا تو اس کا فدیہ دے دیتا ہوں؟ عرض گزار ہوگا: ہاں۔ فرمائے گا کہ میں
نے اس سے بہت ہی آسان بات کہے یہ کہا تھا جبکہ تو آدم کی بیٹی
میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا لیکن تو نے انکار کیا اللہ
میرے شریک بن جائے (متفق علیہ)۔

حضرت محمد بن عبد بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک
پکڑے گی، اور اُن میں سے کسی کو آگ گھٹنوں تک پکڑے گی اور اُن
میں سے کسی کو آگ کمر تک پکڑے گی اور اُن میں سے کسی کو آگ گردن
تک پکڑے گی۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں کافر کے کندھوں کا درمیان
فاصلہ جزیرہ نما صحرار کا تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ دوسری
روایت میں ہے کہ کافر کی ایک ہی داڑھ اُٹھ ہوا کیے برابر ہوگی اور اُس
کی جلد کی سونائی تین دن کی مسافت کے برابر (مسلم) اور اُشکتک النار
إلی ربیعھا حال صریح ابو ہریرہ پہنچے باب تعبیل الصلوة میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت کی آگ ہزار سال تک دہکائی گئی
تو سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک دہکائی گئی تو سفید ہو گئی۔ پھر ہزار سال
تک دہکائی گئی تو سیاہ ہو گئی۔ پس وہ سیاہ اور تاریک ہے۔

قَطُّ قِيمَتٍ لَا وَاللَّهِ يَأْتِي مَا صَرَفِي بَرُّنٌ قَطُّ وَلَا
رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

(رواہ مسلم)

۵۳۲۵ وَعَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لِلْأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ
الْقِيَمَةِ كَوْنًا لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ
تَتَّبِعِي بِهِ يَقُولُ نَعَمْ يَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ
أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبٍ أَدَمَانَ لَا
تُشْرِكُ فِي شَيْءٍ كَابَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

(متفق علیہ)

۵۳۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَابٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ
كَعَبِيْرٍ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ رُكْبَتَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَأْخُذُ الْتَائِلُ كَدُّوْرِهِ۔

(رواہ مسلم)

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَرْكَبِي الْكَافِرِي
النَّارِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالزَّاكِي الْمُسْلِمِ وَفِي
رِوَايَةٍ فَرَسٌ الْكَافِرِي مِثْلُ أَحَدٍ وَغُلْفٌ جَلْدِي
مَسِيرَةٌ ثَلَاثُ۔

(رواہ مسلم) وَكَرَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اُشْتَكَيْتِ
النَّارُ لِي رُبْعًا فِي بَابِ تَعْبِيلِ الصَّلَاةِ

۵۳۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَمِعُوْهُ قَالَ أَوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
أَحْمَرَتْ ثُمَّ أَوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى
أَبْيَضَتْ ثُمَّ أَوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى

اَسْوَدَتْ لَيْسَى سَوَادًا مَطْلُوبًا۔

(ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ مَلَكَ الْكَافِرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أَحَدٍ قَدْ قُتِلَ مِنْهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْبُورَةٌ مِنَ النَّارِ مِثْلُ بَيْتِ ثُلُثٍ مِثْلُ التَّبَدُّةِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کی ایک ہی داڑھ کو وہ احد کے برابر ہوگی اور اُس کی زبان کو وہ بیضا جیسی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ ربدہ کی طرح تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی۔ (ترمذی)

۵۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُلَظَّ حُلْدَانُ الْكَافِرِ أَشْكَانٍ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا قُلَانٌ فَوْرَسٌ مِثْلُ أَحَدٍ قُلَانٌ مَجْلِسٌ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر کی چوڑیاں اسیس لختہ موتی ہوگی اور اُس کی داڑھ کو وہ احد جیسی ہوگی اور اُس کے بیٹھنے کی جگہ اسی ہوگی جتنا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کا فاصلہ ہے۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۲۳۱ وَعَنْ أَبِي حُمَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ الْكَافِرُ لَيْسَ حَبِيبُ لِسَانِ الْفَرَسِ وَالْفَرَسَيْنِ يَتَوَكَّأُ كَالْقَامِ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ)

(ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کافر اپنی زبان کو ایک فرسخ یا دو فرسخ تک نکالتے رکھے گا اور لوگ اُسے رو نہیں گئے۔ روایت کیا ہے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُورُ جَمَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَدَّقُونَ فِيهِ سَبْعِينَ خَوْفًا وَيَهْدَى بِهِ كَذَلِكَ فَيُفَرِّدُونَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسود نامی آگ کا پہاڑ ہے جس پر جنمی شتر سال میں چڑھے گا اور اُس سے گرے گا۔ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہے گا۔ (ترمذی)

۵۲۳۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ كَأَنَّهُمْ عَلَى أَعْيُنِ النَّارِ فَإِذَا قُرِبَ إِلَى دَجْهِمْ سَقَطَتْ قُرُورُهُمْ وَجُجِهِمْ فِيهِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کفار کے متعلق فرمایا کہ وہ تین کی تلہمت کے مانند ہے۔ جب اُس کے چہرے کو اُس کے نزدیک کیا جائے گا تو اُس کے چہرے کی کھال اُس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

۵۲۳۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْحَيِيمُ لَيُصَبُّ عَلَى رُؤُسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَيِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِمْ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِمْ حَتَّى يَمُوتَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يَأْكُلُهَا كَمَا كَانَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کے سروں پر گرم پانی ڈالا جائے گا تو پانی اُن کے پیٹ تک جا پہنچے گا یہاں تک کہ جو کچھ اُس کے پیٹ میں ہو گا اُسے نکال ڈالے گا، یہاں تک کہ اُس کے قدموں سے نکلے گا۔ الصہر یہی ہے۔ پھر پیٹ جیسا ہو جائے گا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

۵۲۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوَلَّاهُ يُسْتَلَمُ مِنْ تَمَامِ صَدْرِهِ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يُكْرَهُ لِي فِيهِ لَيْكُمُهَا قَرَادًا أَذَلُّ وَشَرُّ شَدَى وَجَمَّةٌ وَدَقْعَتٌ كَرْدَةٌ رَأْسُهُ قَرَادًا شَرِيَّةٌ قَطْعُ أَمْعَاةٍ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِكُمْ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى وَسُقُوا مَاءً حَيًّا مِنْهَا قَطْعُ أَمْعَاةٍ هُوَ يَقُولُ قُلْتُ يَسْتَحْبِبُّونَهَا كَوَاسِمًا كَالْمُهْلِ يَقُولُ الْوَجْهَةُ بِشَرِّ الشَّرَابِ -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسَادُ فِي التَّارِ أَرْبَعَةٌ جُدْرٌ كَيْفُ كُلِّ جُدْرٍ مَسِيئَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَانٌ دَلَّوْا مِنْ عَسَائِي يُعَذَّبُ فِي الدُّنْيَا لَا تَنْتَ أَهْلُ الدُّنْيَا -

(رواه الترمذی)

۵۲۳۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ لَقُوا اللَّهَ حَيًّا مُلْقَمًا وَلَا تَمُوتُونَ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَانٌ قَطْرَةٌ مِنَ الزَّقِيقِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَا قَسَدَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَهَا يَشْفَعُ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ -

(رواه الترمذی وقال هذا حديث حسن صحيح)

۵۲۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ مَرَّ بِهَا كَانَتْ حَوْنٌ قَالَ تَشْوِيهِ الشَّارِ قَتَلْتُمْ شَفِئَةَ الْعَلِيَّ حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَكَبْ تَرِي شَفِئَةَ الشُّغْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سَوْتَهُ -

(رواه الترمذی)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشجارِ ربانیہ پر بیٹھنے میں تمام حصوں پر بیٹھنا عبادت کے متعلق فرمایا کہ جب اس کے منہ کے قریب کچا جائے گا تو وہ اُسے ناپسند کرے گا۔ اس کے قریب کیا جائے گا تو اس کے ہرے کو بخون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر جائے گی۔ جب اُسے پئے گا تو اس کی آنکھوں کو کاٹ ڈالے گا جو اس کے پانچوں کی جگہ سے نکل پھریں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ وہ گرم پانی پلائے جائیں گے جو ان کی آنکھوں کاٹ دے گا (۱۶: ۱۱۷) اللہ فرماتا ہے: اللہ وہ پانی مانگیں گے تو انہیں پتھرت جیسا پانی دیا جائے گا جو جڑ پانی ہے۔ (۲۹: ۱۸) - (ترمذی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے اعلیٰ کی چار دیواریں ہیں۔ ہر دیوار کی کوٹائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہے۔

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایک ڈول خستہ کو دنیا میں بہا دیا جائے تو دنیا واسے سارے درباردار ہو جائیں۔

(ترمذی)

حضرت ابیہا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی کہ اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور نہ مرنے اور مسلمان کی حالت میں۔ (۱۲: ۱۳) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم الزقِیق کو کھائے تو دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں کی زحمتی برادر کر دے گا۔ جس کا کیا حال ہو گا جو اسے کھائے گا۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہ وقت بیان کیا کہ ان حوٹ (۱۴: ۲۳) کے متعلق فرمایا کہ آگ اسے بخون ڈالے گی تو اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر سے جاگے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک جا پھنچے گا۔ (ترمذی)

۵۲۴۰ وَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنَّ لَكُمْ تَسْتَضِيْعًا فَبَاكُوا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَبْسُكَ دُمُوعُهُمْ فِي دُجُورِهِمْ كَالْمَاءِ حِينَ أَوَّلُ حَتَّى يَنْقُطَ الدَّمْعُ مَوْءٍ فَتَسِيلُ الدَّمَاءُ فَتَقْرَحَ الْعُيُونُ فَلَمَّا رَأَتْ سَفَاتُ الْأُحْجِيَّتِ فِيهَا لَجَرَتْ -

(رداءہ فی شرح السنۃ)

۵۲۴۱ وَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجَوْشُورُ فَيَعْبُدُونَ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَخِشُّونَ فَيُعَاثُونَ بِطَعَامٍ مِنْ صَدْرِهِمْ لَا يُسْمِنُونَ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَخِشُّونَ يَا لَطْعَامٍ كَيْفَا تُؤْنِ بِطَعَامٍ ذِي عَصَةِ فَيَدْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَالْوَا يُجِيدُونَ الْفُصْصَ فِي الدُّنْيَا يَا لَشَرَابٍ فَيَسْتَخِشُّونَ يَا لَشَرَابٍ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَ لَا يُبِيقُ الْحَمِيمُ قَدْ دَا دَنْتَ مِنْ دُجُورِهِمْ شَرٌّ وَجُورُهُمْ قَدْ دَا دَخَلَتْ بِطُورِهِمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُورِهِمْ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رَسُولُكُمْ يَا أَلْبَيْتُ قَالُوا بَلَى قَالُوا قَدْ دَعَوْا وَمَا دُعَاؤُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا مَا لَكُمْ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ هَلْ تَكُونُ مَا تَكُونُ قَالَ أَلَا عَمَلٌ بَيْنَ بَيْنٍ دُعَاؤُهُمْ قَدْ جَابَزَ مَا لَكَ إِنِّي أَهْمُ الْكَافِرَ قَالَ فَيَقُولُونَ أَدْعُوا رَبُّكُمْ فَلَا أَحَدٌ حَاتِرٌ رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا عَنَيْتَ عَلَيْنَا شِقَاقَنَا دَنْتَ قَوْمًا صَالِحِينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنَّا عِندَكَ خَائِدَاتٌ ظَالِمُونَ قَالَ فَيَجِيبُهُمْ أَحْسَنُ مِنْهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ قَالَ فَيُؤَنِّدُ ذَلِكَ الْكَلِمَاتِ كُلَّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزَّوْجِ وَالْمَرْوَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! رو بہ کار و افکار نہ ہر کے زور سے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنمی روئیں گے یہاں تک کہ اُن کے آنسو اُن کے چہروں پر نالوں کی طرح بہیں گے۔ جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو ان سے نکلے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چٹنے لگیں۔

(شرح السنۃ)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائے گی جو اُن کے غلاب کے برابر ہوگی۔ وہ مدد لگیں گے تو ضرر پہنچائے گا اُن کی مدد کی جائے گی جو نہ مرنے کے نہ بھوک میں کام آئے (۷۸: ۷۹) پھر کھانا مانگیں گے تو انہیں گلے میں اٹھکے والا کھانا دیا جائے گا۔ پس یاد کریں گے کہ دنیا میں ایسے کمانے کے وقت وہ پانی پیا کرتے تھے۔ وہ بے کسی بائیسوں سے اُن کے اوپر پانی ڈالا جائے گا۔ جب وہ چہروں کے نزدیک آئے گا تو چہروں کو بھون ڈالے گا۔ جب اُن کے بیٹھوں میں داخل ہوگا تو سب کچھ کاٹ دے گا جو اُن کے اندر ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ دار و دار جنم کر بلاؤ۔ کہیں گے کہ کیا رسول تمہارے پاس واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ کہیں گے کیوں نہیں۔ کہیں گے کہ دعا کرو جبکہ نہیں ہے کافروں کی دعا مگر بربادی۔ پس وہ کہیں گے کہ مالک کو بلاؤ۔ چنانچہ کہیں گے کہ اسے مالک! آپ کا رب ہماری موت کا فیصلہ فرمادے گا انہیں جواب دیا جائے گا کہ وہ جھوٹے رہنے والے ہیں۔ غمّش کا بیان ہے کہ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اُن کے چپکانے والا مالک کے جواب دینے میں ہزار سال کا وقفہ ہوگا۔ وہ کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو اور تمہارا رب سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ عرض کریں گے کہ اسے ہمارے رب! ہمارا بد بختی ہم پر غالب آگئی اور ہم بھٹکے ہوئے آدمی ہیں۔ اسے ہمارے رب! ہمیں اس سے نکال دے۔ اگر تم دوبارہ ایسا کریں تو ہم ظالم بنوں گے (۷۳: ۷۴) انہیں جواب دیا جائے گا کہ دور ہو جاؤ اور حکم نہ کرو۔ راوی کا بیان ہے کہ اُس وقت دعا و درازی اور حسرت و دوا دیا کریں گے عبد اللہ بن عبد الرحمن راوی کا بیان ہے کہ میں لوگ اس حدیث کو مرفوعاً

وَالْوَيْلُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَوَّيْتُ عَنْهُمَا التَّحْمِينَ النَّاسُ لَا يَرَوْنَ هَذَا الْحَدِيثَ -

بیان نہیں کرتے۔

(ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۴۲ وَعَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَكُونُونَ النَّارَ أَنْ تَكُونُوا النَّارَ فَمَا زِلَّ يَفْقَهُهَا حَتَّى تَوَكَّانَ فِي مَقَامِي هَذَا أَسَمِعَهُ أَهْلَ السُّوَيْ حَتَّى سَقَطَتْ حَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ وَعِنْدَ رَجُلٍ -

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں جہنم سے ڈانا کہوں گا۔ آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ اگر سفور میری جگہ پر ہوتے تو بازو ادا سے میں سن لیتے اور آپ کے اوپر جو چادر مبارک تھی وہ مقدس قدموں پر گر پڑتی۔

(دارمی)

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۳۴۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَ أَنَّ رِصَاصَةً وَمِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمُعَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةٌ تَحْمِلُ وَاقْتَرَسَتْ لِبَقَعَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَ لَوَ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السَّيْلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ تَعْرِهَا -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اتنا بڑا پتھر اللہ مبارک کا طرف اشارہ فرمایا، آسمان سے زمین کی طرف چھوڑا جائے جو پانچ سو برس کی راہ ہے تو اس سے پہلے نہ زمین پر آجائے گا اور اگر اسے زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو اس دن کے چالیس سال پہنچائیں گے اس سے پہلے کہ وہ اس کی جڑ یا تہ میں پہنچے۔

(ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۳۴۴ وَعَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَاوِيًا يَقَالُ لَهُ هَبْ يَسْكُنْ كُلَّ جَبَّارٍ -

ابو بردہ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں ایک واوی ہے جس کو ہب کہا جاتا ہے ہر تکبر اسی میں سنہے گا۔

(دارمی)

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

تیسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم میں بڑے ہوجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک آدمی کے کان کی ٹوٹے کندھے تک نہو برس کی مسافت کے برابر مسدود ہوگا اور اس کی کھال شترگوں کی ہوگی اور اس کی داڑھ کوہ احد جیسی ہوگی۔

۵۳۴۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّى آتَ بَيْنَ سَحْمَةٍ أَوْ بَيْنَ أَحَدِهِمْ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةٌ سَبْعٌ مِائَتَ عَامٍ فَإِنَّ غِلْظَ جِلْدِهِمْ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَإِنَّ مِنْهُمْ مِثْلَ أُحُدٍ -

حضرت عبداللہ بن حارث بن جز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں چھٹھی اونٹوں جیسے سانپ ہیں۔ ان میں سے ایک ڈسے گا تو چالیس سال تک اس کے زہر کو عسوس کیا جائے گا اللہ جہنم میں بکچرے ہیں جیسے پالان ہند چمر۔ جب ان میں سے کوئی ڈسے گا تو اس کے زہر کا اثر بھی چالیس سال تک عسوس کیا جائے گا۔ ان دونوں کو احمد نے روایت کیا ہے۔

حسن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلمات کے دھندلے اندھ جانور جہنم میں گھسٹتے ہوئے پیر کے ڈھنڈوں کی طرح ہوں گے۔ حسن نے کہا کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس امام حسن ابی عمار شمس ہو گئے روایت کیا اسے سہتی نے سن ہابث الشریح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم میں داخل نہیں ہو گا مگر بد بخت۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! بد بخت کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق عمل نہ کرے اور اس کی نافرمانی نہ چھوڑے۔

(ابن ماجہ)

۵۴۳۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَزْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي النَّارِ حَيَّاتٌ كَأَمْثَالِ الْبَعِثِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ اللَّسْعَةُ فَيَجِدُ حَمَوتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَدَانِ فِي النَّارِ عَقَارِبٌ كَأَمْثَالِ الْبَعِثِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ اللَّسْعَةُ فَيَجِدُ حَمَوتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا۔

(رواه ابن أحمد)

۵۴۳۷ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّارُ وَالْقَمَرُ نَوَارَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَبَهُمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا تِلْكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ۔

(رواه البيهقي في كتاب البعث والنشور)

۵۴۳۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ كَذَّبَ بَعْلَ اللَّهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرِكْ لَهُ يَمْعُصِيَةً۔

(رواه ابن ماجه)

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

پہلی فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت اللہ دوزخ میں بکھٹی ہو گئی۔ دوزخ نے کہا کہ مجھے منکبروں اور جاہلوں کے ذریعے تزیین دی گئی ہے۔ جنت نے کہا کہ: مجھے کیا ہو گا کہ نہیں داخل ہوں گے مجھ میں مگر کمزور، مگر بچے اور سیدھے سادے لوگ۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تم میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے جس بندے پر چاہوں دم کرتا ہوں اللہ دوزخ سے فرمایا کہ تم میرا عذاب

۵۴۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَابَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَكَانَتِ النَّارُ أَدْنَىٰ يَأْتِي الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقِينَ دَخَلَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُونِي إِلَّا مُعْتَقَاتُ النَّاسِ وَسَقَطَتِمْ وَغَرَّتْهُمْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ دَحْشَتِي الْأَحْمَرُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي ذَلِكَ لِلنَّاسِ أَلَسَمَا أَنْتِ حَكِيمَةٌ

ہے تیسرے اندیشے اپنے میں بندہ کو یہی چاہیے کہ وہ اپنے دل میں سے
ہر ایک کے لیے ایک ہر ایک ہے پس جنم نہیں ہر سے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا
پیرا اس میں رکھے گا اور فرمائے گا۔ میں اس۔ اس وقت وہ ہر جائے گی انکس
کے۔ میں حق دوسرے جن سے بل جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے
کس پر ہی ظلم نہیں کرتا۔ رہی جنت تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق اور
پیدا فرمائے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں لوگ ہر ایک کے لیے ہر ایک کے لیے اور وہ کہے گی کہ کیا
اللہ تعالیٰ یہاں تک کہ اللہ رب العزت اس میں اپنا قدم مبارک رکھے گا تو اس
کا ایک حصہ دوسرے کے نزدیک ہو جائے گا۔ فرمائے گا۔ میں اس۔ تیسری
حضرت اور تیسری بدر کی قسم، جنت میں ہمیشہ دست ہر سے گی یہاں تک کہ اللہ
تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق پیدا کرے کہ اسے جنت کے نذر تھے میں ٹھہرائے
گا (متفق علیہ) اور حضرت العجۃؓ یا نسکا یا ۳۔ ولی حدیث انس
پچھے باب الرقاق میں مذکور ہو چکی ہے۔

أَعْدَابُ يَكُ مِنْ أَشْكَ مِنْ عِبَادِي ذَلِكُمْ وَاجِدَتْ
وَمَكْمَلًا مَكْمَلًا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ
اللَّهُ رِجْلَهُ يَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ فَهَذَا لَكَ نَمْتَلِي دَ
نِيَدُوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَطْلُو اللَّهُ مِنْ خَلْقٍ
أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۳۵۰. وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُكْفَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ
مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْجَنَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ
فَيَنْزُوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ
يَجْزِيكَ وَكَرْمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ
حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَمَنْ
الْجَنَّةِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَقَّقَ الْجَنَّةَ بِأَلْفِ مَكَارٍ
فِي كِتَابِ التَّوْقَاتِ -

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت پیدا کی تو جبریل سے
فرمایا کہ اس میں دو کعبے ہیں انھوں نے جاکر اسے دیکھا اور جو اس کے
دو دالوں کے لیے تیار کیا تھا۔ واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اسے رب
تیسری حضرت کی قسم، کئی ایسا نہیں سنا جائے گا جو اس میں داخل نہ ہو جائے۔
پھر اسے مشفقوں سے ڈھانپ دیا۔ پھر فرمایا کہ اسے جبریل اجا کر اسے دیکھو
وہ ملے اور اسے جاکر دیکھا۔ واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اسے رب اپنی
حضرت کی قسم، میں تو دیکھتا ہوں کہ سب اس میں ایک ہی داخل نہ ہو۔ جب
اللہ تعالیٰ نے جنم کر پیدا کیا تو جبریل سے کہہ کر اسے جاکر دیکھو۔ پس وہ
گئے اور اسے دیکھا۔ پھر واپس آکر عرض گزار ہوئے کہ اسے رب اپنی تیسری
کی قسم نہیں سنا جائے گا کہ اس میں ایک ہی داخل ہو پس اسے غائب
سے ڈھانپ دیا پھر فرمایا کہ اسے جبریل اجا کر اسے دیکھو وہ گئے اللہ

۵۳۵۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ لِجِبْرِيلَ
إِذْ هَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَا هَبَ فَانْظُرَ إِلَيْهَا فَلَمَّا
مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ
رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ
خَلَقَهَا بِأَلْفِ مَكَارٍ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِيلُ إِذْ هَبْ
فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَا هَبَ فَانْظُرَ إِلَيْهَا ثُمَّ
جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَكُنَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاءَ
قَالَ يَا جِبْرِيلُ إِذْ هَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَا هَبَ
فَنَظَرُ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا
يَسْمَعُ مِنْهَا أَحَدٌ قَدْ خَلَقَهَا فَخَلَقَهَا بِأَلْفِ مَكَارٍ

فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهِنَّ فَقَالَ فَذَهَبَ
فَنَظَرَ إِلَيْهِنَّ فَقَالَ آتَى رَّبِّي وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ
أَنْ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا -
(دَعَاكَ التَّوْحِيدُ وَأَبُودَادُ وَالشَّافِي)

اُسے دیکھا تو عرض گزار ہوئے یہاں سے وہ تیری عزت کی قسم میں توڑنا
ہوں کہ مبادا اُس میں داخل ہونے سے ایک بھی باقی نہ رہے۔
(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

تیسری فصل

۵۳۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ تُحَرِّقِي الْيَمِينَ بِأَشَارِ
بِيَدِهِ قَبْلَ قِيَامِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُبَيِّنْتُ الْإِن
مَنْ صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالْقَارِصَتَيْنِ
فِي قَبْلِ هَذَا الْعِدَارِ فَلَمَّا رَكَعَا لِيَوْمِهِ فِي الْخَيْرِ
وَالشَّرِّ -
(دَعَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک تہنہ ہمیں نماز پڑھائی اللہ سب پر عہدہ افروہ
ہو گئے۔ پس دست مبارک سے مسجد کے قبلے کی جانب اشارہ کر کے
فرمایا کہ جب میں تمہیں نماز پڑھاؤں تو ابھی ابھی اس دیوار کی جانب
مجھے جنت اور دوزخ ان کی شمالی صورت میں دکھائی گئیں۔ میں نے
نیک اور بدی میں آج جیسا دن نہیں دیکھا۔
(بخاری)

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

مخلوق کی پیدائش اور انبیاء علیہم السلام کا بیان

پہلی فصل

۵۳۵۳ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأَى النَّاسَ يَوْمَ الْبَرَاءَةِ وَكَانَ رَأَاهُ
قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبَشَرَى يَا
بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرَتَا فَأَعُوْنَا فَدَخَلَ نَاسٌ
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَقْبِلُوا الْبَشَرَى يَا أَهْلَ
الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا
جَمْعًا لَكِ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ فَلَمَّا لَكَ حَقٌّ
أَوَّلِي هَذَا الْأَمْرَ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَكَانَ
يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الرِّقِّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تميم کے کچھ افراد حاضر
بارگاہ ہوئے۔ فرمایا کہ بنی تميم! بشارت قبول کرو۔ عرض گزار ہوئے کہ بشارت
دیجیے اللہ مال عطا فرمائیے۔ پس یمن کے کچھ لوگ وہاں میں حاضر ہوئے۔
فرمایا اسے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تميم نے اسے قبول نہیں کیا۔
عرض گزار ہوئے کہ ہم قبول کرتے ہیں کیونکہ ہم دین کی بقدر حاصل کرنے کے
لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں اللہ یہ دینا فٹ کر بھگداس دنیا کی ابتداء کیسے ہوئی
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تھا اللہ اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی انا اس کا عرض بالی کے
اوپر تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پانچ مخلوق میں ہر
پرچہ کو دی۔ پھر ایک آدمی نے میرے پاس آکر کہا کہ اسے عمران! اپنی اولاد

کو کاش کر کے لاؤ۔ پس میں اسے تلاش کرنے چلا گیا۔ خدا قسم میں چاہتا ہوں کہ اگر یہ وہی گلی تھی لیکن میں کھڑا نہ ہوا۔
(بخاری)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک جگہ پر کھڑے ہوئے۔ پس میں غور کی پیداوار سے جانا شروع کیا یہاں تک کہ جتنی اپنے شانہ پر جنت میں داخل ہو گئے اللہ جتنی اپنے ٹھکانوں پر مجھ میں پہنچ گئے۔ اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور وہ بھول گیا جو بھول گیا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے غور کو پہلے کون سے پہلے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔ پس وہ لکھا ہر اس کے پاس شش پر ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنات کو غاص آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور آدم کو جس چیز سے پیدا کیا وہ تم سے بیان کر دی گئی ہے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت میں حضرت آدم کی صورت بنائی تو جب تک چار اڑے چھوڑے رکھا۔ (پس اس کے پاس یہ دیکھنے کے لیے پھیرے لگا کر وہ کیا ہے؟ جب اس نے دیکھا کہ وہ آدمی ہے لہذا جان گیا کہ یہی مخلوق پیدا کی ہے جس کو اپنے آپ پر خدا نہیں ہوگا (مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے قدم تھے تمام پرستی سال کی عمر میں اپنا غلتہ خود کیا۔

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں اہل بیت کی حضرت ابراہیمؑ نے کبھی ظاہر کے خلاف گزرتی سوانح پر

کُلُّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِيكَ قَاتَلَكُمُ اللَّهُ قَدْ ذَهَبَتْ قَاتِلُكُمْ أَهْلُهَا وَابْنُ اللَّهِ لَوْ دَرَسْتُ أَهْلَهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَكَلَامُهُ
(رواہ البخاری)

۵۴۵۳ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدَأِ الْخَلْقِ حَتَّى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَقِيقًا ذَلِكَ مِنْ حَقِيقَةٍ وَلَيْسَ مِنْ نَيْبَةٍ
(رواہ البخاری)

۵۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَتَبَ رِكَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ تَوَقُّ الْعَرْشِ
(متفق علیہ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِيَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ قُورٍ تَارٍ وَخُلِيَ آدَمُ مِنْ مَّا وَصَفَ لَكُمْ
(رواہ مسلم)

۵۴۵۷ وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَحَكَّمَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يُعَلِّمُهُ بِمَا يَنْظُرُ مَا هُوَ قَلْبًا رَأَاهُ أَحَبُّ عَرَفَ أَنَّ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَمَّا لَكَ
(رواہ مسلم)

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُتَنَ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ كَمَارِينَ سَنَةً يَأْتِيهِمْ
(متفق علیہ)

۵۴۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَتَبَ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْكَارَ كَيْدًا

ظاہر ہے کہ نبی نہیں دکھانے تھے۔ نبی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے انھیں ازبیت
پہنچائی کہ وہ اپنا جسم صوف اس لیے چھپاتے ہیں کہ ان کی جلد صراپ ہے یا کوڑھ ہے
یا ان کے نرے بڑھ گئے ہیں مائتہ ذوالی نے انھیں اس الزام سے بری کرنا چاہا۔
چنانچہ ایک روز وہ نہانے کے لیے تھنائی میں گئے اللہ اپنے کپڑے ایک پتھر
پر رکھ دیے۔ پتھر کے لیے کہ جاگ کھڑا ہونا، حضرت موسیٰ اس کے کچھ کچھ پیر
کپڑے میرے کپڑے کہتے ہوئے دھڑے دھڑے یہاں تک کہ نبی اسرائیل کے
ایک گروہ کے پاس پہنچ گئے انھوں نے عورتوں کو دیکھ لیا کہ اللہ تھنائی نے انھیں
جیسا حسین پہنا کر یا تھا۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم حضرت موسیٰ میں تو کر
خوابی نہیں۔ انھوں نے اپنے کپڑے لے لیے اللہ پتھر کو مارنے لگے۔ خدا
کی قسم! ان کے مارنے کے باعث پتھر میں تین یا چار یا پانچ فتنات
پڑ گئے۔

رسول خدا ﷺ

مُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک دفعہ حضرت ابراہیمؑ پر غسل کر رہے تھے کہ ان پر سورن کی چھیاں عمر نے گئیں۔ حضرت ابراہیمؑ انھیں بیٹھے گئے۔ ان کے رب نے بدلہ فرمائی: اے ابراہیمؑ! جو تم کو دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم! کیوں نہیں لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

مستحق طبع

اُن سے ہی روایت ہے کہ ایک مسلمان اُرد ایک یہودی کی آپس میں
 ٹکرائیں میں ہو گئی۔ مسلمان نے کہا کہ کلمہ ہے اُس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ
 کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ یہودی نے کہا کہ کلمہ ہے اُس ذات کی جس نے
 حضرت موسیٰ کو تمام جہانوں سے چنا۔ اس پر مسلمان نے دست درازی کی اللہ
 یہودی کے منہ پر پتھر مار دیا۔ یہودی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
 مانگاہ میں حاضر ہو کر آپ کو بتا دیا جو اُس کے اُرد مسلمان کے درمیان واقع ہوا
 تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان کو گھڑیا اللہ اس بارے میں اُمس سے
 حیانت فرمایا۔ اُرد نے عرض کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا: بے مروتی پر ترجیح نہ دو کیونکہ قیامت کے روز تمام انسان بے مروت

يُذِي مِنْ جُلْدِهِ شَيْئًا لِسْتَعْيَا وَفَإِذَا مِنْ أَذَاهُ
مِنْ بَيْتِ إِسْرَائِيلَ قَالُوا مَا كُنَّا لِهَذَا الشَّيْءِ
إِلَّا مِنْ عَذَابِ جُلْدِهِمْ إِمَّا بَرَصًا أَوْ أَدْرَةً فَإِنْ
اللَّهُ أَرَادَ أَنْ يُبْزِلَهُ قُلْنَا يَوْمَ نَدْعُوهُ لِيُعْطِلَ
قَوْصَهُ ثَوْبَهُ عَلَى سَعَرٍ فَقَدْ أَلْهَجُوا قَوْلَهُمْ وَكَفَرُوا
مُوسَى فِي الْكُرْبِيِّ يَقُولُ ثَوْبِي يَا عَجَبُ ثَوْبِي يَا عَجَبُ
عَلَى أَنْفِي لَمْ يَلِكْ مِنْ بَيْتِ إِسْرَائِيلَ كَذَابُهُ
عَدِيًّا مَا أَحْبَبَ مَا خَلَقَ اللَّهُ وَمَا لَوْ قَالَ اللَّهُ مَا
يَسْتَوِي مِنْ بَابٍ قَائِدًا ثَوْبَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ
مَرْبَا قَالُوا لَوَاتٍ بِالْحَجَرِ مَرْبَا قَالُوا لَوَاتٍ
بِالْحَجَرِ لَعَنَّا قَيْنَ أَكْرَمَ مَرْبٍ فَلَمَّا أَوْرَثْنَا
أَوْحَشْنَا-

وہی ہے جو ہم نے

٥٣٧٢ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ يُفْتَلِلُ غُرِيًّا تَغَرَّ
عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَبَعَلَ أَيُّوبُ يَحْمِلُهُ فِي
كُوبِهِ فَنَادَاهُ رَبِّي يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَغْنَيْتَكَ
عَمَّا تَكْزِي قَالَ بَلَى وَرَبِّي لَكَ وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي
عَنْ بَرَكَتِكَ -

رَوَاةُ الْجَاهِلِيَّةِ

٥٧٤٣ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبْرَأْ مِنْ الْمُسْلِمِينَ
وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي أَصْطَفَى
مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي
أَصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ
عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ
مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَآلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي وَعَلَى

مُوسَىٰ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَا صَعِقُ
مَعَهُمْ قَا كُنْ أَوَّلَ مَنْ يَقُتِلُ قَا ذَا مُوسَىٰ بَا طَشُ
بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي كَانَ فِي مَنْ صَرَفَ قَا قَا
قُبُلِي أَوْ كَانَ فِي مَنْ اسْتَنْدَىٰ اللَّهُ فِي رِوَايَةٍ فَلَا
أَدْرِي أَحْوَسَبَ بِصَفْوَةِ يَوْمِ الظُّرَىٰ أَوْ بَعَثَ قُبُلِي
وَلَا أَقُولُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلَ مِنْ يُوسُفَ بْنِ مَتَّى
وَفِي رِوَايَةٍ آفِي سَجِيدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ آفِي مَرْيَمَةَ لَا تَقْرَأُوا
بَيْنَ آفِي وَأَنْبِيَاءِ اللَّهِ -

۵۴۶۲ وَعَنْ آفِي مَرْيَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَّبِعُنِي يَعْزِي أَن يَقُولَ آفِي
خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ بْنِ مَتَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوسُفَ بْنِ
مَتَّى فَتَنَ كِتَابَ -

۵۴۶۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَلَامَ الَّذِي قَتَلَ الْفُجُورَ
طَبَعٌ كَانُوا لَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبُو بَكْرٍ طَبَعًا وَكَفَرًا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۶ وَعَنْ آفِي مَرْيَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (كَمَا سَجَى الْخَصِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى
قُرُونٍ بِيضًا قَرَأَ آفِي تَهْتَرَمِنْ خَلْقِهِ خَصْرًا -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى بْنِ جُمُودٍ
فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنُ
مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَتَا مَا تَكَ كَرَجَةِ الْمَلِكِ إِلَى
اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَبَّ لَا يُؤِيدُ
الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَا عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ
وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَفُكِلَ الْخَيْلَةُ شَرِيكًا

کر دیے جائیں گے۔ یہ بھی ان کے ساتھ بے ہوش جائیگا۔ سب سے
پہلے میں ہریش میں آؤں گا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ پختہ کھڑے ہوں
گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بے ہوش ہوئے یا مجھ سے پہلے ہریش میں آئے
یا وہ یوں جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ مجھے
نہیں معلوم کہ طمر کے رند کی بے ہوشی کا سبب کیا گیا یا مجھ سے پہلے طمر
کے گئے اللہ میں نہیں کہتا کہ کوئی حضرت یونس بن متی سے افضل ہے مگر
ابو سعید ایک روایت میں فرمایا: دنیا سے کوام میں ایک کو دوسرے پر
تعلیقت نہ دو۔ (متفق علیہ) حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ایک نبی
پر دوسرے کو اپنی طرف سے تعلیقت نہ دو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ مجھے
حضرت یونس بن متی سے بہتر کہے (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا
کہ جس نے یہ کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ کہا۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جس کو حضرت علیؓ نے قتل کر دیا تھا، پیدا نہیں ہوا
تھا۔ اگر وہ زندہ رہتا تو اپنی سرکشی اللہ تعالیٰ پر اٹھانے والین کو چھوڑتا۔
(۱۸۰ - متفق علیہ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا نام بخیر اس لیے پڑ گیا ہے کہ اگر وہ سفید زمین
پر بیٹھیں تو نور ان کے پیچھے سبزہ لہلہانے لگتا ہے۔
(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: ملک الموت نے حضرت موسیٰ بن جہان کے پاس آکر کہا کہ اپنے رب کا
حکم قبول فرما۔ حضرت موسیٰ نے طمانچہ مار کر ملک الموت کی آنکھ نکال دی۔
ملک الموت بارگاہِ خداوندی میں جا کر عرض گزار ہوئے۔ یہ تو نے مجھے اپنے
بندے کے پاس بھجلا ہے جو نہ نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی
ہے۔ خدا کی قسم! ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا:
یہ بندے کے پاس جاؤ اور عرض کرو: کیا آپ زندہ رہنا چاہتے ہیں؟

فَإِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ الْحَيَاةَ قَسَمَ يَدَايَ عَلَى مَا أَنْتُمْ تَدْرِكُونَ
فَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ يَدَايَ مِنْ شَعْبَةٍ فَإِنَّكَ تَجْمَعُ مِمَّا
سَنَئَ قَالَ لَعْنَةُ قَالِ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ قَالَ لَنْ مَن
قَرِيبَ رَبِّ أَمْ نَبِيٍّ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَهُ
بِعَجَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ
لَوْ أَنَّي عَصَاكَ لَأَرْيِيَنَّكُمْ حَبْرًا إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ
عِنْدَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ

(متفق علیہ)

۵۴۶۸ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَرُضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ قَدْ ذَا مُوسَى صَاحِبُ
مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَعْبَةٍ وَ رَأَيْتُ
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَدْ ذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتُ بِهِ
شَبْهًا عَرُودَ بْنِ مَسْعُودٍ قَدْ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَدْ ذَا
أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتُ بِهِ شَبْهًا صَاحِبُكُمْ يَقْبِضُ نَفْسَهُ
وَ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ قَدْ ذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأْيَتُ بِهِ شَبْهًا
وَحِيَّةَ ابْنِ خُلَيْفَةَ

(رواه مسلم)

۵۴۶۹ وَ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي فِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ
كُلًّا الْأَوْجَدَا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَعْبَةٍ وَ رَأَيْتُ عِيسَى
رَجُلًا مَرْبُوعَ الْخَوَارِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيْضَاءِ سَوِيًّا
السَّوْسِ وَ رَأَيْتُ مَالِكًا حَارِثَ النَّارِ وَ الدَّخْخَالَ
فِي آيَاتِ أَرْسَلَنَّاكَ فَلَا تَكُنْ فِي مَرِيَّةٍ
مِنَ لِقَائِهِ

(متفق علیہ)

۵۴۷۰ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي فِي لَيْقِيَّتِ مُوسَى
كَتَعْتَهُ قَدْ ذَا رَجُلٍ مُصْطَرِبٍ رَجُلٍ الشَّعْرُ كَأَنَّهُ
مِنْ رِجَالِ شَعْبَةٍ وَ لَيْقِيَّتِ عِيسَى رَجُلًا أَحْمَرَ

گمراہ نہ ہو رہا ہے جس کو کسی بیل کی پٹھ پر اتار رکھے۔ جتنے بالوں کو
آپ کا ہاتھ لگے گا اتنے ہی سال زندہ رہیں گے۔ فرمایا کہ پھر کیا ہوگا؟ عرض
گزار ہوئے کہ آپ وفات پائیں گے۔ فرمایا کہ قرب ہی ٹھیک ہے۔ اے
رب! مجھے ارض مقدس کے آسمانوں تک کہ جسے کہ مرثیہ پھینکے گا مگر
مہر ملے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو میں
اُن کی قبر دکھاتا جہاں سننے کے ایک جانب سرخ نیلے کے پاس ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے کرم پر سے سنبھلے پیش کیے گئے
تو حضرت موسیٰ درمیانے اند کے ہیں گویا کہ شہودہ کے مرنے کے مردوں سے
پیش اند میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو دیکھا کہ جن کو میں نے دیکھا ہے اُن
میں وہ مردوں کی مسودہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور میں نے حضرت
ابراہیم کو دیکھا تو وہ انہما سے صاحب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں یعنی
اپنی ذات مرادوں میں نے حضرت جبریل کو دیکھا تو جن کو میں نے دیکھا ہے
اُن میں وہ دھیر بن خلیفہ سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبہ سراج حضرت موسیٰ کو دیکھا وہ
گھنی رنگ کے دراز قد ہیں گویا کہ شہودہ کے مردوں سے ہیں اور میں نے
حضرت عیسیٰ کو دیکھا جو درمیانے جسم والے سرخی مائل سفید رنگ اور سید سے
بالوں والے ہیں اللہ میں نے ایک درود ہنرمند اور دجال کو دیکھا اُن تشبیہوں
میں سے جو اللہ تعالیٰ نے صورت بھٹکائی ہیں۔ پس اُن کے دیکھنے سے
متفق حکم میں مبتلا نہ ہو۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شبہ سراج میری حضرت موسیٰ سے ملتا
ہوئی۔ اُن کی صفات بیان فرمائی کہ وہ سیانہ قدر سید سے بالوں ہیں اگر ان کی
شہودہ کے مردوں سے ہیں اور میں حضرت عیسیٰ سے بلا جرم سید نے نہ کے

شروع رنگ میں گویا کہی مہم سے نکلے ہیں اللہ میں نے حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ ان کی دلد میں سب سے زیادہ ان کے ساتھ مشابہت میں رکھتا ہوں۔ پس ہر ایک خدمت میں دو پہلے سے پیش کیے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ دونوں میں سے جس کو آپ چاہیں پسند فرمائیں۔ میں نے دودھ کو پسند فرمایا اللہ پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ آپ کو نطرت کی جانب دیکھ فرمائی گئی ہے اگر آپ شراب کو اختیار کرتے تو آپ کی امت گمراہ ہوجاتی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اہل مدینہ منورہ کے درمیان سفر کر رہے تھے کہ ایک وادی کے پاس سے گزرتے تو آپ نے فرمایا یہ کنسی وادی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ وادی اذرق۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت موسیٰ کی طرف دیکھ رہا ہوں پھر ان کے رنگ اور بالوں کا کچھ ذکر کر کے فرمایا انھوں نے دونوں فزون میں انگلیاں دے رکھی ہیں۔ تراب غلظت کے لیے تیسرے کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ تیسرے کے مقام پر پہنچے فرمایا کہ یہ کنسی گھاٹی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہر شا یا لیت۔ فرمایا کہ گویا میں حضرت یونس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سرخ اونٹ پر ہیں۔ انھوں نے غلظت کو اڑائی جبکہ میں رکھا ہے۔ ان کی اونٹنی کی مہار پرست لڑکا ہے اللہ علیہ کہتے ہوئے اس جگہ سے گزر رہے ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت داؤد پر لہجہ کا پڑھنا آسان فرمادیا گیا تھا۔ اپنی سواری پر زمین گسنے کا حکم فرماتے اور سواری پر زمین گسنے سے پہلے نہ جوڑ دیتے تھے۔ اور وہ نہیں کھاتے تھے مگر اپنے ہاتھ کی کالی سے۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو عورتیں تھیں جن کے ساتھ ان دونوں کے بیٹے تھے۔ ایک بیٹہ یا اللہ دونوں میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ ایک سٹے کہا کہ یہ ترے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ ترے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں حضرت داؤد کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور آپ نے جی کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ دونوں

آخرو کا کما خدیم میں دیہا میں یغنی الحتام و
رأیت ابیہ و انا اشبه و لک و ہم قال فایتت
ہذا ثلثی احدہما لک و الاخر فی یحتمو فقیل
فی احدہما شمت فاحذرت اللہ فکبرتہ
فقیل فی ہدیۃ النطرة املا لک لکاحذرت
الغمر عورت امتک۔

(متفق علیہ)

۵۴۱۱ دَعْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ آتَى قَادِ هَذَا فَقَالُوا وَادِی
الْأَذْرَقِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى قَدْ كَرِهَتْ
لَوْحِهِ وَشَعْرِهِ شَيْئًا فَاضْعَالًا صَبَحِيذٍ فِي أَذُنَيْهِ
لَهُ جَوَارِحُ إِلَى اللَّهِ بِالنَّفْسِ مَا رَأَيْتُهَا الْوَادِی
قَالَ ثُمَّ سَرَرْنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ثَلَاثَةِ فَقَالَ آتَى
ثَلَاثَةِ هَذَا قَالُوا هَرَشَا أَوَلَيْتَ فَقَالَ كَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى يُونسَ عَلَى تِلْكَ حَمْرٍاءَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ
صُوفٍ خُطَا مَرَّتَا فَبِتِهْ خَلْبَةً مَا رَأَيْتُهَا الْوَادِی
مُكَيَّتَا۔

(رداء مسلم)

۵۴۱۲ دَعْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُوفٌ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ فَكَانَ
يَا مُرِيدَ وَآيَةٍ فَسُورٌ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ
يُسْرَحَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدَّيْهِ۔

(رداء البخاری)

۵۴۱۳ دَعْنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَا هُمَا حَيَاءُ الرَّقِيبِ
فَذَهَبَ بِأَيِّنٍ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَةُهَا إِنَّمَا
ذَهَبَ بِأَيُّنِي قَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَيُّنِي
فَتَعَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَخَضَلْنِي بِهِ لَكُمَا بَرِي فَتَرَجَعَا

ابو حضرت سلیمان کے پاس میں اذرا انہیں بتایا۔ انہوں نے فرمایا کہ پھر یہی
 ہوا، میں انہا سے یہ اس کے ٹکڑے کروں گا چھوٹی عمر میں گزارا ہوں
 اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، یہاں نہ کیجئے، یہاں ہی کا بیٹا ہے۔ پس انہوں نے
 چھوٹی کے حق میں بیعت فرما دیا۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ حضرت سلیمان نے فرمایا کہ آج میں اپنی نوٹسے بیویوں کے پاس جاؤں
 گا انہا کی روایت میں ہے کہ ان بیویوں کے پاس میں سے ہر ایک شہر ہو
 بنے گی جراثیم کا وہ میں جا کر سے گا۔ فرشتے نے کہا کہ ان خدا تعالیٰ کے پیغمبر
 انہوں نے کہا اور بھول گئے۔ پس ان کے پاس تشریف لے گئے لیکن ان میں
 سے ایک کے سوا کوئی عامل نہ ہوئی اور وہ بھی ناقص تھا پہلا ہوا، قسم اس ذات
 کی جس کے قبضے میں عمر مصطفیٰ کی جہاں ہے، اگر وہ ان خدا تعالیٰ کے رسالہ
 اللہ کا راہ میں سوار ہو کر جسا کرتے
 (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ حضرت زکریاؑ بڑھتی دھام کرتے تھے۔

(مسلم)
 ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
 دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو سب لوگوں سے زیادہ نزدیک والا میں
 ہوں۔ سارے انبیاء سر پیٹے جاتے ہیں کہ ان کی ایسی ایک انگ ہیں لیکن ان
 کو دین ایک ہے اور ہم دونوں کے درمیان کوئی اور نہیں ہے۔
 (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ ہر آدمی کی گردن میں اس کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی ڈونگیاں
 مارتا ہے اصلے حضرت یحییٰ بن مریمؑ کے کہ جب وہ مارنے لگا تو پر دے
 میں جا گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں بہت سے کال ہوتے ہیں مردوں میں

عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرْتَاهُ فَقَالَ اسْتَوْفِ
 بِالنَّاسِ مِنَ الشُّقَّةِ بَيْنَكُمْ فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا
 تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُمَا بَيْنَهُمَا فَغَضِبَ بِهِمُ الصُّغْرَى
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا طُورَ لِي اللَّيْلَةَ عَلَى
 سَبْعِينَ امْرَأَةً وَفِي رِوَايَةٍ بِسَائِرَةِ امْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ
 تَأْتِيَنِي بِقَارِصٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ
 قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَكَمْ يَقُولُ وَلَيْسَ قَطَايَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ
 تَحْبِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً حَبَلَتْ بِبَشَرٍ وَحِيلَ
 وَآيَةُ الْكِتَابِ لِي لَنَسُ مَحْتَدٍ سِيدَا لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ
 اللَّهُ لَحَبَلْتُ هَذَا فِي سَبْعِينَ امْرَأَةً فَهَرَسَانَا
 أَجْمَعُونَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا۔

(رِوَاةُ مُسْلِمٍ)

۵۴۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
 فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ لَا حَوْثَ مَنَ عَلَاتِ
 وَآمَهَا تَهْمُ شَيْءٍ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا
 كَيْفٌ۔
 (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانَ فِي
 جَنْبَيْهِ بِأَصْبَعَيْهِ حِينَ يُؤَلِّدُ عَذْرَاءُ عِيسَى ابْنِ
 مَرْيَمَ وَهَبَ يَطْعَنُ قَطْعَيْنِ فِي الْجَنَابِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ

سے کوئی کمال نہ ہوئی۔ سیرتِ مہم بنتِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں عرض کرتا تھا کہ میں نے اپنے
مردوں پر فائز کی فقیہت ایسی ہے جیسی شریک کو تمام کھانوں پر مہمان
علیہ) اللہ یا خیر السبرین والی حدیث اس نیز آئی التائبین اکرمہ
والی حدیث اکرمہ نیز اکرمہ بنی اکرمہ بنی والی حدیث ابن عمر
فی المناخرۃ والصعبۃ میں مذکور ہوئی۔

وَمِنَ النَّسَاءِ الْأَمْوِيَّةُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ وَاسْمُهُ أَمْوَاةٌ
فَرَعُونَ وَفَضْلٌ عَائِشَةُ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ
السَّيِّدِ عَلَى سَائِرِ الْعَامِرِ مَنَّانٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ
حَدِيثُ أَنَسٍ بِأَخْبَرِ الْبَرِيَّةِ وَحَدِيثُ أَرْفَ
هَرِيرَةَ أَنَّ التَّائِبِينَ أَكْرَمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ
أَنَّ التَّائِبِينَ أَكْرَمُ فِي الْمَغَاحِرَةِ وَالْعَصِيَّةِ

دوسری فصل

حضرت ابو ذر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض کرتا تھا
کہ اے رسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟
فرمایا کہ وہ پردہ غیب میں تھا۔ نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اس کے
اوپر ہوا تھی اور اسے عرش کر پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی) اور کہا کہ یزید
بن ابرہہ کا قول ہے اَلْعَمَاءُ سَوَّیَ مَرَادُہُ ہے کہ اس کے ساتھ کوئی دوسرا

۵۴۹۹ عَنْ أَبِي زُرَّيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
۲۶
أَيْنَ كَانَ رَبُّكَ قَبْلَ أَنْ تَخْلُقَ قَالَ كَانَ فِي
عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَتَخْلُقُ عَرْشَكَ
عَلَى الْمَاءِ - (رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ) وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ
بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ

حضرت ابن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ وہ بطحائیں ایک جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اُن کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس ایک بادل
گزرنا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا، تم اسے
کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بادل۔ فرمایا کہ السَّمُونُ؟ عرض
گزار ہوئے السَّمُونُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اَلْعَمَاءُ؟ عرض گزار
ہوئے کہ اَلْعَمَاءُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین
کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ
اِن دُنْوَل کے درمیان ایک یا دو یا تین اور نشر برس کی مسافت کے برابر
فاصلہ ہے۔ اُس سے اوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پر ہے جیسا کہ
کر ساقی آسمان گئے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر ستر ہے، جس کی اوپر
اود نیچے کی سطح جیسا کہ آسمان سے دوسرے جتنا فاصلہ ہے، پھر اُس
کے اوپر آٹھ فرشتے چارویں بکریوں کی شکل کے ہیں۔ اُن کے کمرے اللہ
کر کھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔
پھر اُس کے اوپر عرش ہے جس کی اوپر والی سطح سے پہلی اتنی دور ہے،
جتنا ایک آسمان سے دوسرا۔ پھر اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

۵۴۸۰ وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَمْرِو الْمُطَّلِبِ رَعَى
۲۸
أَنَّكَ كَانَ عَالِيًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عَصَابَةٍ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِيًا فِيهِمْ فَمَوَتْ
سَعَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ سَمُونٌ هَلِيْمٌ قَالُوا السَّحَابُ
قَالَ وَالْمَزْنُ قَالُوا وَالْمَزْنُ قَالَ وَالْعَمَاءُ
قَالُوا وَالْعَمَاءُ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنْ بَعْدَ
مَا بَيْنَهُمَا مَاءٌ وَاحِدَةٌ فَإِنَّمَا ائْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ
سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ
سَلْوِي ثُمَّ قَوَى السَّمَاءَ السَّابِعَةَ بَعْدَ بَيْنِ
أَعْلَاهُ وَاسْقَلِمَ لَهَا بَيْنَ سَمَوَاتِي سَمَاءٍ ثُمَّ
قَوَى ذَلِكَ كَمَا بَيْنَهُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِمْ وَ
وَرِكَوَتٍ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى
ظُهُورِهِنَّ الْحَرِشُ بَيْنَ اسْقَلِمَ وَاحِدَةً مَا
بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ (رَوَاهُ

(ترمذی، البرادود)

الترمذی داہود داؤد۔

۵۲۸۱ وَكَانَ جَبْرِئِيلٌ مُطْعَمُ قَائِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْدًا فَقَالَ جَبْرِئِيلُ النَّاسُ وَجَاءَ الْعَيَّانُ وَنُفِثَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ لَا تَسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا قَائِلًا تَسْتَسْقِ بِكَ عَلَى اللَّهِ وَتَسْتَسْقِ بِأَبْنِهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ كَمَا زَالَ لَيْسَ بِمِثْلِي خَلْقِي وَذَلِكَ فِي دُجْرِهِ أَصْحَابِي ثُمَّ قَالَ وَيَحْكَ لَكَ لَا تَسْتَسْقِ بِأَبْنِهِ عَلَى أَحْيَا شَأْنِ اللَّهِ أَهْظَمَ مِنْ ذَلِكَ وَيَحْكَ أَنْدَرِي مَا اللَّهُ لَنْ عَرِشَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ هَكَذَا وَقَالَ يَا أَصَابِعُ مِنْ أَلْتَبَّعَةِ عَلَيْهِ وَارْتَهَ لَيْسَ بِمِثْلِي أَطِيطُ الرَّحْلَ بِالْزَّالِمِ-

حضرت جبریل بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کر رہا تھا کہ مائیں مشقت میں پڑ گئیں، بال بچے جڑے مر رہے ہیں، مال کا نقصان ہو رہا ہے اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش مانگیے۔ ہم اللہ کی بارگاہ میں آپ کو سفارشیں کرتے ہیں اور آپ کی بارگاہ میں اللہ کو سفارشیں بناتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ آپ برابر سُبْحَانَ اللَّهِ کہتے رہے یہاں تک کہ آپ کے اصحاب کے چہروں پر اس کا اثر نمایاں ہو گیا۔ فرمایا کہ تم پر انفس! اللہ تعالیٰ کو کسی کی بارگاہ میں سفارش نہیں بنایا ملتا۔ اس کی شان اس بات سے بلند ہے کہ تم پر انفس! کیا تم جانتے ہو کہ اس کا عرض آسمانوں کے اوپر ہے اور انگشت اٹھے مبارک کے اشارے سے بتایا کہ تجھے کی طرح اُن پر محیط ہے اور اُس سے آواز نکلتی ہے جیسے کہا وہ سوار کی دھڑ سے چڑھتا ہے۔

(البرادود)

(رواہ ابوداؤد)

۵۲۸۲ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَدِينُ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَائِكَةٍ مِمَّنْ مَلَكَ اللَّهُ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنَّ مَا بَيْنَ شَمْعَةٍ أَوْ شِعْرَةٍ إِلَى مَا يَلِيهِ مَسِيرَةٌ سَبْعُونَ أَلْفَ عَامٍ-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امانت مرحمت فرمائی گئی ہے کہ عرض کرو اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتاؤں کہ اُس کا نالہ کا نالہ ایک ہزار گندھوں کے درمیان سات سو برس کی مسافت جتنا طویل ہے۔

(البرادود)

(رواہ ابوداؤد)

۵۲۸۳ وَكَانَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي أَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِبُ شَيْءٌ هَلْ رَأَيْتَ رَيْكَ فَإِنْ تَقَضَّ جَبْرِئِيلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَكَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ جَبَّارًا مِمَّنْ كُوِّرَ كُوْرًا مِنْ بَعْضِهَا لَا عَرَفْتُ هَكَذَا فِي الْمَصَابِيحِ وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحَلِيبَةِ عَنْ أَبِي زَاكِيٍّ لَمْ يَذْكُرْ فَإِنْ تَقَضَّ جَبْرِئِيلُ-

حضرت زکریا بن ابی اناس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل سے فرمایا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت جبریل کا پہنچنے کے بعد عرض گزار ہوئے کہ اے محمد مصطفیٰ! میرے اور اُس کے درمیان نور کے شتر حجاب ہیں، اگر میں کسی کے نزدیک جاؤں تو میں جاؤں گا۔ صحابہ میں اسی طرح ہے اور روایت کیا ہے اسے ابو نعیم نے جلیہ میں حضرت انس سے لیکن انھوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت جبریل کو پہنچنے گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس روز حضرت اسماعیل

۵۲۸۴ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ رَأْسًا فَيُنْزَلُ

کہ پیدا فرمایا اسی روز سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور اوپر نظر نہیں اٹاتے۔
اُن کے اندر رب تبارک و تعالیٰ کے درمیان ستر فرمیں۔ اُن میں سے کوئی فرد
ایسا نہیں کہ کوئی اُس کے قریب جائے مگر جل جائے گا۔ اسے تو غصہ ہی
روایت کیا اور بھیجتا ہوا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور اُن کی اولاد کو
پیدا فرمایا تو فرشتے عرض گزار ہوئے کہ اے رب تو نے انہیں پیدا فرمایا ہے
پتے انعام کو تے اور سوار ہوئے۔ پس دنیا ان کے لیے اور آخرت ہمارے
لیے ضرور اراستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارادہ کہ جس کو چاہے اُسے رحمت اللہ
سے پیدا کیا اور اُس میں اپنی رگوں چرنی اُسے اُن جیسا نہیں کہ دل گاہیں
کے لیے ہیں نہ کہ ہر جا اور وہ ہو گیا۔ روایت کیا اسے ابھی نے
شب الامان میں۔

تیسری فصل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں
سے زیادہ عزت والا ہے۔ (ابن ماجہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا
ایک بچہ کو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہمت کے روز پیدا فرمایا اور اُس میں
پہاڑوں کو تھامنے کے روز، درختوں کو ہرے کے روز، بڑی چیزوں کو مٹانے کے
روز، نور کو جمع کے روز، ہمالیوں کو جہات کے روز اور حضرت آدم کو
جہد کے روز صبر کے بعد۔ یہ آخری مخلوق اور وہ دن کی آخری ساعت ہے
یعنی عصر اور شام کے درمیان۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلد
فر فرما رہے تھے کہ اصحاب حاضر بارگاہ تھے کہ اُن کے اوپر ایک بار
اُٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیا ہے؟

يَوْمَ خَلَقْنَا صَاقًا قَدَمَيْهِ لَا يَرَوْنَهُمْ بَصَرًا بَيْنَهُ وَ
بَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَبْعُونَ نُوْرًا مَّاءَ مِثْقَالِهَا
مِنْ نُورِيَّةٍ نُوْرًا مِثْقَالُهَا حَقْوَقٌ -

(رواہ الترمذی وصححہ)

۵۲۸۵ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا خَلَقَ اللَّهُ أَدَمَ وَفَرِيَّتَهُ فَكَانَتْ
الْمَلَكُوتُ يَا رَبِّ خَلَقَهُمْ مَرْمَرًا كَلَوْنٌ وَيَشْرَبُونَ
وَيَنْحَكُونَ وَيَسْكَبُونَ فَأَجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا
وَلَنَا الْآخِرَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَا أَجْعَلُ مِنْ خَلْقِي
مِثْلَكَ وَتَفَعَّلْتُ فَيَوْمَ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ كُنْ
فَكَانَ -

(رواہ البیہقی فی شعب الإيمان)

۵۲۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ
مَلَائِكَتِهِ - (رواہ ابن ماجہ)

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِي فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ الْعَرَبِيَّةَ يَوْمَ
السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ
الشَّجَرُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَشَّ فِيهَا الدَّادَاتِ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ أَدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَشَّ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فِي الْاِخِيرِ الْاِخْلَاقِ وَاِخِيرِ سَاعَةِ
وَمَتَّ الدُّنْيَا فِيهَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَاللَّيْلِ -

(رواہ مسلم)

۵۲۸۸ وَعَنْهُ قَالَ بَيَّنَّمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَأَصْعَابُ رَأْدَا فِي عَلَيْهِمْ
سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
هَلْ وَالْعُتَاتُ هَلْ مِنْ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللَّهُ
إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَ وَلَا يَدْعُونَ تَحْتَ قَالَ
هَلْ تَدْرُونَ مَا تُرَفِّقُهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ قَالُوا السَّعِيدُ سَقَطَ مَحْمُودٌ
وَمَوْجٌ مَكْشُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسٌ وَآتَتْ غَايِرُ ثُمَّ قَالَ هَلْ
تَدْرُونَ مَا كُوفَى ذَالِكُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ سَمَاءُ ابْنُ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسٌ مَا شَأْنُ
سَنَةِ ثُمَّ قَالَ كُنْ ذَالِكُ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَنَوَاتٍ
مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائِيٍّ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا كُوفَى ذَالِكُ قَالُوا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ كُوفَى ذَالِكُ
الْعَدَشُ دَبِينَةُ وَبَيْتُ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ
السَّمَائِيَّيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكِنَى
تَحْتَهُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا
الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتَ
ذَالِكُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ
تَحْتَهَا أَيْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسٍ
وَآتَتْ سَنَةِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَنْصِيفِ بَيْتٍ
كُلِّ أَنْصِيفِ مَسِيرَةِ خَمْسٍ وَآتَتْ سَنَةِ
ثُمَّ قَالَ ذَالِكُ الْكِنَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِبَيْتِهِ كَوْنُ
أَنْتُمْ وَلَيْتُمْ يُعْتَلَى إِلَى الْأَرْضِ الشَّعْلَى
لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَدْرًا هَذَا الْأَوَّلُ وَ
الْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ كُلُّ شَيْءٍ
عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَرْمَنِيُّ وَقَالَ الْبَرْمَنِيُّ
قِدَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَيَّةُ تَدْرُونَ عَلَى أَنْتُمْ أَرَادَ الْهَبَطَ عَلَى

عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ یہ اللہ ہی
جہی ہے اللہ یہ زمین کے ساقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے درپے ایسی قوم کو
پانی چاتا ہے جو اُس کا شکر ادا کریں اور اُس سے دُعا مانگیں۔ پھر فرمایا
کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس
کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ التَّوْقِیْتُمُ میں ہے جو عزوجل صحت
اللہ کی برائی صحت ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے اور اُس کے
درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر
جانتے ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے اور اُس کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ
ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ اُس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے
کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اوپر عرش
ہے۔ اُس کے اللہ تعالیٰ آسمان کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ذرا سون
کے درمیان ہے۔ یا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم
جانتے ہو کہ اُس کے اوپر کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی
بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے اوپر عرش ہے۔ اُس کے اور آسمان کے درمیان
اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ
تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر
جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اُس کے نیچے دوسری زمین ہے اور دونوں کے درمیان پانچ
سویس کی مسافت ہے۔ یہاں تک کہ سات زمینیں گئیں اللہ ہر درجہ جنوں کے درمیان پانچ
سویس کی مسافت۔ پھر فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد
مصطفیٰ کی جان ہے اگر تم سب سے نیچے والی زمین تک ایک رسی شکاف
تک بھی نہ ٹھک پڑے گی۔ پھر آپ نے تلاوت کی یہ وہی اول ہے
اللہ آخر اللہ ظاہر اللہ باطنی ہے اللہ وہی ہر چیز کا علم رکھتا ہے (۷۷: ۳)
احمد (ترنڈی) اللہ ترنڈی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے آیت پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے یہ بتانا چاہا کہ وہ
اللہ کے علم، اُس کی قدرت اور اُس کے ملک پر گہرے گی۔ کیونکہ اللہ
کا علم، اُس کی قدرت اور اُس کی بادشاہی ہر جگہ ہے۔ جبکہ عرش کے
دور ہے جیسا کہ اپنی کتاب میں اُس نے اپنے متعلق فرمایا ہے۔

عَلِمَا اللَّهِ وَكُدِّرَتْهُ وَسُلْطَانِهِ وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدِّرَتْهُ
وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا
وَصَفَتْ نَفْسُهُ فِي كِتَابِهِ -

۵۲۸۹ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُولُ أَدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ
أَذْرَجٍ عَرْمَنًا -

۵۲۹۰ وَكَانَ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ أَدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ ذَرِّبْنِي كَانَ قَالَ لَعَمْرَبِي مُكَلِّمُ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَ
بِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا عَرَفِيًّا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي
أُمَامَةَ قَالَ أَبُودَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمُ
وَقَامُ عِدَّةٍ فِي الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ
وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثُ مِائَةٍ
وَعِشْرَةَ عَشَرَ جَمًّا عَرَفِيًّا -

۵۲۹۱ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغَبْرُ كَالْمَعَايِنَةِ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرَهُ مَوْسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي
الْعَجَلِ فَلَمْ يُبَيِّنِ إِلَّا كَوَامَ فَلَمَّا عَايَنَ مَا
صَنَعُوا أَلْفَى الْأَكْوَامَ فَانْكَسَرَتْ رُودَى الْأَكْوَامِ
الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ -

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ حضرت آدم کا قد ساٹھ اقد چوڑائی سات اقد تھی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار
ہوا: یا رسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت آدم۔
عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! وہ نبی کتنے ہفتے فرمایا: وہ نبی جن سے
کلام فرمایا گیا، عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! رسول کتنے ہیں؟ فرمایا
کہ تین سو دس سے کچھ زیادہ یعنی بہت بڑا گروہ۔ حضرت ابوامامہ کی
ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! جملہ انبیاء کسے کلام کی تعداد کتنی ہے؟ فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس
ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں یعنی کافی بڑا گروہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غبرا آنکھوں دیکھ کے برابر نہیں
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بتایا جو ان کی قوم نے کچھڑے کے ساتھ
کیا لیکن تختیاں نہیں ڈالیں۔ جب اپنی آنکھوں سے دیکھا جو وہ کرتے
تھے تو تختیاں ڈال دیں اُردوہ ٹوٹ گئیں۔ ان تینوں حدیثوں کو احمد
نے روایت کیا ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان
پہلی فصل

حضرت ابوبررہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔۔۔ دیکھو آدمیوں کے بہتر زمانے

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ خُرَدٍ

بِئْسَ أَهْمَ قَدَرْنَا قَدَرًا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْغَرَبِ
الَّذِي كُنْتُ مِنْهُ

(رواہ البخاری)

۵۴۹۳ وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ دُلَايِلِ اسْمَائِكَ وَاصْطَفَى
خُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ خُرَيْشٍ بَنِي
هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ (رواہ
مسلم) وَفِي رِوَايَةِ الرَّمِثِيِّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى
مِنْ دُلَايِلِ اسْمَائِكَ اسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى مِنْ دُلَايِلِ
اسْمَائِيلَ بَنِي كِنَانَةَ

۵۴۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ دُلَايِلِ أُمَّةٍ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَارِعٍ
وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لَا تَبْغَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ
فَأَن أَقُولَ مَنْ أَهْلُهُمْ بَابُ الْجَنَّةِ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَاسْتَفِمْ
فَيَقُولُ الْغَايِرُ مَنْ أَنْتَ قَالَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ فَيَقُولُ
بِكَ أَمَرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ

(رواہ مسلم)

۵۴۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَزَلُّ شَوْفِيمٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ
بِئْسَ قِتْلَ الْأَنْبِيَاءِ وَمَا صِدَّقَتْ قُلُوبُ مَنْ الْأَنْبِيَاءِ
بِئْسَ قِتْلَ مَا صَدَّقَتْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا وَجَلَّ وَاجِدٌ

میں پیدا فرمایا گیا ہے۔ زمانے کے بعد زمانہ گزرتا آیا۔ یہاں تک کہ
میری جگہ گری اس زمانے میں ہوئی۔

(بخاری)

حضرت داؤد بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرات سے مروی سنا اللہ تعالیٰ
نے اولاد اسمعیل سے کنانہ کو چنا اللہ کنانہ سے خُریش کو چنا اللہ خُریش سے
بنی ہاشم کو چنا اللہ بنی ہاشم سے مجھے چنا (مسلم) قریشی کی روایت میں ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم سے اسمعیل کو چنا اور اولاد اسمعیل سے
بنی کنانہ کو چنا۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز اولاد آدم کا سر در
میں ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی۔ سب سے پہلے شفا
کرنے والا میں ہوں اللہ سب سے پہلے میری شفاعت منظور ہوگی۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز میرے امتی تام
نبیوں سے کیا وہ جہنم کے اندر سب سے پہلے میں ہوں جو جنت کا
دروازہ کھولے گا۔ (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا: قیامت کے روز میں دروازہ جنت کے پاس جا کر اُسے کوٹھے
کے لیے کہوں گا۔ خازن کہے گا کہ آپ کہیں ہیں؟ میں کہوں گا کہ محمد
ہوں۔ پس وہ کہے گا: مجھے حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی
کے لیے جی نہ کھوں۔ (مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا: جنت میں پہلا شفاعت کرنے والا میں ہوں۔ کسی نبی کی اتنی نصرت
میں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے۔ انبیاء کرام میں سے ایک ایسے نبی
ہیں جن کی تصدیق صرف ایک آدمی نے کی۔

(رواہ مسلم)

۵۴۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْنِي دَمْعُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ الْحَرَمِ بَيْنَ أَيْدِي شُرَكَائِهِمْ مَوْضِعُ كَيْفَةٍ فَكَانَ بِرِ الشُّطْرَانِ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بَيْنَانِ الْأَمْرِ مَعَهُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ فَكُنْتُ أَنَا سَدْتُ مَوْضِعَ اللَّيْلَةِ خَيْرَ يَوْمِ الْبَيْنَانِ وَخَيْرَ يَوْمِ الزُّنُونِ وَ خَيْرَ يَوْمِ رَوَايَةِ فَكَانَ اللَّيْلَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَآثَمَا كَانَ الْإِنْسَانُ أَدْبَيْتُ وَمَيَّ آدَحَى اللَّهُ إِلَى قَادِحُوا أَنْ أَكُونُ أَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَ لِمَنْ أَحَدٌ قَبْلِي نُصْرَتِي بِالرَّحْبِ مِيسِرَةٌ شَهْرٌ قَدْ جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَآيَسَمَا رَجُلٍ مِنْ أَهْلِي أَذْرَكَ الصَّلَاةَ فَلْيَمْسِكْ وَأُحِلَّتْ لِي الْمَعَانِي لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ خَاصَّةٍ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةٍ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۰۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُضِلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ رِسِي أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصْرَتِي بِالرَّحْبِ وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اللہ دوسرے انبیاء کے کرم کی مثال ایک خوبصورت عمارت جیسی ہے جس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو دیکھنے والے اس کے گرد گھومے اور اس کے حُسنِ تعمیر پر تعجب کرنے لگے، ہمارے اس اینٹ کی جگہ کے۔ وہ میں ہوں جہاں نے اس اینٹ کی جگہ پر کر دی ہے۔ محمد پر طاعت مکمل ہو گئی اور رسول پر اللہ برکتیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ وہ اینٹ ہیں جن میں اللہ میں سب نبیوں میں آخری ہیں۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کے کرم میں سے کوئی ہی نہیں مگر انھیں سب سے عطا کر کے ان کے کرم میں سے کوئی ایک لے آئے اور مجھے وہی دی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے روز میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ میری ایک بیٹھنے کی مسافت تک کے رعب سے مدد فرمائی گئی ہے اس آرزو میں میرے لیے مسجد اللہ پاک قرار دی کہ میرا اُٹھنا جہاں نماز کا وقت پائے تو وہیں چڑھ سکے۔ غنیمتیں میرے لیے حلال فرمائی گئیں جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں فرمائی گئیں، مجھے شفاعت عطا فرمائی اور ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث فرمایا جاتا تھا لیکن مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزوں کے ساتھ دیگر نبیوں کے کرم پر غنیمت دی گئی ہے۔ مجھے جات و گھگھوٹا فرمائی۔ رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی۔ غنیمتیں میرے لیے حلال کی گئیں اور اللہ میں میرے

یہ مسجد اللہ پاک بنا دی، مجھے ساری مخلوق کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا
اللہ میرے ساتھ نبیوں کا آنا ختم کر دیا گیا۔

(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ رُعب کے ساتھ
میری مدد کی گئی ہے اللہ میں سوا بجز اتنا تو میں نے دیکھا کہ زمین کے
خزانوں کی کنئیاں مجھے دی گئیں اور میرے اُتار میں رکھ دی گئیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین سمیت
دی ہے تو میں نے اس کی دونوں مشرقی اور دونوں مغربی طرفوں کو دیکھ لیا
ہے اور مغرب میری امت کی حکومت و اُٹان تک پہنچے گی جہاں تک یہ میرے
یہے سمیٹ گئی ہے اور مجھے دو خزانے عطا فرمائے گئے ہیں یعنی سرخ اللہ
سفید اللہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ انھیں عام قلعے سے جاگن نہ کرے
اللہ دشمنوں کو اُن پر مسلط نہ کرے، اُن کے علاوہ کرائیں جڑ۔ سے اکھاڑ
ڈالے۔ میرے رب نے فرمایا: اسے تمہارا میں جب فیصلہ فرماتا
ہوں تو وہ بدلا نہیں جاتا اللہ میں نے تمہاری امت کے لیے تین چیز عطا
فرمادی کہ انھیں قلعے سے جاگن نہ کرے کہ اُن پر اُن کے لغوس کے
سوا دشمن کو مسلط نہ کرے کہ اُن کی جڑ اکھاڑ دے، اگرچہ وہ اُن کے
یہ ہمارے طرف سے اکٹھے ہو جائیں لیکن یہ آپس میں ایک دوسرے
کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنا لیں گے۔

(مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو آپ نے
اُس میں ذکر کرتیں پڑھیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھیں اور اپنے
رب سے طویل دعا مانگی۔ پھر فراموش ہو کر فرمایا: میں نے اپنے رب سے
تین چیزیں مانگی ہیں۔ پس اللہ مجھے عطا کر دیں اللہ ایک سے مجھے منع فرما
دیا۔ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت کو قلعے سے جاگن نہ
کے تو یہ چیز مجھے عطا کر دی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ میری امت کو

مَسْجِدًا وَأَقْصَوْا دَارَ رُسُلَتِي إِلَى الْخَلْقِ
كَأَنَّهُ وَخِيمٌ بِي النَّبِيُّونَ۔

(رواہ مسلم)

۵۵۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِعَوَاجِمِ الْكَلِمِ وَنُصِبْتُ بِالرُّعْبِ
وَبَيَّنَّا أَنَا كَأَنَّهُ رَأَيْتُنِي أُبَيَّتُ بِمَعَارِئِهِمْ خَزَائِنِ
الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ فِي يَدَيَّ۔

(متفق علیہ)

۵۵۰۳ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ
مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا فَلَنْ أَكُنِّي سَبِيلَهُمْ مَلِكُهَا
مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَتَرِينَ الْأَحْمَرَ
وَالْأَبْيَضَ وَرَأَيْتُ سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمِّي أَنْ لَا يَهْلِكُهَا
بِسَبَّةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ قَاتِلٌ
يَسُوِي الْقُفُورَ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَهُمْ فَلَنْ رَبِّي قَالَ
يَا مُحَمَّدُ لِي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ فَرَادَى لَا يَرُدُّ
وَلِي أَعْطَيْتُكَ لِأُمِّكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَبَّةٍ
عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا قَاتِلًا يَسُوِي
الْقُفُورَ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَهُمْ وَلَوْ أَجْمَعَهُ عَلَيْهِمْ
مَنْ يَأْخُذُ بِمَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا
وَيَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

(رواہ مسلم)

۵۵۰۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ
فَرَكِعَ لِنِسْوَةِ الْعَتَبِيِّ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ
طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ رَبِّي تِلْكَ
فَأَعْطَانِي ثَلَاثَ شَيْءٍ وَمَنْعَنِي وَاحِدًا سَأَلْتُ
رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمِّي بِالسَّبَّةِ فَأَعْطَانِيهَا
وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمِّي بِالْقُرَى فَأَعْطَانِيهَا

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَهُنَّهَا.
(رَدَّاهُ مُبَلِّغًا)

۵۵.۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَةِ قَالَ أَحَلَّ لَهَا صَلَواتَهُ الْمُصَوِّدِينَ فِي التَّوْرَةِ بَعْضُ صَلَواتِهِ فِي التَّنْذِيرِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ مُحَمَّدًا وَمُؤْتَمِرًا وَنَذِيرًا وَحَرِّمْنَا الْأُمِّيَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ وَأَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَتَيْتُكَ الْمُتَكَبِّرَ لِمَنْ يُلَاقِي وَلَا يُؤَلِّقُ وَلَا سَعْيًا فِي الْأَسْرَاقِ وَلَا يَدَّ فَعْمًا لَشَيْءٍ شَقِيقَةٍ وَلَكِنْ يَعْلَمُ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبُضَهُ اللَّهُ مَعَنِي يُقِيمُ بِرَ السَّلَوةِ الْوُجُودَ بِأَنْ يَكُونُوا إِلَّا لَهَا إِلَّا اللَّهُ وَيَقْتَضِيهَا أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَفَانًا مَسْمُومًا وَقُلُوبًا عُلْفًا.

(رَدَّاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءِ عَنْ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهُ وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْأَخْذُونَ فِي بَابِ الْجَمْعِ)

فرق کے چاک نہ کرے تو یہ چیز بھی مجھے عطا فرمادی گئی۔ میں نے سوال کیا کہ وہ آپس میں جنگ آزما نہ بنیں تو اس سے مجھے روک دیا گیا۔ (مسلم)

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وہ اوصاف بتائیے جو تورات میں ہیں۔ فرمایا: اہل صلی کی قسم تورات میں بھی ان کے اوصاف ہیں جیسے قرآن مجید میں، یعنی میں نبی اسے طیب کی خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے نہیں بھیجا ہے انگلیں، خوشخبری دینا، ڈر سنانا، اللہ ان پر حقوں کی پناہ۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو، میں نے تمہارا نام منکر رکھا ہے۔ منکر کل وہ ہوتا ہے جو بدو، سخت گیر انسان اور میں چلاتے والا نہ ہو، اور نہ جیسا کہ جرانی کا بدلہ جرانی سے دے جک دگر کر کے اللہ صاف کر دے اور اللہ تعالیٰ اس کو وفات نہیں دے گا جب تک اس کے ذریعے میری امت کو سیدھی نہ کر دے اور وہ کہہ نہیں کر نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس کے ذریعے انہی آنکھوں، بہرے کانوں اور ہرے ہرے ہرے ہرے دلوں کو کھول دے گا (بخاری) اور اسی طرح طبری میں عطاء سے براصل ابن سلام مروی ہے اور نحن الأخذون والی حدیث ابومریرہ مجھے باب الجہد میں ذکر کیا جا چکی ہے۔

دوسری فصل

حضرت خطاب بن ادرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی اور وہ بہت لمبی کر دی تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھائی ہے کہ پہلے کبھی نہیں پڑھائی۔ فرمایا: اے یہ نماز رغبت اور اللہ والی تھی۔ میں نے اپنے اللہ تعالیٰ سے تین باتیں کا سوال کیا تو وہ چیزیں مجھے عطا فرمادی اور ایک سے مجھے منع فرما دیا گیا۔ میں نے اس سے سوال کیا کہ میری امت کو قتل سے ہلکے کر کے تو یہ چیز مجھے عطا فرمادی؟ اللہ تعالیٰ نے اس سے سوال کیا کہ میں سے مسلمان جو توڑ چیز مجھے عطا فرمادی اور میں نے اس سے سوال کیا کہ میں سے جن کو بعض کے عطا کا اللہ نے حکم دیا تو اس سے مجھے منع فرما دیا گیا۔ (ترمذی، نسائی)

۵۵.۴ عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فَأَطَاعَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَواتُكَ صَلَوةٌ لَمْ تَكُنْ تَصْرِيحُهَا قَالَ أَحَلَّ لَهَا صَلَوةً رَغْبَةً وَرَهْبَةً قَالَتْ سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُفْلِكَ أُمَّتِي بَسْتَدْفَعُ لَهَا قَطْرَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلَاقِيَهُ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُؤَيِّدَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَهُنَّهَا.

(رَدَّاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةَ عِيسَى وَرُؤْيَا آتَى الْبَنِي رَاسُوعَيْنِ
وَمَعْنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا وَهِيَ
تُصَوِّرُ الشَّامَ - (رَوَاهُ فِي تَرْغُوبِ الشُّعْرَةِ وَرَوَاهُ
أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ
بِأَيِّ أَهْلِ الْخَيْرِ)

۵۵۱۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ فِي سَيِّدِي لِيَوَادَّ الْحَمْدُ وَلَا
فَخْرَ وَمَا مِنْ بَنِي يَوْمَئِذٍ آدَمُ فَهُمْ سِوَاكَ إِلَّا
تَحْتَ لِيَوَادِي وَأَنَا أَقُولُ مَنْ تَشَقَّى عَنَّا لَارِضٌ
وَلَا فَخْرَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۱۳ وَعَنْ أَبِي عَتَابٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ
خُفًّ إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعُوا هَمَّيْتَهُ أَكْرَدَتْ قَالَ
بَعْضُهُمْ لِلَّهِ الْاِخْتِارُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ الْآخَرُ
مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ الْآخَرُ عِيسَى كَلِمَةً
اللَّهُ وَدُعَاةً وَقَالَ الْآخَرُ آدَمُ صَاطِفَاةً اللَّهُ فَخَرَجَ
عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُ لَكُمْ إِبْرَاهِيمَ
خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَبِيُّ اللَّهِ
وَهُوَ كَذَلِكَ وَعِيسَى رُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ وَ
هُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ صَاطِفَاةً اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ
إِلَّا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَاطِلُ
لِيَوَادَّ الْحَمْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَهُ آدَمُ فَهُمْ
دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَقُولُ مَنْ تَشَقَّى عَنَّا لَارِضٌ
مَشْفَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَقُولُ مَنْ
يُحَرِّكُ حَلْقَ الْجَنَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لِي قَبِيلَ خَلِيلِيهَا
وَمَعِيَ قُدَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ
الْأَقْرَبِينَ وَالْأَخِيرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فَخْرَ

عِيسَى کی بشارت اللہ اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہرگز جواخرون نے سیری پریشانی
کے وقت دیکھا تھا اللہ ان کے لیے ایک نور خارج ہوا تھا جس سے شام کے
عمل چمک اٹھے تھے۔ (شرح المستدرک) اللہ روایت کیا اسے احمد نے حضرت ابو
امار سے سنا ہے کہ کہہ کر آخر تک۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یوم القیامت کے روز اولاد آدم کا سردار میں ہوں گا اللہ
پر فخر نہیں کرتا اور لو کہ اللہ میرے ہاتھ میں ہو گا مگر فخر پر نہیں کرتا اور اس روز
کوئی نہیں خواہ وہ حضرت یونس یا کوئی دوسرا اگر میرے جہنم سے کے نیچے
برو گا۔ اللہ میں ہوں جس کی قبر سب سے پہلے شق ہوگی مگر فخر پر نہیں کرتا۔
(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بیٹھے تھے کہ آپ باہر گئے، یہاں تک کہ کچھ
نزدیک پہنچے تو انہیں گنگو کہتے ہوئے سنا۔ ایک نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم کو خلیل مقرر کیا۔ دوسرے نے کہا کہ حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔ تیسرے
نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کا کلمہ اور اس کی طرف کی مدوح ہیں۔ چوتھے نے کہا کہ
حضرت آدم کو اللہ نے چنا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس
تشریف لے آئے اللہ فرمایا میں نے تمہاری گنگو سن لی ہے اور لقب کرنا
کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اللہ وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت موسیٰ سے
راز کی باتیں کیں اللہ وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہما کا کلمہ ہیں اللہ
وہ ایسے ہی ہیں اللہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے چنا لیا تھا اللہ وہ ایسے ہی ہیں لیکن
اسکا وہ جو کہ میں اللہ کا حبیب ہوں اللہ پر فخر نہیں کرتا اور قیامت کے روز
لو کہ اللہ انہوں نے والا میں ہوں جس کے نیچے حضرت آدم آسماں کے پیرا سارے
انبیاء ہوں گے اور یہ فخر پر نہیں کرتا اور قیامت کے روز سب سے پہلے
شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول فرمائی
جائے گی اللہ پر فخر نہیں کرتا اور سب سے پہلا میں ہوں جہنم کے دروازے
کو کھٹکھٹائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ میرے لیے گھول دے گا اللہ مجھے اس میں
داخل کر دے گا اللہ میرے ساتھ فقرائے مؤمنین بھیجے گا اور یہ فخر پر نہیں
کرتا اور میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اچھے چھپے لوگوں سے عزت

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعْنُ الْأَخْرُودُ وَتَحْنُ الشَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ طَائِفٌ قَاتِلٌ قَوْلًا عَصِيًّا فَغَوَّيْتُ بِزُفِيرٍ خَدِيلُ اللَّهِ وَمَوْلَى صَنِيعِ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَوْلَى لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قُلْتُ اللَّهُ وَعَدَنِي فِي أَهْلِي وَأَعْبَادِي قُلْتُ لَا يَكْفُرُ لَكُمْ بَسَنَةٌ وَلَا يَسْتَأْذِنُكُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْعَلُكُمْ عَلَى مَنَاقِبَةٍ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۵ وَعَنْ حَازِمِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَاتِلُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا تَخْرُوْنَا خَائِلًا السَّيِّئِينَ وَلَا تَخْرُوْنَا أَقُولُ شَافِعٌ وَ مُشْكٍ وَلَا تَخْرُوْنَا

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۱۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقُولُ النَّاسُ حُرُوجًا إِذَا بَغَوْا وَأَنَا قَاتِلُهُمْ إِذَا قَدَّوْا وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَتَوْا وَأَنَا مُسْتَشْفِعُهُمْ إِذَا حُجِبُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا الْكِرَامَةَ وَالْمَقْدَرُ يَوْمَئِذٍ بَيِّنٌ وَلَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بَيِّنٌ وَأَنَا الْقَوْمُ وَلِيٌّ أَمْرًا عَلَى رَبِّي يُطَوِّدُ عَلَى أَلْفِ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُونٌ أَوْ لَوْ لَوْ مَشْهُورٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَحَالُ)

التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۵۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُنْ حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقْرُبُكَ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَٰلِكَ الْمَقَامَ عَنِّي (رَوَاهُ

والا ہوں اللہ پر فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، دارمی)

حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لکھ لکھ سے آخری ہیں اللہ قیامت میں سب سے محبوبت سے جانے والے ہیں اللہ میں یہ بات بغیر کسی فخر کے کہتا ہوں کہ ہر ایک خلیل اللہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن میں حبیب اللہ ہوں اللہ قیامت کے روز لا الہ الا اللہ میرے ساتھ ہو گا اللہ میری استغاثہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اللہ تین آفتوں سے اُن کو بچا دیا ہے اللہ انہیں قتل سے نہ مارے اور دشمن اُن کی جڑ نہ کاٹے اور اُسے اللہ انہیں گمراہی پر مت نہ کرے۔

(دارمی)

حضرت حازم بن النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دوسروں کا قاتل ہوں اللہ پر فخر یہ نہیں کہتا۔ میں نبیوں میں سے آخری ہوں اللہ پر فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اللہ مقبول الشفاعہ ہوں اللہ پر فخر یہ نہیں کہتا۔

(دارمی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے پہلے تشریف لائے والا ہوں۔ جب وہ آٹھ گھنٹے جا رہے ہوں گے اللہ میں اُن کا قاتل ہوں گا جب وہ پیش کیے جائیں گے اللہ میں اُن کی طرف سے عرض کروں گا جب وہ خاموش ہو جائیں گے اللہ میں اُن کے لیے شفاعت طلب کروں گا جب انہیں روک دیا جائے گا اللہ میں انہیں بخش دے گا اللہ میں اُن کو بچا دے گا۔ عزت اللہ کہیں اُس روز میرے اللہ میں ہوں گی اور لا الہ الا اللہ اُس روز میرے اللہ میں ہو گا۔ میں اپنے رب کے نزدیک ساری اہل آبادی سے زیادہ عزت والا ہوں۔ ایک ہزار عام میرے ہر روز میرے اللہ کے گریبان چھپاتے ہوئے اللہ سے یا بکھرے موتی ہیں۔ روایت کیا ہے ترمذی اللہ تعالیٰ نے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت کے جڑوں سے ایک جڑ پھٹا دیا جائے گا۔ پھر میں سرکش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا اللہ اُس مقام پر مخلوق کو کرے فرد میرے سوا کھڑا نہیں ہو گا (ترمذی) اور اُن سے بھی جانتے ہیں کہ ایک

الرَّحْمَنُ ذُو الْكَرَمِ جَامِعِ الْأُمُورِ عَنْهُ
أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ بَشَرْتُ عَنْهُ الْأَرْضَ

فَأَكْسَرُ

۵۵۱۸ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَلُوا اللَّهَ فِي الْوَسِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيَّةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْهَاهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ ذَا رَجْوٍ أَنْ يَمُوتَ إِنَّهُ هُوَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۱۹ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ أَمَامَ الشَّيْئَتَيْنِ ذَخِيطَتَيْهِمَا وَمُصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمَا عَزِيزٌ فَخِيرٌ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لِكُلِّ نَبِيٍّ ذَلَاكٌ مِنَ الشَّيْئَتَيْنِ ذَلِكَ وَرَبِّي أَيْ ذَوَّلِيلُ نَبِيٍّ ثُمَّ قَرَأَ آيَةَ النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا هَذَا الذِّكْرَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ كَرِيمٌ الْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۲۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ لِسَمَاوٍ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَتَحَاوِي مَخَاسِنِ الْأَفْعَالِ - (رَوَاهُ فِي تَرْغِيبِ الشُّعْبَةِ)

۵۵۲۲ وَعَنْ كَعْبٍ يَحْيَى عَنِ الشَّوَارِبِ قَالَ لَقَدْ مَكَتُ بِأَمْعَدٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْ وَغَلِيظٌ وَلَا سَعَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ الشَّيْئَةُ وَكَهْنٌ يَعْلَمُ وَيَعْلَمُ مَوْلَاهُ بِمَكَّةَ وَهَجْرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمَكَّةَ بِالشَّامِ وَأُمَّتُهُ الْحَمَّاؤُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّكَاوَةِ وَالشَّوَارِبِ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كَلِّ

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے میری تشریف فرما ہوگی تو مجھے عباس پسندایا جائے گا۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کیا رسول اللہ اوسیلہ کیا ہے؟ فرمایا کہ جنت میں سب سے اونچا درجہ ہے جو ایک ہی شخص کو حاصل ہو گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز میں بیسوں کا امام اسب کا خلیفہ اللہ ان کی شفاعت کرنے والا ہوں گا اللہ یہ فرمایا نہیں کہتا۔

(ترمذی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کا بیسوں میں سے کوئی دوست ہو گا، اسب اور دوست میرے ہیں اللہ میرے رب کے خلیفہ ہیں۔ پھر آپ نے تلاوت کی: ہیکہ لوگوں میں سے ابراہیم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی پیروی کی اللہ یہ نبی اللہ جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کے ایمان والوں کا دوست ہے۔ (۶۸: ۱۳) (ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پسندیدہ اخلاق کی تکمیل اللہ اپنے فضل کو درجہ کمال تک پہنچانے کے لیے مہربان فرمایا ہے۔

(شرح السنہ)

حضرت کعب احبار نے تورات کے حوالے سے فرمایا کہ ہم کعب احبار ہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میرے صاحب اختیار بندے ہیں، ان کے لئے غور و فکر اگر اللہ نہ ہوتا تو میں چلائے دیتے اور نہ ہی کعب احبار کے لئے سے دیتے ہیں کہ نہ ذکر کرتے اور نہ مان فرماتے ہیں۔ ان کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ، جاسے ہجرت علیہ السلام ان کا ملک ہے۔ ان کی امت الحماؤن ہے۔ میں تم کو اللہ کے میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اللہ ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں اللہ ہر جگہ پر تم کو تمہیں گے، سوجھ کو خیال رکھیں گے،

وَيُكَبِّرُونَ عَلَى كُلِّ سَبْعٍ رَعَاةٍ لِلشَّمْسِ يُصَلُّونَ
الصلوة كما قالوا وقتها يسأرون على الصلوة
وَيَتَوَضَّأُونَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مَنَادِيَهُمْ تَادِي فِي جَوِّ
السَّمَاءِ وَصَفْوُهُمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفْوُهُمْ فِي الصَّلَاةِ
سَوَاءً لَكُمْ مَا لَمْ يَلِدْ دَوِي كَدَوِي الْعَلِي هَذَا الْفَطْرُ
الْمَصَابِيحُ وَدَوِي الذَّارِي مَعَ تَعْيِيرِ نَيْسَمِ -

(رَوَاهُ الرَّامِزِيُّ)

وقت آنے پر نماز پڑھیں گے، ان کے ہندو نصیب پیٹریوں تک پہنچ گئے۔
اپنے اعتقاد پر متحرک رہیں گے۔ ان کا مرنی نضامیں آواز بلند کیا کہے گا۔ جہاد
میں ان کی صف اور نماز میں ان کی صف برابر ہوگی۔ رات کے وقت ان کی
گنگا جہت شہد کی مسکھی کے جھنڈے جیسے ہرگی۔ یہ معاہدے کے اعطاء
پہن اکبر داری نے قور سے سے تفریر کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ توحیدیت میں
عمر مصطفیٰ کی سنات گھسی، مگر بنی اند حضرت عیسیٰ بن مریم ان کے پاس دفن
ہوں گے۔ ابو مسعود نے فرمایا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔
(تفسیر ذی)

تیسری فصل

٥٥٣٣
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَبُّنَا اللَّهُ تَعَالَى
فَقَضَىٰ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ
وَعَلَىٰ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَبَا عَبَّاسٍ بِسْمِ
فَقَضَىٰ اللَّهُ عَلَىٰ أَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى
قَالَ لَا أَهْلِي السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُولُ وَمَنْ يَقُولُ فِي رَأْيِهِ
وَدُونَهُ هَذَا إِلَيْكَ تَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذَا لَكَ تَجْزِي
الْقُلُوبِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمْنَا لَكَ فَتَمَعًا مُمِيتًا لِقَوْلِهِ
لَكَ اللَّهُ مَا نَقَدَ مِنْ دُونِكَ وَمَا تَأْخُرُ قَوْلًا
وَمَا قَضَىٰ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ كَانَ اللَّهُ تَعَالَى
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمٍ لِيُبَيِّنَ
لَهُمْ فَيُحْضِلَ اللَّهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ الْآيَةَ وَقَالَ
اللَّهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا حَكِيمًا لَدُنْكَ فَأَرْسَلْنَاكَ إِلَى
الْحَبَشَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ

۵۵۲۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْخَفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انبیائے کرام پر فضیلت دی اور آسمان و ارض پر لوگ عرض گزار ہوئے کہ اے ابو عباس! آسمان و ارض پر کس طرح فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و ارض سے فرمایا ہے: جو ان میں سے کسی کو میں اس کے سوا سمجھوں، ہوگی قہر میں۔ پس اُسے جہنم دیا گئے اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں (۳۱: ۲۸) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: جبکہ ہم نے تمہارے لیے روشن فتح قرار دی تاکہ اللہ تعالیٰ ہی پر ہے تمہارے انگوٹھ اور تمہارے پھپھریں کے گناہ مٹا دے (۴۸: ۲) عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام پر کسے فضیلت دی؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسی کو ہم کی زبان میں تاکہ اُن کے لیے بیان کر دے۔ پس اللہ گزارہ رکھتا ہے جس کو چاہے.... (۱۳: ۴) اور اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا ہے اور نہیں بھیجا ہم نے نہیں مگر تمام انسانوں کے لیے (۳۲: ۲۸) پس آپ کو چتریں اور انسانوں کا رسول بنایا ہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

عرض گزار ہوا۔ یہاں رسول اللہ آپ کو یقین کے ساتھ کیسے معلوم ہوا کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اسے ابوذر! میرے پاس دو فرشتے آئے اور میں کہتا ہوں کہ اس کی دادی میں تھا۔ ان میں سے ایک زمین پر اتر آیا اور دوسرا زمین و آسمان کے درمیان رہا۔ ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ وہی ہے جس نے کہا کہ اگر ان کو ان کی ساری امت کے ساتھ تو لا جائے تب بھی یہی ہماری رہیں گے۔

(حدیث)

اللَّهُ كَيْفَ عَلِمْتَ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتَ فَقَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَانِي مَلَكَانِ وَأَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ
فَوَقَّعَ أَحَدُهُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَكَانَ الْآخَرُ بِسَيْتِ
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَهْوُ
هُوَ قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ كَرِهْتُ أَنْ يَرْجِعَ فَوَزَنْتُ بِهِ قَوْزَتَهُ
ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِعَشْرَةِ قَوْزَتٍ بِهِمْ فَوَجَّعْتُهُمْ
ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِمِائَةِ قَوْزَتٍ بِهِمْ فَوَجَّعْتُهُمْ
ثُمَّ قَالَ زِنْهُ بِأَلْفِ قَوْزَتٍ بِهِمْ فَوَجَّعْتُهُمْ كَرِهْتُ
أَنْظِلَّ إِلَيْهِمْ يَنْتَحِرُونَ عَلَى مِثْلِ خَلْقَةِ الْيَهُودِ
فَكَانَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ زَنْتَهُ بِأَلْفِ
لَرَجَعْتَهُمَا -

(رواهما الدارقطني)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قرآنی کتاب مجھ پر فرض فرمایا گیا ہے جبکہ تم پر فرض نہیں کی گئی۔ اللہ کا یہ چاشت کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔

(دارقطنی)

۵۵۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَيَّ التَّحَرُّ وَكَتَبَ
بِكُتُبٍ عَلَيْكُمْ وَأَمْسَيْتُمْ بِصَلَاةِ الصُّحُفِ وَكُتِبَ
تَوَصُّدُهَا بَعْدَ -

(رواهما الدارقطني)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک ناموں اور صفات کا بیان

پہلی فصل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میرے کتنے ہی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں القاسم ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے وہ بے کفر کوٹنا ہے اللہ میں اکتفا بیشو ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں پر اکتفا کرے گا اللہ میں القاقب ہوں اللہ القاقب وہ خدا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (متفق علیہ)۔

۵۵۲۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا
مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْقَاسِمُ وَالْقَاسِمُ
يُتَحَوَّلُ اللَّهُ فِي الْكُفْرِ وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي يُحْتَمَى
النَّاسُ عَلَى قَدَمَيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ
الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے کئی اسمائے گرامی بتائے ہوئے
فرمایا: میں محمدؐ احمدؐ متقیؐ الحارثیؐ توبہانیؐ رحمت اللہ علیہ (مسلم)

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ
تعالیٰ قریش کی بد زبانی اللہ لعنت کرنے کو مجھ سے کیسے پھیرتا ہے؟
نہ نرم کو بڑا جلا کہتے ہیں اور نرم پر لعنت کرتے ہیں جبکہ میں محمدؐ
ہوں۔ (بخاری)

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر اندکس کے لگے تھے اور دش مبارک کے
کچھ بال سفید تھے جب آپ تیل لگاتے تو محسوس نہ ہوتا لیکن گیسو سے مبارک
بکھر جاتے تو کھار ہو جاتا۔ آپ کی دلشیں مبارک کے بال گھنے تھے ایک
 آدمی نے کہا کہ آپ کا چہرہ مبارک عمار حبیبہ لگا۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ سورج
اور چاند حبیبہ تھا اور قدرے گول تھا۔ میں نے کندھوں کے قریب
مہر نبوت دیکھی جو کہوڑے اندھے جیسی ہم رنگ جسم اطہر تھی۔

(مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسر جس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا اللہ آپ کے ساتھ گشت
سے روٹی کھاتی یا شربہ کھا۔ پھر میں کچھ کی جانب گیا اللہ میں نے مہر
نہزت دیکھی جو دو لون کندھوں کے درمیان بائیں کندھے کی نرم ہڈی کے
پاس تھی۔ اس پر مستوں کے مانند تھی تھی۔

(مسلم)

حضرت ام خالد بنت خالد بن سید رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش ہوئے
جن میں ایک چھڑی سی سیاہ چاند تھی۔ فرمایا کہ ام خالد کو میرے پاس لاؤ

۵۵۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي كُنًى لِنَفْسِهِ اسْمَهُ
فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَقِّي وَالْحَارِثِيُّ
وَبَنِي النَّوْبَةِ وَبَنِي الرَّحْمَةِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ
اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئًا قَرِيبًا وَلَعَنَهُمُ الْكَافِرُونَ مَدَامَا
وَيَلْعَنُونَ عَدُوَّهُمَا وَأَنَا مُحَمَّدٌ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَ مَقَّةٍ مَدْلَاسِهِ
وَلَحِيتَيْهِ دَكَانَ إِذَا ذَهَبَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا
شَوَّحَ رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ الْيَحْيَةِ
فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهًا مِثْلُ السَّيْفِ قَالَ لَا بَشَرٌ
كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا
وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْخَمَامَةِ
يُشَبِّهُ جَسَدَهُ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاكِلًا مَعَ خَبْرًا
وَلَحْمًا أَوْ قَالَ شَرِبًا أَلْقَدَرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ
إِلَى خَاتَمِ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ الْفُجْزِ
كَتِفِهِ الْيُسْرَى جَمْعًا عَلَيْهِ خِيَلَانِي كَأَمْثَالِ
الْمَثَالِينِ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَتْ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَابِ
فِرْنَاخَ وَبِصَّةٍ سَوْدَاءُ صَغِيرَةً فَقَالَ اسْتَوْنِي

مجھے اٹھا کر لے جایا گیا۔ آپ نے چادر لے کر اپنے دست مبارک سے مجھے اٹھائی اور فرمایا: یہ پڑائی کرو اور پھاڑو۔ پھر پڑائی کرو اور پھاڑو۔ اُس میں سبز یا زرد ہیں ہوتے تھے۔ فرمایا: اسے اہم خالہ یہ سنا ہے۔ جہنم میں ابھی چیز کو سناہہ کہتے ہیں۔ اُن کو بیان ہے کہ پھر میں میری نیت سے کھینچے گی تو اللہ ماجہ سے مجھے جبر و کما۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہایت دیر انداز تھے اور بالکل پست قدر۔ نہ بالکل سفید تھے اور نہ پوری طرح گندمی رنگ۔ نہ تو آپ زیانہ گنگریا سے ہاتھ دالتے تھے اور نہ سب سے ہاتھ دالتے۔ عمر مبارک پورے چالیس سال جوئے پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو صیون فرمایا۔ بعد ازیں سال کو کترہ میں رہے اور دس سال مدینہ منورہ میں۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ آپ کے ہر اقدس اور بیش مبارک ہیں میں ہاں ہی سفید نہیں تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا: آپ لوگوں میں سب سے قد تھے۔ نہ بے اندھ تھے۔ رنگت چمک والی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گیسو کے مبارک آدھے کانوں تک ہوتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوش مبارک اور گوش مبارک کے درمیان ہوتے۔ (متفق علیہ) اور بخاری کی روایت میں فرمایا: سر اقدس اور قدم مبارک مرنے تھے۔ آپ جیسا پہنے اور آپ کے ہر کسی کو نہیں دیکھا۔ پنجیلیاں فراخ تھیں اور دوسری روایت میں فرمایا: آپ کے قدم مبارک اور قدمیں پنجیلیاں سوتی تھیں۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ گوش مبارک غاصے والے تھے جیسو کے مبارک کانوں کی قریب ہوتے۔ ہاتھ آپ کو نہ جوڑے میں دیکھا اور آپ سے حسین ظفا کسی کو نہیں دیکھا (متفق علیہ) اور مسلم کی روایت میں فرمایا: میں نے کسی تاج پوش گیسو والے کو نہ جوڑے میں

يَا أَيُّهَا خَالِدُ فَإِنِّي بِهَا تَحَمَّلْتُ فَأَخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِهِ
فَالْبَسَهَا قَالَ أَيْبَى وَأَخَذَ ثِيَابَهُ اسْبِي وَ
أَخَذَ ثِيَابَهُ وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ أَحْمَرٌ أَوْ أَصْفَرٌ فَقَالَ
يَا أَيُّهَا خَالِدُ هَذَا اسْنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنَةٌ
فَإِنَّكَ كَذَّابٌ هَبْتُ الْعَبُّ بِخَالَتِهِ النَّبِيِّ وَكَرِهْتُ
أَيْبَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعَهَا - (رواه البخاري)

۵۵۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْمُطَوَّلِ الْبَاسِ وَلَا
بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمَّيِّ وَلَا بِالْأَدِيمِ
وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِيطِ وَلَا بِالشَّيْطِ بَعَثَ اللَّهُ
عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَمَّا بَنِي سَكَّةَ عَنْهُ سِتْرَانِ
وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِتْرَانِ وَكَوْنًا اللَّهُ عَلَى
رَأْسِ سِتْرَيْنِ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِيْحَتِي
عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ
رَبْعَةٌ مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالْمُطَوَّلِ وَلَا
بِالْقَصِيرِ أَرَاهَا الْكُونِ وَقَالَ كَانَتْ شَعْرَةُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِصْفَاءِ
أَذْيَمَ وَفِي رِوَايَةٍ بَيِّنَةٌ أَذْيَمَ وَعَنْ يَحْيَى
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ
مَنْعَمُ الرِّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ كَمَا أَرَبَعَدَا وَلَا
قَبْلَهُ وَكَلَّةٌ وَكَانَ بَسَطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أَخْرَى
قَالَ كَانَ شَعْنُ الْخَدَّيْنِ وَالْكَفَّيْنِ -

۵۵۳۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَبُوعًا بَعِيدَ مَابِجَتِ
الْمَتَكِبِينَ لَهُ شَعْرَةُ بِلَغْ شَحْمَةٍ أَذْيَمَ رَأْيَتُهُ
فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ
مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ تَمْسِيهِ

قَالَ مَا لَأَيْتُ مِنْ فَوْقَ لَيْتَةِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَةٍ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةً
يَضْرِبُ مِنْكَبِيرَ بَعِيدٍ مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ
لَيْسَ بِالْقَوِيلِ وَلَا بِالنَّصِيرِ

۵۵۲۵ وَعَنْ سَمَاءَ بِنْتِ حَرْبٍ عَنْ حَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلْبُهُ أَلْوَا أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنَّهُوْشَ
الْعَقَبَيْنِ قِيلَ لِسَمَاءَ مَا صَلْبُهُ أَلْوَا قَالَ
عَظِيمُ الْفَرْقِ قِيلَ مَا أَشْكَلَ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ
شِقِ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنَّهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ قَالَ
قَوِيلُ لَحْمِ الْعَقَبِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۲۶ وَعَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَوْبِغًا
مُقْتَدًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۳۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ خُضَابِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَوُ
يَسْلَمُ مَا يَخُوبُ كَوُشِدْتُ أَنْ أَعْدَا شَطَايَ فِي
رُجْبِيهِ وَفِي رِدَائِيهِ كَوُشِدْتُ أَنْ أَعْدَا شَطَايَ
كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَدْتُ مُتَفَقِّعًا عَلَيْهِ وَفِي رِدَائِيهِ
تَسْلِيمٍ قَالَ لَكِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنَقَتِهِ
وَفِي الصُّدْعَيْنِ وَفِي الرِّأْسِ نَبْدًا

۵۵۳۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ الْوَرْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللَّوْلُوهُ
إِذَا حَضَى تَلَفًا وَمَا مَسَسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا خَبْرًا
الَّذِينَ مِنْ كَوْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا شَمَمْتُ مَسًّا وَلَا عَذْرَةً أَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین نہیں دیکھا۔ گیسے
اگر ہمارے کندھوں کو چھو جاتے تھے۔ دونوں کندھوں کے درمیان
ناصل تھا۔ نہ دلاز قد تھے اور نہ چنگے۔

سماک بن حرب نے حضرت حابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کٹانہ دہن تھے۔ آنکھیں
سرخ ڈھروں والی اور اڑیاں پر گرشت تھیں۔ سماک سے کہا گیا کہ...
اَلْعَصِيدَةُ الْقَمِيْرُ کیا ہے؟ فرمایا کہ کشادہ دہن۔ عرض کی جسکی اشکال العینین
کیا ہے؟ فرمایا کہ گوشہ چشم کی زیادہ لمبائی۔ عرض کی گئی کہ...
مَنَّهُوْشُ الْعَقَبَيْنِ کیا ہے؟ فرمایا کہ غڑے سے گرشت والی
اڑیاں۔

(مسلم)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ رنگ سفید لیکن اُد قد
میان تھا۔ (مسلم)

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خضاب سے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا کہ وہ خضاب
کی حالت کو نہیں پہنچے تھے۔ اگر میں آپ کی ریشیں مبارک کے سفید بالوں
کو شمار کرنا چاہتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر سر مبارک کے سفید بالوں
کو شمار کرنا چاہتا تو کرتا۔ (متفق علیہ) اُد قد سلم کی روایت میں فرمایا کہ آپ
کی ریشیں بچی اکھٹیوں اور سر مبارک میں چند سفید بال تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم چمک دار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک ہاتھوں میں پڑتا
تھک کر چھتے تھے۔ میں نے دیکھا اور رشیم کو لٹکا کر رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہتھین مبارک سے زیادہ نرم عکس نہیں کیا اُد
میں نے مشک اللہ غیر سے بھی وہ خوشبو نہیں سونگھی جوعی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے آتی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لایا کرتے اور قیلولہ فرماتے۔ وہ پھر سے کابستر بچھا دیتیں اور اس پر قیلولہ فرماتے۔ آپ کو پچھینہ بہت آتا تھا لہذا یہ آپ کا پسینہ جمع کر لیں اور اسے خوشبو میں ڈال بیٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اُمّ سلیم! یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوجیں کہ آپ کا پسینہ آپ اور میں نے خوشبو میں ڈال دیا ہے اور یہ خوشبو سے زیادہ خوشبو دار ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوجیں کہ بارگاہ رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت کی امید کرنے رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ تم نے اچھا کیا۔ (مشفق علیہ)۔

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نابز فخر ادا کی پھر آپ گھر والوں کی طرف نکلے اور آپ کے ساتھ میں بھی نکلا۔ آگے آپ کو پکے پلے قرآپ انہی ہیں سے ایک ایک کے رخسار پر دست کر م پھیرنے لگے۔ وہاں میں تو میرے رخسار پر بھی پھیرا۔ میں نے آپ کے دست اندر میں وہ دھندلک اور خوشبو پائی کہ گویا عطار کی پشاری سے نکلا ہے (مسلم) اور مسعودی یا ابنی والی حدیث جابرؓ بھیجے باب الاسامی میں اور تفسیر ابن کثیر النبیؐ جو۔ والی صاحب بن یزید کی حدیث باب الاحکام الیاء میں مذکور ہوئی۔

دوسری فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روز قداؤد بہت قامت نہیں تھے سیر اندر بڑا اور لبیش مبارک گئی تھی۔ پیچیدیاں اللہ کے پیر گوشت تھے۔ رنگ سفید غری مائل جوڑ موٹے، سینہ و شکم پر لمبی بیکر، چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے گویا بندہ سے تر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے چپٹے اندر آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۵۳۹ وَعَنْ أُمِّ سَلِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقْبِلُ عَنْهَا فَيَبْطِرُ رُطُخًا فَيَقْبِلُ سَلِيمًا وَكَانَ تَشِيرُ لِعَرَّتِي كَمَا كُنْتُ تَجْعَلُهُ عَرَقًا فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ تَجْعَلُهُ فِي طَيِّبَاتٍ وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرْجُو بَرَكَةً يُلَوِّصُ بَيْنَنَا فَكَانَ أَصَبَتْ.

(مشفق علیہ)

۵۵۴۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَمَّا أَنِ تَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ أَحَدِهِمَا وَاجِدًا وَاجِدًا وَأَمَّا أَنَا فَكَمَسَمَ خَدَّيْ فَوَجَدْتُ لَبِيدَةً بَرْدًا أَدْبَرْتُهَا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُودَةِ عَطَاةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ بِسُورَةٍ فِي تَابِ الْأَسْمَاءِ وَحَدِيثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ تَفْصِيلًا لِمَا كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ فِي تَابِ الْأَسْمَاءِ.

۵۵۴۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِالنَّظْوِيلِ لَا بِالنَّصِيرِ صَحَّحَ الزَّكَاوِيُّ وَاللَّحْظِيُّ شَرَحَ الْكَلْبِيُّ وَالْقَدَمِيُّ سُورَةً خُمُرَةً صَحَّحَ الزَّكَاوِيُّ فِي حَدِيثِ الْمُسَرِّعِ إِذَا مَشَى تَكَلَّمَ حَكْفًا كَأَنَّمَا يَنْحَقُ مِثْ صَبِيبٍ لَمْ أَرَقَبْدَةً وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (رواه الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح)

۵۵۴۲ وَعَنْهُ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالزَّكِيِّ بَلِ الْمُسْقِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمَمْدُودِ وَلَا كَانَ رُبْعًا مِنَ الْعَوْرِدِ لَمْ يَكُنْ بِالْحَبِيبِ الْمَقْطُوعِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَأَن يَجْعُدَا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَقَّعِ وَلَا بِالنَّكَلِ لَمْ يَكُنْ فِي لَوْحَتَيْ دَاوُدَ وَيُزَا أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْتَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْعَارِ جَلِيلُ الْمَشَارِشِ وَالْكَيْدِ أَحْبَرُ دُوسُورِيَّةٍ شَتَّى الْأَكْثَيْنِ وَالْعَدَمِيَّةِ إِذَا مَشَى يَتَقَلَّمُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي مَسْبِيٍّ قَدْ ذُتَّتِ التَّلَفَاتُ مَقَابِلَ كَيْفِيَّةِ حَاكِمِ النَّبَاتِ وَهُوَ حَاكِمُ النَّسَبَيْنِ أَحْسَنُ النَّاسِ مَسْرًا وَأَمْسَقُ النَّاسِ لَهْفَةً وَأَيُّهُمْ عَزِيكَةً وَأَكْثَرُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَأَاهُ بَيَّيْهَةً هَابَةً وَمَنْ حَاظَّهُ مَعْرُوفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ تَأَمَّلْهُ كَمَا رَقِبْتَهُ وَلَا بَعْدَا وَمِثْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسَلْكَ طَرِيقًا فَمِثْلُهُ أَحَدًا إِلَّا عَرَفَ أَنَّ قَدْ سَكَنَهُ مِنْ طَيْبٍ عَذْقُهُ أَذَقَالَ مِنْ عَذْقِهِ عَذْقُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ يَأْسِيًّا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَعْرُوفٌ بَيْنَ عَمْرَاءِ صِبْيَانٍ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا بَنِي لُورِيَّةَ لَرَأَيْتُ الشَّمْسَ طَارِعَةً -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۴۵ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ أَمْعِيَانٍ

اُن سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان کرتے ہوئے فرمایا آپ نہ بہت زیادہ لمبے تھے نہ اندر زیادہ پست قدم آپ لوگوں میں میانہ قدر تھے۔ نہ بالکل سترے ہوئے بالوں والے تھے اور نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ قدرے خم دار بالوں والے تھے۔ رنگ مہرخی کی طرف مائل سفید تھا۔ سیاہ آنکھوں اور بازوؤں کے مرنے جھڑوں اور سینے سے نان تک لمبی کبیر والے تھے۔ ہتھیلیاں اندر قدم مبارک پر گوشت تھے۔ چلتے تو طاقت سے چلتے گریا بلندی سے اُتر رہے ہیں۔ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو بڑی طرح مٹکتے۔ دونوں کندھوں کے درمیان ہر حرکت میں آپ سارے خیموں سے آخری تمام لوگوں سے زیادہ کھڑے اسب سے زیادہ بھی بات کہنے والے و نرم طبیعت والے اچھا بتاؤ گئے والے اگر کوئی آپ کو اچھا تک دیکھتا تو کہ جانا اللہ جب آپ سے خطا خطا ہوتا تو رحمت کرتے گئے۔ آپ کی تعریف کرنے والا کہنا کہ آپ سے پہلے اللہ آپ کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹا نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی راستے سے گزرتے تو اگر کوئی آپ کے بعد گزرتا تو پسینے کی خوشبو کے باعث مایا لیتا کہ آپ اور اسے گنتے ہیں

(ترمذی)

ابو عبیدہ بن محمد بن عمرو بن ابی اسر کا بیان ہے کہ میں حضرت دینار بن سہرز بن مضر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمارے لیے علیہ بیان فرمائیے فرمایا اسے بیٹھے اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج رکھ لیا۔ (دارمی)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جابریہ حالت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔ پس میں بھی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دیکھنا اور کبھی چاند کی طرف اور آپ کے اوپر ہر گز
جھڑا تھا۔ اس وقت میرے نزدیک تو آپ چاند سے زیادہ خوبصورت
تھے۔

(ترمذی، حارمی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گریبا صبح چہرہ نور
میں پھرنا تھا اور غروب کسی کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تیز
رنگارنگی، گویا نہ میں آپ کے لیے سمیٹ دی جاتی تھی۔ ہم فراچی جانوں
کو مشقت میں ڈال دیتے اور آپ کا وہ عہد معمول چہنار ہوتا تھا۔

(ترمذی)

حضرت جابر بن سمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ہڈیاں ہڈیوں سے پٹلی تھیں۔ آپ کا ہنسنے
صرف خیم کی حد تک ہوتا۔ جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو کہتا کہ دونوں
آنکھوں میں سرمہ ہے لیکن سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے اوپر کے دونوں اٹھے دندان مبارک کے درمیان معمولی
سافا ہوتا تھا۔ جب جھگڑا کرتے تو دیکھا جاتا کہ گویا ان دونوں دندان مبارک
کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (حارمی)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غم میں ہوتے تو چہرہ اور دیکھنا تھا۔
پھر نہ چہرہ یوں محسوس ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو
پہچان لیا کرتے۔ (مسند علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی
لوہ کار نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت گیا کرتا تھا۔ وہ بیمار پڑ گیا
تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لیے تشریف لے

فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَذَا الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ حُمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ
عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ)

۵۵۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ
مِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ
تَجُورِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْتَرَمَّ فِي مِثْبَ
وَمِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَشَدِّ
الْأَرْضِ تَلَوِي لَهَا لَنَا لَنُجِيبَ الْفِتْنَةَ كَلَامَهُ
لَعَلَّ يُمْسِكُ ثَرْت -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَائِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ
لَا يَضَعُهَا إِلَّا تَسْمًا وَكَثَرًا إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ
أَكْعَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَكِنَّ يَأْكُلُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۴۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْخَجَ النَّبِيِّينَ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
كَالْمُرِّي يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ شَاكِبَاهُ -

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَرَمَّ أَرَدَ وَجْهَهُ
حَتَّى كَانَ وَجْهَهُ قِطْعَةً كَمُرٍّ وَكَانَ نَعْرِفُ ذَلِكَ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ فُلَا مًا يَهُودِيًّا كَانَ
يَعْدُمُ الْمَدِينَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ قَاتَاكَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ

گئے۔ پس اُس کے باپ کو اُس کے سر ہانے پایا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اے یہودی! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ پر توریت نازل فرمائی۔ کیا تم توریت میں میری تعریف و توصیف اور میری آمد کا ذکر پاتے ہو؟ اُس نے کہا: نہیں۔ مگر اُس نے کہا: میں نہیں۔ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم آپ کی تعریف و توصیف اور آمد کا ذکر توریت میں پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کو نبی ہونے کا ذکر اور اللہ اور جبرائیل آپ کے رسول کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ آپ اس کے سر ہانے سے اٹھا دو کیونکہ یہ تمہارا بھائی ہے۔ روایت کیا کرتے ہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بیک میں رحمت اللہ کھنڈ ہوگی۔ روایت کیا کرتے ہیں؟

عَنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ اُنْشُدْكَ يَا اللَّهُ الْبَيْتَ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعْنِي وَصْفِي وَمَخْرَجِي قَالَ لَا فَإِنَّ الْعَقْلَ بَلَى وَاللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْتَكَ وَصْفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَكْرَاهٍ أَقِيمُوا هَذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ وَلَوْ أَنَّ أَخَاكُمْ

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُرْسَلَةٌ (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ لَا يَحْتَجُّنَ)

بَابُ فِي اخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان
پہلی فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔ آپ نے مجھ سے اتنی بات نہ کہا۔ نہ یہ کہ کیوں کیا اور کیوں نہ کیا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ محسن ملحق داسے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔ میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں نہیں جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے تو ضرور جاؤں گا۔ پس میں باہر نکلا تو ایسے لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا جو بازار میں کھیل رہے تھے۔ اُس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۵۵۵۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ فِي أَتٍ وَلَا لِيْهِ صَنَعْتُ وَلَا آتَا صَنَعْتُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ مَلَكًا فَإِنْ رَسَلْتَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَعَلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي لَقِيْتَنِي أَنْ أَذْهَبَ لِيَمَّا أَمَرَ فِي يَوْمٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَصْرَ عَلَى صَبِيَّانِ وَهُمَا يَلْعَبُونَ فِي التُّرُوقِ فَرَأَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُبِضَ بِقَفَايَ
مِنْ دَرَاوِي قَانٍ فَتَنَزَّطُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ
يَا أُنَيْسُ ذَهَبَتْ حَيْثُ أَمْرُكَ لَكُنْتَ نَعْدَا
أَذْهَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۵۵۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بَرْدٌ نَجْرَانِي فَوَلَّيْتُ
الْحَارِثِيَّةَ فَأَدْرَكْتُهَا أَعْرَابِي فَجَبَدْتُ بِرِدَائِي
جَبْدًا شَدِيدًا وَرَجَعْتُ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَجْرَانِي حَتَّى تَنَزَّطُ إِلَيَّ صَغِيرًا
عَاتِنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَشْرَفَ بِمَا خَارِشِيَّةُ الْهَرَوِيَّةُ مِنْ شِدَّةٍ وَجَبَدَتْ
تَمَرًا قَانٍ يَا مُحَمَّدُ مُسْرِي مِنْ مَالِ أَهْلِكَ لَيْسَ
عِنْدَكَ قَاتِلَتُكَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَضَى ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يُعْطَا

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ فَاشْجَعِ
النَّاسَ وَلَقَدْ قَدِمَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَا تَطَلَّى النَّاسُ قَبْلَ الصُّبْحِ فَاسْتَقْبَلُوهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى الصُّبْحِ
وَهُوَ يَقُولُ لَوْ تَرَاغَوْا لَمْ تَرَاغَوْا وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ
رَأَى طَلْحَةَ جُرَيْجِي مَا عَلَيْهِ سَرِيحٌ دَفَى عُنُقِهِ
سَبْعٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُ بَحْرًا -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۵۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

نے پیچھے سے میرے دونوں کندھے پکڑ لیے۔ میں نے اُن کی طرف دیکھا
تو آپ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: اسے اُنہیں اہم دلائل گئے جہاں کے لیے
میں نے کہا تھا: عرض گزار ہوا: ہاں یا رسول اللہ میں ہار رہا ہوں۔
(مسلم)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ کے اوپر گہرے حاشیے والی نجرانی چادر تھی۔
ایک اعرابی آپ کے پاس آیا اور اس کے آپ کی چادر پکڑ کر پوری شدت
سے اُسے کھینچا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس اعرابی کی تہ تک پہنچ
گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گردن کے کنارے پر
چادر کے حاشیے کے نشانات دیکھے اُسے شدت کے ساتھ کھینچنے کے
باعث۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد میرے لیے مال کا حکم فرمائیے، اللہ
کے اُس مال سے جو آپ کے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور ہنس پڑے۔ پھر اُسے دینے کا حکم فرمایا۔
(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام
لوگوں سے زیادہ حسین تمام لوگوں سے زیادہ سخی اور تمام لوگوں سے زیادہ
بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ کو خطہ محروس ہوا تو آواز کی جانب پکے۔ راستے
میں انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملنے سے گئے ہوئے ملے جو
آواز کی طرف سب سے پہلے چلے گئے تھے اور فرما رہے تھے: لوگو!
مذکورہ۔ آپ حضرت ابو طلحہ کے گھوڑے کی نگلی بیٹھ چڑھ کر کے ہمراہ تھے
اور آپ کی گردن میں تلوار تھی۔ فرمایا کہ میں نے تو اسے دیکھا پایا ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہرگز کوئی بات نہیں پوچھی گئی کہ آپ نے نفل نہیں
فرمایا ہوں۔ (متفق علیہ)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وفد ہائریوں کے درمیان چھیل بھولی کجیاں مانگیں تو آپ نے اسے مٹا فرمایا۔ وہ اپنی قوم کے پاس گیا اور کہا کہ اسے روگ و مسلمان ہو جاؤ کیونکہ خدا کی قسم، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے مٹا فرماتے ہیں کہ فقر سے نہ تھے ہی نہیں۔ (مسلم)

حضرت بخیر بن عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں یمن سے مرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا یعنی اعراب سوال کرنے ہوئے آپ سے آچھے وہاں تک کہ آپ ایک کیکر کی طرف مہرور ہوتے چلے گئے۔ آپ کی چادر مبارک ابھ گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہر گئے اللہ فرمایا میری چادر دوسے دو۔ اگر میرے پاس ابن کثول کے برابر بھی اونٹ ہوتے تب بھی تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اللہ تم مجھے بخیر، جبرائیل و میکائیل کے ہاتھوں میں پادشہ۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب ناز و فخر ادا کر لیتے تو دینار و شہرہ کے خدام ہزنوں میں بانی سے کہ حاضر بارگاہ ہر جاتے۔ وہ اس لیے ہزن لائے کہ آپ ان میں دست مبارک ڈالتے۔ بعض اوقات دوسری کی بیج کر آتے تب آپ ان میں دست مبارک ڈالتے تھے۔

(مسلم)

ان سے ہی روایت ہے کہ ابی بکر رضی اللہ عنہ کوئی نوٹھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہاتھ پڑ کر جہاں سے جانا چاہتی تھی وہاں سے جاتی۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ ایک عورت جس کی عقل میں کچھ کمی تھی عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کام ہے۔ فرمایا اے اہم نکاح! میں کس گلی میں آؤں کہ تمہاری حاجت پوری ہو جائے؟ پس کسی راستے میں آپ اس کے ساتھ تنہا چلتے تھے یہاں تک کہ اس نے عرض منور کی حاجت پوری کر لی۔ (مسلم)

۵۵۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَمَزَ بَيْنَ جَبَينِ قَائِدِ قَوْمٍ فَقَالَ أَيْ قَوْمٍ أَسْلَمُوا قَدْ أَتَوْا مَحْشَدَ الْيَهُودِيِّ إِنْ عَطَاءَ مَا يَحْتَاجُ الْفَقْرَ.

(رداءہ مسلم)

۵۵۵۸ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يُسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْلَعَةً مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلَقَتِ الْأَعْدَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّ رُكُوعًا إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْطُونِي رِدَائِي لَوْ كَانَ لِي عَدَا دَهْنٌ وَالْوَصَاةُ لَعَمْرُ لِقَسَمِهِ بَيْتُكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِغَيْبٍ وَلَا كَذِبٍ وَلَا جَبَانًا.

(رداءہ البخاری)

۵۵۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَهُ خَدَمُ الْمَدَائِنِ بِأَنْبِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يَأْتُونَ بِأَنْبَاؤِ الْأَعْمَسِ يَدَاهُ فِيهَا قُرْبًا حَائِزًا يَا لَعْدَاؤُ الْبَارِقَةِ فَيَقُوسُ يَدَهُ فِيهَا.

(رداءہ مسلم)

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْرًا قَبْلَ مَا أَهْلُ الْمَدَائِنِ تَأْخُذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ.

(رداءہ البخاری)

۵۵۶۱ وَعَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقِبِهَا شَوْقٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ لَا أَمْرَ فَلَانِ أَنْظِرْنِي أَعِنِّي إِلَيْكَ وَتَنْتَبِ حَتَّى أَهْوِي لَكَ حَاجَتَكَ فَقَالَ مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَّغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا. (رداءہ مسلم)

۵۵۴۲ وَعَنْهُ قَالَ لَمْ يَنْزِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا وَلَا تَلْعَنُوا وَلَا تَسُبُّوا كَأَن يَقُولُ عِنْدَ الْمُحِبِّينَ مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنش کو گوارا نہ کرے ورنہ اللہ کا لہاں دہیٹے واسے نہیں تھے۔ ہمارا ملکی کے وقت آپ فرمایا کرتے: اسے کیا ہو گیا ہے اس کی پیشانی خاک آلودہ ہو۔
(بخاری)

۵۵۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لَمْ يُبْعَثْ لَكَ نَكَاحٌ وَرَأْسُكَ بُوْعَثَ رَحْمَةً -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! مشرکین کے خلاف دُعا کیجیے۔ فرمایا مجھے سنت کرے کے لیے مبعوث نہیں کیا بلکہ مجھے رحمت باندھنے کے لیے مبعوث فرمایا گیا ہے۔
(مسلم)

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
۵۵۴۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْلَاءِ فِي خُدْرٍ مَا كَانَتْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنواری پر وہ نشیمن روکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔ جب آپ نا پسندیدہ چیز دیکھتے تو ہم آپ کے چہرہ انور سے جان پیتے۔
(متفق علیہ)

۵۵۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِيبًا قَطُّ مَنَاجِحًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ فَلَا تَمَا كَانَ يَتَبَسَّوْ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کبھی کھلبکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ خلق مبارک بھی نظر آنے لگتا۔ آپ صرف ہنسنے فرمایا کرتے تھے۔
(بخاری)

۵۵۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسْرِدِ لَوْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّاهُ الْعَادَّةَ لَأَحْصَاهُ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ان سے ہی روایت ہے کہ بات کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہایت ہی طرح تیزی نہیں دکھاتے تھے۔ آپ بات کرتے تو قطعاً کر گھٹنے والا گین سکتا تھا۔
(متفق علیہ)

۵۵۴۷ وَعَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْمَةٍ أَهْلِهِ لَعَنِي خِدْمَةُ أَهْلِهِ فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا کہ آپ گھر کا کام کرتے یعنی کبھی گھروالے کا اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔
(بخاری)

۵۵۴۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حُدِّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِحْمًا فَإِنْ كَانَ إِحْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا اسْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تو آپ نے اُن میں سے آسان کو اختیار فرمایا بلکہ اس میں گناہ نہ ہو۔ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ اس سے سب کی نسبت زیادہ دور رہتے اور رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ذات کا ہرگز کسی جملہ میں لیا ماحول نے اس کے
کہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حد کو توڑا مانتا تھا اس کا اللہ کے لیے جملہ لیا
کرتے۔ (شفیق علیہ)۔

انہوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو
اپنے دست مبارک سے نہیں ملا، نہ کسی جودت کو اند نہ کسی غلام کو یا بولنے
نہاں کہ میں جہاد کرنے کے اند جو آپ کو کسی سے نقصان پہنچا تو اپنے اس
ساتھی سے انتقام نہیں لیا مگر جبکہ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمائی ہوئی حدوں کو توڑا
ماتا تو اللہ کے لیے انتقام لیتے۔

(مسلم)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَرَّبُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ
حُرْمَةً أَوْ يُلَاقِيَ قَوْمًا يُلَاقِيهِمْ

(شفیق علیہ)

۵۵۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِسِيَرِهِ وَلَا بِمَرَأَةٍ وَلَا
بِأَخِي وَلَا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَلِكٍ
مِنْ شَيْءٍ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يَنْتَهَكَ
شَيْءًا مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَيَنْتَقِمُ اللَّهُ

(رداء مسند)

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آخر سال کی عمر سے میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی میرے انہوں جو
نقصان پہنچا اس پر آپ نے کبھی مجھے جانت نہیں کی۔ اگر آپ کے گھر کا کوئی
فرد مجھے علامت کرتا تو فرماتے۔ اسے چھوڑو اگر قسمت میں ہوا تو ہو
جائے گا۔ یہ معایر کے لفظ ہیں۔ اسے کچھ تبدیلی کے ساتھ یہی بنے
شعب الایمان میں روایت کیا ہے۔

۵۵۷۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِتِينَ خَدَمْتُهُ
عَشْرَ سِنِينَ فَمَا لَمْ يَرِيَّ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أُنِي فَيَرِ
عَلَيَّ يَدًا قِيَانًا لَمْ يَرِيَّ لَدَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ قَالَتْ دَعَا
قِيَانًا تَوْفِيئِي شَيْءٌ كَانَ هَذَا لَفْظَ الْمَصَارِيحِ
(رداء المسند)

(تفہیم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نہ عورتانہ سے الفاظ استعمال کرتے اللہ نہ جملہ اللہ آپ
ہزاروں میں چلاتے اور نہ بڑائی کا جملہ بڑائی سے دیتے۔ جبکہ سات کرتے
اللہ کو نہ فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكِهًا وَلَا مُتَلَحِّجًا وَلَا
سَخَابًا فِي الْأَسْوَابِ وَلَا يَجْزِي بِالشَّيْخَةِ النَّبِيَّةِ
وَلَا يَكُنْ يَغْتَمِرُ وَيَصْفَرُ

(رداء الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم ہمارا کیا عبادت کرتے، ہمارے کے پیچھے چلتے، غلام کی خدمت میں
قبول لے لیتے اللہ گھر پر مولیٰ کر لیا کرتے تھے۔ خیر کے روز میں
نے آپ کو گھر سے پردہ کچھا جس کی گام گھر کے پوست کی تھی۔ روایت کیا
اسے ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں۔

۵۵۷۲ وَعَنْ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يَحْدُثُ الْمَرِيضَ وَيَتَّبِعُ
الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَسْلُوكِ وَيَرْكَبُ
الْجِمَارَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ غَيْبِ بَرٍّ عَلَى حَاظِرِ خَطَامَةِ
لَيْثٍ (رداء ابن ماجہ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ

(الایمان)

۵۵۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُصُّ نَعْلَهُ وَيَخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْعَلُ تَوْبَةً وَيَحْلُبُ شَاةً وَيَحْدُمُ نَفْسَهُ -

(رواہ الترمذی)

۵۵۴۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ بِنْتِ ثَابِتٍ قَالَتْ دَخَلَ نَعْرُ عَلَى زَيْدٍ بِنْتِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ حَارَةً فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ لَهُ -

فَكَانَ إِذَا ذُكِرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذُكِرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذُكِرْنَا الشَّعَامَ ذَكَرَهَا مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أَحَدٌ تُكْرَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (رواہ الترمذی)

۵۵۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَاحَ الرَّجُلُ لَمْ يَزِرْ بَدَاةَ وَثْ بَدَاةَ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْيَدَى يَزِرُ بَدَاةً وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْيَدَى يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يَرْمُقْ مَا وَكَبَّيَّرَ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيلٍ لَهُ -

(رواہ الترمذی)

۵۵۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَبْدَأُ خُرُوشًا لِيَذِي -

(رواہ الترمذی)

۵۵۴۷ وَعَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ الصَّمْتِ -

(رواہ في شرح السنّة)

۵۵۴۸ وَعَنْ خَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِهِ رَسُولِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے مبارک جوتوں کو گنا تھپتھپاتے اور اپنے کپڑے کو ہلاتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسے کوئی دوسرا اپنے گھر کا کام کرتا ہے اور فرمایا کہ آپ بھی بشروں میں سے ایک بشر تھے۔ اپنے کپڑوں سے دھوڑو کی جوتیں نکال دیتے، اپنی بکری دوہر دیتے اور اپنے ذاتی کام خود کر لیا کرتے۔ (ترمذی)۔

خارجہ بنت زید بن ثابت سے روایت ہے کہ کچھ لوگ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثیں سننا چاہیے، فرمایا کہ میں حضور کو جیسے تمہا جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو میرے لیے پیغام بھیجتے اور میں آپ کو لکھ دیتا، جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ اس کا ذکر فرماتے۔ یہ تمام باتیں میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق بتا رہا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی آدمی سے مصافحہ کرتے تو اپنے دست مبارک کو اس کے اندر سے نہ کھینچتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنے ہاتھ کو کھینچ لیتا اور اس کی طرف سے اپنا رخ اور نہ پھرتے یہاں تک کہ وہی آدمی اپنا منہ پھیر لیتا اور کسی نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے ہم جلسوں کے سامنے اپنے گھٹنے پھیلائے ہوں۔

(ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی چیز کیل کے لیے اُٹھ کر نہیں رکھتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت جابر بن سمورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ خاموشی واسطے تھے۔

(شرح السنّة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرْبِیَّتُهُ وَتَرْبِیَّتِی -

علیہ وسلم کے کلام میں اسٹیج اللہ شہر اللہ تھا۔

(رداء ابو داؤد)

(ابو داؤد)

۵۵۴۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تباری طرح تائز گنگو نہیں کیے جانتے تھے بلکہ آپ کے کلام میں وقفے جرتے تھے تاکہ آپ کی بارگاہ میں بیٹھنے والا اسے یاد کرے۔

(ترمذی)

(رداء الترمذی)

۵۵۵۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرٍ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو جہنم بڑی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(ترمذی)

(رداء الترمذی)

۵۵۵۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب گنگو کر کے یہ بیٹھے تو ظلمتوں کو اکٹرا آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے۔

(ابو داؤد)

(رداء ابو داؤد)

تیسری فصل

۵۵۵۲ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي كَالٍ قَالَتْ

عبدالرب بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو اپنے اہل و عیال پر مہربان نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؑ کو حنین منورہ کے گولی میں دودھ پلایا جاتا تھا۔ آپ تشریف لے گئے تو ہم میں آپ کے ساتھ گئے۔ آپ اندر داخل ہوئے تو دھواں بھرا تھا میں نے کہا کہ اس کا رونا باپ کو مار تھا۔ آپ اسے لے کر برسرہ دیتے پھر لوٹ آئے۔ عمرو کا بیان ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بیٹا ابراہیمؑ بام شیر خوارگی میں فوت ہو گیا۔ اس کی دودھ پلانے والی اپنی جو جہت میرا اس کی رضاعت کر رہا کر رہی ہیں۔

(مسلم)

رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْجَحَ بِالْأَعْيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَسْرُوقٍ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَبَدَأَ حُلَّ الْبَيْتِ وَرَأَى كَيْسَ بْنَ وَكَانَ يَطْوِي قَبْلَنَا فَبَاغَدَهُ فَبَقِيْلَهُ ثُمَّ يَرْجِعُهُ قَالَ عُمَرُو فَلَمَّا نَعُوْا إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَرَأَى مَاكَ فِي الشَّامِ فَإِنَّ لَهُ لَطْفَ تَرْبِیَّتٍ مُّكْتَلَبَةٍ رَوَّاعَةً فِي الْجَنَّةِ -

(رداء مسلم)

۵۵۵۳ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُبَالِلُهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی

فَلَا تَحْزَنْكَانَ لَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ كَرَاهِي لَأَقْرَأَكَ يَا مُحَمَّدُ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْرَأَنَّ أَحْبَبُ مَعَكَ فَبَلَغَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالنَّجَافَةَ الْأَخْدَةَ وَالْعَدَاةَ وَكَانَتْ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَقَّعُونَ بِمَقْعَةٍ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَّعِيكَ رَبِّي أَنْ أَقْلِبَهُ مَعَايِدًا وَعَبِيرَةً فَلَمَّا شَرَّجَ الْكَلْبُ الْيَهُودِيَّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَشَطْرُ مَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الْإِنْفِي فَعَلْتُ بِكَ الْإِذَارَةَ نَظَرْتُ لِي نَعْتِكَ فِي السُّورَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلِدُهُ بِسْمِكُ دُمُهَا جِدَّةٌ بِطَبِيعَةِ وَمَلَكُهُ يَا لَشَاوَرِ لَيْسَ بِقَظٍ وَلَا عَرِيطٍ وَلَا سَعَابٍ فِي الْأَسْرَارِ وَلَا مُتَرَقٍّ يَا لَمُحِيٍّ وَلَا قَوْلٍ الْخَتَاءَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا مَا نِي فَاحْتَمِ فَيَرِي مَا أَنَّكَ اللَّهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرًا نَسَالِي

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالِ الْبُيُوتِ)

۵۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَدُوٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الْإِذَارَةَ وَيُقِيلُ الْكُفْرَ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيَقْوِي الْخُطْبَةَ وَلَا يَأْتِي أَنْ يَسْتَبِيحَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ

جس کو نکلاں عالم کہا جاتا تھا اس کے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کچھ دیکھتے تھے۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تقاضا کیا کہ آپ نے فرمایا: اسے یہودی امیر سے پاس کچھ نہیں ہے کہ تمہیں دلوں۔ اس نے کہا: میں آپ سے اس وقت تک جیبا نہیں ہوں گا جب تک آپ جیلانہ کر دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تو میں تمہارے پاس جیبا رہتا ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز پڑھ لی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب آئے ڈالنے اور دھماکے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جان گئے جریہ حضرات اس کے ساتھ کر رہے تھے عزم گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے رہنے کے لئے فرمایا ہے کہ کسی وقتی دغیرہ پر ظلم کروں۔ جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کرتی سب روگہ اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں میں اپنا نصف مال راجہ میں پیش کرتا ہوں۔ خدا کی قسم، میں نے آپ کے ساتھ جو کیا وہ میں نے یہ دیکھنے کے لیے کیا کہ نہایت خدا آپ کی قربان کرے بیان فرمائی گئی ہے: عمتہ بن عبد اللہ کی جلتے پہنانش کو کہتے ہیں، ہجرت کرنے کی جگہ طیبہ اور ان کا ملک شام ہے۔ نہ وہ بندہ ان میں اندھن گو، نہ بازاروں میں چلتے والے نہ نقش گو کی وضع کرنے والے اور نہ بکلام ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی مسیور دگر اللہ اور بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سب مال ہے: اسے آپ اللہ کے حکم سے جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ وہ یہودی مال دار آدمی تھا۔ اس سے یہی کہنے کے دلائل البقرہ میں روایت کیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرتے، باتیں کہہ کر تے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے اور کسی یموہ یا سیکس کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے بلکہ ان کی حاجت پوری فرما دیا کرتے تھے۔

فَيَقْضِي لَهُ السَّاحِبَ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْإِسْنَانِيُّ)
 ۵۵۸۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكَلِّمُنِي وَلَا تُكَلِّمُ بَنِيَّ وَلَا تُكَلِّمُ بَنَاتِي
 حَتَّى يَمُوتَ قَالَتْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فِيهِمْ قَوْلُهُمْ لَا يُكَلِّمُكَ
 وَلَكِنَّ النَّبِيَّ يَمِينُ يَا أَيُّهَا اللَّهُ يَجْعَلُ دُونَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ كُوِّشَتْ لِسَانُ مَعِي
 حَبَابُ الدَّهَبِ حَيَّاهُ مَلِكٌ قَالَتْ حُجِرَتْ لَشَاوِي
 الْكُفَّةِ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي يَفْشِرُ عَلَيْكَ السَّلَامَ دُونَ
 يَقُولُ إِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِلَّا شِئْتَ نَبِيًّا
 مَلِكًا كُنْتُ لَوْ إِلَى جِبْرِيلَ فَأَشَارَ أَلَتْ أَنْ
 صَنَعَتْ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَقَدْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ
 كَالْمُسْتَعِيرَةِ فَأَشَارَ جِبْرِيلُ بِسُيِّدَةٍ أَنْ تَوَاضَعُ
 فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْدُوكَ لَكَ لَا يَأْكُلُ مِنْكَ يَقُولُ
 أَكُلْ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسْ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ
 (رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ)

(نسائی، دارقطنی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ اس چیز کو جھٹلاتے ہیں
 جو آپ سے کہتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اُن کے شعلے یہ وحی نازل فرمائی کہ
 وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کو اٹھا کر کہتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے عائشہ! اگر میں چاہوں تو میرے
 ساتھ مرنے کے پہاڑ چلیں۔ ایک فرشتہ میری بارگاہ میں حاضر ہوا جس کی کمر
 کمر کے برابر تھی اور کہا کہ آپ کو کرب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ
 نبی بعدہ بنا چاہتے ہیں کہ نبی بادشاہ۔ پس میں نے جبرائیل کی طرف دیکھا تو
 اُنہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ ترا طبع اختیار کیجئے اور حضرت ابن عباس کی
 روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمادے ہیں کہ غرض سے
 حضرت جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے۔ حضرت جبرائیل نے اُن سے اشارہ کیا کہ
 ترا طبع اختیار فرما لیجئے پس میں نے کہا کہ نبی بعدہ۔ حضرت مسند علیہ کا بیان
 ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹیک لگا کر کھانا نہیں
 کھاتے تھے اور فرماتے: اسی طرح کھاؤں گا جیسے عبد کھاتا ہے اور
 اسی طرح بیٹھوں گا جیسے عبد بیٹھتا ہے۔

(شرح السنہ)

بَابُ لِمَبْعَثِ وَبَدَاءِ الْوَحْيِ آپ کی بعثت اور وحی کی ابتدا پہلی فصل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کو پچاس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا گیا۔ آپ پندرہ سال بچہ
 محترم میں رہے اور وحی نازل ہوئی کہ چھ ہجرت کا حکم فرمایا گیا اور دس سال
 وہاں اقامت پذیر رہے اور وہاں کے وقت آپ کی عمر ساڑھے تیرہ سال

۵۵۸۶ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِارْتَبَعِينَ سَنَةً فَكَانَتْ بَعْدَ
 ثَلَاثِ عَشْرَةِ سَنَةٍ يُعْنَى الْبَيْتُ أَصْدَرًا بِالْهَجْرَةِ
 فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ

دَیْسَتَيْنِ سَنَةً

سال تھی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(متفق علیہ)

_____ انھوں نے ہی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پندرہ سال تک مکہ میں اقامت پذیر رہے اور سترے برسے اور سات سال تک مدینہ دیکھتے رہے اور دوسری کوئی چیز نہ دیکھی اور آٹھ سال آپ کی طرف وحی ہوتی رہی اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے اور پینسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

_____ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سات سال کے ہر برسے پر وفات دی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

_____ انھوں نے ہی فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی حضرت ابو بکر کی عمر بھی تریسٹھ سال اور حضرت عمر فاروق کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔ (مسلم) اور محمد بن اسماعیل بخاری نے فرمایا کہ تریسٹھ کی روایتیں زیادہ ہیں۔

_____ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وحی کی ابتداء میں ہوتی مگر چند میں کچھ خواہش ہے۔ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر وہ جس کی روشنی میں ظاہر ہو جاتا۔ ہر آپ تنہائی کو پسند کرتے تھے اور غار حرا میں عورت گزرنے سے بچتے۔ آپ کئی کئی راتیں اس میں عبادت کرتے ہوئے گزار دیا کرتے تھے اور پھر اپنے مگر دالوں کی طرف روتے اور کہتے پیچھے کی چیزیں سے بایا کرتے تھے۔ ہر حضرت نبی پر کی طرف روتے اور اتنی ہی راتوں کے لیے کھانا پیانا سے جاتے یہاں تک کہ حق انگیا جبکہ آپ غار حرا میں تھے۔ آپ کے پاس ایک لڑکتہ آیا اور کہا:۔۔۔ پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ اُس نے مجھے پکڑا اور دلیا یہاں تک کہ مجھ سے اُسے شفقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھیے میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر دواہ دیا۔ یہاں تک کہ مجھ سے اُسے شفقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس مجھے پکڑ کر تیسری دفعہ دیا۔

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الْقَوْلَ وَيَرَى الْقَوْلَ سَبْعَ بَرِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا دَلَّامًا بَرِينَ يُوحَى إِلَيْهِ دَا قَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَبَرِينَ سَنَةً

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ بَرِينَ سَنَةً

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرِينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرِينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبَرِينَ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَخَارِيُّ ثَلَاثَ وَبَرِينَ أَلْفًا)

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَذَلَّ مَا بَوَّيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ التَّوْحَفِ التَّوْحَا الشَّادِقَةَ فِي التَّوْحَفِ فَكَانَ لَا يَرَى دُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ وَتَلَّ فَإِنْ الصُّبْحُ تَلَّ حَتَّى يَلِيَهُ الْخَالِدُ وَكَانَ يَخْلَعُ بِخَارِجِهِ فَيَسْجُدُ فِيهِ وَهُوَ التَّعْبُدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ الْعَدَا وَقَبْلَ أَنْ يَكُونَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَسْجُدُ لَكَ الْكَفَّ سَجْدَةً إِلَى حُدُودِهِ فَيَسْجُدُ لِيَسْمَعَهَا حَتَّى جَاءَهُ الْعَقْدُ وَهُوَ فِي خَارِجِهِ فَيَجَاءُهُ الْمَلَكُ فَقَالَ أَفْعَا لَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ قَالَ فَاحْذَرِي مَغْطِي حَتَّى يَكُنْ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَفْعَا لَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ فَاحْذَرِي مَغْطِي الشَّارِبِ حَتَّى يَكُنْ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَفْعَا

یہاں تک کہ مجھ سے اُسے مشقت پہنچی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا: پر موصافہ رب
کے نام سے میں نے پیدا کیا۔ انسان کو جسے ہم نے خون سے پیدا کیا۔ انسان
کو کچھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا (۹۶: ۱ تا ۱۰۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اُسے کر لے آئے اور آپ کو دل کا پڑا تھا۔ حضرت خدیجہ کے پاس تشریف
لائے اور فرمایا کہ مجھے کھل اُٹھو اور مجھے کھل اُٹھو۔ میں کھل اُٹھ گیا
گیا، یہاں تک آپ سے خوف و دُور ہو گیا۔ آپ نے حضرت خدیجہ کو واقعہ
بتایا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا ڈر ہے۔ حضرت خدیجہ نے کہا: یہ خدا کی قسم،
ہرگز ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رُسوا نہیں کرے گا۔ آپ جلد رُحی
کرتے، سچی بات کہتے، دوسروں کے برہم اُٹھاتے، محتاجوں کو کما کر دیتے،
مہمان کو لڑائی کرتے اور حق کی طرف جانے والوں کی مدد کرتے ہیں۔
پھر حضرت خدیجہ آپ کو دُفتر بن کر لے گئیں جو حضرت خدیجہ
کے چچا ناد بھائی تھے۔ کہا اسے بھائی! اذرا اپنے پیچھے کی بات تر چھیے۔
دُفتر سے آپ سے کہا: اسے پیچھے آپ کیا دیکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا انہیں بتا دیا۔ پس دُفتر سے کہا کہ یہ تو
رہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر اتارا تھا کاشش! میں
طاقتور ہوتا کاشش! میں اُس وقت تک زبردست رہتا۔ جب آپ کی قوم آپ کو
نکالے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا دیکھ رہے ہو؟
مجھے کہا: ہاں، کوئی ایسا فرد نہیں آیا جو آپ جیسی چیز سے کرا یا ہو مگر اُس سے
دُشمنی رکھ لینی۔ اگر میں نے اُس دن کرا یا یا لڑ لڑی لڑتے تو آپ کی مدد کروں
گا۔ پھر چند روز کے بعد دُفتر سے ہر گھنٹے اور وہی کاسلسلہ جاری رہا۔
علیہ السلام نے یہ بھی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجیں ہر گھنٹے
اور ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ کنی منہ بپا ہے اللہ کی کس پہاڑ کی چوٹی پر
پر چڑھ کر اپنے آپ کو گرا دیں۔ ایک دُفتر آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے کہ اپنے آپ
کو گرا دیں کہ آپ کو حضرت جبریل نظر آئے اور انہوں نے کہا: یہ یا مستعد!
آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اس سے آپ کو نعم جاننا کہ اللہ کی طرف سے ملے ہو گیا۔

قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِيءٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّارِثَةُ
حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ إِذَا
بِاسْمِكَ الَّذِي خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ
إِذَا دُرِّيكَ الْاَكْثَرُ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ عِلْمٌ
الْإِنْسَانِ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَوَجَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِفُ مُرَادُهُ دُخُلُ
عَلَى حَيْجَةٍ فَقَالَ لِمَ لَمْ يَكُنْ فِي قَوْمِكَ
حَتَّى وَهَبَ عَنهُ الرُّوحَ فَقَالَ لِحَيْجَةٍ وَالتَّخَوُّعِ
الْمَخْبَرِ لَعَنَ خَرِيشٌ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتَ حَيْجَةُ
كَلَّا وَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَكُونُ
الرَّحِمَ وَتَصُدُّ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَكُتِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ
عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ أَطْلَقَتْ بِهَا حَيْجَةُ
إِلَى وَدَقَةِ بْنِ تَوْقَلِ بْنِ عَمْرِو حَيْجَةُ فَقَالَتَ
لَهُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ
وَدَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا لَمْ يَكُنْ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ وَدَقَةُ
هَذَا النَّاسُ مَوْسَى الَّذِي أَسْرَى اللَّهُ عَلَى مُوسَى
يَا لَيْسَ كُنْتُ فِيهَا جَدًّا يَا لَيْسَ كُنْتُ أَكُونُ حَيًّا
إِذَا يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُفْرِجِي هُمْ قَالَ لَعَنَهُ
يَا بَنِي سَجَلٍ فَتَطْرِبُ كُلُّ مَا حَبَلَتْ بِهِ إِلَّا غَوِي وَ
إِنْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ يَوْمُكَ أَنْصَرَكُ نَصْرًا مُؤَلَّرًا ثُمَّ لَمْ
يَلْقُ وَدَقَةَ أَنْ تَوُفِّي وَفَرَّ الْوَحْيُ مَتْنًا عَلَيْهِ
وَرَادَ الْبُقَارِيُّ حَتَّى حَزَنَ الشَّيْخُ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَا يَكُنَّا حَزَنًا عَدَاوَةً مِرَادًا كَثَرَتْ
يَعْرَى مِنْ رُؤُوسِ سَوَاهِي الْجَبَلِ فَكَلَّمَا
أَوْفَى بِدَارِدَةَ جَبَلٍ يَكُنِي يَكُنِي نَفْسًا مِنْ قَبْدَى
لَهُ حَبْرٌ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ رَسُولُ

اللَّهُ حَقًّا فَيَسْتَكُنُّ لَدُنَّ إِلَهِكَ حَبِيشًا وَكَتَبَتْ
لَكَ نَفْسُهُ -

۵۵۹۲ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ نُوحٍ قَالَ
قَبِيَّتُ أَنْ أَمْسَى صَحَبْتُ صَوْتًا عَنِ السَّمَاءِ
فَوَقَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي حَيَّاكَ نَزَلَ
بِحِزَامٍ قَاعِدًا عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
فَجِئْتُ مِنْهُ رُعبًا حَتَّى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ
فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ نَقُلُونِي نَقُلُونِي فَرَقَلُونِي
فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ الْأَرْضَ فَاصْبِرْ
وَرَبُّكَ فَكَثَرَ قُرْبًا بِكَ فَطَهَّرَ وَالسَّجْدَ فَاهْبِزْ
لَهُ حَيَّاكَ نُوحٍ وَكَتَبَتْ -

(متفق علیہ)

۵۵۹۳ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْعَارِثَ بْنَ وَثَّالٍ
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَا نَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَمَثَلُ مَصَلَّةِ الْجَدْرِ وَهُوَ أَشَدُّ عَنِّي
فَيَقُومُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ
أَحْيَا نَا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَقْبِي
مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزِلُ عَلَيْهِ
الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ أَلَبَرُو فَيَقُومُ عَنْهُ
فَلَا يَجِيئُهُ لِيَتَفَصَّدَ عَرَقًا - (متفق علیہ)

۵۵۹۴ وَعَنْ عَمَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ
كُرْبًا لَدُنَّ إِلَهِكَ وَتَرَدُّدَ وَجْهَهُ فِي رَوَايَةٍ
تَكُنْ رَأْسَهُ وَتَكُنْ أَصْحَابُهُ دُودَ سَمُومٍ
فَلَمَّا أَشْرَى عَنْهُ رَفَعَهُ رَأْسَهُ -

(رواه مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وحی رک جانے کے متعلق بیان فرماتے ہوئے
سنا کہ فرمایا کہ ایک درہم میں جارہ تھا کہ آسمان سے ایک آواز سُنی۔ نظر اٹھا
کر دیکھا تو وہی فرشتہ کسی پرندہ پر آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا ہے جو
خارجہ میں میرے پاس آیا قلب مجھے اُس سے خوف آیا یہاں تک کہ میں زمین
کی طرف مائل ہوا۔ میں اپنی اہلیہ محترمہ کے پاس آیا اللہ کہا کہ مجھے کہل اٹھا
وہ، مجھے کہل اٹھا وہ مجھے کہل اٹھا وہ پس یہ وحی نازل ہوئی :-
اسے چارہ اڑھنے مائے محبوب اکھرے ہو جاؤ اور لوگوں کو ڈراؤ اور
اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بھٹکے سے دور
رہو (۴: ۷۵) پھر پے در پے اور متواتر وحی آنے لگی۔

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا
رسول اللہ آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ کبھی ندریں آتی ہے جیسے گھنٹی کی آواز اور یہ مجھ پر سب
سے سخت ہوتی ہے۔ جب یہ ختم ہو جاتی ہے تو میں اُسے یاد کر لیتا ہوں
اور فرمایا کہ کبھی فرشتہ آدمی کی شکل میں آکر مجھ سے کام کرتا ہے تو میں یاد کر
لیتا ہوں جو وہ کہتا ہے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نے سخت سہوی
کے دن میں آپ پر وحی نازل ہوتی ہوئی دیکھی ہے اللہ جب وہ ختم ہو گئی
تو آپ کی مبارک پیشانی سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت عباد بن صہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو جسمانی طور پر
تھکیت ہوتی اور چہرہ اللہ کا رنگ بدل جاتا۔ دوسری روایت میں ہے کہ
آپ سر جھکا لیتے اللہ آپ کے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے۔ جب
ختم ہوتی تو سر مبارک کو اٹھاتے۔

(مسلم)

۵۵۹۵۔ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالًا لَمَّا نَزَلَتْ وَاتَّخَذَ
عَشِيرَتُكَ الْأَقْرَبِينَ حَرَمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتَّى صَوَّغُوا الصَّفَا فَبَعَلُوا بَنَاتِي يَا بَنِي
قَهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ يَبْغُونَ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا
فَبَعَلُوا الرِّجُلَ إِذَا كَرِهَتْ نَطَقَهُ أَنْ يُخْذِرَهُ
أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَقَامَ أَبُو لَهَبٍ
وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ
خَيْلًا بِخُرُومٍ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ دَرَقِي
رَوَايَةُ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِأَكْوَادِي شَرِيدًا
أَنْ تُخِيرَ عَلَيْكُمْ أَلَسْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا نَعَمْ
مَا حَزَبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا وَدَقًا قَالَ قَاتِي نَذِيرٌ
لَكُمْ بَيْنَ يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أَبُو لَهَبٍ
تَبَّ لَكَ آلُ هَذَا جَمْعُكُمْ فَتَزَلَّتْ تَبَّتْ يَدَا
أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۵۹۶۔ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالًا بَيْنَمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَسَدًا
الْكُفْرَةَ وَجَمْعُهُ قُرَيْشٌ فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ
قَارِئٌ أَيْكُمْ يَقُومُونَ لِي جَزُورًا لِي فُلَانٍ فَيَعْبُدُونَ
إِلَى قُدْرَتِهَا وَدَوْرَهَا وَسَلَامًا ثُمَّ يَرْجِعُونَ حَتَّى
إِذَا اسْجَدُوا وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَأَتْبَعَتْ أَشْقَاهُمْ
فَلَمَّا سَجَدُوا وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَتَبَّتِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا جِئْتُ
مَالًا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ الْوَسْعِ فَانْطَلَقَ
مُطْطِلًا إِلَى قَاطِئَةٍ قَاتِبَتِ نَسْفِي وَتَبَّتِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى
الْقَتَّةُ عَمَهُ دَا قَبِلَتْ عَلَيْهِمْ كَسِبُهُمْ فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَأَنَّكَ إِذَا دَعَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب آیت
وَإِذْ نَزَعْنَا مِنْكَ آلَ قَهْرٍ وَآلَ لُؤْلُؤٍ وَآلَ قَهْرٍ
نَازِلٌ ہونے لگا تو بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر گئے اللہ صفا پاڑی پر
چڑھ کر پکارتے گئے۔ اسے بنی قہر اسے بنی عدی یعنی قریش کی شاخیں
میں ملک کو لوگ جمع ہو گئے اللہ جو نہ نکل سکے اس نے اپنی جگہ آدمی بھیجا اگر
دیکھے کہ بات کیا ہے۔ پس ابو لہب اللہ دوسرے قریش آئے۔ فرمایا کہ تمہارا
کیا خیال ہے جبکہ میں تمہیں خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پرے سے سوار ہیں۔
دوسری روایت میں ہے کہ بتاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ سوار اس قادی
سے نکل کر تم پر حملہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا تم مجھے سچا جانو گے؟ سب
نے کہا: ہاں کیونکہ ہم نے آپ کو ہمیشہ سچ ہی بولتے سنا ہے۔ فرمایا تو
میں تمہیں اس سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں جو تمہارے سامنے
ہے۔ ابو لہب نے کہا: تو فریاد ہو، کیا میں اسی سے بچ سکتا ہوں؟
پس مسدود لہب نازل ہوئی۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک دفعہ کعب کے پاس نماز پڑھتے
تھے کہ کسی نے دالے سے کہا: اسے لوگ اہم میں سے کون ہے جو آل
علا کے عزیز کھانے تک جاتے اور وہاں سے لید، غنم، اوز اور بھری لائے
اور اسے مہلت دے، یہاں تک کہ یہ مسجد سے میں جائے تو اس کے کندھوں
کے درمیان رکھ دے۔ میں نے ایک بہت بڑا بد بخت اٹھ کھڑا اور اسے
خند کے کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد سے
میں دن رہے اور وہ ہنسنے لگے کہ مارے اہشی کے ایک دوسرے پر جھک
گئے۔ کون ہلے والا حضرت فاطمہ کے پاس گیا اور وہ جلدی سے آئیں اور
آپ مسجد میں ہی موجود تھے، یہاں تک کہ غنم کو دھڑکیا اور ان کی طرف
منسوب ہو کر انہیں برا بھلا کہنے لگیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز
سے فارغ ہوئے تو میں دفعہ کہا: اسے اللہ اقریش کو حج پر چھوڑا اور
جب آپ دعا کرتے اور جب مال کرتے تو میں دھڑکیا کرتے تھے لہذا عمر بن خطاب
کو کہنا کہ نبی قبر بن رہا، ولید بن قتبہ، اسید بن خلف، عقیل بن ابی سہیل

اور عمار بن ولید کو حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے بد کے روز انہیں بکھرے ہوئے دیکھا۔ پھر کھڑو کر انہیں بد کے ایک کونہ میں ڈال دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کونہ میں سے ڈالے گئے لوگوں پر لعنت کی گئی ہے۔

(متفق علیہ)

وَعَاثَكَ قَدْ اَدَا سَانَ سَانَ ثَلَاثًا اَللّٰهُمَّ عَلَيَّكَ بِمَعْدُومٍ
بَيْنَ هَاشِمٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَسِيَّةٍ وَوَلِيدٍ بَيْنَ عُتْبَةَ وَدَاغِيَّةٍ
ابْنِ عَلِيٍّ وَعُتْبَةَ ابْنِ اَبِي مُوَيْطٍ وَعُمَارَةَ ابْنِ
الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ صَدُا لُلهُ قَوْلًا لَّلهُ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرَفَ
يَوْمَ مَهْدِيٍّ ثُمَّ سَجَدُوا لِي الْفَلَيْطِ قَلِيْبٍ يَهْدِي
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَتَيْتُهُمْ اصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً -

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرس گزار رہی تھیں، یہاں رسول اللہ اکیا آپ پر ایسا دل بھی آیا ہے جو اُحد کے روز سے سخت ہو۔ فرمایا کہ تمہاری قوم کی طرف سے جس بد ذہبی سب سے زیادہ بھیجیں پہلی وہ روزہ عقبہ ہے۔ جبکہ میں نے اپنی جان کو ابن عبدیہ بیل بن کلال پر پیش کیا تھا، لیکن اس نے قبول نہ کیا جو میں نے چاہا تھا۔ پس میں غم میں ہو کر ایک جانب چل دیا۔ میں نے قرن اشحاب میں سر اٹھا کر دیکھا تو میرے سر پر بادل کے ایک ٹکڑے سے سایہ کر رکھا تھا۔ دیکھا تو اس میں جبریل تھے۔ انھوں نے آغاز دیتے ہوئے کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور جو انھوں نے جواب دیا ہے۔ آپ کی طرف ملک الجبال کو بھیجا ہے کہ ان کے متعلق جو چاہیں انہیں حکم فرمائیے۔ پس ملک الجبال نے پکارتے ہوئے مجھے سلام کیا، پھر کہا: یہاں مستعد ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات سن لی ہے اور آپ کے رب نے مجھے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ مجھے کسی کام کا حکم فرمائیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان کے اوپر دلوں اشعب پھاڑ دوں کہ وہ دلوں ہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جگہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو ایسے خدا کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

(متفق علیہ)

۵۵۹۷ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللّٰهِ مَا اَتَى عَلَيْكَ يَوْمَكَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ
اُحْيٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ وَكَانَ اَشَدَّ
مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذَا عَرَضْتَ نَفْسِي
عَلَى ابْنِ عُبَيْدٍ يَأْتِيكَ بِنِ كَلَالٍ فَكُلُّهُ يَجِبُ عَلَيَّ
اِلَى مَا ارَدْتُ فَكَتَلْتُكَ وَاَنَا مِنْهُمْ وَمَا عَلَيَّ
وَجْهِي كُلُّهُ اسْتَفِجْ اِلَّا يَقْدِرَ التَّخَالِبُ فَوَقَعَتْ
رَأْسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظْلَمَتْ لِي فَتَنَظَّرْتُ
فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَاِذَا نِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ
قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ
بَعَثَ اِلَيْكَ مَلِكُ الْجِبَالِ لِيَاْمُرُكَ بِمَا شِئْتَ
فَلِيْهِمْ قَالِ فَاِذَا نِي مَلِكُ الْجِبَالِ فَسَلِّمْ عَلَيَّ
ثُمَّ قَالِ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ
اَنَا مَلِكُ الْجِبَالِ وَكَدَّ بَعَثَنِي رَبِّي اِلَيْكَ
لِيَاْمُرَنِي يَا مَرْكَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطِيعَ عَلَيْهِمُ
الْاَفْطَبِيْنَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَلِ اَرَادُوا اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ
مَنْ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ
عَبْدًا -

(متفق علیہ)

۵۵۹۸ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

ثُمَّ يَا بَنِي قَهْلَبَ وَالسَّجْدَ قَاهُجَرَدَا لَكَ قَبْلَ
أَنْ تُفْرَمَ الصَّلَاةُ -

(متفق علیہ)

ہم سے پہلے کہ بات ہے۔

(متفق علیہ)

بَابُ عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ

پہل فصل

نبوت کی نشانیوں کا بیان

۵۴۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرِئِيلٌ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْفُلَمَّانِ فَآخَذَهُ فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَحْدَرَهُ مِنْهُ عِلْقَةٌ فَقَالَ هَذَا حَقُّ الشَّيْطَانِ وَمِنْكَ شَعْرٌ عَسَلَهُ فِي طَشِيٍّ مِنْ ذَهَبٍ يَمْنَأُ دَمْرُومُ ثُمَّ لَأَمَهُ فَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِمْ وَحَيَّاهُ الْفُلَمَّانُ يَسْمَعُونَ لِي أَوَّمَّ يَعْصِي وَظَنُّهُ فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَكَّلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالِ
أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَنَّهُ الْوَحْيُ فِي صَدْرِهِ -

(رواه مسلم)

۵۴۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي لَا أَعْرِفُ حَجْرًا يَمَكَّةُ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ لَأَنْتَ لَا أَعْرِفُكَ الْآنَ -

(رواه مسلم)

۵۴۰۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً قَالُوا هُمُ الْعَبَرُ يُشَقَّتِينَ حَتَّى رَأَوْا جِرَادًا بَيْنَهُمَا

(متفق علیہ)

۵۴۰۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَلْقَى الشَّقِيُّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَقَتَيْنِ فَرَقَ قَوْيَ الْجَبَلِ وَفَرَقَ دَوْبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل ماضی ہوئے اور آپ لوگوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ آپ کو کچھ کرچٹ لیا۔ پھر کرقلب اطر کر نکالا اور اُس سے گوشت کا ایک ٹکڑا نکال کر کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے۔ پھر اُسے سونے کے طشت میں آب زمزم سے دھویا اور اُسے جا کر اُس جگر پر رکھ دیا۔ لڑکے دوڑتے ہوئے اپنی والدہ یعنی آپ کی دایہ کے پاس آئے اور کہا کہ خستہ کوئل کر دیا گیا ہے۔ لگا آپ کی طرف دوڑے اور آپ کو لنگ بولا پڑھا تھا۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ سونے کا نشان میں آپ کے سینہ اطر پر دیکھا کرتا تھا۔

(مسلم)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمایا۔ یہ میں تم کو تمہارے اُس پتھر کو اچھی طرح جانتا ہوں جو میری پشت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور اُسے اب بھی جانتا ہوں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھایا جائے۔ آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے دکھائے یہاں تک کہ انہوں نے براہ کو ان دونوں کے درمیان دیکھا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا اور دوسرا اُس کے نیچے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گواہ رہنا۔

اشہدوا۔

(متفق علیہ)

۵۴۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ
هَلْ يَغْفِرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قَوِيلَ
نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَكُنَّ رَأَيْتَ يَفْعَلُ
ذَلِكَ لَا طَانَ عَلَى دَقَبَتِهِمْ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي رُحْمًا يُطَا عَيْنُ
دَقَبَتِهِمْ فَمَا فَجَّهَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَكْفُ عَيْنُ
عَقْبَتِهِمْ وَيَشْفِي بَيْنَهُ قَوِيلَ لَهُ مَا لَكَ تَنَازَلْتَ
بَيْنَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَشَدُ قَاتِلِينَ تَارِدٌ هَوْلًا وَ
أَجْنَحَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتُمُ الْمَلَائِكَةَ عَصَا
عَصَا -

(رواہ مسلم)

۵۴۰۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا
وَعِدَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ آتَاةٍ رَجُلٌ
كُنَّا الْيَمِينُ الْغَائِقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْأَعْدَى فَشَكَا إِلَيْهِ
قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ
الْحَيَّةَ قَالَتْ طَالَتْ طَالَتْ بِكَ حَيَّةٌ فَكَذَّبَ
الطَّيْمَنَةَ سَوَّجِلٌ مِنَ الْحَيَّةِ حَتَّى تَطُوقَ
بِأَلْتَكَبِيرٍ لَا تَكُنَّ أَحَدًا إِلَّا اللَّهُ وَكَذَّبَتْ
طَالَتْ بِكَ حَيَّةٌ لَتَفْتَحَنَّ سُورُ كَسْرِي
وَلَكُنَّ طَالَتْ بِكَ حَيَّةٌ لَتَكْرِيَنَّ الرَّجُلَ
يُخْرِجُهُ مِنْ أَرْوَاقِهِ مِنْ دَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ
يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَحِيدُ أَحَدًا
يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيْسَ لِقَائِهِ اللَّهُ أَحَدًا لَهُ يَوْمَ
يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَرِّجَانٌ
يَرْجُمُهُ فَلَمَّا قِيلَ لَكَ أَلَمْ يَكُنْ لَكَ
رَسُولٌ فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ
أَعْطِكَ مَا لَا ذَا أَفْضِلُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِمْ فَلَا يَدْرِي إِلَّا جَهَنَّمَ وَ

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے
کہا کہ کیا محمدؐ کی وجہ سے آپ کے چہرے کو عاک آلودہ کرتا ہے؟
کہا گیا ہاں۔ اُس نے کہا کہ لات، العزى کی قسم، اگر میں اُسے ایسا کرتا ہوں
دیکھ لوں تو اُس کی گردن کھن ڈالوں گا وہ آیا اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو گمان کیا کہ حضرت کی گردن زود نہ ڈالے۔
وہ آپ کے پاس آیا لیکن اُسے پاؤں دوڑ گیا اللہ اپنے ہاتھوں سے کلہاڑی
کرنا تھا۔ اُس نے کہا گیا کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میرے
اللہ اُس کے درمیان لگ کر ایک غصہ سے نیر دہشت ہے اور پر ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو
فرشتے اُس کو کھڑے کھڑے کر کے دکھ دیتے۔

(مسلم)

حضرت عدی بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہوا
ہر گز نہ آنے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضر ہوا، ہر گز نہ آنے کی
شکایت کی۔ فرمایا کہ اے عدی! کیا تم نے جیو دیکھا ہے؟ اگر تہا ری زندگی
ابھی بھی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک حد تک میرے سارے ہاتھ پھیل گئے اور کہہ
کا طاف کرے گی اللہ اُسے اللہ کے برا کسی اللہ کا خون نہیں ہر گز اللہ اگر
تہا ری زہر لگی ابھی نہیں ہوئی تو کسرے کے خزانے ضرور کھولے جائیں گے
اللہ اگر تہا ری زندگی اتنی بھی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی بھی بھر سونا یا
چاندی کے کھلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن
ایک شخص بھی نہیں پائے گا جرات قبول کرے اللہ تم میں سے ایک شخص
حاضری کے وفد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اُس کے وفد خدا کے دربار
کوئی تر جان نہیں ہوگا جو مطلب بیان کرے تو فرمائے گا کہ کیا میں نے
تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک احکام پہنچاتے، عرض گزار ہوگا
کہیں نہیں۔ فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے ملن دیا اللہ تجھ پر فضل نہ کیا؟
عرض کرے گا کہ کیوں نہیں۔ پس اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو جہنم کے
برا کچھ نظر نہیں آئے گا اللہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تب بھی جہنم کے
برا کچھ نظر نہیں آئے گا۔ لہذا جہنم سے بچو خواہ کچھ کہ ایک کھڑا ہے کہ

ہیں کہ یہ میسر نہ آئے تو ایک ایسے شخص کے ذریعے ہی بھی حضرت مدنی کا بیان ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حجروں سے سوار ہوئی اور اس نے کہہ کر طواف کیا اور خدا کے سوا اسے کسی کا خوف نہیں تھا اور میں اُن میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہریر کے خزانے کو سوائے ادا کرتا رہا زندگی انتہائی ہی تروتم و کھرم تھی جو ابو القاسم غنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی جتنی بھر کر سکے گا۔

(ابن ماجہ)

يَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَالْقَوْمَ النَّارَ
وَلَوْ بَشَرِيَّ مَمْرُوقَةً قَسَمْتُ لَوْ يَجِدُ قِبَلِكُمَا قَبِيَّةً
قَالَ عِدَّتِي قَرَأْتُ الطَّعْنَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْحَبَرِ
حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ
فِيهِمْ أَفْئَتَكُمْ كُنْتُ رَكْمِي بَنِي هُزْمَةَ وَلَكِنْ
طَلَعَتْ بِكُمْ حَبْرَةٌ لَكُمُودٌ مَا قَالَ الشَّيْخُ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ
مِلَّةً كَثِيرَةً

(رواہ البخاری)

حضرت جناب ابن ادریس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کرنے کا غرض سے حاضر ہوئے اور آپ کہیں سے ٹیک لگا کر کہہ کے سناٹے ہی جلوہ افروز تھے ہمیں مشرکین سے جڑی نکلیت پیٹی تھی۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے اُن کے خلاف دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ بیٹھ گئے، چہرہ اندر سرخ ہو گیا اور فرمایا: ہمارے پہلے لوگوں میں ایک آدمی کہیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا اور اس میں کھڑکے آگ لایا جاتا جو اس کے سر پر رکھ دیتا۔ پھر پھر کھڑکے کر دیے جاتے اور یہ بات بھی اُسے دین سے نہیں پھرتی تھی اور کسی کو کہے کہ انگلیں سے گشت کے نیچے پڑیں اور پھلجھک انگلیں کی جاتی لیکن یہ بات بھی اُسے دین سے نہ پھرتی۔ خدا کی قسم، یہ کام پورا ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ایک سوار منامہ سے حضرت تک جلدی گا اور خدا کے ہوا کسی سے نہیں ڈرے گا یا اپنی بکریوں کے مشتق بھیڑیے سے لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

(ابن ماجہ)

۵۴۰۶ وَعَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِّ قَالَ شَكَّوْنَا
إِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْبِقٌ
بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
شِدَّةً فَقُلْنَا لَا تَدْعُوا اللَّهَ فَقَعَدَ وَهُوَ
مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ
كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْكِمُكَ فِي الْأَرْضِ فَيَجْعَلُ
فِيهِ قَبِيحًا مِمَّنْ شَارَ فَيُضْمَمُ قَوْفَ رَأْسِهِ
فَيُشَقُّ بِأَشْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ
وَيْتِهِ وَيُمَشِّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ
لَحْيِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ
عَنْ وَيْتِهِ قَالُوا كَيْفَ تَمُنُّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى
يَكُونَ لَكَ رَأْسٌ مِنْ صَنْعَةٍ لِي حَصْرًا مَوْتٍ
لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوَالَيْدُ تَجِبُ عَلَيَّ وَلَكِنْ كُنْتُ
كَسْتَعِجِلُونَ

(رواہ البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ام حارث بنت عثمان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے جو حضرت عباس بن عباس کے کاح میں تھیں۔ ایک دفعہ آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کانا نکھلایا پھر چائے کر مبارک سے جوش نکھانے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے۔ پھر بسترے ہوئے

۵۴۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَارِثٍ بِنْتِ
وَلِثَانٍ وَكَانَتْ تَحْتُ عِيَادَةَ بَنِي الْعَصَاوِيَّةِ
فَدَاخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ
لَقَبْنِي رَأْسًا قَالَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمِنْكُمْ كَوْنًا تَكْ هُوَ لَكُمْ وَلَقَدْ بَلَغَن قَامُوسَ الْبَحْرِ
هَاتِ يَدَاكَ أَيْ يَمْنَكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ قَبِلَ
رَدَاةً مُسْلِمَةً فِي بَعْضِ نَسْخِ الْمَصَارِيحِ بِكَفَنٍ
قَامُوسَ الْبَحْرِ وَذَكَرَ حَدِيثًا إِي هَرِيرًا وَ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْدِيكَ كَسَدِي وَالْآخِرُ لَفْتَنَ
عَصَابَةً فِي بَابِ الْمَلَا حِو.

نہیں تھے۔ یہ تو مسند کی تہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ دست مبارک بڑھائیے
کہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ لڑی کا بیان ہے کہ اُس نے بیعت
کر لی (مسلم) اور معاذ کے بعض نسخوں میں بَلَّغْنَا تَا عَمْرُو مَنِ الْبَحْرِ
ہے۔ اور حضرت ابو ہریرہ کی دُوحہ شہیں نیز حضرت جابر بن سمور کی یَقِيلُ
یکسای والی اور دوسری كَفَتَحَتْ حَقَّ عَصَابَةً والی حدیث
باب الملاحم میں ذکر کی جا چکی ہے۔

دوسری فصل

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي.

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

تیسری فصل

۵۶۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ
بْنُ حَرْبٍ مِنْ زَيْدِ ابْنِ قَالٍ أَنَّهُ طَلَفَتْ فِي الْمَدِينَةِ
الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ قَبِيحًا أَنَا يَا لِقَامٍ دَرَجَةٍ بِيَكْتَابِ
مَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي هُوَ قَالٍ
قَالَ وَكَانَ وَحْيُهُ أَنَا لِي بَنَاتِي قَدْ دَعَا
لِي عَظِيمٌ بَصْرِي قَدْ دَعَا عَظِيمٌ بَصْرِي
لِي هُوَ قَالٍ أَنَا لِي هُوَ قَالٍ هَذَا
قَالَ قَدْ دَرَجَةُ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ
نَبِيٌّ قَالُوا لَعَنَهُ قَدْ دَرَجَةُ فِي نَفْسِهِ قَدْ دَرَجَةُ
قَدْ خَلْنَا عَلَى هُوَ قَالٍ قَالُوا لَعَنَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَقَالَ أَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي
يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا أَبُو سَلَمَةَ قَالَتْ أَنَا
قَالُوا لَعَنَهُ فِي بَيْنَ يَدَيْهِ قَالُوا لَعَنَهُ
خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِرَجُلَيْنِ فَقَالَ قَالُوا لَعَنَهُ
سَأَلَ هَذَا هَذَا الرَّجُلِ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ
قَالَ كَذِبٌ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالُوا قَالُوا أَبُو سَلَمَةَ وَ
أَيْمًا لِلَّهِ لَوْلَا مَنَافَةُ أَنْ يُؤْذَرَ عَلَى الْكُذِبِ
لَكُنَّا بَيْنَهُ ثُمَّ قَالَ لِي رَجُلَانِ مِنْ سَلَمَةَ كَيْفَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے
حضرت ابو سفیان بن حرب منہ در منہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ میں
اُس مدت کے وہاں سفر کیا جبکہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے درمیان مساجد تھیں۔ میں شام ہی میں تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا گلائی نامہ ہرقل کے پاس پہنچا یا گیا۔ حضرت وحید بن سنان
وہ روز بصرہ تک پہنچا یا تھا اور روز بصرہ نے ہرقل تک۔ ہرقل نے کہا کہ
جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے کیا اُس کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے؟
لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ پس مجھے قریش کی ایک جماعت میں بجا یا گیا۔ ہم ہرقل
کے پاس پہنچے تو وہیں اُس کے پاس بٹھا دیا گیا۔ اُس نے کہا کہ تم میں سے
بہمات نسب اُس شخص سے زیادہ نریک ہے جس نے نبی ہونے کا دعویٰ
کیا ہے؟ چنانچہ ابو سفیان نے کہا کہ میں ہوں۔ پس مجھے اُس کے ساتھ
بٹھا دیا گیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے رکھا۔ پھر اُس نے ترجمان کو
بلا کر کہا۔ میں اس سے مدعی نبوت کے متعلق کچھ پوچھنے لگا ہوں، اگر
یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکفیر کر دینا۔ ابو سفیان کا بیان ہے کہ غلط
کی قسم اگر مجھے یہ ذمہ ہوتا کہ میرا جھوٹ مشہور ہو جائے گا تو میں ضرور
جھوٹ ہوتا۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھ نہ تمنا کہ
درمیان اُس کا حسب و نسب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں مالی نسب
ہے۔ کہا کہ کیا اُس کے آباء و اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا
نہیں۔ اُس نے کہا کہ کیا تم اُس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے، اس سے

حَسْبُهُ فَيَكْفُرُ قَالَ قُلْتُ هُوَ قِيَّتَا دُوْحَسِبَ قَالَ
 قَوْلُكَ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَائِكَةٍ قُلْتُ لَا قَالَ قَوْلُ
 كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ يَا كَذِبٌ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا
 قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ
 أَمْ مُضَعَفَاءُ هُوَ قَالَ قُلْتُ بَلْ مُضَعَفَاءُ هُوَ قَالَ
 أَيْزِيدُ دُنْ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ
 يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَزِيدُنَا أَحَدًا وَمَنْهُمْ عَن
 دِينِهِمْ بَعْدَ أَنْ يَدَّ حُلَّ فِيهِ سَخَطُهُ لَكَ قَالَ
 قُلْتُ لَا قَالَ قَوْلُكَ قَاتِلْتُمُوهُ قُلْتُ لَعَنَ قَالَ
 كَفَيْتَ كَانَ قِتْلُكُمْ لِيَا هُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْقُرْبُ
 بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَجًّا لَا يُصِيبُ مَنَا وَنُصِيبُ
 مِنْهُ قَالَ قَوْلُكَ يَخْبِرُ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ مِنْهُ فِتْ
 هَلِيكَ وَالْمُدَّةُ لَا تَدْرِي مَا هُوَ مَا نَعَى فِيهَا
 قَالَ فَاللهُ مَا أَمْسَكَتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلْتُ فِيهَا
 شَيْئًا غَيْرَ هَذَا قَالَ قَوْلُكَ قَاتِلْتُمُوهُ
 الْقَوْلُ أَحَدًا قَبْلَكَ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجِعْ بَيْنَهُ
 قُلْ لَكَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ حَسِبَ فَيَكْفُرُ فَرَحِمْتَ
 أَنَّ فَيَكْفُرُ دُوْحَسِبَ وَكَذَلِكَ الرَّسُلُ تَبَعْتُ
 فِي أَحْسَابٍ قَوْلِيهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَاتَ فِي
 آبَائِهِ مِنْ مَلَائِكَةٍ فَرَحِمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
 مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلَائِكَةٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مَلَائِكَةً
 آبَائِهِمْ وَسَأَلْتُكَ عَنْ آبَائِهِمْ أَضْعَفَاءُ هُوَ
 أَمْ أَشْرَافُ هُوَ فَقُلْتُ بَلْ مُضَعَفَاءُ هُوَ وَهُمْ
 آبَائُهُمُ الرَّسُلُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ
 يَا كَذِبٌ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَحِمْتَ أَنْ
 لَا فَعَرَفْتُ أَنَّ لَهُ يَكُونُ يَدَامَ الْكَذِبِ عَلَى
 السَّامِعِينَ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكُونُ عَلَى اللَّهِ دُوْحَسِبَ
 سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُنَا أَحَدًا وَمَنْهُمْ عَن دِينِهِمْ
 أَنْ يَدَّ حُلَّ فِيهِ سَخَطُهُ لَكَ فَرَحِمْتَ

پہلے جو اُس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا کہ اُس کے پیرو
 صاحب حیثیت ہیں یا کمزور؟ میں نے کہا کہ کمزور ہیں۔ اُس نے کہا: وہ
 بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں؟ میں نے کہا: بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اُس
 نے کہا کہ اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد اُس سے ناراض ہو
 کر کوئی اُس کے دین سے بھرا رہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے
 کہا کہ کیا تنہا ہی اُس سے لڑائی ہوتی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ کہا کہ
 تنہا ہی لڑائیں گے؟ اُنہیں کیا انجام کا نکلا؟ میں نے کہا کہ لڑائی اُس کے ہمارے
 درمیان ڈول کی طرح ہے، کبھی ہمارے ہاتھ اُتر کبھی اُس کے ہاتھ اُس
 نے کہا کہ کیا اُس نے کبھی جہد شکنی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں لیکن
 اب ہم مدینہ معادہ میں ہیں، انہیں سلام کہ اس میں وہ کیا کہے۔ اُن کا
 بیان ہے کہ خدا کی قسم، اس کے ہوا میں کوئی ایک بھی غلط فہم شاعری نہ
 کر سکا۔ اُس نے کہا کہ کیا یہ بات اُس سے پہلے بھی کسی نے کہی ہے؟
 میں نے کہا: نہیں۔ پھر اُس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو:۔
 میں نے تم سے اُس کے حسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا کہ عالی نسب
 ہے اور رسول اپنی قوم کے ایسے ہی حسب و نسب میں بحوث فرماتے
 جاتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے آباء اجداد میں کوئی بادشاہ
 بڑا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر اُس کے آباء
 اجداد میں کوئی بادشاہ جزائریں کہتا کہ وہ اپنے بزرگوں کا ملک حاصل کرتا
 جانتا ہے۔ میں نے تم سے اُس کے پیروکاروں کے متعلق پوچھا کہ وہ
 کمزور ہیں یا معزز ہیں تو تم نے کہا کہ کمزور ہیں اور رسولوں کے پیروکار وہی
 ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ ایسا کہنے سے پہلے کیا تم نے اسے
 جھوٹ ہونے دیکھا ہے تو تم نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے جہاں نیا کہ
 ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ لوگوں سے ترجمت نہ ہوئے اور خدا کے متعلق
 جھوٹ ہونے لگے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا اُس کے دین میں داخل
 ہونے کے بعد کوئی اُس سے ناراض ہو کر اُس دین سے پھرا ہے تو تم
 نے کہا: نہیں۔ واقعی ایمان کی جی خاصیت ہے جبکہ اُس کی لغت دلوں
 میں گھر گرجاتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹتے ہیں تو تم نے
 کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مکمل ہو جاتا
 ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم اُس سے لڑے ہو اور تنہا کہ درمیان

أَنْ لَا ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَتْكَ شَيْئَةُ
الْعُتُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُ وَنَ أَمْرِي قُصُونِ
كَرَعَمَتِ الْهَمِّ يَزِيدُ وَنَ ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ
سَلِّ بِرَبِّكَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ تَأْتِيكَ نَمْرَةٌ فَرَسَدَتْ
أَتَكُمُ قَاتِلَتُمُورَةً فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
سَبْعًا لَا يَكُنْ مِنْكُمْ وَتَكُونُ مِنْهُ وَذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ
تُبْسَلِي ثُمَّ تَكُونُ نَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَحْدِي رُفْرَعَمَتِ أَتَكُ لَا يَحْدِي ذِكْرَكَ إِلَيْكَ الْإِيمَانُ
لَا تَحْدِي رُفْرَعَمَتِ هَلْ تَكُنْ هَذَا الْفَقُولُ أَحَدُ
قَبْلَهُ فَزَعَمَتِ أَنْ لَا فَكُنْتُ كَتُوكَانَ قَاتِ
هَذَا الْفَقُولُ أَحَدًا قَبْلَهُ فَكُنْتُ رَجُلًا رَشِيمًا
يَقُولُ قَبْلَ قَبْلِهِ قَاتِ ثُمَّ قَاتِ بِنَا يَا مَرْكُمُ
فَكُنَّا يَا مَرْكُمَا يَا لَعَنَتُوكُمَا وَالْمَرْكُوكُ وَالْقَبْلَةُ
وَالْحَمَانِي قَاتِ إِنَّ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَكُنْ
يَكِي وَهَذَا كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ كَارِي وَمَا لَكَ أَفْلَهُ
وَمَرْكُمُ وَلَا أَرَى أَعْلَمُ أَرَى أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَا تَحْبَبِي
لِعَاقِبَةٍ وَكَوْنْتُ عِنْدَهُ تَكُنْتُ عَنْ قَدَمِي
وَكَيْفَ تَكُنْتُ مَلِكُهُ مَا تَحْتِ قَدَمِي ثُمَّ دَعَا
بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَأَهُ
مُتَمَنِّئًا عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ شَمَامُ الْحَيَاتِي فِي
بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ

شرائی ڈول کی طرح رہی ہے کہ کبھی تمہارے ہاتھ میں اندر کبھی اُس کے
ہاتھ میں۔ رسولوں کو اسی طرح آزمایا جاتا ہے اور انجام رسولوں کے حق میں
ہوتا ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تو تم نے کہا کہ
وہ عہد شکنی نہیں کرتا۔ واقعی رسول عہد شکنی نہیں کیا کرتے۔ میں نے تم
سے پوچھا کہ کیا یہ بات پہلے کسی اُحد نے بھی کہی ہے تو تم نے کہا کہ نہیں بلکہ
اگر کسی نے یہ بات کہی ہوتی تو میں کتا کہ یہ اس با
میں اُس پہلی بات کی پیروی کرتا ہے۔ پھر کہا کہ وہ متنبہ کن باتوں کا حکم دیتا
ہے؛ تمہنے کہا کہ وہ ہمیں نازا نہ لاد، جلد رہی اور پاک دامنی کا حکم دیتا ہے
اُس نے کہا۔ ہر کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو واقعی وہ نبی
۔ اُحد میں جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں لیکن میرا یہ گمان نہیں
تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ اگر میں اُن تک پہنچ سکتا تو ان کی نیات
کنا پسند کرتا۔ اگر میں اُن کے پاس ہوتا تو ان کے قدم دھوتا اور
مغر بپ اُن کو تک میرے قدموں کے نیچے تک پہنچے گا۔ پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا گراہی نامہ منگوا کر اسے چڑھا دیتا ہوں
محل صریح باب اکت بت الی الکفار میں مجوز ہو چکی ہے۔

بَابُ فِي الْمَعْرَاجِ

معراج کا بیان

پہلی فصل

۵۶۱۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْكَةِ أُسْرَى بِهِ
بَيْنَمَا أَنَا فِي الْعُطَيْمِ دَرَسِمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ

نقارہ نے حضرت انس بن مالک اور اُحدوں نے حضرت مالک
بن معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے شب معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔
میں حکیم میں تھا اور کئی دفتر لادیں گے کہ اگر حجر میں بیٹھا تھا کہ میرے

پاس ایک آنے والا آیا اور میرے اس مقام سے اس مقام تک پیر الہی
حق کی گنتی سے گئے زیر ناز تک اور میرے دل کو نکالا۔ پھر سونے
کو ایک ٹشت لایا گیا جو ایمان سے بھر ہوا تھا اور میرے دل کو دھوا اور
بھر دھو کر کے اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ ایک روایت میں ہے کہ میرے پیٹ
کو اب نہر سے دھوا گیا انسا ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے
پاس ایک جانور لایا گیا جو پھر سے چرنا اور گھسے سے بھر دیا گیا۔ سفید
تھا جس کو جڑاؤ کہا جاتا ہے۔ مگر نظر پر اس کو ایک قدم چرنا ہے۔ پس
مجھے اس پر سوار کیا گیا۔ جبرئیل میرے ساتھ چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا
آگیا اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل۔
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا انھیں بلایا
گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوشش آمدید اچھا آئے والے آیا اور
کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ کہا گیا
کہ یہ آپ کے چچا محمد حضرت آدم ہیں انھیں سلام کر دیجیے۔ پس میں
نے سلام کیا اور انھوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ اچھے بیٹے اور اچھے
بہن کو خوشش آمدید۔ پھر مجھے سے کہ چڑھنے یہاں تک کہ دوسرا آسمان
آگیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا گیا کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ جبرئیل۔
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔ کہا گیا کہ
انھیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا کہ خوشش آمدید، اچھا آئے والے آیا،
اور کھول دیا گیا۔ جب میں داخل ہوا تو حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ دونوں
خالد و بھائی تھے۔ کہا کہ یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ ہیں، دونوں کو
سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور دونوں نے جواب دیا۔ پھر کہا کہ صالح
بھائی! نہ صالح نبی خوشش آمدید۔ پھر مجھے سے کہ تیسرے آسمان کی طرف
چڑھنے اور کھولنے کے لیے کہا۔ کہا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل۔
کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں۔
کہا گیا کہ کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا کہ خوشش آمدید اچھا آئے
والے! پس کھول دیا اور میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ کہا
کہ یہ حضرت یوسف ہیں انھیں سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انھوں
نے جواب دیا۔ پھر کہا خوشش آمدید صالح بھائی! نہ صالح نبی۔ پھر مجھے سے
کہ چڑھنے آسمان تک پہنچے اور کھولنے کے لیے کہا کہ کون ہے؟

مُصْطَفِيًّا إِذَا تَأْتِي آيَاتُ فَتَشَقُّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى
هَذِهِ وَيَخْبِي مِنْ تَحْتِهِ تَحْرِيماً إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَحْجَمَ
قُلُوبِي ثُمَّ أُنِيتُ بِطَسِيتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَسْجُورٍ أَيْ مَنَاقِ
فَقُولَ قُلُوبِي ثُمَّ حُفِي ثُمَّ أُهَيِّدَ وَفِي رَوَايَةٍ
ثُمَّ هَبِلَ الْبَطْنُ بِمَاءٍ لَمْ يَكُنْ ثُمَّ هَبِلَ لَيْتَانَا
وَجُئِمَا ثُمَّ أُنِيتُ بِذَاتِهِ دُونَ الْبَقِي وَ
فَوْقَ الْجَمَارِ أَيْضِينَ يَقَالُ لَهُ الْكِبَارُ يَعْنِي
حَقْلَهُ عِنْدَ أَهْلِ طَرَفِهِ فَجُئِمْتُ عَلَيْهِ وَ
فَا تَطْلُقُ فِي جَبْرِئِيلَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَا
فَا سَلَفْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ
وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُعْتَدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
الرَّسُولُ قَالَ لَعَلَّ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَزَعَا أَلْمِي
حَاجَةً فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ قَرَأَ فِيهَا أَدْمُ فَقَالَ
هَذَا الْبَرَكُ أَدْمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَ
قَرَأَ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لِبْنِ الصَّالِحِ
وَالسَّيِّئِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَوَدَ فِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ
الثَّانِيَا فَاسَلَفْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِئِيلُ
قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُعْتَدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ
الرَّسُولُ قَالَ لَعَلَّ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنَزَعَا أَلْمِي
حَاجَةً فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُعْبِي وَعِيْنِي وَ
هَمَّا ابْنَا خَالِي قَالَ هَذَا يُعْبِي وَهَذَا يُعْبِي
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ قَرَأَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
يَا لَأَخِ الصَّالِحِ وَالسَّيِّئِ الصَّالِحِ ثُمَّ صَوَدَ فِي
إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسَلَفْتُمْ قِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جَبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُعْتَدٌ
قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ الرَّسُولُ قَالَ لَعَلَّ قِيلَ مَرْحَبًا
بِهِ فَنَزَعَا أَلْمِي فَحَاجَةً فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ
إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَرَأَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِ

النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ ثُمَّ صَبَدَ فِي حَتَّى آتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ
جِبْرِئِيلُ قَبِيلُ دَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ
أَنْبِيَاءِ الْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ قَبِيلُ الْمَجِيءِ
حَيَاةُ قَبِيلِهِمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا إِذْ رَيْسُ قَبَائِلِ
هَذَا الْأَدْرِيسِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ
ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِي النَّصَابِ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ
ثُمَّ صَبَدَ فِي حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قَبِيلُ دَمَنْ مَعَكَ قَالَ
مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ أَنْبِيَاءِ الْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا
بِهِمْ قَبِيلُ الْمَجِيءِ حَيَاةُ قَبِيلِهِمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا
هَذَا دَقْدَقُ قَالَ هَذَا هَذَا دَقْدَقُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِي
النَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ النَّصَابِ ثُمَّ صَبَدَ فِي حَتَّى
آتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِيلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِئِيلُ قَبِيلُ دَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قَبِيلُ دَقْدَقِ أَنْبِيَاءِ الْبَيْتِ قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا
بِهِمْ قَبِيلُ الْمَجِيءِ حَيَاةُ قَبِيلِهِمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا
مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لَأَخِي النَّصَابِ وَالنَّبِيِّ
النَّبَابِ فَلَمَّا جَاءَ وَرَثَتُهُ بَنِي قَبِيلٍ لَهُ فَأَيُّكُمْ
قَالَ أَيْبَى إِيَّاكَ عَلَامًا بَعِثَ بَعِثُوا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَلَمْ تَرَوْهُمْ يَدْخُلُهَا مِنْ
أُمَّتِي ثُمَّ صَبَدَ فِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ
جِبْرِئِيلُ قَبِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قَبِيلُ دَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيلُ دَقْدَقِ بَعِثَ رَأْسَهُ
قَالَ نَعَمْ قَبِيلُ مَرْحَبًا بِهِمْ قَبِيلُ الْمَجِيءِ حَيَاةُ
قَبِيلِهِمْ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَرَاذًا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا الْبُرْكُ
إِبْرَاهِيمُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ

فرمایا کہ جبرئیل جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ
ہیں کہ گیا کہ کیا انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید،
اچھا آئے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اند میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت
ادریس تھے کہ کہ یہ حضرت ادریس ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ پس میں
نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا بد خوش آمدید صالح بھائی
اور صالح نبی۔ پھر مجھے پانچویں آسمان تک لے کر چڑھے اور کھولنے کے
یہ کہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبرئیل جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون
ہیں؟ فرمایا محمد مصطفیٰ ہیں کہ گیا کہ انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ
گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے والا آیا۔ پس کھول دیا گیا اند میں اندر
داخل ہوا تو وہاں حضرت ادریس تھے کہ کہ یہ حضرت ادریس ہیں انہیں
سلام کر دیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا بد
خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ پھر مجھے لے کر چڑھے آسمان تک
گئے اور کھولنے کے یہ کہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل جوں کہ
گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں کہ گیا کہ انہیں
بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے والا آیا۔
پس کھول دیا گیا اند میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے کہ کہ
یہ حضرت موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کر دیجیے۔ میں نے سلام کیا اور انہوں
نے جواب دیا۔ پھر کہا بد خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی۔ میں آگے
برجھا تو وہ روئے کہ گیا کہ آپ کس بات پر روئے؟ فرمایا کہ یہ نوح
میرے بد مسموت فرمائے گئے اور میری امت کی نسبت ان کی امت
کے زیادہ افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر مجھے ساتویں آسمان تک
لے گئے اور کھولنے کے یہ کہ کہ گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبرئیل
جوں کہ گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ہیں کہ
گیا کہ انہیں بولا گیا ہے؟ فرمایا ہاں کہ گیا کہ خوش آمدید اچھا آئے
والا آیا۔ میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے کہ کہ یہ آپ کے
باپ حضرت ابراہیم ہیں انہیں سلام کر دیجیے۔ پس میں نے سلام کیا اور
انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی پھر
مجھے سترہویں آسمان تک لے جایا گیا جس کے ہر حجر کے گوشوں میں
تھے اور اس کے پتے اعلیٰ کے کانوں جیسے کہ کہ یہ سترہویں آسمان

السَّلَامَةُ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا يَا لِيْ بِبَيْنِ الصَّالِحِ وَالْبَاطِلِ
 الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَهَذَا
 تَبَقُّهَا وَمَثَلُ قِلَابٍ هَجَرَ قَدْ أَقْدَمَهَا مَثَلُ إِذَا
 الْوَيْلُكَ قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى قَدْ أَقْدَمَهَا
 أَنْفَارُ تَهْوِيَانِ بَابُهَا وَتَهْوِيَانِ خَاوِرَانِ كُنْتُ
 مَا هَذَا يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَابُ فَهَذَا فَهْوَانِ
 فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْفَخْرَانِ فَالْبَيْتُ وَالْغُرَاتُ
 ثُمَّ رَفَعْتُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ ثُمَّ أَرَبْتُ بَابًا
 تَمَّ عَشِيرُ قِلَابٍ وَمَثَلُ لَبَنٍ قَلْبًا وَمَثَلُ عَسَلٍ
 فَخَذْتُ مِنَ اللَّبَنِ قَالَ هِيَ الْوُفْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهِمَا
 وَأَمْسَكَ ثُمَّ قَرِئْتُ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ
 صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ كَمَوْرُثٍ عَلَى مَوْسَى
 فَقَالَ يَبْنَ أَمْرٌ قُلْتُ أَمْرٌ بِخَمْسِينَ صَلَاةً
 كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّكَ أَتَمَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ
 صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قُلْتُ فَإِنَّكَ قَدْ جَوَّزْتَ النَّاسَ
 قَبْلَكَ وَهَذَا لَيْسَ بِيْ إِلَّا سِرًّا شَيْئًا أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ
 فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفُ لَا مَسْرَكَ
 فَجَعَلْتُ فَوْضَعَهُ عَقِيْ عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مَوْسَى
 فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ فَوْضَعَهُ عَقِيْ عَشْرًا
 فَجَعَلْتُ إِلَى مَوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ فَوْضَعَهُ
 عَقِيْ عَشْرًا فَجَعَلْتُ إِلَى مَوْسَى فَقَالَ مِثْلَهُ
 فَجَعَلْتُ فَوْضَعَهُ عَقِيْ عَشْرًا قَا أَمْرٌ بِخَمْسِينَ
 صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ إِلَى مَوْسَى فَقَالَ
 مِثْلَهُ فَجَعَلْتُ قَا أَمْرٌ بِخَمْسِينَ صَلَاةً
 كُلَّ يَوْمٍ فَجَعَلْتُ إِلَى مَوْسَى فَقَالَ يَبْنَ أَمْرٌ
 قُلْتُ أَمْرٌ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّكَ
 أَتَمَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ
 لِيْ قَدْ جَوَّزْتَ النَّاسَ قَبْلَكَ وَهَذَا لَيْسَ بِيْ
 إِلَّا سِرًّا شَيْئًا أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَأَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ

ہے۔ وہاں چار نہری تھیں، دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے کہا کہ اسے
 جبرئیل: یہ کیا ہیں؟ کہا کہ دونوں باطنی نہری تو جنت میں ہیں جبکہ ظاہری
 نہری میل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے پھر میری
 خدمت میں ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شمشاد کا برتن
 دیا گیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا کہما کہ یہ تو فطرت ہے جس پر آپ
 ہیں اللہ آپ کی اُمت سے ہے گی۔ پھر مجھ پر روزانہ پڑھنے کے لیے پچاس
 نمازیں فرض فرمائی گئیں۔ میں واپس لوٹا اور حضرت موسیٰ کے پاس
 سے گزارش کر کہا کہ آپ کو کس چیز کا حکم فرمایا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ روزانہ
 پچاس نمازوں کا حکم فرمایا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ پچاس
 نمازیں پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی جبکہ نیک قسم، میں آپ سے
 پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو پوری طرح آزمایا
 ہے۔ اپنے رب کی طرف لوٹے اور اپنی اُمت کے لیے تخفیف
 کا سوال کیجیے۔ میں واپس لوٹا تو دس کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ
 کی طرف آیا تو انھوں نے مہی کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی
 گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے مہی کہا۔ واپس گیا
 تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو انھوں نے مہی
 کہا۔ واپس گیا تو دس اور کم کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰ کی طرف
 آیا تو انھوں نے اسی طرح کہا۔ واپس گیا تو پانچ اور کم کر دی گئیں۔
 حضرت موسیٰ کی طرف آیا تو کہا کہ کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے
 روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی اُمت روزانہ
 پانچ نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی اور میں لوگوں کا آپ سے پہلے
 تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو خوب آزمایا ہے۔ لہذا
 اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی اُمت کے لیے تخفیف کا سوال
 کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اتنی دفعہ سوال
 کیا کہ مجھے حیا آتی ہے، لہذا میں راضی ہوں اور سر تسلیم خم کرتا ہوں۔
 راوی کا بیان ہے کہ جب آپ آگے بڑھے تو آواز آئی کہ میں نے
 پناہ میں جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف فرمادی۔

(متفق علیہ)

كَذَلِكَ الْخَفِيفُ لِأَمْرِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي سَمِعَ
اسْتَعِثْتُ وَلِيَّكَ أَرْضِي وَأَسْأَلُكَ قَالَتْ فَكَيْفَا
حَاقَتْكَ نَازِي مُنَادٍ أَمْعِدْتُ كَرِيْمِي وَصَفَفْتُ
عَنْ جِهَادِي -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۳ دَعَانِ ثَابِتٌ فِي الْبَيْتِ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبِتُ بِالْجِرَاقِ وَهُوَ
قَابِئَةُ أَبْيَضُ طَوِيلٌ قَوِيٌّ الْخِمَارُ دُونَ الْبَغْلِ
يَكُمُ حَازِرُهُ وَشِدَّةُ مَنْهَلِي طَرَفِي فَزَكَيْتُ حَاشِي
أَكْبِتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَزَكَيْتُ بِأَلْحَقَّةِ
الَّتِي تَكْرِيضُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ مَا قَالَتْ ثُمَّ دَعَاكَ
الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيهِ وَرُغَمْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَاءَنِي جَبْرِئِيلُ بِأَنَاءٍ مِنْ حَمِيرٍ قُلْنَا يَا قَيْنُ
أَنْبِيَا فَخَرَجْتُ اللَّيْلُ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ لَمَحَرَّتْ
الْفِطْرَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ وَسَاءَ وَمِثْلُ
مَعْنَاكَ قَالَتْ قَالُوا يَا أَدَمُ فَرَحَبْتُ فِي دَعَايَ
يُخْبِرُ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الشَّائِلَةُ قَالُوا يَا
يُوسُفُ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسَيْنِ
فَرَحَبْتُ فِي دَعَايَ يُخْبِرُ قَالُوا يَا بَرَاءُ هُوَ مُسَيِّدٌ
فِي السَّمَاءِ الشَّائِعَةُ قَالُوا يَا بَرَاءُ هُوَ مُسَيِّدٌ
ظَهَرَ إِلَى الْبَيْتِ الْمُعْمُورِ قَالُوا هُوَ يَدُ خَلَّةِ
كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ
ثُمَّ ذَهَبَ فِي إِلَى السَّمَاءِ الْمُنْتَهَى قَالُوا أَدْرَكْنَا
كَأَذَانِ الْفَيْكَةِ قَالُوا كَتَمْنَا كَالْقَلْبِ قَالُوا
عَلَيْهِمَا مِنْ أَهْوَاءِ اللَّهِ مَا غَشِيَتْ تَغَيَّرَتْ فَمَا
أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّعَمَهُمَا مِنْ
حُسْنِهِمَا قَالُوا مَا أَدْرِي قَفَرَضَ عَلَى حَسِينٍ
مَلُوكَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ دَلِيلُهُ قَالُوا نَزَلَتْ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ مَا قَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أَمْرِكَ قَالُوا

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جِرَاقِ لایا
گیا جو سفید اور طویل باند ہے، گھر سے بڑا اور حجر سے چھوٹا۔ حد
نظر پر ایک قدم رکھتا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کر بیت المقدس پہنچا
تو اسے ایک سلتے سے باندھ دیا جس سے دوسرے انبیاء و باندھوا
کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر
باہر نکلا تو جبریل دو برتن لے کر آئے۔ ایک برتن میں شراب تھی اور
دوسرے میں دودھ۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبریل نے کہا کہ
آپ نے فطرت کو اختیار فرمایا ہے پھر مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔
باقی حدیث مثلاً اسی طرح بیان کر کے فرمایا۔ وہاں حضرت آدم تھے۔
انہوں نے مجھے مہربان کیا اور دعائے خیر دی۔ اور فرمایا کہ تیرے آسمان
میں حضرت یوسف تھے جنہیں نصف مسن مٹا فرمایا گیا تھا۔ اُنہوں نے
مجھے اچھی طرح مہربان کیا اور حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور
ساتویں آسمان کے متعلق فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم بیٹھے تھے اور اپنی
کریمیت المہدی سے لگائی ہوئی تھی جس میں روزانہ شتر ہزار فرشتے داخل
ہوتے ہیں اور کسی کی دوبارہ باری نہیں آئے گی۔ پھر مجھے سدۃ السہمی
نیک لے گئے، جس کے پتے اٹھنی کے کانوں جیسے اور جس کے پھل
گھڑوں جیسے تھے۔ جب اُسے دعا پڑھ کر اللہ کے حکم سے جس نے
دعا پڑا اس کا رنگ بدل گیا اور اللہ کی مخلوق میں سے کوئی اس کے
محاسن بیان نہیں کر سکتا اور مجھ پر وحی فرمائی گئی جو بھی فرمائی گئی اور ہزار
پہاس نازیں پڑھنا فرمایا گیا۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف انرا تراکھوں
نے کہا۔ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض فرمایا؟ میں نے
کہا کہ روزانہ پہاس نازیں پڑھنا۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جیسے اور
تخفیف کا سوال کیجئے کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اللہ ان پر تجربہ کر چکا ہوں۔ پس میں اپنے رب کی طرف لوٹا اور عرض گزار ہوا۔ اے رب! میری امت پر تخفیف فرما دے۔ پس مجھ سے پانچ کم کر دی گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اللہ میں نے کہا کہ میرے لیے پانچ نازیں کم ہو گئی ہیں۔ کہا کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی لہذا اپنے رب کی طرف جاسیے اللہ تخفیف کا سوال کیجیے۔ فرمایا کہ میں بلا ہر اپنے رب اور حضرت موسیٰ کی طرف آتا ہوں اور یہاں تک کہ فرمایا۔ اے محمد! یہ روزانہ پانچ نازیں ہیں لیکن ہر ایک کا ثواب دس گنا ہے، لہذا یوں یہ پچاس نازیں ہیں۔ جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے نہ کیا تو اس کے لیے نیکی کھولی جاتی ہے اور اگر اسے نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نہیں جو برائی کا ارادہ کرے اور اسے نہ کرے تو اس کے لیے کچھ نہیں کھلا جاتا اور اگر اسے نہ کرے تو اس کی ایک جزائی کھولی جاتی ہے۔ فرمایا کہ میں اُترا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچا اور انھیں بتایا کہ اے اپنے رب کی طرف جاسیے اللہ تخفیف کا سوال کیجیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس عرض سے سختی کرتا ہوں کہ اپنی رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔

(مسلم)

فَمَسَّيْنِ صَلَوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالِ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَإِنِّي بَلَوتُ بِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالِ فَرَجَعْتُ إِلَىٰ رَبِّي فَقُلْتُ يَا رَبِّ حَقَّقْ عَلَيَّ أَمَّتِي فَحَقَّقَ عَلَيَّ خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقُلْتُ حَقَّقَ عَلَيَّ خَمْسًا قَالِ إِنْ أَمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ قَالِ فَكَمْ أَزَلَّ ارْجِعْ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَىٰ حَتَّىٰ قَالِ يَا مُحَمَّدُ لَا تَهْنُ خَمْسُ صَلَواتٍ كُلُّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ بِكُلِّ صَلَوةٍ عَشْرُ قَدَةِ إِلَهِكَ خَمْسُونَ صَلَوةً مِنْ هَمٍّ يَحْتَسِبُ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ لَّيْنٌ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمِنْ هَمٍّ يَسْتَيْكِبُ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ ثَلَاثُونَ قَالِ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سِتَّةٌ وَارْحَدَةٌ قَالِ فَزَلْتُ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَاخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهِ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَىٰ رَبِّي حَتَّىٰ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ابن شہاب نے حضرت انس سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اور میرے میرے گھر کی چھت کھولی گئی جبکہ میں عکرمہ میں تھا اللہ جبریل نازل ہوئے۔ انھوں نے میرے سینے کو کھولا اور اسے آب زمزم سے سقا کیا۔ پھر ایک سونے کا طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اسے میرے سینے میں اُڑا دیا۔ پھر اسے بلا دیا اور میرا ہاتھ کھینچ کر آسمان کی طرف سے گئے۔ جب آسمان دنیا آیا تو جبریل نے غارِ آسمان سے کہا کہ کھولو پرچا کر رہے؟ فرمایا کہ جبریل ہیں۔ کہا کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ فرمایا۔ ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۵۶۱۲ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعْتُ عَلَىٰ سَقْفِ سَيْدِي فَأَتَانَا بِسَلَّةٍ فَزَلَّ جَبْرَائِيلُ فَفَرَمَ صَدْرِي ثُمَّ عَسَلَهُ بِمَاءٍ لَمْ يَدْرُ شَرَّ حَبَاءٍ يَطْسُ قَبْلَ ذَهَبٍ مُّسْتَكْبِرٍ حَكَمَةٌ قَدْ يَمَانًا فَأَفْرَعُهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَعَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِسَيْدِي فَخَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا أَجْتِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جَبْرَائِيلُ لِيغَارِزِ السَّمَكُوا فَنَسَحَ قَالِ مَنْ هَذَا

قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ
لَعَنَ صَاحِبُ مُنَادٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ
الْأُولَى إِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ
وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرْنَا قَبْلَ يَمِينِهِ
صَحَابَكَ فَلَمَّا نَظَرْنَا قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ
مَدْرَحَتِي بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْرَةِ الصَّالِحِ فَلَمَّا
رَجَعْنَا مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا الْأَمْرُ هَلَاكِي
الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ لَسَمُوتُ بَيْنَهُ
قَاحِلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ
الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ إِذَا نَظَرْنَا عَنْ
يَمِينِهِ صَحَابَكَ فَلَمَّا نَظَرْنَا قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى
عُذِرَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَارِثِهَا
أَتَمَّتْ فَقَالَ لَهَا حَارِثُهَا وَمِثْلُ مَا قَالَ الْأَوَّلُ
قَالَ أَسْرُ قَدْ كَرَأْتُهُ وَجِئَا فِي السَّمَوَاتِ
أَدْمُ قَدْ ذَرَفَتْ دُمُوعِي وَدَعَيْتُنِي فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ
وَلَمْ يَكُنْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ
أَدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا رَأَيْتُهُ فِي السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَخَاطَبَنِي ابْنُ
حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ حَبَّابَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا
يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
عُذِرَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوْرَى أَسْمَعُ فِيهِ
صَوْتِ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ ذَاكَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ
أَمْرِي خَمْسِينَ صَلَاةً كَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى
مَكَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا كَرِهْتَ اللَّهُ لَكَ
عَلَى أَهْلِكَ فَلَمَّا كَرِهْتَ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ
فَأَجْعَلْ لِي نَبِيَّ فَإِنَّ أَمْرَكَ لَا يُطِيقُ فَرَجْعِي
فَوَضَعْتُ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ

ہیں۔ کہا، انھیں بلا گیا ہے، فرمایا، ہاں۔ جب وہ کھولا تو ہم آسمان دنیا کے
اوپر چلے گئے تو وہاں ایک آدمی بیٹھا تھا جس کے دائیں جانب کچھ جماعتیں
تھیں اور بائیں جانب کچھ جماعتیں تھیں۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتا تو
پہننے لگتا اور جب اپنے بائیں دیکھتا تو روپوش ہوتا۔ اس نے کہا، خوش
آئید، صالح نبی اور صالح بیٹے۔ میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون ہے؟
کہا کہ یہ حضرت آدم ہیں اور ان کے دائیں بائیں ان کی اولاد کی رد میں ہیں بائیں
جانب والوں میں ابلیس جنت ہیں اور بائیں جانب کی جماعتیں ابلیس جہنم ہیں۔
لہذا جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو پہننے لگتے ہیں اور جب بائیں جانب
دیکھتے ہیں تو روپوش لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان
تک لے گئے اور اس کے خازن سے کھولنے کے لیے کہا اور اس
کے خازن نے اسی طرح کہا جیسے پہلے نے کہا تھا۔ حضرت انس کا
بیان ہے کہ حضور نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت
موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم کا ذکر فرمایا اور ان کے مقامات
کی کیفیت بیان نہیں فرمائی۔ پس اتنا ذکر فرمایا کہ حضرت آدم آسمان دنیا
پر ملے اور حضرت ابراہیم چھٹے آسمان پر۔ ابن شہاب نے کہا کہ مجھے
ابن حزم نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو جہر انصاری
کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مجھے
اوپر لے گئے یہاں تک کہ ایک میدان ظاہر ہوا جہاں میں تھکوں کے
چلنے کی آواز سناتا تھا۔ ابن حزم اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہیں میری امت پر بچاؤ
نمازیں فرض کی گئیں۔ میں واپس لوٹا، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کے
پاس سے گزرا۔ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے کیا فرض
فرمایا ہے؟ میں نے کہا کہ بچاؤ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔ کہا کہ اپنے
رب کی طرف واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔
میں واپس گیا تو نصف کم کر دیں۔ پس میں حضرت موسیٰ کی طرف لوٹا اور
اسی سے کہا کہ نصف کم کر دیں۔ کہا کہ اپنے رب کی طرف جاؤ
کیونکہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ میں واپس لوٹا تو ان
کو نصف صاف فرمادیں۔ ان کے پاس واپس آیا تو کہا: اپنے رب
کی طرف واپس جاؤ کیونکہ آپ کی امت میں یہ طاقت نہیں ہے۔ میں

وَمِمَّنْ شَطَرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَإِنْ أَمَّتَكَ
لَا تُطِيعُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَا جَعْتُ نَوْصَةَ شَطَرَهَا
فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنْ أَمَّتَكَ
لَا تُطِيعُ ذَلِكَ فَرَا جَعْتُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ
خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ اللَّهُ كُذِّبْتُ فَرَجَعْتُ إِلَى
مَوْسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ اسْتَجِيبَتْ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ أَطَاعَنِي فِي حَقِّي أَنْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ
الْمُنْتَهَى وَخَشِيبَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ
أَدْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَلَمَّا دَاخِلُهَا جِئْتُ بِدُ الْوُكُورِ وَ
إِذَا شَرَابُهَا الْيُسْكُ -

(صلى الله عليه وسلم)

٥١٢ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بِهِ إِلَى مَدَارِ
الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي
مَا يُعْرَمُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيَنْبَغُ مِنْهَا كُلُّهَا
يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ كَوْفِهَا فَيَقْبَعُ مِنْهَا قَالَ
إِذِ عَشِيَ السَّيْرَةَ مَا يَعْشَى قَالَ كَدَّاشٌ قَوْنٌ
ذُهِبَ قَالَ لَا تُحِبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتُ الْغُصْبُ الْأَعْلَى
خَوَارِئُهُمْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَغُورُ لَيْسَ لَا تُشْرَفُ اللَّهُ
مِنْ أَهْلِ شَيْئًا الْمُنْجِيَاتُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

٥٤١٥ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَبْرِودِ
تَرِيضُ تَسْأَلُنِي عَنْ مَمَرِي مَا كُنْتُ فِي عَرَفِ
أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمُقَدَّاسِ لَمْ أَشْرِبْهَا
فَكُرَيْتُ كَرِيًّا مَا كُرَيْتُ وَشَدَّةَ تَرَدُّدِهِ اللَّهُ
بِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ
وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا
مُوسَى قَامَ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبُ جَعْدٍ

واپس لوٹا تو فرمایا کہ یہ پانچ ہیں انہی کا پچاس ہیں اور میرے نزدیک بات تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ میں حضرت مرثیٰ کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ اپنے رب کی طرف جاؤ۔ میں نے کہا کہ مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے جایا گیا یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے اور اُسے رنگوں نے ڈھانپ لکھا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا چیز ہے۔ پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو اُس میں مرتدوں کے گنبد تھے اور اُن کی مٹی مسک تھی۔

(مستحق قتل)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مہراج کر لائی گئی تو مدینۃ النبی
 پر اُس کی انتہا ہو گئی اور وہ چھٹے آسمان پر ہے۔ جو چیز آسمان سے
 چڑھتی ہے اُس کی بیاں انتہا ہو جاتی ہے اور پھر اُس سے لے
 لی جاتی ہے اور جو چیز اُمپر ہے اُنماری جاتی ہے اُس کی بھی بیاں انتہا
 ہو جاتی ہے اور بیاں سے لے لی جاتی ہے۔ فرمایا کہ جب سدرہ کو ڈھانپنا
 جس چیز نے ڈھانپنا حاصل کے پہ والے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین چیزیں عطا فرمائی گئیں یعنی آپ کو پانچ نمازیں
 دی گئیں اور سدرہ النہر کو اکفری آیتیں دی گئیں اور اُناس کو بخش دیا گیا جو
 آپ کی امت سے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اور اُن کے گناہ مٹا فرما دئے گئے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خود کو قبر میں دیکھا اور قریش میری سرانجام کے باعث مجھ سے بیت المقدس کی بعض ایسی چیزیں پرچھ رہے تھے جن کو میں نے دیکھا نہیں تھا۔ مجھے بڑی کوفت ہوئی کہ پہلے ایسی ہوتی نہیں تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا کہ میرے پاس پہنچا دیا کہ میں چیز کے متعلق مجھ سے پرچھتے میں دیکھ کر انھیں بتا دیتا اور میں نے خود کہ انبیاء کرام کی جماعت میں رکھیا اور حضرت موسیٰ کمرے پر کہہ غار پر چڑھ رہے تھے۔ وہ جانے خداوند بھگت یا ہے بالوں والے تھے کیا

كَانَ مِنْ رِجَالِ شَوْعَةٍ قَدْ اَعْيَسَ قَارِئُهَا
اَقْرَبُ النَّاسِ بِمِثْلِهَا عِدَّةً مِنْ مَسْعُورِ الثَّقَلَيْنِ
قَدْ اَلْبَسَهُمَا قَارِئُهَا لِيُصَلِّيَ اَنْشَبُ النَّاسِ بِمِثْلِهَا
صَاحِبُهُمَا يَعْزِي نَفْسَهُ كَعَاثِ الصَّلَاةِ قَامَتِهِمْ
فَلَمَّا دَرَعَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَارِئُهَا يَا مُحَمَّدُ
هَذَا مَا لَكَ خَازِنُ التَّائِبِينَ عَلَيْهِمْ نَافَعَتُ
اَلَيْهِ قَبْدَانِي يَا سَلَامَ -
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

شعرہ قیلے کے ایک فرد ہیں۔ حضرت عیسیٰ لوگوں کے قریب کھڑے
ہو نماز پڑھ رہے تھے اللہ وہ بظاہر شکل و شبابت عروہ بن مسعود ثقفی سے
زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علی کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے
تھے اللہ وہ صلب لوگوں میں انمار سے صاحب یعنی حضور سے زیادہ مشابہت
رکھتے ہیں۔ پس نماز کا وقت ہو گیا تو میں نے ان کی امامت کی۔ جب
میں انمار سے فارغ ہو گیا تو ایک کھنے والے نے مجھ سے کہا: اے
محمد! یہ مالک مینی داروغہ جہنم ہیں، انہیں سلام کر دیجیے۔ میں نے اس
کی طرف توجہ کی تو اس نے پہلے مجھے سلام کیا۔ (مسلم)۔

دوسری فصل

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَهَذَا الْكِتَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

تیسری فصل

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش
نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تو بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ
نے میرے لیے ظاہر کر دیا تو اس کی جھلکیاں وہ پرچھتے میں دیکھ کر
انہیں بتا دیتا۔ (مشفق علیہ)

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهَا كَذَّابَتِي قَرَيْنَتُ فَمَتَّ
فِي التَّجْوِيزِ فَجَعَلَ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَطَرَفْتُ
أَعْيُودَهُمْ عَنْ آيَاتِهِمْ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ -
(مُشْفِقٌ عَلَيْهِ)

معجزات کا بیان

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

پہلی فصل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے اپنے
سر پہ پتھر کر کے قدم دیکھے اللہ ہم غار میں تھے تو میں عرض گزار ہوا
یا رسول اللہ اگر کسی نے ہمارے قدموں کی طرف دیکھی تو وہ ہمیں
دیکھ لیں گے۔ فرمایا: اے ابو بکر! ان اللہ کے مشفق تھا کیا خیال
ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو؟ (مشفق علیہ)

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِي إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِهِمْ
وَيَعْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَذَّابَتُكُمْ
نَظَرْتُ إِلَى قَدَمِهِمْ أَبْصَرْتُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا
كُنْتُ يَا ثَنَيْنِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا -
(مُشْفِقٌ عَلَيْهِ)

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد اجد سے روایت

۵۶۱۸ وَهَذَا الْكِتَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي -

قَالَ لَا يَأْتِيَنَّكَ أَهْلُ بَيْتِي وَلَا يَكْرِهْنِي نَحْنُ كَيْفَ صَلَّعْتُمَا
 حِينَ سَرَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَارِئُ
 الظُّلُمِ بِكَ وَخَلَا الظُّلُمُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ
 فَدَوَّعَتْ لَنَا مَخْرَجًا طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ
 عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَكَرَرْنَا حَتَّى هَلَلَتْ سُوَيْبَةُ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بَيْنَ يَتَامٍ عَلَيْهِ
 وَبَسَطَتْ عَلَيْهِ قِرْدَةً وَقُلْتُ لَمْ يَأْتِ رَسُولَ اللَّهِ
 وَأَنَا أَلْفُضُّ مَا حَوْلَكَ فَمَا مَرَدَّ خَرَجْتُ أَلْفُضُّ
 مَا حَوْلَكَ فَلَمَّا أَتَا بَرَاءُ مَعْبِلٌ قُلْتُ أَفِي غَتَمِكَ
 لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاتَّخَذَ
 شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعَبٍ كُتِبَ مِنْ لَبَنٍ وَمَرِحِي
 إِذَا وَهَمَ بِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَزِيدُ فِيهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُوهْتُ أَنْ أَدْرُقَهُ
 فَوَاقَفْتُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ التَّمْرِ
 عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى يَهْوِيَ اسْتَلَمَهُ فَكُلْتُ اطْرَبْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى تَغِيثْتُ ثُمَّ قَالَ
 الْكُفَيَانُ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَأَتَيْنَا بَعْدَ
 مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ ابْنِ مَالِكٍ
 فَقُلْتُ أَيْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ
 اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلِيًّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَأَرْتَضَمَتْ بِهِ فَدَسَّ إِلَى بَطْنِهَا فِي جَدِّهَا
 مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلِيًّا
 فَأَدْعُوَانِي فَاهْتَمَمْنَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الظُّلُمَ
 فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَعَّا
 فَجَعَلَ لَا يَكُنِّي أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفَيْتُمَا مَا هُنَا
 فَلَا يَكُنِّي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے کہ انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کی کہ جسے بتائیے آپ دونوں حضرت
 نے کیسے کیا جبکہ آپ نے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سہ ہجرت
 کیا تھا، پھر بایا کہ ہم رات بھر بیٹے اور اچھے رفیق ہی یہاں تک کہ دوپہر کو شہر سے
 جبکہ راستہ خالی ہو گیا اور کوئی میں گزر رہا تھا۔ ہمیں ایک بڑا سا پتھر نظر آیا
 جس کا سا پتھر اُس پر دوپہر نہیں آئی تھی۔ ہم اُس کے پاس آکر سے اور
 یہاں سے نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک جگہ اپنے اُتر سے
 صاف کر دی تاکہ اُس پر سوجائیں اور اُس پر پرستین بچا دی۔ عرض گزار
 ہوا کہ یا رسول اللہؐ! سوجائیے، میں آپ کے گرد دوپہر دیتا رہوں گا۔ چنانچہ
 میں اب دوپہر دینے کے لیے نکلتا ہوں نے ایک چم کا ہے کو آتے ہوئے
 دیکھا۔ کہا، کیا تمہاری بکریاں دوپہر دیتی ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ میں نے
 کہا، یہ کیا تم دوپہر دو گے؟ اُس نے کہا، ہاں۔ اُس نے ایک بکری پکڑی
 اور کوڑی کے پیالے میں دوپہر نکالا اور میرے پاس ایک برتن تھا جو میں
 نے نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پانی پینے اور دھونے کے
 لیے لے لیا تھا۔ پس میں نبی کریمؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں
 حاضر ہوا اور آپؐ کو گچھا نا پسند کیا، اس لیے میرا رُخ یہاں تک کہ آپ
 غور۔ بیزار ہو گئے تو میں نے ٹھنڈا کر کے اسے دوپہر میں پانی
 نکالا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ! خوش فرمائیے۔ آپؐ نے ٹوٹ کر فرمایا
 تو میں خوش ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ چلنے کا وقت ہو گیا؟ میں عرض گزار ہوا کہ
 کیوں نہیں۔ میں سورد و شمشیر کے بعد ہم چل دیے تو ہمارے پیچھے
 سر آدھن ایک آگیا۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہؐ! کوئی ہم حکم آگیا ہے۔
 فرمایا کہ غم نہ کرو اور اللہ تمہارے ہمارے ساتھ ہے۔ پس نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دعا کی تو اُس کے ساتھ اُس کا گھوڑا بھی پیٹ
 تک زمین ہی چوس گیا۔ عرض گزار ہوا کہ میرے خیال میں آپؐ نے میرے خلاف
 دعا کی ہے اب میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیے بغیر کیجیے، میں تلاش
 کرنے والوں کو آپؐ کی طرف سے پھر دوں گا۔ پس نبی کریمؐ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے اُن کے لیے دعا فرمائی اور وہ منجبات پائے جب میں انھیں
 کوئی حکم کرتے کہ اب دعوہ کرنے کے لئے کہ منجبات نہیں۔ پس جو میں انھیں دعا سے
 اسی طرح فرمادیتے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
فِي الْأَرْضِ يَخْتَوِفُ فَإِنِّي السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي سَأُفْلِكُ عَنْ ذَلِكَ لِأَعْلَمَهُمْ
إِلَّا نَبِيٍّ فَمَا أَذَلَّ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ وَمَا أَذَلَّ
مَقَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَزْعُمُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ
أَذَلَّ إِلَيْنَا قَالَ أَخْبَرَنِي بِهِ جَبْرِئِيلُ الْإِنْفَا
أَمَّا أَذَلَّ أَشْرَاطُ السَّاعَةِ فَمَنْ تَحَسَّرَ النَّاسُ
مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَمَّا أَذَلَّ مَقَامِهِ
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَا دَهُ كَيْدٍ حَوِيَتْ قَلْبًا
سَبَقَ مَاءَ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعُ الْوَلَدِ
قَلْبًا سَبَقَ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهُ إِنَّ أَيْهَدَ قَوْمٍ بَهْتٌ وَلَا تَهْمَانِ يَعْلَمُونَ
يَسْأَلُونِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَسْأَلُونَكَ
فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيْ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ
فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا دَابْنُ خَيْرِيَا وَ
سَيِّدُكَ دَابْنُ سَيِّدِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْأَلُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ قَالُوا أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ
فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا
وَأَبْنُ شَرِّنَا فَمَا تَقْصِدُ قَالَ هَذَا الْكَيْدُ
كُنْتُ أَهْمًا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(بَعَاثُ الْبَغَاوَةِ)

۵۶۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاءَ وَرَجَحَ بَلَعْنَا إِيَّاهُ سُبْحَانَ
وَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ عِيَادَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَتِي
لَسْتُ بِمَدِينَةٍ لَوْ أَمَرْتُنَا أَنْ نَخِيضَ بِهَا الْبَحْرَ لَأَخْضَرْنَا
حَضْرَتَا هَا وَكَلَامَ مَرَاتِنَا أَنْ تَضْمُرَ الْكِبَادَةَ إِلَى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
سالم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق سنا
تو زمین پر چل چل کر سب سے کہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ میں آپ سے میں چیزیں پرچتا ہوں جنہیں
نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل
جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے۔ بچے کو اس کے باپ یا ماں کی طرف
کونسی چیز کھینچتی ہے؟ فرمایا کہ جہرئیل نے یہ چیزیں مجھے ابھی بتائی
ہیں کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے
مغرب کی طرف سے جائے گی اور وہ کھانا جس کو اہل جنت سب سے
پہلے کھائیں گے اور پھل کے جگر کا ناندہ حصہ ہے۔ اور جب مرد کا پانی عورت
کے پانی پر غالب رہے تو بچے کو کھینچتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب
رہے تو مرد کو کھینچتا ہے۔ کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ہے کوئی مہمود مگر
اللہ امد بیگم آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ! بیگم بیرونی
بہتان تلاش ہیں انہی سے آپ کے سوال کرنے سے پہلے میرے مسلمان
ارہانے کا علم ہو گیا تو مجھ پر بہتان باز میں گئے۔ یہودی حاضر بارگاہ
تو آپ سے فرمایا کہ عباد اللہ تم میں کیسا آدمی ہے؟ کہا کہ ہم میں اچھا ہے
اللہ اسے اپنی پکڑا ہے۔ ہمارا مرد ہے اللہ ہمارے مرد کا بیٹا ہے۔ فرمایا کہ
کیا فیصل ہے اگر عبد اللہ بن سالم مسلمان ہو جائے؟ کہنے لگے کہ اللہ اسے
اس بات سے بچائے۔ پس حضرت عبد اللہ باہر نکل آئے اللہ کا بارگاہ میں گواہی
دیتا ہوں کہ نبی ہے کوئی مہمود مگر اللہ امد بیگم بیگم بیرونی
رسول ہیں۔ کہنے لگے کہ یہ ہم بڑا آدمی ہے اللہ اسے آدمی کا بیٹا ہے
اللہ تعالیٰ کی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں اسی چیز سے ڈرتا

(بہنادی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
مشورہ فرمایا جبکہ ہم تک اہل سفیان کے آنے کی خبر نہ تھی۔ حضرت سعد بن عباد
کوڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انہم ہے جس ذات کی جس
کے قبضے میں میری جان ہے، اگر آپ حکم فرمائیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے
ٹاوس تو ضرور ڈال دیں گے اللہ حکم فرمائیں کہ ہم تک خدا تک اُن کے سینے

ہاں یہی تفسیر دلیا کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے لوگوں کو جُڑایا اور چلے یہاں تک کہ پہرہ کے حلقہ پر انگریز پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں کے دشمن ہوئے کی جگہ ہے اور دست مبارک زمین پر رکھتے ہوتے بتایا کہ یہاں لڑو یہاں۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک رکھنے کی جگہ سے کوئی اور نہ اُٹھتا تھا۔

(4)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا جبکہ کے چار کے روز آپ کے ایک نیچے ہیں تھے۔ اسے اللہ! میں تجھ سے نیر احمد اور تیرا وعدہ مانگتا ہوں۔ اسے اللہ! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ آج کے بعد میری عبادت نہ ہو۔ حضرت ابو بکر آپ کو دست مبارک پکڑ کر عرض کیا کہ ہوتے۔ آپ یا رسول اللہ! اس کو ہے جو آپ نے اپنے رب سے لاری کر لی ہے۔ آپ اب ہر شریف و شے اللہ زور ہیں رکھی تھی اور فرما رہے تھے۔ ہر غریب جمع ہونے والے ملکیت کھاتیں گے اور غنیوں پر ہوں گے۔ (بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جد کے مہضر فرمایا:۔ یہ جبرئیل ہیں جنہوں نے اپنے گھوڑے کو سر پشور کیا ہے اللہ جگس ہوتا دار پیہ تن ہیں۔

برگه

اُن سے یہی روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اُنس سے مل گیا۔
 مشرک کا پیچھا کر رہا تھا۔ جبکہ اُنس کے اُدھر کوئی مارنے کی آمادہ مٹی اور سوار
 کی جو کہ رہا تھا۔ نیز دم آگے بڑھ کر جب اپنے سلسلے مشرک کی طرف دیکھا
 تو دو چہرے پڑا ہوا تھا۔ غور سے اُنس کی طرف دیکھا تو اُنس کی ناک پر نشان تھا
 اُنکے کوڑے کی ضرب سے اُنس کا چہرہ بچت گیا تھا اور ساری جگہ سبز ہو گئی
 تھی۔ انصاری نے ماہر بارگاہِ ہر کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کو بتائی تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو یہ تمہارے آسمان کی مدد ہے۔
 اُنس روزِ مشرک کو قتل کیا اور مشرک کو قید کیا گیا تھا۔

(3)

بِرَّكَ الْغَمَامِ لَقَعْنَاهُ الْفَأْسَ كُلَّ الْفَسَادِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ طَلَعُوا حَتَّى تَنَزَّلُوا بِدَارِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا
مَصْرَعٌ فَلَا يَنْزِلُ وَيُضَعُّ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا
وَهَهُنَا فَإِنْ تَمَّ مَا طَأَ أَحَدُهُمْ مِنْ مَوْصِعٍ
بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(روای مسلم)

٥٧٢١ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةِ يَمِينِ اللَّهِ
الْمَشْدُوكِ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ تَشَاد
لَعَبًا بَعْدَ التَّوَكُّفِ خَذَ أَبُو يَكْرُبٍ بِيَدِهِ فَقَالَ
عَبْدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَعِثْ عَلَى تِلْكَ الْفِتْنَةِ
وَهُوَ يَثْبُتُ فِي الدِّنَارِ وَهُوَ يَمُوتُ سَبْعَ مَرَّاتٍ
وَيَكُونُ الدَّائِرُ

(رواه البخاری)

٥٤٢٢ وَعَنْهُ أَنَّ الْكَلْبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كَيْفَ مَرَدُّ رَهْطِ أَجْبَدَ مِنْهُ أَخَذَ بِرَأْسِ قَوْمِهِ
عَنْكَرَ أَهْلَ الْحَرْبِ -

رُكُوءُ الْبُحَارِ

٥٤٢٣ وَعَمَّهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
يَوْمَئِذٍ يَتَشَدَّى فِي أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَانَةً
إِذَا سَمِعَهُ مَرَّةً بِالسَّوْطِ قَوْقًا وَصَوْتَ الْقَارِيسِ
يَقُولُ أَفْئِي مَحْجِرٌ وَمَلَأَ كُظُرًا إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَانَةً
حَرَمٌ مُسْتَلَوِيًّا فَتَطْلُو السَّيْفَ إِذَا هُوَ قَدْ خَطَا الْفُجَاءَ
وَشَقَى وَجْهَهُ كَضَرْبِ السَّوْطِ فَاحْطَمَتْ ذَاكَ
أَجْمَعُ فَبَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَعَدَّتْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ
مَدَادِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةَ فَنَقَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ
فَأَسْرَفُوا سَبْعِينَ - (رَدَاهُ عَلَيْهِ)

۵۶۲۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ
عَنْ يَحْيَى بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا مَلَائِكَتَانِ يَمِينُهُ
يُقَاتِلَانِ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلَ وَلَا
بَعْدَ يَحْيَى جَبْرَيْلُ وَمِيكَائِيلُ -

(متفق علیہ)

۵۶۲۵ وَعَنْ الْأَبْرَارِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى آفِ رَافِعٍ فَمَا دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْدَ
اللَّهُ بْنُ عَتِيكَ بَيْتَهُ كَيْلًا وَهُوَ نَائِمٌ فَقَتَلَهُ
فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكَ كَوَضَعْتُ السَّيْفَ
فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَتَى فِي ظَهْرِهِ فَحَرَمْتُ آفَ
فَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَهْمُ الْأَبْوَابِ حَتَّى أَتَيْتُ
إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رَجُلِي فَوَقَعْتُ فِي لَيْلٍ مُقَرَّبَةٍ
فَأَنْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِصْمَةٍ فَأَنْطَلَقْتُ
إِلَى أَهْلِي فَأَتَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُهُ فَقَالَ ابْطِ بِحَدِّكَ فَسَطَرْتُ
فَسَمِعَهَا فَكَأَنَّهَا تَكْتُمُ مَا قَطَطَ -

(رداء البخاری)

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَى يَوْمَ الْأُحُدِ فِي عَهْدِ
فَعَرَضْتُ كُدَيْهَ شَيْدَةً فَعَارَ وَاسْتَبَى صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ هَلِكُ كُدَيْهَ عَرَضْتُ فِي
الْأُحُدِ فَقَالَ أَنَا كَارِكٌ تَقَرَّقَ مَرَدُّ بَطْنِهِ
مَعْصُومٌ بِحَجَرٍ وَكَيْسَتْ كَلْبَةٌ أَيْمًا وَلَا تَذُوقُ
ذَوَا قَا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَعْلَ
فَضَرَبَ قَعَا ذَكَّيْتِهَا أَهْيَلُ فَاتَّكَفَتْ إِلَى مَرَايَ
فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَ لِي شَيْءٌ قَرَأَ فِي رَأْيِ رَأْيِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا شَدِيدًا أَفْخَرَجَتْ جَوَابًا
فِي مَسَامٍ مِّنْ شَعِيرٍ قَلْبًا بَهْمَةً دَاجِنٌ فَذَبَحَهَا وَ
طَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبَرَدِ فَجَعَلَتْ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب غزوہ اُحد کے روز
دو آدمی دیکھے جن کے اوپر سفید لباس تھا اور دونوں بڑی بہادر تھی سے لڑ
رہے تھے۔ میں نے اس سے پہلے اللہ اس کے بعد انھیں نہیں دیکھا
حضرت جبریل و حضرت میکائیل۔

(متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ اور ان کی طرف بھیجا۔ سپس حضرت عبداللہ
بن علیک رات کے وقت اُس کے گھر میں داخل ہوئے جبکہ وہ سویا
ہوا تھا تو اُسے قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے اپنی عوا
اُس کے پیٹ پر رکھی جو کہ تک پہنچ گئی تو میں نے جان لیا کہ وہ قتل ہو گیا
تھے۔ میں نے دروازے کو کھولنے شروع کیے یہاں تک کہ رینے تک
پہنچ گیا۔ میں نے پیرازے رکھا تو پانہندی رات کے باعث گھر پر اللہ میری
پیشانی ٹوٹ گئی۔ میں نے اُسے ماسے کے ساتھ باندھا اور اپنے
ساتھیوں تک پہنچا۔ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے اور میں نے واقعہ بیان کر دیا۔ فرمایا کہ اپنا پیر بھلاؤ۔ میں نے اپنا
پیر بھلا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر دیا۔ چنانچہ یوں ہو گیا کہ گویا اس میں
کوئی شکایت ہوتی ہی نہیں تھی۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود
رہے تھے کہ ایک بہت ہی سخت چھر آگیا۔ لوگ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار
ہوئے کہ خندق میں ایک بڑا سا چھر آگیا ہے۔ فرمایا کہ میں اترتا ہوں۔
چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور شکم اٹھ کر چھر بندھے ہوئے تھے اور
میں تین روزہ ہوئے تھے کہ کوئی چیز کھجی نہیں تھی۔ پس نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے کدال سے کمر بند لگائی تو وہ ریت کی طرح ہو گیا۔ میں
اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کیونکہ میں
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو محنت ہو کہ میں دیکھا ہے۔ انھوں نے
تھیلی نکالی جس میں ایک صاع جوڑے اور ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ
تھا جس کو زبک کر لیا اور جوڑے لیے، یہاں تک کہ گوشت اُٹھری میں
ڈال دیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر چپکے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُخِّنَا بِهِمَا لَنَا وَطَعَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالَ أَنْتَ وَلَقَدْ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنْ حَاجِبُوا صَنَعَهُ سَوْرًا فَحَيَّ هَلَا يَكُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزِلُّنَّ بِرَمَتِكُمْ وَلَا تُخَيِّرُنَّ عَجِيزَتَكُمْ حَتَّى آتِيَّ وَجَاءَ فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِيزَتَا كَبِشَتَيْنِ فَبَدَّ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمِدَ إِلَى بَرَمَتَيْنَا فَبَصَحَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ أَدْعِي خَازِنَةَ فَلَتَخِيْرَ مَعَكَ أَقْدِيحِي مِنْ بَرَمَتِكُمْ وَكَأَنَّ تَزَلُّوْهَا دَهْرًا أَلَيْتَ فَأُفِيْعِرْمَا لَكُمْ لَا تَكُلُوْا حَتَّى تَرَوْكُمَا وَانْحَرِفْمَا وَلَنْ بَرَمَتَنَا لَنُحْفَظَ كَمَا هِيَ وَلَنْ عَجِيزَتَنَا لَنُفَعِّرَ كَمَا هُوَ.

(متفق علیہ)

۵۶۲۶ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ يُخَوِّفُ الْفَتَنَةَ فَبَعَلَ يَمْسَهُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيْيَةَ فَقُتِلَتْ الْفِتْنَةُ الْبَاقِيَةُ.

(رواه مسلم)

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْوَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخِيْلَ الْأَحْزَابُ عَشَّةُ الْأَنْ لَعْنُوهُمْ وَلَا يَغْزَوْا نَحْنُ نُسَيِّرُ لِيَوْمِهِ.

(رواه البخاري)

۵۶۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ دَوَّصَهُ السَّلَامَ وَأَعْتَسَلَ أَتَاكَ جَبْرِئِيلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْخُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السَّلَامَ وَاللَّهُ مَا وَضَعَتْ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا قَاتِلُوا بَنِي حُرَيْظَةَ

سے عرض گزار ہوگا کہ یا رسول اللہ! میں نے مجھری کا ایک بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو سپیے میں لٹکا چند حضرات کو ملے کر تشریف سے چلیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے با آواز بلند فرمایا: یہ اسے خندق والو! جاہل سے تمہارے لیے ضیانت کا بندوبست کیا ہے، اور جلدی کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنا لٹکی کر چوبیس سے نہ اتارنا اور اسے کی روٹیاں نہ پکانا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔ آپ تشریف لے گئے تو میں نے آٹا آپ کے حوض پیش کر دیا۔ آپ نے اس میں حباب دین ٹالا اور دعا سے برکت فرمائی۔ پھر دھری لٹکی کے پاس تشریف لے گئے، اس میں حباب دین ٹالا اور دعا سے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ روٹیاں پکھنے والی کو جاؤ کہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکھائے۔ لٹکی سے گشت نکالتے رہنا اور اسے نیچے نہ اتارنا۔ دھلیک ہزار تھے۔ خدا کی قسم انھوں نے کہا کیا اللہ باقی چھوڑ کر چلے گئے جبکہ ہماری لٹکی اس طرح جوش مارتی تھی اور روٹیاں پکھانے کے باوجود ہلاؤ آٹا آٹا ہی تھا۔

(متفق علیہ)

حضرت البرقاء وہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ ان کے سر پر دست مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے: ابی سبیحہ کی سختی کہ تیں باقی گروہ قتل کرے گا۔

(مسلم)

حضرت سلیمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ احزاب آپ سے دھوکہ فرادیے گئے۔ اب ہم ان سے ٹاکریں گے، یہ ہم سے نہیں لڑ سکیں گے یہی ہم پر کلوت سفر کیا کریں گے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ خندق سے لوٹے اللہ بھیار رکھ دیے اللہ عمل فرمایا تو حضرت جبریل ماجہ راگاہ ہوئے اور وہ گروہ ہار سے پنا سر جھاڑ رہے تھے عرض گزار ہوئے کہ آپ نے تو ہتھیار رکھ دیے۔ لیکن خدا کی قسم، میں نے نہیں رکھے ہیں۔ ان کی طرف بھیجے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صر؟ پس ہی قرینہ کی طرف اشارہ

فَعَزَّزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)
وَقِي رَوَايَةُ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ قَالَ كَاتِبِي أَنْظِرُوا لِي الْغُبَارَ
سَارِطًا فِي رُقَايَ بَنِي عَنُودٍ مُؤَكَّبٍ جَبْرِشِكٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ حِينَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لِي بَنِي قُرَيْظَةَ.

۵۴۳۰ وَكَانَ حَاجِبُ قَالٍ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ
الْحُدَّيْبِيَّةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَ يَدَيْهِمْ رُكُودًا فَشَرِبُوا مِنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ النَّاسُ
لَعُودًا قَالُوا لَيْسَ مِنْهَا مَا نَشْتَوِي بِهَا وَ
تَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رُكُودِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرُّكُودِ فَجَعَلَ الْمَاءُ
يُفْرُغُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَمَا مَثَالُ الْعَيْوُنِ قَالَ فَتَرَبَّعَا
وَكُودًا نَاقِلًا وَجَابِئُهُمَا لَمْ تَكُنْ مَاقِيَةً
أَلَيْفَ لَكُمَا نَاقَتَا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۱ وَكَانَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ عَشْرَةَ مِائَةً
يَوْمَ الْحُدَّيْبِيَّةِ وَالْحُدَّيْبِيَّةُ بِمَرْفُوعِهَا
فَلَمْ تَكُنْ فِيهَا فَطَرَهُ فَبَكَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا فَجَلَسَ عَلَى شِفَائِهَا ثُمَّ
دَعَا بِرَأْيٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبُوا ثُمَّ مَضَوْا وَ
دَعَا ثُمَّ صَبَّ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهَا سَاعَةً فَأَعَادُوا
أَنْفُسَهُمْ وَرَبَّاهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۳۲ وَكَانَ عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاهٍ عَنْ عِمْرَانَ
بْنِ حَصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْكَلُوا لِلنَّاسِ مِنَ الْعَطَشِ
فَنَزَلَ فِدَعَا فَلَنَا كَانَ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاهٍ وَذِيئَةُ
عَوْفٍ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ أَذْهَبَا فَايْتَحِيَا

کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی طرف بھیجے (متفق علیہ) اللہ بھاری
کی روایت میں حضرت انس نے فرمایا کہ گویا اس عذاب کو میں اب بھی دیکھ رہا ہوں
جو بنی غنم کے کوچوں سے اٹھا تھا، حضرت جبریل علیہ السلام کے سواروں کا
جگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی طرف سفر کیا تھا۔

حضرت حابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روزگاروں
کو پیاس کی آواز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک بڑا
لوٹا تھا جس سے وضو فرما رہے تھے۔ پھر لوگ آپ کی جانب بڑھے اور عرض
گزر دھوئے کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ وضو کریں اللہ پیش ہوا
اُس کے ہر اس رشتے میں تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دست
مبارک رستے میں نکالا تو پانی آپ کی انگلیوں پر اُسے مبارک کے درمیان سے
چشموں کی طرح پھوٹ نکلا۔ روضی کا بیان ہے کہ ہم نے پیا اور دھو لیا۔
حضرت حابہ سے کہا گیا کہ آپ کتنے تھے؟ فرمایا کہ ہم لاکھ ہی ہوتے تب
بھی کوئی ہوتا لیکن ہم پندرہ سو تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت بلال بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ
کے روزہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ چودہ سو افراد تھے۔
اللہ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم نے اُس کا پانی نکالا تو ایک قطرہ بھی باقی
نہیں چھوڑا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ خبر پہنچی تو آپ تشریف
لائے اور اُس کی منڈی پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پھر آپ نے پانی کا برتن
ملگایا، وضو کیا۔ پھر گئی اللہ دعا فرمائی۔ پھر وہ اُس میں ٹال دیا۔ پھر فرمایا
کہ گھڑی بھر اسے رہنے دو۔ پس لوگوں نے غصہ پیا اور ساریوں کو
بھی چایا یہاں تک کہ کوچ کر گئے۔

(بخاری)

عون البرجاء حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
ساتھ تھے تو لوگوں نے پیاس کی آپ سے شکایت کی۔ آپ اُترے
اور نکل کر گلیا جن کو البرجاء کا نام دیا جاتا تھا اور عوف اُس کا نام پھول
گئے تھے اور حضرت علی کو بڑا یاد فرمایا کہ دونوں جاؤ اور ہانی تلاش کرو۔

وہ گئے تو ایک عورت بنی جو پانی کے ڈبچے سے یا بڑے مشکیزوں کے پھینک
تھی۔ پس اُسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ اُسے
اُونٹ سے اُتار دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بڑے مشکیزہ یا اُرد
مشکیزوں کے منہ اُس میں کھول دیے اور لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ اگر
ہرگز اور ہلاؤ۔ راوی کا بیان کہ ہم چالیس پیادے آدمیوں نے پیا کہ شکم میر
ہو گئے یہاں تک کہ ماسے پاس جو برتن تھے وہ بھی بھر دیے۔ عدا کی
قسم، جب ہم اُن سے ہلا ہوئے تو ماسے خیال میں اُتار کرنے کی نسبت
وہ اب زیاں بھرے ہوئے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے، یہاں تک کہ ایک فراخ
راوی میں اُترے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعانے حاجت
کے لیے تشریف لے گئے لیکن اُڑھینے کے لیے کوئی چیز نظر نہ آئی۔
جبکہ راوی کے کناروں پر قدود عمت تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اُن میں سے ایک کے پاس گئے اور اُس کی ایک شنی پکڑ کر فرمایا
کہ اللہ کے حکم سے میری امانت کرو۔ وہ بھی طبع ہو کہ آپ کے ساتھ اُسی طرح چل
اُونٹے کو اُس کا چلانے والا چلاتا ہے یہاں تک کہ دوسرے وقت کے
پاس تشریف فرما ہوتے اور اُس کی ایک شنی پکڑ کر فرمایا کہ اللہ کے حکم
سے میری فرمانبرداری کرو۔ وہ بھی طبع ہو کہ آپ کے ساتھ اُسی طرح چل
دیا۔ آپ دونوں کے درمیان میں ہو گئے اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے دونوں
میرے بے بل جاؤ۔ پس وہ بل گئے۔ میں بیٹھ گیا اور اپنے دل میں
کچھ سوچنے لگا کہ میری ادھر سے تو جبریت گئی۔ دیکھا تو رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے سے تشریف لارہے تھے اور دونوں سخت
جھل ہو گئے اور ہر ایک اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا تھا۔

(مسلم)

الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَنَقَّبَا امْرَاةً بَيْنَ مَرَادَتَيْنِ اَوْ
سَوِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَجَهَا عَنْ بَعْضِهَا وَ
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ قَعَزَمَ فِيهِ
مِنْ أَفْوَاهِ الْمَرَادَتَيْنِ وَتَوَدَّى فِي النَّارِ اسْتَوَا
فَاسْتَقَرَّ قَالَ فَتَشْرَبْنَا عَطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا
حَتَّى رَوَيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قَرْيَةٍ مَعَنَا قَدَادَةً وَ
آيَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَكَلِمَ عَنْهَا وَدَنَّهُ لِيُخَيِّلَ إِلَيْنَا
أَنَّهُمَا أَشَدَّ وَلَئِنَّهُ مَنَّهُمَا حِينَ ابْتَدَأَا۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۳ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَرَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَلَّيْنَا قَادِيًا أَفِيمَ
فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوضُ
حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرْتَمِثًا يَسْتَدْرِجُ وَلَا ذَا شَجَرَةٍ تَنْبِي
يُطَاطِئُ الدَّوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدِهُمَا فَأَخَذَ بِخَصَمِ قَيْنِ
أَغْصَانِهَا فَقَالَ لِقَاوِي عَلَى يَدَايِنِ اللَّهِ تَعَالَى
فَالْقَادَتُ مَعَهُ كَالْبَجَرِ الْمَحْشُورِ الَّذِي
يُصَادُّ قَائِدًا حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْأَعْلَى
فَأَخَذَ بِخَصَمِ قَيْنِ أَغْصَانِهَا فَقَالَ الْقَادِي
عَلَى يَدَايِنِ اللَّهِ فَالْقَادَتُ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى
إِذَا كَانَ يَأْتِي مَنَصِفَ وَمَا بَيْنَهُمَا قَالَ التَّشِيمَا
عَلَى يَدَايِنِ اللَّهِ فَانْتَامَا فَجَسَتْ أَحْقَابُ
لَقِيَتْ فَجَسَتْ مِثْلَ لَقِيَتْ فَكَذَاكَ يَرْسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبِلًا فَلَا ذَا الشَّجَرَتَيْنِ
فَدَا فُتْرَقَا فَجَامَتْ كُلُّ قَادَةٍ مَنَّهُمَا عَلَى سَائِي
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۳۴ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
أَكْثَرَ مَرَّةٍ فِي سَائِرِ سَلَمَةِ بَيْنِ الْأَكْوَاحِ فَجَسَتْ

یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سلم بن
ابی حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشتی میں زخم کا نشان دیکھا تو عرض گزار ہوا

اسے ابو مسلم ایک سیڑھی ضرب ہے! فرمایا کہ وہ نرم ہے جو مجھے غزوۂ بدر کے روز آیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ تلوار کو بڑی تکلیف پہنچی ہے۔ پس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے تین دفعہ اس پر پھر تک ماری تو مجھے اب تک اس کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ (ربخاری)۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کی شہادت کی خبر دی اور فرمایا کہ جھنڈا زید نے اٹھایا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا جعفر نے سنبھالا اور شہید کر دیے گئے۔ جھنڈا ابن رواحہ نے سنبھال کر دیے گئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے یہاں تک کہ جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے لیا اور اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر فتح عطا فرمائی۔ (ربخاری)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شریک ہوا جب مسلمانوں اور کافروں کی ٹکڑیوں کی تعدادیں پتہ چلیں گئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے فخر کو کفار کی جانب ایڑ لگاتے جاتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فخر کی نگاہ میں نے تمام رکھی تھی، اس ارادے سے کہ جلدی نہ کرے اور ابوسفیان بن حارث نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کباب تھامی ہوتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباس! بہت رسولان لوگوں کو آواز دو۔ حضرت عباسؓ نے آواز آدھی تھے لہذا انہوں نے پھر سے زور سے آواز دی۔ بہت رسولان دالے کہاں ہیں؟ ان کا بیان ہے کہ دعا کی قسم، وہ میری آواز سن کر یوں پھرتے جیسے گھٹنے اپنے پچھڑے کو پچھڑتی ہے اور انہوں نے کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں اور کفار سے لڑتے۔ انصار کا ہانا یہ تھا کہ وہ کہتے: اے گرد و انصار! اے گرد و انصار! پھر مجھ و ابی حارث بن عزرہؓ پر کم ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظر دھڑائی اللہ آپ اپنے فخر سے تھے جیسے کوئی گردن لمبی کر کے دیکھتا ہے اور فرمایا کہ یہ لڑائی گرم ہونے کا

يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الْقَتَرِيَّةُ قَالَ خَرَبَةٌ اَصَابَتْنِي
يَوْمَ حَبِيبٍ فَقَالَ النَّاسُ اَصَابَتْ سَكْمَةً فَاتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي ذَلِكَ
لَفْظَاتٍ فَمَا اسْتَكْبَرْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ
قَبْلَ أَنْ يَكُونُوا خَبَرُهُمْ فَقَالَ أَخَذَ الزَّوْاِيَّةَ زَيْدًا
فَأَصَابَتْهُمُ أَخَذَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَأَصَابَتْهُمُ وَعَيْنَاهُ
تَذَرُ فَإِنْ حَتَّى أَخَذَ الزَّوْاِيَّةَ سَيْتٌ وَمِنْ سَيُودِ
اللَّهِ يَعْنِي خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى قَتَلَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۳۶ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا
الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَافَرُونَ وَالْمُسْلِمُونَ
مُدِيرِينَ نَظَرُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْكُفُنْ بَعَثَتْ قَبْلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا أَخَذْتُ بِبِخَامٍ
بَعَثْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَهُمَا
إِرَادَةً أَنْ لَا تُسِيرَ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْعَارِثِ
أَخَذَ بِرِجْلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ
عَبَّاسُ بِنَا أَصْحَابَ الشُّمُوكِ فَقَالَ عَبَّاسُ
وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَرُوقِ
أَيُّنَ أَصْحَابَ الشُّمُوكِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَاتِ
عَطْفَةً ثُمَّ جِئْتُ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةً الْبُخَارِيُّ عَلَى
أَوْلَادِهِمَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ
فَا قَتَلُوا وَالْكَفَّارَ وَالِدَعْدَةَ فِي الْأَنْصَارِ
يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ

فَقَالَ شَهِدْتُ الرُّجُومَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ نَسَاءً
إِلَّا مَلَائِكَةً يَنْبِئُكَ بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ قَوْلًا
مُذْهِبِينَ قَهْرًا مَعَهُ اللَّهُ وَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَنَاءَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْتُ تَامَمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَنِينًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَمَنْ مَعَهُ
يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا خَصَرَ
الْقَتْلَ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقَتْلِ وَ
كَثُرَتْ بِهِ الْعِجَامُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثُ أَتَى مِنْ أَهْلِ النَّارِ
قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقَتْلِ
فَكَثُرَتْ بِهِ الْعِجَامُ فَقَالَ أَمَّا إِنَّكَ مِنْ أَهْلِ
النَّارِ فَكَأَنَّكَ دَبْعُ النَّاسِ بِرِثَابٍ كَيْفَ هُوَ
عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ الْمَاءَ يُجَارِحُ فَأَهْوَى
بِيَدِهِ إِلَى كِتَابَتِهِ فَأَشْرَعَتْ سَهْمًا فَاشْتَرَبَهَا
فَاشْتَدَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَدَّقَ اللَّهُ حَدِيثَكَ قَدْ اشْتَرَبَ فَلَانٌ وَقَتَلَ
نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدَ أَيْ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا لَلْ
قَهْرِ قَاتُونَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَكَانَ
اللَّهُ لِكُفْرَانِ هَذَا الْيَقِينِ بِالرَّجُلِ الْعَاجِزِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۴۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرُ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَوْ كُنْتُ لِيَأْتِيَهُ أَنَّهُ
فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَلِكَ يُؤْمَرُ
بِعُنْدِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاَهُ ثُمَّ قَالَ اشْحَرَّتْ يَا

وہ پیچھے پھیر کر جاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں شکست دی اور رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے مال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔
(مسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خنین میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی مدنی اسلام کے متعلق فرمایا
کہ وہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو اس آدمی نے بڑی شدت سے
لڑنا شروع کیا اور بہت آدمیوں کو زخمی کیا۔ ایک شخص حاضر بارگاہ ہو کر عرض
گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! جس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ جہنمی ہے اس
نے تو اللہ کی راہ میں بڑی شدت سے جنگ کی ہے اور بہت سے آدمیوں
کو زخمی کیا ہے۔ فرمایا کہ پھر بھی وہ جہنمی ہے۔ قریب تھا کہ اس کے باعث
بعض لوگ شک میں مبتلا ہو جاتے کہ اسی دوران وہ زموں سے بے چین ہو
گیا تو اس نے اپنے ہاتھ سے ترکش سے ایک تیز کالا اور اس سے اپنا گلا
کاٹ لیا۔ کہتے ہیں مسلمان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف دوڑے
اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا ارشاد سچا کر دکھایا
کیونکہ لوگوں نے خود کشی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس
کا رسول ہوں۔ اے بول اکھڑے ہو کر اعلان کرو کہ جنت میں داخل
نہیں ہوگا مگر مومن اور بیشک اللہ تعالیٰ اس دین کی ناسخ و ناخر آدمی
کے ذریعے میں مدد کرتا ہے۔

(بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عبادہ کو دیا گیا یہاں تک کہ آپ سمجھ گئے
کہ میں نے فلاں کام کر لیا ہے اور کیا نہ ہوتا۔ ایک روز جبکہ آپ میرے
پاس تھے تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی۔ پھر فرمایا کہ اے اللہ!

عَاقِبَةُ أَنْ اللَّهَ قَدْ أَخَذَ فِي يَمِينِنَا اسْتَفْتَيْتُهُ
عَبَّاسُ بْنُ رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ الرَّبِيِّ وَالْآخَرُ
عِنْدَ رَجُلَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ مَا وَجَعُ
الرَّجُلَيْنِ قَالَ مَطْبُورٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهَ قَالَ لَيْسَ
بَيْنَ الْأَعْصَى وَالْمَرْوِيِّ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي
مُطَبِّ وَمُطَبَّ طَبَّهَ وَجَعُ طَلَعَتْ ذَكَرُ قَالَ فَكَيْفَ
هُوَ قَالَ فِي يَمِينِهِ رَدَّاهُ قَدْ هَبَّ الشَّيْءُ مُسَلِّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنْثَى مِنْ أَمْتِهَا بِرَأَى
الْبَيْتِ فَقَالَ هَلْ وَهِيَ الْبَيْتُ الَّتِي أَرَيْتُمَا ذَكَرَ
مَأْمُومًا لِقَاعَةِ الْحِثَاءِ وَكَانَتْ تَحْمِلُهَا رُدُوسُ
الشَّيْءِ طَبَّهَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۴۱ وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ قَالَ بَيْنَمَا
نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّكَ ذُو الْخُرَيْصَةِ وَهُوَ رَجُلٌ
قَرَنَ بَنِي تَيْمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدَلُ فَقَالَ
وَيْلَكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خَبَرْتُ وَ
خَبَرْتُ أَنَّ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عَمَّا أَتَى لِي
أَنْ أَصْرَبَ عَنْكَ فَقَالَ دَعَا فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا
يَقُولُ لَكُمْ صَلَوَاتُكُمْ صَلَوَاتُهُمْ وَصِيَامُهُمْ وَصِيَامُهُمْ
يَكْفَرُهُ مِنَ الْفُرْقَانِ لَا يَخْأَوْنُ شَأْنَهُ لَمْ يَسْمَعُوا
مِنَ الْبَنِي لَمْ يَسْمَعُوا الشَّيْءَ مِنَ التَّوْبَةِ
يَسْأَلُ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى نَصْلِهِ إِلَى نَصْلِهِ وَهُوَ
قَدْ خَلَّى إِلَى قَدْ خَلَّى فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ
سَبَقَ الْفَدَى وَالْكَأَمَ يَهُمُّ رَجُلٌ أَسْوَدُ لَوْنٍ
عَصَا يَمُوتُ شَدِيدُ الْمَرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْبَصِغَةِ
تَدَارَدُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ ذَرْقَةٍ مِنَ
الْمَقَامِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کیا تیس مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ بات مجھے بتادی ہے جو میں اس
سے پوچھتا تھا۔ میرے پاس دو آدمی آئے اندر میں سے ایک میرے
سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا بیرون کے پاس۔ پھر ان میں سے ایک نے
اپنے ساتھی سے کہا: اے میں کیا حکایت ہے؟ کہا کہ جادو کیا گیا ہے، کہا کہ کس
نے جادو کیا ہے؟ کہا کہ بید بن اعمم یہودی نے۔ کہا کہ کس چیز میں؟ کہا کہ
گلگی سر کے بالوں اور نرنگہ کے خلاف شگرف میں۔ کہا کہ وہ کہاں ہے؟
کہا کہ مدینہ کثر میں۔ پرس ہی کہیم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چند
اصحاب کے ساتھ اس کو میں کے پاس لائے اندر فرمایا کہ یہی کنوڑاں ہے
جو مجھے دکھایا گیا ہے۔ اُس کا پانی ہندی کے پانی جیسا تھا اور وہاں
کے چل گریا شیطانوں کے سر تھے۔ پھر اُسے نکال دیا۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کم
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ غیبت
تقسیم فرما رہے تھے کہ وہ انکو لیبرہ آگیا جو بنی تميم کا ایک فرد تھا۔ اُس
نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف کیجیے۔ فرمایا کہ تیری خوالی ہو اگر میں انصاف
نہیں کرتا تو انہوں نے انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو غائب
و غائب رہ جائوں گا۔ حضرت عمر بن الخطاب فرماتے کہ مجھے اجازت دیجیے تاکہ
اس کی گردن اٹھا دوں؟ فرمایا: اسے جانے دو کیونکہ اس کے ساتھی ہیں ا
تمہارا آدمی ان کی غلامیوں سے اپنی غلامیوں کو مقیم جانے لگا اور اُن کے
رندوں سے اپنے رندوں کو، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حق
سے بچے نہیں اُگرتے گا۔ میں سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر شکار
سے نکل جاتا ہے کہ اُس کی نوک پر، اُس کی مٹھی پر اور نوک کے نیچے
دیکھو تو کسی چیز کا نشان نہیں ملے گا لکن وہ گرباد قرآن میں سے گزرا ہے۔
اُن کی نشانی ایک کالا آدمی ہے جس کا ایک بازو صورت کے پستان
کی طرح ہو گا یا گشت کے نوٹھرے کی طرح پئے گا۔ یہ لوگوں کی
بستر میں جماعت سے طرد کر دیں گے۔ حضرت ابو سعید نے فرمایا میں
گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی نے اُن سے جنگ

کی بھلائی میں ان کے ساتھ تھا۔ آپ نے اُس آدمی کا حکم فرمایا تو قاضی
کر کے آیا گیا۔ میں نے اُسے دیکھا تو یہی نشانیاں اُس میں موجود تھیں
جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائی تھیں۔ دوسری روایت میں ہے
کہ ایک آدمی آگے بڑھا جس کی آنکھیں بھی ہوئی تھیں، پیشانی اُبھری ہوئی،
راز میں گھنی، کپٹی اُدھی اور سر مُنڈا ہوا۔ اُس نے کہا براہِ راست اللہ سے
خبر لے۔ فرمایا کہ اگر میں اُس کی نافرمان کرتا تو اُس کی اطاعت کون
کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اپنی راہ میں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین
نہیں مانتے۔ ایک آدمی نے اُسے قتل کر دینے کا سوال کیا تو آپ نے
منع فرمایا، جب وہ اٹھ پھر کر چلا گیا تو فرمایا کہ اسی کی پشت سے ایک ترم
برگ جو قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حق سے نہیں اُترے گا۔ اسلام سے
یہ نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اہل اسلام کو قتل کریں گے اللہ
بیت پرستوں کو نظر انداز کریں گے۔ اگر میں انہیں ہاتھ توڑ دوں عادی
طرح قتل کر دوں۔

(متفق علیہ)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمْرٌ مِنَ الْبَيْتِ النَّجِيِّ فَالْتَمَسْتُ
فَأُتِيَ بِهِ عَلِيٌّ نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كُنْتُ فِي رِوَايَةِ أَقْبَلُ
رَجُلٌ عَازِلٌ الْعَيْنَيْنِ ثَأْنِي الْجَبْهَةِ كَثُ الْخَبَرِ
مُشْرِفُ الْوَجْهَتَيْنِ مَعْلُوفُ التَّرَائِسِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطْعِمُ اللَّهَ إِذَا
عَصَيْتُهُ فَمَا مَنَعَنِي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ
وَلَا تَأْمُرَنِي فَسَأَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا
وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضَرْفَتِي هَذَا قَوْمًا يَمُرُّونَ
الْعُرَانَ لَا يُبَاوِرُونَ حَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ
الْإِسْلَامِ مُدَوِّقُ الشَّهَادَةِ مِنَ الزَّهْمَةِ فَيَقْتُلُونَ
أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَكُونُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لَيْتَ
أَدْرَكْتَهُمْ لَا قَتْلَهُمْ قَتَلَ عَادٍ

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
اپنی ماں کو دعوتِ اسلام دی اور وہ مشرک تھیں۔ ایک روز جب میں نے انہیں
دعوت دی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق ایسی
بات کہی جو مجھے ناپسند ہوئی۔ میں روٹا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی بادگاہ میں حاضر ہو گیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! عافری ہے
کہ اللہ تعالیٰ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرما دے۔ آپ نے دعا کی۔ اُسے
اللہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرما۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
دعا فر دینے کے باعث میں خوش ہو کر باہر نکلا۔ جب دروازے پر پہنچا
تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور کہا: اے
ابو ہریرہؓ! افسوس ہے کہ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غسل کر
کے اُٹھوں نے کپڑے پہنے، دو چتر اور حائلہ و دروازہ کھول دیا۔ پھر کہا:
اے ابو ہریرہؓ! میں گراہی دیتی ہوں کہ نہیں کرتی مگر اللہ اور میں گراہی
دیتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت سے اور اُس کے رسول ہیں۔ میں

۵۴۳۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمَّتِي
۴۶
إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا نِسْوَةً
فَأَسْمَعَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَا أَلَمْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ
أَنْ يَهْدِيَ أُمَّتِي هُدًى فَفَقَالَ اللَّهُمَّ هَذَا
أَمْرٌ ابْنِي هُدًى فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا صَدْرًا إِلَى الْبَابِ
فَإِذَا هُوَ مَعَاكُ نَسِيتُ ابْنِي خَشَفْتُ قَدْ فُتِيَ
فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ دَخَلْتُ خَضَعَةً
الْمَاوِ فَأَعْتَسَلْتُ فَلَيْسَتْ وَدَعَمْتُ وَهَجَلْتُ
عَنْ خِمَارِهَا فَقَعَنْتِ الْبَابَ ثَقَرًا كَأَنَّكَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

۵۴۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عِزَّ الْإِسْلَامِ وَنَجْوَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاحْبِرِي أَبُو طَلْحَةَ أَذْكَ أَى الْأَرْضِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَ مَبْنُوخًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا دَفَنَّاَهُ وَصَوَّرَا لَهُ تَقْبَلُهُ الْأَرْضُ -

(متفق علیہ)

۵۴۴۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجِبَتِ الشَّمْسُ فَمِمْ مَرَّتَا قَالَ يَهُودُ نَعْدَبُ فِي قُبُورِهِمَا -

(متفق علیہ)

۵۴۴۶ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَدْرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِيَ فَلَمَّا كَانَتْ قُرْبُ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَذْفِرَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ هَذِهِ الرِّيحَ لِيُخْرِجَ مِنَّا بَنِي قَدْرِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا أُعْطِيَهُمْ مِنَ الْمَنَاءِ فَيَقِينُ قَدْرًا مَاتَ -

(رواه مسلم)

۵۴۴۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيْلًا فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هَهُنَا فِي شَيْءٍ قَالُوا هِيَ لَنَا نَحْلُوتُ مَا كَانَتْ عَلَيْكُمْ قَبْلَكُمْ ذَٰلِكَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَلَا تَقْبَلُ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكًا يَحْرُسُ بِهَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ إِنْ تَوَلَّوْا فَارْتَحِلُوا وَاقْبَلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ يَنْتَزِعُ الْغَدَى يُحْلِفُ بِكُمْ مَا وَجَعْنَا رِجَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک کاتب اسلام سے پیچ کر مشرکوں سے جا ملا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابو طلحہ نے مجھے بتایا کہ میں اس زمین میں گیا جہاں وہ فوت ہوا تھا تو میں نے اسے قبر سے باہر پڑا پڑا پایا۔ پوچھا کہ یہ کیا بات ہے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے اسے کئی دفعہ دفن کیا ہے لیکن زمین اسے قبول نہیں کرتی۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور سورج غروب ہوئے والا تھا تو ایک آواز سنی۔ فرمایا کہ یہود کو ان کی قبروں میں غلاب دیا جا رہا ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سفر سے واپس آ رہے تھے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو آدمی آئے کہ قریب تھا وہ مسافر کو دفن کر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آدمی ایک منافق کی موت پر بھیجی گئی ہے۔ اس وفد ایک بہت بڑا منافق مرنے لگا تھا۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ صفحان کے مقام پر پہنچے اور وہاں کئی روز ٹھہرے۔ لوگوں نے کہا کہ اس جگہ قریب کوئی کام نہیں ہے جبکہ ہمارے ہاں بچے تھکائیں اور ہم ان کی طرف سے ملے نہیں ہیں۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ قسم اس فساد کی جس کے تجھے میں پہنچا ہوا ہے، مدینہ منورہ کا کوئی راستہ اذ کوئی گلی ایسی نہیں جس پر نہ فرشتے اس کا پیر نہ دیئے ہوں۔ یہاں تک کہ تم اس میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ کوئی کہہ کر تمہارے کو پہنچا دے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے راستہ بنائے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھاتی ہوں ہے، ہم نے مدینہ منورہ میں داخل ہو کر اس جگہ کو دے اُتارے جس میں سے تم کو توبہ دلائے

بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا جبکہ قبل ازیں انھیں ایسی جزا نہیں ہوئی تھی۔
(مسلم)

أَفَادَ عَلَيْنَا بِنِعْمَةِ اللَّهِ هَذِهِ خُطُوبَانِ وَمَا يَهْدِيكُمْ جُنتُكُمْ
كَبَلٌ ذَا لِكِ شَيْءٍ

(ردائہ مصحف)

۵۴۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتْ النَّاسَ سَنَةٌ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّنَّا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ
قَامَ أَصْرًا فِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّمَاءُ
وَعِبَادُ الْوَيْلِ قَادِمُ اللَّهِ لَنَا كَرَمٌ يَدِيرُ وَمَا
نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرْعَةً قَالُوا لَيْسَ بِشَيْءٍ سِوَهُ
مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ
لَمْ يَزَلْ عَنْ مِثْبَتِهِ حَتَّى رَأَيْتُ السَّحَابَ يَتَعَادَرُ
عَلَى لُحُيْتِهِمْ كَمَا يُطْرَقُ يَوْمَئِذٍ ذَا لِكِ وَفِي السَّمَاءِ
وَمِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَا لِكِ
الْأَعْدَاءُ أَوْعِيَّةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَهْمَا
الْيَسَاءُ وَغَرَقَ السَّمَاءُ قَادِمُ اللَّهِ لَنَا قَرْعٌ
يَدِيرُ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا
يُشِيرُ إِلَى تَاجِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ
وَصَارَتْ السَّمَاءُ بَيْتًا وَمِثْلُ الْجَوَابِ وَمَا الْوَادِي
قَنَّاهُ شَهْرًا وَلَمْ يَجْعَلْ أَحَدٌ مِنْ تَاجِيَةٍ إِلَّا
حَدَّثَ بِالْجَوَابِ وَفِي وَدَائِيَّةٍ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا
وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْكَافِرِ وَالضَّالِّينَ وَ
بُطُونِ الْأَدْوِيَّةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ
وَحَرَجْنَا سَمِشِي فِي الشَّمْسِ

(متفق علیہ)

۵۴۲۹ وَهَذَا عَنِ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَادَ إِلَى جِدَارِ قَعْدَتِهِ
مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا مَضَى لَهُ الْيَمِينُ قَامَ
عَلَيْهِ مَنَابِتُ النَّجْمِ الَّتِي كَانَتْ يَخْطُبُ عِنْدَهَا
حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَتَزُولَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے مسجد مبارک میں لوگوں پر خطبہ آیا تو جہد کے روز ہی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک ایرانی کھڑا ہو کر عرض
گراں مجرا بہ یا رسول اللہ مال بباد ہو گیا، بچے بھوکوں سر گئے، لہذا اللہ تعالیٰ
سے دعا فرمائیے، آپ نے دست مبارک اٹھائے اور اس وقت آسمان
پر اادل کا کھٹکھٹا انیس تھا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری
جان ہے، دست مبارک ابھی نیچے نہیں کیے تھے کہ پادریوں جیسے بادل
اٹھ اٹھے اور نہر سے اترے نہیں تھے کہ ریشی مبارک سے بارش کے
نظر سے چمکتے دیکھے، بارش اس روز اور اگلے روز ہوتی رہی۔ یہاں تک
کہ اگلے جمعہ آگیا۔ وہی ایرانی یا کوئی دوسرا کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول
اللہ! اسکاٹاں گر گئے اور مال ڈوب گیا، ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے
دعا فرمائیے، آپ نے دست مبارک اٹھائے اور کہا کہ اسے اللہ پہاڑ
اور درگاہ اور ہم پر نہیں، آپ جس جانب بادلوں کا اشارہ کرنے لگے اور پھر سے
بھٹت جاتے اور مدیم سختہ جوڑ کی طرح ہو گیا اللہ تبارک و تعالیٰ ایک جیسے تک
چلتا رہا اور جس گوشے سے کوئی آدھ آتا وہ رب بدست بارش کی خبر دیتا۔
ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا کہ اسے اللہ! ہمارے ابد گرد
اور ہم پر نہ برسا۔ اسے اللہ! شیعوں، پادریوں، نالروں کے اند اور
درختوں کے اگلے والی جگہوں پر برسا۔ راوی کا بیان ہے کہ بادل کھل گئے
اللہ ہم وھمپ میں چلنے لگے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو مسجد کے ستونوں میں سے گھبر کے ایک
تھنے سے ٹیک لگا لیا کرتے۔ جب آپ کے بے منبر تیار کر دیا گیا تو انہیں پر
طبہ اور روز ہرے۔ وہ تاجیہ چلا یا جس کے پاس آپ خطبہ دیا کرتے
تھے یہاں تک کہ چٹنے والا ہو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیچے

اترے اسے کچڑا اور سینے سے لگا لیا۔ وہ ایسے سہ سکیاں سے رہتا تھا جسے
بچہ سب سکیاں بیت ہے، جس کو چپ کرایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ قرار کچڑ
گھیا۔ راوی کا بیان ہے، وہ اس لیے روایا کہ ذکر سنا کرتا تھا۔
(مکملہ)

حضرت سلم بن کوثر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی بائیں ہاتھ سے کراہتا تھا۔
آپ نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ جس گزار ہوا کہ مجھے اس کی طاقت
نہیں ہے۔ فرمایا کہ ایسا کر ہی نہ سکر گئے۔ اس نے نمبر کی وجہ سے انکار
کیا تھا۔ لہذا کا بیان ہے کہ وہ اسے اپنے منہ تک نہیں آتا سکتا تھا۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ اہل مدینہ
کو خطور محروس بنو انصاری کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابو طلحہ کے گھر سے
پرسوں پر جسے جسے رفا اور اڑا رہا تھا۔ جب واپس لوٹے تو فرمایا ہاں
ہم نے تو تمہارے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے گھر سے
نہیں کیا جاتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس روز کے بعد کوئی اس
سے صحبت نہیں لے جاسکا۔ (بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد
فوت ہو گئے اور ان کے اوپر قرض تھا۔ میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ
وہ محض پر جتنے پھل ہیں سارے لے میں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ میں
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا جس
کو معلوم ہے کہ میرے والد محترم غزوہ اُحُد میں شہید ہو گئے تھے۔ انھوں
نے بہت زیادہ قرض چھوڑا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو دیکھیں۔
آپ نے مجھ سے فرمایا: جاؤ اور ہر قسم کے پھلوں کی علیحدہ ڈھیر بنانا۔
میں نے یہی کیا اور آپ کو گویا۔ جب انھوں نے آپ کو دیکھا تو اس وقت
اندر میں مجھ پر بھڑکے۔ جب حضور نے ان کا رویہ ملاحظہ فرمایا تو میرے ڈھیر
کے گرد تین دفعہ چھڑے اٹھائے اور فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بٹاؤ۔
آپ انھیں برابر آپ کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے والد
محترم کا قرض ادا کر دیا اور میں راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد ماجد کے
قرض کو ادا کرادے۔ غلام میں اپنی ہنوں کے پاس ایک گھبراہٹ سے کہ نہ
جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام ڈھیریں سلامت رکھیں۔ یہاں تک کہ جب میں

وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ سَكَاةً
أَرَيْنَ النَّبِيَّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ
يُسَكَّتُ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنْ النَّبِيِّ
(رواہ البخاری)

۵۴۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَهْلَ
عَدُوِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ
كُلَّ يَمِينِيكَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ
مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْوَكْبُ قَالَ كَمَا رَكْعَتَا إِلَى فَيَرُ
(رواہ مسلم)

۵۴۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَرَعُوا
مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَسًا لِرَبِيٍّ
طَلْعَةً بَطْنِيًّا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ رَجُلًا
كَرِسْتُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى دَرَقُ
رِوَايَةٍ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ
(رواہ البخاری)

۵۴۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَدْرِي أَنِّي وَعَدْتُكَ دِينَ
فَعَصَيْتُ عَلَى عِدَّتِي أَنْ يَأْخُذُوا الشَّعْرَ سَمًا
عَلَيْكَ قَائِلًا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ كَدَّ عَلِمْتَ أَنَّ قَالِدِي اسْتَشْهِدَ
يَوْمَ أُحُدٍ وَشَرَكْتُ دِينَ كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ
تَبْرِكَ الْغُرْمَاءَ فَقَالَ فِي رَأْيِهِ فَمَبِيدٌ رَكْعَتَا
تَسْبِيحًا عَلَى نَاحِيَةٍ فَقَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَكُنَّا
نُظَرُّ وَالنَّبِيُّ كَانَهُمْ أَعْرَضُوا فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا
رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَهْلِهَا بَيْدًا
تِلْكَ مَرَاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَدْعُرِي
أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَذَى اللَّهُ
عَنْ قَالِدِي أَمَانَةً وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ
أَمَانَةَ قَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَحَدٍ فِي بَشَرَةٍ
كَلَّمَ اللَّهُ الْبَيِّنَاتِ وَرَكْعَتَا وَحَتَّى آتَى أَنْظَرُ

نے اُس وجہی کو دیکھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبودہ افرودتے
تو گویا اُس میں سے ایک بھی مجبور کم نہیں ہوتی تھی۔

(بحار)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت اہم آنک ایک کچی میں نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے گھی کا تختہ بھیجا کرتی تھیں۔ اُن کے صاحبزادے
اُن سے سالن مانگنے آئے کیونکہ اُن کے پاس کوئی چیز نہ تھی۔ پس اُنھوں
نے اسی کچی کو نقد کیا جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تختہ بھیجا
کرتی تھیں تو اُس میں گھی پایا۔ وہ ہمیشہ انھیں پختہ کرنے تک گھر کے سالن کا
کام دینا رہا تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو
گئیں۔ فرمایا تم نے اُسے پختہ کیا؟ عرض کی ہاں، فرمایا کہ اسی طرح رہنے
دینیوں کو ہمیشہ پانی رہنا۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو طلحہ نے
حضرت ام سلمہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز
میں کھڑی رہی تھی جس سے میں نے بے پروا کا اندازہ کیا ہے، اُلٹا دیکھا تھا کہ
پاس کوئی چیز ہے؟ عرض کی ہاں اور خود کی چند روٹیاں نکالیں پھر سنا دوسرے
کا لالہ اور اُس کے ایک ہاتھ میں روٹیاں پیٹ کر سیرکھن میں دبا دیں، ابائی
پکڑا بھی پیٹ دیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف روانہ
کر دیا۔ میں انھیں سے کر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مسجد میں
پایا اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا تو رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: نہیں ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟
عرض کی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں
سے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ملے۔ میں ان کے آگے آگے چل دیا پہلی
تک کہ میں حضرت ابو طلحہ کے پاس پہنچا اور انھیں بتایا حضرت ابو طلحہ نے فرمایا
وہ اہم مسلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گروے کر تشریف
لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انھیں کھانے کے لیے کچھ نہیں، عرض
کر کر ہو میں یہ اللہ تعالیٰ کا رسول بن کر جانتے ہیں، حضرت ابو طلحہ چل دیے
نہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچ گئے، رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آگے بڑھتے رہے اور حضرت ابو طلحہ آپ کے ساتھ تھے۔

إِلَى الْبَيْتِ رَاقِدًا فِي كَانَتْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ تَقْصُصٌ تَمْوَكَّةً وَاجِدَةً۔

(رواہ ابوعبید)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنْ أَمَرَ مَا لَكَ كَانَتْ تَهْنِئُ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمَلٍ لَهَا سَمَنًا
فَيَأْتِيهَا بِهَذَا قَيْسُ الْقَوْمِ الْأُدْمَرِيِّينَ عِنْدَهُمْ
شَيْءٌ فَتَقْصِصُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تَهْنِئُ فِيهِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيهِ سَمَنًا قَمَا زَالِ
يُقِيمُ لَهَا أَدْمَرِيَّيْنِ حَتَّى عَصَرَتْهُ فِي تَبِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا فَكَلْتَ لَعَنَهُ
قَالَ لَوْ تَرَ كَيْفِيَّهَا مَا زَالِ قَاتِلَهَا۔

(رواہ مسلم)

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ
لَقَدْ بَوَّعْتُ صَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَوْتِي فَأَعْرِضْ فِيهِ الْبُحُورَ فَهَلْ عِنْدَكَ
مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ لَعَنَهُ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَبَ مَا فِيهَا
فَلَمَّا خَرَجَتْ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَمَّتِ الْخُبْرَ
بِمَعْنَاهِ ثُمَّ دَسَتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا شَيْءَ
بِمَعْنَاهِ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَ النَّاسِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ فَلَمْتُ لَعَنَهُ
قَالَ بَطْعًا لَمْتُ لَعَنَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمًا فَانْطَلَقَ
وَأَنْطَلَقَتْ بِيَعْتِ أَيْدِيَهُمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا
طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ
سَلَمَةَ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُمُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَاتَّطَعَ ابْنُ طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتِي يَا أُمِّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا
كَأَنَّكَ بَيْنَ يَدَيَّ الْخَبَرِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَتْ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ حَسَكَةً
فَأَدَمَّتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْنِ
لِعَصْرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا
ثُمَّ قَالَ أَتَدْنِ لِعَصْرَةٍ كَعَصْرَةِ فَكَلُوا الْقَدَمُ كُلُّهُمُ وَشَبِعُوا
وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ
فَفِي رِوَايَةٍ تَمْسِيْلُهَا أَنَّكَ قَالَ أَتَدْنِ لِعَصْرَةٍ فَدَخَلُوا
كَمَا كَلُوا وَاسْتَوُوا اللَّهُ فَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ
وَشَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا فِي رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخَلَ صَلَّى عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّ
أَرْبَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَعَلَتْ أَنْظُرُهُمْ نَقِصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي
رِوَايَةٍ تَمْسِيْلُهَا ثُمَّ أَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِهِ
بِالْبُرْكَهَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكَ هَذَا -

۵۴۵۵ وَعَنْهُ قَالَ ابْنُ أَبِي النَّكِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ دَعَا بِالدُّرَّةِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْأَنَاءِ
فَجَعَلَ الْمَاءُ يَلْبِغُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَمَرَّ بِالْقَوْمِ
فَكَانَ قِتَادَةً قُلْتُ لِأَنَّهُ كَرِهَ كَسَمِّهِ قَالَ شَدْتُ
يَدَايَ أَوْ زَهَأْتُ ثَلَاثَ مِائَتَةٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا
نَعْبُدُ الْأَلْيَاتِ بِبُرْكَهَةٍ فَإِذَا نَعَدْنَا وَنَهَأْنَا نَحْوَيْهَا
كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ار اسے اہم شینم! جو کچھ
تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انھوں نے وہی روٹیاں پیش کر دیں۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو انھیں چرند دیا گیا
حضرت نجم جلیل کے اس پر بھی کچھ پھل دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس پر پشہا جراثیم نہائی نے چاہا اور فرمایا کہ اس آدمیوں
کو اجازت دے دو۔ چنانچہ انھیں اجازت دی گئی۔ انھوں نے کھایا
اور شکم بھر کر چلے گئے۔ پھر فرمایا کہ اور اس کو اجازت دے دو۔ اسی
طرح تمام لوگوں نے کھانا کھایا اور شکم سیر بھر کر چلے گئے اور سارے
شتر باشتی افراد تھے (متفق علیہ) اللہ شکم کی روایت میں ہے کہ آپ نے
فرمایا وہ اس آدمیوں کو اجازت دے دو پس وہ اندر داخل ہوئے
تو فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انھوں نے کھایا یاں تک کہ اسی آدمیوں
نے کھایا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور گھروالوں نے کھایا اور باقی
بچے رہا۔ اور بھاری روایت میں فرمایا وہ اس آدمیوں کو میرے پاس
لے آؤ۔ یہاں تک کہ چاہیں شمار کیے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے کھایا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا اس میں سے کچھ کم بڑا ہے۔
شکم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے باقی کو لے کر کھا لیا۔
اس پر دعا سے برکت فرمائی تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسے تھا اور فرمایا
اسے سے لو۔

ان سے ہی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں ایک برتن پیش کیا گیا جبکہ آپ زور دلو کے مقام پر تھے۔ آپ نے برتن
میں دست مبارک رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھرت کر
نکلنے لگا۔ پس لوگوں نے وضو کر لیا۔ قنادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
انس سے کہا کہ آپ حضرات کتنے تھے؟ فرمایا کہ تین سو یا تین سو کے
گنگ جنگ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم
مہجرات کو برکت کے لیے شہادہ کرتے ہیں اور تم خوف دلانے کے لیے۔
ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ پانی کی

قیامت ہو گئی۔ فرمایا کہ بچا ہوا پانی سے آؤ۔ لوگ غصہ کیا پانی ایک برتن میں
ہوئے۔ آپ نے برتن میں صوب مبارک داخل کیا اور فرمایا: آؤ پانی کی طرف
جراحتہ تھائی کی طرف سے پاک، مبارک اور برکت والا ہے۔ میں نے دیکھا کہ
پانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے بہت رہا تھا
اللہ ہم کھانے کی تسبیح سنا کر لے جبکہ وہ کھایا جانا۔
(بخاری)

فَقَالَ الْمَاءُ فَقَالَ اَطْلُبُوا فَضْلَهُ مِنْ مَّاءٍ لِحَاكُمَا
يَا نَارُ فَيَذَرُ مَاءً قَبِيلٌ قَدْ دَخَلَ يَدَا فِي الْاَلَاكُ ثُمَّ
قَالَ لِي حَتَّى الْقَطْرَةُ الْمَسَارِكُ وَالْبَرْكَاتُ مِنَ اللّٰهِ
وَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا كَسَمِّ
لَسِيْمٍ الْقَطْعَاوَرُ وَهُوَ يُوَدُّ كُلَّ

(رداء البخاری)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں طلبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم شام کو رات بھر
چلے گے تو پانی نکبہ شام اللہ تعالیٰ صبح کے وقت پہنچے گا۔ لوگ چلتے
رہے اور کوئی دوسرے کی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔ حضرت ابو قتادہ
یہاں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چل رہے تھے یہاں تک کہ
آدھی رات کے وقت راستے سے بہت گئے۔ آپ نے صبر مبارک رکھا
کہ فرمایا کہ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔ چنانچہ سب سے پہلے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی بیدار ہوئے اور دھوپ آپ کی پشت مبارک
پر پڑی۔ پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ ہم سوار ہو گئے تھے چلتے رہے یہاں تک کہ
سورج بلند ہو گیا چنانچہ آپ اپنے چہرے اور آپ نے پانی کا برتن مانگا جو
میرے پاس تھا اللہ اس میں کچھ پانی تھا۔ آپ نے کم پانی کے ساتھ وضو
فرمایا اور کچھ پانی پنج راہ پھر فرمایا کہ ہمارے لیے اپنے اس برتن کی حفاظت
کرنا، غصہ رہ اس سے ایک بھر ہاتھ ہو گا۔ پھر حضرت بلال نے نماز کی
اذن کہی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو گھنٹیں پڑھیں اور
پھر نماز پڑھا۔ آپ سوار ہو گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سوار ہو
گئے۔ ہم دوسرے حضرت کے پاس اس وقت پہنچے جب وہ خوب چڑھ
گیا اور ہر چیز تپ گئی۔ لوگ کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ! ہم جاک رہے
ہیں، ہم پیاسے ہیں۔ فرمایا کہ طاقت تمہارے لیے نہیں ہے اللہ وضو
کا برتن ملے گا۔ آپ پانی ڈالتے اور حضرت ابو قتادہ انھیں چلانے جاتے۔
تھوڑی ہی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا اللہ ٹوٹ پڑے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اعلان کا نظارہ دیکھو
سب سیراب ہو جاؤ گے۔ لوگوں نے یہی کیا اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۵۷۵۴ وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَيَبْرُدُنَّ خَشِيَّتُكُمْ
وَلَيَكُنَّكُمْ دَنَاقُونَ الْمَاءُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَابُ الظِّلِّ
النَّاسُ لَا يَبْقَوْنَ اَحَدٌ عَلَى اَحَدٍ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ
كَبِيْرًا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ
حَتَّى اَتِيَهَا الرَّايِلُ فَيَمْلَأُ عَنْ الطَّرِيقِ فَوَضَعُ
رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا مَلُوكُنَا فَيَكُنَّا
اَوَّلَ مَنْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ اَوْكَبُوا
كُرْكَبَنَا فَيَسِرْنَا حَتَّى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ
ثُمَّ دَعَا بِمِصْنَاةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ
مَّاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَصَوَّءَ دُونَ وَصَوَّءَ قَالَ وَ
بَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا
مِصْنَاةَ تِلْكَ فَيَسِيرُونَ لَهَا ثَبَا ثُمَّ اَذَّنَ بِاَلَلٍ
بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْخُدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ
فَاَنْهَيْتَنَا اِلَى النَّاسِ حِينَ امْتَدَّ اَلْتُّمَارُ وَدُخِيَ
كُلُّ شَيْءٍ وَهُمْ يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَكَذَا
عَطِشْنَا فَقَالَ لَكُمْ هَلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِاَلْيَمْنَاةِ
فَجَعَلَ يَصُبُّ وَابُو قَتَادَةَ يَسْقِيهِمْ فَكَمْ
يَعْدُونَ اَنْ رَأَى النَّاسُ مَاءً فِي الْمِصْنَاةِ
تَكَابَرُوا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

علیہ وسلم اللہ جیسے اور میں پاتا رہا جہاں تک کہ میرے اللہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے اللہ جلّ و علاہ سے فرمایا کہ پھر میں عرض کر رہا ہوں کہ اُس وقت تک نہیں پستوں گا جب تک یا رسول اللہ آپ نہ پی میں۔ فرمایا کہ ساقی لوگوں کے ہمدیتا ہے۔ پس آپ نے پیا اور میں نے پیا۔ راوی کا بیان ہے کہ میرا ہر سونے کے باوجود لوگ پھر دہیائے رحمت پر آئے (مسلم) اسی طرح ان کی صحیح میں ہے اور اسی طرح کتاب الحمید ہی اللہ جامع الاصول میں لیکن صحیح میں اخرجوہم کے بعد شوباً کا لفظ بھی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوانہ تک کے روز لوگوں کو سخت بھوک کا سامنا ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یا رسول اللہ! لوگوں سے باقی زادہ ملگایا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجیے۔ فرمایا ہاں۔ پس دسترخوان منگایا جو کھا گیا۔ پھر کھا ہوا زادہ منگایا گیا۔ پس کوئی مٹھی بھر ہار لائے گا اور کوئی مٹھی بھر کر میں اللہ کوئی روٹی کا ٹکڑا یہاں تک کہ دسترخوان پر پھرتا سا لاشن جمع ہو گیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی برکت فرمائی۔ پھر فرمایا کہ اپنے برتن لواء برتنوں میں بھر لیاں تک کہ لشکر میں کئی برتن نہ رہ کر اُسے بھر دیا گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کہا یا حکم میرے گئے اور باقی بھی بھارا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے کوئی مسودہ لکھا اور بیشک میں اللہ کا رسول ہوں۔ کوئی بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے نہیں ملے گا کہ ان میں شک نہ کرتا ہو اور پھر بھی اُسے جنت سے روکا جائے۔

(مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زبیب سے نکاح کر کے عروسی حالت میں

اللہ علیہ وسلم احبوا الملائکہ کلکم سیدہ قال قَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَيَسْقِيهِمْ حَتَّى مَا بَقِيَ عَيْرِي وَعَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ فَقَالَ لِي أَشْرَبُ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَائِي الْقَوْمِ اخْرُجُوا قَالَ فَتَنَبَّأْتُ وَشَرِبْتُ قَالَ فَاتَى النَّاسُ الْمَاءَ حَامِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا إِنْ صَحَّ يَجْعَلُ وَكَذَا إِنْ كُنْتَ ابْنُ الْحَسَنِ فِي دَعَائِهِمُ الْأَمْثَلُ وَكَذَا فِي الْمَصَالِحِ بَعْدَ قَوْلِهِ اخْرُجُوا لَفْظَةً شَرْبًا۔

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَتْ يَوْمَ غَزَاؤِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُهُمْ بِفَضْلِ أَدْوَادِهِمْ ثُمَّ أَدْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهِمْ يَا لِبَرَكَةٍ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ عَا يَنْطِمْ فَبُيْطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَدْوَادِهِمْ فَبَعَثَ الرَّجُلَ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَيَجِيءُ الْأَخْرَجِيَّةَ تَسْمِيَةً وَيَجِيءُ الْأَخْرَجِيَّةَ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّظْمِ ثُمَّ يُسَبِّحُ قَدْ عَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوا فِي أَرْجِيئِكُمْ فَاتَّخَذُوا فِي أَدْعِيئِهِمْ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وَغَادَ إِلَّا مَلَاوَةٌ قَالَ فَاتَّكَلَمُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآلِي رَسُولِ اللَّهِ لَا يَكْفِي اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍ فَيَتَجَبَّبُ عَنِ الْجَنَّةِ۔

(رواه مسلم)

۵۴۵۹ وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزُوزًا يَدْرِيْتُ قَعِيدَاتٍ أَتَتْ أُمَّ

سَلَّمَ عَلَى كَثِيرٍ وَسَيِّئٍ وَأَقْبَطَ فَصَنَعَتْ عَيْسَا
فَبَعَلَتْهُ فِي كَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَسْرُؤَ أَهْبِ بِهَذَا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَعَثَ
بِهَذَا إِلَيْكَ أَنِّي ذَهَبُ نُفُورُكَ السَّلَامُ وَتَقْرُؤُ
إِنَّ هَذَا لَكَ وَمَتَى قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَاهِبْتُ
فَقُلْتُ فَقَالَ مَتَى ثُمَّ قَالَ أَذْهَبُ فَأَذْهَبُ
فَلَا تَا وَلَا تَا وَلَا تَا رَجَاءَ سَمَاهُمْ وَأَذْهَبُ فِي
مَنْ لَهَيْتُ قَدْ عَوْتُ مِنْ سَهْيٍ وَمَنْ كَرِهْتُ
فَرَجَعْتُ فَوَإِذَا الْبَيْتُ غَامِئٌ بِأَهْلِهِ قِيلَ لِأَنِّي
عَدَدْتُكُمْ كَمَا كُنَّا قَالِ زُهَّاءُ ثَلَاثِينَ نَفْسًا
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَمَّ يَدَا عَلَى ذَلِكَ
الْحَيْسَرِ وَتَكَلَّمَ بِهَا شَأْمًا اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو
عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَا كَلُوتَ وَمَنْ وَيَعُولُ لَكُمْ
أَذْكَبُوا أَسْمَاءَهُ وَلَبَّاءُ كُلُّ كُلِّ رَجُلٍ
وَمَتَى يَنْبَغِي قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَنَزَجَتْ
طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا
كُلَّهُمْ قَالَ لَيْتَ يَا أَسْرُؤَ أَرْنَعُ كَرِهْتُ
عَمَّا أَذْرِي حِينَ دَمَعْتُكَ كَانَ أَكْثَرَمَا
حِينَ رَفَعْتُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٦٤٠ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَا عَلِيٌّ تَأْخِذُ قَدَّاعِيٍّ
فَلَا يَكُونُ دُيُوبُ فَتَلَا حَقَّ فِي الدُّنْيَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعْضِكُمُ قُلْتُ قَدْ عَصَى خُلُفَاءُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ قَدَّاعًا
لَهُ كَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيْهِ الْأَيْدِي قَدْ آمَهَا يَسِيرُ
فَقَالَ فِي كَيْفَ تَرَى بَعْضُكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ
آمَاهُ وَبَرَكَتِكَ قَالَ أَقْبِضْ عَلَيْهِ بِرُؤُوسِهِ
فَوَعْنَتْهُ عَلَى أَنْ يَفْتَارَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ

تھے تو میری والدہ ماجدہ حضرت اُمّ شعیبہؓ نے کھجوریں لگئی اُتھ خیر سے میس
بنائے کا ارادہ کیا اور اُنھیں ایک بڑے پیالے میں ڈالا اور فرمایا اسے
انس! اسے رسول اللہؐ سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جاؤ۔
اُنھیں کہنا کہ یہ میری اتنی جان نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ وہ
آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتی چلی اور کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ!
آپ کی بارگاہ میں یہ ہمارا قلیل سا نذرانہ ہے۔ میں گھیا اور عرض کر دیا فرمایا
کہ رکھ دو۔ پھر فرمایا جاؤ اور نل نل آبادیوں کو بولا لاؤ ان کے نام یہ
نیز جی لے آئے بولا نا۔ پس جن کے نام یہ تھے وہ میں نے بکاتے
نیز جی بولا۔ میں واپس لوٹا تو کاشاۃ اللہ کس درگوں سے بھاڑ پٹا
تھا۔ حضرت انسؓ سے کہا گیا کہ آپ کتنے حضرات تھے؟ فرمایا کہ تین
متر کے لگ جگہ۔ پس میں نے بھی کریم سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھایا
کہ آپ نے اُس جیس پر اپنا دست مبارک رکھا اور حمدا اللہ تعالیٰ نے
چلا اُس پر کچھ کہا۔ پھر دس دس کو بلانے سے اُس سے کھاتے
سے آپ اُن سے فرماتے کہ اللہ کا نام لو اور کھاؤ اور ہر شخص لپٹے
سانس سے کھاتے اور دیکھا کہ بیان ہے کہ وہ کھا کہ شکم سیر ہو گئے۔
پس ایک جماعت جاتی اور دوسری آتی، یہاں تک کہ سارے کھا چکے۔
آپ نے فرمایا اسے انس! اُٹھا لو۔ پس میں نے اُٹھایا اور بٹھے
مسلم میں کہ جب میں نے رکھا تھا اُس وقت زیادہ تھا یا جبکہ میں
نے اُٹھایا

(مستشرقین علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میت میں جہاد کیا اور میں اونٹ پر سوار تھا جو ٹھک گیا تھا اور اُس سے چلنا نہیں جا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے آئے اور فرمایا: ہمارے اونٹ کر گیا ہے۔ ۶۔ عرض گزار ہوا کہ ٹھک گیا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیچھے ہوئے، ڈانٹا اور دعائے برکت فرمائی۔ اُس وقت سے وہ اونٹوں کے آگے چلنے لگا۔ چنانچہ مجھ سے فرمایا کہ تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو؟ عرض گزار ہوا کہ بہت جتن کر کے نہ آپ کی برکت سے پیچ لگی ہے۔ فرمایا کہ کیا تم ایک اونٹ کے بدلے میرے انھوں فرزند

فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ عَدَّوْتُ عَلَيْهِ يَا بَعْثِيرُ فَأَعْطَانِي مَنَّةً
وَرَدَّهَ عَلَيَّ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

٥٧١ وَعَنْ أَبِي حَمِيٍّ وَالتَّائِيْدِي قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ
تَبُوكَ فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِّ يَمِينِ الْمَرْأَةِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْرُصْوهَا
فَخْرُصْنَا هَا وَخْرُصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ غَزْوَةَ أَوْسِيٍّ وَقَالَ انْصُوبِيهَا حَتَّى تَلْحِقِي
بِالْكَلْبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَرِمْنَا
تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمِعْتُمْ عَلَيْنَا اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ
فِيهَا أَحَدٌ فَهَمَّ كَانَ لَهُ بَحِيرٌ فَلْيَسُدَّ عَقَالَهُ
فَهَمَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ
الرَّيْحُ حَتَّى أَتَتْهُ بِجَبَلٍ عَلَى نَحْرٍ أَثْبَتْنَا حَتَّى
قَرِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ عَنْ حَدِّ يَمِينِهَا كَرَّ
بَلَكَمُ فَمَرَّهَا فَقَالَتْ غَزْوَةَ أَوْسِيٍّ -

٥٤٧٢ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ مَسْفُحُونَ مَصْرُودٌ
فِي أَرْضٍ يُسْخَى فِيهَا الْفَيْرُ أَفَرَأَيْتُمْ أَفْضَحْتُمُوهَا
فَأَحْبَبْتُمْ إِلَى أَهْلِهَا فَوَاتَ لَهَا ذِمَّةٌ دَرَجًا أَوْ
ثَلَاثَ ذِمَّةٍ أَوْ صِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ دَجَلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ
فِي مَوْضِعٍ كَيْتٍ فَأَخْذُجْ مِنْهُمَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ
الرَّحْمَنِ بْنِ سَدْحِ بْنِ حَسَنَةَ وَآخَاهُ
رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ كَيْتٍ فَنُخِرَتْ
مِنْهُمَا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۴۳ وَعَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کرتے ہو، میں نے اس شرط پر پہنچ دیا کہ میرے نزدیک اسی کی پیروی پر سوار ہو رہا ہو گا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے ساتھ وہاں پہنچے تو انہوں نے کہا کہ یہاں لوگوں کی حالت میں سب کا ایک ہی حال ہے۔ (متفق علیہ)۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ فزہ تبرک کے لیے گئے۔ جب وادی القرنی میں ہم ایک عورت کے باغیچے کے پاس سے گزر رہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھلوں کا اندازہ کرو چنانچہ ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دس دینار کا اندازہ کیا اور فرمایا کہ اسے یاد رکھنا۔ یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کی طرف فرمیں۔ چنانچہ ہم چل دیے یہاں تک کہ تبرک کے مقام پر پہنچ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منقریب آج رات کو سخت آمد می آئے گی اور اس میں کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ برتر اس کی رسی کو مضبوطی سے باندھ دے۔ پس سخت آمد می آئی اور ایک آدمی کھڑا ہو گیا جس کو اٹھا کر طعن کی دھنوں پاشیروں کے درمیان پھینک دیا۔ پھر ہم آئے یہاں تک کہ وادی القرنی میں پہنچے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باغیچے والی عورت سے پوچھا کہ اس کا پھل کتنا بڑا؟ اس نے کہا: دس دینار (متفق علیہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: منقرض ترین قوم سحر کو بیچ کر دے گا۔ یہی قوم ہیں جن میں قیصر کا لفظ بولا جاتا ہے۔ جب تم اسے بیچ کر توڑاؤ اس کے باشندوں سے حشمت سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے اللہ رحم کا رشتہ ہے یا فرمایا کہ ان کا سحر الی رشتہ ہے۔ جب تم ان میں دھوکا دو تو ان کو ایک اینٹ بھر جگہ پر جھگڑتے دیکھو تو ان سے نکل آتا دلوں کا بیان ہے کہ میں نے عبدالرحمن بن شریک بن حسنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ جتنی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں اس سے نکل آیا۔

(2)

حضرت عبد کبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي امْتِحَانِي كَرَفِي رِزَايَةِ قَالَ فِي
اَمْتِحَانِي اَشْتَا عَشْرَ مَنَاقِبًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا
يَخْرُجُونَ مِنْهَا حَتَّى يَذِيعَ الْجَمَلُ فِي سَوَابِهَا
شَهَادَاتٍ مِمَّنْهُمْ تَكْفِيهِمْهَا النَّاسُ بِكَ وَمَدَامَ وَمَنْ قَارَ
يَقْطَعُ فِي اَمْتِحَانِي حَتَّى تَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ
دَوَاهُ مُسْلِمٍ وَسَدَّ كُرْحِيكَ سَهْلُ ابْنِ سَعْدٍ
لَا عَطِيطِينَ هَذِهِ الثَّانِيَةُ عَدَا ابْنِ مَنَاقِبٍ عَلِيٍّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثُكَ حَايِرٌ مَنَاقِبُكَ
الْقِسْمَةُ فِي حَامِصِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى

میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سے ساتویں میں اللہ ایک دوسری
روایت میں فرمایا کہ میری امت میں ہر ایک منافق اپنی جہنم جنت میں داخل ہونے
کے اور عافیت کی خوشبو تک پائیں گے یہاں تک کہ سونے کے ٹکے سے
اونٹ گزر جائے۔ ان میں سے اٹھ کے لیے ایک پھڑا کالی ہوگا جو
آگ کا شعلہ ہوگا ان کے کندھوں کے درمیان یہاں تک کہ ان کے سینوں
سے پار ہو جائے گا۔ (مسلم) اور لَا عَطِيطِينَ هَذِهِ الثَّانِيَةُ عَدَا
دالی حدیث: سهل بن سعد کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام میں ذکر کریں
گئے اللہ مَنَاقِبُكَ الثَّانِيَةُ دالی حدیث: جابر کہ
اِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى باب جامع المناقب میں۔

دوسری فصل

۵۶۶۳ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ
إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاحٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَهْرَقُوا عَلَى
النَّاهِبِ هَبَطُوا فَنَحَلُوا رِيحًا لَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ
النَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَسْتَدُونَ ۖ فَلَا
يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَهُمْ يَحْلُونَ رِيحًا لَهُمْ فَبَعَثَ
يَتَحَلَّوْهُمُ النَّاهِبُ حَتَّى جَاءَهُ فَانْكَرَ بَيْنَهُمَا
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا اسْتِ
الْمُكْرِمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ
اللَّهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَكْبَادُ مِّنْ
قُرَيْشٍ قَالُوا لَكَ فَقَالَ اَلَا تَكُونُونَ أَشْرَافَهُمْ
مِّنَ الْعَقَلَةِ لَهَيْبَتِكَ جَدُّ وَلَا حَجَرٌ وَلَا حَرٌّ
مَّا جَدُّكَ وَلَا يَسْتَجِدُّونَكَ اَلَا يَسْتَجِدُّونَكَ
أَعْوَدُ رِيحًا تَهْدِي الْبُكُورَ أَسْفَلَ مِنْ غَضَبِي
كَتُوبِهِمْ وَمِنْ الشَّفَاعَةِ ثُمَّ رَجَعَهُ فَصَنَعَ لَهُمْ
كُلَّ مَا فَكَّرْنَا أَنَا هُمْ ۖ وَكَانَ هُوَ فِي
رُغْمَةِ الْإِسْلَامِ لَقَالَ أَرَيْتُمْ لَأَكْبَادُ
فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ عَمَامَةً تَوَلَّاهُ فَكُنَّا دَنَا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طالب
شام کی طرف گئے اللہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے ساتھ
تھے۔ جب قریش کی شاخوں سے گزرتے ہوئے ایک راہب کے
پس پینچے تو ان پر پش سے اور اپنے کھادے کھول دیے۔ پس راہب ان
کی طرف نکلا جبکہ وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے لیکن وہ ان کے پاس
نہیں آیا کرتا تھا۔ راہب کا بیان ہے کہ وہ اپنے کھادے کھول رہے
تھے کہ راہب کسی کو تلاش کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ اس نے اگر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک پکڑ لیا تو کہا کہ یہ سب جانوں کا
سردار ہے۔ یہ رب العالمین کا رسول ہے، اس کو اللہ تعالیٰ رحمت و عالم
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بعض بڑھڑھوں نے اس سے کہا کہ
آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ جب تم گھاٹ سے گزر سہتے تو کئی مدت
اللہ غم نہیں تھا مگر سجدہ ریز تھا اور وہ سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کریم میں
انہیں سہر سہرت سے بھی پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے
نیچے سیب کی طرح ہے۔ پھر وہ واپس لوٹا اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔
جب وہ سے کرایا تو آپ اونٹ پر اسے واپس میں تھے۔ کہا انہیں جاکے
جب آپ تشریف لائے تو آپ کے اوپر بار کاٹھا سایہ کر رہا تھا۔
جب آپ لوگوں کے نزدیک پہنچے تو لوگوں کو ایک درخت کے ساتھ
میں پایا۔ جب آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایہ آپ کے اوپر ہو گیا۔ اس

نے کہا کہ دیکھو یہ درخت کا سایہ بھی اٹکا پر ہو گیا ہے۔ کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، بتاؤ ان کا دلی کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ابو طالب۔ وہ برابر تمہیں بتا رہا ہیں تک کہ ابو طالب نے آپ کو واپس جمع دیا اور حضرت ابراہیم نے آپ کے ساتھ حضرت بلال کو بھیجا اور وہ سب نے آپ کو نان اندرونِ زمرین زادہ دیا۔

(ترمذی)

مِنَ الْقَوْمِ وَجِدَ مَوْقِدًا مَبْمُوكًا لِي فَتَنِي شَجَرَةٌ فَلَمَّا جَلَسَ مَا لِي فِي الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيَّ فَنُفِيَ الشَّجَرَةُ مَا لِي عَلَيْهِ فَقَالَ انْشُدْهُمُ اللَّهُ أَلَيْكُمُ وَكِيتٌ قَالُوا أَبُوطَالِبٌ فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُمْ حَتَّى رَدُّوا أَبُوطَالِبَ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ بِلَالًا وَرَدُّوهُ الزَّوَاهِبَ مِنَ الْكَلْبِ وَالنَّيْتِ -

(بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ ہم کسی نواہی ہستی کی طرف نکلے تو کوئی پتھر اندر درخت سامنے نہ آتا مگر وہ بھی کتنا خاکوںے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔

(ترمذی، دارمی)

۵۴۴۵ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي ظَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُمْ يَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَالْإِسْرَافِيُّ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شبِ معراج نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گھم گے بڑا اور نرین کسا بڑا برق پیش کیا گیا تو وہ شرفی دکھانے لگا۔ حضرت جبریل نے اس سے فرمایا کہ تمہارے حضور ایسا کرتا ہے۔ تمہارے کوئی ایسا شخص سوا نہیں بڑا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان سے زیادہ عزت والا ہو سکتا ہے۔ کہ بیان ہے کہ وہ پسینہ پسینہ ہو گیا اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بکر بن عبد ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا اور پتھر میں سوراخ کر دیا۔ پس براق کو اس کے ساتھ باندھا گیا۔ (ترمذی)

۵۴۴۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بَالِغُ لَيْلَةٍ أُسْرِي بِهَا مُلَاجِمًا مُسَوِّجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيَّ فَقَالَ لَوْ جِئْتُكَ لَيْلًا أَيْدِي حَمِيدٍ تَفْعَلُ هَذَا فَمَا تَوَكَّلْتُ أَحَدًا أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْقَمْتُ عَرَقًا - (بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَنِي عَرَبٍ)

۵۴۴۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَيَّنَّا لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ قَالَ جِبْرِيلُ يَا مُصْبِحُ فَخَرَقَ بِنَا الْعَجَدَ فَشَدَّ بِهِ الْبَرَقَ - (بَدَاةُ التَّرْمِذِيِّ)

حضرت علی بن عمرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تین چیزیں دیکھیں جبکہ ہم آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے تو ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی لایا جاتا تھا جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو جھلیا اور اپنی گردن جھکا دی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ حاضر ہاں گاہ بڑا قراب

۵۴۴۸ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ لَمَّا بَيَّنَّا لِي بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لَمْ يَزَلْ يَبْعَثُ بِي سُلَيْمٌ عَلَيْهِ فَمَآ رَأَاهُ الْبَعِيرُ جَبْرَ جَدِّ قَوْصَمَ حِرَانَةَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ آيَنَ مَنَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرُ فَبَيَّنَّا لَهُ فَقَالَ

يُخْبِرُهُ فَقَالَ بَلْ نَهَبَهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَلَاةٌ
لَا هِيَ بَيْتٌ مَا لَهُمْ مَيْسَةٌ غَيْرُهَا قَالَ أَمَا لَأُذْ
ذَكَرْتَ هَذَا مِنْ أَمْرٍ لَوْ أَنَّ شَكِي كَثْرَةَ الْعَمَلِ
وَقِلَّةَ الْعَلْفِ فَأَخْبَسُوا إِلَيْهِ ثُمَّ سَرَبَا حَتَّى
نَزَلْنَا مَنَزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَمَاءٌ شَجَرَةٌ تُشْقِي الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ
ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَكَانِنَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ
هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتِ رَبَّهَا فِي أَنْ تُسَلَّمَ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا
قَالَ ثُمَّ سَرَبَا فَمَرَرْنَا بِهَا فَأَتَتْهُ أُمُّ آدَمَ يَابِسِي
لَهَا بِهِ جَنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِمَنْحَرِهِ ثُمَّ قَالَ احْرُجِي قَرَأِي مُعْتَدَّةً
رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ سَرَبَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَرَرْنَا بِذَلِكَ
الْمَاءِ كَمَا لَهَا عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُكِ رَبِّيًا بَعْدَكَ

(رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّتَّى)

۵۶۳۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ أُمَّةً جَاءَتْ
بِابْنِ كَثَّاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنِي هَمَّ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَاخُذُ
عِندَ عَدَائِنَا وَعِندَ أَوْتَانَا فَمَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْرَكَةً وَوَعَا فَمَتَّعَتْهُ وَ
خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْحَبِّ وَالْأَسْوَدُ يَسْخَى

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۶۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عَائِدُ جَبْرِيلَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ
تَغَضَّبَ بِالدَّاءِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ ثَوْبٌ أَنْ تُرِيكَ آيَةً قَالَتْ لَعَنَ
كَظَرُ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ قُرْآنِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا

نے فرمایا: براستے فروخت کرو۔ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ آپ کی
خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ یہ گھر والوں کا ہے جن کا اس کے ہوا اذہ کرنی
ذریعہ پیمائش نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تو اپنا معاملہ بیان کر دیا لیکن اس نے
کام لیا۔ اسے اور چارہ قدر ڈالنے کی شکایت کی ہے۔ اس کے ساتھ
ایک سلوک کرنا پھر ہم چل چڑھے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے اور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا
آیا اللہ آپ پر سایہ لگن ہو گیا۔ پھر واپس چلا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا گیا۔ فرمایا کہ اس
درخت نے اپنے رب سے اجازت چاہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو سلام کرے تو اسے اجازت ہی گئی۔ پھر فرمایا کہ ہم چل چڑھے
یہاں تک کہ ایک پانی کے پاس سے گزرے تو ایک عورت اپنے بیٹے
کرے کو حاضر ہوئی جو دروازہ ہر گیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اسے ناک کے ہانے سے پکڑ کر لیا۔ باہر نکل کر میں اللہ کا رسول
تو جھٹلے ہوں پھر ہم چل دیے۔ جب ہم واپس آئے اللہ اسی پانی کے
پاس سے گزرے تو عورت سے بچے کے منقہ پر چھاپا اور عرض گزار ہوئی
تو ہم نے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مہر فرمایا، ہم نے
اس کے بعد اس کی کوئی مسکراہٹ نہ دیکھی۔ (مشروح السنہ)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے
بیٹے کو لے کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض
کرے لگا کہ یا رسول اللہ! میرے بیٹے کو جنون ہے اور مجھے دشام کھانے
کے وقت دور ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس
کے سینے پر دست مبارک پھر اتر اس نے زور سے نلے کی اور کھٹکے کے
پتے جیسا کوئی چیز باہر نکل کر چلتی تھی۔

(فارسی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ننگین
بیٹھے ہوئے تھے اور اہل مکہ کی کثرت کے باعث آپ غم سے ننگین
تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کوئی نشانی دیکھنا پسند
فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ انہوں نے ایک درخت کی طرف دیکھا جو ایک

قَدْ عَابَهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
مُرْهَا فَتُزَجِّعْ فَاَمْرَهَا فَدَجَّعَتْ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبِيَ حَسْبِيْ.

(رداء الداری)

۵۴۱ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثَلَاثًا مَعَ الشَّيْخِ**
۵۵ **صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ**
لَكَتَا دَلَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ
لَهُ وَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَمَنْ
يَشْهَدُ عَلَيَّ مَا تَكْفُرُ كَانَ هَلِكًا فِي السَّكَنَةِ
قَدْ عَابَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمُرْ بِهَا طَرِيقَ الْوَادِي فَاقْبَلَتْ تَخْضَعُ لِلْاَرْضِ
حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا
تَشْهَدُ ثَلَاثًا اَنْكُمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ اِلَى
مَنْبِجَهَا. (رداء الداری)

۵۴۲ **وَعَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ قَابِ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ**
۵۶ **اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَمَانُ**
اَعْرَبِيٌّ اَنْتَ لِيْ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْيَهُودِيَّ
هَلِكًا وَ النُّصَلَةَ يَشْهَدُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ عَابَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَبْزُلُ
مِنْ النُّصَلَةِ حَتَّى سَقَطَ اِلَى الشَّيْخِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْجِعْ كَعَادَ قَوْمِكَ الْاَعْرَابِيَّ.

(رداء الداری و صحیح)

۵۴۳ **وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَهُ نِسْرٌ اِلَى**
۵۷ **نَارِيٍّ عَلَيْهِمْ فَاتَّخَذَ مِنْهَا شَاكًا وَطَلَبَ النَّارِيَّ حَتَّى**
اَنْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَوَّدَ النَّسْرُ عَلَى سَيْلٍ
فَاَقْبَلَ وَاسْتَشْعَرَ وَقَالَ قَدْ جَعَلْتُ اِلَافِي
رَمَقًا لِلَّهِ اَخَذَ مِنْهُ شَعْرًا ثُمَّ رَجَعَتْ وَرَجَعَتْ
فَقَالَ الرَّجُلُ يَا لَلْوَارِثِ رَأَيْتُ كَاتِبًا

کے چمچ تھا اور کہا کہ اسے بلائیے۔ آپ نے اُسے بلایا تو وہ آکر سامنے
کھڑا ہو گیا۔ پھر کہا کہ تم فرمائیے کہ یہ واپس چلا جائے۔ آپ نے حکم فرمایا تو
واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر میرے لیے
کافی ہے، میرے لیے کافی ہے۔ (داری)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم بنی
کریمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک اعرابی کے دعاویب تک پہنچا تو رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا، کیا تم گرا ہی دیتے ہو
کہ نہیں ہے کوئی سبب دگر اللہ جو اکیلا ہے، جس کا کوئی شریک نہیں،
اور بیشک محمد مصطفیٰ اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں، اُس
نے کہا: جو آپ فرما رہے ہیں اس کی اور کون گواہی دیتا ہے؟ فرمایا کہ اگر
کاہل و رغبت۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا اور وہ
داری کے کنارے پر تھا۔ وہ زمین کو چیرتا ہوا آپ کی جانب بڑھا جہاں
تک کہ آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ نے تین دفعہ اُس سے گواہی
لی اور اُس نے تین مرتبہ اُسی طرح کہا جیسے آپ نے فرمایا اور پھر اپنے
اُگنے کی جگہ کی طرف لوٹ گیا (داری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ میں
کس چیز سے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ فرمایا کہ اگر میں اس کلمہ کے اس
عروضے کو بلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ پس رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُسے بلایا تو وہ کھڑے سے اُترنے لگا اور
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ فرمایا کہ چلے جاؤ تو وہاں
چلا گیا۔ پس اعرابی مسلمان ہو گیا۔ اسے ترقی کے لیے روایت کیا اور صحیح بتایا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک بیڑا چروا
کی بکریوں کی طرف آیا اور اُن میں سے ایک بکری نے لی۔ چرواہے نے
تلاش کر کے اُسے چڑھایا۔ دادی کا بیان ہے کہ بیڑا ایک شیلے پر
چڑھا۔ بیٹھا، دم نیچے دوائی اور کہا کہ میں نے اپنی صفی کا اٹاؤ کیا جو
اللہ تعالیٰ نے مجھے دے دی۔ پھر آپ نے مجھ سے چھین لی۔ اُس آدمی
نے کہا کہ فلاں قسم، میں نے آج جیسی بات نہیں کہی۔ پھر اُسے نے

وَسُبَّ يَتْلُكُمْ فَقَالَ الرَّبُّ أَتَجَبُّ مِنْ هَذَا
رَجُلٌ فِي السَّخَالِاتِ بَيْنَ الْحَدِيثَيْنِ يُخْبِرُكُمْ
بِمَا مَضَى وَمَا هُوَ كَاتِبٌ بَعْدَ كُمْ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ
يَهْرُورًا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَهَا أَمَارَاتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَا
أَوْ هَكَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَخُذِمَ فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى
يُحْمِلَهُ لَعَلَّاهُ وَسُوطُهُ بِمَا أَحَدَتْ أَهْلُهُ
بَعْدَهُ -

(رَوَاهُ فِي تَرْغِيمِ الشُّعْرَةِ)

۵۴۴۳ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُبَيْرٍ
قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَكَاوَلُ
مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ خُدُّوهُ حَتَّى الْفَيْلُ يَقُومُ عَشْرَةً
وَيَقْعُدُ عَشْرَةً كُنَّا كَمَا كُنْتَ شَمْدًا قَالَ مِنْ
أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كُنْتَ شَمْدًا إِلَّا مِنْ هَهُنَا
وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ إِلَى السَّمَاءِ -

(رَوَاهُ الرَّصِيدِيُّ وَالذَّارِقِيُّ)

۵۴۴۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ
وَأَفْدَةٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ قَالَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ حَقَّاهُ
فَأَحْيِيَهُمُ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ عِدَاهُ فَأَسْمِهِمُ اللَّهُمَّ
لَهُمْ جِهَنَّمُ فَأَسْمِهِمُ اللَّهُمَّ فَعَنَّمَهُ اللَّهُ لَهُ فَأَقْلَبُوا
وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا قَدْ رَجِعَ بِجَهَنَّمَ أَوْ جَلِيلٍ
وَأَمْسُوا وَفِيهَا -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۴۴۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْتُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ
وَمَقْتُومُونَ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ

کہا کہ اس سے بھی عجیب وہ آدمی ہے جو دو پہلوئوں کے درمیان تختستان
میں تین نامی کی خبریں دیتا ہے اور جو تبار سے بد بھمنے والا ہے۔ بلوی
کا بیان ہے کہ وہ آدمی یہودی تھا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ عرض کیا اور مسلمان ہو گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا یہ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں سے
ہے اللہ قریب ہے کہ آدمی اپنے گھر سے نکلے اور جب واپس لوٹے تو اس
کی جوتیاں اور اس کا کڑاٹا سے بتائے گا جو اس کے بعد گھر والوں نے
کیا ہو گا۔

(شرح السنہ)

ابوالعلاء سے روایت ہے کہ حضرت سمروہ بنت جہز رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک پیالے
سے بیج سے شام تک کھاتے رہتے کہ دس اُشٹے اور دس بیٹھتے تھے
ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا پھر بڑھا دینی تھی؟ حضرت سمروہ نے فرمایا کہ تم کس
بات پر تعجب کرتے ہو؟ اس میں اضافہ نہیں کیا جاتا تھا مگر ادھر سے
اللہ اپنے اہل حق سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

(ترمذی دارقطنی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لیے تین سو پندرہ افراد کے
درمیان کھڑے اور کہا: اے اللہ! یہ پیدل ہیں انھیں سواریاں دے۔
اسے اللہ! یہ ننگے ہیں انھیں لباس پہنا۔ اے اللہ! یہ بھوکے ہیں انھیں
مسکمیہ فرما۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج عطا فرمائی اور وہ لوٹے تو ان میں کوئی
نہ تھا مگر ایک یا دو اور نثری کے ساتھ نرم اور انھیں لباس پہنایا اور انھیں مسکمیہ
کر دیا گیا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مدد کیے جاؤ گے، غنیمت
پاؤ گے اور تمہارے لیے نعمتوں کے دروازے کھول دیے جائیں

فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَنَبِيَّ اللَّهِ الْمَعْرُوفِ وَيَتَّقِ عَيْنَ
الْمُنْكَرِ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۶۴۴ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ يَهُودَةَ مَنِ أَهْلِ خَيْبَرَ
سَمِعْتُ شَاةَ مَصْلِيَةَ تَقْرَأُ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَهُ رَامَ فَكُلَّ مِنْهَا دَاكِلَ
كَهْطَ مَنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَفَعُوا آيَاتِي لَكُمْ دَارَسَنَ إِنْ
أَلَيْسَ بِكُمْ قَدْ عَاهَا فَقَالَ سَمِعْتُ هُنَا وَالشَّاهِدَ
فَقَالَ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَنِي هُنَا فِي
يَدِي وَلِيْلِي رَامَ فَكَانَتْ لَعْمُ قُلْتُ إِنْ كَانَ يَدِي
كَانَ تَصْرُفُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَدِي لَمْ يَكُنْ حَتَّى
فَعَمَّا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يُعَا فِيهَا وَلَوْ فِي أَصْحَابِهِ الَّذِينَ أَكَلُوا
مِنَ الشَّاهِدَ فَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ
الَّذِي أَكَلَ مِنَ الشَّاهِدَ حَتَّى أَتَوْهُ
بِالْقُرْنِ وَالشَّقَرِ وَهُوَ مَوْلَى ابْنِي بِيَاضَةَ
مِنَ الْأَنْصَارِ

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالِدَارِ)

۵۶۴۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْظَلَةَ
فِي طَبِيعِ الشَّيْخِ كَانَ عَشِيَّةً فَجَلَوْا دَسَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا
وَكَذَا فَلَا أَلَا يَهْدَانِ عَلَى بَكْرَةٍ أَيْبَهُمْ نَقَطَهُمْ
وَلَعْمَهُمْ أَجْمَعُوا إِلَى حَنْظَلَةَ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ عَلِيْمَةُ
الْمُسْلِمِينَ عَنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ شَهَدَ قَالَ
مَنْ يَحْدِثُ الْكَلِمَةَ قَالَ أَسَى مِنْ أَبِي مَرْثَدَةَ

گئے۔ جہم میں سے یہ چیزیں پائے تو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے ایک
کاموں کا حکم کرے اور جس سے کاموں سے روکے۔ (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خیمہ کی ایک
بیوی کی عورت نے بکری کے بچے کو گشت میں زہر دیا اور رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بطور تحفہ بھیج دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا اور اس میں سے کھایا اور صحابہ سے آپ کے چند
ساتھیوں نے بھی کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے
اتحاد کو مرا اور صحابہ کو پیغام بھیج کر بتایا کہ اللہ فرمایا کہ تم نے اس بکری
میں زہر دیا، کہنے لگی کہ آپ کو کس نے بتایا کہ بچے اس دوسری نے
بتایا جو میرے اتحاد میں ہے۔ یہودیہ نے کہا، اہل۔ میں نے سوچا کہ اگر
یہی ہیں تو آپ کو نقصان نہیں دے گا اور اگر یہی نہیں ہیں تو ہم ان سے
چھوڑا مل جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے ممان
فرمایا اور کوئی سزا نہیں دی لیکن آپ کے وہ ساتھی وفات پا گئے جنہوں
نے بکری سے کھایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بکری
کا گشت کھانے کے باعث کندھوں کے درمیان پھنسنے لگائے۔ آپ
کو ابرہہ نے سیگ اور چھری کے ساتھ پھنسنے لگائے جو انصار سے
نہی بیانہ کا آزاد کردہ غلام تھے۔

(ابوداؤد، دارقطنی)

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
غزوہ حَنْظَلَةَ کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ چلے اور
جس سفر کیا کہ شام ہو گئی۔ پس ایک سواراً کہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
میں فلاں مکان چاڑھوں پر چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن والوں کو دیکھا
کہ سارا قبیلہ اپنے بال بچوں اور مریشیوں سمیت حنین میں جمع ہو گیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبسم بڑی کرتے ہوئے فرمایا:
إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَّ يَرِ مَسْلَانِ كَالْمَالِ فَيَنْهَبُ بَرَكَا۔ پھر فرمایا کہ آج رات
ہمارا کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض گزار ہوئے
کہ یا رسول اللہ! میں۔ فرمایا کہ سوار ہر جاؤ۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو

گئے تو فرمایا کہ اس گھاٹی کی طرف جاؤ یہاں تک کہ اس کی چوٹی پر پہنچ
جانا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے
پسے تشریف لائے۔ دو رکعتیں پڑھ کر فرمایا: کیا آپ سوار کر دیتے ہو؟
ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں تو نظر نہیں آتا۔ پس نماز کی
اقامت بھی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز پڑھاتے ہوئے
گھاٹی کی طرف دیکھ دیا کہ تھے۔ یہاں تک کہ جب نماز چڑھ چکے تو فرمایا: یہ
بشارت ہو کہ تمہارا سوار آگیا ہے۔ یہی ہم دوزخوں کے درمیان سے گھاٹی
کی طرف دیکھنے گئے۔ پس وہ آگئے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یہ میں گیا،
یہاں تک کہ میں اس گھاٹی کا سب سے اونچی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں کے
پسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا۔ جب
صبح ہوئی تو میں نے دونوں گھاٹیوں کو دیکھا لیکن کوئی ایک آدمی بھی
میں نے نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے
فرمایا کہ کیا رات کو تم اُترے تھے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں مگر نماز
پڑھنے اور قضائے حاجت کے لیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بعد چل کر گے اس کو تم سے حساب نہیں
یا جائے گا۔

(ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کھجوریں پیش کر کے عرض گزار ہوا کہ
یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے ان میں برکت کی دعا کیجیے۔ آپ نے انھیں
دیا یا پھر ان میں میرے لیے دعا کی برکت کی۔ فرمایا کہ انھیں لے کر
اپنے ترشہ والی میں داخل ہو۔ جب تم اُن میں سے لینے کا ارادہ کرو تو
اتھ داخل کر کے لینا اور بالکل خالی نہ کرنا۔ میں نے اُن کھجور
میں سے اتنے دینے تو اللہ کی راہ میں خرچ کیے اللہ ہم اُن میں سے
کھاتے اور کھلاتے بھی رہے جیگر بھی وہ میری کمر سے جدا نہیں
ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد وہ مجھ سے
جدا کر دیا گیا۔

(ترمذی)

الْفَتْوَى أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كُنْتُ
فَدَيْتُ لَكَ فَمَكَانَ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ
فِي أَقْلَاكَ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَاةٍ فَرَكِبَهُ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ
هَلْ حَسِبْتُمْ قَارِسْتُمْ فَمَكَانَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا حَسِبْنَا فَكُتُوبٌ يَا مَصْلُوحُ فَجَعَلَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ
إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَتَيْتُمْ
فَقَدْ جَاءَ قَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَابِ
الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَمَاذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي
إِلْتَفَيْتُ عَلَى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حِينَ
أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كُلِيهِمَا فَلَمَّا رَأَيْتُ
فَمَكَانَ لَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ
نَزَلْتُ اللَّيْلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مَصْلُوحًا أَدَاكَ فَنِي حَلَجَةٍ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ
أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۵۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَدَنَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ
اللَّهُ فِيمَنْ بِالْبَرْكََةِ فَضَمَّ مِنْ شَعْرٍ دَعَا فِي ثَمُونٍ
بِالْبَرْكََةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَجَعَلَهُنَّ فِي مِزْوَدٍ
كَمَا أَرَدْتُ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ
يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَتْرُكْهُ نَتَرَفَقْتُ حَمَلْتُ
مِنْ ذَلِكَ الشَّعْرَ كَمَا أَدْعَا مِنْ دَسِيقٍ
فِي سَيْبِلِ اللَّهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُهُ وَ
كَانَ لَا يَبْعَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ
عُثْمَانَ فَمَا بَدَأَ نَطْعُهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

سیسری فصل

۵۴۸۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ تَفَادَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً
يَوْمَئِذٍ لَكَانَ بَعْضُهُمْ ذَا أَصْحَبَةٍ فَابْتَدَعُوا بِالْعَوَاظِ
يُؤْتِدُونَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
بَلِ اقْتُلُوهُ دَقَّانَ بَعْضُهُمْ بَلِ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَهُ
اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَكَانَ
عَلِيٌّ عَلَى فَوَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِلَيْلِكَ اللَّيْلَةِ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَنَّتِي لَحِقَ بِالْعَارِ وَبَاتَ الْمُشْرُكُونَ يَحْرُصُونَ
عَلَيْهِ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ لَنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
أَصْبَحُوا تَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلَيْهِ رَدَّ اللَّهُ عَنْهُمْ
فَقَالُوا آيُنَ صَاحِبِكَ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَأَتَمُّوا
أَمْرَهُ فَلَمَّا يَلْعَنُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ صَعِيدُ
الْجَبَلِ لَمَرُّوا يَا لَعَارُ فَرَأَوْا عَلَى نَبَاهِهِ نُسُجَ
الْعَنَكَبُوتِ تَنَالُوا نَزْدَ وَخَلَّ هَهُنَا لَعْنُكُمْ نُسُجُ الْعَنَكَبُوتِ
عَلَى نَبَاهِهِ لَمَكُ نَبِيُّو لَيْلٍ رَدَّكَ كَا أَصْحَبِي

۵۴۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قُبِلَتْ خَيْبَرُ
أَهْلُ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهَدُوا
فِيهَا سَهْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ أَهْلِي وَتَجْمَعُوا
لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلُّوا لِي سَائِلَكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَمَهْلُ أَنْتُمْ
مُصَدِّقِي عَنِّي قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ أَبْكَوْهُ قَالُوا كَذَلِكَ قَالَ كَذَبُكُمْ بَلِ ابْكُوْهُ
فَكَذِبُ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَدَرْتَ قَالَ فَمَهْلُ
أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنِّي شَيْءٌ إِنْ سَأَلْتُمْ عَنْهُ
قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ

حضرت ابی عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات
قریش مکہ نے باہمی مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ صبح کے وقت اسے منہج علی
سے باندھ دیا یعنی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بعض نے کہا کہ اسے
قتل کر دینا۔ بعض نے کہا کہ اسے نکال دینا۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو اس سے مطلع فرمادیا۔ چنانچہ حضرت علی نے وہ رات نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بستر پر گزاری اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کل کر ایک غلام میں چلے گئے اور مشرکوں نے حضرت علی کی پاسبانی
کرتے ہوئے رات گزاری کہ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جانتے ہیں۔
جب صبح ہوئی اور حملہ کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
اُن کا قریب مٹا دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارے صاحب کسوں
ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ وہ آپ کا کھوج نکالنے لگے۔
جب پیار پر پڑھ گئے اور فار سکو پاس سے گز سے تو غار کے منہ
پر سگری کا جال دیکھا۔ آپ اُس میں تین تیریں رہے۔

(۱) محمد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب خیر فتح کر لیا تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بکر کی بطور پیشکش کی گئی جس میں
زیر نعل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہودی یہاں رہتے ہیں انہیں
میرے پاس آگئے کرو۔ پس آپ کے پاس جمع کر دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں تو کیا تم سچ
بتاؤ گے؟ عرض گزار ہوئے کہ اسے ابو القاسم اہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تمہارا بپ کون ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ فلاں۔ فرمایا
جھوٹ بولتے ہو کہ فلاں ہے۔ عرض کی کہ آپ نے سچ فرمایا اور دست فرمایا۔
اور شلو ہوا کہ تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے اگر میں تم سے ایک بات پوچھوں؟ عرض گزار
گزار ہوئے کہ اسے ابو القاسم اہاں اور اگر ہم نے جھوٹ کہا تو آپ جان لیں گے جیسے
چلتے بپ کے متعلق جان لیا تھا۔ آپ نے اُن سے فرمایا کہ جہنمی کون ہیں؟ وہ کہنے
لگے کہ جہنم میں رہیں گے اور جہاں سے وہ آپ میں گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اسی میں پڑھے رہو گے۔ خدا کی قسم، ہم اس میں کبھی
 بھی نہیں رہیں گے۔ پھر فرمایا:۔ یہ تم مجھے سچ بتاؤ
 گے اگر میں تم سے کسی بات کے متعلق پوچھوں، عرض گزار مجھے
 کہ اسے برا القام کہاں۔ فرمایا کہ کیا تم نے اس بکری میں زہر ملا یا
 عمار، عرض کی:۔ ہاں۔ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ عرض
 گزار مجھے:۔ یہ جہلا اہلن یہ تھا کہ اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ سے
 میں چھکا اہل جلے گا اور اگر آپ سچے ہیں تو یہ آپ کو کئی نقصان
 نہیں پہنچائے گا۔

(بخاری)

حضرت عمرو بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک روز میں نماز فجر پڑھائی تو منبر پر
 جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوا تو
 اترے۔ نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو گئے اور خطبہ پڑھا یہاں تک کہ نماز عصر کا
 وقت ہو گیا تو اترے، نماز پڑھائی اور پھر جلوہ افروز ہو کر خطبہ دیتے گئے۔ یہاں
 تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس جو قیامت تک ہوئے والا تھا
 وہ آپ نے میں بتا دیا۔ لہذا ہم میں زیادہ علم والا وہ ہے جس کو وہ زیادہ
 باتیں یاد ہیں۔

(مسلم)

عن ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے کہ میں نے اپنے والد ابوسعید سے
 مصروق سے دریافت کیا کہ جس رات بنات نے قرآن مجید سنا تو اس
 کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس نے خبر دی؟ فرمایا کہ جو
 حدیث بیان کی آپ والد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما سے سنی اللہ تعالیٰ عنہ
 کہ ان کی خبر ایک رخصت نے دی تھی۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے
 کے وہاں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھے۔ ہم نے پانچاندیکھا۔ میں تیز نظر تھا لہذا میں
 نے چاندیکھ باندھ کر ہوا کسی نے چاندیکھنے کا دعویٰ نہیں کیا یہاں میں
 حضرت عمرؓ کے کہنے لگا کہ کیا آپ نہیں دیکھتے؟ اور انہیں نظر نہیں آیا تھا۔ حضرت عمرؓ

عمرت کما عمرتک فی آیتنا فقال لہم من اهل
 النبی قالوا نکون فیہا کسیرا ثم تخللونا فیہا
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا
 فیہا واما اللہ لا یخلقکم فیہا ابدا ثم قال من
 انکم مصدق فی عن شیء وان سالتکم عنہ فقالوا
 نعم یا ابا القاسم قال هل جعلکم فی ظلمة
 الشاة ساء قالوا نعم قال فما حملکم علی
 ذلک قالوا اردنا ان کنت کا ونا ان نشیر
 منک فلان کنت صادقاً ثم یفترک۔

(رداء البخاری)

۵۶۸۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ
 صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
 الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ
 الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا
 حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ
 الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ
 كَارِئٌ لَنَا يَوْمَ الْبَيْمَةِ قَالَ فَأَعْلَمْنَا
 أَحْفَظْنَا۔

(رداء مسلم)

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ
 سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مُسْرَدًا عَنْ أَذَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ لِيَكُنْ لَنَا مَعَهُ
 الْقُرْآنُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 مَسْرُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(متفق علیہ)

۵۶۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَكَّةَ
 وَالْمَدِينَةِ فَنَرَيْنَا الْهَلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ
 الْبَصَرِ فَرَأَيْتُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَذْعُمُ أَكَّةَ رَأَاهُ غَيْرِي
 فَبَعَثْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا سَرَاهُ فَبَعَثَ

کہنے لگے کہ جب میں اپنے بستر پر لیٹوں گا تو یہ کہو قیل گا۔ پھر اہل بدر کے متعلق
میں بتائے گئے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس جنگ میں
دکھائیں جہاں اہل بدر پھانسی دیئے جانے والے تھے۔ فرماتے تھے کہ کوئی
ان شاء اللہ بنی نضال کے پھانسی نہ جانے کی جگہ ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم اُس ذات کی جس نے حضور کو ان کے ساتھ جہنم فرمایا۔
کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بنائی ہوئی جگہ سے بوجھ کر نہ
ہو یا پھر انیس ایک کوئی ایک کو دوسرے کے اوپر ذوال دیباگی۔ پس رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس پہنچے اور فرمایا، اے نضال بن نضال
اللہ نے نضال بن نضال ایک نام نے اللہ اکبر کے رسول کے دوسرے کو ٹھیک ٹھیک
پایا جب کہ میں نے قرآن و عیسے کو ٹھیک پایا ہے جو اللہ تعالیٰ
نے مجھ سے فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ
آپ ان جھوٹ سے کیسے کلام فرماتے ہیں جن میں رد میں
نہیں ہیں۔ فرمایا کہ میری بات کہ تم ان سے زیادہ نہیں سننے
جو ہا سوائے اس کے کہ دوسرے کسی بات کا جواب بیشک ملتا
نہیں رکھتے۔

لَا يَبْرَأَهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَأَرَاكَ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى
فَرَأَيْتُ ثُمَّ أَتَشَاءُ بِحَدِيثِنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِيدُنَا مَصْرُوحًا
أَهْلُ بَدْرٍ يَا لَأَمْسٍ يَقُولُ هَذَا مَصْرُوحٌ فَكُلَّانِ
هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرُوحٌ فَكُلَّانِ عَدَاوَتِ
شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَ يَا تَحْقِ مَا
أَخْطَأَ وَالْحَدُودَ الْكَفَى حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَجُولُوا فِي بَيْتٍ يُخَفُّهُمْ عَلَى
بَعْضٍ فَأَمْطَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَقِّي أَنْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
وَيَا فُلَانُ ابْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَنَاهُ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي كُذِّدْتُ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي
اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ سَكَنُوا
أَجْسَادًا إِلَّا أَرَادَ خِفَتَهَا فَقَالَ مَا أَتَلَّكُمْ بِأَتَمِّ
لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرًا أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ
يُزِدُوا عَلَيَّ شَيْئًا.

(رواہ مسلم)

(مسلم)
ایک مرتبہ حضرت زید بن ارقم نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت زید کی عیادت کے لیے اللہ شریف لائے جب کہ دربار
تھے۔ فرمایا کہ اے زید! تم نے اس کوئی عذر نہیں لیکن اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا۔
جب کہ تم میرے بعد زندہ رہو گے اور زانیہا ہو جاؤ گے، عرض گزار ہوئے کہ
ثوب حاصل کروں گا اور میری کفالت ہوگی۔ فرمایا کہ پھر تو بغیر سب جنت میں داخل
ہو جاؤ گے۔ زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات
کے بعد زید نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بینائی واپس سے دی
اللہ بجز ذلت ہوئے

۵۶۸۵ وَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ رَيْدٍ بَنِ أَرْقَمَ عَنْ
أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ
عَلَى زَيْدٍ يَعُودُهُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ بِهِ قَالَ لَيْسَ
عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ
إِذَا عَمِلْتِ بَعْضِي فَعَمِلْتِ قَالَ أَحْتَسِبُ وَ
أَمِيرٌ قَالَ لَإِنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَتْ
فَعَمِي بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ ثُمَّ مَاتَ.

۵۶۸۶ وَ عَنْ إِسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقُولَ عَلَى مَا لَمْ
أَقُلْ فَلْيَكُنْ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَذَاكَ أَكْثَرُ
بَعَثَ رَسُولًا فَكَذَّبَ عَلَيْهِ وَكَذَّبَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری طرف منسوب کہے کسی
بات کہے کریں نے کبھی نہ ہو تو اپنا ٹھکانا جہنم میں بنائے اور اُس وقت فرمایا
جب کہ آپ نے ایک نبی کو بھیجا تو اُس آپ پر جھوٹ بولا۔ رسول اللہ صلی اللہ

مَنْ لِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْحًا مَيْتًا وَقَدْ اَلْتَنَّى
بَطْنًا وَلَمْ تَقْبَلْهُ اِلَّا رَضًا -

(رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

۵۴۸۷ وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَسَلَّمَ جَائِعًا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَأْكُلْ فَطَعِمَهُ شَطْرَ رَسُولِ
شَيْخِهِ فَمَا قَالَ الرَّجُلُ يَا كَلْبُ وَتَهُ وَامْرَأَتُهُ
وَضَيْعَتُهُمَا حَتَّى كَانَهُ قَفَرَنِي فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَجْعَلْ لَنَا كَلْبًا
وَتَهُ وَكَلْبًا مَرَكَمًا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۴۸۸ وَكَانَ عَامِ بْنِ كَلْبٍ مِنْ أَرْبَعَةِ عَشَرَ
رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ قُرَآئِةٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْفَقْرِ يُؤْمَرُ الْحَافِرُ يَقُولُ
أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ رَحِيلٍ أَوْسَعُ مِنْ قَبْلِ لَارِمٍ فَلَمَّا رَجَعَا
اسْتَقْبَلَهُ دَاعِيُ امْرَأَةٍ فَأَبَا أَنْ يَخْلُقَ مَعَهُ فَبُحِيَ بِالطَّعَامِ
قَوْصَمَ يَدَا شَرِّهِ وَصَمَّ الْقَوْمُ فَأَكَلُوا فَتَنَظَرُوا
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ
لُغْمَةً فِي فَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَحِبُّوا لِحَمَشَاتِهِ أَفْزَلُ
يَعْنِي لَذَنِ أَهْلِيهَا فَإِنَّ رَسُلَتِ الْمَرْأَةَ تَقُولُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَرْسَلْتُمْ إِلَى الشَّقِيْعِ وَهُوَ
مَوْضِعُ يَسَاءٍ فَيَسِيرُ الْعَلَمُ لِيَشْتَرِيَ لِي شَاةً
فَكَمْ تُرْجِدُ فَإِنَّ رَسُلَتِ إِلَى حَيَارِثٍ فَكَمْ
اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَى يَسْمَنِهَا
فَكَمْ يُرْجِدُ فَإِنَّ رَسُلَتِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَإِنَّ رَسُلَتِ
إِلَى يَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَكْهَبِي لِمَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى -

(رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَدَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ

النُّبُوَّةِ)

تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کے خلاف دیکھا فرمائی تو اُسے مردہ پایا گیا کلاس
کھیٹ کھیٹ گیا تھا انہوں نے اُسے قبول نہیں کیا تھا۔ ابن درویش
کو یہ سچی نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ سے کہا
ماں گاہ تو آپ نے اُسے نصف رتن ہڑ عطا فرمائے۔ اُس کی بیوی اُن کی
کے یہاں مدفن اُس سے کھانے سے یہاں تک کہ اُس نے باب دیا تو رات
جو گیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ
نے فرمایا۔ اگر تم اُسے نہ پاتے تو اُس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے
یہ باقی رہتا۔ (مسلم)

ماہم بن کلب نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ اُن
میں سے ایک آدمی نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
ایک جنازے میں نکلے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ قبر پر چڑھ کر کہہ رہے تھے کہ یہ لوگ میری طرف سے
آئے تھے کہ وہ میری جانب سے آئے تھے کہ وہ میری طرف سے آئے تھے
یہی کی طرف سے دعوت پر بلائے۔ اُن کی دعوت قبول فرمائی
اور ہم آپ کے ساتھ تھے۔ پس کھانا لایا گیا تو آپ نے دست مبارک
فرمایا اور لوگوں نے بھی کھایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو دیکھا کہ لقمے کر رہے تھے مبارک میں پھر اسے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں ایسا ہی
بکری کا گوشت کھاتا ہوں جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر
لی گئی ہے۔ حدیث سے یہ کہتے ہوئے ایک آدمی کو بھیجا کہ رسول اللہ!
میں نے ایک آدمی کو قلعہ بستی کی طرف بکری خریدنے کے لیے بھیجا
ایسی تھی کہ وہاں بکریوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے لیکن بکری نہ لائی تو
پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس بھیجا جس نے ایک بکری خرید لی تھی
کہ قیمت لے کر اُسے میرے پاس بھیج دے۔ پس اُس کی بیوی کی
طرف بھیجا تو اُس نے یہ میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کھانا بکریوں کو کھلا دو۔

(ابوداؤد اور ترمذی نے

دلائل النبوة میں)

٥٤٨٩ وَكَانَ جَدًّا مَرِيضًا وَشَافَهُ عَنْ أَبِيهِ هَنَّا
 جَدًّا مَرِيضًا بَنِي خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو مَعْصِدٍ ابْنِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَزَ الْحَرَجَ
 مِنْ مَكَّةَ خَدَّجَ مَهَا جَدًّا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ
 أَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرٌ مِنْ لَهْمَةٍ وَ
 وَلِيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ الْيَمَنِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتِي
 أَوْ مَعْصِدٍ فَسَلُّوها لَحْمًا وَتَمَرًا لِيَسْتَرِدَّوا مِنْهَا
 فَكَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ
 الْقَوْمُ مُرِيدِينَ مُسَلِّتِينَ فَتَقَرَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاوٍ فِي كُسْرَى الْخَيْمَةِ
 فَقَالَ مَا هَذِهِ الشَّاوُ يَا أَمْرَ مَعْصِدٍ كَأَنَّ شَاوًا
 خَلَفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْعِلْمِ قَالَ هَلْ يَهْمُ مِنْ
 لَبَنٍ كَأَنَّ هِيَ اسْتَهْدَمَتْ ذَلِكَ قَالَ أَتَاكَ ذَيْنِ
 لِي أَنْ أَخْلِيَهَا كَأَنَّ يَأْنِي أَنْتَ وَأَيُّنِي إِنْ رَأَيْتَ
 حَلْبًا فَاسْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَّرَ بِهَا فَسَرَعَهَا وَسَمَّى اللَّهُ
 تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا فَتَفَاجَتْ عَلَيْهِ وَ
 دَرَّتْ وَاجْتَرَتْ فَدَعَا بِأَنَّهُ يُبْرِئُ السَّوْمَ
 فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا
 حَتَّى رَوَيْتَ وَسَلَى أَصْحَابًا حَتَّى رَدُّوا ثُمَّ شَرِبَ
 أَجْدُهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَكْرَيْنِ ثُمَّ يَدْرُ حَتَّى
 مَلَأَ الْإِزْلَامَ ثُمَّ عَادَرَهُ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَ
 ارْتَحَلَا عَنْهَا رَدَّاهُ فِي شَحْمِ الشُّنَّةِ وَابْنُ
 عَمِيدٍ الْبَرْقِيُّ الْإِسْتِيعَابُ وَابْنُ الْجَوَازِيِّ
 فِي كِتَابِ الْوَقَائِدِ فِي الْحَدِيثِ قَصَّةٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد، اُن کے جد امجد حضرت
 یحییٰ بن خالد سے روایت ہے جو حضرت اُمّ مہجد کے بھائی تھے کہ جب
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ
 چلے گئے تھے، یعنی آپ حضرت ابوبکرؓ حضرت ماسر بن ضبیہؓ مولیٰ
 ابوبکرؓ اور ستر بتانے والے عبد اللہؓ یعنی قرہ حضرت اُمّ مہجد کے بیٹے
 کے پاس سے گئے۔ اُن سے گوشت اُٹھ بھجوریں خریدنے کے متعلق
 پوچھا تو کوئی چیز نہ مل سکی کہ کوئی لوگ تھلاؤ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے بیٹے کے ایک جانب بکری دیکھی تو فرمایا کہ اسے اُمّ
 مہجد اسی بکری کا کیا حال ہے؟ عرض گزار ہوئی کہ کمزوری کے باعث
 یہ بکری کے ساتھ نہیں جاسکتی۔ فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ عرض
 کی کہ یہ اس بات سے کہ سون دوسرے۔ فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو
 کہ اس کا دودھ نکال لیں؟ عرض گزار ہوئی: میرے ماں باپ قرآن
 اگر آپ دیکھتے ہیں تو نکال لیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے وہ مکانی، اُس کے تھنوں پر دست مبارک پھیرا، اللہ کا نام لیا
 حدیث کی بکریوں کے لیے دعا فرمائی: بکری نے تھنیں نکلی کر لیں، دودھ
 اُٹاؤ اور جگالی کرنے لگی۔ آپ نے برتن منگوا کر ایک جماعت کیلئے
 کافی کر۔ اُس میں دودھ کا پھینکنے لگا اور پورے گھگ آگئے۔ پھر اُمّ
 مہجد کو بلایا کہ وہ حکم میرا پورے دل سے پکڑ لیا۔ آخر میں آپ نے
 خود نوش فرمایا۔ پھر دوبارہ نکالا یہاں تک کہ وہ برتن بھر دیا۔ پھر
 اُسے اُن کے پاس پھرتا، انہیں بیعت کیا اور اُن کے پاس سے کھوج
 فرما گئے۔ روایت کیا ہے بشرع السنہ نے اہل ابی عبد اللہ نے
 الاستیعاب میں اور ابی حمزہ نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں
 طبرانی واقع ہے۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامتوں کا بیان

پہلی فصل

۵۴۹۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَسِيدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبْدَ
 بْنَ بِشْرِ تَحَدَّاهَا عَبْدَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي حَاجَةٍ تَهْمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ
 سَاعَةً فِي لَيْلَةٍ شَدِيدًا وَالظُّلُمَةُ تَمُوتُ خَرَجَا
 مِنْ عِندِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَتَقَلَّبَانِ فَيَبْكِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَصِيَّةً فِي كُفْرَانٍ
 عَمَّا أَحَدُهُمَا لَهْمَا حَتَّى مَشِيَ فِي مَرْتَبَةٍ حَتَّى
 إِذَا افْتَرَقَتْ لِهْمَا الظُّلُمَةُ أَحَدُهُمَا يَلْذُخِرُ
 حَصَاةً فَيَمْسُكُهَا وَاحِدٌ وَمِنْهُمَا فِي مَرْتَبَةٍ حَصَاةً
 حَتَّى يَكُونَ أَهْلُهُ -

(رواه البخاری)

۵۴۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَتَنَا حَفَرٌ لَحْدًا دَعَانِي
 أَنِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي
 أَكْلِ مَنْ يُقَاتِلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي لَا أَشْرُكَ بِكَ إِنِّي أَعْتَرُكَ عَلَى كَيْفِكَ
 خَيْرَ نَفْسٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 عَلَيَّ دِينًا فَأَقْبَضَ وَأَسْتَوْحِشُ بِأَسْوَأِ نَفْسٍ خَيْرًا
 فَأَمْسَحُهَا فَكَانَ أَوَّلَ قَبِيحِي وَدَفَنْتُ مَعَهُ الْخُرَى
 فِي قَبْرِ -

(رواه البخاری)

۵۴۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ
 إِنَّ أَصْحَابَ الْمُشَقَّةِ قَالُوا إِنَّا سَأَلْنَا فَهَرَّاهُ فَإِنَّا
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ
 عِندَهُ طَعَامٌ مَرَّتَيْنِ فَلْيَدَّ هَبْ بِكَ إِلَيْهِ وَمَنْ
 كَانَ عِندَهُ طَعَامٌ أَرْبَعَةً فَلْيَدَّ هَبْ بِكَ إِلَيْهِ
 أَوْ سَادِسَ فَإِنِ آتَا بِكَوَجَاءَ بِكَ لَوْ وَالطَّلَاقُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر
 بن حنیفہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی حاجت کے متعلق نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ کہ کچھ رات گزشتی اُحدود
 صحت اندھیری رات کا وقت تھا جب وہ واپس جانے کے لیے محل
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکلے تو دونوں کے ہاتھوں میں
 لائیں تھیں۔ پس ایک کی لائیں دونوں کے لیے روشن ہو گئی اُحد اس
 کے آگے میں چلتے رہے۔ جب دونوں کے راستے جدا ہوئے
 تو دوسرے کی لائیں بھی مدھنسی ہو گئی اُحد دونوں حضرت
 ابنی اپنی لائیں کے آگے میں اپنے گھر والوں تک پہنچ گئے۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب غزوہ اُحد پیش
 آیا تو میرے والد عمرؓ نے مجھے رات کے وقت بلا کر بلایا۔ میرے خیال میں نبی کریم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر حضرت شہید ہوں گے میں ان میں
 سب سے پہلے خود کو بھائیوں میں اپنے بعد کسی کو نہیں چھوڑنا چاہتا رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے پہلے تم سے زیادہ عزیز ہو میرے
 اور فرض ہے کہ اسے مار دینا اصل نبی بہنوں سے متعلق میری نیکی کی وصیت
 قبول کرو۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے وہی شہید ہوئے اور ایک دوسرے
 شہید کے ساتھ انہیں قبر میں دفن کیا گیا۔

(بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اصحاب
 مشقہ فیرتھی تھے لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس دو
 آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے کے لئے جائے اُحد اس کے پاس چلا کر میوں کا کھانا
 اور وہ پانچویں یا آٹھ کے لئے چلے پچاس حضرت ابوبکرؓ میں کر کے آئے اور نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دس کے لئے حضرت ابوبکرؓ نے شام کا کھانا نبی کریم
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کھایا۔ پھر پھر دس دس یہاں تک کہ نہ بچا رہا

پڑھ لی گئی۔ پھر لوٹے اور وہاں رہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 بھی نلت کا کھانا کھایا۔ پس وہاں سے جب کہ رات گئے گی تھی جتنی کہ اللہ نے
 چاہی اُن کی اہلیہ عمرہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہانوں سے کس
 نے روکا تھا؟ فرمایا: کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کی کہ انہوں نے
 انکار کر دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ انہیں کہادہ خدا کی قسم! میں
 اسے کبھی نہیں کھاؤں گا۔ اُن کی زوجہ عمرہ نے بھی روکھانے کی
 قسم کھائی۔ مہانوں نے بھی قسم کھالی کہ نہیں کھائیں گے۔ حضرت
 ابو بکر نے فرمایا کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ پس انہوں نے
 کھانا منگو کر کھایا اور دوسرے حضرت نے بھی کھایا۔ پس وہ کوئی رقم
 نہ اٹھاتے مگر اُس کے نیچے اُس سے زیادہ از خود پیدا ہو جاتا۔ انہوں
 نے بنی اہلہ عمرہ سے فرمایا کہ اسے نبی فراں کی ہیں اور کیا
 ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میری آنکھوں کی ٹھنک ہے کہ جتنا
 یہ پیسے تھا اب تو اُس سے تین گنا ہے پس انہوں نے کھایا
 اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ بتایا
 گیا کہ آپ نے بھی تناول فرمایا (متفق علیہ) اور کُنا سَمِعَ نَسِیْمَ
 السَّعْطَانِ۔ والی حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث باب البعوت
 میں مذکور ہوئی۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُهُ فَإِنْ أَبَا بَكْرٍ
 نَعَشِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَشِيكَ
 حَتَّى صَلَّيْتَ الْوُضُوءَ ثُمَّ رَجَعْتَ فَلَئِكَ حَتَّى نَعَشِي
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى
 مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا
 حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَاءِ فَلَكَ قَالَ أَوْ مَا عَشِيْتُمْ هُمْ قَالَتْ
 أَبُو حَتَّى تَجِيءَ فَنَقُصِبُ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ
 أَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمُهُ وَحَلَفَ
 الْأَضْيَاءُ أَنْ لَا يَطْعَمُوهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ
 هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَاعَا بِالطَّعَامِ وَفَأَكَلُوا كُلُّهُمْ
 فَجَعَلُوا لَا يَذُوقُونَ لِقَمَةً إِلَّا ذُوقُوا مِنْ أَصْلَافِهَا
 أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتُ بَنِي فَرَّاسٍ
 مَا هَذَا قَالَتْ وَفُكْرَةٌ عَنِّي إِنَّهَا الْآنَ لَا تَذُوقُ
 مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِكُلِّ مِزَارٍ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا
 إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُوقُوا
 أَكْثَرُ أَكَلُوا مِنْهَا فَتَمَنَّيْتُ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيثُ
 عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ نَسِیْمَ
 الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ۔

دوسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب
 حضرت خنساء کی آنکھال ہوئی تو ہم کہہ کرے کہ اُن کی قر پر ہمیشہ نور دیکھا
 جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

انہوں نے ہی فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غسل
 میں سے اٹھ کر گیا تو رگڑنے لگا کہ وہاں نہیں معلوم کہ ہم اپنے رسول کی
 طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیروے آئیں یا پھر رسول کی
 غسل دیں۔ جب اُن میں اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُن پر نیند طاری کر
 دی یہاں تک کہ ہر آدمی کی ٹھوڑی اُس کے سینے سے لگ گئی۔ پھر
 کاشانہ ملا کہ ایک گوشے سے کسی کہنے والا نے کہا جس کو کوئی نہیں

۵۹۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ
 كُنَّا نَحْدَثُ أَنَّ لَاحِظًا يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نَوْرٌ
 (رواه أبو داود)

۵۹۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي أَلْجَبَدُ
 نَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِبَائِهِمْ لَمَّا
 تَجَرَّوْا مَوْتًا أَمْرًا نَفْسِلُهُ وَعَلَيْهِمْ رِيَاءُ فَلَمَّا
 احْتَمَلُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّوْمَ حَتَّى مَاتَ
 مِنْهُمْ رَسُلٌ إِلَّا وَذَقْتُ فِي صَدْرِي ثُمَّ

جانتا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر غسل کرے گا اور آپ کو غسل دینے کے لئے کھڑے ہوئے کر کے مبارک جسم اظہار ہوا اور لوگ اس پر ہلانی ڈالتے اور کہتے مبارک ہی سے ملے تھے طہارت کیا ہے۔

(یہ پہلی نے دلائل النبوة میں)

ابن الکلبی سے روایت ہے کہ رسولوں کی سرزمین میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آڑوں کو وہ غلام حضرت سہیلہ لنگر بھر گئے یا قید کر لیے گئے۔ پس وہ جگہ کر ٹھکر کر تلاش کرتے ہوئے آپ سے ملے تو ایک شیر گیا۔ فرمایا کہ اے ابو جلدت! میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہوں اور میرا قصد یوں ہے۔ میں شیران کی طرف دم ہلاتا ہوں بڑھا اور پہلو میں آکھڑا ہوا۔ جب وہ کوئی خطرناک آواز سنستا تو اس کی جانب متوجہ ہوتا۔ پھر برابر اس کے پہلو میں چلتا ہوا یہاں تک کہ ٹھکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس لڑا (شرح السنہ)

ابو الجوزار سے روایت ہے کہ اہل مدینہ حضرت تھعلی بن دنا ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شکایت کی۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور کی طرف دیکھو اور اس میں آسمان کی جانب ایک طاق بنادو۔ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ لوگوں نے یہی کیا تو ان پر طرب بارشیں ہوئیں کہ بہت اور حادث ہوئے جو گئے کہانے پر نبی کے پیشے کے تو اس کا نام پختے کا سال پڑ گیا۔ (دارمی)

سید بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ جب جنگ نمرہ ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں تین دن تک اذان و اقامت نہ ہوئی اور سید بن مسیب مسجد سے جلا نہ ہوئے۔ ان میں نماز کے اوقات کو پتہ نہیں چلتا تھا مگر ایک لنگا اسٹ کے ذریعے جس کو وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر انور سے سدا کرتے تھے۔

(دارمی)

كَلِمَةً مِّنْ مَّكَلَةٍ مِّنْ تَارِيحَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ فَهَلُوا الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهُ فَيَا بَنِي كُنَّا مَوَاقِلُكُمْ وَعَلَيْهِ قَوْمٌ يَمُوتُونَ الْمَاءَ قَوْقُ الْقَمِيصِينَ وَيَكُونُكَ يَا لَعِينِينَ۔

(رواہ البیہقی فی ذکریل النبوة)

۵۴۹۵ وَعَنْ ابْنِ الْمُنْكَدَرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَا الْجَيْشَ بِأَرْضِ الشَّامِ وَأَسْرَفَ فَانْطَلَقَ حَارِبًا يَنْتَقِسُ الْجَيْشَ قَوَادِمًا هُوَ بِأَسَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَارِثِ إِنَّا مَوَدُّ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِ نَكَيْتَ وَكَيْتَ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بِصَبْصَةٍ حَتَّى قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَهُ صَوْتًا أَهْوَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَسْتَشِي إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ الشُّعْرِ۔

۵۴۹۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْدِ قَالَ تَوَخَّاهُ الْمَدِينَةُ فَخَطَّ حُدُودًا فَكُنُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ انْطَلِقُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا وَتَهُ كُنُوزِي إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَمْتٌ فَقَعَلُوا فَمُوتُوا مَطْمًا عَلَى بَيْتِ الْعَسْبِ وَرَسَدَتِ الْوَيْلُ حَتَّى تَفْقَتَ مِنَ الشَّحْرِ كُنُوزِي عَامًا الْفَتْحِ۔

(رواہ الدارمی)

۵۴۹۷ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَبِيَرٍ الْعَزْبِيِّ قَالَ تَمَّا كَانَ أَهْلُ الْحَدَثِ كَمَا يُؤَدُّنَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَقْعُدُوا كَمَا يَرْتَجِعُ سُوَيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقَفَتِ الْعَلَوَةُ الْأَنْبِيَاءُ يَسْتَسْمِعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(رواہ الدارمی)

۵۴۹۸. وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ
سَمِعْتُ أَسْمَ بْنَ السَّيِّدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَدَمَ مَنُ عَشْرَ بَنِينَ وَدَعَا لَهُ السَّيِّدُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي كُلِّ
سَنَةٍ أَلْفَ كَفَّةٍ مَرْتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَبْجِي
مِنْهُ رِيحُهُ النَّاسَ - (رواه الدارقطني وفتح) وَكَانَ
هَذَا أَحَدَ بَنَاتِ حَسَنِ عَرِيبٍ

ابو خالد کا بیان ہے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ کیا حضرت انس
نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ انہوں
نے دس سال خدمت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان
کے لیے دعا فرمائی تھی، لہذا ان کا باغ سال میں دو دفعہ
پھل ریتا تھا اور اس میں سے مشک جیسی خوشبو آیا
کرتی تھی۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن
غریب ہے۔

بیمبری نسل

۵۴۹۹. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَوِيدَ بَنَ
زَيْدٍ بَنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَهُ أَرْدَى بَنَاتِ
أَسْمَ بْنَ السَّيِّدِ مَرَّةً بَيْنَ الْحَكَمِ وَادْعَتْ أَكْتَ الْخَدِ
فَيَتَا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَوِيدٌ إِنْ كُنْتُ أَخْذِمُ
أَرْضَهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي تَجَعَلْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا تَجَعَلْتُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّةً
أَخَذَ شَبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظَلَمًا ظَلَمَهُ إِلَى
سَبْعِ أَرْبَعِينَ فَقَالَ لَهُ مَرُوءٌ لَا أَسْأَلُكَ
بَيْتًا بَعْدَ هَذَا فَقَالَ سَوِيدٌ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ
كَارِزِيَةٌ فَأَعْرِضْهَا وَأَقْتُلْهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ
فَمَا مَاتَ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيَّتَاهِ تَمَرَتِي
فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حَقَرَةٍ فَمَا مَاتَ مُتَمَرِّقًا
عَلَيْهِ دَفَنِي بِوَادِيَةِ رَسُولِهِ عَنْ مُعْتَدِ بْنِ زَيْدٍ
بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ جَنَّ عُمَرَ بِمَعَاذِ طَائِفَةٍ رَأَى
عَمِيَاءَ تَلْتَوَسُّ الْجَدْرَ يَقُولُ أَمَا بَشَرِي دَعَا
سَوِيدٌ وَرَأَى مَرَّتَ عَلَى يَمِينِهِ الدَّارَ الْوُحَى
خَاصَمَتْ فِيهَا فَوَقَعَتْ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا -

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن زید بن عمرو
بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اردوی بنت اس نے مردان بن
حکم کی عدالت میں بھگوا پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی زمین
سے لی ہے۔ حضرت سعید نے فرمایا کہ میں اس کی زمین میں سے
یکسے لے سکتا ہوں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے خود سنا ہے کہ کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے کیا سنا ہے؟ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ظلم کے ساتھ کسی کی باشت بحر
زمین بھی لی تو ساتویں زمین تک اسے ظلم پہنچایا جائے گا۔ مردان نے
کہا، ہر اس کے بعد میں آپ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا۔ حضرت
سعید نے کہا، ہر اسے اللہ اگر یہ بھڑائی ہے تو اسے اندھی کر دو
اس کی زمین میں مار۔ پس وہ نہ مری جب تک اندھی نہ ہوئی اور
وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گھوڑے میں گر کر مر گئی (متفق علیہ)
اور مسلم کی روایت میں محمد بن زید عبد اللہ بن عمر سے سنا ہے کہ انہوں
نے اسے اندھی دیکھا دیوڑوں کو ٹوٹتے ہوئے اور کہتی کر مجھے
حضرت سعید کی بددعا لگ گئی اور وہ اُسی گھر کے ایک کونے
کے پاس سے گزری جس پر بھگوا کیا تھا تو اس میں گر پڑی اور وہی اس
کی قبر بنی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يَدْعِي سَارِيَّةَ قَبِيلِنَا عُمَرُ
يَخْطُبُ فَبَعَثَ يَصِيحُ يَا سَارِيَّةُ الْجَبَلُ فَقَدِمَ
رَسُولٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا
عَدُوًّا قَدْ هَزَمُونَا فَكَذَلِكَ إِصْرُ يَصِيحُ يَا سَارِيَّةُ
الْجَبَلُ فَاسْتَدْنَا فَهَوْرَنَا إِلَى الْجَبَلِ هَهُمُ
اللَّهُ تَعَالَى -

(رَدَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي دَلَائِلِ الْبُتَّةِ)

۵۷۰. وَكَانَ قَبِيلُهُ بَنِي وَهَبٍ أَنْ كُنَّا دَخَلْنَا
عَلَى عَائِشَةَ فَكَانَتْ رَأْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ كَمَا مِنْ يَوْمٍ يَكُونُ لَا نَزَلَ
سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْكُمُوا بَيْنَهُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُونَ الْأَعْيُنَ
وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى إِذَا أَمْسَا عَرَجْنَا وَهَبًا وَكَلَّمَهُمْ فَصَنَعُوا
مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ
خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
يُزَكُّونَهُ -

(رَدَاةُ الدَّارِمِيِّ)

بَابُ

بَابُ

بَابُ نَصْلِ

حضرت بلال بن عائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صحابہ میں سے سب سے پہلے جو ہمارے
پاس تشریف لائے وہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابی اسلم تھے۔
پس وہ ہمیں قرآن مجید پڑھانے لگے۔ پھر حضرت عمارؓ حضرت بلالؓ
حضرت سعدؓ تشریف لائے۔ پھر حضرت عمرؓ جی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۵۷۱. كُنَ الْبَلَاءُ ابْنُ عَارِبٍ كَانَ أَوَّلَ مَنْ
قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُصَنَّبٌ بَيْنَ عُمَرَ وَابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
فَبَعَثَ يَحْمِلُونَا الْقُرْآنَ ثُمَّ جَاءَ عُمَارُ وَذِيكَ
وَسَعْدُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عَشْرِينَ

علیہ وسلم کے پیش مناصب کرام تشریف لے گئے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ انہوں نے اہل بیت کو اور کسی بات پر اتنا خوش نہیں دیکھا، یہاں تک کہ میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے ہوئے سنا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے ہیں آپ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میں نے سورۃ الاعلیٰ ابراہیم جیسی مفضل سورتیں سیکھ لیں۔

(بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اذہن فرمایا ہر بیٹھ ایک بندہ سے کہ اللہ تعالیٰ کو پسند آیا ہے جب کہ اسے دنیا کی رونق اور اس چیز کے درمیان اختیار دیا جو اس کے پاس ہے تو اسے چنا جو اس کے پاس ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ہاں آپ پر ایمان نہیں۔ ہم نے اس پر تعجب کیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ ذرا بڑے میاں کی طرف تو دیکھیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو کسی بندے کی خبر سے رہے ہیں کہ جو اسے دنیا کی رونق دی اور جو اس کے پاس ہے ان میں سے اللہ نے اسے ایک کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں کہ چلتے مال باپ آپ پر قربان ہیں۔ حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکر رحمہ اللہ میں سب سے زیادہ علم واسے تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آٹھ سال کے بعد شہیدان اہل بیت پر نماز جنازہ پڑھی جیسے زندوں اور مردوں کو رخصت فرماتے ہیں۔ پھر منبر پر چلے اور فرمایا کہ میں بندہ ہست کرتے کہ یہ تم سے پہلے تمہارے اوپر گرا ہوں اور تمہارے لئے کی جگہ تو میں کو تر ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں حالانکہ اس جگہ میں ہوں اور یقیناً مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئی ہیں اور مجھے تمہارے متعلق یہ ڈر نہیں ہے کہ میرے بعد شرک کر دو گے بلکہ تمہارے متعلق دنیا کا ڈر ہے کہ اس سے رحمت کرنے لگو گے۔ بعض نے کہا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے ہلاک ہو گئے جیسے تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔

بَيْنَ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلًا مِثْلَ ذَلِكَ قَوْمًا يَشْعُرُونَ فَرَحَهُمْ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَ وَالْوَصِيَّانَ يَقُولُونَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِنَا حَتَّى قَدَّاتُ سَيْحَ اسْمِهِ رِيحَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ ذٰلِكَ مِنَ الْمُفْطَلِ -

(بخاری)

۵۴۰۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عِبَادَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُكْتَبَ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءُوا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَدْ يَنْكَرُ يَا نَبِيَّنا وَأَمَّا هَاتَا فَعَجِبْنَا لَهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عِبَادِ خَيْرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُكْتَبَ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ يَنْكَرُ يَا نَبِيَّنا وَأَمَّا هَاتَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا (متفق علیہ)

۵۴۰۴ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلِ أَحِبِّا بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمَوْتِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ ظَلَمَ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ كَرِطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنْ مَرَعِدَ كَرِطٌ لَعَرَضُ وَإِنْ لَا نَفَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ لَا فِي مَعَارِي هَذَا فَإِنِّي قَدْ أَخْطِئْتُ مَعَارِيَكُمْ خَذَلْتُ الْأَرْضَ فَإِنِّي لَسْتُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْأَنَّا كَسْرًا فِيهَا وَنَزَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقَاتَلُوا فَهَمُّوا كَمَا هَلَكَ مِنْ كَانَ

قَبْلَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَاقَتْ مِنْ رَجُلٍ اللَّهُ
لَعَالِي عَلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَرَّى فِي بَيْتِي فِي يَوْمٍ وَبَيْنَ سَجَرِي وَخَدِي
وَأَنَّ اللَّهَ جَسَمٌ بَيْنَ رِجْلَيْ وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ
عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَبِيلَهُ سَوَاءً وَ
أَنَا مَسِينَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأْتُ يَنْفُلُوا لِيَوْمٍ وَعَدْتُ أَنَّ يَجِبُ السَّوَاءُ
فَعَلْتُ أَخَذْتُ لَكَ فَاشَارِبْ أَيْمَ أَنْ تَحْمَ
فَتَنَا وَلَهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَكُنْتُ أَلَيْتُهُ لَكَ
فَاشَارِبْ أَيْمَ أَنْ تَحْمَ فَيَكُنْهُ فَامْرَأَةٌ وَبَيْنَ
يَدَيْهِ زَكَاةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ
فِي الْمَاءِ فَيَسْخَرُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِمَوْتٍ سَكَاةً ثُمَّ تَصَبَّ
يَدَاكَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي التَّحْفِي الْأَعْلَى حَتَّى
قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدَاكَ۔

(رواه البخاري)

۵۴۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمُوتُ إِلَّا خَيْرَ
بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شُكْرِهِ الْإِنِّي
قُبِضَ أَخَذَتْهُ بِحَبَّةٍ شَدِيدَةً فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ
مَعَ الْإِنِّي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الشَّيْئَتَيْنِ الْوَدَّ وَالْخَيْرَ
فَالشُّكْرُ وَالْقِيَامَةُ فَعَلِمْتُ أَنَّ خَيْرَ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۷ وَعَنْ أَبِي قَالٍ لَمَّا تَعَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَ
فَاطِمَةُ وَكَرْبُ آبَاءِ فَقَالَ لَهَا كَيْسَ عَلَى أَبِيكَ
كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَتْ يَا أَبَتَا أَيْسَرُ
أَسَابَ رَقِيًا دَعَاهُ يَا أَبَتَا مَوْتٌ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مجھ پر اللہ
تعالیٰ کی نعمتوں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے
گھر میں 'میری باری کے روضہ' پر میرے بیٹے اللہ علیہ سے لگے ہوئے دنات
پانی اور وصال کے وقت اللہ تعالیٰ نے میرے اندر آپ کے لعابِ دہن
کو ملا دیا تھا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ
میں مسواک تھی۔ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سہارا دے بیٹھی تھی
کہ آپ ان کی طرف دیکھنے لگے تو میں جان لگی کہ آپ مسواک چلبستے ہیں۔ میں
عرض گزار ہوئی کہ آپ کے لیے تو اس کو سخت غصہ ہوئی۔ عرض گزار ہوئی کہ آپ
کے لیے نرم کر دوں؟ سر اقدس سے اثبات میں اشارہ فرمایا تو میں نے نرم
کر دی۔ آپ نے دندانِ مبارک پر بھری اور آپ کے سانس پانی کو سہارا
رکھا تھا۔ آپ اس میں دونوں ہاتھ داخل کرتے اور چہرہ انور پر بھرتے
اور فرماتے، نہیں ہے کوئی مجبور مگر اللہ۔ بیشک موت کی سختیاں
میں۔ پھر آپ نے دست مبارک اٹھایا اور فرماتے رہے ہر رفیقِ اعلیٰ
میں یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور دست مبارک جھک گیا۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی نبی نہیں مگر اسے دنیا اور آخرت کے درمیان
اختیار دیا گیا جس مرض میں آپ کا وصال ہوا اس میں آپ کو گھر سے
سانس کی تسکایت لاحق ہوئی تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ
اُن لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی نبیوں، صدیقوں،
شہیدوں اور نیک لوگوں میں میں جان لگی کہ آپ کو بھی اختیار دیا
گیا تھا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بڑھ گیا تو تکلیف کے باعث بیہوش ہو گیا
ہوئے لگی حضرت فاطمہؓ کہ میرے با جان کی تکلیف فرمایا کہ تم سارے آبا جان
کے لیے لے کر بعد تکلیف نہیں ہے جب آپ کا وصال ہوا تو انہوں نے کہا،
اے با جان! آپ نے جب کے بلائے کو قبول کر لیا۔ آبا جان! رحمتِ افرودیں

مَا هَا يَا أَبَاكَ إِلَى جَعَلْتَنِي مَعَهُ فَلَمَّا دُفِنْتُ قَالَتْ
فَكَلِمَةً يَا أَسَى أَطَابَتْ أَلْسُنُكَ لَمَّا أَنْ تَحَقَّقَا عَلَى
رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرَابَ -

میں ٹھکانا بنا لیا۔ یا جان! آپ کی خبر ہم حضرت میر تقی میر پہنچا رہی تھی
جب آپ کو دفن کیا گیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اسے اس کے پاس رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مٹی ڈالنا کس طرح گوارا کیا؟ (بخاری)

دوسری فصل

۵۴۰۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتِ الْعَجَشَةُ بِهَوَاجِمِهِمْ
فَرَحَّحُوا لِقَدْوِمِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ
الْبَاهِغَةِ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَتْ أَحْسَنَ
وَلَا أَضْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْهِمَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَظْفَرُ
وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ
لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ
فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ
شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَبْيُنًا عَنِ الثَّرَابِ وَلَا نَأْتِي
دَقْنِمَ حَتَّى أَنْتَكِرْنَا فَلَوْ بِنَا -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری ہوئی تو ہنسی آپ کی تشریف
آوری کی خوشی میں اپنے غیزوں سے کھیلے (ابو داؤد) اور دوسری کی روایت میں فرمایا
میں نے اس دن سے زیادہ حسین اور چمک دار کوئی دن نہیں دیکھا جس روز کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میں نے اس
دن سے زیادہ کوئی بُرا اور تاریک دن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں فرمایا کہ جس روز رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو اس سے ہر چیز جگمگا اٹھی اور جب
دوران آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سے ہر چیز تاریک ہو گئی اور
آپ کے دن کے بعد ہم نے مٹی سے ابھی پہنے ہاتھ بھی نہیں
بھارتے تھے کہ ہمیں اپنے دلوں کی وہ حالت نظر نہیں آتی
تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کے دفن میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔
حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات
سُننی ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کی روح قبض نہیں فرماتا مگر اسی جگہ جہاں
وہ دفن ہو جائے۔ لہذا حضور کو آپ کے بستر کی جگہ پر ہی دفن
کر۔

(ترمذی)

۵۴۰۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قُبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي مَوْضِعٍ
الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَكُنْ فِيهِ أَوْفُؤُهُ فِي مَوْضِعٍ
فَرَأَيْتُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

تیسری فصل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت صحت فرمایا کرتے۔ کسی نبی کا وصال نہیں
ہوتا جب تک جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دیکھا نہ دیا جائے۔ پھر اسے اختیار دیا

۵۴۱۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ أَتَى كَثْرَ
يَعْقُظُ نَبِيٍّ حَتَّى يَبْرِي مَقْعَدَهُ مِنَ الْعَجَشَةِ

ثُمَّ يَخْتَرُ مَا كُنْتَ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى
قَبْرِهَا فِي طَبَقٍ عَلَيْهِ ثَمَرٌ أَفَّاكَ فَاشْخَصَ بِصَرَفٍ
إِلَى الشَّعْبِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ
إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتَ أَنَّ الْحَدِيثَ
الَّذِي كَانَ يُعَلِّمُنَا بِهِ وَمَوْصِيحِهِ فِي قَوْلِهِ إِنَّ
لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ
ثُمَّ يُخْتَرُ مَا كُنْتَ عَائِشَةُ فَكَانَ اخْرُجَ مَكَلَمَةً تَكَلَّمَ
بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ
الرَّفِيقُ الْأَعْلَى -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۱۱۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَوْصِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ أُحِبُّ أَلَا تَطْعَمِي الَّذِي
أَكَلْتُ وَخَبِيرَ وَهَذَا أَذَانٌ وَجَدْتُ لَنَا نَوَاطِعَ
أَبْهَرِي مِنْ ذَلِكَ الشَّيْءِ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۱۱۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا خُذَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ
عُمَرَاءِ النَّظَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ كُنَّا أَكْثَرُ لَكُمْ رِجَالًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ
عُمَرُو قَدْ خَلَبَ عَلَيَّ الْوَجْهَ وَوَجَدْتُكُمْ لَعْنَةً أَنْ
حَسِبْتُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ فَاتَّخَذَتْ أَهْلُ الْبَيْتِ مَقْصُورًا
فِيهِمْ قُلْتُ يَقُولُ قَوْلًا يُكْتَبُ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا كَانَ
عَسْرَ فَلَمَّا أَتَوْا اللَّحْظَ وَالْإِخْتِلَافَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا أُخَرْتُ قَالَ
عَبِيدُ اللَّهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الشَّرِيَّةَ
كُلَّ الشَّرِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يُكْتَبَ لَكُمْ ذَلِكَ الْكِتَابُ

جانا ہے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب آپؐ پر حکم الہی نازل ہوا اور سر مبارک سر
میں پر تھا تو آپؐ پر فشی طاری ہو گئی پھر اٹھ کر نماز کی حالت میں طعن اٹھائیں
اور کہا کہ اسے خدا فریضہ الہی میں عرض کر دے کہ آپؐ میں اختیار نہیں فرماتے
حضرت سیدہ فرائیہؓ میں کہ میں جان گئی کہ یہ وہی بات ہے جو آپؐ کی حالت صحت
میں سے فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبیؐ کو ہرگز وفات نہیں دے گا جب تک کہ
اسے جنت میں اس کا ٹھکانا نہ دکھایا جائے۔ پھر اختیار دیا
جانا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آخری الفاظ جو نبی کریمؐ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ادا فرمائے تھے وہ اسے اللہ! دینے
لئے۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا جس مرض میں وصال ہوا اُس میں فرمایا کرتے تھے
اے عائشہ! میں دیشہ اُس کھانے کی تکلیف پاتا رہا جو خیر
میں کھایا تھا اور یہ وقت تو اُس زہر سے میری شہرہ گسٹ جانے
کا ہے۔

(بخاری)

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وقت وصال قریب آیا اور کاشائے اقدس میں
رگ مچھوڑ دی تھی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اؤ کہ تمہارے لیے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ میرے بعد
گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ حضورؐ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور میں ان
آپ کے پاس ہے۔ اللہ کی کتاب آپ کے لیے کافی ہے۔ اہل بیت نے
اختلاف کیا اور جھگڑے۔ اُن میں سے بعض کہتے کہ کفن کی چیزیں قریب رکھ
دیجیے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ کے لیے کچھ لکھ دیں اور اُن
میں سے بعض وہی کہتے تھے کہ حضرت عمرؓ نے کہا تھا جب زیادہ شہد اور
اختلاف ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ہے
اللہ جواد تجید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرمایا کرتے۔ مصیبت
اور پوری مصیبت وہ چیز تھی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُس
تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپ اُن کے لیے لکھ دیتے اُن کے اختلاف اور

نہو کے باعث اور سلیمان بن ابی مسلم اہل کی دولت میں ہے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا: "معمرات اور کبابے معمعات کا دن۔ پھر روئے یہاں تک کہ ان کے آنسوؤں کے ٹپکنے سے بھی تر ہو گئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ حضرت ابن عباس! معمعات کا راق کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بھی گیا تو آپ نے فرمایا میرے پاس شانے کی پڑھی لاؤ کہ ایک ٹکڑی لکڑیوں تاکہ اس کے بعد گمراہ نہ ہو سکے۔ پس لوگ بھگتے اٹھ کھڑے کی بارگاہ میں بھگڑا مناسب نہیں ہوتا۔ لوگوں نے کہا کہ آپ کی حالت کیلئے؟ مقصد کیلئے پرچھو لیے۔ پس لوگ بار بار پرچھنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے دواڑے مجھے چھوڑو کیونکہ جس حالت کے اندہ ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم بلا تے ہو۔ پس آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم فرمایا: "مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، دوزخ کو اسی طرح ان کا حق دینا جیسے میں دیکھتا ہوں اور میری سے خاموش ہو گئے یا اسے کہا اور میں بھول گیا۔ سفیان نے کہا کہ یہ سلیمان کا قول ہے۔"

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات کے بعد حضرت ابو بکر نے حضرت عمر سے کہا کہ میں بھی حضرت عمرؓ کو کہتا ہوں کہ ہم بھی ان سے ملنا چاہتے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ جب ہم ان کو پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں ورنہ حضرت نے ان سے کہا کہ رونے کی وجہ کیا ہے؟ کیا آپ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو پاس ہے وہ بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات پر نہیں روئی کہ میں یہ نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ بہتر ہے۔ بلکہ میں اس بات پر روئی کہ میں ان کو اسلحہ سے دی کا انا منقطع ہو گیا ہے۔ اس بات نے ان دونوں کے رونے پر بھر پور کیا اور وہ دونوں حضرت بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

(مسلم)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے اس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہتے ہیں اس شریف

لَا تَحْزَنُوا نَبِيَّكُمْ وَلَقَدْ طَعِمْتُمْ فِي رِجَالِهِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْخَيْبِ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُ الْعَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَيْبِ قَالَ أَشْتَدُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فَقَالَ أَمْرِي بِكَتَبٍ أَكْتُبُ لَكُمْ مَوْتًا لَا تَوَلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا قُلْنَا زَعَمُوا وَلَا يَبْقَى عِنْدَ بَنِي تَمَامٍ فَقَالُوا مَا شَأْنُ أَهْجَرٍ اسْتَفْهِمُوا فَمَا هَبُوا يَزِدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي ذُرُونِي فَإِنِّي أَنَا ذِي خَيْرٍ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَا مَرَمُوْا بِكَتَبٍ فَقَالَ أَخْرَجُوا الشَّيْخَ بْنَ مِثْ حَزِيرَةَ الْعَرَبِ وَأَجِزُوا الْوَكْدَ بِمَعْمُومَا كُنْتُ أَجِزُهُمْ وَسَكَنَ عَنِ الشَّالِقَةِ أَوْقَاهَا فَكَيْسِيَّتُهَا قَالَ سَفِيَانٌ هَذَا مِثْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

(متفق علیہ)

۵۴۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِمَا لِيَ أَوْ أَيْتَنَ تَذُرُوهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُرُوهَا فَلَمَّا انْتَهَيْتُمَا إِلَيْهَا بَكَتُمْ فَقَالَ لَهَا مَا يَبْكِيكُمَا أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ رَأَيْتِي لَا أَجِزِي أَيْتِي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ أَجْزِي أَنْ أَلْجَأِي قَدَا لَقَطْعِ مِثْ السَّكَاوَةِ فَمَجَّجَتْهُمَا عَلَى الْبَيْتِ وَفَجَعَلَا فَيَكِيَانِ مَعَهُمَا۔

(رواه مسلم)

۵۴۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ

الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَمَنْ فِي الْمَسْجِدِ عَائِشَةُ رَأْسُهُ
يَكُونُ حَتَّى أَهْلِي نَحْوًا لِمَنْ يَرِثُ سَتَدَى عَلَيْهِ
وَأَتَتْهَا قَالَتْ وَالَّذِي لَقِيتُ سَيِّدِي إِنْ لَمْ يَكُنْ
إِلَّا الْعَوَظُ مِنْ مَتَابِي هَذَا ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ عَمَّا
عُوضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَلَيْلَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ
قَالَ كَلِمَةٌ يَنْطَلِقُ لَهَا أَحَدٌ عَمَّا فِي يَكُونُ رَكْعَتٌ
عَيْنَاهُ كَسَبِي ثُمَّ قَالَتْ بَلْ نَعْبُدُكَ يَا نَبِيَّ
وَأَهْلَ بَيْتِكَ وَآلِ قُرَيْشٍ وَأَهْلَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ
قَالَ ثُمَّ هَبْطَ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۱۴ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ
رَأْسَهُ عَائِشَةَ رَأْسَهُ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَتْ لَقِيتُ إِيَّاهُ فَقَبَّلَتْ
قَالَ لَا تَفْعَلِي قَالَتْ أَوَّلَ أَهْلِي لِأَجْلِ فِي فَضِيحَتِ
فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْتَ ابْنَ بَكِيَّتٍ ثُمَّ فَضِيحَتِ
قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ قَدْ لَقِيتَ لَيْلَتَهُ
فَبَكَيْتِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلِي قَالَتْ أَوَّلَ أَهْلِي لِأَجْلِ
فِي فَضِيحَتِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ إِذَا سَأَلَ نَصْرًا لِلَّهِ وَالْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ
الْيَمَنِ هُمَا رَأَى أَفْئِدَةً وَالْإِيمَانُ بِمَا رَأَى
وَالْحِكْمَةُ بِمَا رَأَى

(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۱۵ وَكَانَ عَائِشَةُ أَنَّهَا قَالَتْ وَرَأْسَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ
لَوْ كَانَ وَآلَا حَتَّى فَاسْتَغْفِرَ لَكَ وَأَدْعُوا لَكَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاسْتَغْفِرَ لَكَ وَاسْتَغْفِرَ لَكَ
تَعْبِي مَوْتِي فَلَوْ كَانَ ذَاكَ لَطَوَّلْتُ الْخَيْرَ مَوْتِي

لئے جس میں آپ کا دھرم تھا اہل اللہ ہم مسجد میں تھے اہل سرہانہ سے
سے چلی باندھ رکھی تھی۔ آپ منبر کی طرف مائل ہو کر اس پر جلوہ افروز
ہوئے اہل ہم آپ کے پیچھے گئے۔ فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے
تھمنے میں میری جان ہے میں اس جگہ سے بھی زمین کو ترک نہ کر رہا ہوں۔
پھر فرمایا کہ ایک بندے پر دنیا اہل اس کی زیست پیش کی گئی تو اس نے
اسمت کو پسند کر لیا کیسا بیان ہے کہ اس بات کو حضرت ابو بکر صدیق
دوسرا نہ سمجھ سکا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ گئے اور دسے گئے پھر
کہا:۔۔۔ بلکہ یا رسول اللہ! ہم اپنے باپوں، اپنی ماؤں، اپنی جانوں
اور اپنے مالوں کو آپ کے ذمہ میں دے دیتے۔ راوی کیسا بیان
ہے کہ پھر آپ اُتر گئے اور اس وقت تک پھر اس پر جلوہ افروز نہ ہو سکے۔

(دارمی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب
سورہ النصر نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ
کو بلا کر فرمایا:۔۔۔ مجھے میری وفات کی خبر دی گئی ہے۔ وہ زمین تو فرمایا
نہ روئے کیونکہ میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی
ہو۔ پس وہ جس پر بیٹھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات
میں سے بعض نے انہیں دیکھ لیا تھا لہذا کہا کہ اسے فاطمہ! ہم نے نہیں دلتے
اور پھر منہ دیکھا کہ کہہ ضرور نے مجھے بتایا کہ آپ کو اپنی وفات کی
خبر دی گئی ہے تو میں رو پڑی۔ فرمایا نہ روؤ کیونکہ میرے گھر والوں میں
سے سب سے پہلے تم مجھ سے ملنے والی ہو، تو میں، منی پڑی۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خبر سورہ النصر سے پہلے
حاضر بارگاہِ جہنم نے تو فرمایا کہ وہ دل کے نرم نہیں کیونکہ ایمان۔ یعنی اللہ
محبت بھی ایمانی ہے۔

(دارمی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
انہوں نے کہا کہ ہائے میرا سر۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ یہ بات ہے تو اگر میں زندہ رہا تو تمہارے لیے استغفار اللہ دعا کروں گا جو
عائشہ عمن گوارا ہو جس کو ہائے ہلاکت۔ خدا کی قسم میں گمان کرتی ہوں
کہ آپ میری موت چاہتے ہیں، اگر ایسا ہوگا تو وہ آپ کا آخری دن ہوگا اور

مَعْرِضًا بَعْضُ أَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنَا وَرَأْسُكَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ لِي أَنْ يَكُونُوا بَيْنِي وَأَعْمَدَانِ يَقُولُ الْغَائِلُونَ أَوْ يَسْتَعِي الْمُنْتَمُونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا بَنِي اللَّهِ وَيَا بَنِي الْمُؤْمِنِينَ أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ دُورَ بَنِي الْمُؤْمِنِينَ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۱۷ وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ مِنَ الْبَقِيعِ فَدَحَنِي وَأَنَا أَحَدُ صِدَاقًا وَأَنَا الْكَوْلُ وَرَأْسُكَ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ وَلَا رَأْسُكَ قَالَ فَمَا ضَرُّكَ لَوْ مِتُّ قَبْلِي صَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَكَفَفْتُكَ فَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ قُلْتُ لَكَ فِي بَيْتِكَ وَاللَّهُ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي فَهَرَسْتُ فَيُرِي بَعْضُ رِجَالِنَا لَكَ قَتَبَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَيَّعَ فِي دُجْعَةَ الدِّيَارِ مَاتَ فِيهِ - (رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

۵۴۱۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْقُرَشِيِّ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَا أَحَدٌ لَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَتَّى تَمُوتَ عَنْ أَبِي الْقَعْرَاءِ قَالَ لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَاهُ خَبْرِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَ إِلَيْكَ نَكْرِيئًا لَكَ وَتَشْرِيقًا لَكَ خَافَتُ لَكَ بِسُوءِكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ لَيْدِيئًا يَا جَعْفَرُ بَلْ مَعْمُومًا وَأَجِدُنِي يَا جَعْفَرُ بَلْ مَكْرُومًا لَمَّا حَمَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ كَرِهًا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ لَمَّا حَمَاهُ الْيَوْمَ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَحَبَّاهُ

اپنی دوسری بیوی سے آرام پاسے لگیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اصل سخت درد تو میرے دل میں ہے اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ اگر کمرہ آج کے صاحبزادے کو نکال کر دل جہد مقدمہ کروں لیکن بات بنانے والے بات بناتے اور تنا کرنے والے تنا کرتے۔ پھر میں نے کہا کہ اللہ انکار کرے گا اور مسلمان دفع کریں گے یا اللہ دفع کرے گا اور مسلمان انکار کریں گے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز بیچ میں ایک جنازہ دفن کرنے کے بعد میرے پاس تشریف لائے اور میری سرور دھول کرنے لگی اللہ نے کہا اچھے سرور۔ فرمایا بلکہ اسے عائشہ اس سرور تو درحقیقت مجھے ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیا نقصان اگر تم سے پہلے تم میری جاؤ تو میں نہیں غم و کھن دوں گا، تم پر غنا نہ چوں گا اور تمہیں دفن نہ کروں گا۔ میں عرض کر رہی تھی کہ گویا خدا کی قسم یہی وہ شخص ہوتا ہے کہ آپ نے گریہ کر لیا تو میرے گھر میں آپ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ آرام فرمائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قسم یہی فرمائی۔ پھر آپ کا سر من شروع ہو گیا جس میں دس سال ہوا۔ (دارمی)

بحضرت محمد بن ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہ قریش کے ایک آدمی نے ان کے والد محترم علی بن حسین کے پاس آکر کہا کہ کیا میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث نہ سنائوں؟ آپ نے کہا: نہ کیوں نہیں، میں ابو القاسم کی حدیث سناتیے۔ کہا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ اے اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں آپ کی قدر و منزلت دکھانے اور پرہیز کرنے کے لیے بھیجا ہے، حالانکہ وہ ایسے آپ سے زیادہ جا شایہ ہے، فرمایا کہے کہ حال کیا ہے؟ فرمایا کہ اسے جبریل نے آپ کو مضمون پاتا ہوں اسے جبریل میں اپنے آپ کو تکلیف میں پاتا ہوں۔ پھر وہ سرور حاضر بارگاہ ہوا کہ وہی عرض کیا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا جو پہلے روز دیا تھا۔ پھر پھر سرور حاضر بارگاہ ہوا کہ وہی عرض کیا کہ میرے روز کیا تھا ادا اپنے حسب سابق جواب دیا۔ پھر ایک اور فرشتہ آیا جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے اور وہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار ہے اور ہر فرشتہ ایک

مَعَكُمْ مَلَائِكُ يَقُولُ لَهُ اسْمَعْ هَیْلٌ عَلٰی مَا نَزَّلَ الْاَنْفُ
مَلَائِكُ كُلُّ مَلَائِكُ عَلٰی مَا نَزَّلَ الْاَنْفُ مَلَائِكُ فَاسْتَاذَنْتْ
عَلَيْهِمْ فَسَاؤَ لَهُ عَمَلٌ ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ هَذَا مَلَائِكُ لَوْ
یَسْتَاذِنُ عَنْكَ مَا اسْتَاذَنَ عَلٰی اَدْرِیْیَ لَکُمْ وَلَکَ
یَسْتَاذِنُ عَلٰی اَدْرِیْیَ بَعْدَکَ فَقَالَ اسْتَاذِنْ لَکَ
فَاَوْثَقْ لَکَ کَسْرٌ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ
اِلٰهَ اَرْسَلْنٰی بِالْبَلَدِ قَوَانِ اَمْرٌ یَّحِیُّ اَنْ اَقْبِضَ نَفْسَکَ
فَبَقِیْتُ وَاِنْ اَمْرٌ یَّحِیُّ اَنْ اَتْرَکَ تَرْکَکَ فَقَالَ
فَنَقَعْتُ یَا مَلَکُ الْمَوْتِ قَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَمْرٌ
وَاَمْرٌ اَنْ اُطِيعَکَ قَالَ فَتَنظُرُ الشَّیْءُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَلٰی جِبْرِیْلُ فَقَالَ جِبْرِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ
اِلٰهَ قَدْ اسْتَاذَنَ لَیْ یَقَاوِمُکَ فَقَالَ الشَّیْءُ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَلَکُ الْمَوْتِ اَمْرٌ لِمَا اَمْرٌ یَّحِیُّ
فَقَبِضَ رُوْحَہُ فَلَمَّا تَوَقَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَآءَتِ الْمَعْرِیَةُ سَمِعُوْا صَوْتًا قَوْنِ
لَا حَیْۃَ الْبَیْیَتِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْیَتِ رَحْمَۃُ
اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اِنَّ فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ کُلِّ مُصِیْبَةٍ
وَخَلَقَ قَوْنِ کُلِّ هَآلِکٍ وَدَرَجَاتٍ مِنْ کُلِّ قَاوِمٍ
لِّمَا لَلّٰهُ قَا نَعْمًا قَدَیْکَ فَاَرْجُوْا فَرَاثَہَا الْمَصَابِ
مَنْ حُرِمَ الشَّوَابَ فَقَالَ عَلِیُّ اَتَدْرُوْنَ مَنْ
هَذَا هُوَ الْخَصْرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ

(رَوَاهُ الْاَبُو بَکْرِ فِي دَلَالِیْلِ النُّبُوَّةِ)

لاکھ فرشتوں کا سردار ہے۔ اُنہوں نے آپ سے اجازت مانگی اُنہوں میں سے
پہچھا۔ پھر حضرت جبریل نے کہا کہ یہ ملک الموت ہیں آپ سے اند کئے کی اجازت
مانگ رہے ہیں۔ اور اُنہوں نے آپ سے پہلے کسی آدمی سے اجازت طلب کی
اُنہوں نے کہا کہ کسی سے اجازت طلب کر لیں گے، انہوں نے اجازت سے دیکھے۔
پس آپ نے انہیں اجازت سے دی۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا پھر عرض کر رہے
ہوئے یہاں مستند اچھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے، اگر آپ
اپنی روح قبض کرنے کا حکم فرمائیں تو قبض کر لیں گا اور اگر چھوڑنے کا حکم فرمائیں
تو چھوڑ دوں گا۔ فرمایا کہ اسے ملک الموت اتم رسا کر دے، عرض گزار جبر
ہاں اچھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور حکم فرمایا گیا ہے کہ آپ کا حکم مانوں۔
راوی کو بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی
طرف دیکھا۔ حضرت جبریل عرض گزار ہوئے اے یا محمد! اللہ تعالیٰ آپ سے ملاقات
کا خواہش مند ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ملک الموت سے فرمایا
کہ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ پس اُنہوں نے روح مبارک قبض کر لی۔
جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور نصرت کا
دلت آیا تو کانائٹہ اقدس کے ایک گوشے سے آواز سنی گئی کہ اے گھر
والو! تم پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اللہ اس کی برکتیں۔ اللہ کے لیے
ہر مصیبت میں صبر کرنا ہے اور ہر فزت ہونے والے کا غلظہ ہے اور ہر
گزر جانے والی چیز کا بدلہ ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اُنکی سے امید
رکھنا کہ مصیبت نہ رہے جو ثواب سے محروم رہا۔ حضرت علی نے
فرمایا۔ جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ حضرت خضر علیہ السلام۔ روایت کیا

۱۷۱

(یہ پہنچنے والے دلیل الہیہ میں)

بَابُ

بَابُ

پہل فصل

۵۷۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُنَاوِزُ دُرَّهُمَا وَلَا شَاةَ
وَلَا بَعِيزًا وَلَا أَوْصَى يَشَى ۝

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۰ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ
مَا تَكْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشَّةً
مَوْتَمِرَةً وَيُنَاوِزُ وَلَا دُرَّهُمَا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا
إِلَّا بَخْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ وَيَسْلَحُهُ وَارِضًا جَعَلَهَا
صَدَاقَةً ۝

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۷۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتَسِمُوا دُرَّتِي وَيُنَاوِزُ
مَا تَكْرَهُ بَعْدَ تَقْدِيرِنَا فِي دُمُونَةٍ عَامِرَةٍ
فَهُوَ صَدَاقَةٌ ۝

(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۷۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُورِثُ مَا تَكْرَهُ صَدَقَةٌ
(مُسْنَدُ عَلِيٍّ)

۵۷۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ أَرَادَ اللَّهُ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً
أَمَرَهُ قَوْمٌ حَبَادِمَ فَبَصَّ يَدَيْهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهَا
لَهَا كَرَاهًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةً
أَمَرَهُ عَدُوُّهَا فَرَبَّيْتَهَا حَتَّى قَاتَلَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ
فَأَقْرَعَ عَيْنَيْهِ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كُنَّا بُوْكَ وَغَضَّوْا
أَمْرَهُ ۝

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ تَقْسِمَ مُحَمَّدٌ
بَيْنَهُمْ لِيَأْتِيَنَّهُ عَلَى أَحَدِهِمْ يَوْمٌ وَلَا يَأْتِيَنَّهُ
لَنْ يَأْتِيَنَّهُ أَحَدٌ إِلَّا بِرِجْلٍ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالٍ مَعَهُمْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی دینا اور ہم اور ہماری اور اذیت نہیں
بھڑا اور کسی چیز کی دینت نہ فرماں۔

(مسلم)

حضرت جریرؓ کے بھائی حضرت عمرؓ کی حالت رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے روایت ہے کہ وہاں کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے پاس دینا اور ہم اور ہماری غلام کوئی چیز نہ تھی ماسوائے ایک سینہ خمر
اپنے ہتھیل اور زمین کے جو سب چیزیں صدقہ کر رکھی تھیں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جس بیویوں اُس میں سے کوئی دینا
تقسیم نہیں کیا جیسے گا بلکہ میری بیویوں کے خون اور میرے مالوں
کی تحوا سے جو بھی وہ صدقہ ہے۔ (مسند علی)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا کوئی دولت نہیں ہوتا اور ہم چھوٹی
وہ صدقہ ہے۔ (مسند علی)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کی
است پر تم فرمایا چاہتا تو ان کے نبی کو ان سے پہلے تمہیں فرماتا تو وہ ان
کے لیے جہنم کی آگ بن جاتا۔ اور جب کسی امت کو ہلاک
کرنا چاہتا تو اس کے نبی کی زندگی میں اسے عذاب دیتا کہ ہلاک
ہوتی دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں جیسے انہوں نے جھٹلایا اور اس
کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اُس ذات کی جس کے تپنے
میں محمد مصطفیٰ کی جان ہے، ایک روز اسے لگا کر بھے مزد بکھوئے۔ پھر
بھے دیکھا اور گھر والوں سے زیادہ پیارا ہو گا جب کہ اُن مال اُن کے
ساتھ ہو۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل کا بیان

پہل فصل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس معاملہ میں قریش کے تابع رہیں گے کہ مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع ہوں گے انھیں گے کہ انھوں کے تابع ہوں گے۔

(متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھلائی اور خیر میں قریش کے تابع ہوں۔

(مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عیشہ غلامت قریش میں رہے گی جب تک ان میں دُعا آدی بھیجی جاتی ہے۔

(متفق علیہ)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ غلامت قریش میں رہے گی جو ان کی مخالفت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے سنہ کے بل اوندھا کرے گا جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔

(بخاری)

حضرت جابر بن سمور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر اللہ غلامت تک اسلام متواتر غالب رہے گا اور وہ سب قریش سے ہوں گے۔ دوسری روایت میں ہے کہ جیسے لوگوں کا کام جاری ہے گا جب تک ان کے بارے حکمران ہوں گے جو مکہ قریش سے ہوں گے۔ ایک اور روایت میں کہ وہی جیسے قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی یا ان

۵۴۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ النَّاسُ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمِينَ تَبِعُوا مُسْلِمِيهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبِعُوا كَافِرِيهِمْ۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ النَّاسُ تَبِعُوا لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(رواہ مسلم)

۵۴۲۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَشْيَاءٌ۔

(متفق علیہ)

۵۴۲۸ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى سَجْدَةٍ مِمَّا أَتَى مِنَ الْبَيِّنَاتِ۔

(رواہ البخاری)

۵۴۲۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ إِسْلَامُ عَرَبٍ إِلَى أَهْلِ عَشْرَةِ خَلِيفَةٍ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا وَضَعْنَا مَا وَضَعْنَا إِلَّا عَشْرَ رِجَالٍ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَزَالُ الدِّينُ مَا وَضَعْنَا حَتَّى

لَقَوْمًا شَاعُوا أَدِمْحُونَ عَلَيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً
وَعَلَيْهِمْ مِنْ قُرَيْشٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۰ وَعَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارٌ رَعَى اللَّهُ كَهَا وَاسْلَمَ سَامِقًا
اللَّهُ وَغَصِيَّةٌ غَصَبَتِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجَمِيعَةُ
وَمُزَيْنَةُ وَاسْلَمَ وَغِفَارٌ وَاشْجَعُ مَوَالِي كَيْسٍ
لَهُمْ مَوَالِي دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۲ وَعَنْ أَبِي تَبُوكَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمَ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَ
جَمِيعَةُ خَيْرِ بْنِ بَنِي شَيْبَةَ وَبَنِي عَامِرٍ وَ
الْحُلَيْمِيَّةِ بَنِي أُسَيْدٍ وَغَطَفَانَ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَبَّ بَنِي
تَيْمِيزٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثَ سِمَكٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمَكَةٌ يَقُولُ هُمَا أَشَدُّ
أُحَبِّبُ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ وَحَاجَاتُ صَدَقَاتِهِمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُونَا
صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيحَةً قَتَلَهُمْ عِشْرًا
عَاشِرَةً فَقَالَ أَعْيَنْتَنِي فَإِنَّهَا مِثْرٌ ذُلْدِي
إِسْلَامِيَّةٌ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

پر بارہ خلفاء جنوں گے جو سائے قریش سے ہوں گے

(متفق علیہ)

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر غفار قبیلہ کے رسول اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا
اسلم قبیلہ کو اللہ تعالیٰ نے سلامت رکھا اور غصیہ قبیلہ نے اللہ اور اس کے
رسول کی نافرمانی کی -

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قریش، انصار، جمہور، مزینہ
اسلم، غفار اور اشجع بچے قریشی - اللہ اور اس کے رسول کے سوا ان کا
کوئی دوست نہیں ہے -

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اسلم، غفار، مزینہ اور جمہور چاروں
بنی تیمیم سے بہتر ہیں نیز بنی عامر اور غطفان سے بھی -

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں یا توں کے
باعث میں ہمیشہ بنی تیمیم سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے میری
امت میں یہ دجال ہر سب سے سخت ہوں گے - ان کے صدقے کئے تو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ چھادی قوم کے صدقے ہیں -
ان میں سے ایک روزی حضرت عائشہ کے پاس تھی تو فرمایا کہ
اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہے -

(متفق علیہ)

دوسری نسل

۵۴۳۴ عَنْ سَعْدِ بْنِ الشَّيْبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

قَالَ مَنْ يُرِدْ هَذَانَ فُرَيْشَ أَهَاتَهُ اللَّهُ -
(رداء الترمذی)

۵۴۳۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَّتْ أَذَى فُرَيْشَ تَكَلَّاهُ قَادِي أَجْرَهُمْ كَوَالًا -

(رداء الترمذی)

۵۴۳۶ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْجَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ الْأَسَدُ الْأَشْجَرِيَّ لَا يَفْرُدَنَّ فِي الْوَقَاتِ وَلَا يَفْشُونَ وَهُمْ مَتَّى وَأَنَا مِنْهُمْ (رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَزِمُوا اللَّهُ فِي الْأَرْضِ يَرْبُتُ النَّاسُ أَنْ يَفْشُوهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْكَبَهُمْ وَلَمَّا يَفْشَى عَلَى النَّاسِ لَمَنَّا يَهْدُونَ الدُّرُومَ يَأْتِيَنَّ أَنْ كَانَ أَرْدَى وَأَيُّ لَيْتَ أُنِّي كَانَتْ أَرْدِيَّةً -

(رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۸ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَ أَشْيَاءَ تَوَقُّفٌ وَبَنِي خَيْفٌ وَبَنِي أُمَيَّةَ -

(رداء الترمذی) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ غَرِيبٍ

۵۴۳۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوَقُّفٍ كَذَا أَبٌ ذُمَيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُنْكَارُ رُبْتُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالسَّيِّدُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ وَقَالَ هُشَامُ بْنُ سَهْلَانَ أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ مِنْ صِدْقَاءِ بَنِي مَالِكٍ أَلْفٍ وَخَمْسِينَ أَلْفًا -

(رداء الترمذی) وَبَدَأَ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّبِيعِ قَاتِلَ أَسْمَاءَ

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فُرَیْش کی اہانت کا ارادہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو ذلیل کر دے گا۔
(ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! فُرَیْش کے پہلے لوگوں کو عذاب پہنچایا تو ان کے پچھلے لوگوں پر عذاب نہیں فرما۔
(ترمذی)

حضرت ابو عامر اشجری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا قبیلہ اسد اشجری کا ہے جو نہ جہاد کے وقت بھاگیں اور نہ غیبتوں میں خیانت کریں اللہ! وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں۔ اس سے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہاکہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قبیلہ ازدولے زمین میں اللہ کی فرج کریں۔ لوگ انہیں بہت کرنا چاہیں گے جب کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں چاہے گا بلکہ انہیں رخصت کرے گا اور ان پر ایک نام ایسا عرصہ آئے گا جب کہ آدمی کہے گا کہ کاش! میرے قاتل جان ازدی ہوتے۔ کاش! میری اپنی جان ازدی تھیلے سے جڑیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہاکہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ تین قبائل کرنا پسند فرماتے تھے: یثیف، بنی عقیلہ اور بنی امیہ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اللہ کہاکہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یثیف میں ایک بہت جھوٹا اور ایک بہت برا ظالم ہے بعد ازاں بنی عقیلہ نے فرمایا: کہہ جاں کہے کہ بہت جھوٹا تو مختار بن ابی عقیلہ ہے اللہ بہت برا ظالم تھا بنی یثیف ہے ہشام بن سنان نے فرمایا: حجاج نے جن کو باندھ کر قتل کیا، لوگوں نے شمار کیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار تک پہنچی۔

(ترمذی) اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو حضرت اسماء نے فرمایا: وہ بچک رسول اللہ

كُنْتُ مَا عَلِمْتُ مَرَامًا قَرَامًا وَصَوَّلًا لِلرَّحْمَةِ أَمَا
وَاللَّهِ لَا مَرَّةَ أَنْتَ شَرُّهَا لَأَمَّةُ سُوءٍ وَفِي رِدَائِهِ
لَأَمَّةُ سُوءٍ ثُمَّ لَقَدْ عَمِدَ اللَّهُ بَيْنَ عَمْرٍ قَبْلَهُ الْحَكِيمُ
مَوْقِفٌ عَنِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ فَإِنْ رَسَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْتَرْ
عَنْ جَدِّهِ قَالَتُ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ رَسَلْنَا
أَوْسَمَ اسْمًا رُسُلًا أَيْ جَعَلْنَا قَابَتُ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ
عَلَيْهَا الرُّسُولَ لَتَأْتِيَنِي أَوْ لَا يَحْتَكِرُ إِلَيْكَ مَنْ
يَسْعِيكَ بِكُرْدِيكَ قَالَ قَابَتُ وَقَالَ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَهَاجَتْ رَأَتْ مَنْ يَسْعِيَنِي
بِكُرْدِي قَالَ فَقَالَ أَرُونِي رُسُلِي فَكُنْتُ
أَعْلَمُهُ ثُمَّ أَلْطَفَ يَتَوَدَّدُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا
فَقَالَ كَيْفَ لَا يَسْعِيَنِي صَنَعْتُ بِعَمَدٍ وَاللَّهُ قَالَتْ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَكُنْتُ دُنْيَا هُوَ فَاسْتَدَاعَ إِلَيْكَ
الْحَزَنُ لَكَ بَلَّغَنِي أَنَّكَ تَشْرُو لَهَا يَا ابْنَتَ ذَاتِ
النُّطْقَيْنِ أَمَا وَاللَّهِ ذَاتُ النُّطْقَيْنِ أَنَا
أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ بِهِمْ أَرْقَمُ طَقَامِ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْعَامًا أَيْ بِكُرْدِي مِنَ الدَّوَابِّ
وَأَمَّا الْأَعْرَفِي فَقَالَ الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا تَسْتَعْرِفِي
عَنْهُ أَمَّا لَأَنَّ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا أَنَّ فِي تَقْرِيفِ كَذِبًا وَمُبِيرًا فَاتَّكَابُ
كُرْدِيْنَا هُوَ وَأَمَّا السُّيُودُ فَلَا رَحْمَةَ لَكَ إِلَّا دِيَاكَ قَالَ
فَقَامَ عَنْهَا فَكُرْدِيْنَا جَعَلَهَا -

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۹۹ هـ وَعَنْ تَارِخِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَا رَجُلَانِ
فِي وَفْتَرَيْنِ الذُّبَيْرِ فَقَالَ لَرَأَى النَّاسَ صَنَعُوا مَا
سَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْعَامًا يَسْعِيكَ أَنْ تَحْزَمَ فَقَالَ
يَسْعِيَنِي لَأَنَّ اللَّهَ حَزَمَ عَلَيَّ دَمْرَ أَخِي الْمُسْلِمِ قَالُوا
أَلَمْ يَكُنِ اللَّهُ تَعَالَى دَقَّ يَتَوَدَّدُ حَتَّى لَا تَكُونَ وَفْتَرَيْنِ

آپ کو لڑا جاتی ہے درحقیقت وہ خود کئی ہے ایک روایت میں ہے کہ اپنے
گروہ کو پھر حضرت عبداللہ بن عمر سے ملے۔ پس تھاج کو حضرت عبداللہ
نصیحت فرمائی کہ تم کو نہانے کی خبر پہنچی تو آدمی بیچ کر انہیں لکڑی سے اتر دیا اور
بہرہ کی قبروں میں ڈال دیا۔ پھر ان کی والدہ عمر سے حضرت اسماء بنت ابوبکر کو
بجلیا تو انہوں نے اُسے سے انکار کر دیا۔ اُس نے دوبارہ قاصد بھیجا کہ میرے
پاس آ جاؤ ورنہ اس آدمی میں جو نہیں سر کے بالوں سے بکڑ کر کے اُسے لگا
انہوں نے لنگہ کیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی جب
تک وہ آدمی نہ آجائے جو مجھے سر کے بالوں سے بکڑ کر تیرے پاس نہ لے
جائے۔ اُس نے کہا کہ مجھے میرے جیسے رکھاؤ۔ پس اپنے جیسے اپنے اور اکرنا
بہرا پلا یہاں تک کہ اُن کے پاس پہنچ گیا کہا تم نے دیکھا کہ میں نے اللہ کے
دشمن کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ فرمایا میں نے دیکھا کہ تو نے اُس کی دنیا نزل
کر دی اور اُس نے تیری عاقبت برسرِ کردی مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو
اُس سے اپنا ذات انطا تین اکتا تھا۔ خدا کی قسم میں واقعی دگر کر بدوں
والی ہوں۔ ان میں سے ایک تودہ ہے جس کے ساتھ میں نے جائزوں
سے مخالفت کی خاطر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر
کے لیے کھانا بنا دیا تھا اور دوسرا کہ ہند ہی ہے جس سے کوئی عورت بے
نیاز نہیں ہوتی۔ اگاہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے
ارشاد فرمایا تھا کہ شرف میں ایک بہت بڑا جھوٹا اور ایک بہت
بڑا ظالم ہے۔ پس بہت بڑے جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا لیکن بہت
بڑے ظالم کے سلق بہر اہمال نہیں تھا کہ وہ یہی ہے ماری کا بیان
ہے کہ وہ اُن کے پاس سے اٹھ کر بڑا اور اٹھائیس کوئی جواب
نہ دیا۔

درستم

ہم سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر کی جگہ کے اہل ان حضرت
ابن عمر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر دگر آدمی عرض گزار ہوئے،
لوگوں نے جرح کیا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا، آپ حضرت عمر کے صاحبزادے تھے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی ہیں آپ کو باہر نکلتے سے کیا چیز
دکھتی ہے؟ فرمایا مجھے یہ چیز دکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر میرے مسلمان بھائی
کا خون حرام فرمایا ہے۔ دونوں نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ اُن سے

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ لَهَا حَتَّى كَيْفَ تَكُنْ فِتْنَةً وَقَالَ
الْبَاقُونَ يَتَوَقَّعُونَ كَيْفَ تَكُونُ فِتْنَةً وَكَيْفَ تَكُونُ الْبَاقُونَ لِيَحْيَا اللَّهُ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ
عَمِيٍّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ إِنَّ دَوَّسًا قَدْ هَمَّكَتْ عَصَتِ وَأَبَتْ فَأَدْمُ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّ يَدَ عَدُوٍّ عَلَيْهِمْ فَقَالَ
اللَّهُمَّ اهْزِلْ دَوَّسًا وَأَبْ يَوْمَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَبُوا الْعَرَبَ لِيُثَلِّثَ لِي فِي
عَرَبِيٍّ وَالْعَرَبُ أُنْجِيَتْ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَمْعَةِ عَرَبِيٌّ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

پہلی نسل

۵۴۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي قُلُوبُ
أَنْ أَحَدَكُمْ أَنْفَنَ وَمِنْ أَحْيَا ذَهَبًا مَا بَلَّغَ مَدَّةَ
أَحْيَا هُمْ وَلَا نَصِيفَةً -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۵۳ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ رَفَعَهُ يَقُولُ السَّمَاءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَتْ كُنُوزًا
مَا يَذْكُرُهُ رَأْسُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ
أَمَّةٌ لِلْسَّمَاءِ فَرَأَى ذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ

نور یہاں تک کہ فتنہ زدہ ہے (۱۹۳۱۲) حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ہم
اُن سے ڈرے یہ یہاں تک کہ فتنہ زدہ ہو اور دین صرف اللہ کے لیے ہو گیا۔
اور تم اُن لوگوں سے ڈرنا چاہتے ہو کہ فتنہ برپا ہو اور دین غیر اللہ کے لیے
ہو جائے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طفیل
بن عمرو رضی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض
گئے کہ میرے کرٹیک دس ہلاک ہوئے، نامرمانی کی اور انکار کیا، لہذا اللہ
تعالیٰ سے اُن کے خلاف دلیکیجے، لوگوں نے گمان کیا کہ آپ اُن کے خلاف
دعا فرمائیں گے لیکن کہا کہ اسے اللہ دوس کو ہدایت فرما اور انہیں میرے
پاس پہنچائے۔ (مسند علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین باتوں کے باعث اہل عرب سے محبت
رکھ کر کہہ میں عربی ہوں، قرآن مجید عربی میں ہے اور اہل بیت کی زبان عربی
ہوگی ہدایت کیا جائے جتنی نے شعب الایمان میں۔

صحابہ کرام کے مناقب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی صحابی کو گالی ددو
کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کو دھتکے برابر بھی سنا خفا کرے تو اُن کے ایک
صاع بلکہ نصف صاع کے ثواب کو بھی نہیں پیئے گا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ابو بردہ نے اپنے والد محترم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ سرافند کی کو
اکثر آسمان کی طرف اٹھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ سنا آسمان کے لیے باطن
اس میں جب سنا ہے پتے جائیں گے تو آسمان پر راق ہو جائے گا جس کا اُس
سے وعدہ کیا گیا ہے۔ میں اپنے صحابہ کے لیے امن جوں جب میں چلا جاؤں گا

يَكُونُ لَهُمْ فِيهَا نِسَاءٌ يُكُونُهُمْ نِسَاءً بَعْدَهُمْ قَوْمٌ
يَكُونُهُمْ فِيهَا وَلَا يَسْتَنْبِطُونَ وَيَكُونُونَ وَلَا
يَكُونُونَ وَيَسْتَنْبِطُونَ وَلَا يَكُونُونَ وَيَكُونُونَ
السَّمَنُ فِي رِوَايَةٍ وَيَكُونُونَ وَلَا يَكُونُونَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
تَمَرُ يَخْلُفُ قَوْمٌ يَكُونُونَ السَّمَانَةَ.

کے ساتھ والوں کا پھر ان کے ساتھ والوں کا۔ پھر ان کے بعد ایسے لوگ ہوں
گے کہ گواہی دیں گے اور انہیں گواہ بنایا نہیں جائے گا۔ غیبات کریں گے اور
انہیں بنائے جائیں گے۔ بعد میں گئے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان پر
مٹایا پھا جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ حلف اٹھائیں گے اور ان سے قسم لی
نہیں جائے گی (متفق علیہ) کہ ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ سے ہے
کہ پھر بعض اسی قوم آئے گی جو مٹا پے کو پسند کریں گے۔

دوسری فصل

۵۴۵۹ عَنْ عَبْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُهُمْ ثُمَّ يَنْظُرُ
الْكُذِبُ حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لِيَحْلِفَ وَلَا يَسْتَحْلِفُ
وَيَشْهَدُ وَلَا يَسْتَشْهَدُ إِلَّا مِنْ سَرٍّ لَا يَخْبُوهُ
الْجَنَّةُ فَمَنْ لَمْ يَرِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ
الْفَقْدِ وَهُوَ مِنَ الْإِثْنَيْنِ الْبَعْدُ وَلَا يَخْلُوتُ
رَجُلٌ بِأَمْرَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَلَاثَةٌ مِنْ سَرِّهِ
حَسَنَةٌ وَسَاءَةٌ سَيِّئَةٌ فَهُوَ مُؤْمِنٌ رَدَّاهُ النَّاسُ
فَلَا سَادَةَ صَوِيحٌ وَرَجُلٌ رَجُلٌ الصَّحِيحُ لَا
أَبْرَاهِيمَ مِنَ الْحَسَنِ الْفَتَحِي لَوْ يُعْرِجُ عَنْهُ
الْشَّيْطَانُ وَهُوَ لَقَدْ كَبُرَتْ.

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر صحابہ کی عزت کر دو کہ وہ تم میں بہترین ہیں پھر
ان کے ساتھ والے، پھر ان کے ساتھ والے، پھر جو حلف غالب ہو جائے گا وہاں
تک کہ کوئی قسم نہ لے گا اور اس سے قسم طلب نہیں کی جائے گی اور گواہی دے گا
جب کہ گواہی اس سے طلب نہیں کی جائے گی۔ انکا جو چاہو جس کو عزت
کے اندر جلا خوش کرنا ہے و سعادت کو لایم پڑے کیونکہ اکیلے کے ساتھ
شیطان ہے اور وہ سے دھڑکتا ہے اور کوئی کسی عزت کے پاس نہیں
درست کیونکہ ہر شیطان ہوگا۔ پس کوئی ایسی لگے اور بڑائی کو نہ بھگے نہ
مؤمن ہے (مسائل) اور اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال بخاری
والے میں سوائے ایک ابوالقاسم بن منی مثنیٰ کے کیونکہ شیطان نے اس سے
تحریر نہیں کی لیکن وہ ثقہ ثبت ہے۔

(مسائل)

۵۴۵۴ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ مَسْأَلَةً رَأَى أَدْرَى مِنْ
نَائِي - (رَدَّاهُ الدَّرَوَيْدِيُّ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے بھوکھا
بچے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (ترمذی)

۵۴۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فِي أَهْلِ
أَنَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَهُمْ عَرَضًا وَمَنْ
بَعْدِي كَمَنْ أَهْلَهُمْ فَيُحْيِي أَهْلَهُمْ وَمَنْ أَبْقَاهُمْ
فَيُبْقِيهِمْ أَبْقَاهُمْ وَمَنْ أَذَى أَهْلَهُمْ قَدْ أَذَى
وَمَنْ أَذَى قَدْ أَذَى اللَّهُ وَمَنْ أَذَى اللَّهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے ہاں میں اللہ سے ڈرنا
میرے صحابہ کے ہاں میں اللہ سے ڈرنا۔ میرے بعد انہیں نشانہ بنالینا روبرو
ان سے محبت کرنا ہے تو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث محبت کر لیں اور
جو ان سے عداوت رکھتا ہے تو مجھ سے عداوت رکھنے کے باعث عداوت
رکھتا ہے۔ جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے

كَيْفَ يَكُنْ أَنْ يَأْخُذَهُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

۵۴۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمْرِي كَالْيَمِينِ فِي الْعَقْدِ وَلَا يَصْلَحُ الْعَقْدُ إِلَّا بِالْيَمِينِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ وَلَمْ يَكُنْ ذَكِيْفٌ نَصْلُهُ -

(رَوَاهُ فِي تَرْغِيبِ السُّنَّةِ)

۵۴۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا أَحِبَّ قَوْمٍ أَصْحَابِي يَمُوتُ بِأَرْضِهِ إِلَّا بَيْتًا قَاتِلُوا وَلَا تَهْمُوهُمَا الْقِيَمَةَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ) وَفَرَّكَ حَدِيثُ ابْنِ سَعْدٍ لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ فِي بَابِ صِفَاتِ بَنِي -

میسری فصل

مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی اللہ تعالیٰ کو تکلیف دی تو تیرے گناہے بڑے۔ اسے ترمذی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں میرے صحابہ کی مثال نمک جیسی ہے کیونکہ نمک کے بغیر کھانا درست نہیں ہوتا۔ جس بصری نے فرمایا کہ ہمارا نمک جا چکا اب ہم کس طرح درست روہکتے ہیں۔

(شرح السنہ)

عبد اللہ بن بُرید نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ میں سے جو بھی کسی سر زمین میں فوت ہوگا تو ان لوگوں کا قاتل بنا کر اٹھایا جائے گا اور قیامت کے روز ان کے پیسے نہ ہوں گے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حضرت ابن سعد حدیث و مبلغی احادیث باب حفظ اللسان ذکر کردہ تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہو تو کہو: تمہاری شرارت پر اللہ کی لعنت۔

(ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے اپنے رب سے اپنے صحابہ کے اختلاف سے متعلق سوال کیا جو میرے بعد ہو گا۔ میری طرف سے فرمائی کہ اسے محمدؐ ائمہ سے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں جب کہ بعض بعض سے تری ہیں لیکن سب فدا ہیں۔ اپنے امتلا میں وہ جس موقف پر ہیں ان میں سے جو کسی کو اختیار کرے وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ تاروں کی طرح ہیں۔ ان میں سے جس کی طرفی کر دے تو ہدایت ہی پادے گی۔

(نفی)

۵۴۶۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَرَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْبُونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لعنة الله على شركهم -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۴۶۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ تَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي قَا وَخِلَافِي يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ الشُّجُورِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَتَوَى مِنْ بَعْضٍ وَبَعْضُ نَوَافِلِهَا أَخَذَ بِشَيْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافٍ لَهُمْ فَقَوْلِي عَلَى هَذِي قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالشُّجُورِ فَيَا أَيُّهَا قَسْدًا يَسْتَحِبُّ لَاهْتَدَى يَتَم -

(رَوَاهُ رِزِينِ)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ

حضرت ابو بکر صدیق کے مناقب

پہلے نزل

۵۷۴۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ مِنْ النَّاسِ عَلَى فِي مَعْصِيَةٍ وَمَالِهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبَغَارِيِّ أَنَا بَكْرٌ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَخِيًّا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَ لَوْ كُنْتُ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّةً لَا تُبْقَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ حَوْثًا وَلَا حَوْثَةً أَبِي بَكْرٍ فِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رِئِي لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۷۴۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا أَخِيًّا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَئِنْ كُنْتُ أَخِي وَمَا جِئِي وَقَدْ اتَّخَذْتُ اللَّهَ صَاحِبًا خَلِيلًا.

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۷۴۵ وَكَانَ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَمَةِ إِدْجِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَتَانِي وَاتَّخَذَ عَلَيَّ أَمْرًا يَتَأْتِي قُلُوبِي فِي الْخَافِ أَنْ يَمْلَأَ مَعِي وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا وَلَا رِيَاءَ فِي اللَّهِ وَلَوْ كُنْتُ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي كِتَابِ الْحَمِيَّاتِ) أَنَا أَوَّلِي بَدَلِ أَنَا وَلَا -

۵۷۴۶ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَلَّمَنِي فِي شَيْءٍ فَأَمَرَنِي أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَنْ جِئْتُ وَكَلَامِي لَنْ كَلَّمَنِي مُرِيدًا السَّوْتِ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ نِيَّ فَإِي أَبَا بَكْرٍ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی مجھ سے اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابو بکر ہے۔ بخدا کی قسم اگر میں کسی کو خلیل بناؤ تو ابو بکر کو خلیل بنانا پس کسی اسلامی اخوت و مودت ہے اور مسجد میں ابو بکر کے برائے کسی کی کھڑکی باقی نہ چھوڑی جائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے رب کے برائے کسی کو خلیل بناؤ تو ابو بکر کو خلیل بنانا۔

(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو خلیل بناؤ تو ابو بکر کو خلیل بنانا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمہارے اس صاحب (مصدق) کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔

(مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے حوض میں مجھ سے فرمایا کہ اپنے آبا جان ابو بکر اور اپنے بھائی جان کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں جس میں جو کہ کوئی تمنا کرے والا تمنا کرے گا اور کہنے والا کہے گا کہ وہ میں نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ اور مسلمان نہیں مانیں گے مگر ابو بکر کو مسلم اور کتاب المجیدی میں آنا و لا کا جگہ آنا آؤ لی ہے۔

حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حدیث نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کسی معاملے میں گفتگو کی۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ میری دعا ہے کہ میں گناہ چوری کی بارگاہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ وفات پا جائیں۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔

(متفق علیہ)

۵۴۶۶ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ عَلَى جَيْشٍ قَامَتِ السَّلَاسِلُ
 قَالُوا قَاتِلْنَاهُ فَقَاتَلَتْهُ أُمُّ الْكَأَسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالُوا
 قَاتِلْنَاهُ فَقَاتَلَتْهُ مِنْ ابْنِ حِمْيَرَ قَالُوا أَبُو مَا قَاتَلَتْهُ
 مَنْ قَالُوا مَسْرُومًا رِجَالًا كَسَبَتْ مَعَاكَةَ أَنْ يَجْعَلُوهُ
 فِي الْأَخْيَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۴۶۸ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنُوفِيَّةِ قَالَ قَاتَلَتْ
 لِأُمِّ آئِشَةَ النَّبِيِّ خَيْرٌ مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالُوا أَبُو بَكْرٍ قَاتَلَتْهُ مَنْ قَالُوا عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ
 يَقُولَ عُمَرَانُ قَاتَلَتْهُ أَنْتَ قَالُوا مَا أَتَاكَ إِلَّا رَجُلٌ
 مِنَ الْمُسْلِمِينَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۴۶۹ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَاتَلَتْهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ بِأَيِّ بَنِي إِسْرَءِيلَ قَاتَلَتْهُ
 ثُمَّ عُمَرَانُ ثُمَّ نَزَلَتْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا تَقُولُ بَنِي إِسْرَءِيلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ لِأُمِّ
 دَاوُدَ قَالُوا قَاتَلَتْهُ لَقُولُ فَلَمْ يَسْمَعْهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعَهُ أَفْضَلُ أُمَّةٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
 أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُمَرَانُ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى
 عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ -

حضرت محمد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سلاسل کی طرح ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا بیان ہے
 کہ یہی ماسرورہ تھا جو ان کے منہ کی زبان کو لوگوں میں سب سے زیادہ
 لڑنے کا باعث بنی۔ میں نے کہا کہ ان کے منہ میں سے؟ فرمایا کہ اس کے والد
 عرس میں مرے گئے تھے کہ میرے گئے؟ فرمایا کہ عمر میں (اس نے اسے خاموشی پر
 کیا کہ سب اچھے سب سے اچھے کہیں۔ (متفق علیہ)

محمد بن حنفیہ کا بیان ہے کہ میں والد عرس کی خدمت میں مرے گئے
 جو ادنیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر آدمی کوں ہے؟ فرمایا کہ
 ابو بکر میں مرے گئے تھے کہ میرے گئے؟ فرمایا کہ عمر میں (کہ اگر کسی نے فرمایا
 کہ عثمان عرس گزارا تھا کہ میرے آپ میں؟ فرمایا کہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک
 فرد ہوں۔ (بخاری)

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور کو کسی کو حضرت ابو بکر کے برابر شام نہیں کہتے تھے، پھر حضرت
 عمر کو پھر حضرت عثمان کو پھر عمر دیتے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 اصحاب میں سے کسی کو وہ شہر نہیں دیتے (بخاری) اور ابو داؤد کی ایک روایت میں
 ہے کہ رحمت دو عالم کی عیلت مبارک میں ہم کہا کرتے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کی امت میں آپ کے بعد افضل حضرت ابو بکر ہیں، پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ عنہم۔

(ترمذی)

دوسری فصل

۵۴۷۰ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَ كَايِدٍ إِلَّا دَفْعًا فَيَنَادِي
 مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ قَاتِلْ لَكَ وَجْهًا كَايِدًا يَكْفُرُ اللَّهُ
 بِهَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَمَا لَنَعَرِي مَا لَأَحَدٍ قَطُّ مَا
 لَنَعَرِي مَا لَأَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُسْجِدًا أَخْبِيَلَا
 لَا تَخَفْ لِي أَبَا بَكْرٍ خَلِيلُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا وَانْ صَاحِبُكُمْ
 خَلِيلُ اللَّهِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابو مرثدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کسی کا اسان نہیں مگر ہم نے اس کا
 بدلہ دیا یا اس کے ابو بکر کے کوئی کہ ہم پر ان کا انسا اسان ہے کہ قیامت کے
 روز اللہ تعالیٰ ہی ان کا بدلہ دے گا کہ کسی کے مال نے مجھے اتنا نفع نہیں دیا
 جتنا نفع ابو بکر کے مال نے دیا ہے اور اگر میں کسی کو خلیل بنانا تو میں ابو بکر خلیل
 بنانا لیکن تمہارا صاحب تو اللہ کا خلیل ہے۔

(ترمذی)

۵۴۴۱ وَعَنْ مُسَدِّقِ بْنِ قَائِمٍ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
وَأَخِيهِ ابْنِ رَسُولٍ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت گورو کی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو یوسفؒ جہاد سے سزاوار
ہمارے بہترین فرد اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم سب
سے محبوب تھے۔ (ترمذی)

۵۷۲. وَعَنْ ابْنِ عُمرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَايَةِ وَمَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ.

(رواه الترمذي)

حضرت ابی حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا: تم غاریں میرے ساتھی تھے اور حرمین پر میرے ساتھی ہو گئے۔
(ترمذی)

٥٤٣ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْنِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٍ أَنْ
 يُؤْمَرُوا بِهِمْ عَزَّوَجَلَّ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی قوم کے لیے مناسب نہیں
 ہے کہ ان میں ایسا ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔
 اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(نَوَافِلُ الرِّعَايَةِ) وَقَالَ هَذَا أَحَدُ رِثَائِ عَرَبِيٍّ
 ٥٤٤٢ هـ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصَدَّقَ وَوَدَّ أَنْ يَدُلَّكَ عِنْدِي
 مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبَغُ يَا أَبَا بَكْرٍ سَبْعَةَ يَوْمًا
 قَالَ فَبَعِثْتُ بِبَعْضِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ
 قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ كُلُّ مَا عُدَّةً فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ
 لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهْمُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقُلْتُ
 لَا أَسْبِغُكَ إِلَى قَتْلِي وَأَبْدَا-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے یہیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اُس وقت میرے پاس کافی مال تھا
میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابو بکر سے بیعت لے جا سکا تو آج کا
دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے کتنا چھوڑا ہے؟ عمرؓ گڑبڑ ہوا کہ اس کے
برابر حضرت ابو بکرؓ کا سالہ مال لے آئے تو فرمایا اے ابو بکر! اپنے گھر والوں
کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عمرؓ گڑبڑ ہوئے مگر اُس کے لیے اللہ اور اُس کے رسول
کو چھوڑ دیا ہوں۔ میں نے کہا کہ میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔

٥٤٤٥ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ
 عَيْيَقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ قِيَمُومِيْنِ سُبْحَى عَيْيَقَا
 (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ)

(ترمذی ابو داؤد)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت
ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تمہیں
اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کر دیا ہے اس روز سے ان کا عقیقہ بنام پڑ گیا۔

(ترمذی)

وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ
 ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُوهُمَا إِلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بِمَنْزِلَتِهِمْ
 مَعِيَ ثُمَّ أَتَوْهُ أَهْلُ مَكَّةَ حَتَّى احْتَشَرُوا بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ
 (رواه الترمذي)

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں وہ قوموں کو سب سے پہلے زمین میری ہے چھوڑے پھینے گی، پھر انوکھے، پھر عورت، پھر بیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میری اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ عربین کے درمیان اشتراک ہو جائے گا۔ (ترمذی)۔

۵۴۴۷ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي بِخَبَرَيْنِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمِّي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ إِنْ كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا رَأَيْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّيْ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جوتا تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مگر اسے ابو ہریرہ! تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔ (ابو داؤد)

سیری فصل

۵۴۴۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي بَكْرٍ قَبْلِي وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمِّي نَكَّاهُ وَفُلَّ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْسَ مِنْ أَتَاوِمٍ وَلَيْسَتْ وَاحِدَةٌ مِنْ لَيَالِيهِ أَمَا لَيْسَتْ؟ فَلَيْسَ سَأَرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيْتُمَا النَّبِيُّ قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى تَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَمَّا بَنِي دُونِكَ فَدَخَلْ فَكَسَحَهُ وَدَجَدَ فِي جَانِبَيْهِ ثَمَّ فَفُتِحَ رَأْسُهُ وَسَدَّ هَارِبٌ وَبَقِيَ مَهْمَا أَشْكَاكَ فَالْتَفَتَ مَهْمَا رَجُلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حُجْرَةٍ وَكَأَمَرَ قُلُوبَهُمْ أَبُو بَكْرٍ فِي رَجُلَيْهِ مِنَ الْجَحْرِ وَلَكِنْ يَحْزَنُكَ مَخَافَةُ أَنْ يَشْتَبِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَيْدَغْتُ فَيَا أَلْفَ آيٍ دَائِمِي فَفَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَبَ مَا يَجِدُ شَقًّا أَتَقَصُّ عَنْكَ كَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمَهُ فَلَمَّا فُتِحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَكْبَرَتْ الْعَرَبُ قَالُوا لَا تَنْتَوِي زَكَاةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا لَأَطْلَعَهُمْ

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضرت ابو بکرؓ کے گھر انور پر گئے اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال دنیا میں سے اُن کے ایک دن کے اعمال جیسے یا ان لوگوں میں سے اُن کے ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات قرآن کی تلاوت ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غار کی طرف چلے جب اُس تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے: یہ خدا کی قسم، آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ پہنچے پس وہ داخل ہوئے اور اُسے بھاڑا۔ اُس کے ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی اڑان کو بھاڑ کر ان میں بند کیا۔ دُک سوراخ باقی رہ گئے آخر ان میں اپنی اڑان سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آئیے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندر داخل ہوئے اور اُن کی گود میں سر ہلک کر کر رہ گئے۔ یہ ایک سوراخ سے حضرت ابو بکرؓ کے سر میں ڈنگ مارا گیا کہ انہوں نے اس گود سے حرکت دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر گر گئے۔ فرمایا ابو بکرؓ: کیا بات ہے؟ عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے ڈنگ مارا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب دہی لگایا تو رُخ کی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اُن نے عذرا کہ اللہ وہی زہرا کی وفات کا سبب بنا رہا اُن کا بون تو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اُس وقت بعض اہل عرب متہم ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے انہوں نے فرمایا اگر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ نہ دھنے کی دھن بھی دیکھیں گے تو میں

عَلَيْكَ كَلِمَاتُ يَا حَبِيبُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ النَّاسَ وَارْتَضَى بِمُحَمَّدٍ لِيُجَارَ فِي الْحَاوِيَةِ دَحْوَ أَرْبَى الْإِسْلَامِ لَكَ قَبْلَ الْقَطْعِ الْوَحْيِ وَنَقَطَ الْوَيْتِ أَيْتَقَمُّ دَاخِلِي -
(بِوَاكُؤِ كَرِيمِ)

ہیں پر ان کے ساتھ ہمارے ۴۰۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیظہ انگوں سے الفت کیجیے اہ ان سے نری سے سلوک فرمائیے۔ مجھے فرمایا کہ تم جاہلیت میں بہاؤ اہد ورا اسلام میں رسول ہو گئے ہو ایک وی منقطع ہو گئی۔ دین مکمل ہو گیا کیا میرے جیسے ہی گمٹ چلے گا۔
(رفیق)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ يَمُوتُ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمُورِ مَحْدُكُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أَمْرٍ أَحَدُكُمْ قَوَانِدَ عُمَرَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک تم سے پہلی آسمانوں میں مہوٹ (صالح) القن ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں بھی کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔
(متفق علیہ)

۵۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْقَانَ قَالَ تَذَاَنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَدَّاهُ لَوْ كَانَ قَوْسِيْنِ يَكْمُنُ وَيَكْمُنُ عَلَيْهِ قَالِيَهُ أَصَوَاتُهُمْ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ مِنْ فَبَادَرَنَ الْهَجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُذُكَ فَقَالَ أَهْلَكَ اللَّهُ بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ الْأَلْوَانِ كُنْ وَهِيَ فِي فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَكَ ابْتَدَأَ الْهَجَابَ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَاتِ الْفَرَسِ مَتِ الْأَمْبِيْعِي وَلَا تَهْبِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُلَنَ لَعْنَاتُ أَفْظَ وَأَعْلَظَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي كَفَيْتُ سِدْرًا مَا لَفَيْكَ الشَّيْطَانُ سَابِلًا فَبَيَّ بَطْلًا لَا سَلَكَ لَنَا عَمِيرَ قَوْمِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اندھ آنے کی اجازت مانگی اور آپ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں گھس کر رہی تھیں اور آپ کی آواز سے کوئی مطالبہ نہ کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے اجازت مانگی تو وہ پرشے کے پیچھے چھپ گئیں۔ حضرت عمرؓ داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنس رہے تھے۔ عرض کر رہے تھے کہ رسول اللہ! ابن دنان مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہے جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پرشے کے پیچھے چھپ گئیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ اسے اپنی جان کی دشمنی تم مجھ سے فتنی ہو مگر اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں۔ ہم نے کہا یہاں کچھ کچھ سخت حریف اللہ سخت گیر ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر طب لے لے ایہ خطاب! تم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے شیطان تم سے کسی راستے میں نہیں ملتا مگر اس راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے (متفق علیہ) اور عیدی لے کہا کہ ابہر قاتی لے یا رسول اللہ کے

قَالَ الْعَصِيُّ ذَاكَ الْبَرْقَانِي بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْبَحْتُكَ -

بعد کا اٹھنے بھی کہا ہے۔

۵۴۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالنَّارِ مُصَيَّغَةٍ أَهْرَاقُ فِي طَلْحَةٍ وَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا ابْنُ لَدَانٍ ذَرَأَتْ قَصْرًا يُفَنَّا فِيهِ جَابِرُ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَارَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ عَيْبَتَكَ فَقَالَ كَسْرًا يَا ابْنَ لَدَانٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ أَغَارُ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ابولطیف کی بیوی ارمہا تھیں۔ میں نے اہمیت سنی تو کہا کون ہے؟ کہا ابولطیف ہے۔ میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک عورت تھی۔ میں نے کہا یہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر بن خطاب کا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اندر داخل ہو کر اُسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی۔ حضرت عمر مرثی گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قرآن کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ رَافٍ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَمُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُبُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّدَى دُونَهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعَرُضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قُبُصٌ يَجُودُ فَإِذَا كُنَّا قُلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِينَ -

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے پہلے تھا کہ مجھ پر لوگ ہیش کیے گئے جن کے اوپر قبضے تھیں۔ کسی کی پہنچ تک اور کسی کی اس سے بھی کم تھی۔ مجھ پر عمر بن خطاب پیش کیے گئے تو ان پر بھی قبضہ تھی اور اُسے گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ مرثی گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۳ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ رَافٍ رَأَيْتُ يَقْدَحُ لِي قُبُصٌ خَشْيَ ابْنُ لَدَانٍ ابْنُ أَبِي الْخَطَّابِ ثُمَّ أَعْطَيْتُ قُبُصِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالُوا كُنَّا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَعَلَّكُمْ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں سب سے پہلے تھا کہ میرے پاس دو دھڑ کا ایک پہاڑ لایا گیا۔ میں نے پیادہ وہاں تک کہ سیرابی کو اپنے نال خانوں سے نکلے ہوئے دیکھا۔ پھر بچا ہوا میں نے عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگ مرثی گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا، علم۔

(متفق علیہ)

۵۴۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَابْنُ رَافٍ رَأَيْتُ عَلَيَّ قُبُصٌ عَلَيْهِ دَلُوقٌ ذَرَعَتْ وَفِيهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَّافَةَ فَتَرَعَهَا مِنْهَا دَلُوقًا أَوْ دَلُوبَيْنَ وَفِي تَرَعِهِمْ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يُعْزِلُهُ مَتَعَهُ ثُمَّ اسْتَعَاثَتْ عَرُوبًا فَخَلَعَتْهَا ابْنُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں سب سے پہلے تھا کہ آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر دو دل تھے۔ میں نے اس سے پانی نکالا جتنا اللہ نے چاہا۔ پھر وہ ابی قحافہ نے لے لیا اور اس سے ایک یا دو دلوں نکالے۔ ان کے نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے۔ پھر وہ عربی بن گیا اور اُسے ابی خطاب نے لے لیا۔

الْغَطَابِ فَلَمَّا رَعِبَ كَرِهَ النَّاسُ يَنْزِعُ نَزْعَ
عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعُطَيْنٍ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
عُمَرَ قَالَ لَمَّا أَخَذَ هَآئِلُ الْغَطَابِ مِنْ يَدَيَّ
كَتَبْتُ قَامَتْكَ فِي يَدِي عَذَابًا فَلَمَّا رَعِبَ كَرِهَ
يَكْرَهُ فَرِيضَةً حَتَّى تَدْرِي النَّاسُ قَدْرَ بَوَارِ عُطَيْنٍ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایا۔ میں نے کسی جو عمرو کو عمر کی طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں
تک کہ لوگ باڑوں میں سے گئے حضرت ابن عمر کی دوسری روایت میں
فرمایا، ہر چہ ابن خطاب نے وہ الہیکہ کے ہاتھ سے لے لیا تھا کہ ہاتھ
میں وہ چس چس ہو گیا۔ میں نے ایسا جو عمرو اور عطاء تو آدمی نہیں دیکھا۔
یہاں تک کہ لوگوں نے میرا کیا اُرد باڑوں کی طرف لے گئے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

۵۷۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ
عُمَرَ وَكَلَّمَ رِوَاةُ الرَّصِيدِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى
دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لَاقَ اللَّهَ وَنَمَعَ الْحَقُّ
عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل
پر حق جاری فرمایا ہے (ترمذی) اور ابو ذر کے ایک روایت میں حضرت
ابو ذر سے ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان پر رکھ دیا ہے
جس سے وہ بولتے ہیں۔

۵۷۸۶ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ قَالَ مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ الْفَيْضَ
تَنُوحُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ (رِوَاةُ الْبَيْهَقِيِّ فِي الْكَلْبِ
الْشَّيْخِ -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اس بات کو
بعد شمار نہیں کرتے تھے کہ حضرت عمر کی زبان پر سکند بولنا ہے۔ اسے بھی
نے دلائل النبوة میں روایت کیا۔

۵۷۸۷ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَجَلَ الْإِسْلَامَ مَرَّاتٍ جُودِيْنِ
وَشَاوَرْتُ عُمَرَ ابْنَ الْغَطَابِ فَأَصْبَحَ عُمَرَ قَدْ خَدَا
عَلَى الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَاسَلَهُ عَلَى فِي السَّيْرِ
فَلَاوَلَا - (رِوَاةُ أَحْمَدَ وَالرَّصِيدِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! اسلام کو ان کے ہاتھ میں
عمر بن خطاب کے ذریعے عزت دے۔ یہ سن کر وہی تو ان کے روز حضرت عمر نے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا اور
مصدقین ملازمہ نماز پڑھی۔ (راحد، ترمذی)

۵۷۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَإِي بَكْرِيَا
خَدِيَ النَّاسَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ابْنُ بَكْرِيَا مَا لَكَ لَكَ لَكَ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ
تَوَعَّضْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرَ قَوْمٍ عُمَرَ -

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر
نے حضرت ابوبکر سے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد تمام
لوگوں سے بہتر حضرت ابوبکر نے کہا کہ آپ تو یوں کہتے ہیں حالانکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ کسی ایسے
شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا
اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

(رِوَاةُ الرَّصِيدِ) وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْكَ غَرِيْبٌ
۵۷۸۹ وَعَنْ عُفَيْفَةَ بِنْتِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو

بُئِيَ الْخَطَابُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۵۶۹۰ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيرِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ حَارِثَةُ سُودَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ صَارِيحًا أَنْ أَضْرِبَ بَعْنَ يَدَيْكَ بِالْأُذَى وَاتَّخَذْتُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي فِي الْأَفَلَا فَجَعَلْتَ تَضْرِبُ فَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَانْقَبَتِ الدُّنَى تَحْتَ رَأْسِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَكَاذِبُ مِنْكَ يَا عُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ حَارِثَةً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ انْقَبَتِ الدُّنَى -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۶۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَارِثًا فَمَعِنَا لُغَطًا وَهَمَّتْ بِمَبِينٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَّبَ عَائِشَةَ بِكَفِّهِ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيْهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَايَا قَاتِلُكِ كَيْفَ كُنْتَ كَرِهْتِ لِي عَائِشَةَ عَلَى مَنَكِبِي سَوَّلَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ الْكُفَّاءَ لَهَا مَا بَيْنَ الْمَنَكِبِ إِلَى رَأْسِي فَقَالَ لِي أَمَا شِئْتِ أَنْ أَشِيعَ فَجَعَلْتُ أَكُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلِي وَعِندَهُ لَا طَلْعَ عُمَرُ فَانْقَبَتِ الدُّنَى تَحْتَ رَأْسِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ لَمْ تَنْظُرِي إِلَى شَيْءٍ مِنْ الدُّنَى وَالْأَنْبِيَاءِ قَدْ دَفَعُوا مِنْ عُمَرَ كَالْتِ فَرَجَعْتُ وَفَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

عمری خطاب ہوتے۔ روایت کیا ہے ترمذی نے اہل کربہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی غزوہ کے لیے نکلے۔ جب واپس تشریف لائے تو ایک کالی لونڈی حاضر ہارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئی ہر بار رسول اللہ میں نے تہ مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو غیرت واپس لوٹائے تو میں آپ کے حضور دف بجا کر گاؤں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو اور نہیں مانی تھی تو نہ بجاؤ۔ پس حضرت ابو بکر کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت علی کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر حضرت عمر کے اندر نہ بھاتی رہی۔ پھر عثمان نے فرمایا کہ اے عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے میں دیکھتا تھا لیکن یہ بھاتی رہی ابو بکر کے اندر نہ بھاتی رہی علی کے اندر نہ بھاتی رہی پھر عثمان کے اندر نہ بھاتی رہی۔ جب اے عمر! تم اندر داخل ہوئے تو دف نیچے ڈال لی۔ اے ترمذی نے روایت کیا کہ حدیث حسن مگر غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوس افروز تھے کہ ہم نے شور مچا کر سنا اور انہوں کی گناہیں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے تو ایک حبشیہ بھی ناچار رہی تھی کہ اس کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ اے عائشہ! ادھر آؤ اور دیکھو۔ میں گئی اور اپنی شوخی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوش بہانک پر رکھ لی۔ پس کہہ دے اہل آپ کے سر بہانک کے درمیان سے میں بھی اس کی طرف دیکھتی رہی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم سیر نہیں ہوئیں؟ کیا تم سیر نہیں تجھیں؟ میں کہتی ہوں کہ آپ کی بارگاہ میں اپنا مقام رکھوں۔ ایک حدیث ترمذی نے روایت کی ہے کہ اس کے پاس سے لگ بھگ تیرہ ہزار گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جنوں اور انسانوں کے کشا طین کو کھڑے بھاگتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ ان کا بیان ہے کہ میں لوٹ آئی۔ اے ترمذی نے روایت کیا ہے کہ حدیث حسن مگر غریب ہے۔

تیسری فصل

حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یمن باتوں میں میرے رب سے میری موافقت فرمائی۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یا رسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو ناز کی جگہ شعبہ اقصیٰ تو حکم نازل ہوا۔ اور شعبہ اقصیٰ کو مقام ابراہیم کو ناز کی جگہ (۲: ۱۲۵) میں عرض کرتا ہوں کہ یا رسول اللہ! ہماری طرفوں کے پاس جیسے اللہ جیسے کہتے ہیں۔ لیکن آپ انہیں بد سے کا حکم فرمائیں۔ پس بد سے کی کثرت نازل ہو گئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازدواجی مطہرات غیرت کا کو جمع ہونے میں عرض گزار ہوا۔ اگر آپ انہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا لب آپ کو ان سے ہوستر بدے میں عطا فرمائے۔ پس اسی طرح حکم نازل ہو گیا۔ حضرت ابن عمر کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: یمن باتوں میں میرے رب نے میری موافقت فرمائی۔ مقام ابراہیم پر سے اور بد کے قیدوں کے متعلق۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کو سر سے لوگوں پر چار باتوں سے نفیلت دی گئی ہے۔ بد کے قیدوں کے بارے میں جب کہ انہوں نے ان کو قتل کرنے کے لیے کہا تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اگر اللہ سے فیصلہ نہ کر چکا ہوتا تو تم نے یا تو تم کو شاذ خطاب پہنچاتا (۸: ۶۸) اور پڑے کے معاملے میں جب کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازدواجی مطہرات سے بد سے کہے کہ ان سے حضرت زینبؓ کے کہا۔ اے ابن خطاب! آپ ہم پر بھی حکم چلتے ہیں؟ حالانکہ وہی ہمارے گھر میں نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا اور جب تم نے کوئی چیز ان سے مانگنی ہو تو پڑے کے پیچھے سے مانگو (۳۲: ۵۲) اللہ ہی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دکان کے باعث کہ اسے اللہ اہم کے ذریعے اسلام کی مدد فرما اور حضرت ابو بکر کے متعلق دکان کے باعث کہ سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی۔ (احمد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت سے وہی آدمی جنت میں بڑے بلند درجے والا ہے حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ خدا کی قسم ہم اس آدمی سے حضرت عمرؓ کی مراد لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اپنے راستہ سے ہٹ گئے۔ (ابن ماجہ)

۵۴۹۲ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَوْنُكَ نَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُسَكِّي فَتَزَلَتْ وَتَجِدُ دَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُسَكِّي وَفَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيَّ نَسَاؤُكَ الْبَدْرُ وَالنَّجْدُ كَلَّا أَمَرْتُمَنْ يَحْتَجِبُونَ فَتَزَلَتْ ۚ أَسَاءَ الْحِجَابِ وَاجْعَلْهُ نَسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّخْتِ فَقُلْتُ عَلَى رُكُودَاتٍ طَلَقْتُكَ أَنْ يُبَيِّنَ لَكَ أَرَادَ نَجْدًا وَنَجْدًا فَتَزَلْتَ كَذَا الْكَلَامِ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ كَانَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أَسَاءِ بَدْرٍ۔

(متفق علیہ)

۵۴۹۳ وَعَنْ ابْنِ مَسْرُودٍ قَالَ قُتِلَ لَنَا سَعْدُ بْنُ الْمَخْطُومِ بِأَرْبَعٍ مِنْ كَوْنِ الْأَسَاوِي تَوَمَّنَ بِأَمْرِ بَنِيهِمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى تَوَكُّبًا مِنْ الْفُجْجَةِ لَمْ تَكُنْ فِيهِمَا أَخَذَ مِنْ عَذَابٍ عَظِيمٍ وَزَيْدٌ كَرِهَ الْحِجَابَ أَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْتَجِبَ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ أَلَيْسَ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ وَالنَّبِيُّ يُنْزِلُ فِي بَيْتِنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ أَتَاكَ الْوُحْيُ مَنَاحًا فَاسْكُوتْ مِنْ ذَلِكَ وَاجْعَلْ وَزَيْدٌ حَوَّاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ بِكَ الْوُحْيُ أَيْدِي الْأَسَاوِي يَحْتَجِبُونَ وَفِي رِوَايَةٍ فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَقْوَلَ نَا مِنْ بَابِغَةٍ۔

(رواہ احمد)

۵۴۹۴ وَعَنْ أَبِي سُوَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الرَّجُلَ أَرْقَمُ أَمْنِي دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سُوَيْبٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمْرَيْنَ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسُوَيْبٍ (رواہ ابن ماجہ)

۵۴۹۵ وَعَنْ أَسَمَةَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضُ
شَأْنٍ يُعْنِي عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا نَظَرَ
بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ
قُبُحٌ كَانَ أَحَدٌ دَاخِرًا حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حضرت عمر کے بعض حالات دریافت کیے تو فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہرگز کسی کو نہیں دیکھا کہ منور کی دلات کے بعد کوشش کرنے اور سخاوت میں حضرت عمر کو پہنچا ہو۔ (بخاری)

۵۴۹۶ ۱۸ وَعَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَقِيَ
طَوْنَ عُمَرَ جَعَلَ يَأْكُرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ كَيْفَ
يَجُوزُ عَنْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَكُلُ ذَلِكَ لَقَدْ
صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَسْتَ
صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ
أَبَا بَكْرٍ فَاحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ
رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِينَ فَاحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ
وَلَكِنْ فَارَقَهُمْ لَتَنَارٍ قَبْلَهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ
قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاكَ فَمَا شَاءَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ
اللَّهِ مَتَّ بِمِ عَنِّي وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ
أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاكَ فَمَا شَاءَ ذَلِكَ مِنْ مِ مِ اللَّهِ
مِ مِ عَنِّي وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَعْلِي هَهُوَ
مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَمْعَايِكَ وَاللَّهُ كَوَافٍ
بِى وَطَلَاكُمُ الْأَرْضِينَ دَهَبًا لَا قَبْضَ بِيَوْمٍ مِنْ عَذَابِ
اللَّهُ قَبْلَ أَنْ آتَاهُ

حضرت مسود بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر کو زخمی کیا گیا اور انہوں نے تکلیف محسوس کی تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اگر کیا آپ پریشان ہیں حالانکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ پھر جب وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر کی صحبت میں رہے اور اچھا ساتھ نبھایا۔ وہ جدا ہوئے تو آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ کی مسلمانوں سے صحبت رہی اور غیب صحبت رہی مگر آپ ان سے جدا ہو بھی جائیں تو وہ آپ سے راضی ہیں۔ فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ جو تم نے حضرت ابوبکر کی صحبت اور رضامندی کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر فرمایا اور جو تم میری پریشانی دیکھ رہے ہو یہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس زمین بھر سونا بھی ہوتا تو میں اللہ کے عذاب کو دیکھنے سے پہلے اس کا قیدی ہوا کر دیتا۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

(بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مناقب

پہلی فصل

۵۴۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بَقَرًا إِذْ
أَخْبَلَتْهُ شَرَكُهَا فَقَالَ لَيْتَ لَمْ تَخْلُقْ لِهَذِهِ الرَّاسُ
خُلُقُهَا لِيَكْرَأَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالَ النَّاسُ مِنْ جَهَنَّمَ
بَعْدَهُ لَكُلُّكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَرَأِي أَوْ مَن يَمِ آتَا وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا لَكُمْ
وَقَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ فِي عَمَلِهِ إِذْ عَدَّ الدُّنْيَا
عَلَى شَأْنٍ قَبْلَهُمَا فَخَذَّهَا فَادْرَكَهَا صَاحِبُهَا
فَاَسْتَشَقَّهَا فَقَالَ لَهُ الدُّنْيَا كَيْفَ لَمْ يَكُنْ لَهَا يَوْمَ
السَّيْرِ يَوْمَ لَا يَلْعَبُ لَهَا عَتَرِي فَقَالَ النَّاسُ
سُجَّاتِ اللَّهِ دُنْيَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَوْ مَن يَمِ آتَا
وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا لَكُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۶۹۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنْ كُنَّا قَدْ فِي
قَوْمٍ قَدْ عَمَّا اللَّهُ يُعْمَدُ وَقَدْ دُخِنَ عَلَى سُرُورِهِ
إِذَا رَجُلٌ مَن خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْقَةً عَلَى مِرْقَتِي
يَقُولُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ
مَعَ صَاحِبَيْكَ إِنْ كُنْتَ إِذَا كُنْتَ أَسْمَعَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ
وَكُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَأَنْطَلَقْتُ وَالْوَيْكِرُ
وَعُمَرُ وَكُنْتُ وَالْوَيْكِرُ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَالْوَيْكِرُ
وَعُمَرُ وَكُنْتُ فَكَذَّاهُ عَتَرِي ابْنُ

ابْنِ عَبَّاسٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

دوسری فصل

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی گھائے کو ایک رہا تھا۔
جب تک گیا تو اس پر سوار ہو گیا۔ اُس نے کہا: یہ ہیں اس لیے پیدا
ہوئے کیا گیا ہے۔ میں زمین کی کاشت کیسے پیدا کیا ہے۔ لوگوں نے
کہا: یہ تمہارا اللہ گائے بولتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس بات کو میں نے مانا اور ابو بکر و عمر نے حالانکہ وہ دونوں موجود
نہ تھے اور فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بکریوں میں تھا جب کہ بھڑیے نے ایک
بکری پر حمل کیا اور اُسے پکڑ لیا اُس کے مالک نے وہ چھڑالی۔ بھڑیے
نے اُس سے کہا: یہ یوم سے کہ اس کی حفاظت کرن کہے گا جب کہ
میرے ہوا کرتی چڑھایا نہیں ہو گا۔ لوگوں نے کہا: یہ تمہارا اللہ بھڑیے
باتیں کرتا ہے فرمایا کہ میں نے اس بات کو مانا اور ابو بکر و عمر نے بھی،
حالانکہ وہ وہاں نہ تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں لوگوں میں کھڑا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ سے حضرت تمہ کے لیے دعا
کر رہے تھے جب کہ وہ تھکے پرتھے تو ایک آدمی اپنی بکری
کندے پر رکھ کر کہتا ہے: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ مجھے اُمید
ہے کہ وہ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں سے بلا دے گا ابو بکر
میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے
میں اور ابو بکر و عمر تھے، میں نے اور ابو بکر و عمر نے کیا، میں اور ابو بکر
عمر گئے۔ میں اور ابو بکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابو بکر و عمر باہر نکلے
میں نے بھڑکیا تو وہ حضرت ملی تھے۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک جنگ جنتی لوگ جنتی والوں کو
اس طرح دیکھیں گے جیسے تم کسی چمک دار تباہے کو آسمان کے کنارے پر دیکھتے
ہو اور ایک ابو بکر و عمر ان میں سے ہیں اور دونوں خوب ہیں (شرح السنہ)

۵۶۹۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَإِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَرَوْنَ
أَهْلَ عِلِّيِّينَ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الدَّائِيَّةَ فِي أَوَّلِ
السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا رَوَاهُ

فِي مَنَاجِئَ الشُّكْرِ وَرَأَى نَعْوَةَ الْبُودَادَةِ وَالرَّقْدَةِ
وَابْنَ مَاجِئَ.

۵۸۰۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا أَهْلِ
الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا السَّبِيحِينَ
وَالْمُسْرِفِينَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ ابْنُ مَاجِئَ هَذَا حَدِيثٌ
۵۸۰۱ وَعَنْ حَنَفِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرَفْعْ لِحْوَ
رَأْسَهُ خَيْرَ آيَةٍ بَكْرٍ وَهَمَزٌ كَأَنَّهُ يَنْتَبِهُنَّ إِلَى بَكْرٍ
يَا لَيْتَنِي مِنْ بَعْدِي آيَةُ بَكْرٍ وَهَمَزٌ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۰۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرَفْعْ لِحْوَ
رَأْسَهُ خَيْرَ آيَةٍ بَكْرٍ وَهَمَزٌ كَأَنَّهُ يَنْتَبِهُنَّ إِلَى بَكْرٍ
يَا لَيْتَنِي مِنْ بَعْدِي آيَةُ بَكْرٍ وَهَمَزٌ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)
۵۸۰۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَرَّ بِذَاتِ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ أَحَدَاهُمَا عَنْ تَوْبَتِهِمَا وَالْآخَرُ عَنْ شَعَالِهِمَا
هُوَ أَحَدُهُمَا بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا أُنْبِئْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۸۰۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ
هَذَا ابْنُ السَّمَةِ وَالْبَصَرِ.

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

۵۸۰۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا
ذِكْرُهُ وَبَرِّانٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَرِثَاتٍ مِنْ
أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَرِثَاتِي مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ

اور اسی طرح روایت کیا اسے ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ سے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر و عمر اہل جنت کے ہم رسیدہ
لوگوں کے سردار ہیں خواہ وہ پہلے ہوں یا پچھلے ماسوائے انیسائے گرام و
سرسلین عظام کے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے ابو ابن ماجہ سے حضرت علی سے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ تم میں کتنے ہیں اور
نہیں بلکہ میرے بعد والوں میں سے ابو بکر اور عمر کی پیروی کرنا۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابو بکر و حضرت عمر
کے چواکئی اور سر نہ اٹھاتا۔ یہ حضور کو دیکھ کر مسکراتے اور حضور انہیں دیکھ
کر ہنسنے لگتے۔

اسے ترمذی نے روایت کیا ابو بکر کی حدیث غریب ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر
سے ایک آپ کے دائیں جانب اور ایک بائیں جانب تھے۔ آپ نے دونوں
کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا میں قیامت کے روز اسی طرح اٹھایا جاؤں گا۔
اسے ترمذی نے روایت کیا ابو بکر کی حدیث غریب ہے۔

حضرت عبد اللہ بن حنظل سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر و حضرت عمر کو دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں
سکان اور آنکھ ہیں۔

اسے ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی نبی نہیں مگر
اس کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے
ہوتے تھے۔ میرے دونوں آسمانی وزیر جبریل و میکائیل ہیں اور زمین

فَمِنْهُمْ قِيلَ دَرَجَاتٌ لِّأُولَئِكَ دَرَجَاتٌ دَرَجَاتٌ مِنْ أَهْلِ
الْآرْضِ فَأَبْوَبُكَرٍ وَعَمْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۰۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ
مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنَتْ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ كَرَجَحْتَ أَنْتَ
وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ وَعَمْرٌ فَدَرَجَةُ أَبُو بَكْرٍ وَوَزَنَ عَمْرٌ
وَعَمْرٌ فَدَرَجَةُ عَمْرٌ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانُ فَانْتَأَى
لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فَسَلَّمَ
فَالِئِكَ لَكَ وَهَلَاكَ لَكَ فَتَبَوَّاهُ ثُمَّ يَكُونُ اللَّهُ تَعَالَى
مَنْ تَبَوَّاهُ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ)

یہ میرے دونوں ذریعہ بکرو میں

(ترمذی)

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک
اوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا کہ میں
نے دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان سے اتری۔ پس آپ اور حضرت ابو بکر
کو لایا گیا تو آپ وزنی ہے۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو لایا تو حضرت
ابو بکر وزنی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان کو لایا تو حضرت عمر وزنی
ہے پھر ترازو اٹھالی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں
کا صدمہ ہوا اور فرمایا کہ یہ فلاں ہے موت ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنا ملک
جس کو چاہے ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

تیسری فصل

حضرت ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جتنی شخص آئے
گاہ۔ پس حضرت ابو بکر آئے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے پاس ایک جتنی شخص آئے
گاہ۔ پس حضرت عمر آئے۔

روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ
ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک
میری گود میں تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا کسی کی
نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا:۔ ہاں عمر کی۔
میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابو بکر کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا
کہ عمر کی ساری نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

(ترمذی)

۵۸۰۷ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَأَطْلِعْ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُبُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ
أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَطْلِعْ عَمْرٌ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَانَ هَذَا أَحَدَيْتُ عَرَبِيًّا)

۵۸۰۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِي فِي لَيْلَةٍ
صَاحِبِيَّةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ
مِّنَ الْمَسَاتِبِ عَدَدُ مَجُورِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عَمْرٌ
قُلْتُ كَأَيِّنْ حَسَنَاتٍ أَبِي يَكُونُ قَالَ لَأَنَا جَبِيئَةٌ
حَسَنَاتِ عَمْرٍ كَحَسَنَةِ قَاحِدٍ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي
بَكْرٍ

(رَوَاهُ تِرْمِذِي)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَأَنَّهُ يَخْنُزُ أَوْ سَاقِطٌ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّيْتُ رِجْلَيْهِ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتُ رِجْلَيْهِ فَقَالَ أَلَا اسْتَحْيَيْتِ رَجُلًا كَسْتَحْيَيْتِ مِنْهُ الْمَلَائِكَةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ قَاتِي خَيْبَتٍ إِنْ أَدْنَى لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالَةِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حُلْبَةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ کی رانیں یا پٹلیاں گھٹی ہوئی تھیں پس حضرت ابو بکرؓ نے ہاتھ اٹھائی اور کپڑے نہیں اٹھاتے تھے وہی اور آپ اُسی حالت میں تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے اجماعت طلب کی تو انہیں بھی اجازت تھی وہی اور اُسی حال میں رہے اور انہوں نے گفتگو کی۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب چلے گئے تو حضرت عائشہؓ عمرؓ کو بلادیں: یہ حضرت ابو بکرؓ حاضر ہوئے تو آپ نہ چلے اور نہ کوئی پردہ رکھی۔ پھر حضرت عمرؓ حاضر ہوئے تو آپ نہ چلے اور نہ کوئی پردہ رکھی۔ پھر حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ فرمایا کیا میں اُس آدمی سے حیاء رکھوں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ عثمانؓ بہت زیادہ حیاء والے ہیں لہذا میں ڈرتا ہوں کہ انہیں کسی حالت میں اجازت دوں کہ وہ اپنی حاجت کہے یہ مجھ تک نہ پہنچ سکیں۔ (مسلم)

دوسری فصل

۵۸۱۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحْيَى بْنُ زَيْدٍ وَرَبِيعُ بْنُ يَعْقُوبَ فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ مِنْ هَذَا إِسْنَادٍ غَرِيبٌ وَلَيْسَ بِإِسْنَادِهِ بِالْقَوِيٍّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ -

۵۸۱۱ وَكَانَ عُبَيْدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْبَثُ عَلَى بَيْتِهِ

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ یحییٰ بن زیدؓ کا ایک رفیق ہے تو اسے اللہ عزت میں میرے رفیق عثمانؓ ہے (ترمذی) اور ابن ماجہ نے اسے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں اور یہ منقطع ہے۔

حضرت عبید الرحمن بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ انکے

تحرک کے یہ وقت واپس تھے حضرت عثمان کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔
یا رسول اللہ! سواؤنٹ اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاووں سمیت میرے
فٹے۔ پھر آپ کے ٹککے متعلق ترغیب دی کہ حضرت عثمان کھڑے ہو کر
عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سواؤنٹ اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاووں
سمیت میرے فٹے۔ پھر آپ نے شک کے متعلق ترغیب دی کہ حضرت عثمان کھڑے
ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! سواؤنٹ اللہ کی راہ میں بھڑوں اور کجاووں
سمیت میرے فٹے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ میرے آگے آئے اور فرمایا ہے تھے: اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں
گناہ نہیں۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں تو اس کا کوئی گناہ نہیں۔

(ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت
عثمان بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باگدوش ایک ہزار دینار ملی تھیں
میں سے کہ حاضر ہوئے جب کہ ٹککے ٹککے کا بعد دست کیا جا رہا تھا اور وہ
حصہ کی گدش ڈال دیے۔ پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا
کہ انہیں اپنی گدشیں اٹھ چلتے تھے اور جو مرتبہ آپ نے فرمایا، اٹھا
کے بعد عثمان جو بھی عمل کریں وہ انہیں نقصان نہیں دے گا۔

(احمد)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کے لیے حکم فرمایا تو حضرت
عثمان کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ بھیجا ہوا تھا پس
لوگوں نے بیعت کی۔ رما، اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بیشک عثمان اللہ اور اس کے رسول کی حاجت کے لیے گئے ہوتے ہیں۔
چنانچہ آپ نے اپنے ایک دست اقدی کو دوسرے پر مارا۔ پس حضرت
عثمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں
کے اپنے ہاتھوں سے پہنچا رہا۔

(ترمذی)

نماز میں وزن خیر سے روایت ہے جب کہ حضرت عثمان رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ پر حملے ہوئے فرمایا، میں تمہیں اللہ کا سلام کی قسم دیتا
ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف

الْمُسَدَّقَ فَقَامَ عُمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ بِمَا
يَعْبُرُ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَقَّ
عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ وَمَا أَتَا بَعِيرِي
بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَقَّ
عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُمَانُ فَقَالَ عَلَيَّ تِلْكَ وَافَّةٌ
تَوْجِيهِ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتَا
رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ
الْمَدِينَةِ وَيَقُولُ مَا عَلَى عُمَانَ مَا عَمِلَ
بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ۔

(رواہ الترمذی)

۵۸۱۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدَةَ قَالَ قَالَ
عُمَانُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا لَيْتَ
دِيكَارِي فِي تَوْبَةٍ جَعَلَ جَيْشُ الْعَصَةِ مُتَّكِفًا
فِي حَجْرِي قَدِ ابْتِغَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكُونُ فِي حَجْرِي وَهُوَ يَكُونُ مَا ضَرَّ عُمَانَ مَا
عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

(رواہ أحمد)

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَبِثْنَا أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُمَانُ رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ النَّاسَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُمَانَ
فِي حَاجَةٍ إِلَى اللَّهِ وَحَاجَةُ رَسُولِهِ فَصَوَّبَ يَدَهُ
يَدَيْهِ عَلَى الْأَخْزَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَانُ خَيْرًا مِنْ أَيِّ يَدِهِمْ
لَا تُفْسِدُهُمْ۔

(رواہ الترمذی)

۵۸۱۴ وَعَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ
شَهِدْتُ الدَّارَ اذْهَبَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُمَانُ فَقَالَ
أَلَيْسَ كَمَا اللَّهُ وَالْإِسْلَامُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَا الْمَدِينَةَ
وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ لِيَسْتَعْدِبَ عَلَيْهِ بِثَرْدِ رَوْحَةٍ فَقَالَ
مَنْ يَشْتَرِي بِثَرْدِ رَوْحَةٍ يَجْعَلْ دَلْوَةً مَعَ دَلْوِ
الْمُسْلِمِينَ يَحْتَرِبُ لَهَا مَاءً فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَاهَا
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِيٍّ وَانْتَهَى الْيَوْمُ كَمَا تَعَوَّذُوا
أَشْرَبَ وَمَتَّحَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا
اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ التَّحَدُّكُمْ اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ
تَعْمُرُونَ أَنْتُمْ مَعَهَا مَاءً بِأَهْلِهِمْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي
بُخْعَةً أَوْ لُكْلَةً يَتَزَوَّدُ بِهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَاهَا
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِيٍّ فَانْتَهَى الْيَوْمُ كَمَا تَعَوَّذُوا أَنْ تَحْتَرِبَ
فِيهَا وَتَعْتَبِينَ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَلَيْسَ كُفْرُ
اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْمُرُونَ إِيَّاهُ تَجِيشُ
الْعُسْرُ مِنْ مَالِيٍّ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَلَيْسَ كُفْرُ
اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْمُرُونَ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى بَيْتِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ عَلَيَّ نَسًا فَكُطِيتُ
وَجَارَتْ بِلَا تَحْضِيضٍ فَدَخَلْتُ بِيَدِيهِ قَالُوا كُنَّ
كَبِيرَاتٍ لَنَا عَلَيْكَ يَتَّى دَوَّيْنَتَيْنِ وَشَيْئَانِ أَنْ
قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا قَدْ رُبَّ
الْكُفَّةِ إِيَّاهُ شَيْئَانِ تَدْرِي

(رواه القزويني والنسائي والدارقطني)

۵۸۱۵ وَعَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ تَوَعَّظْتُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ أَلْفَتْ
فَقَرَّهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقْتَنِعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا
يَوْمُ مَعْنَى الْهَدَى فَقُتِلَ الْيَوْمَ إِذَا هُوَ عَمَّانُ
بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَاقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوُجْهِهِمْ فَقُتِلْتُ
هَذَا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ الْقَزْوِينِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
قَالَ الْقَزْوِينِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَسَنٍ صَدِيقِي

لئے تو ہر روز صبح کے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ فرمایا کہ کون ہے جو
ہر روز صبح کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملائے، اس
نعت کے بدلے جہنم میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال
سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ مجھے
وہاں کا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں
اشارہ اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ مسجد نبویؐ نمازیوں کے لیے
تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو آل
نبویؐ کے قتلہ میں کو فرما کر مسجد میں شامل کرے اس نعت کے بدلے جہنم میں اس سے بہتر
ہے پھر میں نے اُسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو
لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں اشارہ اسلام کی قسم دیتا
ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے شکر توک کا بندہ دوست اپنے مال کیا تھا؟
لوگوں نے کہا یہ وہی بات ہے۔ فرمایا میں نہیں اشارہ اسلام کی قسم دیتا
ہوں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہِ
پر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ میں تھا یہاں پہنچنے لگا
یہاں تک کہ پتھر پڑھنے لگے تو آپ نے میرے ٹھوکہ مار کر فرمایا: ملے شہید
تھو جاؤ گے میرے اوپر ایک نبی ایک صلیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے
کہا یہ وہی بات ہے۔ آپ نے نکیر کو اوتار میں مرتبہ فرمایا: اب کبہ کی قسم
لوگوں نے گواہی دے دی کہ میں شہید ہوں۔

(ترمذی، نسائی، دارقطنی)

حضرت کعب بن سور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فتویٰ کا ذکر سنا اور انہیں فرمایا
بتایا۔ پس ایک آدمی کپڑے سے سر کو ڈھانپے ہوئے گزرا تو فرمایا: یہ
اس روز ہدایت پر ہوں گے۔ میں نے جا کر انہیں دیکھا کہ توروہ حضرت عثمان
تھے۔ پس انہیں آپ کے روبرو کے عرض کی کہ یہ؟ فرمایا: ہاں۔
(ترمذی، ابی ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۸۱۴ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُمَرَانُ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ يُفَيِّضُكَ فَيُصَيِّرُكَ قَائِدًا أَرَادَ ذَلِكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَتَخَلَّعْ لَهُمْ رَدَاةُ الرُّعُومِ عَلَى دَابْنٍ مَاجِيَةٍ وَقَالَ الرَّؤُوفِيُّ فِي التَّحْقِيقِ قَبِيحَةٌ طَوِيلَةٌ

۵۸۱۵ وَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُتِنَ فَقَالَ يُفَكِّلُ هَذَا قَوْمًا مَخْلُوعًا لِعُمَانٍ - (رَدَاةُ الرُّعُومِ عَلَى دَابْنٍ هَذِهِ الْحَدِيثُ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا)

۵۸۱۶ وَ عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ النَّدَاةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُبِلَ إِلَى عَمْرٍاءَ ذَاكَ صَائِرٌ عَلَيْهِ - (رَدَاةُ الرُّعُومِ عَلَى دَابْنٍ هَذِهِ الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ اگر لوگ اُسے اکارنا چاہیں تو تم نہ اُڑوینا (ترمذی، ابن ماجہ) اور ترمذی نے کہا کہ یہ واقعہ طویل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کے یہ فرمایا کہ میں مظلومانہ شہید کر دیے جائیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا کہ اس کا کھٹا اسناد پر حدیث حسن غریب ہے

حضرت ابو سہلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یوم نداء کو حضرت عثمان نے مجھ سے فرمایا کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک جہد کیا تھا اور میں اُس پر ثابت قدم ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یسری نسل

۵۸۱۷ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍاءَ بْنِ مَوْحِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّدَاةِ قَوْمًا مَخْلُوعًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قَوْمُكَ قَالَ فَمَنْ الشَّيْءُ فِيهِمْ قَالُوا أَعْبَادُ اللَّهِ وَابْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي مَسَاكِينُ عَنْ شَيْءٍ وَتَحَدَّثَنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ ذَكَرَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَدَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَنَزَلَ بِشَهْدَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَغَدَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ قَالُوا بَلَى قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى أَيْتُكَ لَكَ أَمَّا فِرَانُ يَوْمَ أُحُدٍ قَالُوا شَهِدَ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنَّا وَأَمَّا تَغْيِيبُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَ رَقِيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

عثمان بن عمرو بن موحب کا بیان ہے کہ اہل مصر سے ایک آدمی کے اللہ سے کہا کہ لوگ مجھے جھٹکے کہا کہ یہ کن ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ قریش ہیں کہا کہ ان میں یہ بڑے آدمی کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت جند اللہ بن عمر۔ عرض گزار ہوا کہ اے ابی عمر! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اگر آپ کو معلوم ہے تو مجھے بتائیے کہ کیا حضرت عثمان اُحد کے روز بھاگے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے؟ فرمایا، ہاں۔ کہا، کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ نہ حضرت رضوان سے غائب نہ ہوئے نہ کی۔ فرمایا، ہاں۔ اس نے بغیر کہی۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں تمہارے لیے دشمنیت کرتا ہوں کہ وہ غزوہ اُحد سے فرار ہوئے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جان فرمایا ہے۔ ان کا غزوہ بدر میں شریک نہ ہونا میں وجہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت عاتکہ کے نکاح میں نہیں آئے وہ بیمار تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ تمہیں بھی بڑا بے ہوشی والوں کے برابر خواب آئے ہو گئے گا۔ ہاں ان کا بیعت رضوان

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ جَلِيلٌ مِنْ شَهْدَةِ
بَدَارٍ وَمَسْجِدَةٍ وَأَمَّا نَعْتَبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ
فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَلْقِ مَكَّةَ مِنْ عُمَانَ لَبَعَثَ
فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَانَ
وَكَانَ نَتِ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ بَعْدَ فَدَّ هَبَ عُمَانَ إِلَى
مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسِيرُوا إِلَيْهِ هُنَا يَدُ عُمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى
يَدِي وَكَانَ هُنَا لِعُمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
أَذْهَبَ بِهَا الْآنَ مَعَكَ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۲۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُمَانَ قَالَ بَعَثَ
الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَأْنِ عُمَانَ وَكَانَ
عُمَانُ يَتَخَذُ قَلْعًا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قَلْعًا الْأَنْفَالِ
قَالَ لَإِنْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمْدَ
إِلَى أَمْرًا كَأَنَّمَا يَرَى نَفْسِي عَلَيْهِ -

۵۸۲۱ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُمَانُ مَحْضُورٌ فِيهَا وَكَانَ كَمَنْ أَمَرَ بِهِنَّ يَسْتَأْنِ
عُمَانُ فِي الْأَكْلِ فَإِذَا ذَنُّهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَآخَى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَأَنْتُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي وَفَتَنَةٌ وَ
اسْتِغْلَا قَا أَوْ كَانَ اسْتِغْلَا قَا وَفَتَنَةٌ فَقَالَ لَهُ
قَالَ بَلَى قَاتِلِ الْفَاسِقِينَ قَاتِلِ الْفَاسِقِينَ قَاتِلِ الْفَاسِقِينَ
يَوْمَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا لَأَكْبَرُ وَأَصْعَابُ وَهُوَ يَتَذَكَّرُ
إِلَى عُمَانَ بِدَا إِلَيْكَ رَدَّاهُ الْبَيْتُ يَوْمَ فِي
دَلَالِ الْبَيْتِ -

ہونا تو اہل مکہ کے نزدیک اگر حضرت عثمان سے بڑھ کر
کوئی ستر ہوتا تو اسے بھیجا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو بھیجا اور بے حد رضوان ان کے
بعد ہوئی جب کہ حضرت عثمان مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے واپس دست مبارک
اس پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان کی بیعت ہے۔ پھر حضرت
ابن عمر نے فرمایا کہ جاؤ اور انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ۔

(بخاری)

حضرت ابو سہلہ مولى عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے سرگوشی فرمائی تو ان کا رنگ ہلنے
لگا۔ جب یوم الدار آیا تو ہم میں گڑبڑ ہوئی کہ کیا ہم ٹریں؟ فرمایا، نہیں
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک بات کا عہد کیا
ہے اور میں اس پر ثابت قدم ہوں۔

ابو حبیبہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عثمان کے گھر میں داخل
ہوئے تب کہ وہ محضر تھے ادا انہوں نے حضرت ابو ہریرہ کو سنا کہ گفتگو
کرنے کی اجازت طلب کر رہے تھے۔ پس انہیں اجازت ملے دی۔
انہوں نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا بیان کی۔ پھر کہا کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد
تم فتنے اور اختلاف سے دوچار ہو گئے یا فرمایا کہ اختلاف اٹھنے سے۔ لوگوں
میں سے ایک عزم گزارا کہ اگر رسول اللہ: ہمارے لیے کیا ارشاد ہے؟ فرمایا
ہیں اب کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ تم لوگوں کے ساتھیوں کی اطاعت
کرنا اور اس کا ارشاد آپ حضرت عثمان کی طرف فرما ہے مجھے۔ روایت
کیا ان دنوں حدیثوں کو بھی لے دلائل البیوتہ میں۔

بَابُ مُنَاقِبِ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ان اصحاب ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب

پہلی فصل

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَعْدَا أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ فَوَجَّهَ بِهِمْ قَضِيَّةً بِرَجُلٍ فَقَالَ أَتَيْتُ أَعْدَا فَكُنَّا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَثَمِينٌ إِنَّ -
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَاتِ الْمَدِينَةِ فَبَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَمَ لَهُ وَيَقْرُءُ بِالْحِكْمَةِ فَقَعَتُ لَهُ قِرَادًا أَبُوبَكْرٍ فَبَشَّرَ بِهَا قَالِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا اللَّهُ ثُمَّ بَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَمَ لَهُ وَيَقْرُءُ بِالْحِكْمَةِ فَقَعَتُ لَهُ قِرَادًا عُمَرُ فَخَبَّرْتُ بِهِمَا قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أَفْتَمُ لَهُ وَيَقْرُءُ بِالْحِكْمَةِ عَلَى بَكْوَى نُصَيْبِيَّةٍ قَرَادًا أَعْمَانُ فَخَبَّرْتُ بِهِمَا قَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدًا اللَّهُ ثُمَّ قَالِ اللَّهُ لِمُسْتَعَانٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان کوہ اُعد پر چڑھے اور ان کے ساتھ ہوا۔ آپ نے ٹھوکر مار کر فرمایا: اعدا تمہارا کیونکہ تمہارے اُمیر ایک نبی، ایک صدیق اور دو ثَمین ہیں۔
(بخاری)

حضرت ابو موسیٰ اشعرئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو حضرت ابوبکر تھے۔ پس جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے بشارت انہیں دی۔ وہ حمد الہی بجالائے پھر ایک آدمی نے آکر کھولنے کے لیے کہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمد الہی بجالائے۔ پھر ایک آدمی نے کھولنے کے لیے کہا تو فرمایا کہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو ایک بکویٰ کے ساتھ جو کسے پہنچے گا۔ دیکھا تو وہ حضرت عثمان تھے۔ میں نے انہیں بتایا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تو وہ حمد الہی بجالائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ ہی مدد فرمائے والہ ہے۔
(متفق علیہ)

دوسری فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم اس قریب سے کہا

۵۸۲۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ دَرَسُوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُمَانُ

شخص کو روئے گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے نیز اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اگلے روز صبح کے وقت ہر آدمی میں امید رکھتا تھا کہ جہنم لایا گیا جائے گا۔ فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ فرمایا کہ انہیں بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہی لگایا۔ وہ درست ہو گئے جیسے کوئی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی اور انہیں جہنم سے بیا۔ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ان سے کڑوں یہاں تک کہ ہمارے پیٹے جو جائیں۔ فرمایا کہ نرمی اختیار کر۔ یہاں تک کہ ان کے میدان میں آکر جاؤ۔ پھر انہیں اسلام کی رحمت و دواور اللہ تعالیٰ کے جو حقوق ان پر لازم ہیں وہ انہیں بتاؤ۔ خدا کی قسم تمہارے فریضے اگر اللہ تعالیٰ نے ایک بھی آدمی کو ہدایت فرمادیا تو یہ بہتر ہے کہ تمہارے پاس سرخ آؤٹ ہوں رشتہ حق علیہ اللہ حدیث برابر جس میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہواؤ میں تم میں ہوں بابا طوع العفیر میں ذکر کر دی گئی ہے۔

دوسری فصل

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور وہ ہر ایمان والے کے بار و مددگار ہیں۔ (ترمذی)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں مددگار ہوں اس کے علی بھی مددگار ہیں۔ (احمد، ترمذی)

حضرت جنتی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔ میری طرف سے امانہ کہے مگر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے حضرت ابو جنادہ سے روایت کیا۔

حضرت ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان موافقات تمام کی

الزَّائِرَةُ عِنْدَ رَجُلٍ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُجِيبُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عِنْدَ مَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُحَرَّرِ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَا مَا فَكَانَ آيَنَ عَلَى ابْنِ أَبِي كَلَيْبٍ فَكَانُوا مَوْدِيًّا رَسُولَ اللَّهِ يُشْكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَارْتَدُّوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِمْ فَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَذَبَرَ أَحَدِي كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِمْ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الزَّائِرَةُ فَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ أَهْلًا بِأَهْلِهِمْ عَنِي يَكُونُوا وَمِثْلًا قَالَ أَتَقْدِرُ عَلَى رَسُولِكَ حَتَّى تَتَوَلَّى بِأَحَدِهِمْ ثُمَّ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَتَعْبُدُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ كَمَا اللَّهُ يُلَاقِيكَ اللَّهُ مُلْكٌ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ - مَسْنُونٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبُكَارَةِ قَالَ تَعْلَمُ أَنْتَ مِثْقَى وَأَنَا مِثْقَى فِي بَابِ الْبُكَارَةِ الصَّغِيرَةِ

۵۸۲۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ عَلِيًّا مِثْقَى وَأَنَا مِثْقَى وَهُوَ ذِي كُلِّ مَوْزِينٍ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلِيَ مَوْلَاَهُ - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِثْقَى وَأَنَا مِنْ عَمَلِي وَلَا يُؤَدِّي عَمَلِي إِلَّا أَنْ أَدْعِيَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ)

۵۸۳۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ لَمَّا هُوَ عَلَى نَدَمٍ

مَعْنَاكَ فَقَالَ اخْبَيْتَ بَيْنَ أَمْسَاكَ وَلَمْ تَدْرِ بَيْنِي
وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْتَ أَجَنِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
قَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۵۸۳۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ عُمَدَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَتَيْتَنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ
إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعْنَى هَذَا الطَّيْرِ فَجَاءَهُ عَلَيْهِ قَائِلٌ
مَعَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ
غَرِيبٌ)

۵۸۳۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي قُلُودًا سَكَنَتْ
أَبْتًا فِي رِوَاةِ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
۵۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِجْمَةِ وَعَلَيْهَا بَابُهَا (رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ نَدَى
بَعْضُهُمْ هَذَا أَحَدِيثٌ عَنْ شَرِيكَ وَلَمْ يَكُنْ كُفْرًا
فِيمَنْ عَنِ النَّسَائِيِّ وَلَا يَعْرِفُونَ هَذَا أَحَدِيثٌ عَنْ
أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ عَلَيْهِ شَرِيكَ)

۵۸۳۶ وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَائِلًا لَكَ
لَقَدْ كَانَ نَجْوَاهُ مَعَهُ ابْنِ عَدْنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْجَيْتَهُ وَلَئِنْ اللَّهُ أَنْجَاهُ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ
يُحِبُّكَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ عَذْرَتِي وَعَذْرَتُكَ قَالَ عَمْرُو بْنُ
الْمُسَدِّدِ فَقُلْتُ لِيُضَاهِرَ ابْنُ عَدْنٍ مَا مَعْنَى هَذَا الْقَوْلِ
قَالَ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ يَسْطَرُّ قُبُورًا عَذْرَتِي وَعَذْرَتُكَ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور ان کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

عمر بن العاص نے کہا آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان مراعات قائم
فرمادی ہیں میری کسی کے ساتھ قائم نہیں کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تم دنیا اور آخرت میں میری جگہ پر ایسے توفیق کی دعا کرتے ہو کہ میں اس کی روایت میں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے پاس ایک بھٹا ہوا ہندو خدا کا لوانے اللہ میرے پاس اس شخص کو
بھیج کر مجھے اپنی مخلوق میں سب سے پیارا ہو تاکہ اس پرندے کو میرے ساتھ کھائے پس
حضرت علی حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔ اسے ترمذی نے روایت
کیا اللہ کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے عطا فرمادی اور جب میں غامض رہتا تو آپ
گنگو کی ابتدا فرماتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث حسن غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہیں کہ
کا گھر میں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ
حدیث غریب ہے اور فرمایا کہ مجھ نے اسے شریک سے روایت کیا ہے اور
اس میں انہوں نے منافی سے روایت نہیں کی اور ہم نہیں جانتے کہ اس حدیث
کو ثقات میں سے کسی نے شریک کے ہوا روایت کیا ہو۔

ۛ ۛ ۛ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کے روز حضرت علی کو بلا کر ان سے سرگوشی فرمائی۔

لوگوں نے کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے اپنے بہت لمبی سرگوشی فرمائی۔ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی بلکہ اللہ
تعالیٰ نے سرگوشی فرمائی ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ کسی جہی کے لیے اس مسجد
سے گزرتا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور کہا کہ علی بن محمد کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت عمر سے کہا کہ اس حدیث کا مطلب کیا ہے؟ فرمایا کہ حالت جنابت
میں کسی کے لیے گزرتا جائز نہیں ہے سوائے میرے اور کہا ہے اسے ترمذی
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۵۸۳۸ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ تَوَعَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَايِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمِثْنِي حَتَّى تُرِنِّي مُرَلِّيًا -
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ام عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک منکر بھیجا جس میں حضرت علی بھی تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ دعا کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو اٹھا کر کہہ دے کہ تم میرے لئے اللہ جیسے وفات نہ دینا جب تک میں علی کو نہ دیکھوں۔ (ترمذی)

میسری فضل

٥٨٣٩ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعِيبُ عِلْمًا فِي وَلَا يَبْغِضُ
 مُؤْمِنًا - (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ
 حَسَنِ غَرِيبِ إِسْنَادٍ -)
 ٥٨٤٠ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عِدْلًا فَقَدْ سَبَّنِي -
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: در مناش علی سے محبت نہیں رکھئے گا اور جو ان سے دشمنی نہیں رکھے گا۔ روایت کیا اسے احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ اسناد کے لحاظ سے یہ حدیث حلی غریب ہے۔

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔

(احمد)

٥٨٣١ وَعَنْ عِيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلُ مَنْ عَسَى أَنْ يَغْضَبَهُ
 الْيَهُودُ حَتَّى يَهْتُمُّوا أَهْمَهُ وَأَحْبَبَتِ النَّصَارَى حَتَّى
 أَنْزَلُوهُ إِلَى الْمَوْتِ الَّذِي لَيْسَ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهُودُ
 فِي رَجُلَيْنِ مَعْصُومٌ مَقْرُطٌ يَقْرَأُ فِي رِيسَالِي فِي وَ
 مُبْغُضٌ يَعْمَلُ مَنَافِي عَلَى أَنْ يَبْهَتَ بَنِي -
 (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تمہاری ایک مثال حضرت یحییٰ عیسیٰ ہے کہ ہر چہ وہ ان سے صلوات بھیجی یہاں تک کہ ان کی والدہ ماجدہ ربیعہ بنتان جریرہ اور انہیں نصاریٰ نے ان سے محبت رکھی یہاں تک کہ اس مقام پہنچا کہ ان کے جو اُن کا حق نہیں۔ پھر راری نے فرمایا کہ میرے متعلق ذکر آدمی ہلکا ہے جو جائیں گے محبت میں انہیں کہنے والا کہ اسی باتیں کہے گا جو مجھ میں نہیں ہیں۔ دوسرا حدیث رکھنے والا جس کو دشمنی اچھائے گی کہ مجھ پر ہستان جیسے (راحمہ)

٥٨٧٢ وَعَنِ الْجَعْفَرِ بْنِ عَارِبٍ وَرَبِّ بْنِ أَرْقَمَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَوَلَّى
بِعَمْرِ بْنِ عُقَيْلٍ أَخَذَ بِيَدِي عَمْرِو فَقَالَ أَسْمِعُوا تَعْلَمُونَ
أَيُّ أَقْوَامٍ بِالسُّؤْمِيَّةِ أَفْضَلُ لَوْ بَدَأَ بِي قَالَ
أَسْمِعُوا تَعْلَمُونَ أَيُّ أَقْوَامٍ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ
قَالَ بَدَأَ بِي فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مُؤَلَّاهُ فَكُنْ
مُؤَلَّاهُ اللَّهُمَّ ذَاكَ مَنْ قَالَ لَهُ وَكَأَمِنْ عَادَاهُ
فَكَوْنِهِ عَمْرُ بْنُ عُقَيْلٍ وَذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هُنِيئًا

حضرت برادر بن علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع غنیمت پر آکر سے تو حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ کیا تم جانتے نہیں کہ میں ہر صاحب ایمان سے اس کی جانی سے بھی زیادہ قریب ہوں، لوگ عمر حق گزارا ہوئے، یہ کہوں نہیں۔ فرمایا کیا تم جانتے نہیں کہ میں مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہوں، عمر گزارا ہوئے، یہ کہوں نہیں۔ آپ نے کہا: اے اللہ! جس کا میں درست ہوں اس کے عمل بھی درست ہیں۔ اے اللہ! اس سے دشمنی رکھ جو علیؓ سے دوستی رکھے لہٰذا اس سے دشمنی رکھ جو ان سے دشمنی رکھے، اس کے بعد حضرت عمرؓ ان سے ملے تو

تَا اِنَّ اَنَّى طَالِبَ اَصْبَحْتَ وَاسْتَبْتَ مَوْلَى كَلِّ
مَوْلَى لَمْ يُولَدْ - (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

۵۸۳۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ خَطْبُ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ
قَاتِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَنِّي فَذَوَّجَهَا مِنْهُ -
(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۳۴ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَيِّئِ الْأَثْوَابِ إِلَّا بِأَبِ عُبَيْدٍ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
۵۸۳۵ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَأْتٍ قَالَ كَانَتْ بَنِي مَرْثَدَةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ رَاكِبًا
وَمِنَ الْخَلَائِقِ أَيْتَهُ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ لَسَلَامُ
عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحَّيْنَا نَصَرْتَنَا إِلَى
أَهْلِي فَذَلَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ -

(رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

۵۸۳۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَرِيبًا مِمَّنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ طَلِّحْ
أَعْمَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحَمِي طَلِّحْ كَانَ مَتَأَخَّرًا لِرَفْعِي
فَلَا كَانَ بَلَاءٌ فَصَبَرْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَصَدَّقَهُ بِرَجُلِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ
أَوْ أَشْفِهِ شَكَكَ الدَّارِي قَالَتْهَا اشْتَكَيْتُ
وَجَعَلِي بَعْدَ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اُن سے کہا: اے ابی اہد طالب! آپ کو مالک ہو کہ آپ ہر مسیح و شام ایمان
ملے ہر مردہ موت کے مرقی ہیں۔ (احمد)

حضرت بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
اور حضرت عمرؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کا پیغام دیا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کم سن ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے پیغام نکاح دیا
تو اُن کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا گیا۔ (نسائی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم فرمایا سوائے
دو دروازہ علیؓ کے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کا بارگاہ میں مجھے ایک قرب حاصل تھا جو مخلوق میں سے کسی دور
کو حاصل نہ تھا۔ میں علی الصبح حاضر بارگاہ ہوتا اور عرض کرتا: اے نبی
اللہ! آپ پر سلام ہو۔ اگر آپ کھنکھاتے تو اپنے گھروالوں کی طرف داپس
لوٹ آنا رہتا حاضر خدمت ہو جاتا۔

(نسائی)

اُن سے ہی روایت ہے کہ میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرتے اور میں کہہ رہا تھا ہمارے اللہ
اگر میری موت کا وقت پہنچا ہے تو مجھے راحت پہنچا اور دیکھ ہے
تو صحت بخشن اور اگر آزمائش ہے تو صبر عطا فرما۔ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کیا کہا؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ
دیا بخیر رہنے پائے اقدس سے انہیں شکوہ ماری اور کہا: اے اللہ
اسے غایت اور صحت بخش۔ راوی کو اس میں شک ہے۔ حضرت علیؓ
کہا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ تکلیف مجھے پھر نہیں ہوئی۔ اسے ترمذی
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب
پہلی فصل

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ الشُّقْرَاءِ الَّذِينَ تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمِعْتُ عُمَرَ وَعُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي يَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۴۹ وَعَنْ حَازِمِ بْنِ قَالٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الذُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الذُّبَيْرُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۰ وَعَنْ الذُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ قَوْمٍ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ فَأُطْلِقَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ جِئْتُ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْوَيْهَ فَقَالَ ضِدَّكَ أَتَى وَآتَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۱ وَعَنْ عَنِي قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعَ أَبْوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ازْهَرْ وَذَاكَ أَتَى وَآتَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر خلافت کا ان حضرات سے زیادہ کوئی مستحق نہیں جن سے وفات پانے تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی رہی ہے اور نام ایسے علی عثمان زبیر علیہ السلام سعد اور عبد الرحمن کے۔

(بخاری)

قیس بن ابو حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت طلحہ کے ہاتھ کو ٹھٹھایا دیکھا جس سے غزوہ احد میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی تھی۔ (بخاری)

حضرت حازم بن قالی نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں کے روزِ فراہ میں فرشتہ قوم کی جہیز کوئی لاکھ سے گاہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں آئے اور مجھے ان کی خبر لاکر دے۔ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے والدین کو جھکاتے ہوئے فرمایا تم پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس کے لیے اپنے والدین کو جھکاتے ہوئے نہیں سنا سوائے حضرت سعد بن مالک کے میں نے آپ کو غزوہ احد سے مدد فرماتے ہوئے سنا۔ اسے سعد بن مالک کی مدد پر میرے ماں باپ قربان۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي لَأَكُونُ الْعَرَبَ رَمْلًا يَسْهُوَنِي سَبِيلَ اللَّهِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں وہ عربوں میں سے ہوں جس سے سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلا جائے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّا يَمْلِكُ مِنَ الْمَدِينَةِ كَيْلَةً فَقَالَ كَيْتَ وَكَيْلًا صَالِحًا يَحْرُسُ بِيَاذِ سَمْعَتَا مَوْتٍ وَسَلَامَةٍ فَقَالَ مِنْ هَذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ دَخَمَ فِي لِقَائِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ قَدْ عَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کو نثرین لائے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات جاگتے رہے تو فرمایا کہ کاش! کوئی نیک آدمی ہمارا پیرو ہو کہ ہم نے ہتھیاروں کی آواز نہ سنی، فرمایا کہ کون ہے؟ اس نے کہا ارے میں اللہ کی قسم! فرمایا کہ تم کس لیے آئے ہو؟ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تعلق میرے دل میں خوف واقع ہوا تو میں حضور کا پیرو دینے آیا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی، پھر سو گئے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أُمَّةً آمِينَ وَأَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا تھا اور اور اس کا امین ابو عبیدہ ابن الجراح ہے۔ (متفق علیہ)

۵۸۵۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَصَّيْتُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفْتُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَعَنَهُ بَعْدُ أَنَسُ بْنُ بَكْرٍ قَالَتْ عَمْرٍو قِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ ان سے پوچھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنائے تو کس کو بنائے؟ فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو عرض کی گئی کہ پھر حضرت ابو بکر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت عمر کو عرض کی گئی کہ حضرت عمر کے بعد؟ فرمایا کہ حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو۔ (مسلم)

۵۸۵۶ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ هُرَيْثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِدَادٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَصَحَّوْا الصُّخْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذِهِ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَنَادَى بَعْضُهُمْ وَبَعْضًا بَنِي آدَمَ وَقَاصٍ وَكَمَ يَدًا كَرَعِيًّا - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت انس بن ہرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرا پر تھے یعنی آپ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ اور زبیر نوچان بنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جاگیر تک نہیں ہے تیرے اور ہر گرنی یا صدیق یا شہید یعنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص کا ذکر بھی کیا ہے لیکن وہ حضرت علی کا ذکر نہیں کرتے۔ (مسلم)

دَقْدَقَ قَطْلِي نَجِيًّا فَلْيَنْظُرْ لِي هَذَا وَفِي رِوَايَةٍ مِّنْ سَكْرَةٍ أَن يَنْظُرَ لِي شَرِيًّا يَتَشَبَّهِ عَلِيَّ وَجْهَ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ لِي طَلْحَةَ بَنِي عُبَيْدٍ اللَّهُ -

(رواہ الترمذی)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ تَمَعْتُ أُذُنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالدُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ - (رواہ الترمذی)

۵۸۴۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وقاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ يَوْمٌ أَحَدُ اللَّهِمَّ أَشَدُّ دَرَمِيَّةً وَأَجَبُ دَعْوَةً -

(رواہ فی شرح السنہ)

۵۸۴۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَعِجْ لِي سَعِيدًا إِذَا دَعَاكَ - (رواہ الترمذی)

۵۸۴۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ إِلَّا لَسَعْدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ إِذْ هُوَ ذَاكَ رَأَى دَائِي وَرَأَى لِي إِذْ هُوَ أَيُّهَا الْعَدُوُّ الْحَذَرُ - (رواہ الترمذی)

۵۸۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَيْكَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخَايَ فَلْيُرِي لِي مَرَّةً خَالَةً رَوَاهُ التَّرمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِّنْ أَبِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَبِي زُهْرَةَ فَلَمَّا رَأَى إِلَيْكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخَايَ وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيَكُونَنَّ بِهَذَا فَلْيُرِي -

چکا ہوتا اس کی ماٹ دیکھے دوسری روایت میں ہے کہ جو اس بات سے خوش ہوئے نہ تھے کہ زمین پر پڑے ہوئے شہید کو دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھنا پڑے۔

(ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں ہیں۔ ہمارے ہاں کہیں گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ اُحُد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! اس (حضرت سعد) کی تیرا نزاری کو مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ (شرح السنہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ سعد کی دعا کو قبول فرما، جب بھی دعا کرے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے لیے اپنے ماں باپ کو جمع نہیں کیا سوائے حضرت سعد کے۔ غزوہ اُحُد کے روز ان سے فرمایا تیرا نزاری کو مضبوط کر اور ان سے فرمایا اے ہمارے بھائی! تیرا نزاری کو مضبوط کر۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد حاضر ہوا گاؤں پر تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں، کوئی ان جیسا مجھے اپنا ماموں نہ کہادے (ترمذی) اور ولایت کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن زہرہ سے مخفی جگہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مخترمہ نبی زہرہ سے تھیں، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اپنا ماموں کہا اور مصابیح میں لفظ تلمیذی کی جگہ تلمیذیوں سے ہے۔

تیسری فصل

۵۸۴۶ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ قَالَ تَمَعْتُ سَعْدًا

فَإِنِّي بَنِي الْوُحَاظِمِ سَعْدًا

ابن ابی وقاص یقول اِنّی لاکون رجلی من العرب
 رقی رسولی فی سبیل اللہ ورائی لکون مع رسولی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وماننا طعاما ولا الحبة
 وورقی الشکر وان کان احدا نالیضم کما نضع
 الشاة ممانا لکونک لک اصیحت بنو اسد تغیری
 علی الاسلام لقد خست ادا واصل علی واکلوا
 وکوا یرانی عمنی واکلوا لا یخیرن یشقی
 (متفق علیہ)

۵۸۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَائِدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي دَاكَا تَأْكُلُ لِقَامًا
 وَمَا اسْمُهُ أَحَدًا إِلَّا فِي التَّوْبَةِ الَّتِي اسْتَمْتُ فِيهِ
 وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَلَا فِي لَفْظِكَ الْإِسْلَامَ
 (رواه البخاری)

۵۸۶۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِبَنَاتِهِمْ إِنْ أَمَرْتُكُمْ وَمَا
 يَهْكُفِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصِيرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الضَّرِيقُ
 الْقَوِيُّ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ
 ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِرَبِّ سَكَمَةَ بَنِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 سَقَى اللَّهُ آبَاكَ مِنْ سَكَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَتْ
 ابْنُ عَدِيٍّ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ
 بِعَدِيٍّ يَقْرَأُ بِحَتَّى يَأْتِيَهُنَّ الْفَأْ
 (رواه الترمذی)

۵۸۶۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا زَوَاجَ إِلَّا فِي
 يَهْكُفِي عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ الْمُهَيَّ
 اسْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سَكَبِيلِ الْجَنَّةِ
 (رواه أحمد)

۵۸۷۰ عَنْ حَكِّمَةَ قَالَتْ جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا
 رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ يَكُنْ رَجُلًا أَوْمِنًا فَقَالَ

بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے ہوئے سننا: میں عرب کا ہوں
 شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں سب سے پہلے قربانیاں
 نے وہ وقت بھی دیکھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیشت
 میں جہاد کرتے اور ہمارے پاس خوراک نہ ہوتی سوائے لکیر کی پھلیوں
 اور تروں کے اور اگر ہم میں سے کوئی تمنا سے حاجت کے لیے
 جاتا تو بکری کی طرح میٹکیاں کرتا اور اس میں کسی چیز کی تلاش
 نہ ہوتی پھر مجھے نبی ہوا مجھے سلام کیا میں تو گویا میں خدایہاں رہا اور میری حالت
 گئے ان لوگوں نے حضرت کو نکالتے کہ چکا تھا کہ میری حالت گئے (متفق)
 حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا
 کہ میں اسلام لانے میں تیرا تھا کوئی ایک ہی صحن میں ہوا گویا میں روز جس ہذا
 میں صحن ہوا تھا سات دن کی طرح گزر گئے کہ میں اسلام میں تیرا آدمی
 تھا۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے
 کہ میرے بعد والا تمہارا معاملہ مجھے فکر مند کرتا ہے کہ تمہارا خیال
 نہیں رکھیں گے مگر مبارک عرض کے پیکر حضرت عائشہ نے فرمایا
 کہ بہت زیادہ مدد دینے والے پھر حضرت عائشہ نے ابو سلمہ بن
 عبد الرحمن سے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے والد ماجد کو جنت کی سبیل سے
 بلائے اور حضرت ابن کوفہ نے اہبات المؤمنین کی خدمت میں ایک
 باغ تذکر کیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

(ترمذی)
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا
 ہوئے سننا: میرے بعد یہ مردوں کو خرب کرنے والا سپنا ہو گا۔
 اسے اللہ! عبد الرحمن بن عوف کو جنت کی سبیل سے بلا۔

(احمد)
 حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان
 والے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار
 ہوئے: یا رسول اللہ! ہماری طرف ایک امانت دار آدمی کر بھیجے فرمایا

میں تمہاری طرف ایسے امانت دار آدمی کو مقرر کیا جو امین ہونے کا قصد کر دے گا۔ لوگ اس کا انتظار کرنے لگے تو آپ نے حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح کو بھیجا۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی گئی اپنے بعد آپ کس کو امیر بنائے ہیں ابوبکر یا عمر یا عثمان امیر بناؤ گے تو انہیں امانت دار بنوینا سے منہ موڑنے والا اور آخرت کی رغبت رکھنے والا پوچھ گئے۔ اگر تم عمر کو امیر بناؤ گے تو انہیں طاقت و ملامت وار پاؤ گے جو اللہ کے معاملے میں کسی طاقت کرنے والی کی ملامت سے نزدیک اور اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور میرے خیال میں تم ایسا کرنے والے نہیں ہو تو انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنائے گئے جو نہیں بدھ رہے ہوتے۔ (احمد)

ان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی مجھے عزت کے شہر کی طرف سوار کر کے لے گئے، مگر میں ہر اس شخص کو دیا اللہ جل کو اپنے مال کے ذریعے آزاد کیا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے جو حق بات کہتے ہیں خواہ کسی کو کڑی معلوم ہو اور حق سے انہیں ایسا کر بھر دے کہ ان کا دل دست نہ رہا اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے جو حق سے فرشتے بھی جیسا کہنے ہیں اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ ان کے ساتھ حق کو بھی اور میرے ہر کوئی میری اسے نافرمانی نے روایت کیا اللہ کیا کہ یہ روایت

لَا بَعَثَ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشَوْا
لَهَا النَّاسُ قَالَ قُبِعَتْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
(متفق علیہ)

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّعُوا لِي يَا بَكْرُ تَجِدُوا فِي الدُّنْيَا رَافِدًا فِي الْآخِرَةِ كَلَنْ تَوَضَّعُوا عَمْرُو تَجِدُوا كَوْنًا أَوْ يَكُنَا فِي اللَّهِ كَوْمَةٌ لَا رَيْحَ وَلَنْ تَوَضَّعُوا عَدِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ قَائِلِينَ تَجِدُوا هَادِيًا مَهْدِيًّا يَا خُنْدَسَارُ الطَّرِيقُ الْمُسْتَوْتِمَ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

۵۸۴۲ رَعْنَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ رَحِمَا اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجِي أَمْنَةً وَكَلْنِي إِلَى دَارِ الْيُحْرَى وَصَحْبِي فِي الْغَارِ وَأَهْلِي بِلَا مِنْ تَكَلَّمَ رَحِمَا اللَّهُ عَمْرِي قَوْلُ الْحَقِّ - مَوَاتَرُكَ الْحَقِّ وَمَا لِي مِنْ صِدْقِي رَحِمَا اللَّهُ عُمُكُمَا يَسْتَعِينِي مِنْهُ الْمَلُوكُ رَحِمَا اللَّهُ عَلَيْكَ اللَّهُمَّ أَوْرِ الْحَقَّ مَعَ حَقِّي دَارَ رَوَاهُ الدُّرَيْزِيُّ وَقَالَ هَذَا الْحَدِيثُ مُوْتَبَقٌ

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب

پہلی فصل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت اڑھم اپنے بیٹوں کو بلا میں اور تم اپنے بیٹوں کو (۶۱: ۳) تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو بلا یا اور کہا: اے اللہ اب میرے اہل بیت ہیں۔ (مسلم)

۵۸۴۳ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ فَقُلْتُ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي (رَوَاهُ مُتَّفِقُونَ)

۵۸۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَاةً وَعَلَيْهِمْ مِرْطٌ مَرَحَلٌ مِنْ شَجَرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَفِي يَدَيْهِ اللَّهُ عَنْهُ فَادْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَادْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ فَادْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَا تَأْخِذُونِي إِنَّ اللَّهَ يُبْذِلُ وَبِئْسَ الرَّجُلُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطْرَقُهُمْ تَطْرِيقًا - (رواه مسلم)

۵۸۴۵ وَعَنْ الْأَنْبَاءِ قَالَ لَنَا نَزَلَتْ فِي إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مَرْجُوعًا فِي الْجَنَّةِ - (رواه البخاری)

۵۸۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِنْهَا مِنْ مَشِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَاهَا قَالَ مَرْغَبًا يَا بِنْتِي ثُمَّ أَطْلَمَا ثُمَّ سَارَهَا فَهَكَتُ بِكَاهٍ شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُرْنِمَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَأَذَاهُ تَضَعُكَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَهَا مَعَهَا سَارَكِي قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأَخْفِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَلَمَّا نَوَيْتُ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِهَذَا عَلَى عَيْنِي مِنَ الْعَيْنِ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعْرِفَانَا حِينَ سَارَكِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرْتَنِي لَرْتُ جَبْرِيكَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنُ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَارْتَاكَ عَارِضُنِي بِرِجَالِ الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ أَقْبَرْتُ فَإِنِّي اللَّهُ وَاصِرِي فَإِنِّي نَعَمُ التَّعَفُّ أُنَا لَكَ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَدُّي سَارَكِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنِ أَنْ تَكُونِي سِدَّةً لِنَسَائِهِ أَهْلَ الْجَنَّةِ أَوْ نَسَائِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي يَدَايِ خَفَائِي أَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ يُبْذِلُ فِي وَجْهِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَكِي فَخَبَرْتَنِي أَنَّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَمْعًا فَصَحَّحْتُ - (مسند مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے آپ کے ادیر سیاہ بالوں سے مخلوط چادر تھی جس میں علیؑ کے لئے انہیں اس میں داخل کر لیا۔ پھر حسینؑ آئے تو انہیں بھی ان کے ساتھ داخل کر لیا پھر فاطمہؑ آئیں تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر علیؑ آئے تو انہیں بھی داخل کر لیا پھر کہا۔ بے شک اللہ یہ چاہتا ہے کہ اس گھر والوں تم سے گندگی دور کر دے اور انہیں خوب پاک صاف کر دے۔ (مسلم)

حضرت ہر اوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابراہیم فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک اس کے لیے جنت میں دو درجہ ملنے والی ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہؑ ان کہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چلنے سے فطاف نہیں تھا جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا میری بیٹی خوش آمدید پھر انہیں بٹھایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ بہت زیادہ مد میں جب آپ نے ان کا غم ملاحظہ فرمایا تو دوبارہ سرگوشی فرمائی وہ ہنسنے لگیں جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو میں نے پوچھا کہ تم سے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟ کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راز کو فاش نہیں کر سکتی جب حضورؐ نے وفات پائی تو میں نے کہا۔ میں نہیں اس مخفی کا واسطہ دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے کہ مجھے وہ بات بتا دو کہ اپنا اہل تادیبی ہوں پہلی دفعہ جب آپ نے مجھے سرگوشی فرمائی تو بتایا کہ میری بیٹی میرے ساتھ ہر سال ایک دفعہ قرآن مجید کا دو گنا کرتی تھی اور اس صلہ کو دیکھا ہے

میرے خیر میں میرا غریب دوست کر لیا ہے لہذا اسے اللہ کی طرف سے جو عظیم اجر عظیم ملے گا وہ میری بیٹی کی تادیبی پریشانی ملاحظہ فرمائیں تو دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا۔ اسے فاطمہؑ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ منی عورتوں کی سوار ہو یا ایمان والی عورتوں کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے مجھ سے سرگوشی فرمائی کہ میں اس تکلیف میں وفات پا جاؤں گا تو میں رونے لگی۔ پھر سرگوشی فرماتے ہوئے مجھے بتایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پیارے میں آپ سے جاؤں گی تو میں ہنس پڑی (مسند علیہ)

۵۸۴۷ وَعَنْ الْمُسَوِّرِ مَعْرُومَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاظْمِرْ بِصَاحِبِ قَبِيضٍ مِمَّنْ أَغْضَيْتُهَا أَعْضِيَّتِي فِي رِوَايَةِ يَرْبُوعِي مَا أَرَاهَا وَتَعَدُّ ذُنُوبِي مَا أَذَاهَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۴۸ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَبَايَعَ حَاطِبِيًّا بِمَا يَدْعُو خُتْمًا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ ذَاكُنِي عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُهُ قَالَ أَمَا بَعْدُ إِلَّا إِلَهُهَا النَّاسُ إِنْ عَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَكْفُرَ بِي رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبْ وَكَانَ تَارِكٌ فِيكُمْ الشَّكَّيْنِ أَوْ لَيْسَ مَا كِتَابُ اللَّهِ يُبَيِّرُ الْهَدَى وَالشُّرُوعَ وَذَكَرْتُ كِتَابَ اللَّهِ وَاسْتَشِيرُوا بِهِ فَجَعَلَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَدَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَاهَلُ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَفِي رِوَايَةِ كِتَابِ اللَّهِ مُوسَى عَلَى الْهَدَى دَ مَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۸۴۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۵۰ وَعَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لِي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنَ الْأَنْجَارِ حَتَّى أَتَى خَبَاءَ فَاظْمِرْ فَقَالَ أَتَقْرَأُكُمْ اللَّهُ تَعَالَى حَسْبَا قُلْتُمْ لَيْسَ أَنْ حَمَلْتُ لَيْسَ حَتَّى أَعْتَنَقَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لِي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ وَاجِبْ بَيْنَ يَحْيَى - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت مسود بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے مارا میں اس نے مجھے مارا میں کیا دوسری عاتق میں ہے کہ وہ چیز مجھے پریشان کرتی ہے جو اسے پریشان کرے اور مجھے تکلیف دیتی ہے جو اسے تکلیف دے (متفق علیہ)
حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں تم نامی چٹنے پر غلبہ دینے کھڑے ہوئے جو کہ کمرہ اور مریضہ منورہ کے درمیان ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ وہ غلط فہمیت فرمائی پھر ارشاد ہوا: اما بعد اسے لوگ! میں بشر ہوں مغرب ہے کہ اللہ کا فائدہ میرے پاس آئے اور میں اسے قبول کر لوں میں تم میں دو عظیم صریح چھوڑے جاتا ہوں جن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور رہ ہے پس اللہ کی کتاب کو اور اسے محبوبی سے غلامو اور اللہ کی کتاب کی طرف ابھارو اور صراحت کیا پھر فرمایا اگر دوسرے میرے (ابن بیت) ہیں اور میں اپنے ال سینہ کے پاس میں نہیں لٹکاؤ والا ہوا دوسری ہدایت میں ہے کہ اللہ کی کتاب ہی اللہ کی رہی ہے جس نے اس کی پیروی کی وہ ہدایت پر ہے اور جس نے اسے چھوڑا وہ گمراہ ہے (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ جب ابن جعفر کو سلام کرتے تو فرماتے: اے دو پروردگار کے بیٹے! ہم پر سلام ہو، (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن بن علی آپ کے دو پیش قدمی پر تھے اور آپ کہہ رہے تھے اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں پس فرمایا اس سے محبت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں دن کے ایک حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا آپ حضرت فاطمہ کی سائیں گاہ پر تشریف فرما تھے اور فرمایا کیا خاں ہاں ہے یا یعنی حسن تنواری ہی دیر پہلے وہ دو ٹوٹے بولے آگئے یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے گلے سے لپٹ گئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہا: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں لہذا میں اس سے محبت رکھتا ہوں اس سے بھی جو اس سے محبت رکھے - (متفق علیہ)

۵۸۸۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمِينِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقِيلُ عَلَى النَّاسِ مَزَّةً وَعَلَيْهِمْ أَخْذِي وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّمَهُمْ بِمَنْ يَنْتَقِضُ عَلَيْهِمْ مَكِينٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَيْنًا مَلُوكًا مِنْ حُمْرٍ وَنَاكَةً رَجُلًا عَنِ الْحُجُرِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الدُّيَابَ قَالُوا أَهَلُ الْعَوَارِقِ يَأْتُونَ فِي غَيْبِ الدُّيَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ يَمَنٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا دِيْعَانِي مِنَ الدُّنْيَا.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۸۴ وَعَنْ أَبِي قَالٍ لَمْ يَكُنْ أَحَدًا أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحَسَنِ أَيْضًا كَانَ أَشْبَهَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۸۵ وَعَنْ ابْنِ مَتَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْوَحْيَ وَفِي رَوَايَةٍ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ.

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَهُ هَذَا فَأَخْبِرْ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَوَضَعْتُهُ فِي الْيَمِينِ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۸۸۷ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ كَانَ يَأْخُذُكَ وَالْحَسَنُ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَرَبُهُمَا فَوَافِي أَرَبُهُمَا وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے وضو کرتے اور حسن بن علی آپ کے پیلوں میں تھے کبھی آپ لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی ان کی طرف اور فرما رہے تھے میرا یہ بیٹا حقیقی سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دلوں میں امن پیدا کرے گا۔

(بخاری)

عبدالرحمن بن ابوالنعم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا جب کہ ایک اہل بیت نے ان سے السلام ملنے کے متعلق پوچھا۔ شعب نے کہا کہ یہ سنیاں میں کبھی ماننے کے متعلق فرمایا کہ یہ عراق والے مجھ سے کبھی ماننے کے متعلق پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراموشی کو شہید کر دیا تھا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ دونوں دنیا سے ہیں وہ بھول رہے۔

(بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حسن بن علی سے زیادہ مشابہت رکھنے والا کوئی نہیں تھا اور حضرت حسین کے متعلق بھی فرمایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے ہارک سینے سے لگا کر کہا اے اللہ اسے عکس کھا دے دوسری روایت میں ہے کہ اسے کتاب کھا دے۔

(بخاری)

ان سے یہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیت الخلا میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے پانی رکھ دیا جب باہر نکلے تو فرمایا۔ یہ کس نے رکھا ہے آپ کو بتایا گیا تو کہا اے اللہ اسے دین کا سبب بوجھ (فقہ حنفی) (متفق علیہ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں پکارا اور حضرت حسن کو اور کہتے ہیں اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان دونوں سے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فِي
تَيْقُودِي عَلَى فَخِينٍ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ
عَلَى فَخِينٍ وَالْأَخْزَى تَقْدِيحُهَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ
ارْحَمْنَا قَوْلِي أَرْحَمْنَا -

(رواہ البخاری)

۵۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قَاكْرًا عَلَيْهِمْ
أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي أَمَارَتِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُمْ
تَطْعَنُونَ فِي أَمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي أَمَارَتِهِ
أَسِيرٍ مِنْ قَبْلِ دَائِمَا لِمَنْ كَانَ لَغِيْبَةً لِلْأَمَارَةِ
وَلَنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ هَذِهِ هَذِهِ
أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رِوَايَةٍ
لِسُليْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْخِيَرَةِ أَوْ مِثْلِهِمْ فَإِنَّ مِنْ مَالِهِمْ
۵۸۸۹ وَحَدَّثَنَا قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَدْعُوًّا إِلَى زَيْدِ بْنِ
مُعْتَبِرٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَبِيبُ اللَّهِ قَالَ يَقُولُ أَنْتَ وَمَنْ
فِي سَابِ بَنِي إِسْرَءِيلَ الصَّوْفِيَّةَ وَحَصَانِيَّةَ -

محبت رکھ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انہیں پکڑ کر انچا ایک ران پر بٹھا لینے اور حضرت حسن بن علی کو دوسری
ران مبارک پر۔ پھر دونوں کو ملا کر کہتے اسے اللہ! ان دونوں پر
رحم فرما کیوں کہ میں بھی ان پر مہربانی کرتا ہوں۔

(بخاری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور حضرت اسامہ بن
زید کو اس کا امیر مقرر فرمایا بعض لوگوں نے اس کی مہربانی پر کشتہ چینی کی چٹانچہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اس کی ہدایت میں ملحق کرتے
ہو تو اس کے بات کی ہدایت میں بھی اس سے پہلے کشتہ چینی کر چکے ہو
ہذا کی قسم وہ ہدایت کے لائق تھے اور ان لوگوں سے تھے جو مجھے۔

سب سے پیارے میں اور یہ ان ہمدردوں سے ہے جو مجھے سب سے
پیارے ہیں (متفق علیہ) اور سلم کی حدیث میں بھی اسی طرح ہے اور دوسری
یہ ہے کہ میں نہیں اس کے شعلے و صیت کرتا ہوں کہ وہ یہ تمہارے ایک لوگوں سے ہے
ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
آنکھوں پر غم حضرت زید بن حارثہ کو کم زید بن حارثہ کہتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت
تازل ہوئی انہیں ان کے باپوں کی نسبت سے پکارا (متفق علیہ) اور حدیث
براہ میں حضرت علی سے فرمایا کہ تم مجھ سے بڑا باب بلوغ الصغیر
حصانہ میں بیان کی جا چکی۔

دوسری فصل

۵۸۹۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ
الْعَصَاوُ يُخْطِبُ فَمِيعَتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ مِنْهُ لَنْ تَضِلُّوا كُتِبَ
لِلَّهِ دَعَايَ فِي أَهْلِ بَيْتِي -

(رواہ الترمذی)

۵۸۹۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
۱۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ کے پیچھے کے پر غزوات میں
دیکھا کہ اپنی عصا اداؤں پر خطبہ دے رہے تھے میں نے آپ کو فرماتے
ہوئے سنا اسے لوگ! میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر
انہیں پکڑوے ہر گے تو گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت
بیخالی بیت ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَارِكٍ فِيكُمْ مَا لَنْ تَمُتَكُمْ
يَمْ كُنْ تَضَعُوا بَعْدِي أَحَدٌ هُمَا أَكْثَرُ مِنَ الْأَكْثَرِ
كِتَابُ اللَّهِ وَحَبْلُ صِدْقٍ وَدَمِنَ السَّمَاءُ إِلَى الْأَرْضِ
وَعَوْنِي أَهْلُ بَيْتِي وَكُنْ يَتَقَرَّقَا حَتَّى يَبْرُدَا عَلَى
الْحَوْضِ فَأَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ أَكْثَرُ
يَتَمُّ حَارِثُهُمْ وَسَلَّمَ يَتَمُّ سَائِلُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۳ وَعَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْلُكٍ مَعْلُكٌ مَعْلُكٌ
عَلِيٍّ عَلَى عَرَسَةٍ فَسَأَلَ أَجَى النَّاسِ أَعْبَدَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَحَبْلُ
مِنَ الزَّيْتِ قَالَتْ زَوْجُهَا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۴ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَصِمًا
وَإِنَّا عِندَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَأْتِيهِمْ إِذَا تَلَا كُتُبًا
بَيْنَهُمْ تِلَا فَيُجَوِّعُونِي مُبَشِّرَةً فَإِذَا الْغُصْبُ يَكْتُمُ
ذَلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى أَحْمَدَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُجِيبَ كُتُبَهُمْ
لِرَسُولِهِمْ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَسَى
كَفَنًا أَذَى قَوْلًا عَقْدَ الزَّهْلِ مَسْأَلُهُ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْمَعَارِفِ عَنِ الْمُطَّلِبِ)

۵۸۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ مَيِّتٌ وَأَنَا مَيِّتٌ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے
جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ
نہیں ہو گے ان میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں
مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو میرے بعد گمراہ نہیں ہو گے ان میں سے ایک اور چیز ہے
بہت غفلت والہ ہے یعنی اللہ کا کتاب اور میری اہل بیت اور یہ دونوں ہرگز الگ نہیں ہونگے
یہ سب کچھ تو ان کو چھوڑ دینا میں گے پس رکھنا کہ تم میرے بعد ان سے کچھ سلوک کرتے ہو تو فرمادہ
ان سے ہی ہدایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے فرمایا کہ میں ان سے لسنے والا ہوں جو
ان سے لڑیں اور ان سے صلح کرنے والا ہوں جو ان سے صلح کریں۔

(ترمذی)

جمعہ پانچویں میرے رذات ہے کہ میں اپنی بھینچ جان کے
ساتھ حضرت عائشہؓ بعد قرضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔
میں نے پوچھا کہ لوگوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو سب سے پیارا کون تھا۔ فرمایا کہ فاطمہؑ کیا گیا کہ مردوں میں سے
فرمایا کہ ان کا خاندان۔ (ترمذی)

حضرت عبدالطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ حضرت عباسؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور میں حاضر بارگاہ تھا۔ فرمایا کہ تمہیں
کس نے ناراض کیا؟ عرض گزار ہوں کہ یا رسول اللہؐ تو مجھے کاہل سے ساتھ
یہ کیا سلوک ہے کہ جب آپس میں ہیں تو غصہ و پیشانی سے ملتے ہیں۔
اور جب ہم سے ہیں تو دوسری طرح پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ناراض ہو گئے یہاں تک کہ بڑے زہرہ سرخ ہو گیا پھر فرمایا یا اہل بیت! تم
ہات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ایمان کسی آدمی کے دل میں
داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے محبت
نہ کرے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا جان کو تکلیف دی
اس نے مجھے تکلیف دی کہ نہ تکلیف آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہے
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عباسؓ مجھ سے میں آدمی

(ترمذی)

ان سے ہوں۔

۵۸۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَعَانٍ إِذَا كَانَ عَدَاؤُكَ لِأَيِّ مَنَيْنِ فَإِنِّي أَنْتِ وَأَذَلُّكَ حَقِّي أَذْهَبُ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدَكَ قَعْدًا وَعَدُوًّا مَعَهُ وَالْإِسْلَامَ كَسَاوَةً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا أَلْهَمْتَ اخْفِظْهُ فِي ذَلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ زَيْبٌ وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ بَارِقَةً فِي عَقْبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عَرَبِيٍّ)

۵۸۹۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جَبْرَائِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَيِّدَنِي اللَّهُ بِالْحِكْمَةِ مَرَّتَيْنِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ يُوَيْسٍ الْمَسَازِينِ وَيَعْبَسُ إِلَيْهِمْ وَيَجِدُ نَعْمَ دِيحًا تَوْنَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّبُهُ بِأَبِي الْمَسَازِينِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدٌ مِنْ عَرَبِيٍّ)

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا أَشْبَاطِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ مِمَّا رِيعَاكَ مِنَ الدُّنْيَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا جب پیر کا صبح ہو تو میرے پاس آنا تم اور تمہارا صاحبزادہ میں تمہارے لیے دعا کروں گا جو تمہیں اور تمہارے بیٹے کو نفع دے گی۔ جب وہ صبح ہوئی تو ہم آپ کے ساتھ حاضر ہوا کہ حضرت حضور نے ہمیں انہی چار اور اصحابی اور کہا۔ اے اللہ عباس کی نصرت فرما اور ان کے بیٹے کی ایسی ہی نصرت فرما یعنی مغفرت جو کوئی گناہ باقی نہ چھوڑے اے اللہ ان کی حفاظت فرما اور ان کے بیٹے کی رخصتی اور عید میں یہ بھی ہے کہ خلافت کو ان کی اولاد میں باقی رکھنا اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

ان سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے درود فقہ حضرت جبریل کو دیکھا اور درود مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے دو مرتبہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھے حکمت عطا فرمائے (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت رکھتے، ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے گلے ملی کر باتیں کیا کرتے یا بنی و جبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو المساکین رکھی ہوئی تھی۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں خوشیوں کے ساتھ کھڑے ہیں ایسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں نبی جوارن کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں دنیا سے میرے دو پھول ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور یہ حدیث غریب ہے۔

سَبَقَ فِي تَصَلِّيِ الْأَوَّلِ -

۵۹۰۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَتْ طَرَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتٍ لَيْلَةً فِي بَعْضِ الْحُلُجَّةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّجٌ عَلَى شَيْءٍ وَلَا أَذْرَى مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ تَخَلُّجِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُتَخَلِّجٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ لِي هَذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَتَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا -

(رواه الترمذی)

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أَوْسَلَةَ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي مُبَكِّشٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَسَامِيرِ عَلَى رَأْسِهِ وَبِحَبِيبَةِ الثَّرَابِ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَرَاهُمْ قَتَلَ الْحُسَيْنَ الْوَفَّاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ عَرِيبٍ

۵۹۰۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِي أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ فَكَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْحِي بَنِي ابْنَتِي فَيَشْتُمُهُمَا وَيَضَعُهُمَا الْيَمِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَوْمٍ عَرِيبٍ

۵۹۰۶ وَعَنْ بَرْبَدَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا رَجَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَيْهِمَا قِيَمَتَانِ أَحْمَرَانِ يَتَشَيَّانِ وَيَعْمُرَانِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْتَبِرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ اسْمَا أَمَوَاكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ قَسَمْتُ عَلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّتَيْنِ يَتَشَيَّانِ وَيَعْمُرَانِ فَلَمْ يَمُوتَا حَتَّى قَطَعْتُ حَبِيْبِي وَرَفَعْتُهُمَا (رواه)

بخاری ہے۔

حضرت اسماء بنت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حاجت سے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا ترشح فرما رہے تھے آپ نے کوئی چیز بھیجی ہوئی تھی اور مجھے نہیں معلوم کیا تھی جب میں انہی حاجت سے فارغ ہو گیا تو عرض گزار ہوا آپ نے یہ کیا چیز اپنے اوپر بھیجی ہوئی ہے آپ نے اسے کھولا تو آپ کی دونوں دونوں پر حسن و حسین تھے۔ فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اسے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھنا ہوں پس تو بھی ان سے محبت رکھ اور اس

سے بھی جو ان دونوں سے محبت رکھے۔ (ترمذی)

حضرت سلمیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ رو رہی تھیں عرض گزار ہوئی کہ آپ کیوں روتی ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سر اقدس اور دلوں میں ہلکے گردا گرد ہے عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ آپ کو کیا ہو گیا تو فرمایا کہ میں ابھی صوم کی شہادت دلا رہا ہوں کیا تم اسے ترش فرماتے ہو روایت کیا کہ اسے حدیث غریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اپنے اہل بیت سے آپ کو سب سے پیارا کون ہے؟ فرمایا کہ حسن و حسین آپ حضرت فاطمہ سے فرمایا کرتے کہ میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ۔ پس دونوں کو منگوا کرتے اور انہیں اپنے ساتھ لے جاتا کرتے اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ حدیث غریب ہے۔

حضرت بربدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غلبہ دے رہے تھے کہ حسن و حسین آگے آئے ان کے اوپر سر قیغیں تھیں وہ گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو اٹھایا اور اپنے ساتھ لے جھالایا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد کا نشان میں (۸۰:۸) میں نے ان دونوں بچوں کی طرف دیکھا کرتے پڑتے آ رہے ہیں تو میں میری سرسٹا اور اپنی بات تو ذکر ان دونوں کو اٹھایا۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

الرَّحْمَنِ دَاوُدَ أَوْدَ وَالنَّسَائِيَّ -

۵۹۰۴ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْوَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِثْقَالُ دَانَا مِنْ حُسَيْنٍ

أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَلْفِ حُسَيْنٍ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ يَنْبُطُ حَبَّتِ

الْأَسْبَاطِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۸ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الْخَطَمِ

وَالْحُسَيْنِ أَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۰۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ دَعْبَةَ

أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحْتُ مَعَهُ

الْمَغْرِبَ وَاسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي ذَلِكَ فَأَيَّتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى

حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ الْفَجَلَ فَتَبِعْتُهُ فَمِمْصُوقِي

فَقَالَ مَنْ هَذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ لَعَنَهُ قَالَ مَا حَلَبْتُكَ

عَمَّا لَكَ وَلِإِيَّاكَ إِنْ هَذَا مَمْلُوكٌ لَكَ بَنُو

الْأَرْضِ تَقُتُّ تَبْلُ هَذِهِ اللَّيْلَةُ اسْتَأْذَنَ رَبِّي أَنْ

يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنْ قَاطِمَةُ مَيْدَانَهُ يُسَاقُ

أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَشْيَابِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ -

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ)

۵۹۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَابِلَ الْعَيْنَيْنِ عَنِ

عَاقِبَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَحْمِلُ الْمَرْكَبَ وَكَبْتُ يَا عَبْدَكَ

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِي بِمَا تَرَاكَ

هَذَا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۱۱ وَعَنْ عُمَرَ أَوْ قَدْ مَنَّ لِي سَامِعِي ثَلَاثَةَ

الْأَلْفِ دَعْسٍ مِائَةٍ وَفَدَّصَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ

(ترجمہ) (ابوداؤد، نسائی)

حضرت یحییٰ بن مرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حسین مجھ سے بے لاد

میں حسین سے ہوں اللہ اس سے محبت کرے جو میں سے محبت کرتا ہے

حسین اباؤمیں سے ایک بیٹا ہے - (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں سینے سے نرنگ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں - اور

حسین اس سے نیچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے

ہیں -

(ترمذی)

حضرت مذہبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی

امی جان کی خدمت میں عرض کر رہا تھا مجھے اجازت دیجئے کہ نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر نماز مغرب پڑھوں اور حضور سے سوال

کروں کہ میرے والد آپ سے ایسے ایسے دعائے مغفرت فرمائیں پس میں نے آپ کے

سامنے نماز مغرب پڑھی مئی کہ نماز پڑھا تو مجھے پڑھی جب آپ لوگ نے تو

میں پیچھے ہو گیا آپ نے میرے آواز کی توجہ کیا تم مذاہبہ کو؟ عرض گزار ہوا

ہاں! فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری والدہ کو بخشے مکیا حاجت ہے یا یہ

فرشتہ اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا اس لیے اسے رب سے

اجازت مانگی کہ مجھ پر عزم عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ بنتی قرظوں

کی سوار ہے نیز حسن اور حسین بنتی قرظوں کے سوار ہیں اسے ترمذی نے

روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حسن بن علی کو پتہ کنڑے پر اٹھایا

ہو اٹھا تو ایک آدمی نے کہا اے لڑکے! کیا خوب سواری پر سوار ہوئے

محمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار بھی بہت خوب

ہے - (ترمذی)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کے بیٹے عیمنہ زرار

پانچ سو اور حضرت عبداللہ بن عمر کے بیٹے عیمنہ زرار مقرر فرمائے حضرت عبداللہ

فِي ثَلَاثَةِ الْاَيَّامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَمِيرُ لِي
فَقُلْتُ اَسَامَةُ عَلِيٌّ قَالُوا اللَّهُ مَا سَبَّكَ لِي إِلَى مَشْهُدِي
قَالَ لَئِنْ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْمَنِكَ وَكَانَ أَسَامَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاشْرُوتُ
حَيْثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَبِيثٍ -
(رداءة الترمذي)

۵۹۱۲ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ
عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ عَمِّي أَخِي زَيْدٌ أَتَى قَالَ هُوَذَا فِي ابْنِ
النَّظْلَى مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتُ رَأَى أَخِي أَضَلَّ
مِنْ نَارِي - (رداءة الترمذي)

۵۹۱۳ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبْطُ وَهَبْطُ النَّاسِ
الْمَدِينَةَ قَدْ خَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ أَهْمَتْ فَلَمْ يَسْكَمْ فَعَمِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ يَدَيْهِ عَلَى وَجْهِهِمَا فَأَعْرِفُ
أَنَّهُ يَدُ خَوْلِي -

(رداءة الترمذي) قَالَ هَذَا أَحَبُّ إِلَيَّ عَدُوِّي
۵۹۱۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَبِيَّ مَعَهَا أَسَامَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
دَعَوْنِي خَشِيَ أَنَا أَلَيْسَ فَا فَعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَيْسَ
فَا لِي أَحَبُّ - (رداءة الترمذي)

۵۹۱۵ وَعَنْ أَسَامَةَ قَالَ كُنْتُ مُجَالِسًا لِرَجُلٍ
عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسُ يَتَأَذَّنُ فَقَالَ لَا أَسَامَةُ أَتَأَذِّنُ
لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَتَأَذَّنُ فَقَالَ أَلَدُّ لِي
مَا أَحَبُّ إِلَيَّ لَأَقَالَ لِي كُنْتُ أَكْثَرُ لَأَمْنًا لَهَا

ی عمر اپنے والدہا جدی حضرت میں عرض گزار ہوئے کہ آپ نے
اسامہ کو چھ پر کس وجہ سے ترجیح دی جب کہ خدا کی قسم کسی موت پر
بھری بقیعت نہیں لے جائے؟ فرمایا: اس کے لیے کہ حضرت
زید تمہارے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے
تھے اور خود اسامہ تمہاری نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو زیادہ محبوب تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
محبت کو اپنی محبت پر ترجیح دی ہے۔ (ترمذی)

حضرت جبل بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ
میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیجئے۔ فرمایا کہ وہ موجود ہیں اگر وہ تمہارے
ساتھ جانا چاہیں تو میں نہیں منع نہیں کروں گا حضرت زید رضی اللہ عنہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر ترجیح نہیں دے گا۔ راوی کا بیان ہے
کہ میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے انصر دیکھا۔ (ترمذی)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرض بہت بڑھ گیا تو میں آیا اور دوسرے
لوگ مدینہ منورہ آئے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں
حاضر ہوا جب کہ آپ پر رکوت طاری تھا پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اپنے دست مبارک مجھ پر رکھنے ادا تھا جیسے میں ہان گیا کہ آپ میرے
پے دعا فرماتے ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسامہ کی ناک صاف کرنے لگے حضرت
عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ آپ چھوڑی میں صاف کر دیتی ہوں فرمایا کہ اسے
عائشہ اس سے محبت رکھو کیونکہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں (ترمذی)

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس
آئے اور اجازت مانگی دونوں نے حضرت اسامہ سے کہا کہ نہیں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اجازت لے دیجئے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا
رسول اللہ حضرت علی اور حضرت عباس اجازت طلب کرتے ہیں فرمایا

کیا تم جانتے ہو کہ دونوں کس لیے آئے ہیں میں عرض گزار ہوا انہیں فرمایا
لیکن میں جانتا ہوں انہیں عبادت دے دو پس وہ حاضر ارگاہ ہو کر
عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! اللہ ہم سے یہ دریافت کرنے کے لیے
حاضر ہوئے ہیں کہ اپنے اہل میں سے کون آپ کو سب سے زیادہ پرانے
میرے مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی کا نام گزاریا ہوئے کہ تم آپ
سے ان اہل کے متعلق پوچھنے حاضر نہیں ہوئے فرمایا کہ اپنے اہل میں سے
مجھے سب سے زیادہ رہے جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا یعنی
اسا بن زید دونوں عرض گزار ہوئے کہ ہر کس سے فرمایا کہ میں بن ابی طالب حضرت
عباس علیہ السلام کی طرف سے آئے ہیں آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر میں کر دیا
فصل تیسری

كَذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَتَى
أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ قَاتِلُهُمْ يَدُوتُ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ
أَهْلِكَ قَالَ أَحِبُّ أَهْلِي إِلَى مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَا تَقُلْ مَنْ قَالَ عَنِ
بْنِ أَبِي حَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ
عَمَلَكَ الْخَيْرَ هُوَ قَالَ إِنْ عَلَيَّا سَبْعَكَ يَأْتِيهِ جَرُّو
رَبْعًا الْوَرِثَةُ قَدْ كَرِهْتُ أَنْ عَمَّ الرَّجُلُ مِنْوَابِي
فِي كِتَابِ الزُّكُورَةِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابوبکر نے غزوہ بدر میں پھر باہر نکلے اور اللہ کے ساتھ حضرت علیؑ سے پس مسن
کو پہلے کے ساتھ کھینچے ہوئے دیکھا تو اس سے اپنے کندھے پر اٹھایا اور کہا
میرا آپ قرآن و حکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہو اور
علیؑ سے مشابہت نہیں رکھتے جبکہ حضرت علیؑ نہیں رہے تھے۔ (بخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے زیاد
کے پاس حضرت عیسیٰ کا سر مبارک دیا گیا تو طشت میں رکھا گیا وہ پھیرنے لگا اور
آپ کے حسن پر کھنکھائی کہ حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول
یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مناسب
رکھنے والے ہیں اور دوسرے لگایا ہوا تھا بخاری اور ترمذی کی روایت میں ہے
کہ میں ابی زید کے پاس تھا کہ میں کا سر مبارک لایا گیا تو پھیری کہ ان کا پر مارنے
لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسے حسن والا کوئی نہیں دیکھا میں نے کہا:
معلوم ہونا چاہیے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور کہا کہ یہ حدیث صحیح حسن غریب
ہے۔

۵۹۱۴ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ صَلَّى
وَالْعَصَمُ ثُمَّ خَرَجَ يَتَشَوَّى وَمَعَهُ عَلِيٌّ قَرَأَى الْحَسَنُ
يُكَلِّبُ مَعَ الْوَسْبَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ يَا بَنِي
شَيْبَةَ يَا لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ شَيْبَةً
يَعْلِيٍّ وَعَلِيٍّ يَضَعُكَ (رواه البخاری)

۵۹۱۵ وَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَى عَبِيدَ اللَّهِ بَنِي زَيْدٍ
يُرَاسُ الْحُسَيْنِ فَجُولُ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ
وَقَالَ فِي حُسَيْنٍ شَيْبَةً قَالَ أَنَسُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنَّهُ
كَانَ أَشَبَّهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَكَانَ مَقْصُورًا يَا لَوْ سَمِعْتُ رِوَاةَ الْبُخَارِيِّ وَفِي
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئَنِي
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضَعُكَ بِقَفْصِي فِي الْفَقْمِ
وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا أَحْسَنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ
كَانَ مِنْ أَشَبِّهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(وَقَالَ هَذَا أَحَدُ رِوَايَاتِ صَوِيحِهِ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

حضرت اسماعیل بن عیسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض
گزار ہوئے یا رسول اللہ! آج رات میں نے مجرا غلاب دیکھا ہے
فرمایا وہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ تخت سے فرمایا کہ بہت کیا؟

۵۹۱۶ وَ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِي الْغَارِثِ أَنَّهُ
ذَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ حَكَمًا مَنَّا الْيَمِينَةَ قَالَ
وَمَا هُوَ قَالَ إِنَّهُ شَرٌّ يَدُ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ كَيْفَ

كَانَ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي
جُجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأَيْتُ خَيْرًا تَلِدُ قَاطِمَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ عِلْمًا مَا يَكُونُ
فِي جُجْرِي قَوْلَاتٍ قَاطِمَةً الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي
جُجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَدْ خَلَقْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضَعَةً فِي جُجْرِي ثُمَّ كَانَتْ مِثْلِي
إِلَيْكَ فَأَذَا عَيْنًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُهَيِّقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ
اللَّهُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَبِي مَا لَكَ قَالَ أَكَاثِي جُجْرِي
فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتُنْتَكِلُ ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ
هَذَا قَالَ نَعَمْ وَأَنَا ابْنِي يَلُزِمُهُ وَتُتْرِكُهُ
حَمْرَاءُ-

۵۹۱۹ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا يَدِي الثَّانِيَةَ ذَاتَ
يَوْمٍ يَنْصُفُ النَّهَارَ أَشْعَتْ أَغْبَرِي يَدَهُ قَادِرَةً
فِيهَا دُمٌ فَقُلْتُ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأَبِي مَا هَذَا قَالَ هَذَا
دُمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا أَرَزَلُ النَّقِطَةُ مِنْهُ الْيَوْمَ
فَأُخَوِّصِي ذَاكَ الْوَقْتُ فَأَجِدُ قَيْلَ ذَاكَ الْوَقْتُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النَّبَوَةِ وَأَحْمَدُ الْإِسْخَرِيُّ-

۵۹۲۰ وَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو وَكَمْ قَبْلَ لَعْنِهِ
وَأَحِبُّوا اللَّهَ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي رَحِمَهُ-

(رَوَاهُ الْإِسْخَرِيُّ)

۵۹۲۱ وَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ وَهُوَ الْإِسْخَرِيُّ
بَابُ الْكُحْبَةِ مِمَّنْ مَعَتْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْآلَاتُ مَقْلَ أَهْلِ بَيْتِي فَيَكُونُ مَقْلَ سَقِيمَتِهِ نَوْجٍ
مِّنْ رَّيْهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ-

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

فرمایا کہ آپ کے جسم اللہ کا ایک ٹکڑا تھا کہ میری گردن میں رکھا گیا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے اچھا غائب کیا
ہے۔ انا رسول اللہ فاطمہؑ کا بے گئی جو تمہاری گردن میں ہو گا۔ پس
حضرت فاطمہؑ نے سین کو جھکا اور وہ میری گردن میں غنے جیسے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے وہ اٹھا کر آپ کی گردن میں رکھ
دیئے میری توجہ ادھر دیکھ رہی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں
سے آنسو رواں غنے میں عرض گزار ہوئی تو رسول اللہ امیر سے اہل باب
آپ پر زبان کیا بات ہے؟ فرمایا کہ میری سر سے پاؤں اٹھے اور مجھے
بتایا کہ عنقریب میری امت میں میرے اس بیٹے کو قتل کئے گا۔ میں نے کہا
انہیں! فرمایا! ہاں اور میرے پاس اس بچہ کی مٹی لائے جو سر سے ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک
دوسرے کے وقت میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا
کہ گیسو بے مبارک پہرے ہوئے میں اور دست مبارک میں ایک شیشی ہے جس
میں خون کا عرملہ گزار ہوا کہ میرے ہاں باپ آپ پر زبان کیا ہے؟ فرمایا
کہ میں اس کے ساتھ لکھنا کا غلہ ہے، میں دن بھر اسے چھو کر تباہ ہوں
میں نے وہ وقت یاد رکھا کہ معلوم ہوا کہ اسی وقت خمیہ کیے گئے تھے ان
ان دونوں کو میری نے دلائل النبوة میں روایت کیا ہے اور دوسری کہ احمد نے بھی۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو کہ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازا ہے اللہ
اور مجھ سے محبت رکھو اللہ سے محبت رکھنے کے باعث اور میرے اہل
بیت سے محبت رکھو مجھ سے محبت رکھنے کے باعث (ترمذی)۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعبہ کا وداع کر کے
جوسے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرستے ہوئے مٹا۔ خبردار
ہو جاؤ کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال مٹنے کی طرح مٹتی ہے جو اس میں سوار
ہو اور نجات پا گیا اور جو پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا۔

(احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے مناقب

پہلی فصل

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے ذمے کی عورتوں میں بہتر سر ہم نبوت محمد بنیٰ ان کے اپنے ذمے کی عورتوں میں بہتر فدیہ بنت خویلد ہیں (متفق علیہ) دوسری روایت میں ہے کہ ابوہریرہ نے کہا: دیکھتے تھے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت جبریل عجل حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ! یہ ربین میں سالن لکھا اے کہ فدیہ بنت خویلد ہیں جب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہنا اور جنت میں کھوکھلے موتی کے مکان کی انہیں بشارت دینا جس میں نہ شور و غل ہے اور نہ رنج و غم۔ (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر میں نے اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں نے انہیں دیکھا انہیں فضاہکین ان کا کثرت سے ذکر ہوتا تھا کبھی آپ بکری ذبح کرتے تو اس کا ایک ٹکڑا کٹ کر حضرت خدیجہ کی کسی پسلی کے بیچے بیچ دیتے کبھی ان کے متعلق ایسا فرماتے کہ گویا حضرت فدیہ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہوئی ہی نہیں ہے فرماتے وہ ایسی نہیں اور ایسی تھیں جو انہیں سے میری اولاد ہے۔ (متفق علیہ)

ابو سلمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ یہ جبریل ہیں جو تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے دلیل سوم درجہ

۵۹۲۲ عَنْ عِزِّ بْنِ قَالٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَاءٍ أَمْرُهُمْ بِلْتُ رِيحُ رِيحٍ وَخَيْرُ نِسَاءٍ خَيْرُ نِسَاءٍ يَنْتُ خَوِيلِدٍ. (متفق علیہ) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو كَرَيْبٍ وَأَشَارَ وَرَكِبَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

۵۹۲۳ وَعَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَلِي جَبْرِئِيلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لِي خَيْرٌ بِحَبِيَّةٍ قَدْ أَتَيْتُ مَعَهَا لِفَكْرٍ فَيُرَادُ أَمَّا أَوْطَعَامُ فَكَرَدَا أَمَّا فَكَرَدَا عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنْ رَبِّهَا وَهِيَ فَيُشِيرُهَا سَبِيَّتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ نَصَبٍ لَا سَخَبَ فِيهَا وَلَا نَصَبَ.

(متفق علیہ)

۵۹۲۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَدَّثَ عَلِيٌّ بِنَ رَسُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَ عَلِيٌّ خَدِيجَةَ وَمَا لَهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكُونُ مَعَهَا وَدَيْمًا دَيْمًا الشَّكَاءُ ثُمَّ يَقُولُهَا أَعْصَاءُ ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ خَدِيجَةُ قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا خَدِيجَةَ فَيَقُولُ لَهَا كَأَنَّهُ وَكَأَنَّهُ وَكَأَنَّهُ لِي مِنْهَا وَلَكِنْ (متفق علیہ)

۵۹۲۵ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جَبْرِئِيلُ يُعَوِّدُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

وَرَحِمَةُ اللَّهِ قَالَتْ هُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى -

(مفتی محمد عقیل)

٥٩٢٤ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ وَلَكَ كَيْتَالٌ يَجِيئُ بِكَ الْمَلَكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَلْ فِي مِرَاتِكَ كُكُفْتُ عَنْ دَجْوَةِ الثَّوْبِ فَكَذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا أَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ يَمْضِي - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(عشق علی)

٥٩٢٤ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقْتَرُونَ
بِهَذَا أَيَّاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ مَرْضَاةَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنْ
سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ
جُزْئَيْنِ فَجُزْبُ رَفِيعٍ عَائِشَةَ وَحَقِصَةٌ وَصَفِيفَةٌ
وَسَوْدَةٌ وَالْجُزْبُ الْأَخْضَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ
نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةُ
جُزْبٍ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِمَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةِ النَّاسِ يَقُولُونَ مَنْ أَرَادَ
أَنْ يَهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلْيَهْدِهِمْ إِلَى الْبَيْتِ حَيْثُ كَانَ فَكَلِمَتُهُ فَقَالَ لَهَا
لَا تُكْذِبِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الرَّحْمَنَ لَمْ يَأْتِ بِهَا
وَأَنَا فِي تَوْبٍ إِمْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَيْتُ
إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ أَشْهَدُ
دَعَوْنَ قَائِمَةً فَأَرْسَلَنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ الْإِ
تِحْيَيْنِ مَا أَحْبَبْتُ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحْيَيْتِ
هَذَا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ
عَنِ النَّسَائِيِّ بِأَنَّ بَدَأَ الْخَلْقَ بِرَوَايَةِ إِلَى مَوْلَاهُ -

اللہ کا یہ حضرت صدیق نے کہا کہ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی
(تسبیح علیہا)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے تم تیرے دونوں بہن بھائیوں میں رکھنا گئی۔ فرشتہ نبیوں ایک رشتہ پیڑ سے میں نے کہا انا اللہ مجھ سے کہا کہ یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں نے لہتا رہے مگر یہ بڑا ہنساکر دیکھا تو تم غصیں۔ میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو میں ہوں گا۔ (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ لوگ اپنے حقے حضرت عائشہ کی باری میں بیٹھے اور اس سے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا حاصل کر چاہتے تھے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں اور دوسرے میں حضرت ام سلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات، ام سلمہ کے گروہ نے کہا کہ ہم ان سے کہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے فرمایا ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ بیشک وہاں سے خواہ آپ کہیں ہوں پس میں نے عرض کر دی آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے عائشہ کے متعلق تکلیف نہ پہنچاؤ کیونکہ میرے پاس وہی نہیں آتی جب میں اپنی کسی بیوی کے بستر میں ہوتا ہوں سوائے عائشہ کے عرض گزار چھوٹیں مگر یا رسول اللہ! جو آپ کو ایذا دے رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو یہ کرتی ہوں پھر انہوں نے حضرت فاطمہ کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا اور انہوں نے آپ سے گزارش کی، فرمایا اسے بیٹی کی مانند میں اس سے محبت نہیں جس سے میں محبت کرتا ہوں، عرض گزار ہوئیں کیوں نہیں فرمایا قرآن و حضرت عائشہ سے محبت رکھو مدقق ملیس اور فضل عائشہ علی النساء

الحی حدیث اس پہلے باب بعد از تحقیق میں روایت ابی موسیٰ مذکور ہوئی ۔

دوسری قسط

حضرت امیر مومنین علیؓ اللہ تعالیٰ عنہ سے ہدایت سچے کرنی کریم

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سَمِعْتُ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَحَدِيثَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَآسِيَةَ امْرَأَةَ قُرَيْشٍ -

(رواہ القزوينی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جَبْرِشَيْبَ بْنَ بَكْرِ بْنِ بَرْزَخَةَ فِي خَيْفٍ قَدْ خَرَّبَ خَطْرًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلِمْ رَدِّجْتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

(رواہ القزوينی)

۵۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَوْبَةَ ابْنِ حَفْصَةَ قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَمَكَتْ لَهَا حَلَّ عَلَىهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَجِبِي فَقَالَ مَا يَجِبُ عَلَيْكَ فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ ابْنَةِ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِنَةَ لَا بِنَةَ يَجِي كَذَلِكَ عَنْكَ لَتَجِي كَذَلِكَ لَتَحْتَ بَنِي قَوْمٍ تَقَعُرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ آتِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ -

(رواہ القزوينی والنسائي)

۵۹۳۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَاطِمَةَ عَامًا لَفَتْحٍ فَذَلَّهَا فَابْتَدَأَتْ تُرْجِدُهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا نَوِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَمَهَا عَنَّتْ بِكَارِهَا وَضَحِكُهَا فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَهُودِيًّا مَكَتَ لَهَا أَخْبَرَنِي أَنَّ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْأَمْزِيغِيَّةَ عَمْرَانَ فَضَحِكَتْ -

(رواہ القزوينی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی عورتوں میں سے لجاؤ فضیلت تمہارے لیے سرم بنت عمران، امیر بھرت خولید، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ زوجہ قریشی ہیں۔ (ترمذی)

(ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل بنزری پھر سے میں ان کی تصویر کے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہے۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ کو یہ بات پہنچی کہ حضرت حفصہ کے الہ کے لیے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ وہ مد منے گئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس حاضر ہوئے لائے تودہ رو رہی تھیں۔ فرمایا کیوں رونے ہو میں گزار ہو میں کہ حضرت حفصہ نے مجھے یہودی کی بیٹی کہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نبی کی بیٹی کی بیٹی اور نبی کے نکاح میں ہو پس کوئی تم پر کس طرح فکر کر سکتی ہے۔ پھر فرمایا کہ اسے حفصہ اللہ سے تودہ (ترمذی، نسائی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال فاطمہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تودہ مد منے گئیں۔ پھر حکایت کی تو ہمیں بڑی وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے ان سے مد منے اور ہنسنے کے حلق بوجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے اپنے وفات پا جانے کے متعلق بتایا تو میں رونے پھر مجھے بتایا کہ میں سرم بنت عمران کے سوا تمام نبی علیہ السلام کی سردار ہوں تو میں ہنسی۔ (ترمذی)

(ترمذی)

تیسری فصل

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۵۹۳۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا أَشْكَلُ عَلَيْنَا أَهْلَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ
كَانَتْ عَائِشَةُ إِلَّا وَحْدَنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عَلِمًا
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ
حَسَنٍ صَحِيحٍ قَرِيبٍ)

۵۹۳۲ وَعَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ
أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثِ حَسَنٍ صَحِيحٍ قَرِيبٍ)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کو جس بات میں مشکل پیش آئی تو
ہم حضرت عائشہ سے پوچھتے اور انہیں اس کا علم ہوتا اسے ترمذی
نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
عائشہ سے ہر وہ کلمہ کو فرمایا نہیں دیکھا۔ اسے ترمذی نے روایت
کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

دیگر حضرات کے مناقب

پہلے فصل

۵۹۳۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي
الْمَنَامِ كَانَ فِي يَدَيَّ سَوْقَةٌ مِنْ خَبِيرٍ لَا أَهْوَى
بِقَالِي مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا هَارَتْ فِي النَّبِيِّ
فَقَفَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةٍ فَقَفَصْتُهَا حَفْصَةً عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ لَمْ أَكُنْ رَجُلٌ
صَالِحٌ لَأَكُنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۳۵ وَعَنْ حَنْبَلَةَ قَالَ إِنْ أَشَبَّ النَّاسَ
دَلًّا وَسَمًّا وَهَدًى يَدْرُسُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا بَنُ أَوْ هَبِي مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ
إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ
إِذَا اخْتَلَا - (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ
أَنَا وَأَبْنِي مِنَ الْيَمَنِ لَمَّا كُنَّا حِينَئِذَا نَزَلْنَا إِلَّا
أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلْنَا مِنْ حُلْمٍ
وَدَخَلَ أُمِّمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں لٹم کا ایک
ٹکڑا ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اس
تک مجھے لگتا ہے کہ میں نے وہ بات حضرت حفصہ سے بیان کی
اور حفصہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہ تمہارا
بھائی نیک آدمی ہے یا یہ تک عبداللہ نیک آدمی ہے۔
(متفق علیہ)

حضرت حنبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
لوگوں میں سے طریقہ ہدایت اور ہلاکت کے لحاظ سے
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ابن ام عبد رب سے
زیادہ مشابہت رکھتے ہیں جبکہ وہ گھر سے نکلتے ہیں اور واپس لوٹنے تک۔
مجھے نہیں معلوم کہ تمہاری کس اندوہ اپنے گھر والوں میں کیا کرتے ہیں یا بخاری
حضرت ابو موسیٰ اشعرری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
اور میرا بھائی ہم یمن سے آئے ہم ایک عرصہ رہے اور عبداللہ بن مسعود
کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ایک فرد شمار کرتے
رہے کیوں کہ انہیں اور ان کی والدہ ماجدہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے کائنات آدمی میں داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔
(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن مجید کی تعلیم چار شخصوں سے حاصل کرو عبداللہ بن مسعود، سالم موطیٰ البوصلیہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

(متفق علیہ)

علیقہ سے روایت ہے کہ میں شام گیا تو دو کعبین پڑھیں، پھر کہا: اے اللہ! مجھے نیک ہم نشین میسر فرما، میں لوگوں کے پاس آیا اور ان میں بیٹھ گیا۔ ایک بوڑھا آدمی آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابوذر راوی ہیں، میں عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے تو مجھے آپ میسر فرمائے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تم کون ہو عرض گزار ہوا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔ فرمایا کہ کیا تمہارے پاس ابن ام حجر نہیں ہیں جو نعیدین مبارک کہتے ہیں اور جہاں گلدے ہیں اور تم میں وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان کے صدقہ شیطان سے بچا رکھا ہے یعنی حضرت عمار تم میں وہ رازدار نہیں ہیں جسے ان کے سوا دوسرا نہیں جانتا یعنی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ۔

(بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے ابو طلحہ کی بیوی دیکھی اور اپنے سامنے قدموں کی آہٹ مٹی تو وہ بول تھے۔ (مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مشرکوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہا انہیں دور کر دو یہ ہمارے پاس آنے کی جرات نہ کیا کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک میں تھا اور دوسرے ابن مسعود ایک آدمی بغیر سے اور ایک بلال رضی اللہ عنہ آئیے آدمی تھے جن کے میں نام نہیں لیتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دل میں خیال آیا جو اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ آپ نے دل میں کچھ سوچا تو

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَفْرِ ذَا الْقُرْآنِ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ الْوَيْلِ مِنْ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ وَمَوْلَى ابْنِ حُنَيْفَةَ وَابْنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

(متفق علیہ)

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَبَّحْتُ رَجُلَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ بَيِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَقْبَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ قَرَأَ اشْيَعُ قَدْ جَاءَهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَيَّ جَنَابِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ رَأَيْتُ دَعَاكَ اللَّهُ أَنْ يَبَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسُرَّ لِي فَقَالَ أَنْتَ أَهْلُ الْكُوفَةِ قَالَ أَوْلَيْتُ هَذَا كُطَيْبَ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ صَاحِبَ التَّعْلِيكِ الْوَسَّادِ وَالْأَيْمُوهَرِ وَفِيهِمَا الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى رِسَاتٍ نَبِيَّةٍ يَعْرِفُ عَمَارًا أَوْلَيْتُ فِيكُمْ صَاحِبَ الْبَيْتِ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ عَيْنٌ يَعْنِي حُنَيْفَةَ۔

(رواہ البخاری)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً ابْنِي طَلْحَةَ وَصَحْبَتُ خَشْمَةَ أُمِّ ابْنِي قَرَادِ ابْلَاقٍ۔

(رواہ مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كُنَانٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَتَّى نَفَرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ كُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوْعًا وَهَذَا كُنْ لَوَلَا يَجْعَلُونَ عَلَيْكَ قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذِهِ قَرِيبَانِ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْوَأَ مِنْهُمَا كَوْنَهُ رَفِئُ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَانْزَلَ اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اور ان لوگوں کو دور نہ مٹاؤ جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں (مسلم)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! تمہیں آل وادو کی خوش الحانی سے حصہ دیا گیا ہے۔ (متفق علیہا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن مجید جمع کیا۔ ابی بن کعب، اساذ بن جبل، زبیر بن عوف اور ابو زید نے حضرت انس سے کہا کیا کہ ابو زید کن میں فرمایا کہ میرے ایک چچا ہیں۔ (متفق علیہا)

حضرت جناب بن ادرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی جس سے ہمارا مقصد وصال الہی تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کریم پر ہو گیا ہم میں سے وہ بھی جو چلے گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہ لکھا یا ایسے حضرات ہیں سے حضرت معب بن عمیر بھی ہیں غزوہ اہد میں شہید کئے گئے ان کے لیے کچھ نہ ملا جس کا کفن دیا جاتا تھا سوائے ایک چادر کے جب ہم ان کے سر کو چھپاتے تو سر کھل جاتے اور جب پیروں کو چھپاتے سر کھل جاتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو اس کے ساتھ ڈھانپ دو اور پیروں پر ازخروال دو اور ہم میں سے وہ بھی جہی جس کے پیچ پکے اور وہ اسیں چہ رہا ہے۔ (متفق علیہا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دفاتے ہوئے سنا سعد بن حذافہ کو دفات پر ہر ش بھی مل گیا دو سر روایت میں ہے کہ سعد بن حذافہ کی دفات سے رحمن کا عرش بھی مل گیا۔ (متفق علیہا)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ہریر کے طور پر ایک یمنی جو شاپیش کیا گیا آپ کے اصحاب اسے چھونے لگے اور اس کے

وَلَا تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَصِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ۔

(زواہ مسلم)

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَدَيَّا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمًا تَامِنُ مِزْمًا مِيرَالِ دَاوُدَ۔ (متفق علیہا)

۵۹۴۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةُ أَهْلِ بَيْتٍ تَكْبِ وَنَعْمَا ذُبْنَ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ نَابِتٍ وَابْنُ كَيْدٍ لَيْلٍ لَا لَيْسَ مَنَ ابْنُ ذَيْلٍ قَالَ أَحَدُهُمْ مَوْتِي (متفق علیہا)

۵۹۴۳ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَبِيِّ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْبِي وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فِيمَا مَنَ مَطَى كَوْنًا كُلِّ مَنَ أَجْرُهُ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ ابْنِ عَمْرِو بْنِ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يَكْفِي فِيهِ إِلَّا نَبْرَةٌ فَكُنَّا لَا مُعْطِيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رَجُلُهُ وَدَاذَ مُعْطِيْنَا رَجُلِهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَا مَنَ ابْتَعَتْ لَهُ كَمْرَةً فَهُوَ يَهْدِي بِهَا۔

(متفق علیہا)

۵۹۴۴ وَعَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرَبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَهْزَأُ الْعَرْشِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَفِي رِوَايَةٍ أَهْزَأُ عَرْشِ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ۔ (متفق علیہا)

۵۹۴۵ وَعَنْ الْبَلَاءِ قَالَ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً خَوِيزَ فَيَجْعَلُ أَصْحَابُهُ يَسْبُرُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْ لَيْسَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ

مِنْ لَيْلِي هَذِهِ كَمَا دِيلَ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرَ مَقَرٍّ وَأَلْيَنَ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۴ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتُ بِمَكَامِكَ أَدْعُو اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَهُ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ وَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ لَتَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ وَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ لَتَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ وَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْ قَالَ أَنَسُ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ لَتَ كُنْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ وَبَارَكَ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۵ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي دَقْنَانَ قَالَ قَامَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَجُلٍ يَتَّبِعُنِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا بَصِيرَةَ اللَّهِ بَيْنَ سَلَامٍ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۷۶ وَعَنْ يَسْرِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدْخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُسُوفِ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّرَ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَتَلَّكَ رَجُلٌ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَأَخْبَرْتُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ دُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَصَّصَهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُكَ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعْتِمَا دَخَلْتُهَا فِي وَسْطِهَا عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ يَدُ اسْفَلَهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ وَأَعْلَاهُ عُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ فِي رِجْلِي رَأَيْتُكَ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَمَنْصُفٌ فَرَقَمَ بَيْنِي مِنْ خَلْفِي فَدَقِيقْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَاهُ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَفَقِيقْتُ اسْتَقْبَلْتُكَ فَاسْتَيْفَظْتُ فَاتَّخَذْتُ لِي يَدِي فَخَصَّصَهَا عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْتُ لِرَوْضَةٍ إِلَّا سَلَامُ ذَاكَ الْعُمَرُو بْنُ الْخَطَّابِ الْإِسْلَامُ بِكَ الْفُتُوَّةُ

عالم ہونے پر متعجب تھے آپ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو حالانکہ جنت میں سعد بن معاذ کے در مال اس سے بتر اور زیادہ عالم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے مال و اولاد کی کثرت دینا اور جو عطا فرمائے اس میں برکت دینا حضرت انس نے فرمایا کہ خدا کی قسم میرے پاس کثرت سے مال ہے نیز آج میرے بیٹوں اور پوتوں کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی ہے (متفق علیہ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی زمین پر چلنے والے کے متعلق یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبد اللہ بن سلام کے۔ (متفق علیہ)

قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ کا ایک مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا جس کے پیچھے پر انکساری کے آثار تھے لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی جنتی ہے اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور انہیں مختصر رکھا۔ پھر باہر نکل گیا تو میں بھی ان کے پیچھے ہریا۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ جب مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ آدمی جنتی ہے فرمایا کہ خدا کی قسم کسی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ ایسی بات کہے جس کا اسے علم نہ ہو میں تو نہیں جانتا کہ کہ ایسا کیوں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مبارک میں ایک خطاب دیکھا اور وہ آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ گریا میں ایک باغ میں ہوں جس کی وسعت اور شادابی کا ذکر کیا اس کے دریاں میں کوسے کا ایک ستون تھا جس کا پچھلا حصہ زمین میں اور اوپر والا آسمان میں تھا اس کے اوپر ایک دستہ تھا جسے کہا گیا کہ اس پر چڑھو میں نے کہا کچھ سے یہ نہیں ہو سکتا پس ایک خادم آیا اور اس نے پیچھے سے میرے کپڑے اٹھائے تو میں چڑھنے لگا بہانہ بنا کر کہ اوپر جا بیٹھا میں نے اس دستہ کو کہا کہ یہاں ایک ایک کہ مضبوطی سے تھام لو میں بیدار ہوا تو وہ میرے ہاتھ میں تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ خوب عرض کیا تو فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ دستہ عروۃ الرقی و مضبوطی بہار ہے تم ہر دم تک اسلام

الْعُرَّةُ الْوُثْقَىٰ فَكَانَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ
وَذَلِكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۴۹. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَبِيصٍ
بَيْنَ شَتَائِمِ خَطِيبِ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ إِلَىٰ الْخِزْيَانَةِ حَتَّىٰ تَكُونَ فِي بَيْتِهِ خَبِيرٌ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مَخْزُومٍ مَا شَأْنُ ثَابِتٍ
أَيْتَنِي كَانَ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ أَنْزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُهَا أَقْبَىٰ مِنْ أَرْفَعَكُمْ صَوْتًا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا مِنْ أَهْلِ
الشَّارِكِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعْدِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۵۰. وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ
فَلَمَّا نَزَلَتْ فَآخِرُهَا وَمِنْهُمْ لَمَّا يَلْعَنُ لَهُمْ قَالُوا
مَنْ هُوَ لَوْ لَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَفِي سُلُكِنَا
الْقَارِئِينَ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى سَدَنٍ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
الْغُرَيَّا لَمَّا لَكَ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۱. وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِيبُ عَبْدِكَ هَذَا يَعْزِي
أَبَاهُ دِيكَةً دَامَتْ إِلَىٰ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَ
حَبِيبُ إِلَهُمُ الْمُؤْمِنِينَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

پر رہ گئے۔

آدمی حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

(متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت ثابت بن قیس بن ثمالس انصار کے خطیب تھے جب آیت
نازل ہوئی اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے ادنیٰ
نہ کرو (۲۴:۲۹) تو حضرت ثابت اپنے منبر میں بیٹھ رہے اور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا بند کر دیا نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا کہ ثابت کو کیا ہوا کیا
وہ بیمار ہیں یا حضرت سعد ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد و گرامی کا ذکر کیا۔
حضرت ثابت نے کہا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور آپ جلستے
ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ
سب حضرات سے بلند آواز ہوں پس میں مہنمی ہو جاؤں گا۔
حضرت سعد نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دو تو مہنمی ہیں۔

(مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے
کہ سورۃ الجُمُعہ نازل ہوئی جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اور ان میں
سے طے نہیں میں (۲۴:۲۹) لوگ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہ
وہ کون ہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سلمان فارسی بھی تھے پس
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد مست مبارک حضرت سلمان کے کندھے
پر رکھا پھر فرمایا: اگر ایمان شریک کے پاس ہوتا تو ان میں سے
کچھ لوگ پھر بھی اسے حاصل کر لیتے (متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
دعا فرمائی: اے اللہ! اپنے نبی یعنی ابو ہریرہ اور اس کی والدہ
مابعدہ کو اپنے ایمان والے بندوں میں شامل فرما۔ اور انہیں اپنی
ایمان کے پیار سے بنا دے۔ (مسلم)

عائز بن عمر سے روایت ہے کہ ابو سلیمان کا گھر حضرت سلمان حضرت
مصیب اور حضرت جلال کے پاس سے ہوا جو ایک جماعت میں تھے انہوں
نے کہا کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن میں جگر نہ بنائی۔
حضرت ابو بکر نے کہا کہ آپ ایسا قریش کے متبر آدمی اور سردار کے لیے کہ
سب سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بانگاہ میں حاضر ہونے
اور یہ بات آپ کو بتا دی۔ فرمایا کہ اسے ابو بکر! شاید تم نے انہیں نہیں
کر دیا۔ اگر تم انہیں ناراض کر دے تو اپنے رب کو ناراض کر دے گے پس
یہ ان کے پاس آئے اور کہا:۔ اسے بھائیہ کیا میں نے تمہیں ناراض کر
دیا ہے؟ انہوں نے کہا اسے بھائیہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صاف
فرمائے۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی
اور انصار سے بغض رکھنا کفر کی علامت ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو انصار سے فرماتے ہوئے سنا کہ ان سے محبت
نہیں رکھے گا مگر میں اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر منافق۔ جو ان
سے محبت رکھے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض
رکھے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض
لوگوں نے کہا جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہر انسان کا مال دیا تو آپ
نے قریش کے بعض آدمیوں کو سواؤنٹ تک دیے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ
تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صاف فرمائے کہ قریش کو مال دیا
ہو ہمیں نظر انداز کر دیا۔ حالانکہ ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا
ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی بات بتائی گئی۔ آپ
نے انصار کے لیے پیغام بھیجا اور انہیں چہرے کے ایک ٹھیکے میں جمع
کرنے کے لیے کہا اور ان کے ہر کسی دوسرے کو نہ بلایا۔ جب وہ
جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور
فرمایا: ہمارا یہ کیا بات مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سب وار لوگوں
نے کہا کہ یا رسول اللہ! عمر سیدہ لوگوں نے ایسی بات نہیں کہی، ان

۵۹۵۲ وَعَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ رَاحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
أَتَى عَلَى سَكَنَاتٍ وَهَبَ بَيْتًا وَبَلَدًا فِي نَفَرٍ فَقَالُوا
مَا أَخَذَتْ سَيِّدَتُنَا اللَّهُ مِنْ عُنُقٍ عَدُوًّا لِلَّهِ فَلَخَذَا
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَتَعْلَمُونَ هَذَا لِشَيْخٍ قُرَيْشٍ وَ
سَيِّدِهِمْ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَوْ كُنْتُ
أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَإِنَّهُمْ
فَقَالَ يَا رَاحَتَا أَغْضَبْتَهُمْ قَالُوا لَا يَعْقِلُ
اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي۔

(رواہ مسلم)

۵۹۵۳ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ مَحَبَّةُ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ
الْكَفَرِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ۔ (متفق علیہ)

۵۹۵۴ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يَمَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَنْصَارُ لَا يَجِبُ لَهُمْ
إِلَّا مَوْتٌ وَلَا يُبْعَضُهُمْ إِلَّا مَنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ
قَالُوا لِحَبِيبِ أَقَامَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَؤُلَاءِ
مَا أَقَاتَ قَطْرًا يُعْطَى رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْيَمَانَةُ
مِنَ الْإِبِلِ فَقَالَ لَا يَعْقِلُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قُرَيْشًا وَبَيْدَةً
وَسَيِّدَةً تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ كَقُتَاتِ لِرَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَقَاتُهُمْ فَأَرْسَلَ
إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قَبْزَةٍ مِنْ أَدِيمِ دَكْنٍ
يَكُونُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا أَجْمَعُوا جَاءَهُمْ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
حَدَّثْتُمْ بَلْغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَالُوا نَحْنُ

ہم اسے جس فوجیوں کوں نے ایسا کہا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سات فرمائے کہ قریش کو مال دیا اللہ انصار کو چھوڑ دیا حالہ کہ ہماری تولاہل سے ان کا خون ٹپک رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسے لوگوں کو مال دیا کرتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ نزدیک ہو چکا کہ ان کی تالیف قلب ہو۔ کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ مال سے کہ بائیں اذیت اپنی رانٹش کا ہول کی طرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گرد ہمارے ہر من گزار ہوئے کہ کہیں نہیں یا رسول اللہ! ہم راضی ہیں۔

(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ ایک وادی سے چلیں اللہ انصار دوسری وادی یا گھاٹی سے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلوں گا۔ انصار انصاریوں کا اس ہیں جبکہ دوسرے لوگ بیرونی۔ تم میرے بعد تزیج دیکھو گے تو صبر کرنا پڑے گا کہ عرض پر مجھ سے ہو۔

(بخاری)

ان سے ہی روایت ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ہوا بر سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ جو ہتھیار چھینک دے وہ امن میں ہے۔ انصار کے جن لوگوں نے کہا کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت ادا اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی۔ فرمایا تم نے کہا ہے کہ حضور کو اپنے خاندان سے مروت ادا اپنی بستی سے رغبت ہو گئی ہے خدا کی قسم، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی اور میری وفات تمہاری وفات ہے۔ عرض ہو گئے کہ خدا کی قسم، ہم نے نہیں کہا مگر اللہ اور اس کے رسول پر عمل کرتے ہوئے۔ فرمایا کہ اللہ اس کا رسول تمہاری نصیحت کرتے اللہ تمہیں مدد و ثناء کرتے ہیں۔ (مسلم)

أَمَّا دَوْرَانِيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَعْرِفُوا شَيْئًا قَامَا أَنَا وَمَا حَاجَتِي إِلَى أَنْ تُهْمَكَا لَوْ يَقْدِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى قَرِيبًا قَرِيبًا الْأَنْصَارُ وَسَيُؤْتَانَا لَقَطْرُ مِمْ وَمَا نَهَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ الْأَنْصَارِ يَحِبُّونِي بِمَا لَمْ يَحِبُّوا عَمَلِي بِكُفْرَانِي لَقَدْ هَمُّوا مَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَنْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَيَّ رِجَالَكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا۔

(متفق علیہ)

۵۹۵۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَكَتَ النَّاسُ وَادَّيَا وَسَكَتَتِ الْأَنْصَارُ وَادَّيَا أَوْ شَبَّحَا لَسَكَتَتْ قَادِي الْأَنْصَارِ وَشَبَّحَهَا الْأَنْصَارُ لِيُعَادُوا النَّاسُ دَعَا لَكُمْ سَعْدُونَ بَعْدِي أَمْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۵۹۵۴ وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ إِيمٍ سَلَامًا فَهُوَ مِنْ دُونِ الْيَتَامَى وَالْفَقِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قُلْنَا مَا الرَّجُلُ لَقَدْ أَخَذَتْ رَأْفَةً بِعَشِيرَتِي وَرَعْبَةٍ فِي قَرْنِي وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا قُلْنَا مَا الرَّجُلُ لَقَدْ أَخَذَتْ رَأْفَةً بِعَشِيرَتِي وَرَعْبَةٍ فِي قَرْنِي كَلَّا إِنْ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَا جَدُّكَ إِلَى اللَّهِ فَلَا تَسْكُمُ الْأَمْثِلَ مَعِي كُمْ وَالسَّمَاتُ مِمَّا تَكُمُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا فَكُنَّا الْأَرْضَ يَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قَاتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ يُصَرِّقَا بَيْنَكُمْ وَيُعِينَا رَأْفَةً۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى سُبْحَانَكَ وَبُيُوتَكَ مُقْبِلِينَ مِنْ عَدِيِّ قَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يُعْنِي الْأَنْصَارَ (مُسْنَدٌ عَلَيْهِ)

۵۹۵۹ وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَكُونُونَ فَقَالَ مَا يَجْعَلِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فَدَخَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَصَّبَ عَلَى رَأْسِهِ خَاشِيَةً بَرْدٍ فَصَوَّدَ الْيَتِيمَ وَكَفَّرَ بِمَعْدَةٍ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ فَحَسَمَ اللَّهُ وَآتَى عَلَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْفِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَكَرِهَهُمْ كَرِهِي وَعَبَّابِي وَقَدْ قَضَى الَّذِي عَلَيْهِمْ وَكَفَى الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

(رواه البخاري)

۵۹۶۰ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْحَلَةِ الْوَيْ مَاتَ فِيهِ حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْيَتِيمِ فَحَسَمَ اللَّهُ وَآتَى عَلَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكُونُونَ وَيَقُولُ الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْيَتِيمِ فِي الطَّعَامِ قَمِيٍّ وَلِي مِنْكُمْ شَيْئًا يَصُورُ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ الْآخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ (رواه البخاري)

۵۹۶۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ لَا تَبْأَوْ الْأَنْصَارَ وَلَا تَبْأَوْ آبَاءَ الْأَنْصَارِ (رواه مسلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شادی سے بچوں اور مردوں کو آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنے لگے ہر گئے اور فرمایا یہ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیار سے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیار سے ہو یعنی انصار۔ (مسند علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عباس انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے جہاں یہ تھے۔ دونوں نے کہا کہ یہاں رہتے ہو یا کہ یہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہم نشینی ہوا آگئی ہے۔ پس دونوں میں سے ایک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ بات بتائی۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور چاند کا ایک کنارہ مبارک پر باندھا ہوا تھا۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اُن روز کے بعد اُن پر نہیں بیٹھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے متعلق وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے شہید اور لڑکار ہیں۔ وہ اپنا فرض ادا کر چکے، اور ان کا حقوق ہے وہ ادا ہونا باقی ہے۔ ان کے نیکیوں سے قبول کرو۔ اللہ ان کے قبول سے درگزر کرے۔

(بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میں مرض میں وفات پائی اُن میں باہر تشریف لے گئے، یہاں تک کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا یہاں ابید لوگ بڑھتے جا رہے گے اور انصار گھٹتے جا رہے گے، یہاں تک کہ لوگوں میں ایسے رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک میں کریم میں سے کوئی حصہ دیا جائے جس سے کچھ لوگوں کو نقصان اور دوسروں کو فتنہ پہنچائے تو ان کے نیکیوں سے قبول کرے اور ان کے قبول سے مدد کرے۔ (بخاری)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور ان کے بدیوں کی۔ (مسلم)

۵۹۹۲ وَعَنْ أَبِي أُسَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْحَارِثِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سُلَيْمَةَ ذِي مَلٍّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۵۹۹۳ وَعَنْ عِيسَى بْنِ عَمِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فِي رِوَايَةٍ وَأَبَا مَرْثَدٍ بَدَلُ الْمِقْدَادِ فَقَالَ أَلَطِقُوا عَنِّي تَأْتُوا كَوْفَةَ خَارِجًا فَإِنَّهَا بَطْنٌ طُعِينَةٌ مَعَهَا كِتَابٌ تَحْكُمُونَ مِنْهَا فَإِنْ تَطَلَعْنَا بَعْدَ ذَلِكَ بِكَامِلِنَا حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الرِّدْوَنةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالطُّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَخَرَجْنَا الْكِتَابَ أَوْ لَمْ تَقِينِي الْكِتَابَ فَإِذَا خَرَجَتْ مِنْهَا حَقًّا صَاحِبًا فَإِذَا تَيَسَّرَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيرَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى تَاسٍ مِنَ الْمَشْرُوكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُعْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أُمُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ إِلَى كُنْتُ أَمْرًا مُلْتَصِفًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنَ الْقُصَمِ وَكَانَ مِنْ مَعْلَمِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قُرَابَةٌ يُعْمَدُونَ بِهَا أَمْوَالُهُمْ وَأَهْلِيهِمْ بِمَكَّةَ فَحَبَبْتُ لَأَذْ فَتَرَى ذَلِكَ مِنَ الشَّيْءِ فَمَنْ أَنَا أَتَّخِذُ فِيهِمْ بَدَلًا يُعْمَدُونَ بِهَا قُرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا رَأْيَ إِذَا عَنَّا دِينِي وَلَا رِضَى لَكُنْفَرِي بَعْدَ الرِّسَالَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ قَدْ صَدَقْتُ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِبُ عَنْ هَذَا أَلْتَمَنَّا فِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہتر بنو حارث ہیں پھر بنو عبد الاشمل پھر بنو عمارت بن خزرج پھر بنو ساعدہ انہ انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا اور حضرت زبیر و حضرت مقداد کو۔ دوسری روایت میں حضرت مقداد کی جگہ حضرت ابو مرثد ہے۔ فرمایا کہ جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاریج تک پہنچ جاؤ۔ وہاں ایک عورت ہے جس کے پاس خط ہے۔ وہ اس سے لے لینا۔ پس ہم اپنے گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چل پڑے یہاں تک کہ روضہ کے پاس پہنچ گئے تو وہاں ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تمہاری حاسہ تلاشی لیں گے۔ اس نے وہ اپنی چوٹی سے نکال دیا۔ ہم اس سے لے کر بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ وہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے بعض مشرکین مکہ کے نام تھا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعض باتیں اُنھیں بتاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے حاطب ایہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے سلسلے میں جلدی نہ کیجیے۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ قریش میں ابسا تھا جبکہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں انہیں ان سے رشتہ داری ہے جو مکہ میں ان کے مال و املاؤں کی حفاظت کرتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ جب یہ لوگ ان سے کوئی لیبی تعلق نہیں ہے تو ان پر کوئی احسان کروں تاکہ رشتہ داری کی جگہ کام آئے۔ میں نے اپنے دین سے کفر و ارتداد اختیار کر کے یا اسلام کے بعد کفر سے راضی ہو کر ایسا نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا ہے۔ حضرت عمار غرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن اکھاڑ دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طرفہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے حالات پر مطلع ہوتے ہوئے

فرمایا کہ جو چاہو مل کر دانتا سے بیسے جنت واجب ہو گئی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا: اے ایمان والو! اپنے اور میرے دشمنوں کو درست نہ بناؤ۔

(۱۱:۴۰ - متفق علیہ)

حضرت رفاعة بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو حضرت جبریل رضی اللہ عنہ سے آپ اہل بدر کو اپنے میں کیسا شمار کرتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں میں سب سے افضل یا اس کے مانند کلمہ کہہ کر اسی طرح ہم بدر میں شامل ہونے والے فرشتوں کو شمار کرتے ہیں۔

(بخاری)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُمید رکھتا ہوں کہ بدر اور حدیبیہ میں شامل ہونے والا ان شاء اللہ تعالیٰ ایک بھی جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ہر ایک تم میں سے اس پر وارد ہونے والا ہے (۱۱:۱۹) فرمایا کیا مسلمان نہیں ہو کر فرماتا ہے: ہر ہم پر ہر گاروں کو بچا میں گے (۱۱:۱۹) دوسری روایت میں ہے کہ اصحاب حضور میں سے ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی جہنم میں داخل نہیں ہو گا۔ جنھوں نے اس کے نیچے جیت کی نفی (مسلم)۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے روز ہم چودہ سو افراد تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ آج تم تمام اہل زمین سے بہتر ہو۔

(متفق علیہ)

اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیسرے المار پر چڑھے اس کے اسنے غن و سان کے مائیں گے جتنے بھی امر اہل کے سان کیے گئے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے جو اس پر چڑھا وہ اسے گھوڑے تھے یعنی بنی خزرج کے۔ پھر وہ متواتر چڑھتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَظْلَمَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ عَقَرْتُمْ لَكُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا وَاَعِدُوا فِي وَاَعِدُوا وَلَكُمْ أَزْوَاجٌ

(متفق علیہ)

۵۹۴۷ وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ مَا أَتَيْتُكُمْ أَهْلُ بَدْرٍ فَيَكْفِيكُمْ قَالَ مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ يَكْفِي تَعْوَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ مِنْ كَلِمَةٍ بَدْرًا مِنَ الْمَكْفِيَةِ

(رواه البخاری)

۵۹۴۵ وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا رَجْوَا أَنْ لَا يَدْخُلَ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ أَحَدٌ يَبِيَّةٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ كَانَ مِنَ الْوَارِثِينَ الْقَوَا فِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَحَدًا إِلَّا يَنْتَبِأَ بِأَيُّهَا تَعْتَبَرًا

(رواه مسلم)

۵۹۴۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحَنْدِ يَبِيَّةَ النَّارِ وَأَرْبَعٌ مِائَةً قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ

(متفق علیہ)

۵۹۴۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَعَّدَ الشَّيْبَةُ كُنْزِيَّةَ الْمَرْأَةِ فَإِنَّهُ يَحْطُ عَنْهَا حَاطٌّ عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا حَيْلُ خَيْلِ بَنِي الْخَزَرَجِ ثُمَّ كَانَ الثَّامِسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلْتُ مَغْفُورًا لَكَ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ
فَأْتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَكَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ أَجِدَ مَنْ لَقِيَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ
أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَدُرُكُ حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَقِيَ بَنِي تَغْلِبَ لَأَنَّهُمْ آمَنُوا بِأَنْ أَكْفَرُوا
عَلَيْكَ فِي بَابِ أَهْلِ مَصَالِحِ الْغَنَاءِ -

فرمایا کہ تم سب کو بخش دیا گیا ہے سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ہم اُس
کے پاس گئے اُنہ کو کہہ کر اُڑتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
آپ کے لیے دعا ہے مغفرت کروائیں۔ اُس نے کہا اچھی کسی گم شدہ چیز
کو پالینا مجھے تیار ہے بزرگ کی دعا ہے مغفرت سے زیادہ محبوب
ہے (مسلم) اور حدیث اُس میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اَعَزُّ مِنِّي اَفَرَأَيْتَ عَلَيْنَكَ
والی فتاویٰ القرآن سے بدلے باب میں مذکور ہو چکا ہے۔

دوسری فصل

۵۹۴۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَقْسَمُ بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَهْلِ
أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدَى بِهَذَا فِي عَمَلِهِ وَتَحْتَمِلُوا
بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَسْبٍ وَفِي رِوَايَةٍ حُدَّيْفَةُ فَأَحَدُكُمْ
أَبْنُ مَسْعُودٍ قَصِدَ قَوْلَهُ بِهَذَا وَتَحْتَمِلُوا بِعَهْدِ ابْنِ
أُمِّ عَسْبٍ -

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے بعد میرے اصحاب میں سے ابو
بکر اور عمر کی پیروی کرنا اُنہ عمار کی سیرت کو اختیار کرنا اور ابن ام عاص
کے قول کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسری روایت میں حضرت حذیفہ سے
وَتَحْتَمِلُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَسْبٍ کی جگہ ہے کہ جو تم سے ابن مسعود
بیان کریں اُس کی تصدیق کرنا۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۴۹ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مَكْرُومًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَكْرُومٍ
لَأَهْرَيْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَسْبٍ -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں مکرور ہوں کسی کو امیر مقرر
کرنا تو ابی ام عاص کو مقرر کرتا۔

(ترمذی)

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

۵۹۵۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ
الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّدَ لِي خَلِيفَتِي صَالِحًا
فَيُسَيِّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ سَأَلْتُ
اللَّهَ أَنْ يُبَيِّدَ لِي خَلِيفَتِي صَالِحًا فَوَقَّعْتُ لِي فَقَالَ
مِنْ أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ
الْكُوفَةَ الْحَمِيرَ وَأَهْلِيهِ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ
بِئْسَ مَا إِلَيْكَ مُجَابِبُ الدَّعْوَى وَابْنُ مَسْعُودٍ صَالِحٌ
قُلْتُ لَوْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَلَّيْتُ
وَحَدَّثَ يَفْتِي مَاجِبُ سِرِّ رَسُولِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

خیمہ بن ابی سبرہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا
تو اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ مجھے نیک ہم نشین میسر فرمائے۔ پس اُس
نے مجھے حضرت ابی ہریرہ میسر فرمائے۔ میں اُس کی خدمت میں بیٹھا
اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ مجھے نیک ہم
نشین فرمائے تو آپ مجھے عطا فرمائے گئے ہیں فرمایا تم کہاں کے رہتے
تھے ہر ہر میں گزار رہا کہ اہل کوفہ سے ہو۔ بھائی عاص نے اُنہ
ماصل کرنے حاضر ہوا ہو۔ فرمایا کہ تم میں سعد بن ابی معبد نہیں ہیں جن کی
دعا قبول ہے۔ اور ابن مسعود جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
طہارت اللہ تعالیٰ سے ایک ہوا ہے ہیں اور مدنیہ جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

(ترمذی، ابن ماجہ)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَمَانُ ابْنِ أَبِي أَحَبَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ مَصَابِيحُ الْبُكَايَةِ يُعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ -

(رواه القزويني)

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرَاءِ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمْرَةِ - (رواه القزويني وقال هذا أحاديث عن عدي بن عدي)

۵۹۴۲ وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَقَّ تَشْتَقِي إِلَى تَلْكَ عِدَّةٍ وَعَمَّا رَوَّاهُ - (رواه القزويني)

۵۹۴۳ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَلِدْ لِي مَرْحُومًا بِطَبِيبٍ - (رواه القزويني)

۵۹۴۴ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرُ عَمَلٍ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا الْفَتْرَةُ - (رواه القزويني)

۵۹۴۵ وَعَنْ أَبِي كَيْسٍ قَالَ لَمَّا خَلَعْتُ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمَنَافِقُونَ مَا أَحَبُّ جَنَازَةً ذَلِكِ لِيُحْمِلَ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ قَبْلَهُ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ الْمَلَائِكَةُ كَانَتْ تَحْمِلُهُ -

(رواه القزويني)

۵۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظْلَمَ الْخَضِرُ إِلَّا دَلَا أَفْكَرَ الْعَبْدَ أَصْدَقَ مِنْ آيَةٍ ذَلِيلَةٍ - (رواه القزويني)

علیہ وسلم کے بار بار ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے طفیل شیطان سے بچایا بچا ہے اور مسلمان جراحیل و فرائض و کتابوں واسے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر اچھے آدمی ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابوبکر بن الجراح اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل اچھے آدمی ہیں، اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے آدمی ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اللہ کا کہ یہ حدیث فریب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹک جنت کو علی و عمار اللہ مسلمان تین آدمیوں کا اشتقاق ہے۔ (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمار نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اللہ رآنے کی اجازت مانگی۔ فرمایا اخص اجازت دے دو۔ پاکیزہ اللہ پاک باز خوش آمدید۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عمار کہ جب بھی فدا کا من کے درمیان اختیار دیا گیا تو انھوں نے مشکل کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقوں نے کہا کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث ان کا جنازہ ہلکا کر دیا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اُسے زشتے اٹھائے ہرنے تھے۔ (ترمذی)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آسمان کے کسی پر سایہ نہیں کیا اور زمین نے ایسے شخص کو اٹھایا نہیں جو اللہ سے زیادہ سچا ہو۔ (ترمذی)

۵۹۷۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْلَبْتَ الْخَضِرَاءَ وَلَا أَغْلَبْتَ الْغُبَرَاءَ مِنْ ذِي نَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَذَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَشِبْرٍ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُعَيِّي فِي الزَّهْدِ -

(رواہ الترمذی)

۵۹۷۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ الْيَسْبَعُ الْوَحْشُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَحْدُ خُوَيْرٌ أَيْ النَّارُ وَحْدُ سَلَمَانَ وَوَحْدُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَوَحْدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَلَا تَرَى أَنَّ كَانَتْ يَتَوَدَّعُونَ فَاسْتَمَرَّ أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ أَنَّ عَاشِرَ عَشْرِ فِي الْجَنَّةِ -

(رواہ الترمذی)

۵۹۷۹ وَعَنْ حَنَافَةَ قَالَ قَالَ نَوَافِلُ رَسُولِ اللَّهِ كَمَا اسْتَخْلَفْتُ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصِيئَةٌ حَتَّى يَتَوَدَّعُوا مَا حَادَا تَكُونُ حَنَافَةُ فَصَدَّقُوا دَعَا أَمْرًا عَبْدًا اللَّهُ فَأَقْرَدُوا -

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۰ وَعَنْ مَا أَحَدًا مِنَ النَّاسِ تَذَرُّهُ الْوَيْفَةُ إِلَّا أَنَا فَهِيَ حَالِي إِلَى مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَمَةَ فَأَتَى يَمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقُولَ لَا تَضْرِبَنَّ الْوَيْفَةَ - (رواہ ابو داؤد وسكت عنه واقرأه عبد العظيم السنناری)

۵۹۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ النَّبِيِّ مَصْبَحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمًا إِلَّا قَدْ لَيْسَتْ وَلَا لِسْمًا إِلَّا قَدْ لَيْسَ -

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوِيذَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہیں کیا اللہ زمین نے کسی ایسے کو نہیں اٹھایا جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ پرچ ہوئے والا اللہ تعالیٰ وار ہو۔ وہ زید بن عیینہ بن مریم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(ترمذی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: چار حضرات سے علم حاصل کرو۔ عویم ابو داؤد، سلمان، ابن مسعود و عبد اللہ بن سلام سے جو یہودی سے مسلمان ہو گئے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ دس جنتی لوگوں میں سے دسویں ہیں۔

(ترمذی)

حضرت حنفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے کہ شاہ! آپ خلیفہ مقرر فرما دیں، فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ مقرر کروں اللہ تم نے اس کی نافرمانی کی تو مذاب دیے جاتے ہیں حنفطہ تم سے جوابات کہیں ان کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود جو تمہیں پڑھائیں وہی پڑھو۔ (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ کوئی ایک شخص میں ایسا نہیں ہونے میں جتنا بھرا مگر اس سے میں اس سے ڈرتا رہا بھائے محمد بن مسلمہ کے کہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں فتنہ نفعان نہیں دے گا۔ روایت کیا ہے ابو داؤد نے اور سکت کیا جبکہ عبد العظیم سنناری نے اس کو برقرار رکھا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبیر کے گھر میں چلنا دیکھا تو فرمایا: اے عائشہ! میرے خیال میں اسامہ نے بچہ جن لیا ہے تم اس کا نام نہ رکھنا یاں تک کہ میں اس کا نام رکھوں۔ پس آپ نے اس کا عبد اللہ نام رکھا اللہ کے ساتھ اس کی تکمیل فرمائی جو سب مسلمانک میں تھی (ترمذی)

حضرت عبدالرحمن بن ابی عویدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن

فرمائی: اے اللہ! اسے ہدایت دیتے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اس کے
ذریعے ہدایت فرما۔ (ترمذی)

حضرت عکبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے لوگ مسلمان ہوئے
اور عمر بن العاص ایمان لائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث
غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

حضرت ہابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے نے تو فرمایا یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں پریشان
حال دیکھتا ہوں؟ عرض گزار ہوا کہ میرے آبا جہان شہید ہو چکے۔ پیچھے
بال بچے اور قرض چھوٹا ہے۔ فرمایا کیا میں تمہیں بشارت نہ دوں کہ اللہ
تعالیٰ نے تمہارے والدِ ہریم سے کیسے ملاقات کی؟ عرض گزار ہوا: یا
رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی سے کلام نہیں فرمایا مگر
ہر دے کے پیچھے سے، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے بالمشافہ گفتگو
فرمائی کہ اے میرے بندے! مجھ سے تشاکر کر، میں عطا فرماؤں گا ہر حق گزار
چیز کو۔ اب! مجھے تمہارے لکھ بابرہ قریٰ میں قتل کیا جائوں، رب تمہارے قتل کرنے پر
میری طرف سے فیصلہ ہو چکا کہ یہاں سے واپس نہیں جائیں گے پس یہ بات نقل ہوئی،
اور جب اللہ تعالیٰ نے اس میں قتل کر دیا جس جاتی انھیں میرے شمار نہ کرنا (۱۶۹:۳) (ترمذی)
اُن سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
میرے لیے پچیس مرتبہ دعا کی منفرات فرمائی۔

(ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہتے ہی بکھرے ہوئے ہوں اور خدا کا وہ
قدیر دے ہیں کہ جس کی پٹا نہیں کی جاتی۔ اگر وہ اللہ کے بھر دے پر
قسم کھا بیٹھے تو وہ اُسے سچا کر دیتا ہے اُن میں سے ایک براء بن مالک
ہیں۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور ابی ہریرہ نے دلائل البیہ سے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکاہ کہو کہ میرے خاص مشیر جن کی طرف
میرا سلطان طبع ہے، میرے اہل بیت ہیں اور میرے دلی دوست انصار
ہیں۔ اُن کے ہر دے سے دگر نہ کرو اور اُن کے نیک لوگوں سے

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُمَا وَثِقَةً بَيْنَنَا وَابْنِيهِ -
(رواہ الترمذی)

۵۹۸۳۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ النَّاسُ وَأَمِنَ مَعَهُ
بَنُو النَّعَاسِ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ وَلَكِنْ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

۵۹۸۴۔ وَعَنْ سَهَابٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا حَبِيبُ مَا لِي أَرَاكَ مُتَكَبِّراً
قُلْتُ اسْتَشْهِدُوا بِي وَتَرَكَ عِيَالاً وَدِينًا قَالَ أَفَلَا
أَبْشُرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ؟ أَمَا كَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ دُونِ حِجَابٍ وَ
أَخْبَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كَقَضَا قَالَ يَا عُبَيْدُ بْنُ سَمٍّ
عَلَى أَهْلِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُعِيبُنِي فَأَقْتُلْ فِيكَ
كَأَنِّي قَالَ الزَّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّكَ قَدْ سَبَيْتَ
وَبَنِي أَهْلَهُ لَا يَسْجَعُونَ فَتَرَكْتُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَالًا آلِيَةً -

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۵۔ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَفْعَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً -

(رواہ الترمذی)

۵۹۸۶۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُ أَنْ أَهْبَذِي طِمْرَيْنِ
لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَذُكُّ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ
بَنُ مَالِكٍ - (رواہ الترمذی) وَابْنُ هُرَيْرٍ فِي ذِكْرِ
الْبُرَّةِ

۵۹۸۷۔ وَعَنْ أَبِي سَوِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْشِقُونِي أَوْ عَمَّا أَلَيْمًا أَهْلُ
بَيْتِي طَلَبَ كَرِشِي الْأَنْصَارُ فَأَعْتَدُوا عَنْ مُسَيِّمِهِمْ
وَأَهْلِهِمْ عَنْ مُحَبِّهِمْ - (رواہ الترمذی) وَقَالَ

قبول کرو۔ روایت کیا اسے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث سن ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخری وحی پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے عداوت نہیں رکھے گا۔ (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث سن صحیح ہے۔)

حضرت انس نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا کیونکہ میرے علم کے مطابق وہ بڑے پاک دامن اور صبر کرنے والے ہیں۔ (ترمذی)

حضرت عابد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عاتلہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرنے نکلی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! حضرت عاتلہ خضرہ مدینہ میں داخل ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو، وہ اس میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ خضرہ بدر اللہ علیہ صلیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوسریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ دوسرے لوگ بدل دے گا پھر وہ تمہارے جیسے نہیں ہوں گے (۳۸: ۴۷) لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کرن لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے کہ اگر ہم منہ پھریں تو انہیں ہماری جگہ سے آئے گا۔ پھر ہمارے جیسے لوگ نہیں ہوں گے؟ آپ نے حضرت سلمان فارسی کی مشورہ پر ہاتھ مارے ہوئے فرمایا: یہ انہما کی قوم، مگر جن ثریا کے پاس بھی تہاب ہیں، خادیں ہیں، کچھ لوگ آئے پائے (ترمذی)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عبید بن جراح اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان پر یا ان کے بہن پر تمہاری نسبت یا تمہارے بہن کی نسبت راہ راہ اہمنا درکھتا ہوں۔

(ترمذی)

هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ

۵۹۸۸ وَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْغِضُوا الْأَنْصَارَ أَحَدًا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ حَقِّهِ)

۵۹۸۹ وَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَدَسَتْ أَيْفًا صَدْرًا - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۰ وَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَاتِلَةَ جَاءَهُ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْا عَاتِلَةَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْدٌ خُلِعَ عَاتِلَةُ الْبَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبٌ لَا يَدُخُلُهَا فَرَأَى قَدْ شَهِدَ بَدَلًا وَالْحَدِيثُ يَبِينُ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۵۹۹۱ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ فَأَلْوَا بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَجْعَلُونَ كَذِبًا اللَّهُ لَئِنْ تَوَلَّيْنَا أَسْتَبْدِلْ لَوَ آيَاتٍ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَلَكُمْ لَعَنَّا فَصَرَبَ عَلَيَّ خَيْبٌ سَلَمَانَ الْغَارِسِيَّ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوْ قَوْمُهُ وَلَوْ كَانِ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ لَتَمَّ ذَلِكَ وَ جَاءَ مِنَ الْعَدَنِ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

۵۹۹۲ وَ عَنْهُ قَالَ قُورَيْبُ الْأَحَا جَعِدَ رَسُولِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْغِضُوا قَوْمَهُمْ وَ بَعْضُهُمْ وَ بَعْضُهُمْ يَكُفُّهُ قَوْمُهُمْ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

(ترمذی)

تیسری فصل

٥٩٩٣ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي سَبْعَةَ تَجَاءِدٍ وَفِيَّ سَبْعُونَ
أَلْفَ أَرْبَعَةِ عَشَرَ كَلِمَةً مَنْ هَمَّ بِهَا قَالَ أَتَا دَابَّتِي وَ
جَعَلَ وَحْمَةً وَالْبُيُوكُ وَغَيْرُهَا وَمُصَدِّقُ ابْنِ
عَمِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ بِهَا بَدَأَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کے ساتھ برگزیدہ اور محاطہ مانتی ہوتے تھے جبکہ مجھ پر وہ عطا فرمائے گئے ہیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کون ہیں؟ فرمایا کہ میرے دونوں بیٹے، جعفر، حسن، ابو بکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، عبداللہ بن مسعود، ابو ذر اور مقداد۔

(ترمذی)

(رواه الترمذي)

٥٩٩٧
٤١
وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْتِي
وَبَيْنَ عَتَمَةَ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَعْلَقْتُ لَهُ فِي الْقُدْرِ
فَأَنْطَقَ عَتَمَةُ يَشْكُونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يُزِيدُ لَهُ إِلَّا
غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ لَا
يَسْكُمُ فَبَكَى عَتَمَةُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْإِثْرَاءُ
فَرَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَالَ هُنَّ
عَذَابِي عَتَمَةُ أَعَادَاكَ اللَّهُ وَمَنْ أْبْعَضَ عَتَمَةَ أَبْغَضَهُ
اللَّهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ بَيْنِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
رِضَا عَتَمَةَ فَلَقِيتُ بِهَا رَضَى كَرَفِي.

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کچھ ناجاتی تھی۔ میں نے جنگوں میں سخت کھلائی کی۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضرت عمار شکایت کرنے حاضر ہو گئے۔ پس خالد آئے اور وہ بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُن کی شکایت کرنے لگے۔ وہ اُن کے لیے سخت الفاظ استعمال کرتے رہے اور اُن میں اضافہ ہی کرتے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش تھے اور کچھ نہ فرمایا۔ حضرت عمار روپڑ سے اندر عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! کیا آپ انہیں دیکھتے نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جو عمار سے دشمنی رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے اور جو عمار سے محبت رکھے اُس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتا ہے۔ حضرت خالد کا بیان ہے کہ میں باہر نکلا تو مجھے حضرت عمار اور

٥٩٩٥ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 ٤٢ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَالِدٌ سَيْفٌ مَرْتٌ
 سَيُوفِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُعَمِّدُنِي الْعَشِيرَةُ.

حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ قتالی عشر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ خالد بن ولیدؓ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔ اور وہ اپنے قبیلے کا اچھا نوجوان ہے۔ ابن دؤنول کو احمد نے روایت کیا ہے۔

(رواهما الحسن)

٥٩٩٤ وَكَانَ جَبْرِيَّةً قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَمَبَارَكُ أَمْرُهُ فِي رُبِّ
 أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ يُعْتَبَرُ فِي رُبِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمَنْ
 لَنَا قَالَتْ عَلَى وَجْهِهِمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَأَبْرَزِي
 السِّقْفَ أَدْرَسْتُمَاتِ أَمَدَفْتُ يُعْتَبَرُ

حضرت بزرگوار رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے چار افراد سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور مجھے بتایا ہے کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔ عرینہ کی گنجی کہ یا رسول اللہ! ہمیں ان کے نام بتائیے۔ فرمایا کہ علیؓ ان میں سے ایک ہیں۔ یہ تین دفعہ فرمایا نیز ابوذرؓ،

وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يَحْبِبُهُمْ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ)

۵۹۹۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ
سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

(رَوَاهُ التِّحَارِيُّ)

۵۹۹۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ لَا قَانَ
لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتُ رَسُلًا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِي فَأَمْسَيْتُ
وَلَنْ كُنْتُ لَكُمْ إِنْ اشْتَرَيْتَنِي وَتَوَقَّعْتَنِي وَتَمَلَّكَ اللَّهُ.

(رَوَاهُ التِّحَارِيُّ)

۵۹۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي مَجْهُودٌ

فَأَرْسَلَنِي بَعْضُ نِسَائِهِمْ فَقَالَ لِي وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ مَا عُدُّنِي إِلَّا مَالًا ثُمَّ أَرْسَلَنِي أُخْرَى

فَقَالَ لِي وَمَنْ ذَاكَ وَكُنْ كَلْهَمٌ وَمَنْ ذَاكَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُعِيقُ

بِرَحْمَةِ اللَّهِ فَعَامِرٌ جُلَّ مِنْ الْأَنْصَارِ يُعَالِ لَكَ
أَبْطَلَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاتَّقِ بِهَا إِلَى رَحْمَةِ

لَكَ إِنْ لَمْ تَرَ مِنْهُ وَمَنْ ذَاكَ قُلْتُ لَكَ كَلَامٌ
وَبَيَّنَّا قَالِ فَعَلَيْهِمْ بَرِيَّةٌ وَتَوَمَّنْهُمْ فَإِذَا دَخَلَ

صَبِيغَتَا قَابِئِ رَأَاكَ كُلَّ قَابِئِ أَهْلِي بِسَيِّئِ كُلِّ
فَتَوَجَّهَ إِلَى التَّوَابِخِ فِي تَصْلُوحِهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَعَلْتُ

فَعَمَدًا فَأَكَلَ الصَّبِيغُ وَبَا تَا خَارِوَيْتَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ
عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَبَّبَ اللَّهُ أَوْفِيكَ
اللَّهُ مِنْ قُلَانٍ وَفَلَا تَرَوْهُ قَرَنِي رَوَايَةُ وَشَدُّهُ وَلَمْ

يُسَبِّحْ أَبَا طَلْحَةَ وَفِي آخِرِهَا قَا تَزَلَّ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَوْ تَرَوْنَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

۶۰۰۰ وَعَنْهُ قَالِ تَزَلَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَقْدَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ. مجھے ان سے محبت رکھنے کا حکم فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ ان سے محبت
رکھتا ہے۔ اسے قرآن کی روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب حسن ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا
حضرت ابو بکرؓ ہمارے سردار حضرت بلالؓ کو آزاد کیا تھا۔

(بخاری)

تیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکرؓ
سے کہا: اگر آپ نے مجھے اپنے لیے خرید لیا ہے تو روکے رکھیے اور اگر

اللہ کے لیے خرید لیا ہے تو مجھے اللہ کے کام کرنے کے لیے چھوڑ دیجیے۔
(بخاری)

حضرت ابوبکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:

میں مجبور ہوں آپ نے اپنی ایک زودب مشہور کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ عرض
گزار ہو میں یہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بڑا

فرمایا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ پھر دوسری کی طرف
پیغام بھیجا۔ انھوں نے بھی یہی عرض کیا۔ تو تیسرے سب اسی طرح عرض گزار

ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس کی کہانی
کے رسول اللہ تعالیٰ اس پر دم فرمائیے گا۔ پس انصار میں سے ایک آدمی

کھڑے ہو گئے جن کا کہنا تھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
میں وہ اسے اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے فرمایا کہ کھانا پیسے پاس

کوئی چیز ہے یا نہیں اگر نہیں تو میرے بچوں کا کھانا ہے فرمایا کہ انھیں بلا پیسہ
کریں گے۔ جب ہاڑا ملنے آئے تو یہی کہی کہ میں کہتا ہوں میں جب وہ کھانے کے لیے

اپنا آؤ بعد کے تو چلے گئے کہنے کے لیے کھڑی ہونا آدمی سے بھیج دینا پس یہی کیا،
دو تھے رہے۔ اعلان نے کہا کھانا آدمی ان دونوں نے جو کہے تھے گزاری۔ جب کہ وہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو دواؤں سے عافیت کی کارگر کرے۔ یہ بت دینی ہوا

ہے۔ دوسری روایت میں بھی اسی طرح ہے لیکن حضرت ابو طلحہؓ کا نام نہیں آتا
اس کے آخر میں ہے۔ اپنی جانوں پر دوسریں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ

انھیں شدید تنہا ہی ہو۔ (۹۰۵۹ - متفق علیہ)۔

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے ساتھ ہم منزل پر آئے، لوگ گزرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے: اسے ابو ہریرہ یا یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ غلام ہے۔ فرماتے کہ اللہ کا اچھا بندہ ہے۔ فرماتے یہ کون ہے؟ میں عرض کرتا کہ غلام۔ فرماتے کہ یہ اللہ کا بڑا بندہ ہے۔ یہاں تک کہ خالد بن ولید گزرنے تو فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ خالد بن ولید۔ فرمایا کہ خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ کی تمام اہل میں سے ایک تموار ہے۔

(ترمذی)

حضرت امیر بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار عرض گزار ہوئے: یا نبی اللہ! ہم نبی کے پیرو کار ہونے میں جبکہ ہم نے آپ کی پیروی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم میں سے ہماری پیروی کرنے والے بنائے، آپ نے یہ دعا فرمائی (بخاری) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم عرب کے قبیلوں میں سے ایسا کرتی قبیلہ معلوم نہیں ہوتا جس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے روز ان سے سزا ہو۔ حضرت انس کہ بیان ہے کہ غزوہ اُحد کے اندر ان میں سے شہید ہوئے اور بیشتر بڑھوس کے روز اور حضرت ابوبکر کے مد میں جنگ یمامہ کے اندر شہید (بخاری)۔ قیس بن ارماعزم سے روایت ہے کہ بدری صحابہ کا وظیفہ پانچ پانچ ہزار تھا اور حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں ان کو ہمدانیوں پر ضرور فضیلت دوں گا۔

(بخاری)

وَسَلَّمَ مَذِلًّا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْزُونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا أَيُّهَا هَذِهِكَ فَأَقُولُ فَلَا فَيَقُولُ يَعْمَدُ اللَّهُ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَا فَيَقُولُ يَحْسُ عَيْدُ اللَّهِ هَذَا أَحْسَنُ مَوْحَا لِدُنِّ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ يَعْمَدُ اللَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيِّفٌ مِّنْ سَيَوفِ اللَّهِ -

(رواہ الترمذی)

۴۰۰۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ لِي الْأَنْصَارُ يَا لَيْحًا اللَّهُ لَيْحِي أَشْبَهُ قَاتَا قَدِ اتَّعَمْتُ لَوَادِمُ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا وَمَنَا قَدْ عَلِمَ -

(رواہ البخاری)

۴۰۰۲ وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا تَعْلَمُ حَيَاتِي مِنْ لَحْيَا الْعَرَبِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْتَرَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسُ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَدْرٍ مَعْرُوبَةٌ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ - (رواہ البخاری)

۴۰۰۳ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَتْ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ وَ قَالَ عُمَرُ لَا فَضْلَ لَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ - (رواہ البخاری)

تَسْمِيَةُ مَنْ سَيَّ مِنْ أَهْلِ بَدْرِ فِي الْحَبَامِ لِلْبُخَارِيِّ

اصحاب بدر کے اسمائے گرامی جو بخاری شریف میں بیان کئے گئے ہیں

پہلی فصل

ابن ابی محمد بن عبد اللہ الشافعی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۲) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۳) عمر بن خطاب مدنی (۴) عثمان بن عفان

(۱) ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الشافعی صلی اللہ علیہ وسلم (۲) عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق قرشی (۳) عمر بن خطاب مدنی (۴) عثمان بن عفان

قرشی جنہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت
رقیہ کے باعث پیچھے چھوڑا اور انہیں پورا حشر دیا (۵) علی بن ابیطالب
اشقی (۶) ریاس بن بکیر (۷) بلال بن رباح سنی ابو بکر صدیق
(۸) معز بن عبد المطلب اشقی (۹) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے
حلیف (۱۰) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) عاتکہ بن ربیعہ انصاری
اودودہ عاتکہ بن سراقہ بن جراولہ تھے (۱۲) قیس بن مدی انصاری
(۱۳) عقیس بن مکرظہ سہمی (۱۴) رمانہ بن رافع انصاری (۱۵) رمانہ
بن عبد اللہ ابولسب انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زبیر
بن سل ابطلحہ انصاری (۱۸) ابو زبیر انصاری (۱۹) سہیل بن مالک
زہری (۲۰) سہیل بن خولہ قرشی (۲۱) سہیل بن زید بن نضیل قرشی
(۲۲) سہیل بن خولہ قرشی (۲۳) خلیفہ بن رافع انصاری -
(۲۴) ابن کعبہ بن مالک (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ندی (۲۶) عبد اللہ بن
بن عوف زہری (۲۷) قیس بن عاتکہ بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ
بن صامتہ انصاری (۲۹) عمرو بن عوف جرہنی عامر بن ثوی کے
حلیف تھے (۳۰) حنفیہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ
حزری (۳۲) ماسم بن ثابت انصاری (۳۳) عوف بن ساعدہ
انصاری (۳۴) جہان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مظعون
(۳۶) قدامہ بن نمان انصاری (۳۷) مسازہ بن عمرو بن جندب (۳۸)
مسوزہ بن عوف (۳۹) آن کعبہ بن ربیعہ (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابو
احمد انصاری (۴۲) مسطح بن اثامہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد
مناف (۴۳) مرارہ بن ربیعہ انصاری (۴۴) من بن عبدی انصاری
(۴۵) مقداد بن عمرو کندی جرہنی زہری کے حلیف تھے (۴۶)
بلال بن امیہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہین -

الْقُدْرِيُّ (۳) عَمْرُو بْنُ الْخَطَّابِ الْقُدْرِيُّ (۴) عُمَرَانُ
بْنُ عُمَرَ بْنِ الْقُرَيْشِيِّ خَلْفَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى ابْنِهِمْ وَكَتَبَ وَضَرَبَ لَهُ كِتَابَهُمْ (۵) عَلِيُّ بْنُ
أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) رِيَّاسُ بْنُ بَكِيرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ
رَبَاحٍ مَكُونِي أَبِي بَكْرٍ الْوَقْدِيُّ (۸) حَمْرَةُ ابْنَةُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيِّ (۹) حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْطَعَةَ
حَلِيفُ الْقُرَيْشِ (۱۰) أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ عَتَبَةَ بْنِ
رَبِيعَةَ الْقُرَيْشِيِّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ زُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ
يُكَلِّمُ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سَرَّاقَةَ كَانَتْ فِي الْكُفَّةِ
(۱۲) حَبِيبُ بْنُ عَدِي الْاَنْصَارِيُّ (۱۳) عَقِيْسُ بْنُ مَكْرَظَةَ
(۱۴) رَمَانَةُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ (۱۵) رَمَانَةُ
بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابُولَسْبِ الْاَنْصَارِيُّ (۱۶) زُبَيْرُ بْنُ عَوَامٍ الْقُرَشِيُّ
(۱۷) زُبَيْرُ بْنُ سُلَيْمٍ ابِطَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۱۸) أَبُو زُبَيْرٍ
الْاَنْصَارِيُّ (۱۹) سَهْلُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۰) سَهْلُ بْنُ
زَيْدٍ نَضِيلُ الْقُرَشِيِّ (۲۱) سَهْلُ بْنُ زَيْدٍ نَضِيلُ
الْقُرَشِيِّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيِّ (۲۳) خَلِيفَةُ
بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ (۲۴) ابْنُ كَعْبَةَ بْنِ مَالِكٍ
الْاَنْصَارِيُّ (۲۵) وَاحِدَةُ (۲۶) عَتَبَةُ ابْنَةُ لُؤَيٍّ
مَسْعُودٍ الْهَاشِمِيُّ (۲۷) عَتَبَةُ ابْنَةُ لُؤَيٍّ مَسْعُودٍ
الْقُرَشِيُّ (۲۸) عَتَبَةُ ابْنَةُ لُؤَيٍّ مَسْعُودٍ الْقُرَشِيُّ (۲۹)
عَبَادَةُ بْنُ صَامَتَةَ الْاَنْصَارِيُّ (۳۰) عَمْرُو بْنُ
عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ (۳۱) عَمْرُو بْنُ
عَمْرٍو بْنِ الْاَنْصَارِيِّ (۳۲) عَمْرُو بْنُ رَبِيعَةَ الْعَمْرِيُّ
(۳۳) عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ (۳۴) عَمْرُو بْنُ
سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ (۳۵) عَمْرُو بْنُ مَسْعُودٍ (۳۶)
قَدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ (۳۷) قَدَامَةُ بْنُ نَمَانَ
الْاَنْصَارِيِّ (۳۸) مَسَازُهُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَنْدَبٍ
الْجَنْدَبِيُّ (۳۹) مَسَازُهُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَنْدَبٍ

(۳۱) مَا لَكَ بَيْنَ رِبْعَةٍ (۳۱) أَبُو سَيِّدٍ وَالْأَنْصَارِ
 (۳۲) وَطَعْنُ بَيْنَ أَفْكَةٍ بَيْنَ عَمَادٍ وَبَيْنَ الْمُطَلِبِ
 بَيْنَ حَبِيدٍ مَنَافٍ (۳۲) مُرَارَةُ بَيْنَ رِبْعٍ وَالْأَنْصَارِ
 (۳۳) مَعْنُ بَيْنَ عَدِيٍّ وَالْأَنْصَارِ (۳۵) وَمَعْنُ
 عَمْدُو الْكِنْدِيِّ حَلِيفُ بَيْنِ زُهْرَةَ (۳۶) وَهَلَالُ
 بَيْنِ أُمِّيَّةِ الْأَنْصَارِ رَفِيعُ اللَّهِ عَنْهُمْ
 أَجْمَعِينَ -

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أَوَّلِ الْقُرْنِ

يمن و شام کا ذکر اور خواجہ اویس قرنی کا بیان

پہلی فصل

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی تبار سے پاس میں سے آئے گا جس کو اویس کہا جاتا ہے۔ یمن میں اسے صرف اُنک کی ماں روکے ہوئے ہے اسے برس کی بیماری تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ دھڑکھکی سولے ایک دینار یا دھیم کی جگہ کے تم میں سے جو اس سے ملے تو تم سب کے لیے دعا سے منفرت کر دے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تابعین میں بہتر وہ آدمی ہے جس کو اویس کہا جاتا ہے۔ اُس کی والدہ ہے اور اُسے مرض کی بیماری ہے۔ اُس سے کہنا کہ تبار سے لیے دعا سے منفرت کرے۔ (مسلم)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبار سے پاس اہل یمن آئے ہیں جو زم زم اور زم زم دل ہیں۔ ایمان میں ہے اور حکمت بیانی ہے جبکہ فقر و غرور و نثر و مالوں میں اور سکون و وقار بکبری مالوں میں ہے۔

(متفق علیہ)

۴۰۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا يَأْتِيَنَا مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ عَدَاوَةً قَدْ كَانَتْ بَيْنَ بَنِي كَدَعَى اللَّهُ قَدْ هَبَّ إِلَّا مَوْجِعَ الدِّينَارِ أَوْ الدِّرْهِمِ قَسَمْتُ لَكُمْ لَيْفِيَةً مِنْكُمْ فَلَيْسَتْ تَغْفِرُ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ خَبَرَا النَّاسَ بِعَيْتِي رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بَيْنَ بَنِي كَدَعَى قَسَمْتُ لَكُمْ لَيْسَتْ تَغْفِرُ لَكُمْ -

(رواہ مسلم)

۵۰۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانُوا أَقْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرْفَى أَفْعَدَةً قَالَيْنَ قُلُوبًا الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَقْرُ وَالْعِيْلَةُ فِي أَصْحَابِ الْإِيْلِ وَالسَّيْكِيَّةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْعَاكِ -

(متفق علیہ)

ان سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی مشرقی کی طرف ہے جب کہ غزوہ غزوہ کھڑی ہو اور ان مشرک والوں میں، آشور، بختناغیہ والوں میں اور سکون بکری والوں میں ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینے اور برس آئیں گے یعنی مشرق سے نیز بد زبانی، انگ دلی اور آشور، بختناغیہ میں رہنے والوں میں ہے جبکہ ان مشرکوں اور گالیوں کی دھوکے سے لگے رہنے والے ربیعہ اور مصر قبائل میں۔ (متفق علیہ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: انگ دلی اور بد زبانی مشرق والوں میں ہے اور ایوان اہل حجاز میں ہے۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ حرم گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے لوگ حرم گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں میرے خیال میں آپ نے قسری وطن میں فرمایا کہ وہاں قتل و غارتگری ہو رہی ہے

۴۰۰۴ وَعَنْ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْفَتْحِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَتْحُ وَالْحَيْلُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِيلِ وَالْفَتْحُ أَدِينُ أَهْلِ الْوَيْلِ وَالسَّيْئَةُ فِي أَهْلِ الْغُلُوبِ. (متفق علیہ)

۴۰۰۵ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ مَهْمَا حَاقَتْ بِالْفَتْحِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَا وَغُلُوبُ الْغُلُوبِ فِي الْفَتْحِ أَدِينُ أَهْلِ الْوَيْلِ وَنَاكِبُ الْإِيلِ وَالْبَكْرِ فِي رَيْبَةٍ وَمُضَرٍّ. (متفق علیہ)

۴۰۰۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلُوبُ الْغُلُوبِ وَالْجَفَا فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيلِ نَاكِبُ أَهْلِ الْوَيْلِ. (رواه مسلم)

۴۰۰۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَتْهُ قَالَ فِي الشَّامِ هَذَاكَ الْوَلَاةُ وَالْوَلَدُ وَهَذَاكَ قَوْمٌ يَطْلُمُ قَوْمَ الشَّيْطَانِ. (رواه البخاری)

دوسری فصل

حضرت انس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے دلوں کو ادھر بھجھ دے اور ہمیں ہمارے صاع اور عاکارہ مد میں برکت عطا فرما۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شام والوں کو مبارک ہو ہم پر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کس وجہ سے فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے فرستے اس پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔ (احمد، ترمذی)

۴۰۱۰ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا وَوَلَدِنَا. (رواه الترمذی)

۴۰۱۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ فَتَنَّا لِأَيِّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةٌ أَجْنَعَتُنَّ عَلَيْهَا. (رواه أحمد والترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتقرب حضورت کی
طرف سے آگ بھلے گی یا حضورت سے جو لوگوں کو اکٹھا کرنے کی ہم جن
گزارہ ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیا حکم فرمائے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ
شام کو لازم پکڑنا (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
ہوئے سنا۔ اعتقرب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگئی۔ پس لوگوں میں ہجرت
ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے ہجرت کی جائیں گے دوسری روایت
میں ہے کہ اہل زمین میں ہجرت وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیم کی جائے
ہجرت کو لازم پکڑیں گے۔ زمین پر جسے لوگ وہ جائیں گے ان کی
زمین انہیں بھیک دے گی۔ مذاک ذات انہیں ہا ہند کرے گی آگ
انہیں بندوں اور خنزیروں کے ساتھ جمع کرے گی ان کے ساتھ رات
گزارے گی اور ان کے ساتھ ہی قیلولہ کرے گی۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن حوالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا معاملہ بیان تک پہنچے گا کہ تم بارے
مخفت نہ ہو گے ایک لشکر شام کا دوسرا لشکر یمن کا اور تیسرا لشکر
عراق کا ہوگا حضرت ابن حوالہ عرض گزارے ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر
میں اس وقت کو پاؤں تو میرے لیے ایک پسند فرما دیجئے فرمایا کہ
شام کو لازم پکڑنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اپنی زمین سے پسندیدہ جگہ
ہے اور اس کے لیے اپنے نیک بندوں کو مینقا ہے اگر تم اس
بات سے ابھار کر تو یمن کو لازم پکڑنا اور اس کے تالابوں سے پانی
پینا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اس کے باشندوں کی ضمانت
دی ہے۔ (احمد ابوداؤد)

تیسری فصل

شریح بن عیینہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ
عنه کے پاس اہل شام کا ذکر ہوا اور کہا گیا کہ اسے امیر المومنین! اللہ
پر کسنت کیجئے فرمایا میں کیونکوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۴۰۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتُخْرِمُ نَارُ مَنِّ تَحْرُقُ حُفْرَ
مَوْتٍ أَوْ مَنِّ حُفْرَ مَوْتٍ تَحْشُرُ النَّاسَ قُلْنَا يَا رَسُولَ
اللَّهِ قِمْنَا نَأْمُرَكَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(رواه الترمذی)

۴۰۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا
سَتَكُونُ وَجْعَةٌ بَعْدَ وَجْعَةٍ فَيُخَارِ النَّاسُ إِلَى مَهْلِكٍ
إِبْرَاهِيمَ فِي رِدَائِهِ فَيُخَارِ أَهْلِي الْأَرْضِ الْأَرْضُ
مُهَاجِرًا بِهَا سَيِّدٌ وَيُخَارِ فِي الْأَرْضِ شَرَارٌ أَهْلِيهَا
تَلْفَظُهُمْ أَرْضُهُمْ تَقْدِرُ رُحْمُ نَفْسِ اللَّهِ تَحْشُرُهُمْ
النَّكَارُ مِمَّ الْقَوْمَ دَوَّالِ حَتَّى يَذِيرَ تَبِيَّتَ مَعَهُمْ أَدَا
بِأَنَّا وَتَبِيَّتَ مَعَهُمْ أَدَا قَالُوا -

(رواه أبو داود)

۴۰۱۴ وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُؤَيِّرُ الْأُمَمُ أَنْ تَكُونَ
جُمُودًا مَجْعَدَةً جُنْدًا بِالسَّامِ وَيُخَارِ بِالسَّامِ
جُنْدًا بِالسَّامِ قَالُوا ابْنُ حَوَالَةَ خَرَجَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنْ أَدْرَكَتُ ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسَّامِ قَالُوا
خَيْرٌ اللَّهُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَخْتَلِفُ لَهَا جَنَّةٌ مِنْ
عِبَادِهِ قَالُوا أَنْ أَبَيْتُمْ قَعْلَكُمْ بِمَنْ يَكُونُ دَأْبُكُمْ
مَنْ عَدَرَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالسَّامِ
وَأَهْلِهِ - (رواه أحمد وأبو داود)

۴۰۱۵ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ
عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَقِيْلُ الْعَنَمِيَّ أَوْ سَيِّدَ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ الْإِبْدَانُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ
رَجُلًا كُلُّهُمْ مَنَاتٌ رَجُلٌ أَهْلُ اللَّهِ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْتَلَفِي
بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصِرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ
عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَدَاةُ -

۴۰۱۴ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَنُفْتَحُ الشَّامَ قَدْ أَحْبَبْنَا
الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ مَدِينَةُ يُقَالُ لَهَا وَشَقُّ
قَرْنِهَا مَعْقُولُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِيهِ وَفُسْطَاطُهَا
مِنْهَا أَرْضٌ يُقَالُ لَهَا الْعُرْطَةُ -

(رَوَاهُمَا أَحْمَدُ)

۴۰۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ يَأْتِيهَا سِتْرٌ وَلِلْمَلِكِ
بِالشَّامِ -

۴۰۱۸ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ
مِنْ تَحْتِ رَأْسِي سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

۴۰۱۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّي
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاقَ فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ
الْمَحْصَةِ بِالْعُرْطَةِ إِلَى حَاوِيٍّ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا وَشَقُّ
مِنْ سَائِرِ مَدَائِنِ الشَّامِ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۲۰ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ
مَوْلًى مِنْ مُلُوكِ الْعَجُوزِ يَقُولُ عَلَى الْمَدَائِنِ وَكُنَّا
لَا أَوْشَقَ - (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

۴۰۱۳ دسٹم کہ فرماتے ہوئے مناجے کہ ابدانِ شام میں ہوں گے جو چالیس
انفراد ہیں جب ایک فوت ہو جائے تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے
کو مقرر فرماتا ہے۔ اس کے سبب لوگوں پر بارش برساتی جاتی ہے
اور ان کے طفیل دشمنوں پر فتح دی جاتی ہے اور ان کے مصدقے
(احمد) کسی ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا اقرب ہے کہ تمام فتح کر لیا جائے گا جب تین مہینے
میں رہنے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو لازم پکڑنا جس کو دشمن
کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اہل اسلام کے لیے جنگوں سے بچاؤ کا گاہ ہے
اور سامان کا خیمہ ہے اس میں ایک جگہ ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے

(احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینہ منورہ میں اور بادشاہ
شام میں ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا! میں نے اپنے سر کے نیچے سے نور
کا ایک ستون نکل کر اٹھتا ہوا دیکھا جو شام میں جا کر ٹھہر گیا روایت
کی ہے ان دونوں کو پہنچنے سے دلائل النبوۃ میں۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں کے جمع ہونے
کی جگہ جنگ عظیم کے وقت عرطہ ہوگی جو اس شہر کے پہلو میں ہے
جس کو دشمن کہا جاتا ہے وہ شام کے شہروں میں بہتر ہے (ابوداؤد)
عبدالرحمن بن سلیمان سے روایت ہے کہ عنقریب ایک عجیب
بادشاہ آئے گا جو دمشق کے سوا تمام شہروں پر قابض ہو جائے
گا (ابوداؤد)

اس اُمت کے ثواب کا بیان

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

پہلی فصل

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۰۲۱ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَأَتِمَّنَا بِكُمْ فِي أَحَبِّ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ
مَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَدَلَّهَا
مَكَلُّكُمْ وَمَكَلُّ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ سَجَلَ عَمَلًا
فَعَلَّ مَنْ يَعْمَلُ فِي لَيْلٍ يَصِفُ النَّهَارَ عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي لَيْلٍ
فَعَمِلَتْ الْيَهُودُ عَلَى نَصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي لَيْلٍ
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِيَوْمٍ يَصِفُ النَّهَارَ عَلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ
عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي لَيْلٍ فَعَمِلَتْ النَّصَارَى مِنْ نَصْفِ
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ وَفِي لَيْلٍ ثُمَّ قَالَ
مَنْ يَعْمَلُ لِيَوْمٍ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ
مَنْ قِيَرَاطَيْنِ إِلَّا فَاشْتَرَا لِيَوْمٍ يَعْمَلُونَ
مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِلَّا كَكُمُ
الْأَجْرُ مَسْرُوعَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى
فَقَالُوا هَذَا أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
فَهَلْ فَلَّسْتُمْ مِمَّنْ حَقَّكُمُ شَيْءٌ قَالُوا لَا قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى فَإِنَّهُ فَضَّلْنِي أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ -

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

۴۰۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ أَشَقِّ أُمَّةٍ لِي مِمَّا نَاسٌ
يَكُونُونَ بَعْدِي يَكُونُ أَحَدُهُمْ كَوْرَانِي يَأْتِيهِ وَبِالْ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

۴۰۲۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ وَجَّعَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّةٍ قَائِمَةٌ
يَأْمُرُ اللَّهُ لَا يُضَرُّهُمْ مِنْ حَنْ لَهْمُ وَلَا مِنْ حَالِفٍ
حَتَّى يَأْتِيَ أَهْلُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَالِكِ -

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
فِي كِتَابِ الْقَصَاصِ -

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز شتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا
مثانہ صریحاً غروب آفتاب تک کی مدت جتنی ہے۔ تمہاری اور یہود
نصاری کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کو کام پر لگایا گیا۔ چنانچہ کہا
کہ ایک قیراط کے بدلے کوں میرا کام دوپہر تک کرتا ہے؟ پس یہود نے
ایک قیراط پر دوپہر تک کام کیا۔ پھر کہا کہ میرا کام ایک قیراط کے بدلے
دوپہر سے نماز عصر تک کرتا ہے؟ چنانچہ نصاریٰ نے ایک قیراط پر دوپہر
سے نماز عصر تک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر کہا کہ کوں یہاں نماز عصر سے
غروب آفتاب تک دو قیراط پر کرتا ہے؟ پس وہ نماز عصر سے غروب
آفتاب تک کام کرنے والے تھے۔ آگاہ ہو کر تمہارے لیے دو گنا اجر
ہے۔ پس یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہا کہ ہم نے کام زیادہ
کیا اور مزدوری مختصر کی لی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا میں نے تمہارے
حق سے کچھ کم دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ میرا فضل ہے، میں جس کو چاہوں عطا فرماؤں۔

(بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جو
ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے لوگ میرے بعد ہیں ہوں
گئے۔ ان میں سے کوئی تمہارے گناہ کاوش اپنے اہل و عیال کے بدلے دیکھے (مسلم)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی
کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیشہ میری امت
میں ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ انہیں دُعا کرنے والا نقصان
نہیں پہنچا سکے گا اور زمان کا مخالفت۔ قیامت تک وہ اسی حالت
پر رہیں گے (متفق علیہ) اور اَنْ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ دَالِ حَدِيثِ
اَنْسِ بَحْثِ كِتَابِ الْقَصَاصِ مِیْنِ ذِكْرِ هِرْمِیْ -

دوسری فصل

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

۴۰۲۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ امِّيِّ مَثَلُ الْمَخْرُوعِ لَا يُدْرِي اَوْلَاهُ خَيْرًا مَّا خِرَهُ - (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

میں نے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی مثال بارش جیسی ہے۔
معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا پچھلا۔ (ترمذی)

میسری فصل

جعفر صادقؑ اُن کے والد ماجد، اُن کے چچا محمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بشارت ہر بشارت پر برتر، بیشک میری امت کی مثال بارش جیسی ہے، معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کا آخری حصہ بہتر ہے یا پہلا۔ یا بارش جیسی ہے، جس سے سال بھر ایک فوج کو کھلایا جائے۔ پھر دوسرے سال دوسری فوج کو کھلایا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری فوج کے وقت دنیا وہ چرنا دنیا وہ گہرا اور دنیا وہ خوبتر ہو۔ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں (سرورِ دو عالم) ہوں، درمیان میں ہمدی اور آخر میں حضرت یحییٰ بن جویہانی عری سے میں ایک ٹہنی ہوا کرتی تھی ہے نہ وہ محمد سے نہیں اور نہ میں اُن سے ہوں (ابن ابی عمیر)

محمد بن شعیب، اُن کے والد ماجد، اُن کے چچا محمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کے لحاظ سے کون سی مخلوق تمہیں زیادہ پسند ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ فرشتے۔ فرمایا کہ انھیں ایمان لائے میں کیا رکاوٹ ہے جیکہ وہ اپنے رب کے پاس ہیں؟ عرض گزار ہوئے کہ انبیائے کرام۔ فرمایا انھیں ایمان لائے میں کیا رکاوٹ ہے جیکہ اُن پر رُوح نازل ہوتی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہم۔ فرمایا تمہیں ایمان لائے میں کیا رکاوٹ کیا ہے جیکہ میں تمہارے درمیان سرور ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو ایمان میرے نزدیک وہ لوگ زیادہ پسندیدہ ہیں جو میرے ہمہ ہوں گے اور قرآن نبی میں مکے بڑے کے مطابق ایمان لائیں گے۔

عبدالرحمن بن ملا دھڑی سے روایت ہے کہ مجھے اُس نے بتایا جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کا پہلے حضرت جبرائیلؑ کو وہ نیک کاموں کا حکم دیں گے، اُسے کاموں سے منع کریں گے اور نہ ہی ہر بار کرنے والوں سے فریاد کریں گے۔ روایت کیا ابن دوفول کو یحییٰ نے دلائل النبوة میں۔

۴۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَلُ امِّيِّ مَثَلُ الْمَخْرُوعِ لَا يُدْرِي خَيْرًا مَّا خِرَهُ أَوْ كَحَدِّ يَفْقَهُ أَطْعَمَ وَهِيَ فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أَطْعَمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ الْخَيْرَ فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَمَهَا عَمًّا وَأَحَبُّهَا مَنَّا كَيْفَ تَهْدِيكَ أُمَّةٌ أَنْ تَقْلِبَهَا وَالْمُهْدِي دَسْطَهَا وَالْمُسَيِّمُ الْخَيْرَ وَ لَوْ بَيْنَ ذَلِكَ فِيمَا أَعُوذُ لَيْسَ أَمْرِي وَلَا أَمْرُهُمْ (رَوَاهُ رِزِّين)

۴۰۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِّيُّ الْخَلْقِ أَحَبُّبُ إِلَيْنَا مَثَلَنَا قَالُوا الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا فَالْيَتِيمُونَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَرَى الْوَرَى عَلَيْهِمْ قَالُوا لَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ قَالُوا بَيْنَ أَكْثَرِهِمْ قَالَ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّبَ الْخَلْقِ إِلَيْنَا مَا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي يَحِبُّونَ مَنْ صَحَّفَ فِيهِمَا رِكَابَ يَتِيمَيْنِ مَثَلًا فِيمَا -

۴۰۲۷ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ الْعَلَاءِ وَالْحَصَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرٍ وَبِهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَعَارَفُونَ آمَلُ الْوَعْدِ - (رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ)

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غرض میری اُس کے لیے جس نے مجھے دیکھا اُفصاتِ دفعہ غرض میری اُس کے لیے جس نے مجھے نہیں دیکھا اُفصاتِ دفعہ بیان لایا (احمد) ابن حجر مزیہ بیان ہے کہ میں حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ میری حالت یہ ہے کہ مجھ سے ایسی حدیث بیان کیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ میں تمہیں ایک نئی حدیث حدیث سناتا ہوں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیان کیا کہنا ناگیا اور ہم اسے ساتھ حضرت ابی بن کعبہ بن الجراح بھی تھے۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بہتر ہو سکتا ہے جبکہ ہم مسلمان ہوئے اور آپ کی میت میں چھپا دیا؟ فرمایا: ہاں وہ لوگ جو میرے بعد ہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ روایت کیا اسے احمد اور دارمی نے رزین نے اسے سے قال یا رسول اللہ! آحادِ خیر قریباً سے آخر تک حضرت ابی بن کعبہ سے روایت کیا۔ معاویہ بن قرق نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام والے گنجل جائیں گے تو تم میں بھائی نہیں رہے گی اور ہمیشہ میری امت کے ایک گروہ کی مدد کی جاتی ہے گی۔ انھیں رُسوا کر کے والا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا یہاں تک کہ قریب تمام ہو جائے گی۔ ابن ابی شیبہ نے کہا کہ اُن سے مراد متحدہ شیعہ ہیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بلیک اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چک سے درگزر فرمادی ہے اور فرمایا اُن سے زبردستی کر دیا جائے ابن ابی شیبہ ہمز بن حکیم، اُن کے والد ماجد، اُن کے حیدر مسجد سے ارشاد فرمائی کہ تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے (۱۱: ۳) کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم ستر اُمتوں کو پرلاگتے ہو۔ تم اُن میں بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ستر ہو۔ (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی) اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

۴۰۲۸. وَعَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِمَنْزِلٍ يُقَالُ لَهُ مَرْثَدَةُ وَكَانَ فِيهِ سَبْعَةُ مَرَاتٍ لِمَنْ لَمْ يَزِدْ فِي دَامَتِ بِي. (رواه أحمد)

۴۰۲۹. وَعَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا كَانَ حَدِيثًا حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا سَبْعَةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَمْرُاهُ كَلَّمْتُ خَدِيجَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نَسَبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهَذَا حَدِيثٌ مِنْكَ أَمْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِ كَلَّمْتُ يَوْمَئِذٍ فِي ذَلِكَ يَوْمٍ (رواه أحمد) وَاللَّيْثُ بْنُ دُرْدَيْ نَزَّيْنِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ خَدِيجَةً لَكُنْتُ لِي الْخَيْرُ.

۴۰۳۰. وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا قَدْ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مُتَصَرِّفِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ خَدَا كَلَّمْتُ حَتَّى تَقُومَ لَلْعَلَّةُ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ هُوَ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. (رواه الرَّمْضِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ)

۴۰۳۱. وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَرَعَنَ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ. (رواه ابن ماجہ وَالنَّبَیْیُ)

۴۰۳۲. وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى كَلَّمْتُ خَدِيجَةً لَعَمْرُاهُ لَلْعَلَّةُ قَالَ أَنْتُمْ تَبْتَغُونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَدِيجُهَا وَأَكْبَرُهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى. (رواه الرَّمْضِيُّ وَابْنُ مَرْثَدَةَ وَاللَّيْثُ بْنُ دُرْدَيْ وَقَالَ الرَّمْضِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ)

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ الْكَاتِبِ الْيَشْكُرُ (عليه السلام)

آسماء الرجال

اردو

WWW.NAFSEISLAM.COM

وضاحت

حمد و صلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اسماء الرجال کی اس فہرست کو صاحب مشکوٰۃ نے دو ابواب پر تقسیم کیا ہے۔ دوسرے باب میں ائمہ اہل بیت کا ذکر ہے جبکہ پہلے باب میں جہاں روایت کرنے والے صحابہ و صحابیات اور تابعین کا ذکر ہے وہاں ان لوگوں کے مختصر حالات بھی پیش کئے ہیں جن کا مشکوٰۃ شریف میں کسی جگہ ذکر آیا ہے۔ قارئین کرام اس فہرست کو اصل سے کچھ مختلف پائیں گے۔ فرق حسب ذیل امور میں نظر آئے گا:-

۱۔ امام ولید الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۳ھ) نے اسود عسی، اُمیہ بن خلف، اکیدہ دومرہ اور ابن حنیفہ وغیرہ کا قول کا ذکر بھی صحابہ و تابعین کی سرخیوں کے تحت کیا ہے۔ جبکہ راقم الحروف نے ان لوگوں کا ذکر تابعین کے بعد کفار کی سرخی قائم کر کے کیا ہے۔

۲۔ اختر نے اصل ترتیب کے تسامحات کو دور کرنے کی کوشش بھی کی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے ہونا چاہیے اور حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی پہلے ہونا چاہیے۔ قَسْ عَلٰی هٰذَا۔

۳۔ اصل فہرست میں صحابہ کے بعد تابعین اور پھر صحابیات کا ذکر ہے لیکن اس ناچیز نے صحابہ کے بعد صحابیات اور پھر تابعین کا ذکر کیا ہے۔ یہ جہاں بعض شرف صحابیت کی عظمت کے پیش نظر کی ہے ورنہ بزرگوں کے اتباع سے انحراف کی مجال نہ تھا۔ نیز میرے اندر یہ طاقت نہیں ہے کہ حضرات اصحاب المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سیدہ فاطمہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی ہستیوں سے پہلے ان بزرگوں کے نام کھوں جنہوں نے صحابہ کرام کی خدمت کر کے مقام و منصب پایا تھا۔

۴۔ عربی تذکرہ کو اردو کا لباس پہناتے ہوئے لفظی کے بجائے با محاورہ آرزو ترجمے کو اپنا پایا ہے اور کسی بزرگ کے ترجمے میں اگر اپنی جانب سے کوئی اضافہ ناگزیر سمجھا تو اسے قوسین میں رکھا ہے تاکہ اسے اصل کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَثَبَّ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ الشَّكُوبُ الرَّحِيمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدَتِنَایْ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

گلدستے و باب اولیاء و سائر شہداء و جہاں پوری عظیمی علی عنہ
لا ہو چھاؤں



باب اول

الف ————— صحابہ

۱۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اسم گرامی حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ ان کی ولادت قنوج میں ہوئی۔ سولہ یا اٹھارہ ماہ کی عمر یا کر جنت الفردوس کو مدھار سے اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ حضرت ماریہ قبطیہ کو شاہ منقوس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کیا تھا۔

۲۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کے والد کا نام کعب اکبر ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ بارگاہ رسالت میں کاتب وحی کے منصب پر فائز تھے۔ یہ اُن چھ خوش قسمت افراد میں سے ایک تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات مبارکہ میں حفظ قرآن مجید کی سعادت حاصل کر لی تھی۔ اور متاثر قاری شمار ہوتے تھے نیز اُن فقہائے صحابہ میں ان کا شمار ہوتا تھا جو بعد رسالت میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔ سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابو الکعب رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انھیں ابو طفیل کہا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں سید الانصار کا لقب دیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سید المسلمین کا۔ آپ سے روایت کرنے بہت سے حضرات ہیں۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تراویح کا باقاعدہ اور باجماعت انتظام کیا تو لوگوں کی اہمیت کے فرائض حضرت ابی بن کعب ہی کے سپرد کیے گئے تھے۔ ابی میں الف مضموم آباد مفتوح اور یاد مشدوب ہے۔

۳۔ حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | والد کا نام حمال تھا۔ قبیلہ سبأ سے تعلق اور وطن مالوف ماریہ تھا۔ ایک وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر فیض اور صحبت نبوی سے مشرف ہوئے تھے۔ حمال میں حام مفتوح اور میم مشدوب ہے۔ ماریہ میں میم مفتوح اور راء مکسور ہے۔ یہ یقینی ملک تین میں صفاء شمر کے قریب واقع ہے۔ سبأ میں سین اور باد و نول مفتوح ہیں۔

۴۔ حضرت ابو الازہر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں خالد بن معدان اور جابر بن عبد اللہ شامل ہیں۔ شامی محدثین میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۵۔ حضرت ابی اللحم خلف بن عبد الملک رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا قبیلہ غفار سے تعلق تھا۔ بعض نے ان کا اسم گرامی عبد اللہ اور بعض نے حویرث لکھا ہے

لیکن مشہور آبی اللحم کے لقب سے ہوئے۔ بعض نے اس لقب کی وجہ تسمیہ یہ بتائی ہے کہ یہ گوشت بالکل نہیں کھایا کرتے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ دورِ اسلام سے پہلے بھی اُس جانور کا گوشت نہیں کھاتے تھے جو کتوں پر چڑھایا گیا یا اُن کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ غزوہٴ خنین کے روزِ جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرت عتیران کے آزاد کردہ اُن سے روایت کرتے ہیں۔ لفظ آبی میں ہمزہ پر مد یا مکسور اور یا د ساکن ہے۔ سین اور باد دونوں مفتوح ہیں۔

۷۔ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما | والدہ ماجدہ کا نام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور والدہ ماجدہ کا حضرت برکہ تھا جو اُمّ الیمین کے لقب سے مشہور تھیں۔

انہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اس محترم نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی گود میں کھلایا تھا۔ دراصل یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تحت جگہ تھے را آزاد کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زید کو منہ بولا بیٹا بنا لیا تھا اور اُن پر آپ انتہائی شفقت فرماتے تھے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب اور محبوب زادہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت باختلاف روایات اُن کی عمر اٹھارہ یا بیس سال تھی۔ انہوں نے ام القریٰ وادی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد اسی جگہ وفات پائی۔ بعض محدثین نے اُن کا سن وفات ۳۵ھ بھی بتایا ہے جس کی حافظ ابن عبد البر نے بھی تائید کی ہے۔ بہت سے حضرات نے اُن سے روایت حدیث کی ہے۔ اُسامہ میں ہمزہ مقصور، سین اور میم دونوں مفتوح ہیں۔

۸۔ حضرت اُسامہ بن شریک دنیائی ثعلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اُن کا تعلق بنو ثعلبہ سے تھا۔ اُن کی روایت کردہ احادیث زیادہ تر اہل کوفہ میں پھیلیں۔

کئی محدثین میں اُن کا شمار ہوتا۔ اُن سے روایت کرنے والوں میں زیادہ بن علاقہ بھی ہیں۔
۸۔ حضرت ابو اسریل رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اُن کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تمدانی تھی کہ ایسا روزہ رکھیں گے کہ حالتِ صوم میں نہ کسی سے کلام کریں گے، نہ سائے میں بیٹھیں گے بلکہ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن سے کہو کہ روزہ جاری رکھیں لیکن سائے میں بیٹھیں اور لوگوں سے گفتگو کریں۔ اُن سے حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے صحابہ کرام نے روایت کی ہے۔

۹۔ حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ | اُن کی کنیت ابو رافع ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کی نسبت کنیت کے ذریعے زیادہ مشہور ہوئے لہذا اُن کا تذکرہ حروفِ دار کے تحت تفصیلاً آئے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ تعالیٰ۔

۱۰۔ حضرت اسمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | زمرہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اُن کے والد کا نام مضر بن ہے۔ یہ بصرہ کے اعرابیوں سے تھے۔ مضر بن میں میم مقصور، ضاد مفتوح اور لام

مشدود مکسور ہے۔

۱۱۔ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کے والد کا نام مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی ہے۔ یہ تمام غزوات میں مسلمانوں کے ساتھ شریک رہے۔ نام کی نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے روایت کئے گئے واول کی تعداد دہشت زیادہ ہے۔ انھیں سال کی عمر پانچ سو میں وفات پائی۔ بدری صحابہ میں سے سب سے آخر میں وفات پائے والے یہی بزرگ ہیں۔ اسید میں ہمزہ مضموم، سین مفتوح اور یاء ووال دونوں ساکن ہیں۔

۱۲۔ حضرت اسید بن جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو بیت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر بارگاہ ہوئے تھے۔ اُس ذات یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو لوگوں تک پہنچانے پر مامور فرمائے گئے تھے۔ دونوں عقبوں کے درمیان ایک سال کی مدت کا فاصلہ تھا۔ یہ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے سنہ ۱۱ میں وفات پائی اور جنت البقیع کے اندر دفن کیے گئے۔ اسید میں ہمزہ مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۱۳۔ حضرت اشج رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اصلی نام منذر ہے۔ العائدہ العصری العیدی کے بیٹے اور اپنی قوم کے سردار تھے۔ اپنی قوم کو اسلام کی جانب متوجہ کرنے میں قابلِ تعریف کردار ادا کیا۔ وقیعہ بن قیس کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اعراب میں ان کا شمار ہوتا تھا صحابہ کرام میں کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا باب الحمد والثناء میں ذکر آیا ہے۔ العصری میں سین مفتوح، صاد مملہ مفتوح اور راء مملہ ہے۔

۱۴۔ حضرت اشعث بن قیس کنذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو محمد اور والد کا نام معدیکہ ہے۔ اپنے قبیلے کا وفد قائم کی حیثیت میں لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ یہ نہ کہ قبیلے کے معززین ہیں ان کا شمار تھا لہذا اسلام قبول کر لینے پر بھی انھیں اعزاز حاصل رہا۔ وصال نبوی کے بعد یہ اسلام سے پھر گئے تھے لیکن دوبارہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ آخر کار کوفہ میں سکونت اختیار کر لی اور سنہ ۱۱ میں وفات پائی۔ ان کی نماز جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے پڑھائی تھی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۔ حضرت اشیم ضیابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا ذکر باب الغرائض کی حدیث صحاح میں ہے۔

۱۶۔ حضرت انقرمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ منزی کے بیٹے اور صحابی ہیں۔ اہل کوفہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور معاویہ بن قرقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ انقر میں ہمزہ مفتوح، غین مفتوح اور راء مشدود ہے۔

۱۷۔ حضرت افلح رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام تھے اور بعض نے کہا ہے کہ

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے۔ ان سے حبیب ثقی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۸۔ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ بڑے قسم سے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اپنی قوم کے وفد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ مولفہ القلوب میں شمار کیے

گئے۔ دور جاہلیت اور عبد اسلام دونوں زمانوں میں یہ معززین میں شمار ہوتے رہے۔ خلافت عثمانی میں عبد اللہ بن عامر نے انھیں اُس لشکر کا امیر مقرر کیا جو خراسان کی صوم پر روانہ کیا گیا تھا۔ جو زحمان کے اندر یہ لشکر سمیت مبتلائے مصائب و آلام ہو گئے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے۔

۱۹۔ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اصل نام حُذَیّ اور والد کا عجلان تھا۔ مصر میں اقامت گزیں ہو گئے تھے۔ شام کے اکثر محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کا شمار کثیر الروایت صحابیوں میں ہوتا ہے۔ سترہ میں شام کے اندر ہی وفات پائی۔ شام کے اندر وفات پانے والے یہ آخری صحابی تھے۔ بعض کے نزدیک شام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت عبد اللہ بن بشر ہیں۔ حُذَیّ میں صادر پر صند، دال سہلہ مفتوح اور یا مشدود ہے۔

۲۰۔ حضرت ابوامامہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا اہم گرامی سعد اور کنیت ابوامامہ ہے۔ حضرت سہل بن خنیف انصاری اُوسی کے بیٹے تھے۔ یہ نام کی نسبت کنیت

سے زیادہ مشہور ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے دو سال پہلے سترہ میں پیدا ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام اور کنیت ان کے نانا جان حضرت سعد بن زہرہ کے نام اور کنیت پر تجویز فرمائی۔ کم عمری کے باعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سُن سکے۔ اسی لیے بعض حضرات نے ان کا ذکر تابعین میں کیا ہے۔ ابن عبد البر نے انھیں صحابی ثابت کر کے مدینہ منورہ کے اجدہ تابعین میں ان کو شمار کیا ہے۔ اپنے والد ماجد اور حضرت ابو سعید و عمرؓ سے انھوں نے روایت کی اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۹۲ سال کی عمر میں سترہ کے اندر وفات پائی۔

۲۱۔ حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا شمار حجازی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ابو مزہر نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۲۔ حضرت امیہ مخش رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ خزاعی ازوی ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے طہام کے بارے میں حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے مخش بن عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں۔ مخش میں ہم مفتوح، خاء ساکن، شین کشور اور یا مشدود ہے۔

۲۳۔ حضرت امیہ بن صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ امیہ بن خلف بھی کہلاتے تھے۔ اپنے والد ماجد حضرت صفوان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بھتیجے عمرو نے عاریت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۲۴۔ حضرت انس بن مالک بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اہم گرامی

حضرت اُمّ سلیم بنت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص خادمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں سیلوہ گری ہوئی تو ان کی عمر دس سال تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں انھیں بصرہ کے اندر تبلیغ اسلام پر مامور فرمایا تو وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اسی سرزمین میں ۹۱ ہجری کے اندر وصال فرمایا۔ بصرہ کے اندر فوت ہونے والے یہ آخری صحابی ہیں۔ اس حساب سے ان کی عمر ایک سو تین سال ہوئی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ انھوں نے تین سو سال کی عمر پائی۔ حافظ ابن عبد البر نے اسی قول کی تصحیح کی ہے۔ زندگی میں ہی ان کی اولاد کی تعداد ستر تک پہنچ گئی تھی۔ بعض نے انھی کو کہا ہے یعنی انھیں ستر لڑکے اور ڈھولکیاں۔ ان سے کہتے ہی صحابہ کرام و تابعین عظام نے روایت کی ہے۔

۲۵۔ حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کی کنیت ابو کعب تھی۔ ان کا اہم گرامی اُس حدیث کی سند میں آتا ہے جو مسافر، عامل اور مرضیہ کے روزے کے بارے میں ہے انہوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابن قلاب نے روایت کی ہے۔

۲۶۔ حضرت انس بن ابومرشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ابومرشد کا نام کنان بن حصین یا آئیس تھا۔ ابن عبد البر نے کہا کہ دوسرا قول زیادہ مشہور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آئیس ہیں جو حج مکہ اور غزوہ تحنین میں شریک تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ وہی آئیس ہیں جس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے آئیس! صبح اُس عورت کے پاس جاتا۔ اگر وہ نہ تارکا اقرار کرے تو اُسے سنگسار کر دینا ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے آئیس ہیں۔ انھوں نے ستر ہجری میں وفات پائی۔ یہ ایسے خوش نصیب تھے کہ ان کے بھائی، والد محترم اور داماد جان کو بھی صحابیت کا شرف حاصل ہوا۔ بسل بن عطلہ اور حکم بن سعد نے ان سے روایت کی ہے۔ کنان زمین کا مفتوح، لون مشرق اور دار مجسمہ ہے۔

۲۷۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ انصار کے قبیلہ خزرج سے تھے۔ مشہور صحابی اور خادم رسول یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا تھے۔ یہ غزوہ اُحد میں تلواریں نیرے اور برچی کے تیس سے زیادہ زخم کھا کر شہید ہوئے۔ یہ آیت :-

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا
عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ - - -

ان کے حق میں ہی نازل ہوئی تھی۔

۲۸۔ حضرت انجشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ کلمے رنگ کے غلام اور نہایت خوش الحان تھے۔ سفر میں اونٹوں کو چلاتے وقت حدی خوانی کیا کرتے تھے۔ ان سے حضرت ابوطالب اور حضرت انس بن مالک نے روایت کی ہے۔ ایک سفر کے دوران یہ اپنے مخصوص انداز میں حدی خوانی کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا :- روید ایا انجشہ دفعتاً بالقواریر۔ اے انجشہ! کچی شیشیوں پر مہربانی کرتے ہوئے آہستہ۔ انجشہ میں ہنر مفتوح، لون ساکن، جیم مفتوح اور شین مجسمہ ہے۔

۲۹۔ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ :- یہ ثقفی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام اوس بن

ابو اؤس ہے۔ ان سے ابو الاشعث سماعی اور ان کے صاحبزادے عمرو بن اؤس نے روایت کی ہے۔
۳۰۔ حضرت ایاس بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا تعلق قبیلہ لیث سے تھا۔ بدری صحابی ہیں۔ تمام غزوات میں شریک ہوتے رہے۔ دار ارقم میں اسلام لائے تھے۔ ستر گھڑوں میں وفات پائی تھی۔

۳۱۔ حضرت ایاس بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | امام بخاری کے نزدیک ان کا شرف صحابیت سے مشرف ہونا ثابت نہیں ہے۔ عمرو بنوں کے ہارسے میں ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۲۔ حضرت ایقح بن ناکور رضی اللہ تعالیٰ عنہ | یہ یمن کے رہنے والے اور نودی الکلاخ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی قوم کے با اثر سردار تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے نادر مبارک بھیجا تھا کہ اسود منسی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے میں لشکر اسلام کی مدد کی جائے۔ ستر گھڑوں میں جنگ صفین کے اندر آتش تھقی کے ہاتھوں زخمی ہو کر جاں بحق ہوئے۔

۳۳۔ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ | ان کا ام گرامی خالد بن زید ہے۔ انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ تمام جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے۔ رشتہ میں قسطنطنیہ (استنبول) کے اندر اسلامی افواج کی حفاظت کرتے ہوئے وفات پائی اور اس وقت زید بن مسعود کے ساتھ تھے جبکہ ان کے والد عمر قسطنطنیہ میں مصروف جہاد تھے۔ جب یہ راستے میں شدید بیمار ہو گئے تو اپنے ساتھیوں کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میری لاش اپنے ساتھ ہی لے جانا اور جب دشمن سے قتل یا مقابلہ ہو تو مجھے اپنے قدموں میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصیت کے مطابق انھیں قسطنطنیہ کی فیصل کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ ان کی قبر وہاں مرجع خلائق ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور ان کے ویسے سے لوگ شفا پاتے اور مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ قسطنطنیہ میں قاتل مہنوم، سین ساکن، پہلی طاو مہنوم، دوسری مکسورہ اور اس کے بعد یام ساکنہ ہے۔ امام نودی فرماتے ہیں کہ ان حروف کو ہم نے اسی طرح منقبط کیا ہے۔ قاضی عیاض مغربی نے مشارقی میں کتنے ہی حضرات سے نقل کیا ہے کہ اس میں دوسرے نون کے بعد یام مشدود ہے۔

صحابیات

۳۴۔ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ حضرت ابوبکر صدیق کی بڑی صاحبزادی اور زوجات النظارین کے لقب سے مشہور تھیں جس کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کی شب انھوں نے اپنے پیٹکے کے دو حصے کر کے ایک سے توشہ دان اور دوسرے سے مشکبہ باندھ دیا تھا۔ بعض کے نزدیک دوسرے حصے کو خود استعمال کیا تھا۔ یہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی بہن اور عمر میں ان سے دس سال بڑی تھیں۔ ان کا شمار سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں ہے۔ ایک قول کے مطابق ان سے پہلے صرف سترہ

افراد مسلمان ہوتے تھے۔ یہ حضرت زبیر بن العوام کے حوالہ مقدسین دہر عشرہ مبشرہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھوپتی زاد تھے، ان کی اولاد میں حضرت عبداللہ بن زبیر سب سے مشہور ہیں جو مدینہ منورہ پہنچنے پر مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والے سب سے پہلے بچے تھے، بسکہ ہمیں جب حضرت عبداللہ بن زبیر کی لاش کو سولی سے اتار کر دفن کیا گیا تو اس واقعہ کے دس یا بیس روز بعد سو سال کی عمر میں حضرت اسماء کا وصال ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۳۵۔ حضرت اسماء بنت عکس رضی اللہ تعالیٰ عنہا | انھوں نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں ان کے بطن سے محمد یا عبداللہ اور یحییٰ دو صاحبزادے پیدا ہوئے۔ جب حضرت جعفر طیار شہید ہو گئے تو انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق سے نکاح کر لیا، جن سے محمد بن ابوبکر پیدا ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد یہ حضرت علی المرتضیٰ کے نکاح میں آئیں جن سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ یہ حضرت ابوبکر اور حضرت علی کے خوشگوار تعلقات اور شیرازہ شکر ہونے کی روشن مثال ہیں اور ان کے صاحبزادے محمد بن ابوبکر کی پرورش بھی حضرت علی کے گھر میں ہوئی۔ ان سے کتنے ہی جلیل القدر صحابہ نے روایت کی ہے۔ عکس میں عین مضمون، نیم مفتوح اور بادساکن ہے۔

۳۶۔ حضرت امامہ بنت العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سب سے بڑی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ حضرت فاطمہ نے ان سے نکاح کرنے کی حضرت علی کو وصیت کی تھی۔ حضرت علی سے ان کا نکاح حضرت زبیر نے کیا تھا کیونکہ ان کے والد ماجد نے حضرت زبیر کو وصیت کی تھی۔

۳۷۔ حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ رقیقہ بنت خویلد کی بیٹی تھیں جو ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد کی بہن تھیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ رقیقہ میں دونوں قاف مفتوح ہیں۔

۳۸۔ حضرت انیسہ بنت شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہا | یہ انصار یہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے چھ بچے شعیب بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انیسہ بھی شعیب کی طرح تفسیر کا حنیفہ ہے۔

تالبعین

۳۹۔ آیہ بن عثمان | یہ آیہ بن عثمان بن عفان قرشی ہیں۔ تالبعین سے ہیں اور محدثین مدینہ میں شمار ہوتے تھے۔ اپنے والد ماجد اور دیگر اصحاب سے روایات کرتے تھے۔ ان کی بکثرت روایات موجود ہیں۔ ان سے آٹھ شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبدالمکک کے دور اقتدار میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

آکان میں ہمزہ مفتوح ہے جبکہ باور تشدید نہیں ہے۔

۳۰۔ **ابراہیم بن اسمعیل** یہ اشہلی تھے۔ انھوں نے حضرت موسیٰ بن عقبہ اور دیگر بہت سے حضرات سے روایت کی ہے۔ ان سے قصبی اور دیگر کثرت ہی لوگوں نے روایت کی ہے۔ کثرت سے روزے رکھتے اور نوافل پڑھا کرتے تھے۔ دارقطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔ انھوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

۳۱۔ **ابراہیم بن عبدالرحمن** یہ زہری قرشی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابواسحاق ہے۔ گروہ میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیے گئے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سُنیں۔ ان کا شاہ زہری اور ان کے صاحبزادے سعد بن ابراہیم نے ان سے روایت کی ہے۔ ۵۰ سال کی عمر گزار کر سلسلہ میں وفات پائی۔

۳۲۔ **ابراہیم بن فضل** یہ مخزومی تھے۔ انھوں نے معتز بن وہب سے روایت کی ہے اور وکیع وابن خیر و غیرہ ان سے روایت کرتے تھے۔ بعض نے انھیں ضعیف کہا ہے۔

۳۳۔ **ابراہیم بن میسرہ** یہ ابراہیم بن میسرہ طائفی ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایات اہل مکہ میں مشہور تھیں۔ ثقہ ہیں اور صحیح احادیث روایت کیا کرتے تھے۔

۳۴۔ **ابو ابراہیم اشہلی** یہ انصاری تھے لیکن ان کے زیادہ حالات معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے والد ماجد سے احادیث سُننا کرتے اور ان سے کچھ بھی بن کثیر نے روایت کی ہے۔ یہ معلومات امام مسلم کی کتاب الکئی سے پیش کی گئیں ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد بن اسمعیل بخاری سے ان کے والد ماجد کا نام دریافت کیا جو صحابی تھے تو اس سلسلے میں انھیں بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

۳۵۔ **ابو الاحوص** ان کا نام عوف اور مالک بن فضالہ کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے اپنے والد ماجد نیز حضرت ابن مسعود و حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری، ابواسحاق اور عطاء بن الساجی نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۶۔ **الاحوص** یہ الاحوص بن الجواب القصبی ہیں۔ ان کی کنیت ابوالجواب ہے۔ اہل کوفہ سے تھے۔ ان سے علی بن المدینی نے روایت کی ہے۔ سلسلہ میں وفات پائی۔ الجواب میں جم مفتوح اور واؤ مشدود ہے۔

۳۷۔ **ابو الاحوص** یہ ابو الاحوص سلام بن سلیم اور حافظ الحدیث تھے۔ آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کیا کرتے اور ان سے مسدد اور ہشام نے روایت کی ہے۔ قرطبہ چار ہزار احادیث ان سے مروی ہیں۔ حافظ ابن سعید نے انھیں یکتہ اور معتبر کہا ہے۔ انھوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

۳۸۔ **ارزق بن قیس** یہ قیس حارثی کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ والد محترم کی کنیت ابو ہریرہ تھی جو مشہور صحابی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد ماجد، حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۳۹۔ **اسحاق بن عبداللہ انصاری** یہ تابعین مدینہ سے اور ثقہ بزرگ تھے۔ واقفی کا بیان ہے کہ امام مالک

کے نزدیک کسی مدنی تابعی کو علم حدیث میں ان پر فوقیت نہیں تھی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو مرثد سے احادیث سنیں جبکہ ان سے یحییٰ بن کثیر، امام مالک اور ہمام نے روایت کی۔ باب الاتفاق میں ان کا ذکر ہے۔ انہوں نے ۳۲۲ھ میں وفات پائی۔

۵۰۔ اسحاق بن راسم یہ ابراہیم بن یحییٰ بن کنینہ ابو یعقوب تھے اور ابن طاہر کے نام سے مشہور ہوئے علم حدیث میں نہایت بلند پایہ تھے اور ارکان مسلمین میں شمار کیے گئے ہیں۔ حدیث وفقہ کے جامع نیز اتفاق و صدق اور ہر دور کی مشہور ہوتی تصویر تھے طلب علم میں خراسان، عراق، حجاز، یمن اور شام کے شہروں میں دیوانہ وار پھرتے رہے اور آخر کار نیشاپور میں سکونت پذیر ہو گئے۔ ۳۷۷ سال کی عمر پاکر نیشاپور کے اندر ہی ۳۷۷ھ میں ان ہمارے فانی کو خیر باد کہا۔ ان کے علمی و عملی فضائل و کمالات کا احاطہ کر لینا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ، وکیع اور دیگر کتنے اہل آثار حدیث سے احادیث سنیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر کتنے ہی آثار حدیث نے روایت کی ہے۔

۵۱۔ ابواسحاق السبئی یہ ابواسحاق عمرو بن عبد اللہ السبئی ہیں جو ہمدانی کوئی تھے۔ انہوں نے حضرت علی، حضرت ابن عباس اور دیگر کتنے ہی صحابہ کرام کی زیارت کا شرف پایا۔ انہوں نے حضرت ہارون بن عازب اور حضرت زید بن ارقم سے احادیث سنیں جبکہ ان سے اعش، شعبہ اور سفیان ثوری نے روایت کی۔ یہ مشہور دیار و اصحاب اور کثیر الروایت تابعی تھے۔ خلافت عثمانی کے دو سال گزرتے بہان کی ولادت ہوئی اور ۱۲۷ھ میں وفات پائی۔ سبئی میں سین مفتوح اور باء مکسور ہے۔

۵۲۔ ابواسحاق موسیٰ یہ موسیٰ انفاری کے صاحبزادے اور عین سورہ کے رہنے والے تھے لیکن کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ بغداد میں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے سنی ہوئی حدیثیں بیان کیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ وغیرہم نے ان سے روایت کی ہے حدیث کے متعلق ان پر بڑا اعتماد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے ۳۳۲ھ میں وفات پائی۔

۵۳۔ ابواسحاق اسلم ان کا نام اسماعیل اور کنیت ابواسحاق تھی۔ یہ خلیفۃ الملائک کے صاحبزادے تھے بحکم و غیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو نعیم اور اسید بن الحجاج وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ضعیف روایت ہیں۔ انہوں نے ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

۵۴۔ اسلم ان کی کنیت ابو خالد ہے اور یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ حضرت عمر نے ۳۷ھ میں انہیں مکہ مکرمہ سے خرید لیا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر سے احادیث سنیں اور ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مروان کے دور اقتدار کے اندر انہوں نے ایک سو چودہ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۵۵۔ اسود یہ اسود بن ہلال محارب ہیں۔ یہ حضرت عمرو بن معاذ اور حضرت ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۳۳۷ھ میں اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف

روایت ہوئے۔

۵۶۔ **احمرج** | ان کا نام عبدالرحمن بن ہریرہ ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے اور بنی ہاشم کے آزاد کردہ تھے۔ تابعین میں سے مشہور اور ثقہ بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرنے میں خاص شہرت رکھتے تھے۔ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔ اسناد پر یہ کے اندر سند میں وفات پائی۔

۵۷۔ **اعمش** | ان کا نام سلیمان بن مران کاہل اسدی ہے کیونکہ بنی کاہل کے آزاد کردہ تھے اور بنی کاہل ایک شاخ ہے بنی اسد خزیمہ کی۔ یہ کوسے کے اندر سند میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے کوفہ لائے گئے تو بنی کاہل کے ایک شخص نے انھیں خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ حدیث و قرأت کے جلیل القدر عالم اور مشہور بزرگوں سے ہیں۔ ان پر اہل کوفہ کی اکثر روایات کا دار و مدار ہے۔ بہت سے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ علم و فضل کا یہ آفتاب سند میں غروب ہوا۔

۵۸۔ **امیر بن عبد اللہ** | یہ عبداللہ بن خالد بن اسید کی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری وغیرہ نے روایت کی ہے اور والی خراسان تھے۔ سند میں وفات پائی۔

۵۹۔ **اویس قرنی** | یہ اویس بن عامر ہیں۔ کنیت ابو عمرو تھی اور قرن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے نبی اکرمؐ کے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقدس زمانہ پایا لیکن بالمشافہ زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ بارگاہ رسالت سے ان کے مقبول بارگاہ الہیہ ہونے کی بشارت دی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام نے انھیں دیکھا تھا۔ یہ زہد اور مخلوق سے کنار کشی میں سخت کوشاں رہتے تھے۔ سند میں یہ جنگ صفین کے موقع پر گم ہو گئے یا شہادت پا گئے تھے۔

۶۰۔ **ایوب بن موسیٰ** | یہ عمرو بن سعید بن العاص اموی کے صاحبزادے تھے۔ انھوں نے عطاء المکمل اور ان کے ہم پلہ محدثین سے روایت کی ہے اور شبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار نامور نقباء میں ہوتا ہے۔ سند میں وفات پائی۔

۶۱۔ **ابو ایوب مرثیٰ غنکی** | یہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے۔ یہ معتبر اور ثقہ راوی شمار کئے گئے ہیں۔

کفار وغیرہ

۶۲۔ **ابی بن خلف** | یہ خلف بن وہب کا بیٹا اور امیہ بن خلف کا بھائی تھا۔ اپنی اسلام دشمنی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دلی بغض و عداوت رکھنے میں مشہور تھا۔ غزوہ اُحمد کے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں زخمی ہو کر واصل جہنم ہوا تھا جبکہ اس کا بھائی امیہ بن خلف اس سے پہلے غزوہ بدر کے روز ہی جہنم میں پہنچا دیا گیا تھا۔

۶۳۔ **اسود بن کعب غنسی** | اس کا نام جملہ غسی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے آخر میں اس بد بخت نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا اور آپ کے وصال سے پہلے ہی اسے واصل جہنم کر دیا گیا تھا۔ اس کو ٹھکانے لگانے والے حضرت فیروز دہلی اور حضرت قیس بن عبد یثوث تھے۔ فیروز اسے پکھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھے اور قیس نے تن سے سر جدا کر کے تیس دجا جلد میں سے اس ایک کا قصہ پاک کر دیا۔ باب الرویا میں اس مردود کا ذکر آیا ہے۔ غسی میں عین مفتوح اور نون ساکن ہے۔ جملہ میں عین مفتوح، باء ساکن اور باء مفتوح ہے۔

۶۴۔ **اکیدردوسہ** | یہ عبد الملک کے بیٹے اور صاحب دوسرا الجندل کے لقب سے مشہور تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دعوت اسلام دیتے ہوئے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تحائف بھیجے تھے۔ ان کا ذکر باب الجہیزہ میں آیا ہے۔ اکیدردوسہ کی تفسیر ہے۔ دوسرے دال پر فخر اور فخرہ دونوں درست ہیں۔ دوسرا ایک علاقے کا نام تھا جو شام اور حجاز کے درمیان واقع ہے۔

باء صحابہ کرام

۶۵۔ **حضرت ابوالبداح** | ان کے اصلی نام میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ان کا نام عاصم بن حدی ہے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حضرت عاصم بن حدی کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے ابوالبداح کے لقب سے ہی شہرت پائی جبکہ ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے جبکہ ان کے والد ماجد کا صحابی ہونا مسلم ہے۔ ابن عبد البر کے نزدیک یہی قول زیادہ صحیح ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ بداح میں باء مفتوح اور دال مشدود ہے۔ انھوں نے عمر عزیٰ کی ۸۴ منزلیں طے کرنے کے بعد ۸۵ھ میں وفات پائی۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے حدیثیں سُنیں اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے روایت کی۔

۶۶۔ **حضرت ابو بردہ** | ان کا اسم گرامی ہانی بن نیار ہے۔ یہ اُن مشہر حضرات میں شامل ہیں جو عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے۔ غزوہ بدر اور اُس کے بعد تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ یہ حضرت براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے اختلاف میں حضرت علی کے حامی رہے اور اُن کا ساتھ دیتے ہوئے وفات پائی۔ حضرت براء اور حضرت حبابہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ہانی میں نون مکسور ہے اور اسی طرح نیار میں بھی مکسور ہے۔

۶۷۔ **حضرت ابو ہریرہ** | یہ فضل بن عبید اسلمی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ عبد اللہ بن خطلہ کو قتل کرنے والے ہی بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال تک تمام غزوات میں شریک ہو کر آپ پر پروانہ وار شمار ہوتے رہے۔ حضور کے وصال کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے۔ خراسان میں جہاد کیا۔ انھوں نے عرب کے اندر ستھ میں وفات پائی۔

۶۸۔ **حضرت ابو بشیر** | یہ قیس بن عبید انصاری مازنی ہیں۔ ابن عبد البر نے انتیاب میں لکھا ہے کہ ان کا صحیح نام

معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ کسی قابل اعتماد شخص نے وثوق کے ساتھ ان کا نام نہیں بتایا۔ کتاب الکفی میں ابن مندو نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن نام نہیں لکھا۔ کہتے ہی حضرات نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ انھوں نے طویل عمر پائی اور یوم حرقہ کے بعد ان کا وصال ہوا تھا۔

۴۹۔ حضرت ابو بصیر یہ حمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ بصرہ میں باء مفتوح اور صاد ساکن ہے۔ حمیل اصل کی تفسیر ہے۔

۵۰۔ حضرت ابو بصیر یہ ابو بصیر غنیم بن اسید تھقی ہیں۔ ابتدائی زمانے میں ہی اسلام قبول کر بیٹے واسے صحابہ کرام میں سے ہیں۔ واقعہ حدیبیہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی وفات پا گئے تھے۔ اسید میں ہمزہ مفتوح اور سین مکسور ہے۔ حرف سین کے تحت بھی ان کا ذکر آئے گا۔

۵۱۔ حضرت ابو بکر صدیق ان کا اسم گرامی عبداللہ ہے۔ والد محترم حضرت عثمان ابو قحافہ تھے۔ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ ابو بکر بن ابو قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تميم بن مرہ۔ یوں ساتویں پشت میں ان کا نسب سرور کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔ زبان رستا سے انھیں شقیق کا لقب بھی ملا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: من ادا دان ينظر الى عتيق من النار فليمنظر الى ابني بکر۔ جو جنم سے آزاد شخص کو دیکھنا چاہے وہ ابو بکر کو دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اسلام سے پہلے اور بعد ہمیشہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ یار و غم خوار بن کر رہے اور سائے کی طرح کبھی ٹھکانہ نہ ہوئے۔ حضرت ابو بکر کا رنگ گورا سفید اور لاغر اندام تھے۔ خسارے اُبھر سے ہوئے نہ تھے۔ کیونکہ چہرے پر گوشت کم تھا۔ آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی نہ تھیں اور پیشانی انجھری ہوئی تھی۔ انگلیاں موٹی اور پر گوشت نہیں تھیں۔ ہنسی کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ پوری اُمت محمدیہ میں یہ سعادت صرف حضرت ابو بکر کے حصے میں ہی آئی کہ خود والدین کریمین ۱۶ ولادہ امجاد اور پوتے یعنی چار پشتیں شرف صحابیت سے مشرف ہوئیں۔ ان کی ولادت واقعہ قیل سے دو سال چار ماہ اور کچھ دن بعد ہوئی اور ۶۲ جمادی الاخریٰ ۳ھ میں منگل کی رات میں مغرب اور غشاء کے درمیان انھوں نے وفات پائی اور شیخ ہدایت کا یہ بے مثال پروانہ ہمیشہ کے لیے عظیم الشان شیخ رسالت کے پہلو میں دیدار یار کی خاطر حیرانتر استراحت ہو گیا۔ وصیت کے مطابق ان کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں غسل دیا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا دور خلافت صرف دو سال چار ماہ ہے۔ ان سے کہتے ہی اصحاب و تابعین نے روایت کی ہے جبکہ ان سے نسبتاً بہت کم حدیثیں مروی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ان کی ظاہری حیات کا عرصہ بہت مختصر و سہرور رہا۔

۵۲۔ حضرت ابو بکر یہ فیض بن حارث ہیں، ابو بکرہ ان کی کنیت ہے۔ شروع میں یہ حارث بن کلدہ تھقی کے غلام تھے۔ پھر اس نے انھیں اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ نام کی نسبت یہ کنیت کے

زور سے زیادہ مشہور ہیں۔ کنیت کی وجہ یہ ہے کہ محاصرہ طائف کے وقت یہ مکہ یعنی کنوئیں کی چرخی سے ٹک کر گود سے اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر دولت اسلام سے مشرف ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا اور ابو بکرہ کے نام سے پکارا جس کے باعث اصل نام پر یہ کنیت جنت سے گئی۔ ان کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ لوگوں یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ آخری عمر میں یہ پھر کے اندر سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہی وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ تفسیر میں لون مضموم اور فاء مفتوح ہے۔

۴۳۔ حضرت **بدیل بن ورقہ** یہ خراسانی اور قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی عبد اللہ اور سلمہ نے روایت کی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں ہی شہید ہو گئے تھے۔ ایک قول کے مطابق یہ جنگ صفین میں شہید ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جنگ صفین میں یہ اپنے صاحبزادے عبد اللہ کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ بدیل بدل کی تصغیر ہے۔

۴۴۔ حضرت **براء بن عازب** یہ ابو عامرہ انصاری حارثی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابو عمرو بھی تھی۔ کوفہ کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۳۲ھ میں انھوں نے رے فتح کیا۔ جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ٹوٹ کر ساتھ دیا۔ مصعب بن عمیر کے زمانہ میں ۳۵ھ کے اندر کوفہ میں وفات پائی۔ غزوہ بدر میں کم ہمتی کے باعث شریک نہیں کیے گئے تھے۔ پہلے پہل چورہ یا پندہ سال کی عمر میں غزوہ اُحمد کے اندر شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ غزوات وغیرہ کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ عمارہ میں عین مضموم ہے اور یم مشد نہیں ہے۔

۴۵۔ حضرت **بزیدہ بن حصیب اسلمی** انھوں نے غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اس میں شریک نہ ہو سکے۔ بیعت رضوان کرنے والوں میں شامل تھے۔ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے لیکن پھر بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے جہاں کرتے ہوئے خراسان میں پہنچے اور بزیدہ بن معاویہ کے دور اقتدار میں مرو کے مقام پر ۳۲ھ میں وفات پائی۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ حصیب صیب کی تصغیر ہے۔

۴۶۔ حضرت **بسر بن ابی اریطہ** ان کی کنیت ابو عبد الرحمن اور ان کے والد کا نام عمیر العامری القریشی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کم ہمتی کے باعث انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا لیکن اہل شام کے نزدیک ان کا سنا ثابت ہے۔ ماقدی کے قول کے مطابق یہ نجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دھماکے سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری عمر میں ان کا حافظہ درست نہیں رہا تھا۔ انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ عبد اللہ کے زمانے میں فوت ہوئے۔

۴۷۔ حضرت **ابن ابی بکر** یہاں بسر کے دونوں بیٹوں سے عطیہ اور عبد اللہ مراد ہیں۔ جن کا ذکر حرف عین کے تحت

آئے گا۔ کچھ راد رکھن کھانے سے متعلق ان دونوں بھائیوں سے ایک حدیث مروی ہے جس کی سند میں ان کے نام نہ کرے نہیں بلکہ صرف ابنا بسر کہا گیا ہے۔

۷۸۔ حضرت بشر بن معبد | ان کے والد عبداللہ بن خصاصہ کے نام سے مشہور تھے۔ خصاصہ ان کی والدہ کا لقب تھا جبکہ نام کبشہ تھا۔ حضرت بشر کا شمار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ حضرات یعنی موالی میں ہوتا ہے۔ یہ اہل بصرہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۷۹۔ حضرت بلال بن رباح | انھیں حضرت ابو بکر صدیق نے خرید کر آزاد کیا تھا۔ یہ شروع زمانے میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ یہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے مکہ مکرمہ میں اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔ غزوہ بدر سے لے کر تمام غزوات میں برابر شریک ہوتے رہے۔ آخر میں انھوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان کے والد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ دمشق کے اندر تقریباً ۱۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے اور وہاں باب الصغیر میں دفن کیے گئے۔ ایک قول کے مطابق حلب میں وفات پائی اور باب الاربعین میں دفن کیے گئے۔ صاحب کشف کے نزدیک پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھیں اسلام قبول کرنے کی بنا پر مشرکین مکہ نے درناک تکلیفیں دی تھیں۔ حضرت بلال کو اذیت پہنچانے اور مارنے پہنچنے میں اُمیہ بن خلف خود بھی شامل ہوا کرتا تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ بد بخت غزوہ بدر کے اندر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں ہی واصلِ جہنم ہوا تھا۔ حضرت جابر کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ کا کہنا تھا۔ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو آزاد کرنے والے بھی ہیں۔

۸۰۔ حضرت بلال بن حارث | یہ مزینی تھے۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تھے جبکہ اشعر کے رہنے والے تھے۔ بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مدینہ کا ہجوم ہی ہمارا ہے تھے۔ ان کے بیٹے حارث اور علقمہ بن ابی قحاص نے ان سے روایت کی ہے۔ عمرؓ عزیز کی اسٹیج منزلیں طے کر لینے کے بعد انھوں نے ستر حج میں وفات پائی۔

۸۱۔ حضرت البیاضی | بیاض بن عامر سے نسبت ہونے کے باعث البیاضی کہلاتے تھے جبکہ ان کا نام عبداللہ بن جابر انصاری ہے۔ یہ صحابی ہیں۔

صحابیات

۸۲۔ حضرت اُمّ بکیر | ان کا اسم گرامی خولہ ہے۔ یزید بن السنن انصاری کی بیٹی اور اسماء بنت بکرؓ کی بہن ہیں۔ ان کی کنیت نے نام سے زیادہ شہرت پائی۔ یہ ان خوش نصیب عورتوں سے ہیں جنھوں نے رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمن بن بکیر نے روایت کی ہے۔ بکیر کی تصغیر ہے۔

۸۳۔ حضرت بکیرہ | یہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ ہیں (احادیثِ مطہرہ کے مطابق ان کی آزادی سے شریعتِ مطہرہ کے کتنے ہی مسائل واضح ہوئے تھے)۔ انھوں نے حضرت عائشہ

- حضرت ابی عباس اور عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے۔ بڑی یہ میں باہر مفتوح اور سبلی راء مکسور ہے۔
- ۸۴۔ حضرت بصرہ | یہ قرشیہ اسدیہ ہیں۔ صفوان بن زعل کی صاحبزادی اور ورقہ بن زعل کی بھتیجی تھیں۔
- ۸۵۔ حضرت بنیہ | یہ فزارہ ہیں۔ اپنے والد ماجد سے احادیث روایت کرتی ہیں جو صحابی تھے۔ ان سے مروی حدیث صحیح کے متعلق ہے۔ بنیہ میں باہر مضموم، باہر مفتوح اور باہر ساکن ہے۔

تابعین

- ۸۶۔ ابو بردہ عامر | یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کے والد محترم حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ابو موسیٰ اشعری کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ یہ قاضی شریح کے بعد حدیث فقہ پر مامور کیے گئے لیکن کرنے کا گور نہ ہونے پر حجاج بن یوسف نے انھیں معزول کر دیا تھا۔
- ۸۷۔ ابو ابیہ | ان کا نام سعید بن فیروز ہے۔ ان سے مذہب بطل کے بارے میں ایک حدیث مروی ہے۔
- ۸۸۔ ابو بکر بن عیاش | یہ اسدی ہیں اور ان کا شمار حدیث بڑے علماء میں ہوتا ہے۔ ابو اسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے اور ان سے امام احمد اور ابن مسعود وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد کا قول ہے کہ یہ صدوق و ثقہ ہیں لیکن گاہے گاہے غلطی کر جاتے ہیں۔ عمر عزیز کی ۹۶ منزلیں طے کرنے کے بعد ۵۲ھ میں وفات پائی۔ عیاش میں باہر مشدود ہے۔
- ۸۹۔ ابو بکر بن عبد الرحمن | یہ مخزومی ہیں۔ ان کا نام ابو بکر ہے اور کنیت بھی مہی ہے۔ مشہور تابعی ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنی ہیں اور ان سے شبی و زہری نے روایت کی ہے۔
- ۹۰۔ ابو بکر بن عبداللہ بن زبیر | یہ نجدی اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ان کا ذکر حروف عین کے تحت آئے گا۔
- ۹۱۔ بجالہ بن عبدہ | یہ تمیمی ہیں۔ جزائیں معاویہ کے کاتب اور اصحاب بن قیس کی سے چلا تھے۔ ثقہ ہیں اور ابی بکر میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احادیث سنیں اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔ سند یہ کہ کثرہ میں زندہ تھے (معلوم نہیں وفات کس سن میں پائی)۔ بجالہ میں باہر مفتوح اور جیم مفتوح اور زاء ساکن ہے۔
- ۹۲۔ بسر بن محجن | یہ دثلی مجازی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے تھے۔ ابن مندہ نے انھیں صحابہ کرام میں شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ امام بخاری وغیرہ آئمہ حدیث نے انھیں تابعین میں شمار کیا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ زبیر بن سلم نے ان سے روایت کی ہے۔ محجن میں جیم مفتوح، حاء ساکن اور جیم مفتوح ہے۔ دثلی میں دال مکسور اور یاء ساکن ہے۔

۹۳۔ بشر بن ابی مسعود | یہ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عروہ بن زبیر، یونس بن میسرہ اور کتنے ہی حضرات نے روایت کی ہے۔

۹۴۔ بشر بن رافع | یہ یحییٰ بن کثیر اور دیگر کئی اہل علم حضرات سے روایت کرتے ہیں جیکہ ان سے عبدالرزاق اور دیگر لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل ان کی روایت کو ضعیف اور ایمن قوی قرار دیتے تھے۔

۹۵۔ بشر بن مروان | یہ مروان بن حکم اموی قرشی کے صاحبزادے اور عبدالملک کے بھائی ہیں۔ عبدالملک نے انھیں عراق کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کا ذکر خطبہ یوم جمعہ کے باب میں آیا ہے۔ بشر میں باء مکسور اور شین ساکن ہے۔

۹۶۔ بشیر بن مہیون | یہ اپنے چچا حضرت اسامہ بن اخیدری سے روایت کرتے تھے اور ان سے بشیر بن فضال وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حدیث روایت کرنے میں سچے مانے گئے ہیں۔

۹۷۔ بلال بن عبد اللہ | یہ حضرت عبداللہ بن عمر قرشی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صاحبزادے ہیں۔ روایت حدیث میں بڑے متانت اور سنجیدہ تھے۔

۹۸۔ بلال بن یسار | یہ یسار بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت یسار بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے جو حضرت زید بن ابی سلمہ کے والد ہیں وہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ ہیں۔ یہ اپنے والد محترم اور چچا ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن مہرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایتیں اہل بصرہ میں راجح تھیں۔

۹۹۔ بہز بن حکیم | یہ معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے متعلق اہل علم میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہ اپنے والد محترم اور چچا ماجد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ امام بخاری اور امام مسلم نے صحیحین میں ان کی کوئی روایت شامل نہیں کی۔ ابن عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں دیکھی جس کا انکار کیا جاسکے۔ حیدہ میں حاء مفتوح اور یاء ساکن ہے۔

تابعات

۱۰۰۔ بناتہ انصاریہ | یہ عبدالرحمن بن حبان کی آزاد کردہ ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتی ہیں اور ان سے ابن حجر مکی نے روایت کی ہے۔ جلال یمنی پانچویں والی حدیث ان سے ہی مروی ہے۔ حبان میں حاء مفتوح اور یاء مشدود ہے۔

تابع صحابہ کرام

۱۰۱۔ حضرت تمیم داری | یہ تمیم بن اوس الداری ہیں۔ پہلے نصرانی ہوتے تھے پھر ۳۰ھ میں اسلام قبول کر لیا۔

یہ کبھی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیا کرتے اور کبھی ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے ہوئے ساری رات گزار گزار دیا کرتے تھے۔ محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت یحییٰ داری رات کو بیدار نہ ہو سکے اور تنہا کی غائر نقصا ہو گئی۔ اس غفلت پر نفس کو یہ سزا دی کہ ایک سال تک رات کے وقت بالکل نہ سوئے اور ساری ساری رات فرائض پڑھنے میں گزارتے۔ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور باقی عمر وہیں گزار دی حالانکہ یہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے سب سے پہلے مسجد نبوی میں انھوں نے چڑھا لیا۔ دجال اور جتار کا واقعہ انھوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا تھا جس کو ان سے کہنے ہی حضرات نے روایت کیا ہے۔

تابعین

۱۰۲۔ ابو یحییٰ محمد تابعی ہیں اور ان کے چچا نے انھیں فروخت کر دیا تھا۔ کہتے ہیں صحابہ کرام سے یہ روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۹۵ھ میں وفات پائی۔

شہداء صحابہ کرام

۱۰۳۔ حضرت ثابت بن دحداح ان کا تعلق انصار سے تھا۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ان کا نام ابن دحداح لکھا ہے۔ یہ غزوہ اُحد میں خالد بن ولید کے نیزے سے شہید ہوئے تھے جو ان کے جسم سے اُترا ہوا تھا۔ حضرت خالد اُس وقت تک دولت اسلام سے شرف نہیں ہوئے تھے۔ بعض حضرات کے نزدیک انھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد بستر پر وفات پائی تھی۔ ان کا ذکر جنازے کے ساتھ چلنے کے باب میں آیا ہے۔

۱۰۴۔ حضرت ثابت بن ضحاک ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ ان کی کنیت ابو یزید ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست حق پرست پر بیعت رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے حالانکہ اُس وقت عمر کم تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور میں انھیں شہید کر دیا گیا تھا۔

۱۰۵۔ حضرت ثابت بن قیس بن شماس ان کا تعلق بھی انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔ غزوہ اُحد اور اُس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہتے رہے یہ جلیل القدر صحابی ہیں اور ان کا شمار انصار کے ذی علم حضرات میں ہوتا ہے۔ انھیں بارگاہ رسالت کے عطیہ ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی زندگی میں ہی انھیں جنت کی بشارت دی تھی۔ ۳۰ھ میں جنگ یمامہ کے دوران سلیلہ کذاب سے مقابلہ کرتے ہوئے انھوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ان سے مالک بن انس اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔

۱۰۶ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی | یہ اہل پیام کے سرداروں اور سیکہ کذاب کے زبردست حامیوں سے تھے۔ گرفتار کر کے بارگاہ رسالت میں پیش کیے گئے اور انہیں ایک درخت سے باندھ دیا گیا۔

تیسرے روز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں رہا کرنے کا حکم فرمایا۔ رہا ہونے پر یہ ایک باغ میں گئے، اور نہاد حوکر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ آخر کار بہت اچھے مسلمان بنائے ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس سے روایت حدیث کی ہے۔ ثمامہ میں شمار اور اثال میں ہمزہ مضموم ہے۔

۱۰۷ حضرت ابو ثعلبہ | ان کا اسم گرامی جرہم بن ناشب حنفی ہے۔ نام کی نسبت کثرت زیادہ مشہور تھی بیعت رضوان کرنے والوں میں یہ بھی شریک تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں روانہ فرمایا تھا کہ جا کر اپنی قوم کو تبلیغ کریں اور اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ ان کے ذریعے بہت سے لوگ اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ بعد میں یہ ملک شام کے اندر جا کر مقیم ہو گئے اور وہیں انہوں نے سترہ میں وفات پائی۔ جرہم میں جیم لفظ ہاء دونوں مضموم ہیں۔

۱۰۸ حضرت ثوبان بن بکد | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور یہ غلام تھے۔ رحلت دد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ اس کے بعد یہ ہمیشہ سفر و حضر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرما جانے کے بعد یہ شام میں جا مقیم ہوئے لیکن پھر محض کی سکونت اختیار کر لی اور وہیں سترہ میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

تابعین

۱۰۹ ثنابت بن ابی صفیہ | کہنے کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔ محمد بن علی یعنی امام محمد باقر سے حدیث کا سماع حاصل کیا۔ دیکھئے اور ابن کثیر جیسے حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے سترہ میں وفات پائی۔

۱۱۰ ثنابت بن اسلم بنانی | ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ چالیس سال تک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف تلمذ حاصل رہا اور ان سے حدیث روایت کرنے میں مشہور ہو گئے۔ انہوں نے سترہ ہی بزرگوں سے روایت کی ہے۔ اور ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ انہوں نے ۸۶ سال کی عمر گزار کر ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔

۱۱۱ ثمامہ بن حزن | یہ حزن قشیری کے صاحبزادے ہیں اور ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں ہوتا ہے۔ ان کی حدیثیں اہل بصرہ میں مروی تھیں۔ انہوں نے حضرت عمر و حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ کی زیارت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے حدیثیں سنی ہیں۔ اسود بن شیبان بصری ان سے روایت کرتے ہیں۔ حزن کی بار مفتوح اور تار ساکن ہے۔

۱۱۲ ثور بن یزید | یہ یزید کلامی شامی کے صاحبزادے ہیں جو محض کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے خالد بن مہران سے حدیثیں سنیں جب کہ ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ انہوں نے

۱۵۵۔ حدیث میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب المدح میں آیا ہے۔

حجم — صحابہ کرام

۱۱۳۔ حضرت جابر بن سمرہ | یہ عامری سوانی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ مشہور صحابی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں حکومت اختیار کر لی تھی۔ اور وہیں مسکنہ میں وفات پائی۔ ان سے کہتے ہیں حضرت انس نے روایت کی ہے۔

۱۱۴۔ حضرت جابر بن صخر | یہ انصاری تھے ہیں۔ سلسلۃ القبر میں شتر صحابہ کرام کے اندر یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ بدر سے لے کر تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے شریک بن سعد نے روایت کی ہے۔ حیا میں حیم مفتوح اور بار مشند ہے۔

۱۱۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ انصار کے قبیلہ سلم سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مشاہیر صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ ان صحابہ کرام میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے کثرت سے احادیث روایت کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا جن کی تعداد اٹھارہ ہے۔ انہوں نے شام اور مصر کے سفر بھی کیے۔ آخر عمر میں ان کی بیٹائی جاتی رہی تھی۔ عبد الملک بن مروان کے دور اقتدار میں چھار سو سال کی عمر پا کر انہوں نے مدینہ طیبہ کے اندر مسکنہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار طویل عمر پانے والے صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔

۱۱۶۔ حضرت جابر بن عبدی | ان کا اسم گرامی ابی العزیز بن جابر اور جابر بن عبدی ہے۔ اس میں بھی اختلاف ہے کہ جابر بن عبدی نام سے یا القتب سے۔ سلسلہ میں وہ ابو عبد اللہ بن قیس کے ساتھ درگا و رہائش میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں یہ بصرہ میں حکومت پذیر ہو گئے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت فاروقی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں انہیں فارس (ایران) کے اندر شہید کر دیا تھا۔ ان سے کہتے ہیں حضرت انس نے روایت کی ہے۔

۱۱۷۔ حضرت جابر بن عتیق | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ان کے دو بڑے صاحبزادے یعنی عبد اللہ اور ابیسیان نیز ان کے بھتیجے عتیق بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔ عمر عزیز کی اکٹھے منزلیں طے کرنے کے بعد ان میں وفات پائی۔

۱۱۸۔ حضرت جبلة بن حارثہ کلبی | یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ اور مشہی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ ان سے اسحاق بن عیسیٰ اور دیگر کہتے ہیں حضرت انس نے روایت کی ہے۔

۱۱۹۔ حضرت جیسر بن مطعم | یہ قرشی قرظی ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ہجرت کے بعد تمام عمر مدینہ منورہ میں گزری اور وہیں مسکنہ میں وصال ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ واقعہ

حیدر علیہ الرحمۃ فتح منگھ کے درباری سر سے میں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے تھے۔ (علم الانساب کے ماہر اور اس فن میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خوش چین تھے۔)

۱۲۰۔ حضرت جریر بن عبد اللہ ان کی کنیت ابو عمرو تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ وہ عود فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال سے صرف چالیس روز پہلے دولت اسلام میں آئی۔ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے اور پھر وہاں سے قریب دمشق ہو گئے تھے۔ وہیں مسلمانوں میں وفات پائی۔ ان سے کہتے ہیں حضرت نے روایت کی ہے۔ یہ بہت خوبصورت تھے، اسی لیے حضرت عمر تو انہیں پرست ٹائی گا کرتے تھے جب تک تھوڑے میں انہوں نے کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔

۱۲۱۔ حضرت جریر بن خویلد سلمی مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے اور ان کا شمار اصحاب کھنہ میں ہوتا تھا۔ انہوں نے سترہ میں وفات پائی۔ ان کے فرزندوں یعنی عبد اللہ عبد الرحمن سلیمان اور سلم نے ان سے روایت کی ہے۔ جریر میں حیم اور ہارود دونوں مشہور ہیں۔

۱۲۲۔ حضرت جعفر بن ابوطالب یہ قرشی ہاشمی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔ بارگاہ رسالت سے انہیں فدا البنائین کا خطاب ملا تھا۔ اکتیس حضرات کے بعد ابتدائی دور۔

اسلام میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ حضرت علی سے عمر میں دس سال بڑے اور عورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ ان کے لقب فدا البنائین کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے چچا جان کے اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھ رہے تھے اور میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ ابا جان نے اوپر سے جھانک کر ہمیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر فرمایا چچا جان! آپ بھی نیچے تشریف لے آئیں اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ پیارے بھتیجے! میں جانتا ہوں کہ آپ کا دین برحق ہے لیکن میں ایسے مجھ سے کہ پسند نہیں کرتا کہ میری نسبت میرے سر پر اسے پہنچاؤں پھر فرمایا: اے جعفر! تم جاؤ اور اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ نماز پڑھ لو۔ وہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب رحمت و دعاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فارغ ہونے کے بعد مڑ کر انہیں دیکھا تو فرمایا: جیسے تم ہم سے آگے ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہیں دو پر عطا فرمائے گا جن کے ذریعے جنت میں آؤ گے پھر دو گے۔ انہوں نے سترہ میں ۴۱ سال کی عمر پا کر جنگ موتہ میں جام شہادت نوش کیا۔ جنگ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کی شہادت کے بعد لشکر اسلام کے علمبردار بن گئے۔ دشمنان اسلام سے ایسی بے جگری کے ساتھ ٹکڑے اور مسلمانوں کو لٹاتے رہے کہ تھوڑوں اور نیرنگوں کے قتلے زخم جسم کے سامنے والے حصے پر آئے اور پھانہ وار شمع ہدایت پر جان قربان کر دی۔ ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن جعفر اور کئی بھائی کرام نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں جبکہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ یہ حبشہ سے فتح خیبر کے وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان سے اتنی محبت تھی کہ اس وقت آپ نے فرمایا میں نہیں کہتا کہ مجھے فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہوئی ہے یا جعفر کے آنے کی؛ جب نباشی سے ابوسفیان نے مسلمانوں کے غلات شکایت کی تو شاہ حبشہ کے

دیباچہ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع میں حضرت جعفر نے ہی تقریر کی اور اسلام کی حقانیت کو واضح کیا تھا۔
 ان کے دادا کا نام سفیان بن جعفر تھا۔ قبیلہ جعفیہ کی ایک شاخ کا نام ملحق
 ۱۲۳۔ حضرت جندب بن عبد اللہ تھا۔ جعفیہ کے لوگوں کو قریش بھی کہا جاتا تھا۔ اس خاندان کا مورث اعلیٰ خالد بن
 عبد اللہ قرشی تھا۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت کے چار سال بعد وفات پائی۔ ان
 سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔ جندب میں جیم مضوم ہے جب کہ وال کو مضوم اور مفتوح دونوں طرح
 پڑھا جاسکتا ہے۔

۱۲۴۔ حضرت ابو جحیفہ ان کا اسم مبارک وہب بن عبد اللہ عامری ہے۔ مکہ میں صحابہ کرام سے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے وقت یہ سبھی جمع کو نہیں پہنچے تھے لیکن با شعور ہونے کے باعث
 انہوں نے آپ کے ارشادات عالیہ سنے اور روایات حدیث بھی کی۔ آخر میں یہ گروہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور
 وہیں سکون میں وفات پائی۔ ان سے تابعین کی ایک بڑی جماعت اور ان کے صاحبزادے عروان نے روایت کی
 ہے۔ جحیفہ میں جیم مضوم ہے جب کہ حار اور فاء دونوں مفتوح ہیں۔

۱۲۵۔ حضرت ابو جری ان کا اسم گرامی جابر اور ان کے والد کا نام سلیم ہے۔ ان کا تعلق بنی تمیم سے تھا۔ بصرہ
 میں رہتے تھے اور ان کی مرویات بصریوں میں مشہور تھیں۔ یہ قلیل الروایت بزرگ ہیں۔
 بخاری میں جیم مضوم، راہ مفتوح اور یاد مشدود ہے۔

۱۲۶۔ حضرت ابو الجعد ضمیری بعض حضرات نے ان کا اسم گرامی وہب لکھا ہے لیکن یہ کیفیت کے ساتھ بکافیادہ
 مشہور ہوئے۔ ان سے عبیدہ بن سفیان نے روایت کی ہے۔

۱۲۷۔ حضرت ابو جمیل ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آیا ہے۔ ان کے اسم گرامی اور حالات زندگی معلوم نہیں
 ہو سکے۔

۱۲۸۔ حضرت ابو جمح بعض حضرات نے ان کے والد کا نام حبیب بن صالح لکھا ہے جب کہ اس میں اختلاف
 ہے بلکہ ابی سلمہ حضرت کا خدوان کے نام میں بھی اختلاف ہے، اسی لیے بعض حضرات نے
 انہیں انصاری اور بعض نے کنانی لکھا ہے۔ انہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔
 یہ شایموں میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۲۹۔ حضرت ابو جندل ان کے والد کا نام اسیل بن عمرو قرشی عامری ہے جس نے انہیں پانچ سو سال کرکھا تھا لیکن زنجیر گھسٹ کر
 صلح حدیبیہ کے وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے تھے جبکہ ان کا والد ہی قریشی تھے کہ وکالت کر رہا تھا۔
 ان کا ذکر صلح حدیبیہ کے واقعے میں آیا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۳۰۔ حضرت ابو الجهم ان کا اسم گرامی عامر بن مذہبہ مدنی قرشی ہے۔ انہیں یہ شرف حاصل ہوا کہ ایک دفعہ نماز کے
 لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے چادر طلب فرمائی تھی۔ نام کی نسبت ان کی
 کیفیت زیادہ مشہور ہوئی۔

۱۳۱۔ حضرت ابو الجهم یہ ان کی کنیت ہے۔ وکیع کی تحقیق کے مطابق ان کا نام عبد اللہ بن جیم ہے۔ بعض حضرات نے

ان کا اہم گرامی عبداللہ بن حارث بن حتمہ لکھا ہے۔ جیم میں جیم مضرم اور ہا مفتوح ہے۔ حضرت میں مکسور اور مسیم مشدوب ہے۔

صحابیات

۱۳۲۔ حضرت جد امہ | یہ وہب اسدی کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اپنے اسلام کو بچانے کی خاطر اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر آئیں۔ جد امہ میں جیم مضرم اور وال مملہ یعنی نکلے کے بغیر ہے۔ بعض نے اسے ذال کیا ہے لکھا ہے جس کو حافظ دارقطنی نے تبدیلی قرار دیا ہے کیوں کہ اصل میں جد امہ کے اندر وال ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۳۳۔ ام المؤمنین حضرت جویریہ | ان کے والد کا نام حارث ہے۔ یثرب میں غزوہ تبوک یعنی غزوہ بدر کے بعد اسطیق کے وقوع پر یہ قید ہو کر آئیں۔ حضرت ثابت بن قیس نے انہیں رکاب بنایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بدل کتابت ادا کر کے انہیں آزاد کر دیا اور پھر انہیں شرف زوجیت سے فرمایا تھا۔ پہلے ان کا نام برہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے بدل کر جویریہ نام رکھ دیا۔ انہوں نے عمر عذیرہ کی ۵۵ منہ میں طے کر کے زمیم الاذل سفہ میں وفات پائی۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۱۳۴۔ جحیم بن لقیہ | یہ حضری تھے۔ انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے۔ ان کا شمار علمائے شام میں ہوتا ہے۔ ثقہ ہیں اور ان کی مرویات شامیوں میں مشہور تھیں۔ شام کے اندر سنہ ۱۰ میں وفات پائی۔ انہوں نے حضرت ابو دردار اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے اور ان سے کتنے ہی حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ لکیر میں ثون مضرم اور فاء مفتوح ہے۔

۱۳۵۔ ابن جریج | ان کا نام عبدالملک ہے۔ والد کا نام عبدالعزیز بن جریج ہے۔ یہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے مشہور فقیہ اور بلند پایہ علماء میں شمار ہوتے تھے۔ انہوں نے مجاہد بن ابی علیہ اور عطاء سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ جب کہ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔ ابن عیینہ کا بیان ہے کہ میں نے ابن جریج کو فرماتے ہوئے سنا کہ علم حدیث کو جتنی مشقت کے ساتھ میں نے جمع کیا کسی دوسرے نے شاید اتنی مشقت نہ اٹھائی ہو۔ انہوں نے سنہ ۱۰۰ میں وفات پائی (اسی سال اُمت محمدیہ کے حدیم المثل فرد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علی معجزہ یعنی امام المسلمین، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی اور اسی سال میدان ثقہ کے تیسرے برحق امام یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تھے۔

۱۳۶۔ جزم بن معاویہ | یہ معاویہ ثمالی کے صاحبزادے تھے۔ سجالہ نے ان سے روایت کی ہے۔ جزم سے بیعت

لینے کے بیان میں ان کا ذکر آتا ہے۔ جزویں جمیع منتوج آزادانہ اور آخر میں ہنزہ ہے۔ اہل لغت کے نزدیک صحیح بھی ہے بعض محدثین کے نزدیک جمیع مکتور آزادانہ اور آخر میں وہ نعتوں والی یاد ہے۔ حافظہ مارگنی کی رائے بھی یہی ہے جبکہ لغت نے بتایا ہے کہ جمیع منتوج آزاد مکتور اور آخر میں یا نئے جتنی ہے۔

۱۳۷۔ ابو جعفر صادق ان کا شجرہ نسب یوں ہے :- جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب۔ ان کا لقب صادق اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اہل بیت اطہار کے سرگرم ہیں۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور دیگر کئی بزرگوں سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے یحییٰ بن سعید، ابن جریج، مالک بن انس، سفیان ثوری، ابی یحییٰ اور امام الشافعی اور دیگر جیسے بزرگوں نے نقل احادیث کی ہے۔ ان کی پیدائش مشہور میں ہوئی اور ۳۰ سالہ میں وفات پائی وگیا ۱۸۰ سال

ان دار فانی میں رہے اور جنت البقیع کے اندر اپنے والد محترم اور قبراہد کے پہلو میں عمارت راحت ہو گئے۔

۱۳۸۔ ابو جعفر عمیر بن یزید یہ غطی ہیں۔ محدثین کی ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کا سماع کیا جب کہ شعبہ احمد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۳۹۔ ابو جعفر القاری یہ یزید بن قنقار قاری مدنی ہیں۔ ابو جعفر کنیت اور مشہور تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آزاد کردہ تھے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ القاری ہنزہ کے ساتھ قرآن سے اخذ ہے۔

۱۴۰۔ جعفر بن محمد یہ ابو عثمان طیالسی کے صاحبزادے تھے۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے محدثین کی ایک جماعت سے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے احادیث روایت کرنے والے محدثین کی تعداد بھی خاصی ہے۔ ان کا شمار نہایت ہی قابل اعتماد علمائے ہنزہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ۱۸۰ کا حافظہ پایا تھا۔ ۲۸۰ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا تھا۔

۱۴۱۔ جَمْعُ بْنُ عَمِيرٍ یہ بھی اندر کردہ کے رہنے والے تھے۔ امام بخاری نے اسی طرح فرمایا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے علامہ ابن صلیح اور صدیق ثقی نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۴۲۔ ابو الجوزاء ان کا اسم گرامی ادس بن عبد اللہ اندلی ہے۔ یہ بصرہ کے رہنے والے تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث سنیں اور ان سے عمر بن مالک وغیرہ حضرات نے روایت کی ہے۔ یہ ۳۰۰ میں شہید کر دیے گئے تھے۔

۱۴۳۔ ابو الجوزاء یہ عطاء بن خفاف جرمی ہیں۔ انہیں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت یزید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگرد تھے۔ لفظ جویریہ جاریہ کی تفسیر ہے۔ عطاء بن حاد مکتور اور طراد مشہور ہے۔ خفاف بن حاد اور پہلی نساء مخفف ہے۔ جرم میں جمیع منتوج اور آزادانہ

ہے۔

کفار وغیرہ

۱۴۳- ابو جہل | یہ عرب بن ہشام بن مغیرہ مخزومی ہے۔ اسلام اور نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں میں سب سے فرست تھا۔ اس کی کنیت ابراہیم تھی لیکن اس کی اسلام دشمنی کے باعث زبان رسالت سے اسے ابو جہل کا لقب ملا۔ یہ بد بخت اسی لقب یا کنیت سے پوری دنیا میں مشہور ہوا اور اس کنیت کے نیچے اہل کنیت اور اس کا نام بھی دہرایا گیا۔

حاء صحابہ کرام

۱۴۵- حضرت حارث بن حارث | یہ اشجری ہیں اور علمائے شام میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی احادیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

۱۴۶- حضرت حارث بن کلدہ | یہ نفعی طیب اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آیا ہے۔ ابن منذر اور ابن اثیر وغیرہ محدثین نے ان کا ذکر اس کے صحابہ کے تحت کیا ہے۔ حافظ ابن عبد البر کو ان کی صحابیات سے انکار ہے۔ انہوں نے ان کے صحابی صاحبزادے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی دور میں وفات پا گیا تھا اور اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ہوا۔ کلدہ میں کان منقوح اور لام ساکن ہے۔

۱۴۷- حضرت حارث بن ہشام | یہ مخزومی اور ابو جہل بن ہشام کے بھائی تھے۔ اہل حجاز میں شمار ہوتے اور شرفائے قریش میں سے مانے جاتے تھے۔ فتح مکہ کے روز ایمان لائے تھے۔ ان کے لیے حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امن چاہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ایمان دے دی تھی۔ یہ شام کی طرف چلے گئے تھے اور انہوں نے سلاطین میں جنگ یرموک کے اندر جام شہادت نوش کیا۔ یہ مولفۃ القلوب سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوسرے مولفۃ القلوب کی طرح انھیں ایک مرتبہ سوا دس مرتبہ فرمائے تھے۔ یہ بڑے کامل الایمان ثابت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یہ شام کی صہم پر روانہ ہوئے تو اہل مکہ فراق میں رونے لگے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں راہ خدا میں سفر کر رہا ہوں لیکن قیام کے سلسلے میں آپ حضرات پر کسی قربح نہیں ہے یہ شام میں برابر معرکہ کرانی کرتے رہے یہاں تک کہ جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔

۱۴۸- حضرت ابو جہتہ | یہ ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں۔ ان کے نام اور کنیت میں بڑا اختلاف ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان بزرگوں میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شہید ہوئے تھے۔ اور ان کے نام کے ساتھ شہید بلکہ کنیت کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے۔ جنہ میں حام منقوح اور باد مشدہ ہے۔ بعض نے باد کی جگہ فون لکھا ہے اور بعض نے یائے تھانی کے ساتھ لیکن زیادہ حضرات کے نزدیک ابو جہتہ ہی درست ہے۔ انہوں نے غزوہ اُحد میں جام شہادت نوش کیا تھا۔

۱۴۹- حضرت حارثہ بن نعمان | یہ سراقہ انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ عمرہ کا نام حضرت زینب ہے جو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پھر بھی داد حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھیں۔ انہوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی اور جام شہادت نوش کیا۔ انصاریوں سے یہ بڑے شخص تھے جنہوں نے غزوہ بدر میں شہادت پائی۔ صحیح کہاری میں ان کی والدہ حضرت کاع نام بیچ لکھا ہے جو اسمائے صحابہ میں لکھا جاتا ہے۔ زینب کی داد معزز، یاد مفتوح اہل یاسے تھائی کسر و تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حضرت حارثہ بن نعمان شہر جلیل القدر صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ باب البر والصلہ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور حضرت خیر بن ابی حمزہ بھی آپ کی بارگاہ میں مصرت بشری کے ساتھ موجود تھے۔ میں نے سلام عرض کیا اور اجازت طلب کی جب میں واپس لوٹا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی علی دیے اور مجھ سے فرمایا: کیا تم نے میرے پاس بیٹھنے والے کو دیکھا تھا؟ عرض گزار ہوا۔ جی ہاں۔ فرمایا کہ وہ خیر بن ابی حمزہ تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔ آخر میں یہ بیٹائی سے محروم ہو گئے تھے۔

۱۵۱۔ حضرت حارثہ بن وہب کو یمن میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو اسحق بیہمی نے روایت کی ہے۔ بیہمی یمنی ہیں مفتوح اور باد مکتور ہے۔

۱۵۲۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ان کے والد ابو بلتعہ کا نام عرب ہے جب کہ بعض نے راشد الحمی لکھا ہے تمام ان غزوات میں شریک ہونے کی سادت پائی جو غزوہ بدر اور غزوہ خندق کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ جریر بن عبد اللہ بن مسعود نے روایت کی ہے۔ وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۵۳۔ حضرت حبیب بن مسلمہ یہ مسلمہ قریشی فہری کے صاحبزادے تھے۔ ان کو حبیب الروم بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ دیوبند کے خلاف مذاکرے میں مصروف ہوا اور ہے تھے۔ یہ بہت ہی مستجاب القاب بزرگ ہوئے ہیں۔ انہوں نے شام کے اندر ہی مسلمہ میں وفات پائی۔ ان سے ابن ابی نیکہ اور دیگر حضرات نے روایت کی ہے۔ فہری میں وارد مکتور ہے۔

۱۵۴۔ حضرت حبشی بن جنادہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شہرت کا شرف حاصل کیا۔ ان کا شمار کردہ والوں میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حضرت حبیش بن خالد یہ خزاعی ہیں۔ فتح مکہ کے روز شہید ہوئے جب کہ یہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کے صاحبزادے ہشام نے ان سے روایت کی ہے حبیش میں عام معزز اور باد مفتوح ہے۔

۱۵۶۔ حضرت حذیفہ بن یمان یمان کا نام تصغیر کے ساتھ تحصیل ہے اور یمان ان کا لقب تھا۔ حضرت حذیفہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو عبد اللہ العیسیٰ ہے۔ عبد اللہ میں میں مفتوح اور بادشاہن ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محرم راز مشہور تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وغیرہ صحابہ کرام اور کئی تہ تابعین عظام نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات شہر مدائن میں ہوئی انھوں نے ان کا مزار پر انوار ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ۳۳ھ یا ۳۴ھ میں انہوں نے وفات پائی (صحیح مسلم ج ۲)

۱۵۷۔ حضرت ابو حذیفہ | یہ عقبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے تھے۔ ان کا نام بعض حضرات نے عثم بن ربیعہ اور بعض نے عثم بتایا ہے۔ ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہوتا ہے۔ غزوہ بدر وغزوہ احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے کی سعادت پائی۔ تیرہ سال کی عمر پا کر جنگ یمامہ کے اندر شرف شہادت پایا۔

۱۵۸۔ حضرت حجاج بن عمرو | یہ انصاری تھے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا تھا۔ اہل حجاز میں ان کی حدیثیں مروی تھیں۔ ان سے بکثرت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۵۹۔ حضرت حسان بن ثابت | یہ انصاری خزرجی تھے۔ ان کی کنیت ابو الولید ہے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شاعر اور میدان شعر و شاعری کے شہسوار تھے۔ حضرت ابو عبیدہ غرہ یا کرتے تھے کہ بارگاہ

عرب اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت چونی کے شعر میں سے ایک ہیں۔ ان سے حضرت عمر، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شکستہ سے پہلے وفات پائی۔ بعض حضرات نے لکھا ہے کہ شکستہ میں فوت ہوئے۔ انہوں نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ ساٹھ سال دور جاہلیت میں اور ساٹھ سال دور اسلام میں گزارے۔

۱۶۰۔ حضرت حسن بن علی | یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد تھی یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراسے، گلشن مصطفیٰ کے گلے سرسبز اور جوانان جنت کے

سردار ہیں۔ ان کی پیدائش ۵ رمضان المبارک ۳۳ھ کو ہوئی۔ ان کی ولادت سے متعلقہ جملہ اقوال میں سے یہی قول سب سے زیادہ صحیح ہے۔ انہوں نے ۳۳ھ میں وفات پائی جب کہ بعض نے سینہ وفات ۳۴ھ، ۳۵ھ، ۳۶ھ بھی لکھے ہیں۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو بے شمار مسلمانوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر کٹ مرنے کی بیعت کی۔ بیعت کرنے والوں کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ تھی۔ جن میں اکثریت اہل کوفہ کی تھی جن کی نرالی جوانمردی اور جراتی کو حضرت حسن خب جانتے پہچانتے تھے۔ لہذا انہوں نے ۵ ہجری اولیٰ ۳۳ھ کو (بعض شرائط پر) امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر دیے۔ ان کے صاحبزادے حسن بن حسن، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کافی حضرات نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۱۔ حضرت حسین بن علی | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فراسے، گلشن نبوت کے نہایت ہی خوشبودار پھول (قائلہ سالار عشق) اور جوانان جنت کے سردار

ہیں۔ ۵ شعبان المعظم ۳۳ھ کو ولادت باسعادت ہوئی۔ حضرت حسن کی پیدائش کے پچاس روز بعد اپنی والدہ محترمہ یعنی سیدہ خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم اطہر میں جلوہ افروز ہوئے۔ بروز جمعہ المبارک، ۱۰ محرم الحرام ۳۳ھ آپ کو شہر کوفہ کے نزدیک میدان کربلا میں شہید کر دیا گیا۔ سنان بن انس نخعی نے آپ کو شہید

کیا تھا جس کو سنان بن ابی سنان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ شمزئی ابو شمس نے آپ کو شہید کیا تھا۔ علی بن زید بھی نے اس کا کب دوش پیمبر حضرت علی المرتضیٰ کے نور ثمر اور حضرت سیدہ خاتون جنت کے تخت جگر کا سر مبارک بمقام طہر سے جدا کیا یہ بد بخت قبیلہ کریہ کا رہنے والا تھا۔ سر مبارک کو دبیرہ اور کوہ کے گورنر عبد اللہ بن زیاد کے پاس لے گیا اور یہ شعر پڑھے:

او قدر کابی فقتہ و ذہبا
انی قتلت الملك المحجبا
قتلت خیر الناس أمثا و ابنا
و غیر هم اذ یذبون نسبا
میری اوٹنی کو سونے اور چاندی سے بھر دیجیے۔
میں نے کسی سے نہ ملنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے۔
میں نے ماں اور باپ کی طرف سے بہترین انسان کو قتل کیا ہے
اور جب وہ نسب بیان کریں تو نسب میں وہ بہتر ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ شمزید بہت سے حضرت حسین کے ساتھ آپ کے بھائیوں اور اولاد و پیرو سے ابلی بیت الہدایہ کے تھیں۔ الزاد کو شہید کیا۔ شہادت کے روز حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر ۵۸ سال تھی۔ خدا کی قدرت کا کرم کہ عبد اللہ بن زیاد چھ سال بعد عاشورے کے روز ہی قتل کیا گیا۔ اسے ابراہیم بن مالک القترب نے میدان جنگ میں پھنسا دیا اور اس کا سر کاٹ کر مختار ثقفی کے پاس بھیج دیا۔ مختار نے اس کا سر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بھیج دیا اور انہوں نے حضرت علی بن حسین یعنی امام زین العابدین کے سپرد کر دیا۔ حضرت حسین سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے صاحبزادے علی بن حسین، ان کی دو صاحبزادیاں یعنی فاطمہ اور سکینہ نے روایت کی ہے۔ خولی میں خام مفتوح، واو ساکن، لام مفتوح اور یائے تھانی مشدد ہے۔ سکینہ میں سین مضوم اور کات مفتوح ہے۔

۱۶۲۔ حضرت حسین بن دوح | یہ انصاری تھے۔ ابن مزین میں ان کی مدین میں مشہور تھیں کہا جاتا ہے کہ ان کو بڑی اذیتیں پہنچا کر شہید کیا گیا تھا۔

۱۶۳۔ حضرت حکم بن سفیان | یہ ثقفی ہیں۔ ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حاکم ابن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا شبہ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔

۱۶۴۔ حضرت حکم بن عمرو غفاری | یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں ہیں بلکہ غفار بن گیل کے بھائی تھیں کہ اولاد سے ہیں۔ غیل میں سیم مضوم اور لام اول مفتوح ہے۔ ان کا شمار ملانے بصرہ میں ہوتا ہے انہوں نے مروء کے مقام پر وفات پائی جب کہ بعض کے نزدیک بصرہ کے اندر مشہور میں فوت ہوئے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی جماعت ہے۔

۱۶۵۔ حضرت حکیم بن حزام | یہ قریشی اسدی ہیں۔ ان کی کنیت ابو خالد ہے۔ واقعہ ذیل سے تیرہ سال پہلے خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے۔ یہ ام المومنین حضرت مذکبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے تھے۔ دور جاہلیت اور دور اسلام دونوں کے اندر یہ معززین میں شمار کیے گئے۔ فتح مکہ کے وقت دولت اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ مدینہ منورہ کے اندر کچھ عرصہ میں وفات پائی۔ انہوں نے ہر عزیز کی ایک سو میں منزل میں طے کی۔ ساتھ دور جاہلیت کے افراد

ساتھ سال دور اسلام میں زندہ رہے۔ یہ بڑے دیرک مدبر، فاضل اور متقی صحابہ کرام میں شمار ہوتے تھے۔ شروع میں یہ مؤلفہ القلوب میں شمار ہوتے تھے لیکن تھوڑے عرصے بعد ہی بڑے کامل الایمان شمار ہونے لگے۔ دور جاہلیت میں بھی انہوں نے سولہ گام آزاد کیے اور سواری کے لیے سو اونٹ خیرات کیے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی ایک جماعت ہے۔
۱۶۶۔ حضرت حکیم بن معاویہ میں کلام ہے۔ ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۶۷۔ حضرت حمزہ بن عبد المطلب ان کی کیفیت ابو عمارہ سے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز چچا اور رضاعی بھائی بھی تھے کیوں کہ ابولہب کی لڑکی زبیرہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔ یہ اللہ کے شیر اور بڑے جبر کا تھے۔ بعثت کے دوسرے سال ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک تزل یہ بھی ہے کہ چھٹے سال میں مسلمان ہوئے تھے جب کہ حضور و اہل بیت میں تشریف رکھتے تھے۔ ان کے مسلمان ہونے سے اسلام و مسلمین گریزی محنت و شکست حاصل ہوئی۔ غزوہ بدر میں شریک ہونے اور نمایاں کارنامہ پیش کر کے اللہ اور رسول کا شیر ہونے کا لقب پایا۔ غزوہ اُحُد میں (نامی گرامی سپہ سالار) کو پچھاڑتے جا رہے تھے کہ شہید کر دیے گئے۔ وحشی بن حرب نے انھیں دھوکے سے شہید کیا تھا جب کہ یہ ابن سباع نامی پہلوان کو پچھاڑ کر آگے بڑھ رہے تھے۔ وحشی بعد میں مسلمان ہو گئے اور سیدہ کذاب کو انہوں نے ہی داصل جہنم کیا تھا۔ حضرت حمزہ دنیاوی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے چار سال بڑے تھے۔ حانظ ابن عبد البر کے نزدیک یہ قول درست نہیں ہے کہ زبیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو آگے پیچھے دو وقتوں میں دودھ پلایا ہو۔ بعض کے نزدیک حضرت حمزہ آپ سے عمر میں دو سال بڑے تھے۔ ان سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ ابو عمارہ میں عین مصفوم ہے۔ زبیرہ میں ثناء مصفوم، واو مفتوح اور یائے تختانی ساکن ہے۔

۱۶۸۔ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسی سال کی عمر گزار کر انہوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

۱۶۹۔ حضرت ابو حمید یہ سعد انصاری غزوہ جی سعدی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا اسم گرامی عبدالرحمن ہے لیکن نام کی نسبت کیفیت زیادہ مشہور ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۰۔ حضرت حنظلہ بن ربیع یہ زبیرہ سے ہیں۔ انھیں کاتب بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سے وحی کی کتابت بھی کروایا کرتے تھے۔ یہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ ہوتے ہوئے قریا چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے ابو عثمان احمدی اور زبیر بن شخیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۷۱۔ حضرت ابو حنظلہ ان کا اسم گرامی سہل ہے اور یہ عبداللہ حنظلہ کے صاحبزادے ہیں۔ دراصل حنظلہ ان کی پردادی کا نام تھا اور یہ حضرات ان کی جانب ہی منسوب ہوتے اور شریعت پاتے

۱۶۲۔ حضرت حمزہؓ | یہ تھے لیکن اپنے چھوٹے بھائی سے بعد میں ایمان لائے تھے۔ غزوہ احد و غزوہ خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے کی سعادت پائی۔ ان سے محمد بن یسعل وغیرہ نے روایت کی ہے۔ حمزہؓ میں حادثہ منعم داؤد منزع اور یاد معذور و شد ہے۔

صحابیات

۱۶۳۔ حضرت اُمّ حبیبہ | یہ اہمات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کا نام رکھ تھا۔ قریش کے متر ابو سفیان بن مخزوم عرب کی صاحبزادی تھیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی حضرت صفیہؓ ہے جو حضرت ابو العاص کی صاحبزادی اور حضرت عثمان ذی النورین کی بھوپھی تھیں۔ ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کب اور کہاں نکاح ہوا اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اعلان ہجرت کے چھ سال بعد حبشہ میں ان کا عقد واقع ہوا اور سچا شہادہ نے ہر چار لاکھ درہم اپنے پاس سے دیے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں لائے کے لیے حضرت شریک بن حسنہ کو بھیجا جو انہیں لے کر آئے اور وہیں ایک خدمت کے بعد وفات میرہ منہ میں ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کا نکاح حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے انہوں نے میرہ منہ کے اندر تکہ میں وفات پائی۔

۱۶۴۔ حضرت ام حرام | یہ قبیلہ بنی ثعلابہ کے عمان بن خالد کی صاحبزادی اور حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ دولت اسلام سے مشرف ہونے پر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گاہے بگاہے ان کے ہاں قیلولہ کرتے تھے۔ یہ حضرت عبادہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ مدینہ کے خلاف جہاد ہو رہا تھا جس میں اپنے شوہر کے ساتھ یہ بھی گئیں اور شہادت کا شرف حاصل کیا۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ کنیت ہی معلوم ہے اور ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ ان کی قبر قریش کے مقام پب ہے جس کو غالباً آج کل قبر میں کہتے ہیں۔ حضرت ام حرام سے ان کے بھائی حضرت انس بن مالک اور ان کے شوہر حضرت جلدہ بن حاتم نے روایت کی ہے۔ ان کی وفات خلافت عثمانی میں ہوئی۔ عمان میں یم سکور اور لام ساکن ہے۔

۱۶۵۔ حضرت ام حنین | یہ قبیلہ اہس کے اسحاق کی صاحبزادی ہیں۔ حجة الوداع کے موقع پر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تھیں۔ ان کے صاحبزادے یحییٰ بن حنین وغیرہ ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۶۔ حضرت حفصہ بنت عمر فاروق | یہ فاروقی اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور ام المؤمنین ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام حضرت زینب بنت جحش ہے۔ پہلے یہ حضرت نفیس بن عداسی کے نکاح میں تھیں اور ان کے ساتھ ہی میرہ منہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ غزوہ بدر کے بعد حضرت نفیس کا انتقال ہو گیا تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان کو یکے بعد دیگرے ان کا پیغام دیا لیکن دونوں حضرات نے ایسی غامضی اختیار کی جو حضرت عمر کے لیے تعجب خیز تھی۔ آخر کار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ پیغام قبول فرمایا اور اسے میں حضرت حفصہؓ کو اہمات المؤمنین میں شامل فرمایا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ایک طلاق دے دی تھی

لیکن وحی نازل ہونے پر آپ نے ان سے رجوع فرمایا کیوں کہ یہ دن میں بہت روزے رکھتے، راتوں کو بہت زیادہ عبادت کرتے تھے یہ رحمت میں آپ کی ازواج مطہرات میں سے ہوں گی۔ انہوں نے ساٹھ سال کی عمر میں سنگسار میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ کرام و تابعین عظام کی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۷۔ حضرت حلیمہ یہ ابو ذؤب کی صاحبزادی اور قبیلہ بنی سعد کی رہنے والی تھیں۔ انہوں نے ابو لہب کی لڑکی ثویبہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ حلیمہ نے اپنے جس بچے کی باری کے دودھ سے رحمت و عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اس کا نام عبد اللہ بن حارث تھا۔ حارث کی جو صاحبزادی یعنی عبد اللہ بن حارث کی جو بہن شہیہ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس واپس لایا تھا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ آپ کو پانچ سال کے بعد واپس کیا تھا۔ حضرت حلیمہ کا ذکر باب التبر والصلہ میں آتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۷۸۔ حضرت حمنہ یہ حمزہ کی صاحبزادی، ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کی بہن اور قبیلہ اسد کی رہنے والی تھیں۔ ان کے والد قریشی ہونگے تھے۔ یہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں جو غزوہ اہدیں شہید ہو گئے تھے۔ ان کے بعد حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی زوجیت میں رکھا۔

تابعین

۱۷۹۔ حارث بن اعور یہ عبد اللہ اور حارث بن عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور اصحاب ہیں۔ شمار کیے جاتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علی سے انہوں نے چار حدیثیں سنی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے عمر بن حوہ اور ضبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے ان کے تعلق کیا کہ یہ قریشی نہیں ہیں۔ امام ابو داؤد نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ اور قریب بہ عاتقہ رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کوفہ کے اندر شہیدہ میں وفات پائی۔

۱۸۰۔ حارث بن دحیم یہ دحیم داسی کے صاحبزادے ہیں اور مالک بن دینار سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے مقدیمی اور نصر بن علی نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۱۔ حارث بن سُوید یہ کنوینہ کی کوئی کے صاحبزادے اور کنوینہ بنی شام ہوتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک بہت ہی قابل اعتماد ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ابراہیم کہیں نے ان سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آخری صدر میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا تھا۔

۱۸۲۔ حارث بن شہاب یہ شہاب حرمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ ابو اسحاق اور عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے طاوت اور عیسیٰ نے روایت کی ہے۔ کئی ہی محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۸۳۔ حارث بن مسلم ان کے والد مسلم بن جویہ تھیں۔ ان کی احادیث شایرہ میں مشہور تھیں۔ ان سے عبد الرحمن

بن حسان نے روایت کی ہے۔

۱۸۴۔ حارث بن ابی الرجال | یہ اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم بن ابی راوی جان حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں ان سے ابن خثیر اور یحییٰ نے روایت کی ہے۔ بعض حضرات نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے

۱۸۵۔ حارث بن مضرب | یہ مضرب جمدی کوئی کے صاحبزادے اور مشور تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن خثیر اور یحییٰ روایت کرتے ہیں۔

۱۸۶۔ حبیب بن سالم | یہ سالم مولیٰ ثمان بن بشیر کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت ثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ترک بنا دیا تھا۔ انہوں نے محمد بن منشد وغیرہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۷۔ ابو جہۃ | ان کا اسم گرامی عمرو بن نصر خارجی ہمدانی ہے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حجاج بن حجاج | یہ حجاج اصل اسلمی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ باہلی بھری ہیں۔ انہوں نے فروقہ قتادہ اور محمد بن ابی جراح سے روایت کی ہے۔ ان سے ابراہیم بن طہان اور یزید بن زریع روایت کرتے ہیں۔ اکثر حدیث نے ان کی تشریح کی ہے۔ انہوں نے سلسلہ میں وفات پائی۔

۱۸۹۔ حجاج بن حسان | یہ حسان مثنوی ہیں جو بصرہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں تابعین میں شمار کیا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کئی دیگر صحابہ کرام سے حدیثیں سنی ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون نے ان سے روایت کی ہے۔

۱۹۰۔ حجاج بن یوسف | یہ ثقفی تھے۔ بعد الملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کے گورنر اور عظیم دستم میں اپنی مثال آپ تھے۔ ان کی موت کے بعد ان کا بیٹا ولید گورنر مقرر کیا گیا۔ چھ سال کی عمر میں واسطہ کے مقام پر شہداء میں وفات پائی۔ ان کا ذکر باب مناقب قریش میں آتا ہے۔ ان کی موت کا واقعہ حضرت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں حرف میں کے تحت آئے گا۔

۱۹۱۔ حرب بن عبید اللہ | یہ عبید اللہ ثقفی کے صاحبزادے ہیں۔ ان کے نام اور روایات میں اختلاف ہے۔ ان سے عطار بن صاحب نے احادیث نقل کی ہیں لیکن ان کے نام حرب کے باعث اسناد میں بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مثلاً ایک حدیث کو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے عطار سے، انہوں نے حرب سے، انہوں نے اپنے ماموں جان سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند یہ ہے کہ ابراہیم

نے روایت کی عطار سے انہوں نے حرب سے انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے۔ تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطار سے، انہوں نے روایت کی حرب بن ہلال ثقفی سے اور انہوں نے اپنے نانا جان سے۔ امام ابوداؤد کی روایت میں سند یہ ہے۔ امام ابوداؤد نے روایت کی حرب بن عبید اللہ سے، انہوں نے اپنے نانا جان سے اور انہوں نے اپنے والد محترم سے اور یہی روایت زیادہ مشہور ہے۔ ان کی روایت یحییٰ بن عمار سے مشرین کے بارے میں ہے۔

۱۹۲۔ ابو حزمہ | ان کا اسم گرامی حنیفہ انفاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے ایک حدیث روایت کی ہے۔ جو باب النصب کے اندر ہے۔ الا لا تظلموا الا لا یصل مال امرئ الا بھلیب نفس منہ کے غفلوں میں موجود ہے۔ ابو حزمہ میں عاصم بن مضر اور راد مشدوہ ہے۔

۱۹۳۔ حرام بن سعید | یہ حضرت سعید عقیقہ کے صاحبزادے اور انصاری عارف ہیں۔ ان کی کنیت ابو نعیم ہے۔ ان کا تابعین میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور حضرت برادر بن مازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے جب کہ ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے عمر غزوہ کی ستر منزلیں طے کرنے کے بعد طلحہ میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ ابن حزم | ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کے صاحبزادے کا نام محمد بن عمرو بن حزم ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابو حزمہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے ابن شہاب زہری نے روایت کی ہے۔

۱۹۵۔ حسن بصری | ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ ابو الحسن بصری کے صاحبزادے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے والد ماجد کا نام یاسر ہے جو قبیلہ بنی سبئی میان سے تھے اور انہیں مدینہ منورہ میں لائے گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آزاد کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے دو سال پہلے مدینہ منورہ میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دست مبارک سے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ ان کی والدہ عمر عمر رضا کارانہ طبرہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ اگر کسی وقت ان کی والدہ ماجدہ کہیں چلی جاتیں تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں بھلانے کے لیے اپنی پستان مبارک ان کے منہ میں دے دیا کرتیں۔ قدرت خداوندی سے ان کی پستان میں دودھ اتر آتا اور وہ پی لیا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ امام حسن بصری جو حشیشہ علم و حکمت کے بڑے وہ اسی ہمارے دودھ کا کرشمہ تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد یہ بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مدینہ منورہ میں طے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی سے ملاقات کرنا صحیح ثابت نہیں ہو سکا۔ اس لیے کہ حسن بصری میں وقت بصرہ کا رہا ہے۔ انہوں نے ابوبکر صغیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ان سے بھی بعض تابعین و تبع تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اپنے وقت میں علم و فن، زہد و عبادت اور تقویٰ و ورع میں امام زمانہ تھے۔ وجہ منالہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۱۹۶۔ حسن بن راشد | یہ علی بن راشد واسطی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے ابو الاحوص ابو ہشیم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں۔ یہ آخر حدیث کے پہاں بڑے صادق ہیں۔ مشکوٰۃ میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حسن بن علی السامی | یہ علی السامی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان سے مسلم بن قتیبہ نے۔ امام بخاری فرماتے ہیں یہ منکر الحدیث ہیں۔

۱۹۸۔ حسن بن جعفر
یہ ابو جعفر جعفری کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت نافع اور حضرت ابن الزبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن ہدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بعض لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ حالانکہ یہ بڑے صالح علماء ہیں۔ ۱۶۹ھ میں وفات پائی۔

۱۹۹۔ حفص بن سلیمان
یہ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمر والاسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں عقیقہ بن مرشد اور نقیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے یہ قرآنہ میں قابل اعتماد ہیں۔ حدیث میں نہیں۔ امام بخاری نے فرمایا محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں۔ ۱۷۰ھ میں وفات پائی ابدالان کی عمر سے برس کی ہوئی۔

۲۰۰۔ حفص بن عاصم
یہ حفص بن عاصم بن الخطاب ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں مگر لوگوں کا اعتماد ہے۔ آچہ تابعین میں سے ہیں۔ بہت زیادہ احادیث مبارکہ کو نقل کرنے کا شرف انہیں حاصل ہوا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر سے احادیث کو لیا ہے۔

۲۰۱۔ حکیم بن الاثرم
یہ بنی قیس سے ہیں اور حسن سے روایت کی ہے جب کہ ان سے عروہ اور حماد بن مسلم نے یہ حدیث میں بہت کچھ مانے جاتے ہیں۔

۲۰۲۔ حکیم بن ظہیر
یہ ظہیر فزاری کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے حضرت علقمہ بن مرشد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولانی نے۔ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۲۰۳۔ حکیم بن معاویہ
یہ معاویہ قشیری کے بیٹے ہیں۔ حدیث کی روایت میں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے سنہر جری نے ان سے روایات سنی ہیں۔

۲۰۴۔ حماد بن ابی سلیمان
یہ ابی سلیمان کے بیٹے ہیں۔ ابی سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے۔ یہ کوئی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں کیا جاتا ہے۔ ایک جماعت سے انہوں نے احادیث کو ان سے شیعہ اور شیخان ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں۔ ابراہیم بن محمد نے ان کی ملاقات ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۷۰ھ میں ہوئی۔

۲۰۵۔ حماد بن ابی حمید
یہ حماد بن ابو حمید مکی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے نقیس نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۲۰۶۔ حماد بن زید
یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ سے ہیں ثابت بنانی اور دوسرے حضرات سے انہوں نے روایت کی ہے اور ان سے عبداللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے۔ یہ سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آخر میں یہ نابینا ہو گئے تھے۔

۲۰۷۔ حماد بن سلمہ
یہ سلمہ بن دینار کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمہ الریمی ہے۔ یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور

حمید الطویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے ائمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت ایمادت اور تقویٰ میں مشہور ہیں۔ ۱۹۴ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت، حمید الطویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید، ابن المبارک اور دیگر نے روایت کی ہے۔

۲۰۸۔ حمید بن عبد الرحمن | یہ حضرت عبد الرحمن کے صاحبزادے عوف ذہری قرظی مدنی کے پوتے ہیں۔ یہ کاتبین میں سے ہیں۔ انہوں نے مشائخ میں وفات پائی جب کہ انہوں نے عمر عزیز کی تتر منتر میں ملے کی تھیں۔

۲۰۹۔ حمید بن عبد الرحمن | یہ حمیدی بصری ہیں۔ بصرہ کے ائمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں جلیل القدر قدامتے تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۱۰۔ حنش بن عبد اللہ | یہ عبد اللہ بن ابی سہل کے صاحبزادے ہیں۔ بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے۔ انہوں نے مشائخ میں اس جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۲۱۱۔ حنظلہ بن قیس الزرقی | یہ قیس زرقی انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے تابع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

تابعات

۲۱۲۔ أم الحری | یہ حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں اور ان کی آزاد کردہ ہیں۔ ان کی احادیث کو محمد بن درزین سے اپنی والدہ ماجدہ کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث اشراط الساعہ میں آئی ہے۔ أم الحری میں حار منفوح اور پہلی راہ منکسر ہے۔

۲۱۳۔ حناء | یہ مصریہ معادیہ کی صاحبزادی تھیں۔ انہوں نے اپنے چچا جان سے روایت حدیث کی ہے جب کہ ان سے عوف اسرائانی روایت کرتے ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروی تھیں۔ ابن ماکولانے ان کے متعلق ایسا ہی لکھا ہے جب کہ حجازی نے تذکرہ لکھتے ہوئے ان کا نام غنڈہ بنت معادیہ لکھا ہے اور بعض انہیں حنا مصریہ کہتے ہیں۔ حادث اور اسلم ان کے دو چچا بتائے جاتے ہیں۔ مصر میں حنا و منفوح اور واد منکسر ہے۔ حناء غنڈہ کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے۔

۲۱۴۔ حفصہ بنت عبد الرحمن | یہ حضرت عبد الرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی ہیں۔ یہ مندر کے نکاح میں تھیں جو حضرت ذبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے تھے۔

خاء صحابہ

۲۱۵۔ حضرت خارجہ بن خذافہ | یہ عذافہ قریشی مدوی کے صاحبزادے ہیں اور قریش کے ہر سواصل میں سے ایک ہیں اور ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ ایک ہزار سواروں کے برابر تھے۔ ان کا شمار مدینہ میں کیا جاتا ہے یعنی وہ شخص ہیں کہ جن کو ستر دانوں میں شمار کر کے قتل کیا گیا یعنی ان کو ایک خارجی نے عمرو بن العاصؓ کے قتل کر دیا تھا جو ان تین اشخاص میں سے ایک تھا جنہوں نے حضرت علیؓ، حضرت معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان تین اصحاب میں سے ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ ان کا بیٹا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے پورا ہوا اور باقی دونوں حضرات بچ گئے۔ خارجی کا قتل مسئلہ میں ہوا۔

۲۱۶۔ حضرت خالد بن الولید | یہ ولید قریشی کے صاحبزادے ہیں جو مخزومی تھے۔ ان کی والدہ ہاتھ الصغریٰ ہیں جو ام المؤمنین حضرت سیمہ کی بہن ہیں۔ زمانہ اسلام سے پہلے ان کا شمار مشرق و غرب میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔ ۲۱ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور حضرت عمرؓ کا خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ وصیت کی۔ ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباسؓ، علقمہؓ اور حمیر بن نفیر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۷۔ حضرت خالد بن ہوزہ | یہ ہوزہ عامری کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی حنظلہؓ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یہ غزائے کے پاس لڑے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی۔ یہ مؤلفۃ القلوب میں سے تھے۔ یہ خالد بن ہوزہ وہی ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے بیٹے حمزہ نامہ کہہ کر دیا تھا۔

۲۱۸۔ حضرت خباب بن الارت | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی ہے ان کو دور جہالت میں قید کر لیا گیا تھا۔ خزیمہ نامی عورت نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے اور یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہیں کفار نے دھمکتے ہوئے اسلام قبول کرنے پر سخت تکلیف پہنچائی۔ لیکن انہوں نے صبر کیا اور کفر میں اقامت پذیر نہ ہو گئے اور وہیں شہید ہوئے۔ ان کی عمر تیس سال کی ہوئی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۱۹۔ حضرت خبیب بن عدی | یہ عدی انصاری ادوی کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور انہیں غزوہ بدر میں قتل کر دیا گیا تھا۔ پھر ان کو مکہ معظمہ لایا گیا اور عمارت ابن عامر کے املاک نے ان کو خرید لیا اور انہیں خبیب نے بدر کے دن عمارت کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ عمارت کے بیٹوں نے ان کو اس لیے خرید لیا تھا تاکہ اپنے باپ کے بدر میں قتل کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے۔ پھر انہیں مقام یمامہ میں لے جا کر سولی پر چڑھا دیا اور یہ اسلام میں پیسے بخشے ہیں جن کو بھلاہ خدا میں سولی دی گئی۔ ان سے روایت حدیث عمارت بن بصرہ نے کی۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمارت کی کسی بیٹی سے استر ملے

بیا تاکہ وہ سوئے نہ ہار صاف کریں۔ پھر حضرت نجیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنی ران پر بٹھایا جب کہ وہ اتر ان کے ہاتھ میں تھا۔ بچے کی ماں اس بات سے بالکل بے خبر تھی۔ جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھبرائی اس کی گھبراہٹ اور بے چینی کو حضرت نجیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور فرمایا تم اس سے ڈرو ہی ہو کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا۔ ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا۔ معصوم بچے کی والدہ کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں نجیب سے بہتر کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ بٹھا میں نے نجیب کو زندانِ اسارت میں ایک روز دیکھا کہ ان کے ہاتھ میں تازہ انگوروں کا خوشہ ہے جس میں سے وہ کھا رہے تھے جب کہ وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور کہیں اس درخت کوئی پھل نہ تھا۔ اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رونق ہے۔ نجیب کو کھاتے دیکھا گیا ہے۔ جب حضرت نجیب کو قتل کرنے کے لیے گئے تو حضرت نجیب نے فرمایا۔ مجھے اتنی صلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ ان کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا اور حضرت نجیب نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور فرمایا کہ خدا کی قسم: اگر کفار یہ خیال نہ کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کے لیے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت نجیب نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی۔ اے اللہ! ان کفار کو ایک ایک شہید کر کے قتل کر دے اور ان سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔ اور پھر یہ دو شعر پڑھے:

فلنت اہالی۔ حین اقتل مسلما علی ای شق حکان فی اللہ مضحی

و ذلک فی ذات الالہ وان یشا ببارک علی اوصال شلو مشحون

جب سلمان ہونے کی حالت میں مجھے مولیٰ دی جا رہی ہے تو مجھے اس کی کوئی پروا کہ مجھے اللہ کی راہ میں قتل کرنے کے لیے کسی کوٹ پر پکھاؤا جائے گا۔ اور یہ سب تکالیف مجھے اللہ کے راستہ میں دی گئی ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو میرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دے۔

حضرت نجیب ان حضرات میں سے ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں صبر و استقامت کے ساتھ جان دینے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۰۔ حضرت ابو خراش | یہ حدرد اصلی صحابی ہیں۔ خراسان میں غلامِ مکہ اور راہِ غیر مشہور ہے۔ حدرد میں حار مغروح اور دال ساکن ہے۔

۲۲۱۔ حضرت خزیم بن الازہم | یہ اہلِ حرم کے صاحبزادے اور خدا دینِ عربین قاتلِ اسی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کیے جاتے ہیں اور ان کو خزیم بن قاتل کہا جاتا ہے۔ ان کا شمار شایروں میں کیا جاتا ہے اور بعض کے نزدیک کثرین میں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۲۲۔ حضرت خزیمہ بن ثابت | ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ یہ انصاری اوسی ہیں اور ذوالشہادین کے لقب سے جانے پہچانے جاتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گواہی کو پورا انساب یعنی دو

گواہوں کے برابر قرار فرما دیا تھا۔ مگر وہ ہمدان اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہونے رہے۔ جنگِ صلین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ اس جنگ میں جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو یہ تلواریزت کر شامیوں پر ٹوٹ پڑے اور جامِ شہادت نوش کیا۔ ان کے صاحبزادے عبد اللہ و عمارہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔ خزیمہ میں غلامِ معمر اور ذاء مغروح ہے۔ عمارہ میں معمر ہے۔

۲۲۳۔ حضرت خزیمہ بن جریجؓ
یہ جریج کے صاحبزادے ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ اسمعی ہے۔ ان سے ان کے بھائی جہان بن جریج روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کا شمار عرب کے سفرداروں میں ہوتا ہے۔ جریجی جم منترج اور ذرا سا کم ہے۔ بعض اصحاب حدیث جریجی جم کی زیر اور ذرا کمے مجھے کے کسر اور آخر میں یا سے تحتانی کے ساتھ پڑتے ہیں۔ یہ بعد اثنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے جم کے کسر اور ذرا کمے مجھ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور جہان اس کے حملہ کے کسر اور یا سے کسر کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۴۔ حضرت ابو حلاؤ
یہ صحابی ہیں۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں ہوں۔ ان کی حدیث سبکی بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو خردہ ابو غلہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی مومن کو دیکھو کہ اس کو دنیا کے بارے میں نہ مدح عطا کیا گیا ہے اور کم گئی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لیے کہ وہ حکمت رکھائے گا اور دوسری روایت حدیث اسی طرح کی ہے لیکن ابو خردہ اور ابو غلہ کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابراہیم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

۲۲۵۔ حضرت خلاؤ بن السائب
یہ سائب بن الحلالہ کے صاحبزادے اور غزوہ جی ہیں وہ اپنے والد محترم اور زید بن خالد سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے جہان بن واسع وغیرہ نے روایت کی ہے۔
۲۲۶۔ حضرت خنیس بن حذاقہ
یہ سبکی قریشی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے حضرت خضہ بنت عمر کے شہر تھے۔ یہ غزوہ بدر میں پھر غزوہ احد میں حاضر تھے جس میں ان کو ایک گھراؤم لگا اور وہ ناقابلِ برداشت ہو گیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس جہانی فانی کو ارواح کما۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ خنیس تصغیر ہے۔

صحابیات

۲۲۷۔ حضرت ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ
یہ ام خالد امویہ ہیں۔ خالد سعید بن عاص کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب مدینہ منورہ میں لائی گئیں تو ابھی کم عمر ہی تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے کچھ لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۲۸۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد
یہ خویلد بن اسد کی صاحبزادی قریشیہ ہیں۔ اعدات المؤمنین میں سے ہیں۔ پہلے یہ ابو ہالد بن زرارہ کی بیوی تھیں پھر ان سے عقیق بن عامر نے نکاح کیا۔ اس کے بعد ان کا نکاح آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال تھی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال تھی۔ اس سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اور نہ حضرت خدیجہ کی زندگی میں کسی عورت سے نکاح کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خدیجہ کی وفات ہو گئی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خاتون ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ایمان لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمام اولاد رسول کے حضرت ابراہیم جو کہ حضرت ماریہ قبطیہ کے بیٹن اطہر سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی۔ ان کی وفات ہجرت سے پانچ سال پہلے مکہ معظمہ میں ہو گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے چار سال قبل اور بعض نے تین سال قبل۔ اس وقت اعلانِ نبوت کیے ہوئے دس سال گزر چکے تھے۔

ان کی عمر سترہ سال کی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے ان کو مقام مجرب میں دفن کیا گیا۔

۲۲۹۔ حضرت خولہ بنت ثامر | یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصاریہ کی ہیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہیں۔ ان سے نعمان بن ابی العیاض زرقی نے روایت حدیث کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ میں بن بنی

مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قبیلہ کا لقب ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۰۔ حضرت خولہ بنت حکیم | یہ خولہ بنت حکیم ہیں جو حضرت عثمان بن مظعون کی بیوی ہیں۔ فخری صالح ہستی اور فاضل صحت تھیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ حضرت خولہ بنت قیس | یہ قیس کی صاحبزادی اور قبیلہ بنی قیس کی رہنے والی تھیں۔ ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مرقع پائی۔ ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت کی ہے۔ خربوذ میں خاد مضموم اور راساں ہے۔

۲۳۲۔ حضرت خنداء بنت حزام | یہ حزام ابن خالد کی صاحبزادی ہیں اور انصاریہ اسدیہ ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے حضرت ابوسریہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور دوسرے صحابہ نے

روایت حدیث کی ہے۔ خنداء میں خاد مضموم اور ذال ساکن ہے۔ حزام میں خائے مجہر مکسور اور ذال مجہر بغیر تشدید کے ہے۔

تابعین

۲۳۳۔ خارجہ بن زبید | یہ حضرت زبید بن ثابت انصاری مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور میل القدر تابعی ہیں۔ انہوں نے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کو پایا ہے۔ اپنے والد مضموم اور دوسرے

کہتے ہی صحابہ کرام سے انہیں صحابہ حدیث کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا شمار مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ میں ہوتا تھا۔ بڑے پختہ کار اور شاعر ہیں۔ ان سے زہری نے روایت کی۔ انہوں نے ۹۹ھ میں وفات پائی۔

۲۳۴۔ خارجہ بن حنظل | یہ خارجہ بن الصلت برجمی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ جو قیس کی ایک شاخ کا نام براجم ہے جس سے متعلق تھے۔ ان سے امام شعبی نے روایت کی ہے۔ اہل کوفہ کے نزدیک ان کی احادیث کا بڑا

اعتبار تھا۔

۲۳۵۔ خالد بن عبد اللہ | یہ خالد بن عبد اللہ واسطی عثمان ہیں۔ حسین وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے ہی صالح اور متقی انسان گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے آپ کو عین مرتبہ خرید لیا اور اپنے

دن کے برابر چاندی خیرات کی تھی۔ انہوں نے ۷۷ھ میں اسرجان فانی کو خیر باد کہا۔ بعض کے نزدیک ۸۲ھ میں وفات پائی انسان کی ولادت ۱۱۷ھ میں ہوئی تھی۔

۲۳۶۔ خالد بن معدان | ان کی کنیت ابو عبد اللہ شامی کاظمی ہے۔ یہ جس کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ستر صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اور یہ ملا د شام کے ثور دیوہ میں سے ہیں۔ مشکوٰۃ میں وفات

پائی اور ان کو مقام طرسوس میں دفن کیا گیا۔ خالد بن معدان مہم کے فوج میں کے سکون کے ساتھ ہے۔ والی مملکت پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۷۔ ابو خزیمہ | یہ ابو خزیمہ بن یحییٰ بن جحش الحارثی کے ایک شخص ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے

قبیری جیسے شخص تابعی نے روایت کی ہے۔ خزائن میں خاتمہ مکسور اور زائد پر مشتمل نہیں ہے۔

۲۳۸۔ **خشفت بن مالک** | یہ قبیلہ طے کے رہنے والے ہیں۔ یہ اپنے والد ماجد اور اپنے چچا اور عمر بن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زید بن جبر نے روایت کی ہے۔ خشفت میں خاتمہ مکسور اور سین ساکن ہے۔

۲۳۹۔ **ابوخلدہ** | یہ خالد بن دینار جسی سعدی بصری ہیں جو دروزی کا کام کیا کرتے تھے۔ ثقافت بابین میں سے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع نے روایت کی ہے۔ خلدہ خائے مجمر کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۴۰۔ **خیثمہ بن عبد الرحمن** | عبدالرحمن کے صاحبزادے ہیں اور ابوہریرہ جعفی کے پرستے ہیں۔ ابوہریرہ جعفی کا نام زید بن مالک ہے اور یہ خیثمہ کبار تابعین میں سے ہیں۔ ابوہریرہ سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی۔ حضرت علی اور عبداللہ بن عمر وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کیا کرتے تھے اور ان سے ائمہ منصفہ اور عمرو بن شمر روایت کرتے ہیں۔ دو لاکھ درہم کی مالیت کا سامان انھیں دراشت میں ملا جس کو انہوں نے علماء پر صرف کر دیا تھا۔ خیثمہ میں خاتمہ مفتوح آیا اور ساکن اور ثناء مفتوح ہے۔ سبرہ میں سین مفتوح اور دیا ساکن ہے۔

کفار

۲۴۱۔ **ابن نخل** | یہ عبداللہ بن نخل قبیلہ کا فر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا۔ اسے قتل کر دیا گیا۔ نخل خائے بنو اور طائے مملہ کے فتح کے ساتھ ہے۔

وال صحابہ

۲۴۲۔ **حضرت وحیۃ الکلبی** | یہ ذریعہ کلبی کے صاحبزادے اور عظیم مرتبہ صحابہ کرام میں سے ہیں۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمہ میں قیصر شاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے مسلمان ہونا چاہا مگر اس کے پاس کی ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہ ہو سکا۔ یہ وہی صحابی ہیں کہ بعض افہات حضرت جبریل علیہ السلام ان کی صورت میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دجی لاتے تھے۔ یہ ملک شام چلے گئے اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت تک وہاں رہے۔ اکثر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ دجیرہ مال کے کسر اور خائے مجمر کے سکون اور درختوں والی یاد کے ساتھ ہے اسی طرح متعدد محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دجیرہ دالی کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۴۳۔ **حضرت ابو الدرداء** | ان کا نام عمر ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہوئے اور درود آمد ان کی صاحبزادی ہیں۔ انھوں نے کچھ تاخیر سے دعوت اسلام کو قبول کیا اور اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صلح اور متقی مسلمان تھے اور بڑے سچے اور

اور صاحب حکمت عالم ہوئے ہیں۔ شام میں قیام پذیر رہے اور ۳۳۵ھ میں دمشق کے اندر وفات پائی۔

صحابیات

۲۴۳۔ حضرت ام الدرداءؓ | ان کا نام خیرہ ہے۔ یہ ابوہریرہؓ کی صاحبزادی ہیں۔ قیدِ اسلام کی رہنے والی ہیں۔ یہ حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ یہ بڑی فاضل اور عقل مند صحابیات میں سے ایک ہیں جو رسولِ نبیؐ صاحبِ رسلئے تھیں۔ نہایت عابدہ، متقی اور متبعہِ شفقت تھیں۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ ان کی وفات حضرت ابوہریرہؓ سے دو سال قبل ہو گئی تھی۔ انہوں نے ملکِ شام کے اندر حضرت عثمان غنیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں وفات پائی۔

تابعین

۲۴۵۔ داؤد بن الحصین | یہ حضرت عمر بن عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ مکرّم سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۳۵ھ میں اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۴۶۔ داؤد بن صالح | یہ صالح بن دینار کے صاحبزادے ہیں جو کعبہ کے حجاز میں پیدا ہوئے تھے اور انصار کے آزاد کردہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ مسلم بن عبد اللہ اور اپنے والد ماجد اور اپنی والدہ ماجدہ سے روایتِ حدیث کرتے تھے۔

۲۴۷۔ ابن الدیمی | ان کا نام ضحاک ہے۔ یہ یثرب کے صاحبزادے اور تابعی ہیں۔ ان کی احادیثِ مصغرہ میں مروج ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ دیکھی دال کے فقہ سے مشرب ہے۔ دیکھ کی جانب سے ایک پہاڑ ہے جو کربلا میں مشہور ہے اور یثرب میں فخر مشہور و یادگار اور ماضی ہے۔

۲۴۸۔ ابو داؤد الکوفی | ان کا نام یقیع ہے۔ حادثِ نینا کے صاحبزادے اور کوفی ہیں۔ حضرت عمران بن حصینؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں اور ان سے روایت کرتے دیکھ شریک اور سفیان ثوریؓ ہیں۔ محدثین کے نزدیک متروک ہیں کیوں کہ رفض کی طرف مائل تھے۔ ان کا ذکر کتاب العلم میں آتا ہے۔

ذال صحابہ

۲۴۹۔ حضرت ابو ذر الغفاریؓ | ان کا نام حبیب ہے۔ بنوہ کے صاحبزادے ہیں۔ میں تعلیم المرتبت، تبارک الدین اور صاحبِ برکت، صحابہ کرام میں سے ہیں۔ کچھ کثر میں شروع اسلام لائے والوں میں سے ہیں۔ ان کے صفاتِ مشہور ہے کہ یہ ایمان لائے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں۔ اپنی قوم میں واپس آ گئے تھے اور ایک مدت تک ان کے پاس رہے غزوہٴ خندق کے بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر خدمت ہو گئے پھر مقامِ مدینہ میں قیام پذیر رہے۔

اور ہمدانی ہی سلسلہ کے اندر غناقت عثمانی کے زمانہ میں وفات پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بشت سے پہلے بھی مہاجرین
خاندانی میں وقت گزارتے تھے۔ ان سے بے شمار صحابہ اہل بیت ہیں۔ روایت حدیث کی ہے۔

۲۵۰۔ حضرت ذوالنجر | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جیسے کہ تفسیر دیگر نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار شاہینوں
میں کیا جاتا ہے اور ان کی احادیث ان ہی میں ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ حضرت ذوالیہدین | یہ قبیلہ بنی سلیم کے ایک فرد ہیں۔ ان کو خرقا بھی کہا جاتا ہے۔ صحابی اور حجاز کے رہنے والے ہیں۔ جس
خاندانی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سیر کر گیا تھا اس میں یہ موجود تھے۔ الخرقا غنائے ہجر کے کسبہ والے
مذہب کے سکون اور بانی موصوفہ کے ساتھ ہے۔

کفار

۲۵۲۔ ذوالسویین | یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہو گا جس کے مشفق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمدانی کہ وہ خاندان کعبہ کو ہند
کرے گا۔

راع صحابہ

۲۵۳۔ حضرت رافع بن خدیج | ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حادثی انصاری ہیں۔ جبکہ اُحد میں ان کو تیر لگا جس پر نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز تمہارے اسی تیر کا گواہ ہوں۔ ان کا یہ زخم بڑا بگ
بن مران کے لڑا بگ چلا۔ سدر میں مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ چھاسی سال کی عمر پائی۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے
روایت حدیث کی ہے۔ غنیہ کا غنائے ہجر کے فتح، مال کے کسب اور آخر میں جیم ہجر کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ حضرت رافع بن عمرو | یہ رافع بن عمرو غفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے عبد اللہ بن العاص نے
روایت حدیث کی ہے۔ اگلے قمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ حضرت رافع بن مکیث | یہ قبیلہ جفیفہ کے رہنے والے ہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان سے ان کے
صاحبزادے ہلال اور عمارت روایت کرتے ہیں۔ مکیث میں یم کا لقب، کاف کا کسبہ۔
اور وہ نقطوں والے ہائے کا سکون آخر میں ثلثے مشرف ہے۔

۲۵۶۔ حضرت رافع اسلم | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے زیادہ کنیت مشہور ہے۔
یہ قبیلہ بنی سہل سے ہے۔ پہلے حضرت عباس کے غلام تھے۔ انہوں نے ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت
میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حضرت عباس کے اسلام کی بشارت دی گئی تو آپ نے اسی غرضی میں
انہیں آزاد کر دیا۔ انہوں نے غزوہ بدر سے پہلے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔
ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند روز قبل ہوئی۔

۲۵۷۔ حضرت ربیع بن الریح | یہ ربیع بن الریح اسدی کا نسب ہیں۔ ان کی احادیث بصریوں میں مروج ہیں۔ قیس بن

تہذیب ان سے روایت کرتے ہیں۔ الا یہ کہ مجزہ کے فضہ سین کے فقہ اور آخری وال اور بارہ و ذیل مشہد ہیں۔

۲۵۸۔ حضرت ربیعہ بن الحارث | یہ عمارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے صاحبزادے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کو شرف صحبت و روایات حاصل ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور

خلافت میں سترہ برس اس جہان فانی کو احوال کا۔ ان کے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلا غنہ جس کو میں معاف کرتا ہوں ربیعہ بن حارث کا ہے اور یہ اسی لیے فرمایا کہ وہ دو جہالت میں ربیعہ کے ایک صاحبزادے جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ کو چھڑ دیا۔

۲۵۹۔ حضرت ربیعہ بن عمرو | یہ عمرو جوشی کے صاحبزادے ہیں۔ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ یہ راہنہ کے خدو ج کے دوز قتل کر دیے گئے۔

۲۶۰۔ حضرت ربیعہ بن کعب | یہ کعب کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو خاس اسلمی ہے۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں کیا جاتا ہے۔ اصحابِ حق سے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم بھی رہے اور قدیم صحابہ کرام میں سے ہیں اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے تھے۔ انہوں نے سترہ برس اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۶۱۔ حضرت ابو زین | ان کا نام قتیض ہے۔ یہ عمار بن صبرہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر حرف لام کے تحت آئے گا۔

۲۶۲۔ حضرت رفاعہ بن رافع | ان کی کنیت ابو معاذ ہے۔ یہ ذوق انصاری ہیں یہ غزوہ بدر، غزوہ احد اور بدر سے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جنگ جمل اور جنگِ صفین میں بھی شریک تھے۔ حضرت معاذ کے دور خلافت کے آغاز میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبید اللہ معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خالد ان سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔

۲۶۳۔ حضرت رفاعہ بن سہال | یہ سہال قرظی کے صاحبزادے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کو تین علاتیں عے دی تھیں۔ پھر عبد الرحمن بن الزبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی ہے۔ سہال میں سین کا کسر ہے اور ایک قول میں فتح ہے۔ سیم ساکن اور واؤ تھیر شدہ ہے۔ الزبیر میں فاء مفتوحہ اور باء مکسور ہے جب کہ بعض نے زاء کا ضمہ اور باء کا فتح پڑھا ہے۔ حضرت رفاعہ اہل انصاریہ میں سے تھے۔

۲۶۴۔ حضرت رفاعہ بن عبد المنذر | یہ انصاری ہیں۔ ان کی کنیت ابو بابر ہے۔ ان کا ذکر حرف لام میں آئے گا۔

۲۶۵۔ حضرت رکانہ بن عبد یزید | یہ ہاشم بن عبد المطلب قرظی کے صاحبزادے ہیں۔ یہ بڑے طاقتور پہلوان تھے ان کی عادت جماعہ میں تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ سترہ برس میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایتِ حدیث کی ہے۔ رکانہ میں راہ مضمر اور کاف غیر مشدوب ہے۔

۲۶۶۔ حضرت ابو رستم | یہ رفاعہ بن بشری کے صاحبزادے اسرار القیس کی اولاد میں سے تھے۔ بعض نے کہا کہ زید بن سنانہ بن قیس کے بیٹے تھے اور ان کے والد کے نام میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام رفاعہ اور بعض زید بن سنانہ بتاتے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔ اباہن قیظ نے ان سے روایت کی ہے۔ رشتہ میں راہ مفتوح، میم ساکن اور ثا مفتوح ہے۔

۲۶۷۔ حضرت روفیع بن ثابت | یہ ثابت بن مکن کے صاحبزادے اور انصاری ہیں لیکن ان کا شمار مصر میں کیا جاتا ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ان کو قلعہ میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر کر دیا تھا۔ ان کی وفات بصرہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ شام میں ہوئی۔ ان سے عیسیٰ بن عبد اللہ اور دوسرے لوگوں نے روایت حدیث کی ہے۔ روفیع رافع کی تصغیر ہے اور عیسیٰ میں حاد اور نون دونوں مفتوح اور شین ساکن ہے۔

۲۶۸۔ حضرت ابو ریحانہ | یہ شعلہ بن زید کے صاحبزادے ہیں۔ جو قرطبہ سے انصاری ہیں یعنی انصار کے حلیف ہیں۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ یہ بھی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آغا و گدہ ہیں۔ ان کی صاحبزادی حضرت ریحانہ ہیں جو بڑی عابدہ فاضلہ اور تارک الدنیاء ہیں یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی۔

صحابیات

۲۶۹۔ حضرت الریح بنت معوذ | یہ معوذ کی صاحبزادی اور انصاری سے ہیں۔ بڑی عزت والی خاتون ہیں۔ ان کی احادیث اہل مدینہ اور اہل بصرہ کے ہاں مروج ہیں۔ الریح میں راہ مضمر، باو مفتوح اور یا تشدید کے ساتھ مکسود ہے۔

۲۷۰۔ حضرت الریح بنت النضر | یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی اور عائشہ بن مسروقہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک انصاری کی چھوٹی، الریح بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابیات کے ذیل میں آتا ہے وہ ریحہ بنت ابی اوسہ ہیں۔ صحیح ہے۔

۲۷۱۔ حضرت الریحاء | ان کا نام اُمّ سلیم ہے اور عثمان کی صاحبزادی تھیں۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ ماجدہ ہیں۔ ان کا ذکر حدیث میں آئے گا۔

تابعین

۲۷۲۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن | یہ جلیل القدر تابعی اور مدینہ منورہ کے مسند نقاد میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن زید سے احادیث سن کرتے تھے اور ان سے سفیان ثوری اور امام مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ مسئلہ میں انہوں نے اس جہان فانی کو غیر یاد کیا۔

۲۷۳۔ ابو رجاء | ان کا اسم گرامی عمران بن قسیم عبادی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری سیات طیبہ میں ہی المولیٰ

اسلام قبول کر لیا تھا لیکن زیارت کا شرف حاصل نہ کر سکے۔ یہ بڑے عالم باعمل، سن رسیدہ بزرگ اور مابین قرأت سے جوئے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہ صحابہ کرام سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ یہ شیعہ ہیں، فردی یحییٰ ہوئے تھے۔

کفار وغیرہ

۲۴۴۔ ابو رافع بن حریق | اس کا نام عبد اللہ ہے اور مدینہ کے تاجروں میں سے تھا۔ اس کا ذکر باب الحجرات کے اندر حدیث میں آیا ہے۔ حقیقی میں عام مضموم اور پہلا قاف مفتوح ہے۔

۲۴۵۔ رعل بن مالک | یہ مالک بن عوف کا بیٹا اور ان ذاتین قرآذنیہ میں سے تھا جن کے لیے ایک جیسے نمک درل لٹھنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرأت میں بربادی کی دعا فرمائی اور جن پر لعنت بھیجتے رہے تھے۔ رعل میں را کمسور اور میں ساکن ہے۔

زاع صحابہ

۲۴۶۔ حضرت زاہر بن الاسود | یہ زاہر بن اسود اسلمی ہیں۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔ یہ کوفہ میں مقیم رہے اور ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۴۷۔ حضرت الزبیر بن العوام | ان کی کنیت ابو عبد اللہ قرظی ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت صفیہ، عبد المطلب کے صاحبزادہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھوپھی ہیں۔ یہ اور ان کی والدہ ماجدہ شروع ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اس وقت ان کی عمر سو سال کی تھی۔ اس پر ان کے چچانے دھن میں سے ان کا دم گھوٹ کر نکلیت پہنچائی تاکہ یہ اسلام پھیلے۔

وہیں مگرا انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔ انہوں نے سب سے پہلے توار اللہ کے راستے میں سوچی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں ڈٹے رہے اور یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ان کا قلب اور رنگ گورا تھا۔ بدن پر گوشت کم تھا۔ ان کے بدن پر بہت زیادہ بال تھے۔ ہلکے رخساروں والے تھے۔ ان کو تمام مسلمانوں میں جو بھوک سر زمین میں ہے عمر دیں جو روزے شیعہ میں شیعہ کر دیا تھا۔ انہوں نے پورے تھو سال کی عمر پائی۔ اقول دادی صباح میں دفن کیا گیا۔ پھر بصرہ کی طرف منتقل کیے گئے اور وہاں ہی ان کی قبر کا ہونا مشہور ہے۔ ان کے دونوں صاحبزادے عبد اللہ اور عروہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۴۸۔ حضرت الزبیدی | یہ زبیدی ہیں زائے بصرہ کے پیش ادا بنے مرہ کے ساتھ۔ ان کی نسبت زبیدی کی طرف کی جاتی ہے۔ ان کا نام تبصر بن سعد بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا صحابہ کرام میں سے ہونا محقق نہیں ہے۔

۲۴۹۔ حضرت ذرارہ بن ابی ادنی | یہ ابی ادنی کے صاحبزادے اور صحابی ہیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

۲۵۰۔ حضرت ذرار بن عامر | یہ عامر بن عبد القیس کے صاحبزادے ہیں۔ وہ عبد القیس میں شامل ہو کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ ان کی حدیث اہل بصرہ میں منقول ہیں۔

۲۸۱- حضرت ابو زبیر انصاری | ان کا شمار شامیوں میں کیا جاتا ہے۔

۲۸۲- حضرت ابو زبیر الانصاری | انہوں نے اپنے حافظے سے آنحضرت کے حدیث مبارکہ میں قرآن پاک کو بھی کیا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے سعید بن مسیر اور بعض نے قیس بن المسکین بتایا ہے۔

۲۸۳- حضرت زبید بن الحارث | یہ عادت حدیث کے عاجز اور سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ کے پاس ٹوٹن بھی رہے۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ حدیث میں صاف مضمون ہے اور دال حملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۸۴- حضرت زبید بن لبید | یہ لبید کے عاجز اور سے ہیں۔ ان کی کثیت ابو جعدا حدیث ہے۔ انصاری حدیث میں تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کو حضرت عتہ کا گورنری بنایا گیا تھا۔ ان سے عتہ بن مالک اور ابو دہانہ نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں انہوں نے وفات پائی۔

۲۸۵- حضرت زبید بن ارقم | ان کی کثیت ابو عمرو ہے۔ یہ انصاری غزوی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ کوفیوں کی خدمت میں حضور نے روایت کی ہے۔

۲۸۶- حضرت زبید بن ثابت | یہ انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاتب ہیں۔ جب مدینہ منورہ میں آئے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ ان کا شمار بکلیل القند صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے تدوین قرآن مجید میں بڑا حصہ لیا۔ انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے در خلافت میں قرآن پاک کی کتابت کا فریضہ بھی سرانجام دیا اور قرآن پاک کو صحیح سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔ مدینہ منورہ کے اندر شکستہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا اور انہوں نے چھپیں برس کی عمر پائی۔

۲۸۷- حضرت زبید بن الحارث | ان کی کثیت ابو اسامہ ہے۔ ان کی والدہ ماجدہ سعدی بنت ثعلبہ بن جویہ بن منہ سے تھیں۔ ان کی والدہ انہیں نے کراچی قوم کے پاس گئیں تو بنی منہ بنی جریر کے ایک لشکر نے ان کے قبیلے پر چھاپہ مارا اور جب ان لوگوں کا گزند بنی منہ کے ان گھروں پر ہوا جو ان کی نساء والوں کے تھے تو وہ حضرت زبید بن حارثہ کو اٹھا کر لے گئے جب کہ ان کی عمر آٹھ سال تھی اور حکاکہ کے بازار میں فروخت کرنے کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ حکیم بن حزام بن خریطہ نے انہیں چار سو درہم میں اپنی بھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد کے لیے خرید لیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکان میں آئیں تو انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہبہ کر دیا گیا۔ جب ان کے خاندان والوں کو علم ہوا تو ان کا والد حارثہ اور ان کا چچا کعب دونوں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور نصیر سے کہا انہیں لے جانا چاہا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت زبید کو پرہیزگار سے دیا کہ چاہو میرے پاس رہو اور چاہو تو اپنے گھر والوں کے ساتھ چلے جاؤ۔ حضرت زبید نے اپنے باپ اور چچا پر رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے ممانعت کو ترجیح دی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے

احسانات ان پر والدین سے بھی بڑھ کر تھے، جنھیں حضرت زید فراموش نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے بعد سرورِ کون و کون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انھیں مقامِ محرم سے لگے اور حاضریٰ کو مخاطب کر کے فرمایا: ۱۔ لوگو! گواہ رہنا کہ میں نے قید کو اپنا بیٹا بنا لیا ہے۔ اس پر یہ میرا وارث ہے اور میں اس کا وارث ہوں۔ چنانچہ اب انھیں زید بن حارثہ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ کرمِ الہی نازل ہونے لگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ سے پاکوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو کیوں کہ ایسا کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے۔ چنانچہ اس وقت سے انھیں زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ عمریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دس سال چھوٹے تھے جبکہ دوسرے قول کے مطابق بیس سال چھوٹے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے دائرہ اسلام میں آئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی آزاد کردہ باندی حضرت آمنہ امین سے ان کا نکاح کر دیا جن سے حضرت اسلم بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تھے۔ پھر حضرت زید کا نکاح حضرت زینب بنت جحش سے ہوا لیکن زیادہ عرصہ نجابت نہ ہو سکا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھے۔ انھیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ صحابہ کرام میں سے صرف ان کا اسم گرامی قرآن مجید میں آیا گیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

فلم یکن فی زید منہا و حللنا
 ذوی جنحکھا
 جب زید نے اپنی خوشی پوری کرنی تو ہم نے اس کو رت
 کا نکاح اسے مجرب: تم سے کر دیا۔

جمادی الاولیٰ ششہ میں یہ غزوہ مکرہ کے اندر لشکر اسلام کو امیر کی حیثیت میں دشمنان اسلام سے لڑا رہے تھے کہ شدید گرمی لگے۔ اس وقت ان کی عمر پچیس سال تھی۔ ان کے صاحبزادے حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرات نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے۔

۲۸۸۔ حضرت زید بن خالد
 یہ قیدِ جہنم کے فرو تھے اور کوڑیوں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ عمر عزیز کی پچاسی منتر میں طے کرنے کے بعد وہیں ششہ میں وفات پائی۔ ان سے حضرت انس اور عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۸۹۔ حضرت زید بن خطاب
 یہ قرشی مدوی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھٹے بھائی ہیں۔ ان کا شمار صحابہ جریٰ میں میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق کے دورِ خلافت میں جنگِ ینا کے اندر مسیحہ کذاب کے لشکر سے لڑتے ہوئے جاں شہادت نوش کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۹۰۔ حضرت زید بن سہل
 یہ نام کی نسبت اپنی کنیت ابوطم کے ساتھ زیادہ مشہور ہوئے۔ ان کا ذکر حروف ط کے تحت آئے گا۔

صحابیات

۲۹۱۔ حضرت زینب بنت جحش
 یہ جحش کی صاحبزادی اور اسماءات المؤمنین میں سے ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام امیہ ہے جو عبدالمطلب کی صاحبزادی اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچھی ہیں۔ یہ زید بن حارثہ کی بیوی تھیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے۔ حضرت زید بن حارثہ نے انھیں طلاق دے دی تھی۔ اس کے بعد

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مشرکوں میں ان سے نکاح کیا تھا۔ حضرت زینب تمام ازواج مطہرات میں سے حضور کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں۔ ان کا پہلا نام ”ہرہ“ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کی شان میں فرماتی ہیں ”کوئی عورت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہتر دین میں نہیں ہے۔ یہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی ہیں جن کا میں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے جان کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جان نڈانے والی ہیں۔ یہ سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ قربت رکھنے والی ہیں۔ سب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں۔ مہینہ مندرہ کے اندر سترہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کا اللہ بعض نے کہا ہے کہ سترہ میں۔ انہوں نے تریچین سال کی عمر پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۲۹۲۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ
ام سلمہ جہاد زوجہ مطہرات میں سے ہیں ان کا نام بھی ”ہرہ“ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ام سلمہ رکھ دیا یہ مکہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ عبداللہ بن زید کے اندر میت میں رہیں۔ اپنی دوسری سب سے زیادہ قند کو جاننے والی ہیں۔ ایک ہجرت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ واقعہ ”حرقہ“ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۳۔ حضرت زینب بنت عبداللہ
یہ عبداللہ بن معاویہ کی صاحبزادی اور قید خانہ کعبہ کی رہنے والی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی ہیں۔ ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابوسیدہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

تابعین

۲۹۴۔ زبیر بن عدی
یہ مدی کے صاحبزادے اور عبداللہ بن زید کے تلامذہ تھے اور تابعین ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری نے روایت کی ہے۔ سترہ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۵۔ زبیر العربی
یہ لیبی اور لیبی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقہ روایت کرتے ہیں۔
۲۹۶۔ ابو الزبیر
ان کا نام محمد بن اسلم ہے۔ مکہ معظمہ کے رہنے والے ہیں۔ آزاد کردہ ہیں۔ عجم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ مکہ معظمہ کے تابعین میں سے ہیں۔

۲۹۷۔ زبیر بن حبیش
یہ مدی کوئی ہیں ان کی کنیت ابو حریم ہے۔ انہوں نے مدینہ جہالت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور اتنے ہی زمانہ اسلام میں یہ مکہ عراق کے ان بہت بڑے قراء میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہیں احادیث سننے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے تابعین اور غیر تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ زر زائے جو کے کسرہ اور رائے مغلہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔ حبیش میں حائے مغلہ پر مشتمل

اور یائے محمدہ پر زبر اور و ف قطریں والی یاد ساقی ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۸۔ زرارہ بن ابی اوفیٰ | ان کی کنیت ابو جاسب برقی ہے۔ بصرہ کے قاضی تھے۔ صحابہ کرام سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں انہوں نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ دریافت کیا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کہ کر ان کو نے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نزدیک زیادہ محبوب ہیں۔ فرمایا اللہ اللہ اللہ اللہ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرتحل کیا ہے۔ فرمایا کہ صاحب قرآن مجید ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھنا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اقل کسی پچاس سے۔ ان سے حدیث وہ اور عوف نے روایت کی کہ انہوں نے ایک روز امامت کرائی اور نمازیں قیادۃً اقلتہن فی النفلین پڑھا اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۲۹۹۔ ابو زرعم | ان کا نام عبداللہ ہے، عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں۔ مقام مدینہ کے رہے والے ہیں۔ ایک بڑی جماعت سے انہوں نے احادیث کو روایت کیا ہے اور ان سے عبداللہ بن عمر بن مسلم روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں۔ تابعی امتداد اور ثقہ ہیں۔ حدیث کے علم و مشائخ سے ہیں۔ جرح اور تعدیل کے جاننے والے تھے بہت حد میں ولادت ہوئی اور مقام مدینہ کے اندر ۲۹۹ میں وفات پائی۔

۳۰۰۔ زمیل بن عباس | یہ اپنے مرنے کی عروۃ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یزید بن ابیہاد نے۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۳۰۱۔ الزہری | یہ زہری زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جہاں کے جراح تھے۔ اسی وجہ سے یہ زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے۔ عبداللہ بن عمر کے صاحبزادے ہیں اور عیسیٰ بن ابیہاد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں۔ مدینہ منورہ کے جراح و علمائے مدینہ سے ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ ان سے قتادہ، مالک بن انس اور ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ فرماتے ہیں۔ مجھے اس زمانہ میں زہری سے بڑا عالم نظر نہیں آیا۔ محکول سے دریافت کیا گیا کہ ان علماء میں سے ان کو آپ نے دیکھا ہے کہ ان زیادہ عالم ہے۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کوئی ہیں۔ فرمایا کہ ابن شہاب ہیں۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا فرماتے ہیں ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان المبارک کے مہینے کے اندر ۳۰۱ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۰۲۔ زہرہ بن عبد | یہ عبد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عقیل ہے۔ یہ قرشی اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن شہام سے احادیث کو روایت کیا ہے۔ ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۳۰۳۔ زہیر بن معاویہ | ان کی کنیت ابو عیثمہ حمینی ہے۔ یہ کوئی ہیں اور جزیرہ میں قیام پذیر رہے۔ یہ حافظ حدیث اور ثقہ ہیں۔ ابو اسحق ہمدانی اور ابو الزہیر سے حدیث کو سننے والے ہیں۔ ان سے ابن المبارک اور یحییٰ بن یحییٰ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا ذکر کتاب الزکوٰۃ میں آتا ہے۔ ۳۰۳ میں وفات پائی۔

۳۰۴۔ زبیر بن حدیر | ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں۔ کوئی اور تابعی ہیں۔ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت علیؓ سے احادیث سننے کا شرف انہیں حاصل ہے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں عیسیٰ بن شہام

ہیں۔ حدیچاٹے حملہ کے پیش اور دال حملہ کے زیر، یا سائے حتمانی کے سکون اور دال حملہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۵۔ زید بن اسلم | ان کی کنیت ابواسامہ ہے۔ یہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ، مدنی اور حلیل القصد تابعین کرام میں سے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے سفیان ثوری، ایوب سفیانی اور مالک، ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے ۳۱۰ھ میں اس جانب فانی کو خیر باد کہا۔

۳۰۶۔ زید بن طلحہ | ان سے سلمہ بن صفوان زرقی روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارے میں اخذ کی ہے۔

۳۰۷۔ زید بن کعب | یہ کعب کے صاحبزادے عروہ بن ابی اناس کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔ تابعی ہیں۔ ابوبکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کعب تصنیف کا صنف ہے۔

۳۰۸۔ زید بن سحبی | یہ دمشق میں۔ امام ابوالاسی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد احمادی نے روایت کی ہے۔ یہ ثقہ ہیں۔

تابعات

۳۰۹۔ زینب بنت کعب | یہ حضرت کعب بن بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی اور انصار کے نبی سالم بن عوف کے خاندان سے تابعی غوثین سے تھیں۔

سین صحابہ

۳۱۰۔ حضرت سالم بن عبید اشجعی | اصحاب صفہ سے تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ بلال بن رباح وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۱۱۔ حضرت سالم بن معقل | یہ ابو حذیفہ بن قیس بن ربیعہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ملک فارس میں مقام اصطخر کے رہنے والے ہیں۔ آزاد شدہ صحابہ کرام میں نہایت درجہ فاضل ہی نہیں بلکہ افضل عاکرم میں سے تھے۔ ان صحابہ میں یہ اہمیت حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم ان چار افراد میں سے کسی ایک سے حاصل کرو۔ ان کے نام عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، سالم بن معقل، معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) ہیں ان کا شمار بدری صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ (یعنی مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ابو حذیفہ کی بیوی کے آزاد کردہ تھے۔ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہے کہ یہ مسجد قبلہ میں امامت کے فرائض انجام دیتے تھے جب کہ مقتدریوں میں بشمول حضرت ابوبکر صدیقؓ بہت سے اور صحابہ بھی شامل تھے۔ ان کی امامت کی گنجی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس خدا سے بزرگ و بزرگ شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے قائدین کو پیدا فرمایا۔)

۳۱۲۔ حضرت سائب بن خلاد | ان کی کنیت ابوسلمہ تھی سلفہ میں وفات پائی۔ ابن خلاد اور عطار بن ساروان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ دجگہ بدر میں شریک تھے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ

عمر کے بعد حکومت میں گورنر رہے۔ ابو نعیم نے ان کا بہن وفات پائی۔

۳۱۳۔ حضرت سائب بن یزیدؓ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حاضر ہوئے۔ ان سے امام زہری اور محمد بن یوسف نے روایت کی ہے۔

ایک مرتبہ بیماری کی حالت میں اپنی خانہ خان کے ساتھ خدمت بری میں آئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست شفقت رکھا اور دعائے صحت کی۔ انہیں عنانہ دوسرے نبی کے پیچے کا شرف حاصل ہوا۔ صبر و صبر کی نوابت بھی نصیب ہوئی۔ محمد بن نے ان کا بہن وفات پائی۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہ میں سب سے آخری فرد ہیں۔

۳۱۴۔ حضرت بسرہ بن معبدؓ یہ بسرہ بن معبد صحابی ہیں۔ ان کا شمار معری صحابہ میں ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے ربیع نے روایت کی ہے۔ بسرہ بن سبین مشورہ ہے۔

۳۱۵۔ حضرت سراقہ بن مالکؓ مدینہ میں آمد و رفت رکھتے تھے۔ مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مشورہ شعرار میں سے تھے۔ مدینہ کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ہجرت کے موقع پر اونٹوں کے لالچ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تعاقب کیا اور گھوڑے کا زمین میں وضو جانے والا واقعہ انہیں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ سراقہؓ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دروغ گفتاری میں انتقال ہوا۔ بعض مہاجرین کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کے بعد وفات پائی۔

۳۱۶۔ حضرت سعد بن عبادہؓ ابو ثابت کہتے تھے۔ بارہ نقباء میں سے ہیں۔ انصار کے سرکاروں میں شمار ہوتے ہیں۔ شان و شوکت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ بہت سے صحابہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ڈھائی سال بعد ۱۵ھ میں سرزمین شام کے اندر ان کا انتقال ہوا۔ دوسری روایت کے مطابق سراقہؓ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دروغ گفتاری میں انتقال ہوا۔ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ یہ جہل خانہ میں مردم پرستے جگے حبیب دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم ہنر ہو چکا تھا۔ ان کے قتل کے بعد ایک نویدہ آواز سنی گئی جس میں کہی گئی کہ اے نبی کریمؐ ہم نے خندق کے سردار سعد بن عبادہؓ کو قتل کیا ہے۔ ہم نے ان کے قلب پر تیر چلائے جو خطا نہ گئے۔ کہا جاتا ہے کہ انہیں کسی بن نے شہید کیا تھا۔

۳۱۷۔ حضرت ابوسعید سعد بن مالکؓ اپنی کثرت ابوسعید مدنی سے زیادہ مشہور ہیں۔ صاحب علم، فہیم فطین اور حافظ قرآن کریم تھے۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ نوے سال کی عمر پا کر شہید ہوئے۔ وفات پائی۔

۳۱۸۔ حضرت سعد بن معاذؓ یہ معاذ کے صاحبزادے ہیں۔ انصار کے قبیلہ اسلم کی شاخ اوسی سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ اول و ثانی کے درمیان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اندر اسلام لائے۔ ان کے شرف یہ اسلام ہونے پر ان کے تمام خاندان و اولاد اور قبیلہ نبی عبد الاصل کے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ انصار میں اس قبیلہ کو یہ انفرادیت حاصل ہے کہ یہ قبیلہ اجتماعی طور پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ جناب سعد کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سید الانصار کا خطاب دیا۔ قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کیے جاتے تھے۔ جبل القدر اور اکابر صحابہ کرام میں سے ہیں۔ انہیں غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جنگ خندق میں ان کی شہ رگ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ماہ بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ شہ کا ہے۔ انہوں نے سینتیس سال کی عمر پائی۔ جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔

صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے۔

۳۱۹۔ حضرت عبد بن ابی وقاصؓ سے ہیں جنہیں اس دنیا کی زندگی ہی میں زبانِ نبویؐ نے جنت کی بشارت دی۔ یہ سترہ سال کی عمر میں

اسلام لائے۔ حضرت سعد خود فرماتے ہیں میں اسلام لانے والوں میں تیسرا فرد ہوں۔ اور اسلام کی راہ میں سب سے پہلا تیرہ سال کی عمر میں سے چلایا گیا تھا۔ تمام غزوات میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے۔ اللہ اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی۔ سب ان کی بددعا سے خوف کھاتے تھے اور ان سے دعائے خیر کی توقع کرتے تھے۔ اور یہ سب کچھ ان الفاظ کا کرشمہ ہے جو ان کے حق میں زبانِ رسالت سے نکلے تھے۔ نبی کریم علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے چلائے ہوئے تیر کو نشانہ پر پہنچا اور ان کی دعا کو قبولیت عطا فرما۔ یہ ان خوش نصیب انسانوں میں سے ہیں جن سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خدا کے اجر و امان اور مہربانی سے ان کے دل پر نورانی قیام ہے۔ یہ سترہ سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کلمات فرمائے ہوں۔ جنابِ سعد کتنا تعداد رکھ گئے ہوئے ہیں وہ لے گئے۔ رنگ گندمی اور جسم پر زیادہ بال تھے۔ مقامِ عتیق میں جو مدینہ منورہ سے قریب ہے اپنے گھر میں وفات پائی۔ وہاں سے مدینہ طیبہ تک جنازہ کندھوں پر لایا گیا۔ گورنر مدینہ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مقامِ بقیع میں دفن کیے گئے۔ یہ واقعہ ششہ میں پیش آیا۔ ان کی عمر تقریباً ستر سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں ہوئی۔ حضرت عمر و عثمان کے دورِ خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ ان سے صحابہ و تابعین کی تیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۲۰۔ حضرت سعید بن حرثؓ یہ مدینہ قریشی مخزومی ہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعد میں کوفہ اگر مستقیم ہو گئے اندوہیں اُسودہ خاک ہو گئے۔ عاقبت ابنِ عبدالبر کا کنا ہے کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے ان کے بھائی عمرو بن حرث روایت کرتے ہیں۔ ربیع بن ثور کا کنا ہے کہ یہ داندِ مہر کے مرنے پر شیعہ ہوئے۔ یہ اپنی بھائی عمرو بن حرث سے عمری بڑے تھے۔

۳۲۱۔ حضرت سعید بن الربیعؓ یہ انصار کے قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا دستہِ معرعات حضرت عبدالرحمن بن عوف سے استوار کر لیا تھا۔ حضرت زید بن خطاب کے ساتھ ایک قبر میں دفن کیے گئے۔

۳۲۲۔ حضرت سعید بن زیدؓ یہ نضہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابواحمد ہے۔ مدنی قریشی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور قدیم الاسلام بھی۔ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ غزوہ بدر میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ قریشی لشکر کے فلولے قافلے کی اطلاعات کا حصول ان کی ذمہ داریوں میں سے تھا۔ میدانِ جنگ میں مصروفیت پر کار کرتے۔ بدری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی کنیت سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہمیشہ جنابِ فاطمہ کے شوہر تھے۔ اور سی فاطمہ رضی عنہا کی وجہ سے علی علیہ السلام ہوئے۔ ان کا عیال اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ باقاعدہ رنگ گندمی تھا۔ ششہ میں ستر سال کی عمر میں داد کی عتیق میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون

ہوئے۔ ان سے ایک بڑی جماعت نے سعادت کی ہے۔ (بعض مؤرخین نے وقت وفات ان کی عمر تیس سال بتائی ہے مستجاب اللہ عزات صحابہ میں سے تھے۔ ایک خاقان سے قطعہ زمین کے سلسلہ میں تاجپاتی ہوئی تو اس کی زیادتیوں کے باعث آپ نے اس کے حق میں دُعا فرمائی جو بارگاہ الہی میں قبول ہوئی۔ جنگ ہمدان کے موقع پر مدینہ طیبہ میں موجود تھے، اس سے شرکت نہ کر سکے۔ بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے اور ہر موقع پر نبی علیہ السلام کی پیروی کرتے رہے۔)

۳۴۳۔ حضرت سعید بن سعد [والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے شریک اور ابوامر بن سہل شامل ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے یمن کے گزرنے سے تھے۔]

۳۴۴۔ حضرت سعید بن العاص [شرقا و غربا میں سے ہیں۔ ہجرت کے سال وراثت تیرہ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے حضرت ابوبکر کی کتابت قرآن کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ ان میں بھی شامل تھے خلافت عثمانی کے بعد میں کوفہ کے گزرنے سے۔ طبرستان کی جنگ میں قائمہ لشکر کے فرائض انجام دے رہے تھے اور فتح پائی۔ ۱۹ھ میں وفات پائی۔ طرح مکہ سے پہلے اسلام لائے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ کے بازار کا نگران مقرر فرمایا تھا۔]

۳۴۵۔ حضرت ابوسعید بن ابی فضالہ [یہ عادل انصاری ہیں۔ ابوسعید نام بھی ہے اور کنیت بھی۔ مدینہ میں خمد ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث سعید بن جعفر سے منقول ہے جو اپنے والد اور زیادہ میں سے روایت کرتے ہیں۔ یتیم میں بچپن میں گھر سے۔]

۳۴۶۔ حضرت ابوسعید بن المعلی [یہ ابوسعید حارث ابن معلی انصاری الزرقی ہیں۔ ۱۶ھ میں چوتھے سال کی عمر میں انتقال کیا۔]

۳۴۷۔ حضرت سعید بن الاطلول [یہ اطلول کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ حنیفہ کے رہنے والے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شرف صحبت سے مشرف ہوئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابونضر روایت کرتے ہیں۔]

۳۴۸۔ حضرت سعد بن خولہ [انہوں نے پہلے پہل عزوۃ بدر میں شرکت فرمائی اور حجۃ الوداع کے سال مکہ کھور کے اندر انہوں نے اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔]

۳۴۹۔ حضرت ابوسفیان بن حارث [یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عم زاد اور دوسرے شریک بھائی ہیں۔ انہوں نے جناب طیبہ طیبہ کا مدد کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام "میں" تھا۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ابوسفیان نام اللہ کی نسبت دوڑوں میں اور میں وہ ان کے بھائی کا نام تھا۔ تاہم الکلام شاعر تھے۔ اور ایسے شاعر کہ دوسرے شعراء بھی ان کے رنگ میں شعر کہتے تھے۔ اسلام لانے سے قبل رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر گویا بھی کجواب جناب حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا۔ پھر اسلام لانے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے جیاد شرم کی وجہ سے بھی سر اٹانے کی ہمت نہ ہوئی۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح مشہور ہے کہ حضرت علی نے ان سے فرمایا کہ تم مسکرا دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دبی کلمات کو جو براہِ ربانی برست علیہ وسلم نے کہے تھے۔ قاللہ لعدا اللہ علیہنا اس خدا نے بزرگِ دہر کی قسم جس نے آپ کو ہم پر برتری عطا فرمائی ہے شک ہم غلطی پر تھے۔ چنانچہ سفیان نے

اگر یہی معنی کیا یہ سن کر رحمت و حاکم نے فرمایا کہ لا تثریب علیہ کسر الیسوم۔ آج کے دن تم پر کوئی عتاب نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تمام خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی معذرت قبول فرمائی اور وہ اسلام لے آئے۔

ان کی موت کا سبب یہ ہوا کہ حج کے موقع پر انہوں نے حجام سے سر شندوایا۔ ایک متاجران کے سر میں تھا حجام نے کاٹ دیا۔ اس کی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس کا زہر پھیل گیا۔ یہ شدید بیمار ہو گئے اور اسی وجہ سے سندسہ میں انتقال ہوا۔ اور عقبیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن کیے گئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۳۳۔ حضرت سفینہ ۱ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آٹا کو روہ ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں اس خطر پر آزاد دی دی تھی کہ یہ تاحیات خدمت نبوی میں رہیں گے۔ یہ اپنی کینیت سے لئے مشہور ہوئے کہ اب ان کا نام بھی لوگوں کے ذہن سے مٹ گیا۔ بعض محدثین نے ان کا نام دبا ح۔ بعض نے رواں اور بعض نے حران لکھا ہے۔ بعض مؤرخین انہیں عربی النسل اور بعض فارسی النسل بتاتے ہیں۔

سفینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہوئی کہ کسی سفر میں یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راستہ میں کسی صحابی نے تنک جانے کی وجہ سے اپنی تلوار اور زہرہ اور دوسرا سامان جناب سفینہ کے کنارے پر رکھ دیا۔ ان کی دیکھا دیکھی چند اور صحابہ نے بھی اپنا سامان ان پر لا دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اتنے سامان سے لدا ہوا دیکھا تو فرمایا تم فرمیفینہ بن گئے ہو۔ اس دن سے یہ سفینہ مشہور ہو گئے۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے عبد الرحمن، محمد نیا د اور کثیر وغیرہ ہیں۔

۳۳۴۔ حضرت سفیان بن اسید ۱ یہ سفیان بن اسید الحضرمی الثقی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث مجازوں میں مروج ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اسید کو بعض لوگوں نے الف کے فتح اور سین کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے۔

۳۳۵۔ حضرت سفیان بن ابی زمریر ۱ یہ ابی زمریر کے صاحبزادے اور زادی ہیں یہ قبیلہ شغوفہ میں رہائش پذیر رہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث مجازوں میں مشہور ہیں۔ جناب ابن الزبیر ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ حضرت ابو سفیان بن حرب ۱ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ہیں۔ واقعہ قبیل سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ اعلان اسلام سے قبل شرفاء قریش میں شمار ہوتے تھے قریش کا پرچم انہیں کے پاس رہتا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرت بہ اسلام ہوئے۔ یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دلائل میں اسلام کی حجت قائم کرنے کے لیے ان کے لیے خاص سلوک کیا جاتا تھا۔ اسلام میں تالیف و قلب کی گئی۔ غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی عزت و انقباط میں شمار کرتے ہوئے سو اونٹ اور چالیس اونٹیر سنا عطا فرمایا۔ غزوہ طائفس میں ان کی ایک آنکھ کی بینائی باقی رہی۔ اور جنگ یرموک میں ان کی آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور حبشہ البقیع میں آسودہ خاک ہوئے حضرت عبد اللہ بن عباس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۷۔ حضرت سفیان بن عبد اللہ ۱ ان کے دادا کا نام زمرہ ہے۔ جناب سفیان کی کینیت ابو عمرو اشقی ہے۔ ان کا

شمار طائف کے محدثین میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور خلافت میں خلافت کے گورنر رہے۔
۳۳۵۔ حضرت سلمہ بن الاکوع ان کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ بیعت نہضوان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ پہلا جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور ترقی تھے۔ اسی سال کی عمر میں مشگہ کے اندر مدینہ طیبہ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶۔ حضرت سلمہ بن صحفر انھیں صخر انصاری، یا صخری کہا جاتا ہے۔ ان کا نام سلیمان تھا۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی جبری سے غلام کرنے کے بعد حجاج کو لیا تھا۔ مرنے اور گریہ کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان سے سلیمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ امام بخاری نے ان کی روایت کو قابل اعتماد قرار نہیں دیا۔

۳۳۷۔ حضرت سلمہ بن قیس یہ اٹھویں ہیں ابو عامر نے انہیں شی کی کہا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہوتا ہے۔ بلال بن لیث ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۳۸۔ حضرت سلمہ بن محقق ابو سلیمان کنیت تھی۔ جب کہ نام صحفر بن عقیقہ تھا۔ قبیلہ النضل تھا۔ بصریوں میں شمار ہوتے تھے۔ محقق میں مہم منعم، عا، منقوج اور باد مشدہ منسوب ہے۔

۳۳۹۔ حضرت سلمہ بن ہشام یہ سلمہ بن ہشام قریشی و مخزومی ہیں۔ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ابو جہل بن ہشام ان کا بھائی ہے۔ شروع میں ہی اسلام لے آئے تھے۔ اسلام لانے کے وجہ سے بہت سی تکلیف برداشت کی مگر صبر میں نظر بند رہے۔ رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بن کز وروں اور غصیفوں کے لیے عزت میں دعا فرماتے تھے۔ اس میں سلمہ بن ہشام کو بھی شریک فرماتے تھے۔ معرکہ بدر میں بدم شرکت کی وجہ سے بھی تھی کہ اس زمانہ میں اسیری کی زندگی گزار رہے تھے۔ سلمہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور خلافت میں وفات پائی۔ (جناب سلمہ کی کنیت ابو ہاشم تھی۔ یہ پانچ بھائی تھے۔ تین حالت کفر میں مرے۔ ابو جہل اور عاصی جنگ بدر میں مارے گئے۔ خالد بن ولید اسیر ہوا اور قریہ دے کر واپس پائی۔ جبکہ سلمہ اور عاصی اسلام لائے۔)

۳۴۰۔ حضرت سلمان بن عامر یہ عامر النضبی ہیں۔ بصری صحابی میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض محدثین اور علما کا خیال ہے کہ ان کے علاوہ قبیلہ جہینہ میں اور کوئی روایت حدیث کرنے والا نہیں تھا۔

۳۴۱۔ حضرت ابو سلمہ عبد اللہ نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پھوپھی جناب برہ کے صاحبزادے ہیں۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ کی پہلی شادی انہی کے ساتھ ہوئی تھی۔ اسلام لانے والوں میں یکارہوں فرمیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ سلمہ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ یہ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ مشہور ہیں۔

۳۴۲۔ حضرت سلیمان بن بریدہ یہ آپسے والد ماجد جناب بریدہ اور عمر بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ جناب علقمہ کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ علامہ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۳۴۳۔ حضرت سلیمان بن صرد ان کی کنیت ابو المطرف تھی۔ خزاعی تھے۔ بڑے فاضل عابد اور بہترین افراد میں سے تھے۔ جب سلمان کو ذمہ داخل ہوئے تھے تو یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی عمر تیرا تو بے سال کی ہوئی۔ صرد میں صا و منعم اور دال منقوج ہے۔

۳۴۳۔ حضرت سلیمان فارسی

ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ غازی الاصل اور علاقہ رافعہ کے رہنے والی میں سے تھے اور بعض طرزیوں نے ان کا وطن اہلسنان کے مضائقہ میں ایک قبیلہ "جی" ہی بتایا ہے۔ دین کی طلب میں سفر کیا اور سب سے پہلے نصرانیت اختیار کی۔ اس کے بعد میں تحقیق و جستجی کی اور معلومات بھی حاصل کیں۔ طویل مطالعے نے اسے اس راہ میں بہت سی پریشانیاں جھیلیں لیکن نصرانیت پر قائم رہے۔ بعد میں عربوں نے پکڑ کر یہودیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا۔ پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی اور رسول اللہ نے بدل کتابت یہ ان کی مدد فرمائی۔ کہا جاتا ہے کہ خدمت نبوی میں حاضر ہو اور اسلام لانے سے قبل وہ دس افراد کی قلمی میں رہ چکے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں یہ اعزاز ملا کہ آپ سفہ انہیں اپنے اہل بیت میں شامل فرمایا اور یہی فرمایا کہ یہ ہم میں سے ہیں اور وقت ان کے قدموں کی مشاق ہے۔ بعض اقوال کے مطابق ان کی عمر زحاکئی سو سال ہوئی۔ جب کہ بعض لوگوں نے ساڑھے تین سو سال بتائی ہے لیکن پہلا قول زیادہ قوی ہے۔ اپنے ہاتھ سے روزی کا تے تھے اور اس سے صدقہ بھی دیتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں ہیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے۔ ان کی تعریف و توصیف میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کلمات فرمائے وہ کئی احادیث میں مروی ہیں۔ ۵۵۰ھ میں شہر مدائن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابوہریرہ اور حضرت انس ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

(انہیں سلمان غیر کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔ سب سے پہلے جس غزوہ میں شرکت کی وہ غزوہ خندق ہے۔ اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ انہیں غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہوا۔ عراق کی فتوحات میں بھی شریک رہا۔ مدائن کی گردنری کے فرائض بھی سرانجام دیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جن چار صحابہ کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے ان میں سلمان فارسی بھی شامل ہیں)۔

۳۴۵۔ حضرت سمرہ بن جندب

ابو العباس کے معنی ابو عاصم تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے شمار احادیث روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں مشہور تھے آخر میں وفات پائی۔

۳۴۶۔ حضرت ابوالسبح

ان کا نام ایاد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خادم تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ رحمت اللعالم کے آزاد کردہ تھے۔ نام کے بجائے کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ ان کے انتقال اور مدفن کے بارے میں تفصیل معلوم نہیں۔ ایاد میں الف مکرور ہے۔

۳۴۷۔ حضرت بنجرہ

ان کی کنیت ابو عبد اللہ لازمی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب العلم میں آتی ہیں۔ سفر یہی بین منقوح خادمین اور با منقوح ہے۔

۳۴۸۔ حضرت سوید بن قیس

ابو صفوان کنیت تھی۔ ان کا شمار کئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ سماک بن حرب ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۴۹۔ حضرت سل بن میضاء

یہ جناب سہیل کے بھائی ہیں۔ بیضاء ان کی والدہ کا نام ہے۔ جن کی طرف یہ نسبت ہے۔ بعض لوگوں نے ان کا نام "دعد" بتایا ہے۔ ان کے والدہ دہیب بن ربیعہ تھے اور سل ملازوں میں سے تھے جن کا اسلام مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا۔ بعض لوگوں نے اس روایت سے انکار کیا ہے۔ کہا جاتا ہے

کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی اس گواہی پر کہ میں نے انہیں بختر میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ وہاں کی پائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹا
ظاہری میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونوں بھائیوں کی نماز جنازہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی۔ ان
دونوں جہیزوں کا تذکرہ نماز جنازہ کے بیان میں آتا ہے۔

۳۵۰۔ حضرت سل بن ابی حمزہ | ابوحمزہ کنیت تھی۔ ابوہریرہ انصاری اسی کے نام سے مشہور ہیں۔ کوفہ میں اقامت گزری تھی
لیکن اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت مصعب بن زمیر کے دو بیٹے مدینہ طیبہ میں انتقال
ہوا۔ ان سے بہت سے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

۳۵۱۔ حضرت سل بن الخنظلیہ | یہ اپنی والدہ یا دادی کی نسبت سے مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام ربیع بن عمرو تھا۔ بیت
رضوان کے موقع پر موجود تھے۔ علماء و فضلاء میں شمار ہوتے تھے۔ گوشہ فیض افراد میں شمار
کیے جاتے ہیں۔ ان کا زیادہ وقت ذکر و اذکار میں صرف ہوتا تھا۔ حضرت سل کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ حضرت امیر معاویہ کے
دور خلافت میں ملک شام میں وفات پائی۔

۳۵۲۔ حضرت سل بن سعد | ان کا نام حسن تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے سل رکھا۔ ان کی کنیت
ابو عباس تھی۔ وصال نبوی کے وقت ان کی عمر پندرہ سال تھی۔ باختلاف روایت مشہور ہے
سلسلہ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے آخری صحابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے
عباس اور زبیر، ابوہریرہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ (واقعی نے کہا ہے کہ یہ سو سال کی عمر میں فوت ہوئے)۔

۳۵۳۔ حضرت ابو سہل | یہ ابوسلہ انصاری ہیں۔ علاوہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا ذکر پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

۳۵۴۔ حضرت سہیل بن بیضا | یہ قریشی ہیں۔ ابتدا میں مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے اور حبشہ کی طرف دوسرے ہجرت
فرمائی۔ غزوہ بدر کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کا شرف انہیں نصیب ہوا۔
ان سے عبداللہ بن ابیہ اور اس بن مالک روایت حدیث کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عیادت ظاہری میں جو مکہ
سے واپسی پر سفر میں انتقال ہوا۔ انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

۳۵۵۔ حضرت سہیل بن ضیف انصاری | یہ اسی انصاری ہیں۔ تمام غزوات میں شرکت کی معزز کراہم جن حضرات
نے امت مسلمہ کا شہادت دیا ان میں جناب سہیل بھی شامل تھے۔ وصال نبوی
کے بعد حضرت علی کے ہم نوا ہو گئے تھے۔ حضرت علی نے اپنے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انہیں اپنا جانشین بنایا تھا۔ ان
کے صاحبزادے ابی امامہ کے علاوہ دوسرے حضرات نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ (ابو عبداللہ کنیت تھی حضرت
علی سے ان کی سافارت ہوئی تھی۔ جنگ ینس کے بعد حضرت علی نے انہیں بصرہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ ان کی نماز جنازہ بھی حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی)۔

۳۵۶۔ حضرت سہیل بن عمرو | یہ سہیل بن عمرو قرشی نامری ابو جندل کے والد ہیں۔ معززین قریش میں شمار ہوتے تھے۔ جنگ
کے قیدیوں میں سے تھے۔ ان کے بارے میں حضرت عمر نے معرکہ بدر و عامر سے سہیل کی۔ یا
رسول اللہ ان کے دانت تڑوا دیے جائیں تاکہ یہ آئندہ تقریر نہ کر سکیں۔ آپ نے فرمایا اس وقت درگزر کرو مستقبل میں ایسا

وقت آئے گا کہ تم ان کی تعریف کرو گے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر جو دوستے۔ وصال نبوی کے بعد جب مکہ معظمہ میں تفتنہ اور تدارک شروع ہوا تو جناب سید نے خطبہ دیا جس سے لوگوں کا اضطراب اطمینان میں تبدیل ہو گیا۔ لوگ متحیر ہونے سے محفوظ ہوئے۔ ان کے انتقال کے بارے میں عزیزین نے اختلاف کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ یربک میں شہید ہوئے جب کہ بعض کا کہنا ہے کہ عروا کے طاعون میں شہید ہوئے۔ ابن عباسؓ نے ان کے بارے میں ایک واقعہ اس طرح نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کے گھر کچھ لوگ آئے۔ بنی سہیل بن عمروؓ اور ابو سفیان بن حربؓ بھی شامل تھے اور یہ لوگ قریش کے معزینان میں سے تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لیے ایک جوان نکلا اور اگر کسا پہلے جنگ یربک میں شریک ہوئے والے اندر چلے جائیں۔ اس اجازت پر جناب مہدیؓ مدنی اور حضرت بلالؓ حبشی مکان میں چلے گئے۔ اس پر جناب ابرسہؓ نے کہا میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ پہلے فلاں کو اجازت دی جا رہی ہے۔ اس وقت جناب سہیلؓ نے فرمایا اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے چہروں پر کسا ہمت محسوس کر رہا ہوں۔ اگر تم غضبناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیوں کہ جب دعوت اسلام دی گئی تو یہ دعوت بشرط تمہارے ساری قوم کے لیے تھی لیکن ان غلاموں نے ٹھٹھہ کر اسلام قبول کیا۔ خدا کی قسم عزت و فضیلت میں یہ تم سے بڑھ گئے۔ اب تمہارے لیے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں کہ تم ان کے شرف کو تسلیم کرو لیکن تم نے ابھی تک ذلالت و جاہلیت کے شرف و عزت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ حالانکہ تم جن کو غلام سمجھتے ہو وہ شرف و عزت میں تم سے بڑھ کر ہیں۔ اب تم جہاد کی طرف توجہ دو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں شرف شہادت سے سرفراز فرما دے۔ یہ کلمات فرما کر انہوں نے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھ گئے۔ یہ بعد میں کوفہ میں اقامت گزری ہو گئے تھے۔ جناب حسنؓ ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ اس قدر عقل مند اور اپنے قول کا سچا تھا۔ خدا کی قسم اخلاق کا کثافت اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا۔ اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا۔ جو اس کے پاس میری پہنچا ہے۔

جناب سہیلؓ کا شمار مولفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ کا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں سوانح عطا فرمائے تھے۔ انہوں نے جنگ یربک کے موقع پر فرشتوں کو آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔

۳۵۷۔ حضرت ابوسیدؓ القین
براؤ بن اوس انصاریؓ نام ہے لیکن کنیت سے زیادہ مشہور ہو گئے۔ یہ دعوت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رضاعی والد ہیں۔ ان کی میری کا نام اتم بردہ تھا۔

صحابیات

۳۵۸۔ حضرت سیدہ
سیدہ عارثہؓ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں۔ جناب سعد بن عوالمؓ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت سعدؓ مجزہ الوداع والے سال انتقال کر گئے۔ سیدہ کی روایت کردہ احادیث نے کوفہ میں شہرت حاصل کی۔ ان سے بہت سے لوگ نے روایت کی ہے۔

۳۵۹۔ حضرت سلامہ بنت الحمر
یہ سلامہ بنت الحمرؓ اندلی ہیں اور انہیں قرآن بھی کہا جاتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفہ میں مشہور ہیں۔

۳۶۰۔ حضرت ام سلمہؓ
بندہ بنت امیر نام ہے۔ پہلی شادی جناب ابوسلمہؓ سے ہوئی۔ مسند احمد میں ابوسلمہؓ انتقال

کہ گئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقدس آگئیں۔ ۵۹ھ میں چاراسی سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا اور جنت البقیع میں اُسودہ خاک بن گئے۔ صحابہ و تابعین کا کثیر حجامت نے ان سے روایتِ حدیث کی ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور صاحبزادی زینبؓ صاحبزادے عمر اور ابن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۳۳۱۔ حضرت سلمیٰؓ کے بے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کی دایہ تھیں۔ اور حضرت عائشہؓ کا اسماء بنت عمیس کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا تھا۔

۳۳۲۔ حضرت ام سلیمؓ ام سلمہؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں سخت اختلاف رہا ہے۔ بعض نے سلولہ رطلہ، عکبرہ، قیسرہ اور دیمہ وغیرہ بتایا ہے۔ حضرت انس بن مالک کے والد، عکبرہ بن نصر کے صاحب کمر میں قتل ہو جانے کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ابو طلحہ نے جناب ام سلیمؓ کو نکاح کر لینا دیا تو انہوں نے یہ کہہ کر رد کر دیا کہ تم کا گھر ہر آدمی مسلمان یہ رشتہ ممکن نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو ایسا ممکن ہے اور تمہارا اسلام نے آنکھیں نہ مقصور ہو جائے۔ چنانچہ ابو طلحہ نے مسلمان ہو کر ان سے نکاح کر لیا۔ ان سے بہت سے محدثین روایت کرتے ہیں۔ سلمان بن محمد کے کسرۃ کے ساتھ ہے۔

۳۳۳۔ حضرت کودہؓ یہ سودہ بنت زید ام المومنین ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لائے والی ہیں۔ پہلی شادی اپنے چچا زاد بھائی سکران بن عمرو سے ہوئی۔ ان کے انتقال کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نکاح کر لیا اور مکہ مکرمہ میں خلوت نبوی سے مشرف ہوئیں۔ انہیں حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے انتقال کے بعد اور حضرت عائشہؓ کے نکاح سے پہلے اس شرفِ زوجیت حاصل کرنے کی سعادت ملی۔ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ جب ان کی عمر زیادہ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں عطلاق دینا چاہی تو انہوں نے درخواست کی کہ میں اپنی باری کا دن حضرت عائشہؓ کو دیجی ہوں اور مجھے شرفِ زوجیت سے محروم نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۳۴۔ حضرت سیمہ بنت عمرؓ یہ سیر عمرؓ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ خزیمہ کی رہنے والی ہیں۔ مکہ انہیں بعد قریہ کے نکاح میں تھیں۔ کتاب العطلاق کے ذیل میں ان کا تذکرہ آتا ہے۔ سیدہ عین کے خمر اور یاد کے نفع کے ساتھ ہے۔

تابعین

۳۳۵۔ سالم بن ابی الجعدؓ لافع کوئی نام ہے۔ مشہور زاد معتبر راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انسؓ، حضرت ابی عمرؓ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے احادیث سننے کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے منصور و انقیس روایت کرتے ہیں۔ ۹۷ھ میں وفات پائی۔

۳۳۶۔ سالم بن عبد اللہؓ ابوہریرہؓ کی کنیت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے ہیں۔ فقہاء مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ تابعین کے مشہور راویوں میں سے ہیں۔ ۶۰ھ میں مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۳۷۔ ابوالسائبؓ حضرت جشام بن زبیرؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ، ابو سعید و غیرہ سے روایتِ حدیث کرتے ہیں۔ اودان سے عمار بن عبد الرحمنؓ نے روایت کی ہے۔

۳۳۸۔ سعید بن ابراہیمؓ یہ سعید بن ابی ہریرہؓ کی بیوی قریشی تھیں۔ مدینہ میں۔ فضلاء مدینہ اور اکابر تابعین میں شمار ہوتے تھے۔

اپنے والد اس کا بر محمد بن سے سماعت حدیث کی۔ ۱۲۵ھ میں بمشتر سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۷۹۔ سعید بن جبیر | اسدی کوئی ہیں جلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو مسعود اسی جیسی، ابی عمر ابن زبیر اور انہیں رضی اللہ عنہم سے علم حاصل کیا۔ جب کہ بہت سے لوگوں نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ شعبان ۳۷۹ھ

میں انھیں اس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف کے ظلم کا شکار ہوئے اور عام شہادت نوش کیا۔ خود حجاج بھی اسی سال رمضان میں مرا بھٹن مؤرخین کا کہنا ہے کہ حجاج ان کی شہادت کے چودہ بعد میں ان کی شہادت کے بعد کوئی اور شخص حجاج کے ظلم کا شکار نہ ہوا۔ کیوں کہ انہوں نے حجاج کے حق میں بددعا کی تھی۔ حجاج نے سعید بن جبیر سے سلام کیا کہ تمہیں کس طرح قتل کیا جائے کیوں کہ تمہیں اسی طرح قتل کیا جائے گا جیسے تم کو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ تو خود ہی کوئی طریقہ سمجھ کہ تو کس طرح قتل ہونا چاہتا ہے۔ خدا کی قسم تو جس طرح سچے دھاری قتل کرے گا حاجت و آخرت میں سچے اسی طرح کیفر کردار کو پہنچاؤں گا۔ حجاج نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں صاف کر دوں تو آپ نے فرمایا یہ معافی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہرگز۔ رہا تیرا معاملہ تو مجھے کس طرح دہائی، معافی اور نہ درخواستی کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ سن کر حجاج نے حکم دیا کہ انہیں باہر لے جا کر قتل کر دیا جائے۔ جب ان کو اس مکان سے باہر لے جایا گیا تو یہ ہنسنے لگے۔ جب حجاج نے ان کے ہنسنے کو نہ تو جلا کر سبب معلوم کیا۔ بے کہ جو کہ اللہ کے مقابلے میں تیرا ہے یا اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں بھی درود ہادی پر تعجب ہوتا ہے۔ حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کمال پیمانی جائے تو بھائی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے اور ابن جبیر کو وہاں قتل کے لیے لایا گیا۔ ابن جبیر نے قبیلے کی طرف منہ کر لیا اور یہ آیت پڑھی:

إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۚ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔
اور میں نے اپنا منہ اسی ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں سے نہیں ہوں۔

حجاج نے حکم دیا کہ ان کا رخ سمت قبلہ سے پھیر دیا جائے۔ چنانچہ منہ پھیر دیا گیا۔ آپ نے اس وقت یہ آیت پڑھی:

فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا فَنُفِرَ وَجْهَهُ لِلَّهِ۔
بعد صبحی منہ کر دیا اسی طرف اللہ کا رخ ہے۔
یہ سن کر حجاج کا دم کر عیش آگیا اور اس نے حکم دیا کہ اسے اندھا بنا دیا جائے۔ اُس کے حکم کی تعمیل کی گئی تو جناب سعید بن جبیر

کی زبان پر یہ کلمات جاری ہو گئے۔
بِمَنْهَا خُلِقْتُمْ ۖ وَفِيهَا تُكْفَرُ وَفِيهَا تَنْصَلَفُونَ ۚ فَمِنْهَا جُؤَافٌ ۚ فَادْعُوا أَهْلَ الْبَيْتِ ۚ
اسی سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں تمہیں واپس لائیں گے۔
اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

یہاں حجاج کی قوت برداشت جواب دے گئی اور اس نے آپ کو قتل کر دینے کا حکم دیا۔ اب حضرت سعید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اُسے حجاج کاں کھول کر سن لے کہ قیامت کے روز میری اور تیری ملاقات ہوگی اور ہر دو کا بر عالم ہمارا فیصلہ فرمائے گا۔ اُسے اندر سے ہیرے قتل کے بعد حجاج کو قدرت دینا کہ کسی اور کو قتل کر سکے۔ چنانچہ حضرت سعید کو شہید کر دیا گیا۔

حجاج اس واقعہ کے بعد موت پندرہ روز زندہ رہا۔ اس کے پیٹ میں ایک پھر ڈال لیا گیا۔ جب تکلیف انتہا کی پہنچی تو وہ ایک طبیب کو دکھایا گیا۔ طبیب نے گوشت کی ایک بڑی برٹی میں دھاگہ باندھا اور حجاج سے برٹی نکلتے کو کہا۔ جب نکلتے کے بعد طبیب نے وہ برٹی دھاگے کے ذریعے واپس کھینچ لی تو خون سے بھری ہوئی تھی۔ طبیب نے جان لیا کہ مرض لا علاج ہے اور یہ زندہ نہیں رہ سکے گا۔ شدت کرب سے حجاج بڑی طرح جھگڑتا اور کہتا کہ حضرت سعید مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے جب

مجھے زندہ آتی ہے تو وہ میرا پیر کڑکڑے بیدار کر دیتے ہیں۔ اسکی حالت میں وہ راجی ملک عدم ہو گیا۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو مدینہ منورہ میں دفن کیا گیا اور ان کا مزار پر افراد آج تک سرخ خلافت سے
ابرار رحمت ان کے مرقد پر گہری کر سے
شر میں شان کریں ناز برداری کر سے

۳۴۳۔ حضرت سعید بن حارث | یہ انصاری حجازی ہیں۔ ان کے دادا کا نام سحلی تھا۔ جناب حارث مدینہ منورہ کے قاضی ہے
تھے یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ انہیں حضرت ابن عمر حضرت ابوسعید اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ خود ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۴۱۔ سعید بن ابی الحسن | یسار نام ہے لیکن کیفیت سے زیادہ مشہور ہوئے یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت ابن عباس
اور حضرت ابہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والے قتادہ اور عیون
ہیں۔ ستر سال میں اپنے بھائی سے ایک سال چھ دن وفات پائی۔

۳۴۲۔ سفیان بن وہب | کوفی ہیں شمار ہوتے تھے۔ کعبہ فروشی ذریعہ معاش تھا۔ سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے سماعت
حدیث کی جب کہ ان سے ابن مبارک دینور نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دربار خلافت میں
ولادت ہوئی۔ انہیں مدینہ منورہ میں روضہ نبوی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔

۳۴۳۔ سعید بن عبد العزیز | یہ تھوڑی دشتی ہیں۔ امام افغانی کے زمانہ میں اور ان کے بعد بھی شام کے فساد میں شمار ہوتے تھے
امام احمد نے فرمایا کہ شامی ملازمین احادیث صحیحہ کا دای سعید بن عبد العزیز اور امام افغانی کے ہوا
اور کوئی دوسرا نہ تھا۔ میں ان میں ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ یہ بہت دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان سے اس بارے
میں دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے فرمایا:۔ میں جب بھی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں تو دوزخ کسی نہ کسی شکل میں میرے سامنے
ہوتی ہے وہی رونے کا سبب ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ سعید بن عبد العزیز ثقہ اور قابل اعتماد راویوں میں سے ہیں۔ محمول اللہ
زہری سے روایت کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں سفیان ثوری اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ تقریباً ستر سال
کی عمر پا کر ۱۶۴ھ میں وفات پائی۔

۳۴۴۔ سعید بن المسیب | ابو محمد قرظی کیفیت تھی۔ خلافت فاردی کے دوسرے سال ولادت ہوئی۔ ان تابعین میں شمار ہوتے
ہیں جو نقش اول کے دلدان تھے (یعنی دور صحابہ کی روش کو اپنائے ہوئے تھے) علوم فقہ حدیث
زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے۔ انہیں دیکھ کر لوگ ان کے طریقے کو اپناتے تھے۔ حضرت ابہریرہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی احادیث اور حضرت عمر کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انہیں بہت سے صحابہ کرام سے شرف ملاقات
حاصل ہوا اور ان سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن شہاب، زہری اور بہت سے اکابر شامل
ہیں۔ محمول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں ساری دنیا کی خاک چھانی لیکن ابن المسیب جیسا عالم نہیں دیکھا۔ ابن مسیب کو
چالیس مرتبہ حج کی سعادت نصیب ہوئی اور ستر سالہ میں وفات پائی۔

۳۴۵۔ سعید بن ہشام | یہ انصاری ہیں اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سماعت حدیث ام المومنین حضرت عائشہ
حضرت ابن عمر اور دوسرے صحابہ سے کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔

ان کی روایت کردہ احادیث اہل بیروہ میں مروج ہیں۔

۳۷۶۔ **سعید بن ابی ہند** حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ، تابع اور بن عمر شامل ہیں۔ سعید بن ابی ہند ثقہ اور مشہور راویوں میں شامل ہیں۔

۳۷۷۔ **سفیان ثوری** ان کے والد کا نام سعید ہے۔ مسلمانوں کے پیشوا اور مخلوق پر اللہ کی رحمت کا طریقہ، اپنے دور کے زبردست فقیہ اور مجتہد تھے۔ عابد، زاہد اور متقی تھے۔ مجتہد اور ثقہ ہستیوں میں سے ایک تھے۔ علم حدیث میں خصوصی سعادت رکھتے تھے۔ تمام لوگ ان کی دینداری، قہر، پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اللہ کو بھی ایسا ہی ہوا عقائد گناہوں۔ مجتہد امام اور قلب الاسلام شمار ہوتے ہیں۔ **سلفیہ** میں **سلیمان بن عبد اللہ** کے دور کو مست میں ولادت ہوئی۔ انہوں نے اس دور کے اکابر محدثین سے سماعت حدیث کی۔ جب کہ عمر ازراعی، ابن جریر، مالک، ابن عیینہ، شعبہ، یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ **سلفیہ** میں بیروہ میں وفات پائی۔

۳۷۸۔ **سفیان بن عیینہ** آزاد کردہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ شعبان ثقفی میں کوثر کے اندر ولادت ہوئی۔ اپنے دور کے امام اور عالم تھے۔ محدثین نے ثقہ اور حجتی حدیث کہا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث پر سنی اتفاق کیا ہے۔ امام ذہبی اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں انس، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ یکم رجب ۱۹۱ھ کو انتقال ہوا۔ حجر بن مزین ہونے لے۔ انہیں ستر بار حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۷۹۔ **سلیمان بن ابی حاتمہ** قریشی حدیثی ہیں۔ عالم اسلام کے عظیم علماء و فضلاء اور علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ بلند پایہ تابعین سے بکے جاتے ہیں۔ ان سے روایت حدیث۔ ان کے صاحبزادے ابو بکر نے کی ہے۔

۳۸۰۔ **سلیمان بن حرب** بیروہ میں۔ مکر سفیر میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ بیروہ کے حلیل القضاہ اور اہل علم افراد میں سے ہیں۔ عالم عالم نے ان کے اصحابی کہا ہے کہ سلیمان کا شمار آخر حدیث میں ہوتا ہے۔ وہی ہزار حدیث ان سے مروی ہیں۔ لیکن میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی محرم حدیث نہیں دیکھا۔ میں بغداد میں جب ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو اس وقت میرے اعزاز سے کے مطابق حاضرین کی تعداد تقریباً چالیس ہزار تھی۔ نا حاضر مستغنیہ میں ولادت ہوئی ۱۵۵ھ تک طلب علم کے سلسلہ میں مگر وہاں رہے۔ انیس سال تک عماد بن زید کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد و غیرہ شامل ہیں۔ ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۳۸۱۔ **سلیمان بن عامر** **سلیمان بن عامر گندی** ہیں۔ ربیع بن انس سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن داہرہ و غیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۳۸۲۔ **سلیمان بن ابی عبد اللہ** اس جو ماہ کا دوسرا یا۔ روایت حدیث حضرت مسہر بن ابی وقاص، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کرتے ہیں۔ امام ابو داؤد و سنن ان کی روایت کردہ حدیث باب فضائل مدینہ طیبہ کے ذیل میں لکھی ہے۔

۳۸۳۔ **سلیمان بن ابی سلم** اصل مکان اور ابن سلج کے ناموں ہیں۔ حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ بکے جاتے ہیں۔ حجاز

طاؤس اور بکرہ سے روایت کی ہے جب کہ ابن عیینہ ابی جریج اور شعبان سے روایت کرتے ہیں۔

یہ مشہور زنادہ شفیعیات ابن یسار کے علاوہ ہیں۔

تالیس میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۸۴۔ سلیمان بن مویٰ المیمونہ

ابو الیوب کثیف تھی، یہ ام المومنین حضرت سیمہ کے آزاد کردہ ہیں، عطار بن یسار کے بھائی ہیں۔ اجلہ تابعین میں

۳۸۵۔ سلیمان بن یسار سے ہیں اور مومنین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد کے نقیر، فاضل، مستند اور ماہر و زناہد تھے، ان کا کہنا ہوا

حجت اللہ دلیل بھاجاتا تھا۔ اپنے دور کے مشہور سات فقہاریں سے ایک تھے۔ ۶۰ سال میں تیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۸۶۔ ابو سلمہ زہری قریشی ہیں۔ ایک قریٰ کے مطابق حدیث مندرجہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ہیں اور مشہور صاحب علم تابعین میں سے

عرفت حضرت ابن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ امام زہری ابی حنیفہ بن کثیر، جنہوں نے ان سے حدیث

حدیث کی ہے۔ ۹۰ سال میں برحقہ سال کی عمر میں وفات پائی

ان کی کثیف ابو مغیرہ ہے۔ جابر بن عمرہ اور عثمان بن بشیر سے سماعت حدیث کی جب کہ شہر اور زنادہ

۳۸۷۔ سماک بن حرب نے ان سے روایت کی ہے۔ ان سے تقریباً دو سو حدیث مروی ہیں۔ ثقہ راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

بعد میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ابن مبارک اور شعبہ نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۲۳ سال میں وفات پائی۔

اپنے چچا ابو الیوب اور عدی بن حاتم سے روایت حدیث کرتے ہیں جب کہ ان سے روایت کرنے والوں میں واصل بن

۳۸۸۔ ابو سوروہ اساکب ابی حنیفہ بن جابر الطائی شامل ہیں۔ ابن عیینہ نے انہیں ضعیف کہا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن

انجیل بخاری کو کہتے سنہ کے کہ ابو سوروہ غیر مقبول ہیں۔

۳۸۹۔ سوید بن وہب ابن جملان کے شیخ ہیں۔ (تفصیلی حالات معلوم نہیں)۔

۳۹۰۔ سیار بن سلام ان کی کثیف ابوالمنال بصری تھی ہے۔ ان کا شمار مشہور تابعین میں ہوتا ہے۔

شین صحابہ

ان کی نسبی نسبت کے بارے میں معلوم نہیں ہے۔ صحابی ہیں، ان کی روایت کردہ احادیث حضرت ابن عباس

۳۹۱۔ حضرت ابو شبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے عوالہ سے نیابت حج کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری

میں وفات پائی۔ شبرہ میں شین منفرم، باوساکن اور زنادہ منفرم ہے۔

ان کی کثیف ابو سلمیٰ انصاری ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے تھے۔

۳۹۲۔ حضرت شداد بن اوس بیت المقدس میں قیام پزیر تھے۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ عبادہ بن صامت اور ابو ہریرہ وغیرہ سے

تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے جن کو علم و حلم اور عمل سے نوازا گیا تھا۔

۳۹۳۔ حضرت ابو شریحؓ: غریب، کمبخت، خزانہ میں۔ فتح مکہ سے قبل اسلام لائے۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ اپنی کیفیت سے زیادہ مشہور ہیں۔ ان کا شمار اہل جہانم میں ہوتا ہے۔
۶۰۰ میں مدینہ منورہ کے اندر وفات پائی۔

۳۹۴۔ حضرت شریح بن ہانیؓ: ابو المقدام کہتے تھے۔ نجد رسالت پایا اودان شریح کے ہم کے باعث ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے باپ ہانی بن زید کی نسبت رکھی تھی اور فرمایا کہ تم ابو شریح ہو۔
حضرت شریحؓ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے مقدام نے ان سے روایت کی ہے۔

۳۹۵۔ حضرت شریب بن سہیدؓ: انہیں طاقت والوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل جہانم میں مندرج ہیں۔
ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۳۹۶۔ حضرت شریک بن سحمانؓ: اپنی والدہ سحمان کی نسبت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے والد کا نام عبد بن مغیث ہے جن کا ذکر لہان کے مسائل میں آتا ہے۔ بلال بن امیر نے ان پر اپنی بیوی کے ساتھ طرہت کرنے کی سخت لگائی تھی اور لہان کی تعاریہ اپنے والد کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ بعدہ میں میں اہل بدعتوں میں رہے۔ بعض نے باوجود اس کی کہ ہے۔

۳۹۷۔ حضرت ثعلب بن حمیدؓ: یہ حمید بھی ہیں۔ کوئی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے شعیب کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ثعلب بن حنین اور کاف مندرج ہیں اور شعیب و شریک تصنیف ہے۔

صحابیات

۳۹۸۔ حضرت ام شریک انصاریہؓ: ان کا تذکرہ کتاب العدة میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں آتا ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ تم عدت کی مدت ام شریک کے گھر میں بسر کرو۔
بعض محدثین نے کہا ہے کہ جن کے گھر عدت گزارنے کا حکم دیا تھا وہ ام شریک اولیٰ ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں، اس لیے کہ ام شریک اولیٰ قریشی تھیں بنی قلاب کی اولاد میں سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں۔ کہیں کہ فاطمہ بنت قیس کی بعض روایات میں آیا ہے کہ ام شریک مالک فاطمہ ہونے کے سبب دروسوں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ (اس لیے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا)
ان کے والد کا نام دودان ہے جو معمری قریشی ہیں۔
دودان میں پہلی مال مندرج ہے۔

۳۹۹۔ حضرت الشفاء بنت عبد اللہؓ: بقول احمد بن صالح معمری ان کا نام ثناء ہے اور لقب ثناء ہے۔ لیکن لقب نام پر غالب رہا۔ ہجرت سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ حائلہ اور فاضلہ غوثیں میں سے تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر ان کے یہاں آرام فرماتے تھے۔ انہوں نے آقا کے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے تہ بند اور بستر کا انتظام کروکھا تھا۔ آپ اسی بستر پر آرام فرماتے تھے۔ ثناء میں شیشیں منکسور اور الف پر مد ہے۔

صَاد — صحابہ

۴۰۹۔ حضرت صححر بن حرب | ابراہیم بن قریش کینیت تھی۔ حضرت امیر معاویہ کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ صرف سین کے تحت ہو چکا ہے۔

۴۱۰۔ حضرت صححر بن دواع | سلسلہ نسب اس طرح ہے ابن عمر بن عبد اللہ بن کعب۔ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے ہیں۔ ملک میں سکونت تھی لیکن محمد بن حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۱۱۔ حضرت ابو صرمتہ | یہ ابو مرہبہ بن کعب بن مالک بن قیس بن مالک نام بتایا ہے۔ بعض محدثین قیس بن صرمتہ بتاتے ہیں۔ انہیں کینیت سے زیادہ شہرت ملی۔ تمام غزوات میں بطول ان غزوہ بدر شرکت کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۱۲۔ حضرت الصعب بن جشمہ | دوران یا الجار میں جو کہ حجاز کی سرزمین میں واقع ہے سکونت پذیر تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجاز میں بہت مشہور ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ جشمہ میں جیم مکتوب ہے اور ثناء تشدید کے ساتھ ہے۔

۴۱۳۔ حضرت صفوان بن امیہ | امیر بن خلف کے صاحبزادے ہیں۔ انجلیک کے موقع پر تختہ سے ہٹا گئے۔ ان کی سفارش وہب بن امیر اور ان کے بھائی عمیر بن وہب نے کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پناہ طلب کی تھی۔ اس پر انہوں نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو اس کی علامت کے طور پر اپنی چادر مبارک عطا فرمائی تھی۔ جناب امیر جشمہ کی پڑاؤ خدمت نبوی میں سے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ وہب بن امیر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو امن دیا ہے اور میں وہاب تک آبادی کے ساتھ گھوم پھر سکتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صفوان مولوی سے اتر کر بات کرو۔ صفوان نے کہا جب تک آپ کی زبان مبارک سے حاجت کے ساتھ نہ سن لال۔ اس وقت تک سوار کی نہیں اتروں گا۔ آپ نے فرمایا دواہ کی جیس چارواہ کی امان ہے۔ جہاں چاہو گھوم پھر سکتے ہو۔ یہ سنی کہ صفوان سوار سے اتر آیا۔ غزوات طائف و حنین میں اسلام نہ لانے کے باوجود مسلمانوں کے ساتھ شرکت کی۔ آنحضرت نے مابین غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ علیہ نبوی کو دیکھ کر صفوان بے ساختہ پکار اٹھا۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص غرض نہیں ہو سکتا اور اسی روز مسلمان ہو گئے اور مکہ میں قیام کیا۔ پھر دینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت جب اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہائش پذیر ہوئے۔ اور اپنی رحمت کا واقعہ آنحضرت کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اب دارالاسلام ہے۔ لہذا فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا سوال نہیں پیدا ہو سکتا۔ مدینہ ہجرت میں سوارانِ قریش میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی بیوی نے ایک ماہ قبل اسلام قبول کر لیا تھا۔ بعد میں ان دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا۔ یہ سلسلہ میں جو کہ وہ میں انتقال ہوا۔ یہ مولفہ الشوب میں سے تھے۔ ان سے بہت سے محدثین نے حاجت حدیث کی۔ دوران قیام مکہ معظمہ راجح العقیدہ مسلمان ہو گئے تھے۔ اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۴۱۴۔ حضرت صفوان بن عسال | یہ مرادی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے۔ ان کی احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ مجال میں ہیں

منفوج اور بین شدہ ہے۔ (انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی)۔
۴۱۵۔ حضرت صفوان بن معطل اور عمرو بنی کنینہ تھے۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعہ اہک کے بارے میں جو واقعات مشہور ہیں وہ سب ان کے متعلق ہیں۔ بڑے نیک فاعل اور شجاع تھے۔
 سترہ میں ساٹھ سال کی عمر میں غزوہ ارمینہ میں شہید ہوئے۔

۴۱۶۔ حضرت الصناحی یہ صنہاکی بن زاہر بن عامر بن کنینہ سے صنہاکی کہلائے۔ جو قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے۔ ان کا تذکرہ ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حدیث میں آئے گا۔

۴۱۷۔ حضرت صہیب بن سنان یہ عبداللہ بن جعدان تھے کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو سحبی ہے۔ وجہ اور ان کی فرات کے درمیان شہر مصل میں ان کے مکانات تھے۔ درمیان نے ان اطراف میں ایک شخص کی اور ان کو قید کر لیا۔ اس طرح پچیس ہی میں درمیان کے ہاتھوں قید ہوئے۔ ان کی لڑو نما روم میں ہوئی۔ قبیلہ بنی کلب کے کسی فرد نے انہیں خرید لیا اور اسے کر مکتہ آئے یہاں دوبارہ عبداللہ بن جعدان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا۔ یہ مرتے دم تک عبداللہ بن جعدان کے ساتھ رہے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ بھاگ کر مکتہ منقرہ آ گئے تھے اور عبداللہ بن جعدان کے حلیت بن گئے تھے۔ بعض نے یہ بول کہا ہے کہ جس دوران دار ارقم مرکز تبلیغ اسلام تھا اور ان کی تیس افراد مشرف بر اسلام ہوئے تھے تو انہوں نے اور انہوں نے ایک ہی دن اگر اسلام قبول کیا۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو کفر و کفر سمجھا جاتا تھا اور ظلم و ظلم ڈھائے جاتے تھے اس لیے یہ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تھے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی: "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْغَاتٍ اَللّٰهُ يَبْخَسُكَ يَبْخَسُكَ" یعنی لوگوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کو راضی کرنے کے لیے اپنی جان کو بیچ دیتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ تیس سال کی عمر میں مدینہ طیبہ کے اندر سترہ میں انتقال ہوا۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ جعدان میں جیم معنوم اور دال ساکن ہے۔

صحابیات

۴۱۸۔ حضرت صفیہ بنت ابو عبیدہ یہ ابو عبیدہ کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ خزرجیت سے تعلق رکھتی ہیں۔ محقرہ ابن ابی عیینہ کا پیشرو ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور یا اور ارشاد ذات نبوی کریم کے سننے کا شرف حاصل ہوا لیکن ان سے مدایت نہیں کی۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے مدایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ تابع نے مدایت کی ہے۔

۴۱۹۔ حضرت صفیہ یہ جی بن اخطب کی صاحبزادی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھی۔ یہ حضرت ہارون علیہ السلام کے غاموں میں سے تھے۔ حضرت صفیہ پہلے کنانہ بن ابی العقیق کی بیوی تھیں۔ جو جنگ خیبر میں قتل ہوا۔ اور یہ قید ہوئیں قرآن کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے لیے پسند فرمایا۔ بعض مؤرخین کا گمان ہے کہ یہ دھیریں بکلی کے حصہ غنیمت میں آئیں۔ پھر نبی کریم نے سات غلاموں کے بدلے میں خرید لیا۔ جب انہوں نے اسلام قبول کر لیا تو نبی علیہ السلام نے پروانہ آزادی و مطافہ کا کھاج کر لیا اور ان کی آزادی کو مقرر فرمایا۔ سترہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ حضرت انس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے سماعت حدیث کی۔ جی میں حاء معنوم اور یاد ساکن ہے۔ اخطب میں الف منفوج خاد ساکن اور

حسان اور عبداللہ بن ثابت نے ان سے روایت کی ہے۔

ضاد صحابہ

- ۴۲۹۔ حضرت ضحاک بن سفیان | یہ کلابی طائری ہیں۔ محدثین مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن قیام نجد میں تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں قوم کے ان افراد کی سیادت پہنچوائی تھی جو دین اسلام سے وابستہ ہو گئے تھے۔ زبردست شجاع و بہادر تھے۔ تنہا سواروں کے برابر کھجے جاتے تھے۔ غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت میں شہید ہو گئے تھے۔ ابن السیلاب اور حسن بصری نے ان سے روایت کی ہے۔
- ۴۳۰۔ حضرت ضحاک بن ثعلبہ | علاج معالجہ اللہ جل جلالہ پھونک کا کام ذریعہ معاش تھا۔ حصول علم کے جو بارہے تھے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمان ہوئے۔ انہوں نے آیات قرآنی سن کر کہا تھا کہ یہ کلمات سند سے زیادہ گہرائی کے حامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب علماء النبوة میں آتا ہے۔ ان سے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ضحاک میں دال مسکود ہے۔ ثنویہ میں شین مفتوح، زون مضمر واد پر ہمزہ مفتوح ہے۔

تابعین

- ۴۳۱۔ ضحاک بن فیروز | ان کی روایت کردہ احادیث بصرہ والوں میں شہرت رکھتی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ دال کے ذیل میں ویلی کے تحت آچکا ہے۔
- ۴۳۲۔ حزار بن صرد | ان کی کنیت ابراہیم ہے۔ کوفہ میں قیام پذیر تھے اور کئی دے مشہور تھے۔ معمر بن سلیمان وغیرہ سے روایت حدیث کی۔ جب کہ کئی ابن منذر نے ان سے روایت کی ہے۔ فہیم میں زون مضمر اور میں مفتوح ہے۔

طاء صحابہ

- ۴۳۳۔ حضرت طارق بن سوید | زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔ ان کی روایت کردہ حدیث عمر و خطاب کے ہارسے میں ہیں۔ ان سے معلقین دال کی روایت کرتے ہیں۔
- ۴۳۴۔ حضرت طارق بن شہاب | ابراہیم اللہ کنیت تھے۔ پہلی کوفی ہیں۔ مدینہ جاہلیت بھی دیکھا تھا۔ زیارت نبوی سے بشرف ہو گئے لیکن زبان رسالت سے سماعت حدیث ثابت نہیں۔ شاید سننے کی سماعت نصیب نہ ہوئی۔ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے دور خلافت میں حبشہ میں غزوات میں شرکت کی۔ شہداء میں انتقال ہوا۔ راہم نفاذ نے ان کی روایت کردہ کئی احادیث نقل کی ہیں جب کہ امام ابو داؤد نے صرف ایک حدیث نقل کی ہے، جو

مشہور صحابی سے ہیں۔ مختصر میں ہم معزم صا و مفتوح ادب یاد شد و مکتوب ہے۔

تابعین

۴۴۲۔ ابن طاب | تابعی ہیں۔ مدینہ طیبہ کی کچھ روایات کی بعض اقسام کی ان کی جانب نسبت ہے۔ رطب بن طاب اور تمر بن طاب۔

۴۴۳۔ طاؤس بن کيسان | خلائی، ہمدانی، یمنی نسبتیں رکھتے ہیں۔ فارسی النسل ہیں۔ ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ عمرو بن دینار نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ میں نے طاؤس بن کيسان جیسا کوئی دوسرا عالم نہیں دیکھا جو علم و عمل میں ان جیسا تمام رکھتا ہو۔ ان سے امام ذہری اور کثیر لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۴۴۔ طفیل بن ابی | یہ حضرت ابی بن کعب انصاری کے صاحبزادے ہیں۔ سنن بڑا حدیث تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل حجاز میں شہرت کی حامل ہیں۔ اپنے والد ماجد ابو موسیٰ صحابہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابو الطفیل نے روایت کی ہے۔

۴۴۵۔ طلق بن صیب | یہ غزنی بھری ہیں۔ بڑے عابد و زاہد تھے اور یہی جمادات و جہ شہرت برونی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ اہل ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب، عمرو بن دینار اور ابیہ شامل ہیں۔

۴۴۶۔ طلحہ بن عبداللہ | یہ طلحہ بن عبداللہ ابن کرب بن خزاعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی محدثین میں شمار ہوتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے تابعین کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۴۷۔ طلحہ بن عبداللہ | ذہری قریشی ہیں۔ ان کے دادا کا نام موت تھا۔ مدینہ طیبہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں۔ وجہ شہرت میں ان کی سخاوت کا بھی دخل ہے۔ اپنے چچا عبداللہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں۔ ۹۹۹ھ میں انتقال ہوا۔

کفار وغیرہ

۴۴۸۔ ابو طاب | یہ (عبدالطلب کے صاحبزادے) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے والد ماجد سرور کون و مکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شفیق چچا تھے۔ زندگی بھر مکمل کفر اسلام قبول نہیں کیا۔ لیکن آخری وقت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حمایت سے دست بردار نہیں ہوئے) ان کی وفات کے وقت کفار قریش نے انہیں لکڑ پٹھنے سے روکنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ مایوس ہو کر رحمت و دعاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نعت کی طرف تشریف لے گئے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوطالب کی وفات میں ایک ماہ پانچ دن کا فرق ہے۔ بعض حضرت نے کفر روایات کے سلسلے میں مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے بارے میں سکوت ہی بہتر ہے۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

ظاہر صحابہ

۴۴۹- حضرت ظہیر بن رافع | انصار کے قبیلہ ادس کی عارفی شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے غزوہ بدر اور احد کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ظہیر بن رافع کا معنوم اور داء منوع ہے۔

عین صحابہ

۴۵۰- حضرت عابس بن ربیعہ | مابس بن ربیعہ غطفانی ہیں۔ فتح مصر کے وقت لشکر اسلام میں شامل تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔

۴۵۱- حضرت ابوالعاص بن الربیع | حضرت ابوالعاص بن الربیع کو قیصر کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہ حضور کے داماد تھے۔ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب ان کے نکاح میں تھیں۔ جنگ بدر تک گنہگار میں شامل تھے۔ قید ہونے کے بعد جب آزاد کیے گئے تو اسلام قبول کیا۔ آنحضرت سے کئی محبت رکھتے تھے ہجرت ابتر کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان سے ابی عباس، ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں۔ جعفر مہم کے ذریعہ کات کے سکون اور سین کے زبرد کے ساتھ ہے۔

۴۵۲- حضرت عاصم بن ثابت | حضرت عاصم بن ثابت ہیں۔ جن کی کنیت ابو لیثان ہے۔ انصار میں سے ہیں۔ جنگ بدر میں شامل تھے۔ غزوہ ریح میں بنو لیثان کے اہل شہادت پائی۔ مشرکین کو ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے مگر شداد کی عیالوں کے چھتے نے ان کی حفاظت کی۔ اسی کے باعث حمی الاہل بنی النضر کے کھلائے۔ عاصم بن عمر بن الخطاب کے نام تھے۔ ایک روایت ہے کہ نبی کریم نے دی آدمیوں کا لشکر ان کی شاگردی میں کھڑے کی طرف بولنا کہا۔ جب یہ لشکر مکہ اور عثمان کے درمیان پہنچا تو بنی لیثان قبیلہ کے تقریباً دو سو تیرا اندازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ یثرب میں مدینہ کی کھجوروں کی گھیلیوں نے ان کی نشان دہی کر دی۔ حضرت عاصم نے ایک اونچی جگہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چناؤ لی۔ مگر کناہ نے معاملہ کر کے نیچے آنے کو کہا۔ امان کے وعدہ پر حضرت عاصم نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے جاسنے یا نہ جانے کا اختیار دیا مگر عاصم کی کافر کی ذمہ داری پر نیچے آنے سے انکار کیا اور اللہ سے دعا کی کہ وہ نبی کریم کو ان کے حال کی اطلاع کر دے۔ کناہ نے تیروں کی ہوجھاڑ سے انہیں شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کی دعا قبول کی اور اپنے رسول کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی۔ آنحضرت نے صحابہ کرام کو مطلع کیا۔ کناہ کو لے کر ان کی شہادت کی اطلاع پا کر حاصد مداند کیا کہ شہادت کے طہ پر ان کا کوئی عضو کاٹ کر لائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے جسم کی حفاظت شداد کی عیالوں سے کروائی جو ایک شامیانہ کی طرح انہیں چھائیں۔ امدان کا جسم محفوظ رہا۔ حاصد کا کام لوٹ گیا۔ یہ روایت کناہی سے ہے جو عاصم بن ثابت بن عمر بن الخطاب کے نام ہیں۔

۴۵۳- حضرت عامر الرام | یہ حضرت عامر الرام ہیں۔ جنہیں نبی کریم کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل نہیں۔ ان سے

ابن منظور روایت کرتے ہیں۔ الام رائے مملکہ زبر کے ساتھ ہے۔ یہ دراصل راسی ہے جس میں سے یا صنف کو دی گئی ہے۔

۲۵۴۔ حضرت عامر بن ربیعہ | ان کی کنیت ابو عبد اللہ القری ہے۔ جدشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر کے ملائہ دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان سے ایک جماعت بتائی گئی ہے۔ ۳۲ میں وفات پائی۔

۲۵۵۔ حضرت عامر بن مسعود | یہ حضرت عامر بن مسعود ابن امیر بن خلف عجمی ہیں اور صفوان بن اُمیہ کے بھتیجے ہیں۔ ان سے غیر غریب روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اذکما ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عامر بن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں پایا جب کہ ابن منذہ اور ابن عبد البر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن عیین نے کہا کہ ان کو صبت نبوی نصیب نہیں۔ غریب میں مملکہ کا زبر رائے مملکہ کا زیر۔ یاد دوں نقول والی ساکن ہے اور آخر میں بائیں موحده ہے۔

۲۵۶۔ حضرت عائذ بن عمرو | یہ حضرت عائذ بن عمرو مدنی ہیں۔ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بھی بصرہ میں ہی پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۲۵۷۔ حضرت عباس بن مرداس | حضرت عباس بن مرداس کی کنیت ابو العیثم ہے۔ سلمیٰ اور شاعر ہیں۔ ان کا شمار زلفۃ القلوب میں ہوتا ہے۔ فوج مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے۔ فوج مکہ کے بعد ایمان میں مزید پختگی آگئی۔ حضرت عباس بن مرداس دودھ جاہلیت میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے کا نام روایت کرتے ہیں۔ کنز کاف کے کسرہ اور دو ذن کے ساتھ ہے جن کے درمیان میں الف ہے۔

۲۵۸۔ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمن بن جحیم | یہ حضرت ابو عبس بن عبد الرحمن بن جحیم انصاری حارثی ہیں نام کی نسبت کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ النورہ میں ۳۲ میں وفات پائی۔ ستر سال حیات رہے۔ وفات کے بعد جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ان سے عباس بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ بیس میں مملکہ کے زبر۔ بائیں موحده غیر مشدود اور مدینہ مملکہ کے ساتھ ہے اور عباسی میں عین کا زبر۔ اذبا سے موحده غیر مشدود اور آخر میں دو نقول والی یا رہے۔

۲۵۹۔ حضرت عبد الرحمن بن ابزی | حضرت عبد الرحمن بن ابزی جزائی یہ تابع عبد الحماد کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا۔ حضرت علی نے ان کو خراسان کا گورنر جاکر بھیجا۔ انہوں نے آنحضرت کی دیانت کی اور آپ کے پیچھے نہاڑ پڑی ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابی بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کوفہ ہی میں رحلت فرمائی۔

۲۶۰۔ حضرت عبد اللہ بن ارقم | یہ حضرت عبد اللہ بن ارقم زہری قریشی ہیں۔ فوج مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے پہلے نبی کریم پھر حضرت ابوبکر صدیق اور ازال بعد حضرت عمر فاروق کے کاتب رہے پہلے حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان غنی نے بیت المال کا حاکم مقرر کیا۔ بعد میں حضرت عبد اللہ بن ارقم نے اسی عہدے سے

استغنیٰ شدہ دیا۔ ان سے عروہ اور اسلم (حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ) روایت کرتے ہیں۔ آپ نے حضرت عثمانؓ کے دوسری ہی انتقال فرمایا۔

۴۶۱۔ حضرت عبدالرحمن بن اذہر | حضرت عبدالرحمن بن اذہر قرظی ہیں۔ یہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے بیٹے ہیں۔ غزوہ حنین میں شرکت فرمائی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عاتقہؓ سے قبل وفات پائی۔

۴۶۲۔ حضرت عبداللہ بن انیس | حضرت عبداللہ بن انیس حبشی کا تعلق انصار سے ہے۔ غزوہ اُحُد اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ ۳۵ھ میں مدینہ المنورہ میں وفات پائی۔ ابوالمہاجر عبدالجبار وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۶۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ | یہ ابی اوفیٰ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو اوفیٰ کا نام علقمہ بن قیس الکلبی ہے۔ حیرہ خیبر اور بعد کے غزوات میں شرکت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات تک ہمیشہ مدینہ شریف میں قیام کیا۔ بعد ازاں مکہ شریف سے گئے اور وہیں وفات پائی۔ مگر یہی انتقال کرنے والے صحابہ میں سے آخری ہیں یعنی ۳۵ھ میں۔ ان سے امام طبری نے روایت کی ہے۔

۴۶۴۔ حضرت عبداللہ بن بسر | حضرت عبداللہ بن بسر سلمیٰ مازنی ہیں۔ ان کے والد بسر، والدہ محترمہ، بھائی علیہ السلام بن صہارہ کو صحبت نبویؐ کا شرف حاصل ہے۔ شام میں قیام پر زبردست مگر کھسکی شہداء میں بوقت وضو ہاتھ دھوا ہوا تھا۔ وفات پائی۔ شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمایا لیکن بعض نے حضرت ابراہیم کو سب سے آخر میں انتقال کرنے والے بتایا ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۶۵۔ حضرت عباد بن بشر | ان کا تعلق انصار سے ہے۔ حضرت سعد بن مساعی سے قبل مدینہ میں اسلام لائے۔ غزوہ بدر، غزوہ اُحُد اور دیگر تمام غزوات میں شرکت کی۔ کعب بن اشرف یہودی کی کشتی کرنے والوں میں بھی شریک تھے۔ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمن بن ثابت روایت کرتے ہیں۔ جنگ یمامہ میں ۵ سال کی عمر میں شہادت نصیب ہوئی۔ عباد حنین کے ذریعہ مدینہ منورہ کی تشریف کے ساتھ ہے۔

۴۶۶۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر | یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ کا اسم گرامی آمنہ روایان ہے جو حضرت عائشہؓ کی بھی والدہ ہیں۔ صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اولاد میں سب سے بڑے تھے۔ ان سے حضرت عائشہؓ اور حضرت صفورہؓ روایت کرتی ہیں۔ ۳۵ھ میں رحلت فرمائی۔

۴۶۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر | یہ بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ طائفت میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے کہ ابوجہنم لُحَی کا پھینکا ہوا تیرا کر لگا جس سے حضرت ابوبکرؓ کے اہل دل و عقلت کے اُحد شمالؓ ۳۵ھ میں وفات پائی۔ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۴۶۸۔ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ | عبداللہ بن ثعلبہ مازنی مدنی ہیں۔ ہجرت سے چار سال قبل ولادت ہوئی اور ۳۵ھ میں وفات پائی۔ ان کو فتح کے سال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

اپنے ان کے چہرے پر دست مبارک بھرا۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ حضرت عبد اللہ بن جحش | حضرت زینب ام المومنین کے بھائی ہیں۔ آپ نے دایرہ ارقم میں جدنے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ حبشہ اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والے صحابہ کرام میں شامل تھے۔ بڑے

مقبول الدعوات تھے۔ غزوہ بدر میں شامل تھے اور غزوہ احد میں شہادت پائی۔ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہالی غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیا اور بعد ازاں قرآن کریم کی آیات نے ان کی دلہے کی توثیق کر دی یعنی آیت نَادِلْهُمْ لَعَلَّہُمْ یَاۡمِنُوۡۤا اَتَمَّاعۡظَمُۡمُ یَمُنُّ شَیْءٌ بِوَحٰیۡتٍ یَّلٰوۡہُ حُمُۡسُہٗ اور صمدت یہ تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس ہوئے تو غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا اور اس کو ثمنِ کرم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علیحدہ رکھ دیا۔ زمانہ جاہلیت میں سردار کو چوتھا حصہ دیا جاتا تھا۔ ان سے سعید بن ابی وقاص روایت کرتے ہیں۔ ان کا ابو الکیم بن امیس نے تقریباً چالیس سال کی عمر میں شہید کر دیا اور یہ حضرت حمزہ کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن ہوئے۔

۴۷۰۔ حضرت عبد اللہ بن ابی الجعد عاص | حضرت عبد اللہ بن ابی الجعد عاصی کا تذکرہ وہاں میں آتا ہے۔ "وہاں" انی مواء کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جن کی امام بخاری و امام مسلم میں سے کسی ایک نے ہی روایت نقل کی ہو۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۷۱۔ حضرت عبد اللہ بن جزم | حضرت عبد اللہ بن جزم کی کنیت ابو الحارث سمی ہے۔ مصر میں قیام تھا۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان سے ایک جماعت ملک مصر سے روایت کرتی ہے۔ حبشہ میں وفات پائی۔ جزم میں جیم مفتوح، ذلئے مصر ماکن اور آخر میں جزم ہے۔

۴۷۲۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر | حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب قریشی ہیں۔ ان کی پیدائش حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ اسماء بنت عیس ہیں۔ سدان بن حبشہ میں پیدا ہونے والے پہلے بچے ہیں۔ بڑے سخی، فطرت الطبع، بزدل اور پاکیزہ تھے۔ انہیں دریائے خدادت کما جاتا ہے۔ مشہور تھا کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں۔ ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ سترہ میں نوے سال کی عمر میں مدینہ المنورہ میں وفات پائی۔

۴۷۳۔ حضرت عبد اللہ بن جہم | ان کا تعلق انصار سے ہے۔ ان کی حدیث نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کے بارے میں آتی ہے۔ ان سے بسیر بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کی سند حدیث مالک بن ابی جہم ہے جس میں نام کا ذکر نہیں اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور دیگر نے بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبد اللہ بن جہم یا ہے۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہم نے ان کا تذکرہ حروف ابجد میں کیا ہے۔

۴۷۴۔ حضرت عبد اللہ بن حبشی | حضرت عبد اللہ بن حبشی کو مشرت روایت حاصل ہوا۔ کنیت ثعلبی ہے۔ ابی حجاز سے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مقیم رہے۔ ان سے سعید بن سعید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ سعید اور حمزہ بن سعید کے تفسیر کے معنی ہیں۔

۴۷۵۔ حضرت عبد اللہ بن ابی حدرد | ان کا اصلی نام سلا بن امر اسلمی ہے۔ سب سے پہلے حدیبیہ، پھر خیبر اور بعد میں دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ شامہ میں انتقال فرمایا۔ اس سال عمرائی۔ ابی مدینہ خیال کیے جاتے ہیں۔ ابن القتیبہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۷۶۔ حضرت عبدالرحمن بن حسنہ

حضرت عبدالرحمن بن حسنہ کی والدہ کا نام حسنہ ہے اور ان کی کنیت سے ہی زیادہ مشہور ہیں۔ ان کے والد کا نام عبداللہ بن الخطاب ہے۔ ان سے

یزید بن وہب روایت کرتے ہیں

۴۷۷۔ حضرت عبداللہ بن ابی الحسام

حضرت عبداللہ بن ابی الحسام عامری، بصریہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی کنیت عبداللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت

عبداللہ بن ابی الحسام عامری سے۔

۴۷۸۔ حضرت عبداللہ بن تظلم

انصار سے تعلق رکھتے ہیں، بخلاف کثر شہر میں قتل دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ حضرت عبداللہ نے سرکار مدینہ کو دیکھا تھا اور آنحضرت کے وصال کے وقت ان کی عمر سات سال تھی۔ انہوں نے نبی کریم سے روایت بھی کی ہے۔ بڑے نیک اور صاحب فضل انصار وادوں میں تھے۔ انہی کے ہاتھ پر ابی مرثد نے اس بے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے معیہ کیا جائے۔ اسی وجہ سے سلاطین میں واقعہ حرہ میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ابن ابی نیکر، عبداللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۹۔ حضرت عبداللہ بن خبیب

حضرت عبداللہ بن خبیب کا تعلق انصار مدینہ کے طبعیت جمیلہ جنیہ سے ہے صحابہ کرام میں شامل ہیں۔ ان کی حدیث ابی حجاز میں پائی جاتی ہے۔ اسی سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۰۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ

یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ غزوہ بدر میں تھا۔ انصار میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوات بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ سولہ کھنجر کے۔ اسی لیے کہ شہر میں جنگ موتہ میں شہادت پائی۔ اس جنگ میں سالار شکر اسلام تھے۔ اپنے وقت کے نامور شاعر تھے۔ ان سے حضرت ابن عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۸۱۔ حضرت عبداللہ بن الزبیر

ان کی کنیت ابیکر ہے اصحابی قریشی ہیں۔ کنیت ناما جان ابیکر الصدیق کی کنیت پر والد ام پر نام حضور نے رکھا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے بیٹے تھے جو مجاہدین میں پیدا ہوئے۔ یعنی سلسلہ میں۔ حضرت ابوبکر نے ان کے کان میں اذان کہی۔ ان کی والدہ اسماء تھیں۔ ان کی پیدائش تبا کے مقام پر ہوئی۔ آنحضرت نے انہیں گدیوں اٹھا کر کعبہ مبارک میں ان کے منہ میں ڈالا اور پھر باپا چا کر ان کے تار سے لگایا۔ یعنی ان کے شکم میں داخل ہوئے۔ والد سب سے پہلی چیز نبی کریم کا کعبہ مبارک تھا۔ یہ بالکل صاف چہرے والے تھے۔ ایک چھوٹا سا چہرہ پر نہ تھا حتیٰ کہ ملا علی ملک دہ تھی۔ نبی کریم نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ بڑے عبادت گزار اور صائم تھے۔ صفات میں منفرد و بیعت رکھتے تھے۔ حتیٰ بات پر ڈٹ جاتے والے بارعب اور بناور شخص تھے۔ آٹھ سال کی عمر میں سرکار مدینہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے نام حضرت ابیکر صدیق تھے اور باپ آنحضرت کے صاحب خاص حضرت زبیر۔ ان کی دادی نبی کریم کی چھوٹی اور غلامہ حضرت عائشہ تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں۔ حجاج بن یوسف نے انہیں کھنجر میں قتل کیا اور عمار مجاہد ان پر سلاخ کو بروز مسلک سولی پر لٹکایا۔ سلاخ میں ان کے لیے خلافت کے واسطے بیعت لی گئی۔ ان سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات حدیث نہ تھی۔ ابی حجاز مدین، خراسان، عراق ان کی خلافت ماننے کو تیار نہ تھے۔ ابیہ شام میں مخالفت موجود تھی۔ انہوں نے سات آٹھ حج کیے۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۲۸۸۲۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ | یہ بھی اسدی قریشی ہیں اور ان کا تعلق بھی مدینہ منورہ سے ہی ہے۔ ان سے عروہ بن الزبیر روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۳۔ حضرت عبداللہ بن زبید | حضرت عبداللہ بن زبید بن عبد ربیع النصار بن خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے۔ سلسلہ میں انیس خواب میں کھاتہ اذان کی بشارت ہوئی۔ اہل مدینہ سے ہیں اور ۶۴ سال کی عمر میں مدینہ ہی میں وفات پائی۔ خود بھی صحابی ہیں اور والدین کا شمار بھی صحابہ کرام میں ہوتا ہے۔ ان کے بیٹے محمد بن سعید بن السیب اور ابن ابی لیلیٰ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۴۔ حضرت عبداللہ بن زبید | حضرت عبداللہ بن زبید بن عاصم النصار بن زبیر بن عوفہ بدر میں شامل نہ ہو سکے۔ البتہ غزوہ اُحُد میں شرکت فرمائی۔ وحشی بن حرب سے مل کر سیدہ کذاب کو قتل کیا مگر ۳۳ھ میں واقعہ حنین میں شہید کر دیے گئے۔ ان سے ان کے بھتیجے جواد بن نسیم اور ابن السیب روایت کرتے ہیں۔ جواد بائیس موجد کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۲۸۸۵۔ حضرت عبداللہ بن السائب | حضرت عبداللہ بن سائب مخزومی قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرآن سلجھائی میٹوں میں ہی شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ ایک گروہ ان سے روایت کرتا ہے۔

۲۸۸۶۔ حضرت عبداللہ بن مسرج | حضرت عبداللہ بن مسرج مخزومی بھی کہا جاتا ہے لیکن شاید یہ مخزومیوں کے صیغہ ہیں اور مخزومی نہیں بلکہ بصری ہیں۔ ان کی حدیث بھی بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ عاصم الاحول ان سے روایت کرتے ہیں۔ مسرج کے دو بیٹے ہیں۔ درمیان میں راؤ اور نسیم ہیں۔ نرگس کے بطن پرست۔

۲۸۸۷۔ حضرت عبداللہ بن سلام | انیسٹ ان کی البربرست ہے۔ اسماعیلی اور یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہما السلام کی اولاد میں سے تھے۔ نجی لوف بن الخزرج کے صیغہ تھے۔ یہودیوں کے علماء میں سے تھے۔ نبی کریم نے انہیں جنت میں داخل کی بشارت دی تھی۔ ان سے ان کے بیٹے یوسف و محمد روایت کرتے ہیں۔ بکندہ مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔ سلام میں لام تشدید کے بغیر ہے۔

۲۸۸۸۔ حضرت عبدالرحمن بن نمرہ | حضرت عبدالرحمن بن نمرہ قریشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور آنحضرت سے شرف صحبت حاصل کیا۔ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ سلسلہ میں بصرہ بھی رحلت فرمائی۔ ان سے عباس بن عبد ربیع سے روایت کرتے ہیں۔

۲۸۸۹۔ حضرت عبدالرحمن بن سہل | ان کا تعلق انصار سے ہے جو غزوہ خیبر میں شہید کیے گئے۔ ان کا تذکرہ کتاب القدرہ میں آتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غزوہ بدر میں بھی شریک تھے۔ بڑے صاحب علم و فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حمزہ روایت کرتے ہیں۔

۲۸۹۰۔ حضرت عبداللہ بن سہل | حضرت عبداللہ بن سہل کا تعلق انصار سے ہے۔ عبدالرحمن کے بھائی اور عقیقہ کے بھتیجے ہیں۔ یہ خیبر میں قتل کر دیے گئے تھے۔ ان کا ذکر باب القاتلہ میں آتا ہے۔

۲۸۹۱۔ حضرت عبدالرحمن بن شبل | ان کا تعلق انصار سے ہے اور اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے نسیم بن محمد اور

ابو راشد روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ حضرت عبداللہ بن الشیخیر

حضرت عبداللہ بن الشیخیر مازنی کا شمار بصرہ میں ہوتا ہے۔ آنحضرت کی خدمت میں بنی حاکم کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے۔ ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور یزید روایت کرتے ہیں۔ الشیخیر بن شیمہ اور غار مجہد دونوں زہر سے ہیں۔ غار پر تشدید اور یزید نے تھنانی ساکن ہے۔

۴۹۳۔ حضرت عبدالرحمن بن شریل

حضرت عبدالرحمن بن شریل بن حسنہ یہ عبدالرحمن بن حسنہ کے بیٹے ہیں انہوں نے آنحضرت کی زیارت کی ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں۔ فتح مصر میں خود یہ اور ان کے بھائی ربیعہ شامل تھے۔

۴۹۴۔ حضرت عباد بن عبدالمطلب

ان کا تذکرہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں آتا ہے۔ ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی۔ عباد بائیس ہجرت کے مشہور کے ساتھ ہے۔ مطلب طار کی تشدید اندام کے کسر کے ساتھ ہے۔

۴۹۵۔ حضرت عبداللہ بن الصنابحی

صنابحی کے بیٹے ہیں۔ بعض نے انہیں ابو عبداللہ کہا ہے اور عاصم بن عبداللہ نے کہا ہے کہ ابو عبداللہ صنابحی تابعی ہیں، صحابی نہیں ہیں، اندک کہ صنابحی صحابی مشہور نہیں۔ صنابحی صحابی کی حدیث کو مؤخر میں امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۴۹۶۔ حضرت عبدالرحمن بن عایش

یہ حضرت بنی۔ ان کا شمار شاہیوں میں ہوتا ہے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ ان سے حدیث باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔

ان کی حدیث عن صالح بن یسافر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں لیکن صحیح پہلی ہی سند ہے۔ اس کی تصدیق امام بخاری کرتے ہیں۔ ان سے ابو سلام مطرف اور خالد بن الحجاج روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مالک بن یحیٰ کی یہ روایت مرسل ہے۔ اس سے کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صحابہ حدیث کا شرف ثابت نہیں ہے۔ عایش میں یا دھور ہے۔ بخاری میں یا دھور اور معمر منکور ہے۔

۴۹۷۔ حضرت عبداللہ بن عامر

ابو یزید غسانی کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمل زاد بھائی ہیں۔ ولادت کے بعد انہیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ آپ نے ان پر دم کیا تو وہ پڑھی اور تھکا۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ سال بتائی گئی ہے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہ تو نقل کی اور نہ کوئی حدیث سن کر یاد کی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ اور خراسان کے گداز رہے تھے اور یہ ذرا نفع حضرت عثمان غنی کی شہادت تک سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوبارہ تقرر کیا۔ مشہور معروف صحابی اور کثیر القرب شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ خراسان انہیں کی زیر قیادت فتح ہوا ملک فارس کا کسری انہیں کی گورنری کے دور میں قتل ہوا۔ اس بات پر مؤرخین کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اعلاسی طرح عام خراسان، اصفہان، کرمان اور حران کو فتح کیا۔ مگر بصرہ بھی انہیں کے مددجو مست ہیں مگر وہی گئی تھی رشید ہیں اس زمانہ قانی سے رخصت ہوئے۔

۴۹۸۔ حضرت عبداللہ بن عباس

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ہیں۔ ان کی والدہ بابرہ بنت عبدالمطلب

ام المؤمنین حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن تھیں۔ ہجرت سے تین سال قبل ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر تیرہ یا پندرہ سال تھی۔ بعض نے دس سال بھی بتائی ہے۔ امت محمدیہ کے اکابر علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تھی۔ اے اللہ! انہیں حکمت، فہم اور تادیل قرآن کے علوم سے سرفراز فرما۔ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام کی دوسرے زیارت ہوئی۔ سروق فرماتے ہیں۔ میں جب عبد اللہ بن عباس کو دیکھتا تو ان کے حسن و جمال کی تعریف کرتا۔ جب ان کی گفتگو سنتا تو بے ساختہ کہتا کہ ان سے بڑا فصیح و بلیغ دوسرا کوئی نہیں۔ جب دوسری حدیث سنتا تو پکار اٹھتا کہ ان سے بڑا محدث و عالم کوئی دوسرا نہیں۔ بارگاہ عمر فاروق میں خصوصی قرب حاصل رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں اپنے قریب بٹھاتے اور علیل القدر صحابہ کے ساتھ ان سے بھی مشورہ بھی لیتے تھے۔ آخری عمر میں بیستائی ہوئی رہی تھی۔ ابن دبیہ کے دور خلافت میں اکثر سال کی عمر میں وفات پائی۔ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس گور سے رنگ والے تھے۔ طویل القامت مرثے تار سے اور صین و جہیل تھے۔ سر پر کافی بال تھے جن کو مندی سے رنگتے تھے۔ چہرے پر زردی نمایاں تھی۔

(حضرت ام المؤمنین عاتکہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ابن عباس حج کے مسائل میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اگر کوئی شخص کچھ معلوم کرنے آتا تو آپ اس سے فرماتے جاؤ اللہ ابن عباس سے معلوم کرو اور واپس آکر ان کے جواب سے مجھے بھی مطلع کرنا۔)

۴۹۹۔ حضرت عبادہ بن الصامت | ابراہیم کی نسبت تھی۔ انصاف کے قبیلہ سالم سے تعلق تھا۔ نقباء اسلام میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور ثامنہ میں شریک تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ملک شام کے قاضی اور معلم کی حیثیت سے تقرر فرمایا اور ان کا مستقر حرس کو بتایا تھا۔ بعد میں فلسطین میں تشریف لے گئے تھے اور وہیں ولایت بیت المقدس میں سلطنت میں بستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ عبادہ میں عین مضموم ہے۔

۵۰۰۔ حضرت عبد الرحمن بن عثمان | تیسری قریشی ہیں۔ مشہور صحابی حضرت علقمہ بن عبید اللہ کے بھائی ہیں۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہیں زیادہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

انہوں نے کسی سے روایت حدیث نہیں کی۔ البتہ ان سے دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں۔

۵۰۱۔ حضرت عبد اللہ بن عدی | قرشی نہہری ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے۔ یہ تدمیر و سفسان کے مدینی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔ ان سے روایت کرتے والوں میں ابو سلمہ بن عبد الرحمن اور محمد بن جیر و غیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۰۲۔ حضرت عبد الرحمن بن ابی عمیرہ | مدنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ قرشی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں اضطراب بتایا گیا ہے۔ صحابہ میں ان کا حافظہ کمزور تھا۔ حافظ عبد البر نے کہا ہے کہ یہ شامی ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ عمیرہ

میں میں مفتوح اور ہم عکس رہے۔

۵۰۳۔ حضرت عبداللہ بن عمر

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے والد ماجد کے ساتھ پچیس سال میں مسلمان ہو گئے تھے۔ غزوہ بدر میں کم عمری کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ اور ان کے غزوہ احد میں شریک ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض کی تحقیق یہ ہے کہ انہیں غزوہ احد میں شرکت کی اجازت دی گئی تھی۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس وقت ان کی عمر چودہ سال تھی اس لیے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں شرکت کی اجازت نہیں دی تھی۔ غزوہ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

صاحب علم و فہم و زہد و تقویٰ تھے۔ تمام معاملات غایت احتیاط سے اور دیکھ بھال کرتے کرتے تھے حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص پر دنیا مائل جہوئی اور وہ اس کے آگے جھک گیا سوائے حضرت عمر اہل ان کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر کے۔

میکون بن حمران فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہ بن عمر اس سے زیادہ ذی علم کسی دوسرے کو نہیں پایا۔

حضرت نافع نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار سے زیادہ غلاموں کو آزادی کی دولت سے نالا مال کیا۔ اعلان نبوت سے ایک سال قبل ان کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ستر سال میں حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تحت یا چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

انہوں نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے حدود حرم سے باہر محل میں دفن کیا جائے۔ لیکن حجاج بن یوسف کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی۔ اور تمام ذی فہم میں حاجرین کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ایک روز حجاج بن یوسف نے طویل خطبہ دیا جس کی وجہ سے نمازیں تاخیر ہو گئی۔ اس وقت حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تمہارے خطبہ کی وجہ سے سورج ٹھہرا نہیں رہے گا۔ یہ سن کر حجاج بولا کہ میں نے یہ عند کر لیا کہ میں تمہاری بشارت کو نقصان پہنچاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا اگر تو ایسا کرے گا تو اس بات پر کیا توبہ ہے کیوں کہ تو بڑا بے وقوف ہے اللہ ہم پر زبردستی حاکم ہے۔

یہ سن کر حجاج بن یوسف نے اس کام کے لیے ایک آدمی کو تیار کیا کہ وہ نیزے کی آئی کو نہر اکودہ کے ابن عمر کے چھوڑ دے۔ چنانچہ اس نے یہ طریقہ کار اختیار کیا کہ نیزے کو ایک بوندی میں ڈال کر اس بوندی کو آپ کے راستے میں ڈال دیا اور وہ نیزہ آپ کے پاؤں میں چبھ گیا۔ یا کسی اور طریقے سے وہ نیزہ آپ کے چبھ دیا۔

بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ سے یوسف بن حجاج کی دشمنی کا سبب یہ تھا کہ آپ کا منہل تھا کہ جہاں جہاں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دوران سفر قیام فرمایا تھا یا سواری سے اترے تھے حضرت ابن عمر وہیں سواری سے اترتے اور قیام کرتے تھے۔ حجاج کہ یہ موقع نہیں تھا تھا۔ اس لیے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار گزری۔ وہ حضرت جعفر بن عمر سے ناراض ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چھیالیس یا چھاسی سال کی ہوئی۔ ان سے صحابہ، محدثین اور تابعین کی کثیر جماعت تھی

روایت کی ہے۔

۵۰۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ
 یہ بھی قریشی ہیں اور اپنے والد سے پہلے دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے باختلاف روایت ان کے والد کی عمر ان سے بارہ یا تیرہ سال زیادہ تھی۔

بڑے جید عالم، عابد اور حافظ قرآن تھے۔ مطالعہ کا ذوق تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کثرت حدیث کی اجازت حاصل کر کے مجموعہ احادیث مرتب کرتے رہے تھے۔

رات کو کثرت سے عبادت کرتے۔ چران بکھا کر اندھیرے میں بہت زیادہ دوتے تھے۔ کثرت گریہ سے ان کی پلکیں گر گئی تھیں۔ یحییٰ بن عطاء فرماتے ہیں کہ میری والدہ بتاتی ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاص کے لیے سہ ہتیار کرتی تھی۔

ان کی وفات کے بارے میں مرعین کا اختلاف ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ واقعہ حترہ کی راتوں میں وفات پائی۔ بعض نے ۳۵ھ میں طائف میں اور بعض نے ۶۵ھ اور بعض نے مکیں ۱۵ھ میں اور بعض مصر میں ۱۵ھ میں وفات ثابت کرتے ہیں۔

۵۰۵۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ
 زہری قریشی ہیں۔ کنیت ابو محمد تھی۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ملک حبشہ کی طرف دوسرے ہجرت فرمائی ہے۔ تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور غزوہ احد میں بنی صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا تھا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ غزوہ تبوک میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی انتہار میں غار ادا کی تھی۔ ان کا علیہ اس غریح بیان کیا گیا ہے۔ طویل قامت، باریک جلد والے اور گرے رنگ کے تھے۔ جس میں سرخی جھلکتی تھی۔ گداز ہتھیلیاں اونچی ناک والے تھے۔

غزوہ احد میں زخم گئے جو پیروں اور پٹھانوں پر بھی تھے۔ ان کی وجہ سے چال میں لنگڑا ہٹ آگئی تھی۔ بستر سال کی عمر میں ۳۲ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عباس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۶۔ حضرت عبداللہ بن غنمؓ
 حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث دعا کے بارے میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔ عن ربیعۃ اخی عبد الرحمن عن عبد اللہ ابن عتبہ عن عبد اللہ بن غنم۔

۵۰۷۔ حضرت عبدالرحمن بن ابی قراؤؓ
 ان کو شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابو جعفر خطمی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۰۸۔ حضرت عبداللہ بن قرطؓ
 یہ عبداللہ بن قرطہ بنی ثعلبہ کے تھے۔ پہلے ان کا نام شیطان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عبداللہ رکھا۔ شاہی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں شہرت کی مال ہیں۔ یہ ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف سے ان کے گزرتے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ملک مدیم میں ۱۵ھ میں جام شادوت فزع فرمایا۔ قرطہ میں قاف مصفوم ہے۔

۵۰۹۔ حضرت عبدالرحمن بن کعبؓ مازنی انصاری ہیں، کنیت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، غزوہ ہند میں شرکت کی۔ ۲۳ حجۃ میں انتقال فرمایا۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ”یہی ہیں وہ لوگ جو اس حال میں واپس ہوئے کہ ان کی آنکھیں اس غم سے آنسو بہاتی ہیں کہ ان کے پاس راہِ خدا میں خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے۔“

۵۱۰۔ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے۔ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ پہلے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ بعد میں دمشق میں اقامت گزریں ہو گئے اور وہیں ۳۲ حجہ میں انتقال فرمایا۔ عبداللہ بن حارث نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۱۱۔ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ یہ عمر میں آپ سے دو سال بڑے تھے۔ ان کی والدہ تمر بن قاسط کے خاندان سے تھیں۔ یہ پہلی عورت ہیں جنہوں نے خاندانِ کعبہ کو قریش اور دریا کے علاوہ دوسرے ریشی کپڑوں کے خلاف چڑھائے تھے۔ ۱۰ ذی الحجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بچپن میں حضرت عباسؓ گم ہو گئے تھے۔ تو انھوں نے یہ نذر دیا تھا کہ اگر عباسؓ مل جائیں تو خاندانِ کعبہ پر غلاف پر چڑھائوں گی۔ چنانچہ جب حضرت عباسؓ مل گئے تو انھوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔ حضرت عباسؓ کو معاشرتی زندگی میں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ آپ زمانہ جاہلیت میں بڑے سردار تھے۔ حجاج کرام اور زائرین خاندانِ کعبہ کے لیے پانی کی بہم رسانی (آب زمزم سے سیرابی) آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ اس کے علاوہ خاندانِ کعبہ کی عمارت کی نگہداشت نظم و ضبط اور اس کے تقدس کا تحیال بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ ان کے سپرد بیعت بھی تھی کہ وہ قریش کو اس پر آمادہ کرتے کہ وہ خاندانِ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی وفات سے قبل ستر غلام آزاد کیے تھے۔ معرکہ ہند میں کفار کلمہ کی طرف سے شریک ہوئے اور ابھر ہوئے۔ جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ جناب عباسؓ اگر کسی کی زندگی بچائی تو انھیں قتل نہ کیا جائے۔ کیونکہ کفار کلمہ نے انھیں جبراً جنگ میں شریک کیا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ آپ اسلام قبول کر چکے تھے لیکن اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔ عقیل بن ابی طالبؓ نے ان کا ندیہ ادا کر کے ربائی دلائی تھی۔ اس کے بعد مکہ واپس آگئے تھے پھر فتح مکہ سے قبل ہجرت کر کے مدینہ منورہ آگئے۔ غزوہ حنین میں جن صحابہ نے اشتقاقیت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ اٹھاسی سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک ۳۲ حجہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بذلی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اسلام لانے والوں میں چھٹے فرد ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارالرقم میں داخل ہونے سے پہلے ۱۰ اور حضرت عمرؓ کے مشرف یہ اسلام ہونے سے قبل مسلمان ہو گئے تھے۔ اور کثرتِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ ۱۰ اور آپ کے خدام خاص اور محرم راز صحابہ میں سے تھے۔ سفر میں رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی صواک اور نعلین مبارک کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی تھی۔ اور وضو کا پانی سفر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ انھوں نے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی اور غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی تھی انھیں اس دنیا میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی اور فرمایا کہ اُمّ عبد کا بیٹا عبد اللہ بن مسعود میری امت کے لیے جو بھی پسند کرے میں بھی اس کو پسند کرنا ہوں۔ اور وہ جس کو ناپسند کرے مجھے بھی وہ ناپسند ہے۔ یہ ظاہری صورت و سیرت علم و علم اور وقار میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت مشابہہ تھے۔ کوفہ میں خاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت عمر کے دور خلافت اور حضرت عثمان کے ابتدائی دور خلافت میں ناظم بیت المال رہے۔ آخر میں مدینہ طیبہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ساٹھ سال کی عمر میں ۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اور جنت البقیع میں آسودۂ خاک ہوئے۔ ان سے روایت حدیث کرنے والوں میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ بہت سے صحابہ و تابعین شامل ہیں۔ آپ کا حلیہ یوں بیان کیا گیا ہے ہلکا بدن، پھوٹا قد اور گندی رنگ تھا۔ شان و شکوہ کا یہ عالم تھا کہ اگر آپ نے ست بند قامت لوگوں میں بیٹھتے تو ان کے مساوی معلوم ہوتے تھے۔

۵۱۳۔ حضرت عبداللہ بن مغفل | مزل ہیں بیعت رضوان میں شرکت کا شرف انھیں حاصل ہے۔ پتہ مدینہ منورہ میں رہتے تھے بعد میں بصرہ میں رہائش پذیر ہو گئے۔ ان کا شمار ان گیارہ

افراد میں ہوتا ہے جنہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعلیم دین کے لیے بصرہ بھیجا تھا۔ سنہ ۳ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ ان سے تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے جن میں حسن بصری بھی شامل ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل سے زیادہ بزرگ شخصیت بصرہ میں نہیں دیکھی۔

۵۱۴۔ حضرت عبداللہ بن حوالہ | ملک شام میں اقامت گزری ہو گئے تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر وغیرہ شامل ہیں۔ سنہ ۷ھ میں شام میں انتقال فرمایا۔ (انھوں نے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی کہ میرے قیام کے لیے کسی خطہ زمین کو منتخب فرمادیں تو آپ نے انھیں ملک شام میں مقیم ہونے کے لیے فرمایا تھا۔ لیکن ان کے چہرے سے بے اطمینانی کی کیفیت محسوس ہوتی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ملک شام کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطہ زمین کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ اسے ملک شام تو زمین کا ایسا خطہ ہے جو میرا پسندیدہ ہے اور تجھ پر میرے منتخب بندے اقامت پذیر ہوں گے)

۵۱۵۔ حضرت عبداللہ بن ہشام | یہ قریشی تميمی ہیں۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی والدہ زینب بنت حمید بکین میں انھیں سے خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا۔ اور ان کے لیے دعا کی۔ مگر صغیر السن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی۔ ان سے ان کے پوتے زہرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۱۶۔ حضرت عبدالرحمن بن زید | یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے اور عدوی قریشی ہیں۔ جب یہ صغیر السن تھے تو حضرت ابولہبہ انھیں سے کربار کاہ رسالت میں

حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی خنیک قربائی اور سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعائے خیر کی۔ محمد بن سعد کی تحقیق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر چھ سال تھی۔ اپنے چچا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں حضرت عبدالرحمن بن عمر کی وفات سے پہلے انتقال ہوا۔

۵۱۷۔ حضرت عبداللہ بن یزید | مشرف سال کی عمر میں غزوہ حدیبیہ میں شرکت کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر رہے۔ اور انھیں کے دور خلافت میں کوفہ میں وفات پائی۔ سنی ان کے کاتب تھے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے سہیل کے علاوہ ابوہریرہ ابن ابی ہریرہ وغیرہ شامل ہیں۔

۵۱۸۔ حضرت عبدالرحمن بن عیمر | دیلمی ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور سماعت حدیث کی سماعت ملی۔ پہلے کوفہ میں اقامت پذیر تھے پھر خراسان آگئے تھے۔ ان سے کثیر حدیث روایت کی ہے۔

۵۱۹۔ حضرت عبداللہ بن حصن | یہ انصاری غلطی میں مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں ان سے ان کے صاحبزادے سلمہ نے روایت کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ ان کی روایت کردہ احادیث مرسل ہیں۔

۵۲۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح | قریش کی فہرہ شاخ سے تعلق تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ امین الامت لقب تھا۔ حضرت عثمان بن مظعون کے ہمراہ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ ہجرت کرنے والوں کی دوسری جماعت میں شامل ہو کر حبشہ کی جانب ہجرت کی اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوہ احد میں جن صحابہ نے استقامت کا ثبوت دیا ان میں یہ بھی شامل تھے۔ انھوں نے خود کی ان دو کڑیوں کو بھرنے کی عمر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرہ انور میں دھنسی گئی تھیں کھینچا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے آگے کے دو دانت مبارک شہید ہو گئے تھے۔ حضرت ابو عبیدہ دراز قد تھے۔ خوبصورت چہرے والے اور داڑھی کے بال ہلکے تھے۔ اٹھادہ سال کی عمر میں ۱۱ھ کے اندر عمو اس کے طاعون میں اور ان کے مقام پر وفات پائی۔ اور میان میں مدفون ہوئے۔ حضرت ساد بن جبیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کا سلسلہ نسب قرین مالک پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ ان سے صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۱۔ حضرت عبید بن خالد | یہ عبید بن خالد سلمی ہنزی صابری ہیں کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ محمد بن کوفہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۲۲۔ حضرت عتاب بن اسید | قریشی اموی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بر اسلام ہوئے۔ اور جس روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ خیبر کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو انھیں مکہ کا حاکم مقرر فرمایا۔ اور وفات نبوی تک اسی منصب پر فائز رہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

اپنے دور خلافت میں مکہ معظمہ کا حاکم برقرار رکھا۔ اور انھوں نے مکہ مکرمہ میں اس روز انتقال کیا جس دن حضرت ابو بکر صدیق نے مدینہ منورہ میں سفر آخرت فرمایا۔ حضرت عثمان قریش کے سرداروں میں سے تھے اور نہایت صالح فاضل تھے۔ ان سے عمرو بن ابی عقیب نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۲۳۔ حضرت عقبہ بن اسید | ان کی کنیت ابو بصیر تھی۔ جو تقیف سے تعلق تھا اور بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ اور کافی عرصہ تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی خدمت میں حاضر رہے۔ ان کا تذکرہ غزوہ حند میں آتا ہے۔ ان کے بارے میں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس شخص کی بہادرری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کو خوب بھڑکانے والا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۴۔ حضرت عقبہ بن عبد السلمی | حافظ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ یہ نذر کے صاحبزادے ہیں جبکہ مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیتیں ہیں۔ امام بخاری اور ابو حاتم رازی نے اس

قول کی تائید کی ہے۔ بقول بعض ان کا نام غطفہ تھا اور بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل کر کے عقبہ رکھا تھا۔ غزوہ خیبر میں شرکت کا شرف انھیں نصیب ہوا۔ چار نوے سال کی عمر میں حص کے مقام پر شہید ہوئے۔ وفات پائی۔ وادی نے کہا ہے کہ صحابہ میں ان کی عمر سب سے زیادہ ہوئی۔

۵۲۵۔ حضرت عقبہ بن غزو ان | قدیم الاسلام اور صاحب ہجرتین ہیں۔ پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ منورہ آگئے۔ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔ ان کے بارے میں کہا گیا ہے

کہ یہ مردوں میں سائیں فرد ہیں جو مشرف بہ اسلام ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن یہ وہاں سے واپس آگئے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر نے انھیں بصرہ کا حاکم برقرار رکھا اور انھیں واپس جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ستائیس سال کی عمر میں شہید ہوئے۔ ان کے اندر وفات پائی۔ ان سے خالد بن ولید نے روایت کی ہے۔

۵۲۶۔ حضرت عقیان بن مالک | یہ خزرجی سلمی ہیں۔ ان کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت انس اور محمود بن الربیع روایت حدیث کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۲۷۔ حضرت عثمان بن حنیف | حضرت سہیل انصاری کے بھائی ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عراق کے مالک کی پیمائش اور ٹیکس مقرر کرنے کا حکم بنا دیا تھا۔

چنانچہ انھوں نے عراق جا کر وہاں کے رہنے والوں پر جزیہ اور خراج کا تعین کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بصرہ کے گورنر رہے۔ لیکن حضرت طلحہ اور زبیر کی وہاں آمد کے بعد ان کا نباہ نہ ہو سکا۔

اس لیے بصرہ سے واپس آگئے اور یہاں جنگ جمل کے بعد عمل میں آئے۔ بصرہ سے کوفہ منتقل ہو گئے۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت تک حیات رہے۔ ان سے محمد بن کعب جاعت نے روایت کی ہے۔

۵۲۸۔ حضرت عثمان بن طلحہ | ان کا تعلق قریش کی عبد ریی جی شاخ سے تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ ان کا تذکرہ باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے عم زاد شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں مسئلہ میں کتب معتبرہ کے اندر وفات پائی۔

۵۲۹۔ حضرت عثمان بن عامر | یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بزرگوار ہیں۔ قریش کی بنو تمیم شاخ سے تعلق تھا۔ ان کی کنیت ابو قحافہ تھی۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ستانوے سال کی عمر میں مسئلہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے حضرت صدیق اکبر اور اسماء بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۵۳۰۔ حضرت عثمان بن عفان | ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سابقین اولین میں سے ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر اس وقت اسلام لائے جبکہ دار ارقم اسلام کی تبلیغ کا مرکز نہیں بنا تھا۔ انھوں نے دوسرے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھیں۔ غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی علات کی وجہ سے انہیں حاضر کی سے منع فرمایا۔ اور ان کی تیمارداری کا حکم صادر فرمایا۔ لیکن انھیں ان تمام اعزازات و انعامات سے نوازا جو بدری صحابہ کو عطا ہوئے۔ مقام حدیبیہ پر تمت اشجرہ بیعت رضوان منعقد ہوئی۔ اس میں حضرت عثمان شرکت فرما سکے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاملات کے معاملات طے کرنے کے لیے انھیں مرکز مریج بھیج دیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے اس انداز میں بیعت فرمائی۔ کہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔ یہ بیعت عثمان کی طرف سے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوال النورین کے لقب سے ملقب ہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوسرا جنرل تھا۔ حضرت زبیر اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے ان کے عقد میں آئیں۔ ان کا حلیہ مبارک یوں ہوا کہ کیا گیا ہے۔ مہمانہ رنگ گہرا اور بھول بعض گندم گرن تھے۔ چہرہ چمکا اہل و عیال سینہ کشادہ اور سر ہلکے بال تھے۔ بڑی دائرہ والے تھے جس کو آپ زور رنگ سے رنگتے تھے۔ یکم محرم ۲۳ھ کو خلیفہ بنا یا گیا تھا۔ ستارہ میں اٹھاسی سال کی عمر میں ایک مصری اسود کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ آپ کا دور خلافت بارہ سال سے چند دن کم رہا۔ ان سے صحابہ اور محدثین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت یا سعادت واقعہ قبل سے چھ سال بعد ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں اس دنیا میں جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ اور ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا تھا۔ رحمت دو عالم فرماتے ہیں کہ ہر نبی کے لیے ایک رفیق ہوتا ہے جنت میں میرے رفیق عثمان ہوں گے ۱۰

۵۳۱۔ حضرت عثمان بن مظعون | ابو سائب کنیت تھی۔ تیرہ افراد کے بعد یہ اسلام لائے تھے۔ پہلے ہجرت حبشہ کی اور وہاں سے مدینہ منورہ آئے اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے۔ مدینہ منورہ میں انتقال کرنے والے پہلے صحابہ عربی ہیں۔ ان کا انتقال ہجرت نبوی کے چھ سال بعد ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی

پیشانی کو لومہ دیا اور تدفین کے وقت فرمایا۔ یہ شخص گورنے والوں میں سے ہمارے لیے بہترین شخص تھے۔
جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ نہایت درجہ عابد، متواضع اور صاحب فضل صحابی میں سے تھے۔ ان کے صاحبزادے
سائب امدان کے بجائے قدامر بن مطلق نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۵۳۲۔ حضرت عطاء بن خالد | یہ عطاء بن خالد بن ہوزہ عامری ہیں۔ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے ان کی روایت کردہ
احادیث اہل بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ یہ صحرا نشین تھے۔ ان سے ابو رجاء وغیرہ
نے روایت کی ہے۔ عطاء میں عین کسر اور والی مشدد ہے۔

۵۳۳۔ حضرت عدی بن حاتم | شعبان شہر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے بعد ازیں
کوثر قیام کیا اور وہاں کے ہوکر رہ گئے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھیوں
میں سے تھے لڑتے ہوئے ان کی ایک آنکھ کی بینائی حاتی رہی تھی۔ جنگ صفین اور مدائن میں شرکت کی۔
ایک سو بیس سال کی عمر میں شہر میں کوثر میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ فرنیسا میں انتقال ہوا۔ ان سے
ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۴۔ حضرت عدی بن عمیرہ | کندہ قبیلہ کی حضری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر حمیرہ کی طرف منتقل ہوئے
اور وہیں داعی اجل کو لبیک کہا قیس بن ابی حازم وغیرہ نے ان سے روایت حدیث
کی ہے۔ حمیرہ میں عین مفتوح اور عین کسود ہے۔

۵۳۵۔ حضرت عرس بن عمیرہ | ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عرس بن عین
مضموم ہے۔

۵۳۶۔ حضرت عرباض بن ساریہ | ان کی کنیت ابو یحییٰ سلی تھی۔ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ شام میں اقامت
پذیر تھے اور وہیں شہر میں وفات پائی۔ ان سے ابو امامہ اور حدیث
کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۳۷۔ حضرت عمر بن اسعد | واقعہ کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں
چاندی کی ناک لگوانے کی اجازت دی۔ بعض وجوہات کی بنا پر سونے کی ناک لگوانے
کی اجازت عطا فرمادی تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے طرف نے روایت کی ہے۔ کلاب میں کاف مضموم ہے۔

۵۳۸۔ حضرت عروہ بن مسعود | مسلمان ہونے سے قبل صلح حدیبیہ میں شریک تھے۔ شہر میں عروہ طائف سے
واپسی کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر مشرف بر اسلام
ہوئے۔ اسلام لانے سے قبل ان کی کئی مشکوہ عورتیں تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے چار
کا انتخاب کر لو اور باقی عورتوں کو طلاق دے دو۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنے قبیلہ میں واپس جانے کی
اجازت طلب کی۔ اور واپس آکر تبلیغ اسلام میں مشغول ہو گئے۔ لیکن ان کی قوم نے ان کی بات نہ مانی۔ نماز فجر کے
وقت اپنے مکان کی بالائی منزل پر آکر اذان شروع کی۔ حسب الشہاد ان لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ بنو ثقیف کے
کسی شخص نے تیر بار جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔ ان کی شہادت کی خبر سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عروہ بن مسعود کا حال وہی ہے جس کی منظر کشی سورہ یٰسین میں یوں کی گئی ہے۔ جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن قوم نے اُسے قتل کر دیا۔

۵۳۹۔ حضرت عروہ بن ابی الجعد ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے قاضی تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔

بعض نے کہا ہے کہ یہ عروہ بن الجعد ہیں۔ ابن حبیب نے کہا ہے کہ جو ان کو ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی پر ہے بلکہ عروہ تو ابوالجعد ہی کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے تنجی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۰۔ حضرت ابو عیوب ان کا نام احمد تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ ان سے حکم بن عبید روایت حدیث کرتے ہیں۔ عیوب میں عین مفتوح اور سین مکسور ہے۔

۵۴۱۔ حضرت عصام المزنی انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور آپ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث

باب الجہاد میں آتی ہیں۔ امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اس حدیث کی تخریج تو کی ہے۔ لیکن اس حدیث کو ان کی جانب منسوب نہیں کیا۔

۵۴۲۔ حضرت عطیہ بن بسر یہ عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں امام ابوداؤد نے ان کی روایت کردہ حدیث کو ان کے بھائی کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے عن ابی بسر یعنی بسر کے دونوں فرزند روایت کرتے ہیں۔ اور ان دونوں حضرات کے نام کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہ روایت کتاب الطعام میں ہے جو مکھن اور چھوڑوں کے بارے میں ہے۔ ان سے محمول نے روایت کی ہے۔

۵۴۳۔ حضرت عطیہ القرظی یہ بنو قریظہ کے قبیلوں میں سے ہیں۔ حافظ ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ مجھے ان کے والد کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور زبان رسالت سے ارشادات سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان سے عابد وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۴۔ حضرت عطیہ بن قیس یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ اور آپ سے سعادت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ شام اور یمن کے چہنے والے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ حضرت عقبہ بن الحارث یہ قرظی ہیں فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مکہ والوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان سے عبداللہ بن ابی علیہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۴۶۔ حضرت عقبہ بن رافع سلمہ میں افریقیہ میں ہریر نامی شخص کے مشید کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔ ان کا تذکرہ تبصیر رویا میں آتا ہے۔

۵۴۷۔ حضرت عقبہ بن عامر عقبہ بن ابوسفیان کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں مصر کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ لیکن بعد میں انھیں سکونت کر دیا گیا۔ ۳۹ھ میں مصر کے اندر

انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔

۵۴۸۔ حضرت عقبہ بن عمرو | ان کی کیفیت ابو مسعود سختی۔ ان کا تفصیلی تذکرہ حرف میم میں آئے گا۔

۵۴۹۔ حضرت عکاشہ بن محسن | یہ اسدی ہیں اور بنو امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر کے موقع پر سخت مشکلات

تلاوار ٹوٹ گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں کھجور کی ایک شاخ عطا فرمائی تھی اور وہ کڑی تلوار بن گئی تھی۔ یہ بڑے صاحب فضل صحابہ میں سے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں پینتالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ان کی ہمشیرہ ام قیس وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ عکاشہ میں عین مصوم اور کاف مشدد ہے۔ بعض اہل لغت نے کاف کو غیر مشدد بھی کہا ہے لیکن اکثریت کاف کو مشدد کہتی ہے۔ محسن میں میم کمسور اور صا و مفتوح ہے۔

۵۵۰۔ حضرت عکرمہ بن ابو جہل | مشہور و معروف دشمن اسلام عمرو بن ہشام مخزومی قریشی کے فرزند ہیں۔ ان کا شمار قریش کے سربراہان و اشراف میں ہوتا تھا۔ حضرت عکرمہ کا شمار مشہور

شہسواروں میں ہوتا تھا۔ یہ فتح مکہ کے روز درویش ہو کر یمن چلے گئے تھے۔ لیکن بعد میں ان کی بیوی انھیں تلاش کر کے بارگاہ رسالت میں لائیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ساجر سوار کہہ کر مخاطب فرمایا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد راسخ العقیدہ مسلمان بنے۔ تریسٹھ سال کی عمر میں جنگ یرموک میں باہم شہادت نوش فرمایا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ابو جہل کے لیے جنت میں کھجور کے درخت لگے ہوئے ہیں۔ جب عکرمہ مسلمان ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ام سلمہ یہ تمہارے خواب کی تعبیر ظاہر ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت عکرمہ نے اُفاسے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ جہنم میں ہرینہ کی گلیوں سے گزرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیتے ہوئے حمد و ثناء کے بعد فرمایا لوگ سوئے اور چاندی کی طرح ہیں جو لوگ دور جاہلیت میں اچھے تھے اسلام لاتے کے بعد جبکہ اسلام ان کے دلوں میں راسخ ہو گیا ہے اور اسلامی تعلیمات ان کے قلوب میں گھر کر گئی ہیں ابھی اچھے اور بہتر ہیں (یعنی ان پر طعنہ زنی نہ کی جائے)۔

۵۵۱۔ حضرت عکراش بن ذویب | بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ اپنی قوم کے صدقات سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبید اللہ روایت کرتے ہیں۔ عکراش میں عین کمسور ہے۔

۵۵۲۔ حضرت علاء حضرمی | ان کا نام عبید اللہ تھا۔ حضرت موت کے رہنے والے تھے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بحرین کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اس وقت سے دور صدیقی اور خلافت فاروقی میں ستر یعنی اپنے آخری وقت تک اسی خدمت پر مامور رہے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۵۳۔ حضرت علی بن شیبان | حنفی یانی ہیں ان سے ان کے صاحبزادے عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔

۵۵۴۔ حضرت علی بن ابی طالب | ان کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب تھی قریشی ہیں ایک روایت کے مطابق مردی میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ مؤرخین نے اسلام لائے کے وقت آپ

کی عمر آٹھ سال۔ پندرہ سال اور سولہ سال بتائی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ دس سال تھی۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شرکت کی۔ غزوہ تبوک کے وقت آپ کو حضورؐ مدینہ میں رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں کہ تمہیں میری طرف سے وہ نسبت حاصل ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے حاصل تھی۔ آپ کا علیہ اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ کھٹا گندی رنگ پست قد بڑی بڑی آنکھیں، بڑا پیٹ، داڑھی چوڑی گھنی اور لمبی تھی۔ سر کے بال درمیان میں سے اڑے ہوئے تھے۔ سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تو آپ نے انہیں رنگا نہیں۔ ۱۸ رذی الحج ۳۵ھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۳۵ھ میں عبدالرحمن ابن ابی بکر کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ اور تین روز بعد اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ حسنین کریمین اور عبدالعزیز جعفر نے آپ کو غسل دیا نماز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی اور صبح کے وقت آپ کو دفن کیا گیا۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں۔ بعض نے اٹھاون سال بعض نے بیسٹھ سال اور بعض نے مرٹھ سال بتائی ہے۔ آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور چند روز ہے۔ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۵۵۔ حضرت علی بن طلحہ | یہ حنفی پیامی ہیں ان کی روایت کردہ حدیث اہل بیامہ میں مشہور ہیں ان سے مسلم بن سلام نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۵۶۔ حضرت عثمان بن ابی العاص | قبیلہ بنو ثقیف سے تعلق تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق کے دور خلافت میں اسی منصب

پر فائز رہے۔ خلافت فاروقی نے یہ منصب برقرار رکھا لیکن بعد میں ان کا تبادلہ عمان و بحرین کر دیا تھا۔ ۳۵ھ میں ایک وفد کے ہمراہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ اور اس وفد کے سب سے کم عمر میر تھے۔ عمر کے آخری ایام میں بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ۳۵ھ میں وہیں انتقال فرمایا۔ انہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ ان کی وجہ سے بنو ثقیف کے لوگ فتنہ ارتداد میں مبتلا ہونے سے بچ گئے۔ وفات نبوی کے بعد بنو ثقیف کے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا۔ اور انھوں نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا۔ اس موقع پر حضرت عثمان بن ابی العاص نے ان سے کہا اے ثقیف والو! تم اسلام لائے میں سب سے پہلے رہ گئے تھے۔ اور مرتد ہونے میں کیوں سبقت لے کر اپنا نام بدنام کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ ان پر اتنا اثر انداز ہوا کہ وہ اس فتنہ سے محفوظ ہو گئے ان سے تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۵۷۔ حضرت علقمہ بن وقاص | لیشی نسبت رکھتے ہیں دور رسالت میں ولادت ہوئی غزوہ خندق میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ مدینہ منورہ میں عبداللہ بن مروان کے دور حکومت

میں وفات پائی۔ ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد بن ابراہیم بھی روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۵۸۔ حضرت عمار بن یاسر | والد یا سر اپنے دو بھائیوں حارث اور مالک کے ہمراہ اپنے چچے بھائی کی تلاش

میں یمن سے مکہ مکرمہ آئے۔ حارث اور مالک واپس وطن چلے گئے لیکن یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے۔ اور ابو حذیفہ بن

منقرہ کے حلیف بن گئے۔ ابو حذیفہ نے اپنی باندی سمیہ سے ان کی شادی کر دی۔ اور ان کے بطن سے حضرت عمار

پیدا ہوئے۔ ابو حذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا لیکن یاسر حلیف رہے۔ حضرت عمار ابتداء ہی میں مشرف بہ اسلام ہو

گئے تھے۔ انہیں اسلام لانے کی پاداش میں بے شمار مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کفار مکہ نے امکانی

کوششوں کی کہ انہیں اسلام سے منحرف کر دیں۔ ان کے جسم کو آگ میں بھی جھلایا لیکن ان کے ثبات میں لغزش نہ

آئی۔ ایک مرتبہ انہیں آگ میں جھلایا جا رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ نے اپنا

دست مبارک پھیرا اور فرمایا۔ اسے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جا جس طرح تو حضرت ابراہیم علیہ السلام

پر بنی ہوئی تھی۔ ہجرت مدینہ کرنے والوں میں یہ ابتدائی دستہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام

غزوات میں شرکت کی۔ اور ان غزوات میں بڑی تکلیف برداشت فرمائی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

انہیں الطیب المطیب کے لقب سے مخاطب فرمایا۔ حضرت عمار نے تیراویح کے سال کی عمر میں ۳۲ھ میں

جنگ صفین کے دوران جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور

صحابہ کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۵۵۹۔ حضرت عمارہ بن رویمہ | ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے ان سے روایت کی ہے۔

۵۶۰۔ حضرت عمرو بن خطاب | قریش کی عدوی شاخ سے تعلق تھا۔ ابو حنیفہ کعبہ تھی۔ اعلان نبوت کے

پانچویں یا چھٹے سال اسلام لائے۔ آپ کے مشرف بہ اسلام ہونے سے

قبل چالیس مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ آپ اسلام لانے والے

چالیسویں سو ہیں۔ اس روز آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اس دن سے اسلام کا بول بالا ہوتا شروع ہو گیا۔

اس وجہ سے آپ کا لقب فاروقی ہوا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر

سے فاروقی کے لقب سے ملقب ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے اسلام لانے

سے تین دن قبل حضرت حمزہ اسلام لائے تھے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لیے

کھول دیا۔ میں نے بے ساختہ اسلام کا اقرار کرتے ہوئے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا اَشْرَکَ لَهُ اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی پڑھا۔

اس کو پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبوب ذات اور کوئی دوسری نہ تھی۔ اس اقرار کے بعد

میں نے معلوم کیا کہ رحمت در عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کہاں ہو سکتی ہے۔ تو میری ہمشیرہ (فاطمہ) نے

مجھے بتایا کہ آپ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف فرما ہیں۔ چنانچہ جب میں ارقم بن ارقم

کے مکان پر پہنچا تو وہاں صحابہ کرام کے ساتھ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز تھے۔ اور حضرت حمزہ

بھی موجود تھے۔ جب میں نے وہاں جا کر دروازہ کھٹکھٹایا تو لوگوں نے مضطرب ہو کر دروازہ نہ کھولنا چاہا۔ حضرت حمزہ نے جب اس اضطراب کی وجہ معلوم کی تو انہیں نے بتایا کہ عمر بن خطاب آیا ہے۔ عمر کہتے ہیں اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازہ کھول کر باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے میرے کپڑوں کو کپڑا کر اس زور سے کھینچ کر میں گھسٹا ہوا چلا گیا۔ اور گھٹنے کے بل گر گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عمر اس کفر سے کب تک باز نہ آؤ گے۔ اس وقت میں نے بلند آواز سے **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** پڑھا۔ جب یہ کلمات میری زبان سے صحابہ کرام نے سنے تو بلند آواز سے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کی آواز مسجد حرام میں موجود لوگوں نے سنی۔ ایمان لانے کے بعد میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب زندگی اور اس کے بعد کے مراحل میں حق پر ہو۔ یہ سن کر میں عرض گزار ہوا پھر اس حق کا برملا اظہار نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہم حق کے اظہار کے لیے ضرور نکلیں گے۔ تمام صحابہ کرام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ دارالرقم سے باہر آئے اور دو صفیں بنائی گئیں ایک صف میں حضرت حمزہ اور دوسری صف کے ساتھ میں خورنقا۔ **فَرَضَ حُذَيْبَاتُ** کی وجہ سے مجھ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ میرا سانس پھول گیا تھا اور کھٹکھٹاہٹ کی آواز آرہی تھی۔ دارالرقم سے ہم مسجد حرام آئے۔ جب قریش مکہ نے مسلمانوں کی صفوں میں مجھے اور حضرت سید الشہداء حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو ان پر مکتہ طاری ہو گیا۔ اور ایسا صدمہ پہنچا جس سے وہ اب تک دو چار رہے ہوئے تھے۔ اس دن سے رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرا لقب فاروق رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے حق و باطل میں امتیاز کر دیا تھا۔ داؤد بن حصین اور امام زہری روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر کے اسلام لانے پر حضرت جبریل علیہ السلام حضرت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ عمر کے اسلام لانے پر آسمانوں کے مکیں بہت خوش ہوئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا سے بزرگ و برتری قسم میرا یقین یہ ہے کہ اگر حضرت عمر کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام انسانوں کے علم کو رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم والا پلڑا جھک جائے گا۔ حضرت عمر کی وفات کے بعد عبداللہ بن مسعود کہنے لگے کہ علم کے دس حصوں میں سے حضرت عمر فرشتے اپنے ساتھ لے گئے اور اب صرف ایک حصہ علم باقی رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تمام عز و جلال میں شریک ہوئے۔ اور خلیفہ دوم ہیں۔ آپ تاریخاً میں پہلے حکمران ہیں جنہیں امیر المؤمنین کے لقب سے پکارا گیا۔ آپ کا جلیہ مبارک اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ گورا سرخ و سفید رنگ اور بقول بعض گندمی رنگ تھا۔ لایا قدم کے اکثر بال گر گئے تھے آنکھوں میں ہمہ وقت سرخی و دھڑکی رہتی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات صدیق اکبر کے بعد انتظامی امور کو کامل طور سے انجام دیا۔ معینہ بن شیبہ کے عظام ابو نؤفۃ فیروز نامی بھوی نے مسجد نبوی میں حالت امامت کے اندر پڑھ ۲۶ ذی الحجہ

۲۳ھ میں زہرا کو وہ خنجر سے زخمی کیا۔ ۱۰ محرم الحرام بروز اتوار ۲۳ھ کو چودہ دن زخمی حالت میں گذر کر اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ اور صبح اقوال کے مطابق سفر آخرت کے وقت آپ کی عمر تیسٹھ سال تھی۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ بتائی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔ ان سے حضرت ابو بکر صدیق باقی تمام عشرہ مبشرہ اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۶۱۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ | ان کا نام عبد اللہ بھی بتایا گیا ہے۔ یہ عمر بن ابی سلمہ دام المؤمنین حضرت سلمہ کے پہلے شوہر کے بھتیجے تھے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منجھی تھے۔ یہ کہہ کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انھیں گود لیا تھا۔ ۳۳ھ میں حبشہ میں ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر نو سال بتائی گئی ہے۔ لیکن انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور انھیں یاد رکھا۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ ۳۳ھ میں عبد الملک بن مروان کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

۵۶۲۔ حضرت عمرو بن احوض | یہ کلابی ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سلیمان نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۳۔ حضرت عمرو بن الخطاب | ابو زید کنیت سے مشہور ہوئے۔ کئی غزوات میں انھیں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا دستِ رحمت ان کے سر پر رکھا اور حسن و جمال کے لیے دعا دی تھی۔ کہا جاتا ہے ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی۔ لیکن ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید نہیں ہوئے تھے۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔

۵۶۴۔ حضرت عمرو بن امیہ | غزوہ اُحُد کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اُحُد اور معرکہ بدر میں مشرکین مکہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے۔ عرب کے سربراہ اور وہ اشخاص میں شمار ہوتے تھے۔ بدر معرکہ کے معرکہ میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہوئے۔ عامر بن طفیل نے انھیں قید کر لیا لیکن بعد میں پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا۔ ۳۳ھ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں شاہ حبشہ کے پاس مکتوب دے کر بھیجا تھا اور اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور وہ اُسی دعوت پر مسلمان ہو گیا تھا۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور جعفر ان کے بھتیجے زبیر قان اور ابن عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ بعض مورخین نے کہا ہے کہ ۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ ضمری میں ضاد مفتوح ہے۔ زبیر قان میں زاء مکسور باد ساکن اور راء مکسور ہے۔

۵۶۵۔ حضرت عمرو بن تغلب | یہ عمرو بن تغلب عبیدی ہیں۔ قبیلہ عبد القیس سے تعلق رکھتے تھے۔ ان سے حسن بصری وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۶۶۔ حضرت عمران بن حصین | ان کی کنیت ابو جمہید تھی۔ خزاعی اور کعبی ہیں۔ جنگ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بصرہ میں اقامت پذیر رہے ان کا شمار فاضل و اکابر

صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ان کے والد نے بھی اسلام قبول کیا تھا۔ ۵۲ھ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو براء مطرف اور زرارہ بن ابی اوفی روایت حدیث کرتے ہیں۔ نجد میں نون مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۵۶۷۔ حضرت عمرو بن الحارثؓ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ابو راعی، شقیق بن مسلمہ اور ابواسحاق وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۶۸۔ حضرت عمرو بن حزمؓ یہ انصاری ہیں ان کی کنیت ابوالضحاک تھی۔ پندرہ سال کی عمر میں غزوہ خندق میں شرکت کی۔ ۳۷ھ میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نحران کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ۵۲ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۵۶۹۔ حضرت عمرو بن الحنفیؓ انھیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حمیر بن نصیر اور قاعد ابن شداد وغیرہ شامل ہیں۔ ۳۷ھ میں موصل میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۰۔ حضرت عمرو بن حریثؓ یہ قریشی مخزومی ہیں۔ نیابت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اور آپ سے سماعت حدیث کی سادات بھی نصیب ہوئی۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دست رحمت رکھا اور دعا دی۔ بعض نے کہا ہے کہ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر بارہ سال تھی کو فہ میں اگر قیام کیا اور وہیں کے ہو کر رہ گئے یہ کو فہ کے امیر بھی رہے۔ ۳۷ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۱۔ حضرت عمرو بن سعیدؓ یہ قریشی ہیں۔ ہجرت حبشہ میں صحابہ کے دوسرے گروہ میں شامل تھے اور وہیں سے ہجرت فرما کر جناب جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ مدینہ منورہ آئے۔ یہ واقعہ خیر کے دنوں کا ہے۔ ۳۷ھ میں شام میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۵۷۲۔ حضرت عمرو بن سلمہؓ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں اپنی قوم کے امام مقرر ہوئے۔ بہترین قزاقوں میں سے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ اپنے والد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ ان کے والد کے حاضر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ عمرو بن سلمہ نے بصرہ میں قیام فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۳۔ حضرت عمرو بن العاصؓ یہ سہمی قریشی ہیں۔ ۳۷ھ اور بعض نے کہا ہے ۳۸ھ میں حضرت خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ کے ساتھ مشرف براہ اسلام ہوئے۔ بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں عمان کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ وہاں حضرت عمرؓ عثمان اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور خلافت میں بھی نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں مقرر انھیں کی زیر قیادت فتح ہوا۔ اور پھر وہیں کے حاکم مقرر ہوئے۔ اس وقت سے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی چار سال تک گورنری کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں دوبارہ بصرہ

کا گورنر بنایا تھا۔ ۳۳ھ میں نوٹھے سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عبداللہ بن عبد اللہ عمر اور قیس بن ابی حاتم کے نام شامل ہیں۔

۵۷۳۔ حضرت عمرو بن عبسہ | ان کی کنیت ابو نجیح تھی۔ سلی نسبت رکھتے ہیں۔ ابتدا ہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ اسلام لانے والوں میں جو پہلے تھے فرد ہیں۔ اسلام قبول کرتے کے بعد اپنی قوم بنو سلیم میں

واپس چلے گئے تھے۔ ان کی رزائی کے وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب تم یہ سونکر میں دشمنان اسلام کے استیصال کے لیے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ غزوہ تبوک کے بعد یہ اپنے علاقہ سے آکر مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار شاہی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ عبسہ میں عین بابہ اور سین مفتوح ہیں۔ صحیح میں لون مفتوح اور حیم مکسور ہے۔

۵۷۵۔ حضرت عمرو بن عوف | انصاری ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ سہیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔

انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مسور بن مخزوم وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۵۷۶۔ حضرت عمرو بن عوف المزنی | قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جن کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تَوَكَّلُوا وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا سُبُلَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ

میں اقامت پذیر رہے اور وہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۵۷۷۔ حضرت عمرو بن قیس | عامری قریشی ہیں۔ ابن ام مکتوم کے نام سے شہرت پائی۔ ان کا نام عبداللہ عمرو بتایا گیا ہے۔ یہ نابینا تھے۔ ان کی والدہ کا نام عاتکہ اور ام مکتوم کنیت تھی۔ یہ ام المومنین

حضرت خدیجہ کے ماموں زاد بھائی تھے۔ قدیم الاسلام تھے۔ ہجرت کرنے والوں کے پہلے گروہ میں شامل تھے۔ سفر ہجرت میں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ تھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے باہر سفر میں ہوتے تو اکثر امیر مدینہ کے فرائض حضرت ابن ام مکتوم کے سپرد کیے جاتے تھے جب آپ حجۃ الوداع کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں دانی ایل کو لیکر کہا۔ ہمیں نے کہا ہے کہ انہوں نے جنگ غادیرہ میں حاکم شہادت لوٹ لی۔

۵۷۸۔ حضرت عمرو بن عثرہ | جنسی ہیں ان کی کنیت ابو مرثم تھی بعض نے کہا ہے کہ ان کا تعلق قبیلہ ازہر سے تھا۔ اکثر غزوات میں شرکت کی۔ تمام میں اقامت پذیر رہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۷۹۔ حضرت عمیر مولیٰ ابی اللہ | یہ ابی اللہ عمیر غسانی حجازی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ اپنے آقا کے ساتھ فتح تبوک میں شریک ہوئے۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سعادت

حدیث کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور آپ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۸۰۔ حضرت عمیر بن الحام | یہ انصاری ہیں۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ اور اسی میں خالد بن اعلم کے ہاتھوں

جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کا تذکرہ کتاب الجہاد میں مذکور ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ انصاری صحابہ میں سے پہلے شہید ہونے والے ہی ہیں۔

۵۸۱۔ حضرت ابو عمرو بن حفص | عبد الحمید اور احمد نام تھے۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کا نام ہی ابو عمرو تھا۔ اور بعض روایات کے اندر ابو حفص بن مغیرہ نام لیا گیا ہے۔

۵۸۲۔ حضرت عمارہ بن خزیمہ | انصاری ہیں۔ اپنے والد کے علاوہ دوسرے حضرات سے بھی روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔ عمارہ میں عین مصفوم اور عیم غیر مشدد ہے۔

۵۸۳۔ حضرت عمارہ بن رویبہ | ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۵۸۴۔ حضرت عویم بن ساعدہ | ان کا تعلق انصاری کی اسی شاخ سے تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ اور غزوہ بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں انتقال فرمایا۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کی عمر ۶۵ یا ۶۶ سال کی ہوئی۔ ان سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے۔

۵۸۵۔ حضرت عویم بن عامر | ان کی کنیت ابو الدرداء تھی۔ اپنی کنیت سے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حروف وال کے تحت گزر چکا ہے۔

۵۸۶۔ حضرت عویم بن ابیض | انصاری مدینہ کے حلیف تھے۔ لہٰذا ان کا واقعہ انھیں سے متعلق تھا۔ صاحب طبری نے کہا ہے کہ جو عویم لہٰذا واسے ہیں وہ عویم بن الحارث بن زید بن الحارث بن حذافہ بن عبد مناف ہیں۔

۵۸۷۔ حضرت عیاض بن عمار | ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پرانے صوب اور عاشق ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۵۸۸۔ حضرت عیاض بن ابی ربیعہ | یہ غزوہ بدر قریب ہی ہیں۔ مشہور دشمن اسلام ابو جہل کے ہاں شریک بھائی ہیں۔

مرکز اسلام نہیں بنا تھا۔ ہجرت فرما کر حبشہ چلے آئے تو ابو جہل اور حارث نے ان سے حبشہ میں جا کر ملاقات کی اور کہا تمہاری ماں نے تم کھائی ہے کہ جب تم کو نہ دیکھ لوں گی اس وقت تک سر میں تیل نہیں ملے گی۔ اور نہ سائے میں آرام کروں گی۔ چنانچہ یہ ان دونوں کے ساتھ حبشہ سے مکہ معظمہ آئے۔ یہاں آکر انھیں دونوں دشمنان اسلام نے قید کر لیا اور مدینہ سے باندھ کر ڈال دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی آزادی کے لیے قنوت پڑھی اور دعا کی۔ اسے اللہ عیاض کو کفار کی قید سے آزادی عطا فرما۔ ان کی قید سے آزاد ہونے تو بعد میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی اور جنگ یرموک میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حضرت عمر بھی شامل ہیں۔ عیاض میں یاد مشدد ہے۔

۵۸۹۔ حضرت ابو عیاش | انصار کی زرقی شام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا نام زید بن عاصم تھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہجرت کے چالیس سال بعد انتقال فرمایا۔

صحابیات

۵۹۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی رومان بنت عامر بن عوف بن عبد مناف تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت سے قبل

شوال میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظمہ میں ان سے عقد کیا۔ محدثین کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ شوال ۱۱ھ میں ہجرت سے اٹھارہ ماہ بعد حضرت عائشہ صدیقہ کی رخصتی ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر نو سال تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کی مدینہ منورہ میں آمد کے سات ماہ بعد یہ رخصتی ہوئی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے شرف صحبت سے نو سال مشرف ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ کی عمر ۱۸ سال تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ فقیہہ، فاضلہ، خبیہ، عالمہ تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بکثرت احادیث روایت کرنے والی ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور محدثین کی ایک بڑی جماعت نے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں باختلاف روایت ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں، اور رمضان المبارک میں وفات پائی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی وصیت کے مطابق انھیں شب کی تاریکی میں دفن کیا گیا۔ قبر انور جنت البقیع میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت امیر معاویہ کے در خلافت میں مدینہ طیبہ کے مروان حاکم تھے۔

۵۹۱۔ حضرت اُمّ عیسیٰ | ان کا نام نسیمہ ہے ان کے والد کا نام کعب ہے۔ بعض کے نزدیک حادث کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت ہوئی۔ مشہور و معروف

صحابیات نے ان سے سماعت و روایت حدیث کی ہے۔ اکثر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی۔ مرثیوں اور زنجیروں کی نگہداشت اور مرہم لپی ان کے ذمہ ہوتی تھی۔ نسیمہ میں فون مفہوم سین مفتوح یا د ساکن اور باب مفتوح ہے۔

۵۹۲۔ حضرت اُمّ العلاء | ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کونے والوں میں خارجہ بن زید بن ثابت کا نام ملتا ہے۔ حران کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی علالت کے

دوران نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے۔

۵۹۳۔ حضرت اُمّ عمارہ | نسیمہ نام ہے۔ کعب کی صاحبزادی ہیں۔ قبیلہ انصار سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ میں حاضر

ہوئی۔ پھر بیعت رضوان میں بھی شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ غزوہ احد میں اپنے خاوند جناب زید بن عاصم کے ساتھ شریک جنگ میں حصہ لیا اس موقع پر ایک ہاتھ کو انشہ کی راہ میں قربان کر دیا نیزہ اور تلوار کے بارہ زخم لگے۔ ان

سے بہت سے حضرات نے روایت کیا ہے۔ علامہ میں عین مضمون اور معنی مشدود ہے۔ کسیہ میں نون مفتوح اور سین مکتوب ہے۔

۵۹۳۔ حضرت عمرہ بنت رواحہ | ان کا نام عمرہ ہے رواحہ کی صاحبزادی ہیں، قبیلہ انصار کی رہنے والی ہیں۔ جناب نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں۔ ان سے روایت کرنے والے ان کے شہر حضرت بشیر اور صاحبزادے نعمان بن بشیر ہیں۔

تابعین

۵۹۵۔ ابو عاتکہ | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

۵۹۶۔ ابو عاصم | قبیلہ شیبان سے تعلق تھا امام بخاری کے اساتذہ میں سے تھے۔

۵۹۷۔ عاصم بن سلیمان | نام عاصم ہے۔ سلیمان کے صاحبزادے ہیں۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری اور شعبہ شامل ہیں۔ ۳۲ھ میں انتقال ہوا۔

۵۹۸۔ عاصم بن کلیب | نام عاصم ہے۔ کلیب کے صاحبزادے ہیں۔ جرم کے قبیلہ سے تعلق تھا۔ کوفہ کے باشندے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان کی احادیث نماز، حج، اور جہاد سے متعلق ہیں۔

۵۹۹۔ ابو العالیہ رفیع | ابو العالیہ کنیت تھی رفیع نام اور عمران کے صاحبزادے تھے۔ بخاری سے تعلق تھا۔ بخاری سے روایت کرتے تھے۔ اس لیے بخاری نسبت کرتے تھے۔ بصرہ کے باشندے تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عمر اور ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں عاصم الاصول وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ حفصہ بن سیرین فرماتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اصول نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین بار قرآن مجید سنایا۔ ۳۹ھ میں انتقال ہوا۔

۶۰۰۔ عامر بن اسامہ | عامر نام ہے۔ اسامہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الملیح ہے۔ بخاری سے تعلق تھا۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اسامہ اور یریدہ اور جابر و انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے ان کے صاحبزادے نبیاد اور میسر کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔ ۴۰ھ میں مفتوح اور لام مکتوب ہے۔

۶۰۱۔ عامر بن مسعود | قریشی ہیں۔ ان کے صاحبزادے کا نام ابراہیم بنایا گیا ہے۔ ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت حدیث کی ہے۔

۳۰۴۔ عبید اللہ بن رفاعہ | یہ رفاعہ ابن رافع کے صاحبزادے ہیں۔ انصاری اور مشور تاجی ہیں۔ اپنے والد رفاعہ اور حضرت فاطمہ بنت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۴۰۶۔ عبداللہ بن زبیر حمیدی پر یہ ابو جبر کفایت مثنیٰ قریش کی حمیدی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے پختہ کار راویوں میں شمار ہوتے تھے۔ روایت حدیث جناب مسلم بن خالد اور وکیع سے کی ہے۔
۱۔ امام شافعی سے بھی روایت حدیث کی ہے اور ان کے ساتھ مفر چلے گئے۔ امام صاحب کی وفات کے بعد مکر مقلد آگئے۔ امام بخاری نے ان کی روایت کردہ احادیث کو کثرت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ۲۱۹ھ میں مکہ مکرمہ میں انتقال فرمایا۔ جناب یعقوب بن سفیان کا کہنا ہے کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا نصیر خواہ نہیں دیکھا۔

۶۔۷۔ **عبداللہ بن شفیق** | ابو عبد الرحمن کنیت تھی۔ ہز حقیق میں سے تھے۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں مشہور اور قابل اعتماد و تابعی ہیں۔ حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا مشرف حاصل ہوا۔ ان سے حریری نے روایت کی ہے۔

۶۰۸۔ عبداللہ بن شہاب ابو الحرب کنیت مکی خولانی ہیں تابعین کے دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کثیر الروایت تابعی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۰۔ عبداللہ بن عبدالرحمن قریشی خاندان سے ہیں۔ ان کے دادا کا نام ابی حسن تھا کہ مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے۔ روایت حدیث حضرت ابو الطفیل سے کی ہے تابعی ہوتے

کے ساتھ ساتھ بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ خود ان سے اکابر محدثین جناب مالک، ثوری اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۶۱۰۔ **عبد اللہ بن عبید اللہ** مشہور شخصیت زبیر ابن عبد اللہ النضلی المعروف بابو ملیکہ کے پوتے میں تشریف لائے ہیں۔ عبد اللہ ارحم بھیگے تھے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں تاجی رہے۔ حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ابن جریر کے اور بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔ بلکہ میں میم معصوم اور نام مفقود ہے۔

۶۱۱۔ **عبد اللہ بن عبد اللہ** ان کے دادا کا نام عمر اور کنیت ابو بکر تھی۔ انھیں محدثین مدینہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری کے علاوہ اکابر تابعین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا شمار ثقہ تابعین میں ہوتا ہے۔ حجازیوں میں ان کی روایت کردہ احادیث مشہور ہیں۔ اپنے بھائی سالم سے پہلے انتقال فرمایا۔

۶۱۲۔ **عبد اللہ بن عتبہ** ان کے دادا علی کا نام مسعود ہے خاندان غوثہ میں سے تعلق تھا حضرت عبد اللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے ہیں لیکن کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ دوسرے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور محمد بن سیرین وغیرہ شامل ہیں۔ بشیر بن مروان کے عہد حکومت میں کوفہ میں وفات پائی۔ ان کے دادا کا نام نجید یا شقی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہوئی۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ولید بن عبد الملک کے دور حکومت میں انتقال ہوا۔

۶۱۳۔ **عبد اللہ بن عاصم** انھیں عبد اللہ بن عاصم بھی کہا جاتا ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حنفی میان قبیلہ سے تعلق تھا۔ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو سعید سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے اسرائیل اور شریک نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث بخلاف مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ صادق القول نہ تھے۔ ان کی وجہ سے بہت سے لوگ فتنہ میں مبتلا ہوئے۔

۶۱۴۔ **عبد اللہ بن عکیم** نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا دور پایا لیکن ان کی روایت کردہ کوئی حدیث منقول نہیں۔ بہت سے محدثین نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن تحقیقت یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں۔ عمر بن مسعود اور حفصہ سے انھوں نے سماعت حدیث کی ہے۔ اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مروج ہیں۔

۶۱۵۔ **عبد اللہ بن عمر بن حفص** ان کے دادا کا نام عاصم عمری ہے۔ اپنے بھائی عبید اللہ کے علاوہ تابعی اور مفری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی وغیرہ

شامل ہیں۔ ابن معین نے ان کو معمول دیانت دار قرار دیا ہے۔ ابن عدی نے فرمایا: "لا بأس بہ صدوق"۔ پیراستہ باز اور دیانت دار ہیں ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ سلسلہ میں وفات پائی۔

۶۱۶۔ **عبداللہ بن ابی قیس** | ان کی کنیت ابو الاسود تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عظیم بن عازب کے آزاد کردہ تھے۔ ان کا شمار محدثین شام میں ہوتا ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے جبکہ ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۶۱۸۔ **عبداللہ بن مالک الجعفی** | ان کے جد اعلیٰ کا نام قشب تھا از قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی دادی الجعفیہ کا تعلق قبیلہ ازوس سے تھا۔ جو حارث بن عبدالمطلب کی بیٹی تھی۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں سترہ یا سترہ میں وفات پائی۔ قشب میں نواف کسور شین اور باغ ساکن ہیں۔

۶۱۹۔ **عبداللہ بن مالک** | ان کی کنیت التمیم جیشانی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں۔ مصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مصر میں مروج ہیں۔

۶۲۰۔ **عبداللہ بن مالک** | سہران کے رہنے والے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابو اسحاق اور ابو ذوق شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث جمع بن العزیز کے ذیل میں آتی ہیں۔

۶۲۱۔ **عبداللہ بن مبارک** | یہ عبداللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں۔ ہشام بن عروہ۔ امام مالک | زوری و شعبہ | ازاعلیٰ اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین اور مشاہیر سے سماعت حدیث کی اور ان سے سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ علماء ربانیین میں شمار ہوتے ہیں۔ جہد صفت موصوف تھے۔ امام فقیہ، حافظ حدیث زاہد، متقی، سنی، فہم دار، پختہ کار اور قابل اعتماد افراد میں سے تھے۔ اسماعیل بن عیاش فرماتے ہیں کہ دوستے زمین پر عبداللہ بن مبارک جیسا کرتے تھے۔ نہ علم میں کوئی برتری تھا۔ خیر کی تمام خصلتیں جو خالق کائنات نے تخلیق فرمائی ہیں ان میں کوئی ایسی نہ تھی جو حضرت ابن مبارک میں نہ ہو۔ بغداد میں بارہا جاکر درس حدیث دیتے تھے۔ سترہ میں ولادت اور سترہ میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ **عبداللہ بن المثنیٰ** | حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور مسعود نے روایت کی ہے۔ ابو حاتم نے انھیں صالحین میں کہا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں میں ان کی نقل کردہ روایات کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۲۳۔ **عبداللہ بن مجیر بن** | حنفی قرشی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ابو محمد اور عبادہ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے اکابر محدثین اور امام زہری نے روایت حدیث کی ہے۔

۶۲۴۔ **عبداللہ بن مسلمہ** | یہ نہیں مدنی ہیں اپنے دادا کی نسبت سے لقبی مشہور ہوئے۔ بصرہ میں قیام پذیر تھے۔ قابل اعتماد قوی الحفظ اور غلطی اور غلطی سے محفوظ راویوں میں شمار ہوتے تھے۔

حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ہشام بن سعد جیسے ائمہ سے سماعت حدیث کی۔ امام بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی و نسائی نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل کیا ہے۔ ۲۲۱ھ میں مکہ معظمہ میں انتقال ہوا۔

۲۲۵۔ **عبداللہ بن مطیع** قرشی عدوی ہیں۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی اور ان کے والد عامر نے کرخد مت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نام عامر سے بدل کر مطیع رکھا۔ یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت فتح کی تو جناب عبداللہ کو امیر مدینہ مقرر کیا۔ انھیں قریش پر اقتدار و اختیار حاصل رہا۔ جبکہ جناب عبداللہ بن منصف کو قریش اور غیر قریش دونوں پر اقتدار حاصل تھا۔ انھوں نے اپنے والد ماجد سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ قبعی اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت حدیث کی۔ ۲۲۵ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مکہ میں شہید ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے انہیں کوفہ کا گورنر مقرر کیا تھا۔ لیکن عمار بن ابی عبد نے ان سے اقتدار چھین کر کوفہ بدر کر دیا تھا۔

۲۲۶۔ **عبداللہ بن مویب** یہ فسطی شامی ہیں۔ فسطین میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ قبیسہ بن زبیر سے سماعت حدیث کی۔ روایت حدیث تمیم داری سے کرتے ہیں۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ انھوں نے روایت و سماعت حدیث جناب قبیسہ ہی سے کی ہے۔ تمیم داری سے روایت کرنا ثابت نہیں۔ ان سے عمر بن عبدالعزیز روایت حدیث کرتے ہیں۔

۲۲۷۔ **عبدالرحمن بن الاسود** قرشی ہیں حجاز کے باشندے ہیں۔ مدینہ منورہ کے مشہور اولئہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بیشتر الروایت تابعی ہیں۔ صحابہ کی کثیر جماعت سے روایت کرتے ہیں۔ سلیمان بن یسار وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۲۲۸۔ **عبدالرحمن بن ابی بکر** ابوبکر کے صاحبزادے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد نے روایت کی ہے۔

۲۲۹۔ **عبدالرحمن بن ابی بکرہ** انصار کے قبیلہ بنو نقیف میں سے ہیں۔ بصرہ میں مسلمانوں کے پہنچنے سے پہلے ۱۳ھ میں ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسلمان خاندانوں میں پیدا ہونے والے سب سے پہلے فرزند ہیں۔ کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں۔ اپنے والد اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۰۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہیں۔ حضرت جابر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۲۳۱۔ **عبدالرحمن بن عبدالقاری** کہا جاتا ہے کہ ان کی ولادت عبدالرسالت میں ہوئی۔ لیکن قرآن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ انھوں نے روایت حدیث کی۔ واقفی نے انھیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ان کی ولادت عہد نبوی میں ہوئی۔ لیکن یہ مشہور

تابعی ہیں۔ مدینہ منورہ کے تابعی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی۔
اٹھتر سال کی عمر میں شہر میں وفات پائی۔ قاری میں قاف اور راء مفتوح ہیں اور یاء مشدوب ہے۔

۶۳۲۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ ان کا تذکرہ باب خطبۃ یوم الجمعہ میں آتا ہے۔

۶۳۳۔ **عبدالرحمن بن عبداللہ** یہ مازنی انصاری ہیں۔ داد کا نام صمصہ تھا اپنے والد اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں۔ امام مالک بن انس کے علاوہ ابو یوسف محمد بن لے ان سے روایت کی ہے۔
ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ شہرہ میں انتقال ہوا۔

۶۳۴۔ **عبدالرحمن بن ابی عقبہ** ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ابی عقبہ کا نام رشید تھا۔ یہ فارسی النسل تھے اور زمرہ صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ جناب عبدالرحمن نے اپنے والد داؤد بن حصین سے روایت حدیث کی ہے۔ رشید میں راہ مضموم اور شبن مفتوح ہے۔

۶۳۵۔ **عبدالرحمن ابن ابی عمرہ** ابو عمرہ کا نام عمرو بن حصین ہے۔ یہ انصاری اور بخاری ہیں۔ مدینہ طیبہ میں قاضی کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے تھے۔ ان کی روایت کردہ حدیث مدینہ منورہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد کثیر ہے۔

۶۳۶۔ **عبدالرحمن بن غنم** یہ عبدالرحمن ابن غنم الاشجری ہیں۔ شام کے رہنے والے تھے۔ اسلام اور حیات دونوں ادوار دیکھے۔ دور رسالت پایا لیکن زیارت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف نہ ہو سکے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تو یہ برابر ان کے ساتھ رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہاء شام میں بڑے فقیہ شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عمر اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ شہرہ میں یمن وفات پائی۔ غنم میں غین مفتوح ہے۔

۶۳۷۔ **عبدالرحمن بن کعب** انصاری ہیں۔ تابعین مدینہ منورہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

۶۳۸۔ **عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ** انصاری سے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے چوتھے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ انھیں وحیل میں شہید کیا گیا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نہ لہرہ میں ڈوب گئے تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ دیر جہانم میں۔ شہرہ میں ابن الاشعث کے حملہ کے وقت گم ہو گئے تھے۔ اپنے والد اور بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں شعبی، مبارہد، ابن سیرین کے علاوہ اور بہت سے لوگ شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ کوفہ ہی میں اقامت گزری تھی۔ تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۳۹۔ **عبدالرحمن بن یزید** صحابہ انصاری ہیں۔ مدینہ منورہ وطن تھا۔ عہد نبوی میں ولادت ہوئی۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں مشہور ہیں۔ شہرہ میں انتقال ہوا۔

۴۳۰۔ عبدالرحمن بن یزید | یہ اپنے والد اور ابن النکدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں یثیہ، ہشام وغیرہ شامل ہیں۔

۴۳۱۔ ابو عبدالرحمن | یہ عبدالرحمن جبکی ہیں۔ عبدالعزیز کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ عامر سے تعلق تھا۔ مصر کے رہنے والے ہیں۔

۴۳۲۔ عبدالاعلیٰ | ابو مسرکینت تھے۔ نیشاپور میں سے ہیں۔ شام کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور اپنے دور کے طویل القدر لوگوں میں سے تھے۔ قوی قوت حافظہ رکھتے تھے۔ مسند خلق قرآن کے سلسلہ میں ان پر تشدد کیا گیا۔ ایک مرتبہ انھیں قتل کرنے کے لیے ننگا کیا گیا۔ لیکن انھوں نے خلق قرآن کا اقرار نہ کیا۔ آخر کار انھیں

ایسر کیا گیا۔ مسید بن عبدالعزیز اور امام مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن معین، ابو حاتم اور ابن الرواس شامل ہیں۔

۴۳۳۔ عبدالحمید بن جبیر | اپنی چھوٹی حضرت صفیہ اور حضرت ابن السیاب سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے ابن جریر اور ابن عیینہ نے روایت کی ہے۔

۴۳۴۔ عبدالرزاق بن ہمام | ابو بکر کینت تھے۔ مشرت یافتہ اور صاحب تصانیف شخصیات میں سے ہیں۔ ابن جریر اور مسمر سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں امام احمد، اسحاق اور راوی شامل ہیں۔ پچاس سال کی عمر میں سلمہ میں انتقال ہوا۔

۴۳۵۔ عبدشیر بن یزید | کینت ابو عمارہ تھے۔ مہران کے باشندے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ محدثین نے انھیں مستند اور باوثوق بتایا ہے۔ کوفہ میں اقامت گزری ہر گئے تھے۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں انتقال ہوا۔ خیر شرکی ضد ہے۔

۴۳۶۔ ابو عبیدہ | محمد بن عمار بن یاسر کے صاحبزادے ہیں۔ بخاندان غس سے ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالرحمن بن اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ غس میں مین اور لون مفتوح ہیں۔ جبکہ سین کمور ہے۔

۴۳۷۔ عبدالعزیز بن جریر | یہ لکھی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں نقیہ عبدالملک، ان کے صاحبزادے اور خفیف وغیرہ شامل ہیں۔

۴۳۸۔ عبدالعزیز بن رفیع | اسدی لکھی ہیں۔ مشہور اور ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ان بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ رفیع رفع کی تصغیر ہے (راء مضموم) اور فاء مفتوح ہے (رفیع رفع کی تصغیر ہے)۔

۴۳۹۔ عبدالعزیز بن عبداللہ | مدینہ منورہ کے اکابر فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نہہری محمد بن النکدہ اور حمید الطویل کے علاوہ اور بھی محدثین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ بغداد میں رہائش پذیر ہوئے اور باقاعدہ درس حدیث دینے لگے۔ بغداد میں

۳۶ھ میں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

۴۵۰۔ **عبید بن زیاد** زیاد کا بیٹا تھا۔ اس کا دوسرا نام کلب ہے۔ یہ وہ شخص ہے جو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کے لیے شکر لے کر گیا تھا یہ یزید کے دور حکومت میں کوفہ کا گورنر تھا۔ ابراہیم بن مالک اشجری شقی کے بافقوں ۳۶ھ میں مختار بن ابی عبید کے دور حکومت کے اندر موصل میں قتل ہوا۔

۴۵۱۔ **عبید بن السباق** سباق کے صاحبزادے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے زیادہ احادیث مروی ہیں اور جو ہیں اہل حجاز میں مروج ہیں۔ حضرت زید بن ثابت سہیل بن حنفیہ اور جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرتے والوں میں ان کے صاحبزادے سعید و حنیفہ شامل ہیں۔

۴۵۲۔ **عبید بن عمیر** ابو عامر کنیت تھی۔ لینی نسبت رکھتے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ مگر مکہ میں قاضی کے عہدے پر فائز رہے۔ سعید رسالت میں ولادت ہوئی اور زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف بھی نصیب ہوا۔ اجلہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ تابعین ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر سے پہلے انتقال ہوا۔

۴۵۳۔ **عثمان بن عبد اللہ** دادا کا نام ابن اوس تھا۔ بنو لقیف سے تعلق تھا۔ اپنے دادا اور چچا عمر و ابن اوس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ، محمد بن سعید اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ **عثمان بن عبد اللہ** عبد اللہ ابن مہرب کے بیٹے تھے۔ خاندان تمیم سے تعلق تھا۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور ابو عوانہ نے روایت کی ہے۔

۴۵۵۔ **عبد الملک بن عمیر** کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ قرشی کی نسبت قبیلہ قریش سے نہیں بلکہ قریش سے ہے۔ بعض مؤرخین نے لاطمی کی وجہ سے انھیں قبیلہ قریش سے بتایا ہے۔ امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے۔ مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں۔ کوفہ کے اکابر میں شمار ہوتے ہیں۔ جناب بن عبد اللہ اور جابر بن سمہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ثوری اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ایک سو تین سال کی عمر میں ۳۶ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۴۵۶۔ **عبد الواحد بن امین** یہ قاسم بن عبد الواحد کے والد ہیں اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سماعت حدیث کی۔ لوگوں کی کثیر تعداد ان سے روایت کرتی ہے۔

۴۵۷۔ **ابو عثمان بن عبد الرحمن بن مل** ابو عثمان کے دادا کا نام مل تھا خاندانی اعتبار سے سندھی اور وطنی اعتبار سے میری تھے۔ جاہلیت اور اسلام کے ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن آٹھ تھے دو جہان کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ایک سو تیس سال عمر ہوئی جس میں سے نصف زندگی حالت کفر میں بسر ہوئی اور نصف اسلام

میں شش سال تقریباً مسلمان ہو کر بسکر کی۔ ۹۵ھ میں انتقال ہوا حضرت عمر ابن مسعود اور ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ اور دیگر محدثین شامل ہیں۔ مثنیٰ میں میم مضموم و کسور و قول طرح پڑھا جاتا ہے۔

۶۵۸۔ **عدی بن ثابت** ثنابت کے صاحبزادے ہیں۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی روایات باب العطاس میں نقل کی ہیں۔ امام ترمذی کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے دریافت کیا کہ عدی بن ثابت کے دادا کون تھے۔ تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے ان کے نام کے متعلق کوئی علم نہیں۔ لیکن کھجی بن مسین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار تھا۔ عدی بن ثابت سے روایت کرنے والوں میں ابو الیقظان وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۵۹۔ **عدی بن عدی** بزرگندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد عدی اور جعاف بن حیوۃ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عیسیٰ بن عاصم وغیرہ شامل ہیں۔

۶۶۰۔ **عبدالمہین بن عباس** بزرگندہ سے تعلق تھا۔ اپنے والد اور ابو حازم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مصعب اور یعقوب بن حمید شامل ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الحدیث ان لا ین آتا ہے۔

۶۶۱۔ **عبدالمعمر** نعیم کے صاحبزادے اہل سواری ہیں۔ حریریہ دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں الحارث اور محمد بن ابی المقدس وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

۶۶۲۔ **عروہ بن زبیر** زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ خاندان قریش کی شاخ بنو اسد سے تعلق رکھتے تھے۔ ۱۲ھ میں ولادت ہوئی۔ اجلۃ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو زناد فرماتے ہیں کہ یہ ان فقہاء میں سے ہیں جن کا فرمایا ہوا مستند ہے اور حرف آخر ہے۔ یہی حیثیت جناب سعید بن المسیب کو حاصل ہے۔ ابن شہاب نے عروہ بن زبیر کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یدم و تجربے میں بکھرے کو ان تھے جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔ اپنے والد حضرت زبیر والدہ جناب اسماء کے علاوہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور دوسرے صحابہ کرام سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے ہشام کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔

۶۶۳۔ **عروہ بن عامر** عامر کے صاحبزادے قریشی ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دوسرے حضرات سے سماعت حدیث کی۔ جبکہ عروہ بن دینار حبیب بن ثابت سے ان سے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث کتاب الطیرہ میں مروی ہے جو مرسل ہے۔

۶۶۴۔ **ابو العشاء** نام اسامہ ہے تاکہ کے صاحبزادے ہیں بنو دادم سے تعلق رکھتے ہیں۔ بصری تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں مؤرخین مختلف القیال ہیں۔ لیکن مشہور ترین قول وہی ہے جس کا ذکر ہوا ہے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے حماد بن سلمہ نے روایت کی ہے۔ عشاء میں عین مضموم شین مفتوح اور آخر میں الف نمد و دھ ہے۔

۶۶۵۔ عطاء بن رباح | ان کے والد کا نام ابو رباح ہے ابو محمد کنیت تھی جلیہ اس طرح تھا۔ ان کے بال سخت سیاہ اور گھونگرے تھے۔ سیاہ قام تھے۔ بچگی ہوئی ناک تھی۔ ہاتھ سے نیچے اور یک چشم تھے۔ بعد میں ایک آنکھ کی بینائی بھی ختم ہو گئی تھی۔ لیکن زبردست فقیہ اور مکرر کے اجلہ تابعین میں سے تھے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں جناب عطاء کا انتقال ہوا اس روز لوگ دوسرے روز کے مقابلہ میں ان سے زیادہ خوش تھے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ علم کے خزانے کو جس طرح اس کی مشیت پر تقسیم فرماتے اور اگر اس سلسلہ میں کوئی امتیاز برتا سنا تا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو سب سے زیادہ امتیازی حیثیت حاصل ہوتی۔ سلم بن کہیل فرماتے ہیں کہ میں نے تین افراد عطاء بن رباح، طاؤس و مجاہد کے علاوہ اور کسی کو نہ پایا جس نے صرف رضا النبی کے لیے حصول علم کیا ہو۔

حضرت ابن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد روایت کرتی ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۱۱۵ھ کے اندر انتقال ہوا۔ خاندانی اعتبار سے تقفی ہیں۔ ۱۳۶ھ میں یا اس کے قریب زمانہ میں انتقال ہوا۔

۶۶۶۔ عطاء بن عبد اللہ | خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن شام میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ ۱۵۵ھ ولادت ہوئی۔ ۱۳۵ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے امام مالک بن انس اور محمد بن راشد نے روایت کی ہے۔

۶۶۸۔ عطاء بن عجلان | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت انس اور ابو عثمان ندوی کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن کثیر اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ بعض نے انھیں متعم فی الحدیث کہا ہے۔

۶۶۹۔ عطاء بن یسار | کنیت ابو محمد غنی۔ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ سدرہ طبیب کے مشورہ تابعین میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کثرت کے ساتھ روایت حدیث کرتے ہیں۔ چوداس سال کی عمر میں ۹۲ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۰۔ ابو عقیل | بنو عقیل کے آزاد کردہ ہیں اسی وجہ سے عقیلی کہلاتے ہیں۔ مالک بن الحورث سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۶۷۱۔ عکرمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ اصل میں بربری ہیں۔ مکرّم کے فقہاء اور تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس اور دیگر صحابہ کرام سے سماعت حدیث کی۔ سعید ابن جبیر سے دریافت کیا گیا کہ آپ سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا کہ عکرمہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ انہی سال کی عمر میں ۱۱۵ھ کے اندر انتقال فرمایا۔ زیاد بن المطر کے صاحبزادے ہیں۔ بنو عدی سے تعلق تھا۔ بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

۶۷۲۔ احمد بن زیاد | ان کا شمار دوسرے طبقہ کے تابعین میں ہوتا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام

میں آکر اقامت گزری ہو گئے تھے۔ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جبکہ ان سے قتادہ نے روایت کی ہے ۹۲ھ میں وفات پائی۔

۶۴۳۔ **علقمہ بن ابی علقمہ** ابو علقمہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو علقمہ کا نام بلال تھا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں مالک بن انس اور سلیمان بن بلال وغیرہ شامل ہیں۔

۶۴۴۔ **ابو العلاء** حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے روایت کی ہے ۱۰۰ھ میں وفات پائی۔

۶۴۵۔ **علی بن الحسین** یہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں اور حضرت علی شیر خدا کے پوتے ہیں۔ آپ نے زین العابدین نقب کے ذریعے شہرت پائی۔ اکابر اہل بیت میں شمار ہوتے ہیں۔ جمیل القدر اور شامیر تابعین میں سے ہیں۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے زیادہ قریش میں صاحب فضل اور کسی کو نہ پایا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ۳۰ھ کے اندر وفات پائی۔ اور جنت البقیع میں اس قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے علم مسترم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون تھے۔

۶۴۶۔ **علی بن زید** نام علی بن زید ہے قریشی اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ وطن مکہ معظمہ تھا لیکن بصرہ میں آکر رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔ انس بن مالک ابو عثمان انندی اور ابن السیب سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ثوری وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۴۷۔ **علی بن المنذر** طریق کے نام سے شہرت پائی۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے۔ انھیں پچیس مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ ابن عیینہ اور ولید بن مسلم سے روایت حدیث کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابن حاتم فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی مصیبت میں سنی۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ قول اعتقاد اور ثقہ ہیں۔ ۲۵۶ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۴۸۔ **علی بن عبد اللہ** ابن المدینی کے نام سے شہرت پائی۔ حافظ حدیث ہیں ان کے استاد ابن المدنی فرماتے ہیں کہ ابن المدینی توفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں اسی کام کے لیے پیدا فرمایا تھا۔ اپنے والد اور حماد اور اس کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری اور ابو یعلیٰ اور امام ابو داؤد شامل ہیں۔ زلیقہ ۲۳۲ھ میں انتقال فرمایا۔ اس وقت ان کی عمر تیس سال کی تھی۔

۶۴۹۔ **علی بن عاصم** واسطہ کے رہنے والے تھے۔ بکلی البکاء زکفر سے روئے والے تھے، عطابن السائب اور دیگر محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ امام احمد کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت

کی ہے بعض محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ایک لاکھ احادیث ان سے مروی ہیں۔ نو سو سال کی عمر میں ۳۱ھ کے اندر انتقال فرمایا۔

۴۸۰۔ **علی بن یزید** | قاسم ابو عبد الرحمن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بعض محدثین نے روایت کی ہے۔ بعض محدثین نے انہیں ضعیف فی الحدیث قرار دیا ہے۔

۴۸۱۔ **عمران بن حطان** | دو سی اور خزرجی ہیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ابن عمر ابن عباس اور ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں محمد بن سیرین اور یحییٰ بن کثیر وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حطان میں حاء مکسورہ طاء مشددا اور نون ساکن ہے۔

۴۸۲۔ **عمر بن عبد العزیز** | مشہور معروف شخصیت ہیں یہ مروان بن حکم کے پوتے ہیں۔ ابو حفص کنیت کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام یحییٰ ام عاصم تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے عاصم کی صاحبزادی تھیں۔ سلمان بن عبد اللہ کے بعد خلیفہ بنائے گئے۔ دو سال پانچ ماہ اور چند یوم انصوری خلافت انجام دے۔ یہ زہد تقویٰ، عفت و عظمت اور حسن اخلاق میں خاص مقام رکھتے تھے۔ یہ صفات منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد مزید اجاگر ہوئیں۔ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد ان کے گھر سے آہ و بکا کی آوازیں مٹی گئیں جب معلوم کیا گیا تو پتہ چلا کہ منصب خلافت پر فائز ہونے کے بعد آپ نے اپنی باندیوں کو بلا کر فرمایا کہ اب مجھے زبردست ذمہ داریوں سے واسطہ پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے میں تم پر پوری توجہ نہیں دے سکوں گا۔ اس لیے میں تمہیں اختیار دیتا ہوں جو میرے ساتھ رہنا چاہتے وہ رہ سکتی ہے اور جو میرے ساتھ رہنا نہ چاہے میں اس کو آزاد کرتا ہوں۔ یہ سن کر تمام لونڈیاں رونے لگیں تھیں۔ عقبہ بن قیس نے آپ کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت عبد اللہ سے دریافت کیا کہ تم مجھے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انہوں نے بتایا کہ جب سے خداوند کریم نے انہیں خلافت عطا فرمائی ہے۔ میں نے انہیں جنابت اور اختلام کے باعث غسل کرتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ اس دور میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہو۔ جو عبادت اور روزہ میں ان سے سہقت سے گیا ہو۔ میں نے جناب عمر سے زیادہ خوف خدا رکھنے والا اور کوئی دوسرا فرد نہیں دیکھا۔ گھر میں اگر مکان کے اس حصہ میں چلے جاتے جو عبادت کے لیے مخصوص تھا۔ وہ جا کر عبادت خداوندی اور گریہ و زاری میں مشغول ہو جاتے۔ اس دوران میں اگر نیند آجاتی تو بیدار ہو کر بھر روتے۔ اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا تھا۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ اگر اس اُسبت میں کوئی صدی ہے تو وہ حضرت عمر بن عبد العزیز ہیں۔

۴۸۳۔ **عمر بن عبد اللہ** | ان کے دادا کا نام ابی جعشم تھا۔ یحییٰ بن کثیر سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے یزید بن حباب اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے انہیں ذاہب الحدیث (غیر ذمہ دار) قرار دیا ہے۔

۴۸۴۔ **عمر بن عطاء** | خواری اور مکی ہیں۔ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مکہ میں شہرت رکھتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا مشہور ہے۔ اس کے علاوہ صاحب بن یزید اور نافع بن حجر سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج وغیرہ کے نام شامل

ہی بخوار میں خاتم مضمون اور واؤ مفتوح ہے۔
۶۸۵۔ عمرو بن دینار ابو یحییٰ کثیف تھی۔ دینار کے صاحبزادے تھے۔ سالم بن عبد اللہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے حماد اور معمر نے روایت کی ہے۔ کئی محدثین نے ان کی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔
۶۸۶۔ عمرو بن الشریک طائف کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت ابن عباس کے علاوہ ابورافع (آزاد کردہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں) سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں صالح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ شامل ہیں۔
۶۸۷۔ عمرو بن سعید بنز لقیف کے آئندہ ذکر ہے ابو لہرہ کے باشندے تھے۔ حضرت انس اور ابوالحالیہ وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عمر ابن ابی حمزہ بن حازم وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۶۸۸۔ عمرو بن شعیب سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عمرو شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص یہ سہمی ہیں۔ اپنے والد اور جناب طاؤس سے سماعت حدیث کی ہے ان سے روایت کرنے والوں میں امام زہری، عطاء ابن جریج کے علاوہ اور بہت سے محدثین شامل ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث اپنی صحیحین میں نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ روایت اس طرح کرتے ہیں عن ابیہ عن حماد ان کے نام کا ذکر نہیں کرتے، بعض اوقات اس سند کو بھی مختصر کر دیتے ہیں، اگرچہ سند حدیث میں ان کے دادا اور والد سے مراد جناب شعیب اور ان کے والد جناب محمد ہیں جو اس طرح کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا عن اصول حدیث میں یہ انداز مسل کھاتا ہے کیونکہ جناب عمرو کے دادا جناب محمد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا اور نہ انھوں نے وہ زمانہ پایا اور اگر ان کی سند کا مطلب یہ لیا جائے کہ جناب عمرو نے اپنے والد شعیب سے اور اصول سے اپنے دادا جناب عبد اللہ سے روایت کی ہے تو اس طرح سند متصل درج ہے کیونکہ عمرو نے اپنے دادا کا زمانہ نہیں پایا۔ اس فتنی شعیب کی وجہ سے امام بخاری و مسلم نے ان کی روایت کردہ احادیث کو اپنے مجموعہ احادیث میں نقل نہیں کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے تھے۔
۶۸۹۔ عمرو بن عبد اللہ ان کی کثیف ابواسلمی تھی۔ سہمی ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف ہمزہ کے ذیل میں آتا ہے۔

۶۹۰۔ عمرو بن عبد اللہ ان کے دادا کا نام صفوان تھا۔ قریش میں سے ہیں۔ یزید بن شیبان سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۹۱۔ عمرو بن عثمان یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ اپنے والد ماجد اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بیست پر رونے کے بارے میں ہے۔ ان سے مالک بن انس نے روایت کی ہے۔

۶۹۲۔ عمرو بن مالک ان کی کثیف ابوقحافہ تھی۔ دور جہالت یعنی زمانہ قبل اسلام کے افراد میں سے ہیں۔ مسلم شریف میں حدیث کسوف اور باب النصب میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے

ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ جہنم میں اپنا بانس گھسیٹتا ہوا جا رہا ہے۔ لیکن مشورہ یہ ہے کہ وہ شخص جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا تھا وہ عمرو بن لُحی ہے۔ لُحی کا نام ربیع بن حارث ہے اور عمرو کے بیٹے کا نام خزاعہ ہے۔

۶۹۳۔ عمرو بن میمون | دو جہالت اور اسلام دونوں ادوار دیکھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ لیکن زیارت نبوی سے مشرف نہ ہو سکے۔ کوفہ کے اجلہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے اسحاق نے روایت کی ہے۔ ۳۷۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۹۴۔ عمرو بن واقد | دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی محدثین سے سماعت حدیث کی اور ان سے ہشام بن عمار اور فضیل نے روایت کی ہے۔ محدثین ان کو روایت کے معاملہ میں متروک قرار دیتے ہیں۔

۶۹۵۔ ابو عمیر بن انس | دادا کا نام مالک تھا۔ ان کا نام عبداللہ بھی بتایا گیا ہے۔ اپنے والد کے بھائیوں سے روایت کرتے ہیں۔ کم طرناہیین میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد حضرت انس کی وفات کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۹۶۔ عوف بن وہب | وہب کے صاحبزادے ہیں۔ تابعیین میں شمار ہوتے ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحیفہ تھی۔

۶۹۷۔ عیسیٰ بن یونس | دادا کا نام اسحاق تھا۔ قومی قربت حافظ کے مالک تھے۔ عبادت و ریاضت میں شہرت یافتہ لوگوں میں اعلیٰ مقام کے حامل تھے۔ اپنے والد اور اعش کے علاوہ بہت سے محدثین سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں دوسرے حضرات کے علاوہ محمد بن سلمہ جلیہ محدث بھی شامل ہیں۔ ان کے معولات میں یہ بات شامل تھی کہ جو ایک سال جہاد میں شرکت فرمائے اور ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے تھے۔

تابعات

۶۹۸۔ عمرہ بنت عبدالرحمن | عبدالرحمن بن سعید نزارہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیر کفالت تھیں آپ نے ہی ان کی تربیت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ بہت سی احادیث ان سے مروی ہیں۔ یہ صحابہ سے بھی روایت کرتی ہیں تابعی خواتین میں بڑی شہرت کی حامل ہیں۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ انھوں نے ۱۳۰ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

کفار وغیرہ

۶۹۹۔ العاص بن وائل | بنو سہم سے تعلق تھا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی کے بیٹے ہیں۔ عاص نے

دور رسالت پایا لیکن ایمان کی دولت سے محروم رہا۔ اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔
باب الوصایا میں اس کا تذکرہ آتا ہے۔

۴۱۔ عبد اللہ بن ابی عبد اللہ بن ابی منافقین کا سردار تھا۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے۔ یہ

۴۰۔ عقید بن ربیعہ یہ مشرک تھا۔ اس کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ بدر میں واصل ہنم کیا تھا۔

غین صحابہ

۴۲۔ حضرت غصیف بن الحارث ابواسماء کنیت تھی۔ شام کے رہنے والے تھے۔ عہد رسالت پایا۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود فرماتے ہیں کہ میری پیدائش دور رسالت میں ہوئی۔ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ اور بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروقی اور حضرت ابو ذر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں کھول اور سلیم بن عامر شامل ہیں۔ غصیف میں غین مضموم اور ضاد مفتوح ہے۔ شامی میں ثا مضموم اور ییم غیر مشدّد ہے۔

۴۳۔ حضرت غیلان بن سلمہ بنو تقیف کے تعلق تھا طاقت کی فتح کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ہجرت نہیں کی۔ بنو تقیف کے سربراہ آدودہ افراد میں شمار کیے جاتے تھے۔ جترین شاعر تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر اور عمروہ ابن غیلان وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۴۴۔ قالب بن ابی غیلان ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ خطاف القحطان کے بیٹے تھے۔ بصرہ وطن مالون تھا۔

۴۵۔ ابو غالب لیکن کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ بخرباہ کے تعلق تھا۔ حضرت عبد اللہ حضرمی کے آقا و کردہ تھے۔ محکم شام میں ابواسامہ سے ملاقات ہوئی اور ان سے سماعت حدیث کی۔

۴۶۔ غریب بن عیاش ان سے روایت کرنے والوں میں ابن عیینہ اور حماد بن زید کے نام ملتے ہیں۔

۴۷۔ غریب بن عیاش واسطہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار شاہی محدثین میں ہوتا ہے۔ غریب میں غین مفتوح اور طاء مکسور ہے۔

فاء صحابہ

۷۷۔ حضرت یحییٰ بن عبداللہؓ بنو عامر سے تعلق تھا۔ اپنی قوم کے وفد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ وہب بن متیر نے ان سے روایت کی ہے۔ یحییٰ میں فاء مضموم اور جیم مفتوح ہے۔

۷۸۔ حضرت فروہ بن میکؓ مرادی غطفانی ہیں۔ یمن کے رہنے والے تھے۔ ۹۰ھ میں زیارت نبوی سے مشرف اور اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ اپنی قوم کے سربراہ اور وہ اشخاص میں سے ہیں۔ بہترین شاعر تھے۔ میک میں میم مضموم اور سین مفتوح ہے۔

۷۹۔ حضرت فروہ بن عمروؓ بیاضی اور انصاری ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت کی۔ ابو حازم غار نے ان سے روایت کی ہے۔

۸۰۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ ادوی انصاری ہیں۔ سب سے پہلے غزوہ احد میں شرکت کی۔ اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ بیعت رضوان کے موقع پر شرف بیعت حاصل کرنے والوں میں شامل تھے۔ دمشق میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ جس دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مخالفین سے نبرد آزما تھے تو یہ قاضی کے منصب پر فائز رہے۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ان کے غلام میسرہ اور اس کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ فضالہ میں فاء اور ضاد مفتوح ہیں۔ عبید میں عین مضموم ہے۔

۸۱۔ حضرت فضل بن عباسؓ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ غزوہ حنین میں شریک ہو کر ان مجاہدین میں شامل رہے جنہوں نے افراتفری کے موقع پر استقامت کا ثبوت دیا تھا۔ مجتہدوداع کے موقع پر بھی موجود تھے۔ پھر شام کی طرف جہاد میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ۱۵ھ میں اردن میں عمرو اس کے طاعون میں اکیس سال کی عمر میں شہادت پائی۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کی شہادت جنگ یرموک کے موقع پر ہوئی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جناب عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام شامل ہیں۔

۸۲۔ فیروز الدیلمیؓ قبیلہ حمید میں قیام پذیر ہو گئے تھے اسی وجہ سے انہیں حمیری کہا جاتا ہے۔ اصل میں فارسی النسل تھے۔ یمن کے شہنشاہ کے رہنے والے تھے۔ ایک وفد کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اسود غسی گذاب زمین میں نبوت کا دعویٰ کرنے والا، کو کفر کو دار تکسبت بنیائے میں پیش پیش تھے۔ وہ انہیں کے باغیوں قتل ہوا۔ اس کارنامہ کی اطلاع نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دورانِ علالت ملی تھی۔ حضرت فیروز کے صاحبزادے ضحاک الد عبداللہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ غسی میں عین مفتوح، نون ساکن اور سین مکسور ہے۔

صحابیات

۷۱۳۔ **فاطمۃ الکبریٰ** | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ اُم المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بارے میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ جتنی عورتوں کی سردار ہیں رمضان ۳ء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عقد میں آئیں۔ رخصتی ذی الحجہ ۳ء میں ہوئی۔ آپ کی چھ اولادیں ہوئیں جن کے اسمائے گرامی امام حسن، امام حسین، حسن، زینب، ام کلثوم، اور زقیہ ہیں۔ اٹھائیس سال کی عمر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ غسل حضرت علیؑ نے دیا۔ حضرت عباسؑ سے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت تدفین عمل میں آئی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسین کربلا کے علاوہ اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ سے روایت کی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ فاطمہ الزہراءؑ سے زیادہ راست گو کسی دوسرے کو نہیں پایا۔ انھوں نے مزید فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے اور فاطمہ کے مابین شکر رنجی ہوئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ اس معاملہ میں حضرت فاطمہ ہی سے معلومات حاصل کریں کیونکہ وہ غلط بیانی نہیں کرتیں۔

۷۱۴۔ **حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش** | یہ ابو حبیش کی صاحبزادی ہیں۔ قریش کی بنو اسد شاخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ استخامہ میں مبتلا تھیں (جس کے مسائل ان کے ذریعہ حاصل ہوئے)۔

عروہ بن زبیر اور ام سلمہ نے ان سے روایت کیا ہے۔ ان کے شوہر کا نام حبش تھا۔ حبش کی تصغیر ہے۔
۷۱۵۔ **حضرت فاطمہ بنت قیس** | سے ہیں۔ نیک سیرت، صاحب عقل و فہم اور با کمال خاتون تھیں۔ پہلے حضرت ابو عمرو بن حفص کے عقد میں تھیں۔ جب انھیں طلاق دے دی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا نکاح اسامہ بن زید سے کر دیا۔

۷۱۶۔ **حضرت ام فروہ** | انھار یہ ہیں۔ نہایت نبوی اور سیرت کا شرف نصیب ہوا۔ قاسم بن سنان نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۷۱۷۔ **انقریجہ بنت مالک** | ان کے دادا کا نام سنان تھا۔ یہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی ہمیشہ میں بیعت خزان کے موقع پر موجود تھیں۔ اور اس واقعہ کی راوی بھی ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حضرت زینب بنت کعبؓ بن عمروؓ کے نام شامل ہیں۔ فریجہ میں فاء مضوم اور داء مفتوح ہے۔

۷۱۸۔ **حضرت اُم الفضل** | ان کا نام بایہ بنت حارث ہے جو عمار سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عباس بن عبد المطلب کی بیوی تھیں۔ حضرت عباسؑ کی اکثر اولاد انھیں کے بطن سے تھی۔ اُم المؤمنین حضرت سیموہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عورتوں میں حضرت خدیجہ کے بعد اسلام لانے والی پہلی خاتون ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث کی روایت کرتے والی ہیں۔

تابعین

۷۱۹۔ **قراقصہ بن عمیر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلق تھا مدینہ منورہ کے طبقہ اول کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان

قاسم بن محمد وغیرہ شامل ہیں۔ قراقصہ میں دونوں فاء اور واو مفتوح ہیں۔ بعض حضرات نے پہلی فاء مفتوح پڑھی ہے۔ ابن حبیب لکھتے ہیں کہ عربی لغت کے مطابق اسم قراقصہ مضموم الفاء ہے مگر قراقصہ بن اخص اس فاء عدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہذا قراقصہ بن عمیر میں فاء مفتوح ہو گی۔ علماء لغت کے مطابق یہاں فاء مضموم پڑھی جائے گی۔

۷۲۰۔ **ابن الفرق** ان کا نام احمد بن زکریا بن قاریس ہے۔ صاحب تصانیف ہیں اور ماہرین لغت میں شمار ہوتے ہیں۔ لغت کی کتاب محل مرتب کی۔ صاحب علم اور یکتائے روزگار تھے۔ بلاذری

کے دوران قیام افغان العلم، طرقت الکتابت والشعر اور مرتب کیں ان کے والد کو فراس اور الفراسی کہا جاتا ہے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زیارت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف نصیب ہوا۔

۷۲۱۔ **قروہ بن نوفل** جو ابھی میں سے ہیں۔ کوفیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابواسحاق ہمدانی اور ہلال بن راسف وغیرہ شامل ہیں۔

تابعات

۷۲۲۔ **فاطمہ صغریٰ** قریش کے خاندان بنو ہاشم کے چشم و چراغ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے جناب حسن ثانی کے ساتھ ہوا تھا۔

ان کی وفات کے بعد نکاح ثانی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے جناب عبد اللہ عمرو کے ساتھ ہوا۔

قاف صحابہ

۷۲۳۔ **حضرت قبصہ بن ذویب** یہ بنو خزاعہ میں سے ہیں۔ ہجرت کے پہلے سال ولادت ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ ولادت کے بعد انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا کی۔ اس دعا کا ثمرہ یہ ملا کہ یہ اپنے دور کے بڑے فقیہ اور صاحب علم و رفعت ہوئے۔ ابوالزناد نے کہا ہے کہ مدینہ طیبہ کے چار فقیہ مشہور ہیں ابن مسیب، قروہ بن زبیر، عبد الملک بن مروان اور قبصہ۔

ابن عبد البر انہیں صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ بعض حضرات نے انہیں شام کے دوسرے درجہ کے تابعین میں شامل کیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ، ابو الدرداء اور زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔

امام زہریؒ اور دوسرے محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔ ۸۶ میں انتقال ہوا۔ قبصیہ میں قاف مفتوح اور باد کسور ہے۔ ذوقِ زُہد کی تصنیف ہے۔

۴۴۔ حضرت قبصیر کن محارق | بنو ہلال سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے۔ خدمت نبویؐ باوجود کمزور ہے۔ ذویب ذب کی تعبیر ہے۔

۴۵۔ حضرت قیس بن عاصم | بنو ہلال سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے صاحبزادے قطن کے علاوہ ابو عثمان ہندی وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ محارق میں سیم مفہوم ہے۔

۴۵۔ حضرت قبیصہ بن وقاصؓ میں شمار ہوتے ہیں۔ صالح بن عبید نے ان سے روایت کی ہے۔

۷۶۶۔ حضرت قنابہ بن نعمانؓ میں شریک ہوئے۔ ان سے ابن کے ہاں شریک بھائی ابو سعید خدریؓ اور ان کے بیٹے عمرؓ نے روایت کی ہے۔ پینچھ سال کی عمر میں ۲۳ھ کے اندر انتقال ہوا۔ صاحب فضل صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۶۲۶۔ حضرت ابو قحافہ میں شمار ہوتے تھے۔ باختلاف روایت ۸۰۰ میں مدینہ منورہ کے اندر انتقال ہوا بعض مؤرخین نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ۱۰۰ سال کی عمر ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے۔ انہوں نے نام کی بجائے کیفیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ربیع میں راجا اور عین دونوں کمزور تھے۔ عثمان بن عامر نام ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد بھی۔ ان کے پاس سے حضرت ابو قحافہ میں تفصیل ذکر حرف عین میں پہلے آچکا ہے۔

۴۹۔ حضرت قدام بن عبد اللہؓ میں سکونت پذیر ہو گئے اور ہجرت نہ کی۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر تھے۔ لیکن اپنے قافلہ کے ساتھ بدر میں رک گئے تھے۔ ابن بن ناکل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ قدام میں قاف مضموم ہے۔

۲۔ حضرت قدامر بن منطعون کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ قریش کی مہجی شاخ سے تعلق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں ہیں۔ ملک حبشہ مضمون ہے۔

۴۱۔ حضرت قرقطہ بن کعب | میں شرکت کی۔ صاحب علم و فضل صحابہ میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوفہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ تمام محاربوں میں شریک رہے۔ حضرت علی کے دو بیٹے ہیں کوفہ میں انتقال ہوا۔ بعضی روایت کے مطابق قرقطہ میں قاتل ہوا اور طاعونوں سے فوت ہوئے۔

۳۲۔ حضرت قرہ بن ایاس | ایاس کے صاحبزادے اور مہربانی ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان

سے ان کے صاحبزادے معاویہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ازارقہ نے انھیں شہید کر دیا تھا۔ ایاس میں اللہ مسموم ہے۔

۴۳۔ حضرت قطیبہ بن مالک بنو تغلب سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ ان سے زیادہ بن علاقہ ان کے برادر زادہ نے روایت کی ہے۔

۴۴۔ حضرت قیس بن سعد انصار کی خزر ج شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور صحابی حضرت سعد بن عبادہ کے فرزند ہیں۔ معزز بن بارگاہ نبوی میں سے تھے۔ فاضل و جلیل القدر اور صاحب دار کے اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ اپنی قوم کے سربراہ و زورہ لوگوں میں سے تھے۔ ہجرت نبوی کے بعد انھیں اسدی معاشرہ میں امن عام قائم و برقرار رکھنے والے سربراہ کی حیثیت حاصل تھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے در خلافت میں مصر کے گورنر تھے۔ حضرت علی کی شہادت تک ان کے معاویہ میں رہے۔ یمن میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ قیس اطلس رداھی کو کچھ سے بے نیازا تھے ان کے علاوہ جناب عبداللہ بن زبیر قاضی شریع اور اصنف بھی اس زمرہ میں شامل تھے۔ لیکن اطلس ہونے کے باوجود یہ بارعب اور حسین تھے۔

۴۵۔ حضرت قیس بن عاصم عاصم کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو قبیصہ تھی۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور ہے کہ کنیت ابو علی قیس تھی۔ سہمہ میں وفد تبیم کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ یہ تو اہل دبر کے سردار ہیں۔ نہایت مقلند اور بڑبار تھے۔ ان کا علم مشہور تھا۔ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے اور حکیم کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۴۶۔ حضرت قیس بن ابی غرزہ غفاری ہیں۔ کہ قبول میں شمار ہوتے ہیں۔ ابو وائل شفیق بن سلمہ نے ان سے روایت کی ہے ان سے ایک ہی روایت تجارت کے بیان میں آئی ہے۔ غرزہ میں نبین راد زاء تینوں مفترج ہیں۔

صحابیات

۴۷۔ حضرت ام قیس بنت محسن بنو اسد سے تعلق تھا۔ حضرت عکاشہ کے ہمیشہ ہیں۔ مکہ مکرمہ میں اسلام قبول کر لیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف بیعت بھی نصیب ہوا اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

۴۸۔ حضرت قبیلہ بن مخزوم بنو تبیم میں سے ہیں۔ ان سے علیہ السلام صاحبزادیاں صفیہ اور وحیہ روایت کرتی ہیں۔ قبیلہ کا شمار صحابیات میں ہوتا ہے۔ یہ صفیہ اور وحیہ کے والد کی دادی تھیں۔ وحیہ اور علیہ عمری گرامر کے مطابق تصغیر کے صیغے ہیں۔

تابعین

- ۴۳۹۔ قاسم بن عبد الرحمن ملک شام سے تعلق تھا۔ عبد الرحمن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کے والد کا نام امام تھا۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ علاء بن حارث وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ عبد الرحمن بن زید نے کہا ہے کہ میں نے جناب قاسم سے زیادہ صاحب فضل و کمال کسی دوسرے فرد کو نہ پایا۔
- ۴۴۰۔ قاسم بن محمد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اکابر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں۔ اپنے دور کی صاحب کمال شخصیات میں سے ہیں۔ یحییٰ بن سعید کا کہنا ہے کہ میں کسی ایسی شخصیت سے واسطہ نہ ہوا۔ جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں نفیلت دیں۔ صحابہ کی ایک جماعت بشمول حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت حدیث کی ہے ستر سال کی عمر میں سلسلہ میں انتقال ہوا۔
- ۴۴۱۔ قبیسہ شرف صحابیت حاصل تھا۔ قبیسہ سے روایت کرنے والوں میں سماک وغیرہ کے نام آتے ہیں۔ طلب میں بار مضوم ہے لیکن صحیح تلفظ کے مطابق بار مفتوح اور لام مکسور ہے۔
- ۴۴۲۔ قتادہ بن دعامہ دعا مہ کے بیٹے ہیں۔ ابو الخطاب کنیت اردو کی نسبت حاصل تھی۔ بھارت سے محسوم تھے لیکن قدیمت کا مدّے زبردست قوت حافظہ عطا فرمائی تھی۔ بکر بن عبد اللہ مزیفری نے کہا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے دور کی زبردست قوت حافظہ رکھنے والی شخصیت کو دیکھے تو اس کو جناب قتادہ کو دیکھنا چاہیے کیونکہ ہم نے ان سے زیادہ قوت حافظہ رکھنے والا کوئی دوسرا نہیں دیکھا۔ خود قتادہ کہتے ہیں جو بات بھی میرے کان ایک مرتبہ سن لیتے ہیں گویا میرے قلب پر مدّہ بات نقش ہو جاتی ہے۔
- ان کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ کوئی قول اس کے مطابق عمل کیے بغیر معتبر نہیں کیونکہ قول کے مطابق عمل بارگاہ الہی میں مقبول ہوگا۔ عبد اللہ بن مسعود اور حضرت انس وغیرہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ایوب، شعبہ اور ابو عوانہ وغیرہ شامل ہیں۔ سلسلہ میں وفات پائی۔
- ۴۴۳۔ قطن بن قبیسہ بنو ہلال میں سے ہیں۔ بصریوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ نہایت شریف النفس انسان تھے۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے جلیلان بن علاء نے روایت کی ہے۔
- یہ سمستان کے حاکم رہے تھے۔ قطن میں قاف اور طاء مفتوح ہیں۔
- ۴۴۴۔ ابن قطن عبد العزیز نام ہے۔ دیر جاہلیت کا آدمی ہے۔ اس کا تذکرہ دجال کے باب میں آتا ہے۔
- ۴۴۵۔ قعقاع بن حکیم مدینہ منورہ کے مشہور تابعین میں سے ہیں حضرت جابر بن عبد اللہ اور ابو یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے سعید و قبری اور محمد بن جلیلان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۶۔ ابو قلابہ | ان کا ام گرامی عبداللہ ہے۔ خاندان بنو جرم میں سے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ابو بکر سختیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قلابہ نہایت عقل مند اور زبردست فقیہ ہیں۔ ملک شام میں ۱۰۶ھ میں انتقال ہوا۔ جرمی میں عجم مفتوح ہے۔

۴۷۔ قیس بن ابی حازم | احمسی بھلی ہیں۔ دور جاہلیت بھی دیکھا اور بعد میں مشرف بہ اسلام ہو کر جب خدمت نبوی میں بیعت کے لیے حاضر ہوئے تو اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے خالق حقیقی سے جاملے تھے۔ اس لیے جناب قیس کو شرف صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض لوگ انھیں زیارت نبوی سے مشرف نہ ہونے کے باعث زمرہ صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے علاوہ عشرہ مبشرہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ قیس کے علاوہ اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس نے عشرہ مبشرہ میں سے نو صحابیوں سے روایت حدیث کی ہو۔ جنگ نہروان میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ ایک سو سال سے زائد عمر میں ۹۸ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۴۸۔ قیس بن عبادہ | بصرہ کے رہنے والے تھے۔ تابعین کے طبقہ اولیٰ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۔ قیس بن کثیر | ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے روایت کرنے والوں میں داؤد بن حمیل وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی نے ان کی روایت کی اس طرح تخریج کی اور فرمایا کہ ہم سے یہ حدیث محمود بن خراش نے بیان کی حالانکہ یہ حدیث کثیر بن قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے حوالہ سے۔ اسی طرح امام ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا ہے۔ امام بخاری نے ان کا تذکرہ کثیر کے باب میں کیا ہے۔ قیس کے باب میں نہیں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے۔

۵۰۔ قیس بن مسلم | بنو جہلم سے تعلق تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ امام ترمذی اور شعبہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۱۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔ جدلی میں عجم اور دال مفتوح ہیں۔

کفار وغیرہ

۵۱۔ قزمان | یہ وہ شخص ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا تھا۔ اس کا ذکر باب معجزات میں ہے۔ غزوہ حنین میں مسلمانوں کے ساتھ کفار سے بڑے زور و شور کے ساتھ لڑا جب لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے اس کی شجاعت کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ

اپنے دین کی تائید فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے اور یقین سے سمجھ لو کہ یہ شخص دوزخی ہے۔

کاف صحابہ

۴۵۲۔ حضرت ابوبکرؓ | ان کا نام عمرو تھا اور سعد کے صاحبزادے ہیں۔ جو فار سے تعلق رکھتے تھے۔ شام میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زید نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۳۔ حضرت کثیر بن صلت | ان کے دادا کا نام سعد کثیر تھا۔ خاندان کندہ میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں ان کی ولادت ہوئی۔ پہلے ان کا نام طلیل تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تبدیل فرما کر کثیر رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۴۵۴۔ حضرت کرکہ | بعض غزوات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامان کی نگرانی کرتے رہے۔ ان کا تذکرہ باب غلبہ میں آتا ہے۔ کرکہ میں دونوں کاف مفتوح اور مکسود دونوں طرح پڑھے گئے ہیں۔

۴۵۵۔ حضرت کعب بن عجرہ | کوثر میں اقامت پذیر تھے۔ پچھتر سال کی عمر میں ۱۱ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ ان سے صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۶۔ حضرت کعب عمرو | قبیلہ انصار کی شاخ بنو سلیم سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے۔ انھوں نے معرکہ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے ان کے صاحبزادے عمار اور حنظلہ بن تیس نے روایت حدیث کی ہے۔

۴۵۷۔ حضرت کعب بن عیاض | اشجری ہیں۔ ان کا شمار ثنائیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے حضرت حابر بن عبد اللہ اور جبیر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عیاض میں عین مکسور ہے۔

۴۵۸۔ حضرت کعب بن مالک | انصار کی خزرجی شاخ سے تعلق تھا۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں موجود تھے۔ یہ یثربی نہیں کہ غزوہ بدر میں شرکت کی یا نہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ بارگاہ رسالت کے شعراء میں سے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے۔ جن کے نام کعب بن مالک، ہلال بن امیہ، مرارہ بن ربیعہ ہیں۔ ان سے ایک ہجرت نے روایت کی ہے۔ ستر سال کی عمر میں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ عمر کے آخری ایام میں بصارت سے محروم ہو گئے تھے۔

۴۵۹۔ حضرت کعب بن مرہ | بنو سلیم سے تعلق تھا۔ ملک شام میں اردن کے مقام پر اقامت پذیر تھے اور اور وہاں ۱۵ھ میں وفات پائی۔ ان سے کچھ محدثین نے روایت کی ہے۔

۴۶۰۔ حضرت کلاہ بن حنبل | حنبل کے صاحبزادے ہیں۔ خاندان اسلم میں سے ہیں۔ صفوان بن امیہؓ کے

ماں شریک بھائی ہیں۔ معمر بن حبیب کے غلام تھے۔ انھوں نے ان کو بازار عکاظ میں یمن والوں سے خریدا تھا اور اپنا حلیف بنالیا تھا اور ان کی شادی بھی کرادی۔ وقت آخر تک مکہ معظمہ میں رہائش پذیر رہے۔ عبد اللہ بن صفوان نے ان سے روایت کی ہے۔ کلمہ میں کاف اور لام دونوں مفتوح ہیں۔

صحابیات

۴۱۔ حضرت کبیرہ بنت کعب | ان کے دادا کا نام مالک تھا۔ عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بی کے جھوٹے کے بارے میں ہے۔ روایت حدیث ابو قتادہ سے کرتی ہیں اور ان سے حمیدہ بنت سعید بن رفاعہ نے روایت کی ہے۔

۴۲۔ حضرت ام کرز | خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ معظمہ کی رہنے والی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سے احادیث کی روایت کرتی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عطاء اور مجاہد شامل ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث عقیقہ کے بارے میں ہے۔ کرز میں کاف مضمر ہے۔

۴۳۔ حضرت کریمہ بنت ہمام | ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت حدیث کرتی ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث خضاب کے بارے میں ہیں۔

۴۴۔ حضرت کثوم بنت عقبہ | عقبہ بن ابی معیط کی صاحبزادی ہیں۔ مکہ معظمہ میں مسلمان ہو گئیں تھیں۔ شادی سے قبل ہی پیادہ یا ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں اور حضرت زید بن حارثہ سے عقد کیا۔ غزوہ موتہ میں ان کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن العوام سے نکاح ثانی کیا۔ جب انھوں نے طلاق دے دی تو حضرت عبدالرحمن بن عوف کے نکاح میں آئیں۔ ان سے دو بیٹے ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے۔ حضرت ابن عوف کی وفات کے بعد حضرت عمرو بن العاص سے نکاح کر لیا۔ شادی کو ایک ماہ گزرا تھا کہ خود اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں شریک بن تھیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے حمید نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۴۵۔ کثیر بن عبد اللہ | سلسلہ نسب اس طرح ہے کثیر بن عبد اللہ بن عمر بن عوف مدینی۔ اپنے والد عبد اللہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ مروان بن معاویہ نے ان سے روایت کی ہے۔

۴۶۔ کثیر بن قیس | ان کی شخصیت کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک کثیر بن قیس ہیں اور بعض کے نزدیک قیس بن کثیر۔ ان کا تذکرہ حرف قاف میں آچکا ہے۔

۴۷۔ کریم بن ابی مسلم | یہ حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آئاد کردہ ہیں۔ ان سے لوگوں کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۴۸۔ ابو کریم بن محمد | دادا کا نام علاء تھا۔ کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ ہمدانی و کوفی ہیں۔ حضرت ابو بکر بن

عباس سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے احادیث نقل کی ہیں۔
۷۹۔ کعب الاحبار | ان کی کنیت ابو اسحاق تھی۔ والد کا نام مانع تھا۔ قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دور پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے۔ حضرت عمر، صہیب، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں محض کے مقام پر مسلمان ہوئے۔ وفات پائی۔

لام — صحابہ

۷۸۔ حضرت ابولبابہ | ان کا نام رفاعہ ہے عبداللہ کے صاحبزادے ہیں۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت حاصل کی۔ نقباء بارگاہ رسالت میں سے تھے۔ بیعت عقبہ، غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شریک تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر انھیں عرینہ مؤثرہ کا حاکم مقرر کیا گیا تھا۔ اس لیے غزوہ بدر میں شرکت سے قاصر رہے۔ دوسرے خاندان بدر کی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کا حصہ بھی مال غنیمت میں منقرض فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان سے ابن عمر اور نافع دخیلہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۷۔ حضرت لبید بن ربیعہ | بنو عامر میں سے ہیں۔ جس سال ان کی قوم کا وفد جو جعفر بن کلاب کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت یہ بھی خدمت نبوی میں حاضر تھے۔ اسلام لانے سے قبل اپنی قوم کے معزین میں شمار ہوتے تھے۔ اسلام لانے کے بعد بھی انھیں اسلامی معاشرہ میں اعزاز و اکرام حاصل رہا۔ شاعری کا ذوق رکھتے تھے۔ کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے۔ مسلمانوں میں ایک سو چالیس یا ایک سو ستادہ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ان کی عمر کے بارے میں مؤرخین کے اور بھی اقوال منقول ہیں۔ یہ طویل العمر اشخاص میں سے ہیں۔

۷۶۔ حضرت ابن التنبیہ | عبداللہ نام تھا۔ نام کی بجائے کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ صدقات کی وصولی کے باب میں آتا ہے۔ تنبیہ میں لام مفہوم، تاء مفتوح، باء مکسور اور باء مشدوب ہے۔

۷۵۔ حضرت لقمان بن باعورا | حضرت ابوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی ہیں۔ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے دور رسالت میں موجود تھے اور انھیں سے علم بھی حاصل کیا تھا۔ بنی اسرائیل کے قاضی تھے۔ ان کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ غلام تھے۔ اور صہری سولہاں کے مقام خوب کے رہنے والے تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں اختلاف ہے۔ حکمت الہیہ مسلم ہے۔ اور یہی وجہ شہرت ہے ان کا تذکرہ کتاب الرقائق میں آیا ہے۔

۷۴۔ حضرت لقیط بن عامر | ان کے دادا کا نام صبرہ تھا۔ حضرت لقیط کی کنیت ابو زین تھی۔ خاندان جو عقیل

سے تعلق تھا۔ مشہور صحابی ہیں اور اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے عاصم اور ابن عمرو وغیرہ نے روایت کی ہے۔ لفظ میں لام مفتوح اور قاف مکسور ہے۔ صبرہ میں صاد مفتوح اور با مکسور ہے۔

صحابیات

۴۴۵۔ حضرت لیاہ بنت حارث | اُم الفضل کنیت تھی یہ حضرت عباس کی بیوی ہیں ان کا تذکرہ صرف نادر کے تحت آچکا ہے۔

تابعین

۴۴۶۔ ابن لہیعہ | عبد اللہ نام تھا اور دوسری کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ مشاہیر فقہاء میں سے ہیں۔ مصر میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ عطاء بن ابی سلیٰ، ابن ابی ملیکہ ابرج اور عمرو بن شعیب وغیرہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ المقرئ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں۔ محدثین نے انہیں روایت حدیث کے سلسلہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہ میں نے مصر میں کوئی شخص کثرت روایت حدیث اور قوت حافظہ میں ابن لہیعہ جیسا نہیں دیکھا۔ ۳۸۴ھ میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

۴۴۷۔ لیث بن سعد | ان کی کنیت ابو الحارث تھی۔ مصر کے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابت انہی کے آغا و کردہ ہیں۔ ۳۸۳ھ میں مصر کے نشیبی علاقہ کے کسی گاؤں میں ولادت ہوئی۔ ۳۸۴ھ میں بغداد گئے۔ یہاں عباسی خلیفہ منصور نے مصر کا گورنر مقرر کرنا چاہا تو انکار کر کے معافی طلب کر لی۔ یحییٰ بن بکیر کا قول ہے کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی اور شخص کو نہیں پایا۔ قتیبہ بن سعید فرماتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ تقسیم کرنے کے لیے حریہ سنہ تھے۔ ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی تھی۔ شعبان ۳۸۵ھ میں وفات پائی تھی۔

۴۴۸۔ ابن ابی سلیٰ | ان کا نام قاسم، عبد الرحمن اور یسار بتایا گیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے چوتھے سال مقام جلیل میں ولادت ہوئی۔ کوئی تابعین کے طبقہ اول میں شمار کیے جاتے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں کی تعداد بھی کثیر ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل کوفہ کے یہاں مروج ہیں۔ محدثین کی اصطلاح کے مطابق جب صرف ابن ابی سلیٰ کہا جاتا ہے تو اس سے مراد ان کے صاحبزادے محمد ہوتے ہیں۔ اور وہ بھی ابن ابی سلیٰ ہی سے مشہور ہیں۔ یہ کوفہ میں قاضی کے منصب پر فائز تھے۔ مشہور امام اور صاحبِ رائے ہیں۔ محمد کی پیدائش ۳۸۴ھ میں ہوئی۔ ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔ عبد الرحمن قاسم کی وفات ۳۸۳ھ میں نہر بصرہ میں ڈوب کر ہوئی۔

کفار وغیرہ

- ۷۷۹۔ لبید بن اعصم | بنو زریق کا فرد تھا۔ یہ یہودیوں کا حلیف تھا۔ اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں آتا ہے۔
- ۷۸۰۔ ابولہب | بنی نضیر کے صحابی تھا۔ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ زمانہ جاہلیت کے افراد میں سے ہے۔ اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

مہم صحابہ

- ۷۸۱۔ حضرت ماعز بن مالک | اسلمی ہیں لیکن مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم سے حدیث میں شہداء کیا گیا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ان کا نام غریب اور لقب ماعز بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے انھیں جنت کی خبروں میں دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔
- ۷۸۲۔ حضرت مالک بن اوس | ان کے جد امجد کا نام حدیثان تھا۔ بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں محدثین کا اختلاف ہے۔ حافظ ابن عبدالبر نے انھیں صحابی ثابت کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کم اور صحابہ کے ذریعے زیادہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عشرہ مبشرہ صحابہ کرام سے بکثرت روایت کرتے ہیں۔ ان سے امام ترمذی، عکرمہ اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ۲۷۷ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔
- ۷۸۳۔ حضرت مالک بن تميم | ان کی کنیت ابو الہیثم تھی۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ۲۷۷ میں مدینہ منورہ میں حضرت عمر کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ جنگ صفین میں جام شہادت نوش کیا۔ ان کے بارے میں اس کے علاوہ اور بھی اقوال ملتے ہیں۔ بہشت میں بار مفتوح، یاء ساکن اور ثناء مفتوح ہے۔ تھمان میں ثناء مفتوح اور یاء مشدود ہے۔
- ۷۸۴۔ حضرت مالک بن حویرث | یثربی نسبت رکھتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور میں روز تک حاضری کے شرف سے مشرف ہوتے رہے۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان سے ان کے صاحبزادے عبداللہ اور ابونعلاہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۷۷ میں بصرہ میں انتقال فرمایا۔
- ۷۸۵۔ حضرت مالک بن ربیعہ | ابواسید کنیت تھی۔ انھوں نے کنیت کے ذریعے شہرت پائی۔ ان کا تذکرہ حروف

الف میں آچکا ہے۔

۷۸۷۔ حضرت مالک بن صعصعہ | مدینہ طیبہ کے باشندے تھے۔ خاندان بنو مالان سے تعلق تھا۔ بعد میں بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۷۸۸۔ حضرت ابو مالک بن عاصم | ان کا نام کعب تھا۔ عاصم کے صاحبزادے اور اشعری ہیں۔ امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے محدثین نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان سے عبد الرحمن

بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور شک فرمایا ہے کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی لیکن مدینہ کا بیان ہے کہ یہاں ابو مالک ہی صحیح ہے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال ہوا۔

۷۸۸۔ حضرت مالک بن قیس | ان کی کنیت ابو صرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حوف صادم میں آچکا ہے۔

۷۸۹۔ حضرت مالک بن یسار | سکونی اور عوفی نسبت حاصل تھی۔ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان سے ابو یوسف نے روایت کی ہے۔ سکونی میں

سین مفتوح ہے۔

۷۹۰۔ حضرت مالک بن ہبیرہ | ان کا تعلق بؤکنذہ سے تھا۔ بعض مؤرخین نے شامیوں میں شمار کیا ہے جبکہ بعض بصریوں میں شمار کرتے ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں فوج کے

امیر مقرر ہوئے اور دم کی جنگ میں اسلامی لشکر کی قیادت انھیں کے سپرد تھی۔ ان سے روایت کرتے والوں میں مرثد ابن عبد اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ مرثد میں یم مفتوح ہے۔

۷۹۱۔ حضرت مجاشع بن مسعود | مسعود کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں۔ انھوں نے جنگ جمل میں جام شادوت نوش کیا۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے ابو عثمان خندی

نے روایت حدیث کی ہے۔

۷۹۲۔ حضرت مجح بن جاریہ | انصاری مدنی ہیں۔ مسجد ہزار کے واقعہ میں جاریہ بھی منافقین میں شریک تھے لیکن مجح کی روش درست تھی۔ حضرت ابن مسعود نے ان سے نصف قرآن کریم کی تعلیم

حاصل کی تھی۔ ان سے ان کے بھتیجے عبد الرحمن بن یزید نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں وفات پائی۔ مجح میں پہلی یم مضموم جیم مفتوح اور دوسری یم مشدود

مکسور ہے۔

۷۹۳۔ حضرت مجن بن الادریع | یہ ادریع کے صاحبزادے اسلمی ہیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ ان کا شمار بصری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے روایت کرتے والوں میں حنظلہ بن علی، رجاء اور سعید بن

ابی سعید شامل ہیں۔ انھوں نے بڑی طویل عمر پائی۔ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور حکومت میں انتقال فرمایا۔

۴۹۲۔ حضرت محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ابو القاسم کنیت تھی۔ یہ حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں۔ بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں لیکن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بکثرت روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے قاسم نے روایت کی ہے۔ حضرت امیر معاویہ کے طرفداروں نے سترھویں انھیں شہید کر دیا۔ اور ان کی نعش کو مروہ گدھے کے جسم پر رکھ کر نذر آتش کر دیا تھا۔ ان کی تربیت و پرورش حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر سایہ ہوئی کیونکہ ان کی والدہ نے حضرت علی سے نکاح ثانی کر لیا تھا۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور جنگ صفین میں شریک ہوئے۔ سترھویں حضرت علی نے معرکہ حاکم مقرر فرمایا تھا۔ جب امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کی زیر قیادت معرکہ یرقبضہ کر لیا اور شکست کی ترانہوں نے مقابلہ کیا لیکن فتح حضرت عمرو بن العاص کا مقدر بن چکی تھی۔ اس جنگ میں سترھویں جام شہادت نوش فرمایا جب ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو آپ بہت غمگین ہوئیں اور ان کے صاحبزادے حضرت قاسم کو اپنے پاس بلایا اور ان کی پرورش و تربیت کی ذمہ داری نبھائی۔

۴۹۵۔ حضرت محمد بن حاطب ان کے والد ماجد، والدہ ماجدہ اور بھائی عمارت اور چچا حضرت خطاب سب کے سب زمرہ صحابہ میں شامل ہیں۔ ان کی ولادت ملک حبشہ میں ہوئی۔ سترھویں

با اختلاف روایت کہ مکہ مکرمہ یا کوفہ میں وفات پائی۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم اور سہاک بن حرب نے روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پچھلے فرد ہیں جن کا نام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام ہی دام گرایا پھر محمد کھا گیا۔

۴۹۶۔ حضرت محمد بن ابی عمیرہ ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے۔ ان سے جیسر ابن نفیر نے روایت کی ہے۔

۴۹۷۔ حضرت محمد بن عبداللہ ان کا تعلق قریش کی اسدی شاخ سے تھا۔ ہجرت نبوی سے پانچ سال قبل ولادت ہوئی۔ اپنے والد کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان سے ان کے

آباد کردہ ابوبکر نے روایت کی ہے۔

۴۹۸۔ حضرت محمد بن عمرو انصاری ہیں۔ ان کے جد امجد کا نام حزم تھا۔ سترھویں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

نجران کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے والد سے کہہ کر ان کی کنیت ابو عبد اللہ رکھوائی تھی۔ اپنے دور کے فقہاء میں سے تھے۔ اپنے والد اور حضرت عمرو بن العاص سے روایت حدیث کرتے ہیں جبکہ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار فقہائے مدینہ منورہ میں ہوتا ہے۔ تیرہویں سال کی عمر میں سترھویں واقعہ حراہ میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۴۹۹۔ حضرت محمد بن مسلمہ یہ جارثی انصاری ہیں۔ غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے

ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ستر سال کی عمر میں مسکنہ حبشہ میں وفات پائی۔

۸۰۰۔ حضرت محمود بن لبیدؓ یہ اشلی انصاری ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ولادت ہوئی۔ بہت سی احادیث کو زبان رسالت سے سن کر یاد رکھا اور روایت کیا۔ امام بخاری نے انھیں صحابی قرار دیا ہے جبکہ ابوحاتم کا کہنا ہے کہ ان کا صحابی ہونا معلوم نہیں۔ امام مسلم نے انھیں دوسرے درجہ کے تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن عبید اللہ کے نزدیک امام بخاری کی تحقیق صحیح ہے۔ یہ نہ صرف صحابی بلکہ طبقہ علماء میں سے ہیں۔ حضرت ابن عباس و حضرت قتیبہ بن ناکب سے روایت حدیث کی ہے۔ سند میں انتقال ہوا۔

۸۰۱۔ حضرت مجبصہ بن مسعودؓ انصار کی حارثی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے ان کی روایت کردہ حدیث اہل مدینہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ غزوہ خندق اور غزوہ اُحود کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شرکت کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے مجبصہ میں میم مضموم، حاء مفتوح، یا مشدود و مکسور اور صاد مفتوح ہے۔

۸۰۲۔ حضرت حمارق بن عبد اللہؓ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان سے صرف ان کے صاحبزادے قابوس نے روایت کی ہے۔

۸۰۳۔ حضرت ابو مخزومہؓ ان کا نام سمر یا اوس بن سعید بتایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مکہ میں مؤذن مقرر فرمایا تھا۔ یہ اسلام لانے کے بعد مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ انھوں نے مدینہ ہجرت نہیں کی۔ ۱۰ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

۸۰۴۔ حضرت مخرفہ عبدیؓ ان کے نام کو بعض محدثین نے مخزوم بھی پڑھا ہے۔ لیکن پہلا قول محرفہ زیادہ درست ہے۔ ان سے سعید بن قیس نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ سہب کی روایت کردہ حدیث میں ملتا ہے۔

۸۰۵۔ حضرت مخنف بن سلیمؓ بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ ان سے ان کے صاحبزادے کے علاوہ ابورملہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مخنف میں میم مکسور، حاء ساکن اور فون مفتوح ہے۔

۸۰۶۔ حضرت مدغمؓ حبشہ کے باشندے تھے۔ رفاعہ بن زید کے غلام تھے۔ انھوں نے حضرت مدغم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے انھیں آزادی عطا فرمائی۔ ان کا تذکرہ غول کے باب میں ہے۔ مدغم میں میم مکسور، دال ساکن اور عین مفتوح ہے۔

۸۰۷۔ حضرت مرارہ بن ربیعؓ انصار کی غامری شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بدری صحابہ میں سے ہیں۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو غزوہ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ ان کی برات

کے سلسلہ میں آیت قرآنی نازل ہوئی اور ان کی توبہ قبول ہوئی۔ مرادہ میں میم مضموم ہے۔
۸۰۸۔ حضرت ابن مرزب انصار سے تعلق تھا۔ سال کا نام مزیدہ اور عبداللہ بن ابی اسحاق ہے۔ لیکن نام مزیدہ پر زیادہ محدثین کا اتفاق ہے۔ حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ وقوف عرفات کے بارے میں ان کی روایت کردہ حدیث منقول ہے۔ ان سے مزید بن شیبان نے روایت کی ہے۔ مرزب میں میم مکسور اور باء مفتوح ہے۔
۸۰۹۔ حضرت ابو مرثد بن حصین کنان نام اور ابن حصین کنیت تھے۔ نام کے مقابلہ میں کنیت ابو مرثد سے زیادہ شہرت پائی۔ اکابر صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے صاحبزادے مرثد کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ جبکہ ان سے وائل بن اسقع اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔ سلسلہ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ کنان میں کاف مفتوح اور نون مشدد ہے۔

۸۱۰۔ حضرت مروان بن مالک بیعت بنجرہ کے موقع پر حاضر تھے۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جو کہ قیس بن حازم نے روایت کی ہے۔
۸۱۱۔ حضرت مروان بن حکم ابو عبد اللہ کنیت تھے۔ قریش کی اموی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے جد امجد ہیں۔ ان کی ولادت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہوئی۔ ایک قول کے مطابق سلسلہ میں پیدا ہوئے یعنی لوگوں نے کہا ہے کہ غزوہ خندق کے سال یا کسی اور سال ولادت ہوئی۔ انہیں رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب نہ ہوا۔ کیونکہ ان کے والد کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طائف کی جانب جلا وطن کر دیا تھا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری روز تک وہیں قیام پذیر رہے۔ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت سنبھال کر انھیں مدینہ منورہ واپس آنے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ حکم اپنے بیٹے مروان کے ساتھ مدینہ منورہ آ گئے۔ مروان کا انتقال شہرہ میں دمشق میں پیدا ہوا۔ حضرت عثمان اور حضرت علی اور دوسرے صحابہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی ہے جن میں عمرو بن ذبیر اور علی بن حسین شامل ہیں۔

۸۱۲۔ حضرت مرہ بن کعب شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ اردن میں شہرہ انتقال ہوا۔

۸۱۳۔ حضرت مزیدہ بن جابر بصرہ میں اقامت پذیر تھے اور بصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث بصرہ میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے ماں شریک بھائی عوذ بن عبداللہ بن سعد نے روایت کی ہے۔ مزیدہ میں میم مفتوح راء ساکن اور یاء مفتوح ہے۔

۸۱۴۔ حضرت مستورد بن شداد یہ فہری قرشی ہیں۔ ان کا شمار کوفیوں میں ہوتا تھا لیکن بعد میں مصر میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اس لیے مصریوں میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات بخاری کے وقت کم سن تھے لیکن کسی کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سماعت حدیث کی اور ان احادیث کو یاد بھی رکھا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۱۵۔ حضرت مسطح بن اثاثہ قرشی سے تعلق تھا۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ واقعہ احد میں حضرت عائشہ صدیقہ پر زبان طعن دراز کرنے والوں میں سے تھے اور ان پر اس بتنان طرازی کی حد بھی جاری ہوئی تھی۔ بعض محدثین ان کا نام عوف اور لقب مسطح بتاتے ہیں۔ لیکن ابن عبد البر کی تحقیق کے مطابق مسطح ہی ان کا نام ہے۔ چھپن سال کی عمر میں سلاطین میں انتقال ہوا۔ یہ حضرت ابو بکر صدیق کے خال زاد بھائی تھے اور آپ کی زیر کفالت تھے، مسطح میں میم کمزور حسین ساکن اور طاء مفتوح ہے۔ اثاثہ میں الف مضموں ہے۔ عباد میں باء مشدد ہے۔

۸۱۶۔ حضرت ابو مسعود بن عمرو بیعت عقبہ اولیٰ و ثانیہ میں موجود تھے۔ ارباب سیر تو تاریخ کی اکثریت کا کہنا یہ ہے کہ یہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انھوں نے غزوہ بدر میں شرکت کی۔ لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انھیں بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ بدر کے مقام پر کنویں کے قریب قیام کیا تھا اس لیے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلائے۔ کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ ۳۱ھ یا ۳۲ھ میں حضرت علی کے در خلافت میں انتقال ہوا۔ ان سے ان کے صاحبزادے بشیر کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔

۸۱۷۔ حضرت مسلم قرشی بن عبد اللہ بعض محدثین نے ان کا نام عبید اللہ بن مسلم بتایا ہے۔

۸۱۸۔ حضرت مسور بن محرز یہ نہری قرشی ہیں۔ ابو عبد الرحمن کنیت تھی۔ یہ حضرت عبد الرحمن بن عوف کے بھائی ہیں۔ ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ مکرمہ میں ولادت ہوئی۔ ذی الحجہ ششم میں ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آ گئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر آٹھ سال بتائی گئی ہے۔ کم سن میں زبان رسالت سے حدیث کی سماعت کی اور انھیں یاد بھی رکھا۔ صاحب علم و فضل، بڑے فقیہ اور تقویٰ شعار لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت عثمان غنی کی شہادت تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے۔ شہادت عثمان کے بعد مکہ مکرمہ آ گئے اور حضرت امیر معاویہ کے انتقال تک مکہ میں قیام کیا۔ جب یزید نے لشکر بھیج کر مکہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس وقت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں موجود تھے۔ جب یزیدی فوج نے خانہ کعبہ پر متحقیق سے گولہ باری کی تو حالت نماز میں حضرت مسور بن محرز کے ہتھ رگکا اور جام شہادت نوش فرمایا۔ یہ واقعہ ربیع الاول سن ۴۰ھ کی چاندرا توں میں پیش آیا۔ مسور میں میم کمزور اور واؤ مفتوح ہے۔

۸۱۹۔ حضرت مسیب بن الحزن یہ مخزومی قرشی ہیں۔ انھوں نے اپنے والد حضرت حزن کے ساتھ ہجرت کی۔ بیعت رضوان کے موقع پر موجود تھے اور بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے۔ اپنے والد حزن سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث حجازیوں میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے مسیب بن مسیب نے روایت کی ہے۔ مسیب میں میم مضموں، سین مفتوح اور یا مشدد ہے۔ حزن میں حا، مفتوح، زاء اور نون ساکن ہے۔

۸۲۰۔ حضرت مصعب بن عمیر قریش کی مدوی شہخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بزرگ اور صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ہجرت حبشہ میں کارواں اول میں شریک تھے۔ بعد میں مدینہ منورہ آگئے غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کے متعلق ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں بیعت عقبہ کے بعد قرآن مجید اور دینی تعلیم دینے کے لیے مدینہ منورہ بھیجا تھا۔ مدینہ منورہ آنے کے بعد انھوں نے باقاعدہ نماز جمیعہ شروع کی تھی۔ اسلام سے قبل عیش و انام کی زندگی بسر کرتے تھے عہد نرم اور باریک لباس زیب تن کرتے تھے۔ لیکن جب مسلمان ہوئے تو تمام دنیاوی چیزوں سے بے نیاز ہو گئے۔ جس کی وجہ سے تمام بدن کی کھال کھردری ہو گئی۔ جب انھیں تبلیغ اسلام کے لیے مدینہ بھیجا گیا تو ان کی تبلیغ کا طریقہ کاریہ تھا کہ انصار کے گھروں پر جا کر دستک دیتے اور اسلام کی دعوت دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ جب مدینہ منورہ میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تحریری اجازت نامہ طلب کر کے نماز جمعہ کا اہتمام کیا تھا بیعت عقبہ ثانیہ میں شہر صحابہ کے ہمراہ شرکت کی۔ اور چند روز مکہ معظمہ میں قیام کر کے مدینہ واپس آگئے تھے۔ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والوں میں انھیں اولیت حاصل تھی۔ چالیس سال یا اس سے کچھ زائد عمر میں غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ دجال صدقوا معاہدہ اللہ علیہ۔ انھیں کے حق میں نازل ہوئی۔ اسلام لانے والوں میں سابقین اول میں سے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دارالرقم میں داخل ہونے کے بعد مشرف بہ اسلام ہو گئے تھے۔

۸۲۱۔ حضرت مطہر بن عکاس ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی صرف ایک حدیث ابواسحاق بسیمی سے مروی ہے۔ اس کے علاوہ ان سے کسی اور سے روایت نہیں کی۔ عکاس میں عین مضمون اور مسمیٰ مسمود ہے۔

۸۲۲۔ حضرت مطلب بن ریحہ قریشی ہاشمی ہیں۔ ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے مطلب بن ریحہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور رسالت میں کم سن تھے۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ افریقہ کے جادو میں شرکت کی غرض سے سلاطین میں مہر آئے۔ لیکن مصری محدثین نے ان سے روایت نہیں کی۔ عبد اللہ بن حارث نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۳۔ حضرت مطلب بن ابی وداعہ مرقعہ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان کے والد جنگ بدر میں اسیر ہو گئے تو حضرت مطلب اپنے والد کی رہائی کے سلسلہ میں مدینہ آئے اور چار ہزار درہم فدیہ ادا کر کے انھیں آزاد دی دلا کر لے گئے۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن زبیر۔ ان کے صاحبزادے کثیر و جعفر اور مطلب بن صاحب نے روایت حدیث کی ہے۔ پہلے کوفہ میں جا کر اقامت پذیر ہوئے اور بعد میں مدینہ منورہ آگئے تھے۔

۸۲۴۔ حضرت معاذ بن انس خاندان حبشہ سے تعلق رکھتے تھے۔ مصری صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے روایت کردہ حدیث اہل مصر میں شہرت کی حامل ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے سہیل نے روایت کی ہے۔

۸۲۵۔ حضرت معاذ بن جبل | ان کا تعلق انصار کی خزر جی شاخ سے تھا۔ کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ ان کا شمار ان مشرک صحابہ میں ہوتا ہے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل تھے۔ غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شرکت کی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں مین کا قاضی مقرر فرمایا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ بعض کا کہنا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا تھا۔ شام میں عمرو اس کے طاعون میں وفات پائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اڑتیس سال تھی۔ ان سے ابن عباس اور ابن عمر کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔

۸۲۶۔ حضرت معاذ بن حارث | ان کے جد امجد کا نام رفاعة تھا۔ انصار کے قبیلہ رزق سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی والدہ عبیدہ ثعلبہ کی بیٹی عفرہ ہیں۔ قبیلہ انصار میں سے رافع بن مالک اور یہ مسلمان ہو کر سابقین اتریں کی صف میں شامل ہو گئے۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی عوف و معوذ کے ساتھ شریک ہوئے۔ بعض نے کہا ہے کہ حضرت عوف و معوذ غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ بقول بعض یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ ان کو غزوہ بدر میں زخم آئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر مدینہ منورہ میں رحلت فرما گئے۔ جبکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا انتقال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ ان سے حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت کی ہے۔ عفرہ میں عین مفتوح اور فاعا ساکن ہے۔

۸۲۷۔ حضرت معاذ بن عمرو بن الجموح | انصار کی خزر جی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اپنے والد کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ بن عفرہ کے ساتھ ابو جہل کے قتل میں شریک تھے۔ غنیم کی تقسیم کے باب میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔ ابن اسحاق اور عبد الرحمن کا کہنا ہے کہ غزوہ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی۔ جس کی وجہ سے وہ زمین پر گر گیا تھا اور بعد میں اس کو قتل کر دیا گیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا ہے کہ اس موقع پر ابو جہل کے بیٹے عمرہ و جہد میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ انے حضرت معاذ پر تلوار کا ایسا وار کیا جس سے ان کا ایک بازو قلم ہو گیا تھا لیکن حضرت معاذ نے ابو جہل پر ایسا بھرپور حملہ کیا جس کی وجہ سے وہ زمین پر آ رہا تھا اور اس کو سیسے دم کر کے زمین پر پڑا چھوڑ گئے تھے۔ حالانکہ اس میں سانس کی کوئی رست باقی نہ تھی جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقتولین بدر میں ابو جہل کی لاش کو تلاش کر دیا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے اگر ابو جہل کا سر تن سے جدا کیا تھا۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔ حضرت عثمان غنی کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۸۲۸۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان | یہ اموی قریشی ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند بنت عتبہ ہے۔ ابوسفیان اپنے صاحبزادے اور امیر معاویہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ مؤلفہ القلوب میں سے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کا شمار کاتبان وحی میں ہوتا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے۔ انھیں صرف مکتوبات نبوی کہنے کا اعزاز حاصل تھا۔ اپنے بھائی زید بن ابی سفیان کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے۔ اور چالیس سال تک شام پر حکمرانی کی۔ جس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔ چار سال دور فاروقی میں،

بارہ سال خلافت عثمانی اور اس کے بعد حضرت علی اور امام حسن کی خلافت کے۔ اس طرح یہ مدت تقریباً بیس سال ہوئی ہے۔ اس کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منصب خلافت انہیں منتقل فرمایا۔ تو انہوں نے مسلسل بیس سال حکمرانی کی۔ آخری عمر میں نقوہ کا عارضہ لاحق ہوا۔ اس دوران فرماتے تھے کاش میں ذی طوی کا ایک معمولی فرد ہوتا اور یہ ٹھٹھا باٹ میرے ساتھ نہ ہوتے۔ ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چادر تھیں، تہ بند، کچھ مومے مبارک اور تراشہ ہاتے ناخن مبارک تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جہومات میں کفایا جائے۔ مومے مبارک اور تراشہ ہاتے ناخن میرے اعضاء رجمو پر رکھے جائیں یعنی ناک اور منہ پر رکھے جائیں اور مجھے میرے ارحم الراحمین کے سپرد کر دیا جائے۔ رجب المرجب ۳۶ھ میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۲۹۔ حضرت معاویہ بن جہلم | حجازی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں طلحہ بن عبید اللہ وغیرہ کے نام ملتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر تھے۔ حجازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ۸۳۰۔ حضرت معاویہ بن الحکم | ان کے صاحبزادے کثیر اور عطاء بن یسار نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۱ھ میں وفات پائی۔

۸۳۱۔ حضرت معقل بن سنان | فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر میں شامل تھے۔ کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث کوفیوں میں مشہور ہیں۔ واقعہ حراہ میں اسیر ہوئے اور شہید کئے گئے۔ حضرت علقمہ حسن اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی ان سے روایت حدیث کی ہے۔ معقل میں یم مفتوح اوقات کم ہوئے۔

۸۳۲۔ حضرت معن بن عدی | عام کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد ہونے والے تمام غزوات میں شرکت کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں پیام شہادت نوش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخات قائم کرائی تھی۔ حضرت زید بن خطاب بھی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۸۳۳۔ حضرت معقل بن یسار | بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ بیعت رموان کے موقع پر بیعت کرنے والوں میں شامل تھے۔ بصرہ کی منہ معقل انہیں کے نام سے موسوم ہے۔ ۶۷ھ میں انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان سے حسن بصری کے علاوہ اور دوسرے محدثین نے بھی روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۴۔ حضرت معمر بن عبد اللہ | یہ قرشی و عدوی ہیں۔ اسلام لانے والوں میں سابقین الاولین میں سے ہیں۔ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل مدینہ میں ان کی روایت کردہ احادیث کثرت سے ملتی ہیں۔ ان سے سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۳۵۔ حضرت معن بن یزید | یہ خود صحابی ہیں۔ ان کے والد اور دادا بھی منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان کے

ہائے میں محدثین کے بہت سے اقوال منقول ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا شمار کوئی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۳۶۔ حضرت معوذ بن الحارث | ان کی والدہ کا نام عفرہ تھا۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی معاذ کے ساتھ شرکت کی۔ حضرت معاذ اور معوذ کا پیشہ یاغبانی و کاشتکاری تھا۔ انھوں نے اپنے بھائی معاذ کی میت میں ابو جہل کو قتل کیا اور خود بھی غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ معوذ میں میم مضموم عین مفتوح واو مشدود مکسور ہے۔

۸۳۷۔ حضرت معقیب بن ابی فاطمہ | سعد بن العاص کے آزاد کردہ ہیں۔ مگر یہی میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ہجرت ہجرت کرنے والوں کے دوسرے دستہ میں شامل تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے تک حبشہ میں مقیم رہے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ مہر نورت کی حفاظت کی کی ذمہ داری ان کے سپرد تھی۔ خلافت صدیقی و فاروقی میں منتم بیت المال کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور چوتھے ایسا بن الحارث نے روایت حدیث کی ہے۔ سنہ ۷۰ میں وفات پائی۔

۸۳۸۔ حضرت قتیث | حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آزاد کردہ اور بربرہ کے خاوند ہیں۔ یہ خود بھی آل ابی احمد بن جحش کے آزاد کردہ تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ یغیث میں میم اور غین مکسور اور باء اور ثاء ساکن ہیں۔

۸۳۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ | غزوہ خندق کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور بعد میں کوفہ میں رہنے لگے۔ حضرت امیر معاویہ نے انھیں کوفہ کا حکم مقرر فرمایا تھا۔ کوفہ میں عشر سال کی عمر بابرستہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۸۴۰۔ حضرت مقداد بن اسود | کنذی نسبت کی وجہ یہ ہے کہ ان کے والد نے قبیلہ کنذہ والوں سے عہدہ بیان کر لیا تھا۔ ان کے والد کا نام اسود نہیں تھا بلکہ پروردہ یا حلیف تھے۔ جبکہ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ یہ اسود کے غلام تھے۔ اسلام قبول کرنے والے چھٹے فرد ہیں۔ حضرت علی اور طارق بن شہاب وغیرہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ مقام جبرت میں جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے، وہاں انتقال ہوا۔ مخلصین کا مذکورہ پر جنازہ لائے اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال تھی۔

۸۴۱۔ حضرت مقدم بن معدیکرب | ابو کریم کنیت تھی۔ کنذی نسبت رکھتے تھے۔ ان کا شمار شاہی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل شام میں مروج ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اکانہ سال کی عمر میں سنہ ۷۰ میں وفات پائی۔

۸۴۲۔ حضرت منذر بن ابی اسید | ساعدی ہیں۔ ولادت کے بعد انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے انھیں گھٹنے پر بٹھا کر ان کا نام منذر رکھا تھا۔ اسید

اسد کی تصفیر ہے۔

۸۴۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ مگر کمر میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ ہجرت ثانی کر کے کشتی کے ذریعہ مدینہ منورہ آئے۔ اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جنگ خیبر

میں مشغول تھے۔ نبیؐ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرہ کا گورنر مقرر فرمایا۔ خلافت عثمانی کے ابتدائی روز تک اس منصب پر فائز رہے۔ لیکن بعد میں حضرت عثمان نے انھیں معزول کر دیا۔ تو کوفہ میں اقامت پذیر ہو گئے اور حضرت عثمان کی شہادت تک وہیں مقیم رہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے اختلافات ختم کرانے کے لیے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کمیٹی کے حضرت علیؓ کی جانب سے حاکم تھے۔ مگر کمر میں ۵۲ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۸۴۳۔ حضرت مہاجر بن خالدؓ یہ مخزومی قرشی ہیں۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمنؓ مدبر رسالت میں کم سن تھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد دونوں بھائیوں میں نظریاتی اختلاف ہو گیا تھا۔ حضرت مہاجر حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے تھے جبکہ حضرت عبدالرحمنؓ حضرت امیر معاویہؓ کے ہمنوا تھے۔ حضرت مہاجر نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی تھی۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی۔ یہ آخر دم تک حضرت علیؓ کے وفاداروں میں شامل رہے اور جنگ صفین میں جام شہادت نوش فرمایا۔

۸۴۵۔ حضرت مہاجر بن قنفذؓ قرشی تمیمی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عمرو بن خلف تھا۔ مہاجر اور قنفذ دونوں لقب تھے۔ مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں۔ بعض مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ یہ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور بعد میں بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ابو ساسان اور حذیفہ بن یمانؓ روایت کی ہے۔ قنفذ میں قاتل مکتوم ہے حذیفہ میں حامد مکتوم اور عباد مفتوح ہے۔

صحابیات

۸۴۶۔ حضرت ام مالک البھریہؓ ان کا شمار صحابی خواتین میں ہوتا ہے۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں۔ یہ مجازی ہیں۔ ان سے طاؤس اور کھول وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۴۷۔ حضرت ام معبد بنت خالدؓ مالکہ نام تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مکہ ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے جا رہے تھے تو راستہ میں ان کے خیمہ میں قیام فرمایا۔ یہ اسی وقت مسلمان ہو گئی تھیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ مدینہ منورہ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث ام معبد کی حدیث کے نام سے شہرت رکھتی ہے۔

۸۴۸۔ حضرت ام معبد بنت کعبؓ انھوں نے بیت المقدس اور بیت الشریک کی جانب متوجہ ہو کر غازیں پڑھی تھیں۔ یہ ابن مندہ کی تحقیق ہے حافظ ابن عبداللہ کی تحقیق کے مطابق یہ کعب بن مالک انصاری سلمیٰ کی بیوی ہیں۔ یہی نام کعب بن مالک ان کے والد کا بھی تھا۔ ان سے ان

کے صاحبزادے سعید نے روایت کی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ بخاری میں کہا ہے کہ نبی صمد کے والد کا نام کعب بن مالک ہے۔ اس قول کی تائید ابن عبد البر نے کی ہے۔

۸۴۹۔ ام منذر بنت قیس سے صرف ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی ہے۔

۸۵۰۔ حضرت میمونہؓ امّات المؤمنین میں سے ہیں۔ بلائہ عامرہ نسبت رکھتی تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام بڑہ تھا۔ جس کو تبدیل کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میمونہ رکھا۔ پیسے مسعود بن عمرو ثقفی کے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے قطع تعلق کیا تو ابوہریرہ نے نکاح کر لیا۔ ابوہریرہ کی وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا۔ ذی قعدہ شہر میں عیدہ القضاء کے موقع پر مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر مقام سرف میں تقریب نکاح ہوئی۔ کہ شہر قدرت یہ ہے کہ سترہ ہیں جہاں یہ نکاح ہوا تھا۔ اسی مقام پر انتقال ہوا۔ ان کے سن وفات کے بارے میں محدثین کے اذہان میں احوال منقول ہیں۔ نماز جنازہ حضرت ابن عباسؓ نے پڑھائی۔ حضرت میمونہؓ حضرت عباسؓ کی اہلیہ ام الفضل اور حضرت اسماء بنت عیسٰیؓ کی بہن ہیں۔ حضرت میمونہؓ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری بیوی ہیں۔ ان سے نکاح کے بعد آپؐ نے دوسری کوئی اور شادی نہیں کی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۸۵۱۔ ابو ماجد حنفی ہیں۔ یہ بزر حنفیہ کی نسبت سے حنفی کہلاتے ہیں، ابن مسعود اور یحییٰ بن یابر سے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث جو جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں ہے۔ اس میں ان کا ذکر ہے۔ جامع ترمذی میں ان کا نام ابو ماجد بنا کر کہا ہے کہ میں نے امام بخاری سے سنا ہے ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عینیہ کا قول ہے کہ ماجد اس پرندے کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

۸۵۲۔ المثنیٰ بن الصباحؓ پہلے یمن میں رہتے تھے بعد میں مکہ معظمہ میں اقامت پذیر ہو گئے۔ عطاء مجاہد اور عمرو بن شعیب سے روایت حدیث کی ہے۔ جبکہ ان سے عبد الرزاق وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابو حازم اور دوسرے محدثین کا قول ہے کہ یہ نقل حدیث کے معاملے میں رواد کے ساتھ شری پرستے ہیں۔ ۱۳۹ھ میں وفات پائی۔

۸۵۳۔ ابن المثنیٰؓ ان کا شجرہ نسب یوں ہے۔ عبد اللہ بن مثنیٰ بن انس بن مالک۔ یہ انصاری بھری ہیں۔ روایت حدیث اپنے والد کے علاوہ سلیمان بن یحییٰ اور حمید الطویل وغیرہ سے کرتے ہیں۔ ان سے تقیبہ، امام احمد بن حنبل اور امام بخاری جیسے ائمہ نے روایت کی ہے۔ ہارون الرشید کے عہد حکومت میں بصرہ کے حاکم رہے اور پھر قاضی کے فرائض سرانجام دیتے۔ پھر بغداد تشریف لائے تو یہاں قضا کے علاوہ درس حدیث بھی دیا۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بصرہ چلے گئے۔ ۱۵۰ھ میں ولادت ہوئی اور ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

۸۵۴۔ مجاہد بن جبرؓ عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو الحجاج تھی۔ بنو مخزوم سے تعلق

رکھتے تھے۔ کئی تابعین کے دوسرے درجہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ مگر کے شہرت یافتہ قراء اور فقہاء میں سے اور سرآوردہ اشخاص میں سے ایک ہیں۔ قرأت اور تفسیر کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ سلسلہ میں وفات پائی۔

۸۵۵۔ الحارثی قریش کے طعن محارب کی نسبت سے محارب کہلائے۔ ان کا نام ابو عبد الرحمن تھا۔ اور ان کے والد کا نام محمد تھا۔ انش اور یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی ہے۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ سلسلہ میں وفات پائی۔ محارب بن یحییٰ مضمون ہے۔

۸۵۶۔ محمد بن ابراہیم یہ قریشی تھے ہیں۔ علقمہ بن وقاص اور ابو سلمہ سے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ترمذی نے ان کی روایت کردہ حدیث جو خبر کی دو روایت کے بارے میں ہے اس طرح نقل کی ہے۔ "یہ حدیث مروی ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے دادا ہیں" لیکن قیس سعد بن سعید کے نہیں۔ یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں جبکہ سعد ان کے بھائی ہیں۔ اس بارے میں محدثین کا ایک قول اس طرح منقول ہے کہ قیس بن عمرو قیس بن قعد بنی۔ ناقدین حدیث کا کہنا ہے کہ محمد بن ابراہیم یحییٰ نے قیس سے سماعت حدیث نہیں کی۔ قعد میں قاف مضروب منقول ہے۔ بعض نے قاف کی بجائے فاء پڑھا ہے۔

۸۵۷۔ محمد بن اسحاق قیس بن مخزوم کے آزاد کردہ ہیں۔ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت انس اور حضرت سعید صیب سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ اپنے دود کے بہت سے تابعین سے سماعت حدیث کی۔ ان سے بہت سے اکابر علماء اور محدثین مثلاً یحییٰ بن سعید امام ثوری، یحییٰ اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سیر و معاشی، آفرینش عالم۔ انبیاء اکرام کے حالات علم حدیث و قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے۔ بغداد میں اقامت پذیر ہوئے اور درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ سلسلہ میں بعد ان میں وفات پائی۔ اور مقبرہ خیزران کے مشرقی حصہ میں مدفون ہوئے۔

۸۵۸۔ محمد بن ابی بکر یہ انصاری مدنی ہیں۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے روایت کی ہے۔ اپنے والد کے بعد مدینہ منورہ کے قاضی تھے۔ یہ عبداللہ کے بڑے بھائی تھے۔ بہتر سال کی عمر میں سلسلہ میں وفات پائی۔

۸۵۹۔ محمد بن ابی بکر ثقفی اور حجازی نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے تابعین اور محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۶۰۔ محمد بن حنفیہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی کنیت ابو القاسم تھی۔ والدہ کا نام خولہ بنت جعفر حنفیہ تھا، جو جنگ یمام میں اسیر ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصہ میں آئی تھیں۔ اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں کہ میں نے محمد بن حنفیہ کی والدہ کو دیکھا ہے وہ سنہ کی رہنے والی اور سیاہ فام تھیں۔ یہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں۔ ابن حنفیہ نے حضرت علی سے روایت حدیث کی ہے۔ ان سے ان کے صاحبزادے ابراہیم روایت کرتے ہیں۔ پچیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔

۸۶۱۔ محمد بن خالد | سلمیٰ نسبت رکھتے تھے۔ اپنے والد دادا سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان کے دادا صحابی تھے۔

۸۶۲۔ محمد بن زبید | یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادگان کے علاوہ اعمش وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۸۶۳۔ محمد بن مسلم | ان کی کنیت ابو الزبیر تھی۔ ان کا تذکرہ حروف زائد میں آچکا ہے۔ انھوں نے نام کی بیکاسے۔ ابو زبیر کنیت سے زیادہ شہرت پائی۔

۸۶۴۔ محمد بن سوقة | یہ غنی کوئی ہیں۔ کنیت ابو بکر تھی۔ نہایت عبادت گزار افراد میں سے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور بہت سے محدثین سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے ابن مبارک اور ابن عیینہ کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ دنیاوی دولت سے بالکل محبت نہیں رکھتے تھے۔ انھوں نے اصحاب پر ایک لاکھ درہم خرچ کر دیے تھے۔ ثقہ اور پسندیدہ افراد میں سے ہیں۔

۸۶۵۔ محمد بن سیرین | ان کی کنیت ابو بکر تھی۔ حضرت انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے بہت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ اپنے دور کے فقیہ، عالم محدث، عابد و زاہد متقی اور پرہیزگار افراد میں سے تھے۔ مشہور اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ زیادہ شہرت کا باعث علوم شرعیہ ہیں۔ مورق العلم علی فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے معاملات میں محمد بن سیرین سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقہ میں ان سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ خلف بن ہشام کا قول ہے کہ ابن سیرین کو پسندیدہ عادات و خصال اور خُشوع و خُضوع میں ایک خاص مقام ملا ہوا تھا۔ انھیں دیکھ کر لوگوں کو خدا یاد آجاتا تھا۔ اس حدیث فرماتے ہیں کہ جب محمد بن سیرین سے حلال و حرام کے متعلق فقہ کا سوال پوچھا جاتا تو ان کا رنگ پیلا پڑ جاتا اور وہ پیسے واسے ابن سیرین معلوم ہی نہ ہوتے تھے۔ ہماری ابن سیرین کے پاس کثرت سے آمد و رفت تھی، وہ ہمارے پاس بھی آتے تھے اور طویل گفتگو ہوتی تھی۔ جب دوران گفتگو موت کا تذکرہ آجاتا تو ان کی رنگت بدل جاتی تھی اور پیسے والی کیفیت نہیں رہتی تھی۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ وہ شخص نہیں جو پیسے رکھتے۔ ستر سال کی عمر میں سنہ ۲۲۷ھ کے اندر انتقال ہوا۔

۸۶۶۔ محمد بن صباح | ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔ سنن بزار کے مصنف تھے۔ شریک اور مشیم کے علاوہ دوسرے محدثین سے بھی روایت کرتے ہیں اور ان سے امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام احمد کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ ثقہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں یہ حافظ حدیث تھے۔ ۲۲۷ھ میں وفات پائی۔

۸۶۷۔ محمد بن علی | ان کی کنیت ابو جعفر تھی۔ امام باقر کے نام سے مشہور ہیں۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور امام زین العابدین کے صاحبزادے ہیں اپنے والد ماجد اور حضرت جابر بن عبداللہ سے سماعت

حدیث کی۔ ان سے ان کے صاحبزادے امام جعفر صادق نے روایت کی ہے۔ سنہ ۱۱۰ھ میں ولادت ہوئی اور باختلاف روایت ترسیح سال کی عمر میں سنہ ۱۱۵ھ یا سنہ ۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ علی قابلیت کی وجہ سے باقر کے لقب سے مشہور ہوئے۔

یہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔
۸۶۸۔ محمد بن عمر | انھوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۶۹۔ محمد بن فضل | ان کے جد امجد کا نام ابن عطیہ تھا۔ اپنے دادا کے علاوہ زیادہ بن علاق اور منصور سے روایت کرتے ہیں۔ داؤد بن رشید اور محمد بن موسیٰ مدائنی نے ان سے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں

متروک کہا ہے۔ سنہ ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔
ان کی کنیت ابوخلاد تھی۔ ابوعماس کے لقب سے شہرت پائی۔ بصارت سے محروم تھے۔ ابو جعفر ۸۷۰۔ محمد بن قاسم | منصور کے آغا ذکرہ ہیں۔ آباء اجداد یا میں قیام پذیر تھے۔ ان کی ولادت سنہ ۱۱۵ھ میں اہواز میں ہوئی۔ اور بصرہ میں پرورش پائی۔ نہایت قوی الحافظ اور زبردست فیض اور حاضر جواب تھے۔ سنہ ۱۲۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

اپنے والد سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے مالک بن ولید نے روایت کی ہے۔
۸۷۱۔ مالک بن مرشد |

عمر قرشی مجازی کے صاحبزادے ہیں حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ ان سے عبد اللہ بن کثیر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۷۲۔ محمد بن قیس | یہ قرطبی مدنی ہیں۔ چند صحابہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محمد بن منکدر نے روایت کی ہے۔ ان کے والد جنگ قرطبہ میں ثابت قدم نہ رہ سکے تھے۔ اس لیے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ سنہ ۱۱۵ھ میں وفات پائی۔

۸۷۳۔ محمد بن ابی الجالد | کوفہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں مشہور ہیں۔ صحابہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے شعبہ اور ابواسحاق نے روایت کی ہے۔

۸۷۴۔ محمد بن منکدر | حضرت جابر بن عبد اللہ حضرت انس بن مالک اور اپنی چھوٹی بیوی سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں کوری مالک اور دوسرے محدثین شامل ہیں۔ جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ علم، زہد، عبادت، صدق اور عفت کے جامع تھے۔

۸۷۵۔ محمد بن منتشر | ہمدان میں قیام پذیر تھے۔ مسروق کے پیچھے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر کے علاوہ دوسرے صحابہ سے بھی سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۷۶۔ محمد بن یحییٰ | ان کے جد امجد کا نام حبان تھا۔ ابو عبد اللہ انصاری کنیت کرتے تھے۔ حضرت مالک بن انس

کے مشائخ میں سے تھے۔ امام مالک ان کا تذکرہ احترام کے کرتے تھے۔ ان کے زہد و عبادت اور علمی خدمات کو خراج تحسین پیش فرماتے تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے روایت کی ہے جو پندرہ سال کی عمر میں ۱۲۱ھ کے اندر وفات پائی جنہاں میں حامد مفتوح اور بادمشدد ہے۔

۸۷۸۔ مختار بن قفل | مختار دی کوئی نسبت رکھتے تھے۔ حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام توری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ قفل میں دونوں قادم مضموم ہیں۔

۸۷۹۔ مختار بن ابی عبید | دادا کا نام مسعود ہے۔ بنو تقیف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے والد جلیل القدر صحابہ امادیت نبوی کا راوی ہے۔ عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یہ وہی کذاب ہے جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنو تقیف میں ایک کذاب ہوگا جو ابتداء علم و فضل اور نبی کے کاموں میں مشہور تھا۔ یہ اس کے دل خدشات کے بالکل برعکس تھا۔ بیان نک کہ اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے علم حدیث اختیار کر لی اور خود خلافت کا مستحق بن بیٹھا۔ اب اس کی بے راہ روی بد عقیدگی اور فحاشیت کا اظہار ہوا جس سے ایسی بہت سے باتیں سامنے آئیں۔ جو دین مصطفیٰ کے سراسر خلاف تھیں۔ اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قصاص کا مطالبہ کیا تا کہ حصول حکومت اور طلب دنیا کا دلی منصوبہ آگے بڑھے اور منزلی مقصود تک پہنچے۔ انہیں خواہشات کے باعث مصعب بن زبیر کے عہد میں ۱۲۸ھ میں قتل ہوا۔

۸۸۰۔ محمد بن خفاف | حضرت عروہ سے روایت حدیث کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی ذؤب نے روایت کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث الخراج یا الضمان ہے۔

۸۸۱۔ ابن المدینی | ان کا نام علی ہے اور عبداللہ کے صاحبزادے ہیں ان کا تذکرہ حروف عین میں کیا گیا ہے۔

۸۸۲۔ مشد بن عبداللہ | ان کی کنیت ابو الخیر تھی۔ بزن اور مصری نسبت رکھتے تھے۔ عقبہ بن عامر، ابو ایوب، عبداللہ بن عمر اور عمرو بن العاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے بزید بن ابی حبیب نے روایت کیا ہے۔

۸۸۳۔ مسد بن مسدد | بصرہ میں اقامت پذیر تھے۔ حماد بن زید اور ابو عروہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، امام ابو داؤد کے علاوہ محدثین کی ایک جماعت شامل ہے۔ ۲۲۸ھ میں اس جان فانی سے رخصت ہوئے۔ مسدد میں مضموم، سین مفتوح اور زاد ساکن ہے۔

۸۸۴۔ مسروق بن اجدع | ہمدانی دکنی ہیں۔ وفات نبوی سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہو سکا۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دور خلافت پایا۔ ان کا شمار سرکردہ فقہاء میں ہوتا تھا۔ مرہ بن شریح کا بیان ہے کہ کسی ہمدانی عورت نے مسروق جیسا سپوت نہیں جانا۔ تنبی فرماتے ہیں کہ اگر کسی گھڑے کے فرد جنت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں تو وہ یہ ہیں۔ اسود مسروق، علقمہ، محمد بن منشر کا قول ہے کہ خالد بن عبداللہ جو بصرہ کے

گورنر تھے۔ انھوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی۔ یہ ان کے فخر کا دور تھا۔ انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بچپن میں کسی نے انھیں چھپا لیا تھا۔ لیکن تلاش کرنے پر مل گئے۔ اس سے مسروق کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ کوفہ کے اندر ۲۷ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۸۸۵۔ مسلم بن ابوبکرہ | ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ اپنے والد سے سماعت حدیث کی اور ان سے عثمان بن شام وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۸۸۶۔ مسلم بن یسار | قبیلہ جہینہ سے تعلق تھا۔ سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث صحیح ہے۔ لیکن انھوں نے حضرت عمر سے سماعت نہیں کی۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔

۸۸۷۔ ابو مسلم | عبد اللہ بن ثوب نام تھا۔ زیادہ صحیح سی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے شرف ملاقات نصیب ہوا۔ ان سے حبیر بن نفیر، عروہ اور ابوقلابہ وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ۲۷ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔

۸۸۸۔ مصعب بن سعد | یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے اور قرشی نسبت رکھتے ہیں۔ اپنے والد ماجد حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے مالک بن حرب نے روایت کی ہے۔

۸۸۹۔ مطرف بن عبد اللہ | عامری بصری نسبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابوذر اور حضرت عثمان بن ابی العاص سے سماعت حدیث کی۔ ۲۷ھ میں وفات پائی۔ مطرف میں سیم مقصور، طاء مفتوح اور وا مشدد و مکسور ہے۔

۸۹۰۔ ابو المظہر | اپنے والد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں حبیب بن ابی ثابت وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کے اور حبیب کے درمیان ایک قابل اعتماد بات ہے یعنی حبیب کی اگرچہ ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن جس واسطے سے یہ روایت کرتے ہیں وہ قابل اعتماد ہے۔ ان کا شمار کوفی تابعین میں ہوتا ہے۔ ان سے حصین بن عبد الرحمن وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۱۔ معاذ بن زہرہ | یہ عبد اللہ بن حبیب کے صاحبزادے اور رضی مدنی ہیں۔ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۹۲۔ معاذ بن عبد اللہ | ان کی کنیت ابویاس تھی۔ بصرہ میں مقیم تھے۔ اپنے والد اور انس بن مالک اور عبد اللہ بن مغفل سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، شعبہ اور اعش وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۸۹۳۔ معاویہ بن مسلم | ابو نوح کنیت تھی۔ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن جریج اور شعبہ وغیرہ شامل ہیں۔

۸۹۵۔ معدان بن طلحہ | انھیں حضرت عمر حضرت ابوالدرداء اور حضرت ثوبان سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔

۸۹۶۔ معمر بن راشد | ابو عروہ کنیت تھی۔ ازدی نسبت رکھتے ہیں کیونکہ ان کے آزاد کردہ ہیں۔ امام زہری اور ہمام سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن عیینہ اور ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ عبد الرزاق کا قول ہے کہ میں نے معمر سے دس ہزار احادیث کی سماعت کی۔ اٹھارہ سال کی عمر یا کرسٹھ میں انتقال ہوا۔

۸۹۷۔ معن بن عبد الرحمن | ان کے جد امجد کا نام حضرت عبد اللہ بن مسعود تھا۔ یہ ہزلی نسبت رکھتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی ہے۔

۸۹۸۔ مغیرہ بن زیاد | بھلی اور موصلی نسبت رکھتے تھے۔ انھوں نے حکمر اور کھول سے سماعت حدیث کی۔ ان سے دیکھ اور عاصم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام احمد بن حنبل نے انھیں منکر حدیث قرار دیا ہے۔

۸۹۹۔ مغیرہ بن مقسم | کوفہ میں اقامت پذیر تھے۔ صاحب فقہ اور نابینا تھے۔ شعبی اور ابو داؤد اکل سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں زائدہ، شعبہ اور ابن فضال وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جریر نے ان سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جربات میرے کان ایک بار سن لیتے ہیں میں اس کو نہیں بھولتا۔

۹۰۰۔ محول بن عبد اللہ | ابو عبد اللہ کنیت تھی شام کے باشندے تھے۔ کابل سے امیر کر کے لائے تھے۔ قبیلہ تھیں کی ایک عورت کے غلام تھے یا نجی لیث کے غلام تھے۔ امام اذہبی کے استاد تھے۔ امام زہری فرماتے ہیں کہ علاء چار ہیں۔ مدینہ منورہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی بصرہ میں حسن بصری اور شام میں محول کوئی ان چاروں سے زیادہ صاحب بصیرت نہ تھا۔ جب فتویٰ دیتے تو پڑھتے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ یہی راستے ہے۔ رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست۔ محدثین کی ایک بڑی جماعت سے سماعت حدیث کی اور ان سے کئی محدثین روایت کرتے ہیں۔ ۱۸۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۱۔ ابو الملیح بن اسامہ | ان کا نام عامر تھا۔ ہزلی اور بصری نسبت رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔

۹۰۲۔ ابن ابی ملیکہ | ان کا نام عبد اللہ ہے اور ابو عبد اللہ کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرفت عین میں آیا ہے۔

۹۰۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان | عبد العزیز نام تھا۔ مدینہ منورہ کے باشندے تھے۔ ابو سعید خدری۔ سائب بن یزید اور عثمان غماک سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں ابن سعد، عقی اور کامل بن طلحہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ باب فضائل سید المرسلین

علیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔ حمادی کی امارت کے دور میں انتقال فرمایا۔

۹۰۴۔ **مورق بن مشمرج** | مخلی بصری ہیں۔ ابوالمعتز کنیت تھی۔ حضرت ابو ذرؓ حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت ابن عمرؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ اور مجاہد وغیرہ روایت کی ہے۔ مورق میں میم مضوم، واو مفتوح اور راو مشدود ہے۔ مشمرج میں میم مضوم، شین مفتوح، میم ساکن اور راہ مکسور ہے۔

۹۰۵۔ **موسیٰ بن طلحہ** | ابو عیسیٰ کنیت تھی۔ یحییٰ و قرشی نسبت رکھتے تھے۔ صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ۱۵۳ھ میں اس جہاں فانی کو الوداع کیا۔

۹۰۶۔ **موسیٰ بن عبد اللہ** | جنی و کنفی نسبت رکھتے ہیں۔ مصعب بن سعد اور مجاہد سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں یعلیٰ، یحییٰ بن سعید اور شعبہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۰۷۔ **موسیٰ بن عبیدہ** | مجنیدہ کے صاحبزادے اور زیدی ہیں۔ محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم سے سماعت حدیث کی اور ان سے شعبہ اور عبد اللہ بن موسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ۱۵۳ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

۹۰۸۔ **مجاہد بن مسمار** | زہری ہیں۔ یعنی بنو زہرہ کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو ذؤیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔

۹۰۹۔ **مصلب بن ابی صفرة** | خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص عباریات اور لڑائیاں منقول ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمرؓ اور سمرہ سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ بقرہ کے تابعین اول کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ عبد الملک بن مروان کے دور حکومت میں خراسان کے مقام مروارود میں ۱۵۳ھ میں انتقال ہوا۔

۹۱۰۔ **میںاء** | اپنے والد حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا اور ان سے عبد الرزاق کے والد نے روایت کی ہے۔ ان کو نقل حدیث کے سلسلہ میں ضعیف کہا گیا ہے۔

تابعات

۹۱۱۔ **معاذہ بنت عبد اللہ** | عبد اللہ کی صاحبزادی اور عدویہ ہیں۔ حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہ سے سماعت حدیث کی اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ۱۵۳ھ میں اس جہاں فانی کو خیر باد کہا۔

۹۱۲۔ **منغیرہ** | یہ حجاج بن حسان کی ہمیشہ ہیں۔ حضرت انس بن مالکؓ کی زبارت کا شرف انھیں نصیب ہوا اور ان سے سماعت حدیث بھی کی۔ ان سے ان کے بھائی حجاج وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث

باب الترمذی کے ذیل میں آتی ہے۔

نون صحابہ

۹۱۳۔ حضرت ناجیہ بن جندب | یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اونٹوں کے نگران تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کے والد کا نام عمرو تھا اور اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے تھے۔ ان کا نام پہلے

ذکوان تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجیہ بخیر فرمایا تھا۔ کیونکہ انھیں قریش مکہ سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ یہ وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلیب میں آپ کا تیرے کراڑے تھے۔ ان سے حضرت عمرو بن زبیر نے روایت حدیث کی ہے حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں مدینہ طیبہ میں انتقال کیا

۹۱۴۔ حضرت نافع بن عتیبہ | عتیبہ بن ابی وقاص کے صاحبزادے ہیں۔ بخزیرہ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔ یہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار کوفی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان سے جابر بن عمر سے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۵۔ حضرت نبیثہ الخیر | بخزیرہ سے تعلق تھا۔ بصری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث اہل بصرہ میں متروچ ہیں۔ ان سے ابو قتادہ اور ابو الیاس وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۱۶۔ حضرت ابو نجیح | ان کا نام عمرو بن عتیبہ تھا۔ ان کا تذکرہ حرف عین میں کیا جا چکا ہے۔

۹۱۷۔ حضرت نعمان بن بشیر | ابو عبد اللہ کنیت تھی۔ انصاری ہیں اور مسلمانان انصاریں ہجرت کے بعد مکہ پہلے ان کی ولادت ہوئی۔ وفات نبوی کے وقت ان کی عمر آٹھ سال سات ماہ تھی۔

یہ اودان کے والدین منصب صحابیت پر فائز تھے۔ کوفیوں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ اور حضرت امیر معاویہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔ بعد میں محض کے گورنر مقرر ہوئے۔ انھوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لیے لوگوں کو تیار کرنا شروع کیا۔ اہل حبش نے انھیں ۶۳ھ میں شہید کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے محمد اور شعبی کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔

۹۱۸۔ حضرت نعمان بن عمرو بن مقرن | ان کے جد امجد کا نام مقرن تھا کہا جاتا ہے کہ حضرت نعمان فرماتے تھے کہ میں مزینہ کے چار سو افراد کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا۔

میں اقامت پذیر تھے لیکن پھر مشغل ہو کر کوفیوں میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے حبش خاندان کے حامل تھے۔ تباوند کو سترہ نہیں فتح کیا اور اسی روز جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے معقل بن یسار اور محمد بن سیرین نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۱۹۔ حضرت نعیم بن ہمار | ہمار کے صاحبزادے ہیں۔ قبیلہ غطفان کی فرد ہیں۔ ابو ادیس خولانی نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ ہمار میں ہاد مفتوح اور مسم مشدوب ہے۔

۹۲۰۔ حضرت نعیم بن عبداللہؓ یہ عبداللہ کے صاحبزادے قرشی مدنی ہیں۔ خاتم کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔
 کہا جاتا ہے کہ یہ خاتم بن عبداللہ کے بیٹے ہیں۔ شروع ہی میں مکہ مکرمہ میں مسلمان

ہو گئے تھے۔ ان کے متعلق یہ بھی مشہور ہے کہ یہ حضرت عمرؓ سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنا اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اپنی قوم میں نہایت معزز تھے اور ان کی قوم نے انہیں ہجرت سے منع کر دیا تھا۔ یہ اپنی قوم کی سیرۂ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ برداشت کرتے تھے۔ قوم نے ان سے کہا تم کسی دین پر رہو۔ لیکن ہمارے پاس رہو۔ صلح حدیبیہؓ میں ہجرت کی اور جنگ اہل مدینہ میں حضرت ابوجہر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے حضرت نافع اور محمد بن ابراہیمؓ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۲۱۔ حضرت نعیم بن مسعودؓ مسعود کے صاحبزادے اور اشجعی ہیں۔ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ خندق کے موقع پر مسلمان ہوئے۔

انھوں نے بڑی قریظہ اور البر سفیان بن حرب میں اختلاف پیدا کیا تھا۔ اس وقت ابوسفیان احزاب مشرکین کا سردار تھا۔ انھوں نے ہی مشرکین کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ناکام واپس کیا تھا۔ ان کا یہ واقعہ شہرت رکھتا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔ بعض نے کہا ہے کہ جنگ جمل میں جام شہادت نوش کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے نے روایت حدیث کی۔

۹۲۲۔ حضرت نافع بن حارثؓ حارث کے صاحبزادے اور ثقیفی ہیں۔ ان کی کنیت ابوجبرہ تھی۔ ان کا تذکرہ حزن باد میں کیا جا چکا ہے۔

۹۲۳۔ حضرت نواس بن سمانؓ بڑا کلاب سے تعلق رکھتے تھے ملک شام میں اقامت پذیر تھے۔ ان کا شمار شامی صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں جبیر بن نفیر

اور ابراہیم خولانی کے نام شامل ہیں۔

۹۲۴۔ حضرت نوفل بن معاویہؓ غزار سے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ سو سال تک زندہ رہے۔ سب سے

قبل فتح مکہ میں شرکت کی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔ بزرید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ کچھ محدثین نے ان سے روایت کی ہے۔

تابعین

۹۲۵۔ ناصح بن عبداللہؓ عبداللہ کے صاحبزادے محلی ہیں۔ ان کا تذکرہ باب الشفقتہ والرحمتہ میں آتا ہے۔ انھوں نے سہاک اور یحییٰ بن کثیر سے سماعت حدیث کی ہے۔ ان سے اسحاق اکلم

سوی اور یحییٰ بن لیث نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۲۶۔ نافع بن جبیرؓ جبیر کے صاحبزادے ہیں ان کے جد امجد کا نام مظعم تھا قریش میں سے ہیں۔ حجاز کے رہنے والے تھے۔ اپنے والد اور حضرت ابوجہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث

کی۔ ان سے امام زہری نے روایت کی ہے۔

۹۲۷۔ **نافع بن سرحس** حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں اور مدنی ہیں۔ ان کا شمار اکابر تابعین میں ہوتا ہے۔

انھوں نے حضرت ابن عمرؓ اور ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام زہری اور حضرت مالک بن انس اور محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ حدیث کے سلسلہ میں شہرت یافتہ اور تفرد و اولوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن سے روایت حاصل کر کے جمیع کی جاتی ہیں اور جن کی حدیث پر عمل کیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث کا بڑا حصہ ان پر موقوف ہے۔ امام مالک نے فرمایا کہ میں نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمرؓ کی حدیث سن لیتا ہوں۔ تو کسی اور راوی سے سنتے سے بے فکر ہو جاتا ہوں۔ سندھ میں اس جہان غانی کو خیر باد کہا۔ سرحس میں سین مفتوح، راء ساکن اور جمیم محسوس ہے۔

۹۲۸۔ **نافع بن غالب** ابو غالب کنیت تھی۔ خیاط اور باہل ہیں۔ بصرہ کے تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں حضرت انس بن مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی ہے۔

۹۲۹۔ **نبیہ بن وہب** وہب کے صاحبزادے نیز کنبی اور حجازی ہیں۔ ابان بن عثمان اور کعب بن سعید بن العاصی کے آزاد کردہ ہیں ان سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں نافع و حیرا کے نام ملتے ہیں۔

۹۳۰۔ **نجاشی** یہ حبشہ کا بادشاہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ ان کا نام احمہ تھا۔ فتح مکہ سے قبل انتقال ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب ان کی وفات کی خبر ہوئی تو آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی۔ یہ زیارت نبوی سے مشرف نہ ہوئے۔ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ حالانکہ انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نہیں ہوئی۔ اس سے بہتر یہی ہے کہ انہیں صحابہ میں شمار نہ کیا جائے۔ کیونکہ منصب صحابیت ان پر کسی صورت میں صادق نہیں آتا۔ ان کا ذکر صلوٰۃ الجنائزہ وغیرہ میں ہے۔

۹۳۱۔ **ابو نصرہ منذر** ان کا نام منذر تھا۔ مالک کے صاحبزادے اور عبیدی ہیں۔ انھیں حضرت ابن عمرؓ و ابوسعید اور حضرت ابن عباسؓ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں قتادہ، سعید بن یزید اور ابراہیم نجاشی شامل ہیں۔ بصری تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حسن بصری سے کچھ عرصہ پہلے وفات پائی۔

۹۳۲۔ **ابو نصر** سالم نام تھا۔ ابوسعید کے صاحبزادے ہیں۔ عمر بن عبید بن سمیر کے آزاد کردہ قرشی تھے اور مدنی ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں امام ثوری، امام مالک اور ابن عقیبہ شامل ہیں۔ نصر میں ٹون مفتوح اور ضاد ساکن ہے۔

۹۳۳۔ **نضر بن شہیل** ابو الحسن کنیت تھی۔ بنو مازن سے تعلق رکھتے تھے۔ مرو میں اقامت پذیر تھے اور وہیں تقریباً ۲۰۳ھ میں انتقال ہوا۔ لغت نخو اور فنون ادبیہ کے امام تھے۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۴۔ **نقیلی** | انھوں نے امام مالک سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام ابو داؤد نے روایت کی ہے۔ امام ابو داؤد کا قول ہے کہ میں نے ان سے زیادہ صاحب حفظ نہیں دیکھا۔ امام احمد بن حنبل ان کا بڑی تعظیم کرتے تھے۔ حافظ حدیث تھے۔ ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔

۹۳۵۔ **ابو نوحہ** | نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ ان کا ذکر کتاب الامان میں ہے۔ ابن نوحہ مصیبت الکذاب کے قتل کے بعد مسلمانوں میں اس طرح روپوش ہو گیا کہ لوگ اسے مسلمان سمجھتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں یمن کی امداد میں کوثر بھیجا گیا۔ یہ شخص اپنی قوم بنی حنیفہ کا امام تھا۔ چنانچہ اس کے خلاف حارث بن حنظل اور اس کے ساتھیوں نے گواہی دی کہ یہ گاؤں کی مسجد میں لوگوں کو وہ چیزیں پڑھا رہا تھا جو سیدہ کی من گھڑت تھیں اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے۔ اس دور میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قریش میں مسلم کے فرائض انجام دے رہے تھے اور حضرت ابو موسیٰ کے دست راست تھے۔ یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی۔ انھوں نے ان کی سرکش کو واضح طور پر سببان لیا اور ان سے توبہ کرانی گئی۔ انھوں نے توبہ کی تو ان کو معاف کر دیا گیا لیکن ابن نوحہ کی توبہ قبول نہیں کی۔ کیونکہ حضرت ابن مسعود نے اس کی معذرت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت ابن مسعود نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا اور ان کے دلی بھیدوں کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا۔ ورنہ اب توبہ کے بعد یہی ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا۔ لیکن ابن نوحہ کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصرعہ ہے کہ یہ زندیق اور زندہ کامیاب تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حکم سے قرآن میں کتب نے اس کو سزا دیا اور قتل کیا۔

واو صحابہ

۹۳۶۔ **حضرت والبصہ بن معبد** | اقامت پذیر تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے۔ رقبہ میں انتقال کیا۔ ان سے زیادہ ابن ابی الجعد نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۳۷۔ **حضرت وائل بن اسقع** | اسقع کے صاحبزادے اور لشی ہیں۔ یہ اس وقت مشرف بہ اسلام ہوئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے سامان جمع کر رہے تھے۔ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ تین سال تک خدمت نبوی میں حاضر رہے۔ اور ان کا شمار اصحاب صفہ میں ہوتا ہے۔ پہلے بصرہ میں قیام کیا۔ پھر ملک شام میں دمشق سے تشریف لے کر قاصطہ پر بلاط نامی گاؤں میں اقامت پذیر رہے۔ وہاں سے بیت المقدس منتقل ہو گئے۔ سو سال کی عمر میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۳۸۔ **حضرت ابو واقد** | حارث نام تھا۔ عوف کے صاحبزادے اور لشی قبیلہ سے تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔

مدنی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سال مکہ مکرمہ کے قریب وجہار میں رہے اور مکہ ہی میں پچھتر سال کی عمر میں شہید ہوئے۔
پانی اور مقام صحن میں سپرد خاک کیا گیا۔

۹۳۹۔ حضرت وائل بن حجر | حجر کے صاحبزادے اور حضرت بنی۔ حضرت موت کے سرداروں میں شمار کیے گئے تھے۔ حجر
حضرت موت کے بادشاہ تھے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت
میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو ان کے آنے سے قبل یہ خوشخبری سنائی تھی مگر یہ بھی ارشاد فرمایا
تھا کہ تمہارے پاس بہت وعدہ حضرت موت سے وائل بن حجر آ رہے ہیں۔ ان کا یہاں آنا اطاعت گزاروں اور اللہ تعالیٰ
اور اس کے رسول کے شوق و محبت کے لیے ہے۔ یہ شاہی خاندان ہیں افضل ہیں۔ بسبب یہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو
آٹا نے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرحبا کہا اور اپنے قریب جگہ عطا فرمائی اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اس
پر ان کو بٹھایا اور دعا کی اسے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرمائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے ان کو حضرت موت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادگان علقمہ اور
عبدالجبار وغیرہ شامل ہیں۔ حجر میں عاصم و جیم ساکن ہے۔

۹۴۰۔ حضرت وحشی بن حرب | حرب کے صاحبزادے اور وحشی ہیں۔ لیکن مکہ مکرمہ کے حبشیوں میں شمار ہوتے ہیں۔
حبشہ بن مسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ وحشی نے کفر کی حالت میں جنگ اُحد میں نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم مخزن حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا تھا۔ غزوہ طائف کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے اور
جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے جہاد میں شرکت کی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ انھوں نے مسیلۃ الکذاب کو قتل کیا۔ ان کا کہنا
ہے میں نے اپنی تلوار سے دو آدمیوں کو قتل کیا ہے۔ ایک خیران (حمزہ) دوسرے شران (مسیلۃ الکذاب)۔ شام
میں اقامت پذیر رہے۔ حمص میں انتقال کیا۔ ان سے ان کے صاحبزادے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت حدیث
کی ہے۔

۹۴۱۔ حضرت ورقہ بن نوفل | ان کے جد امجد کا نام اسد تھا۔ قریش سے تعلق رکھتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو
گئے تھے۔ انجیل پڑھے ہوئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
بچا زاد بھائی تھے۔ بہت ضعیف اور نایاب ہو گئے تھے۔

۹۴۲۔ حضرت ولید بن عقبہ | ابوہریرہ کفایت تھی۔ قرشی اور حضرت عثمان بن عفان کے ماں شریک بھائی تھے۔ فتح مکہ
کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس وقت عالم شباب کو پہنچنے والے تھے۔ حضرت عثمان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں کوثر کا گورنر مقرر فرمایا تھا۔ یہ قریش کے جواں مردوں اور شہزادوں میں سے ہیں۔ ان سے ابو موسیٰ
بہمدانی نے روایت کی ہے۔ ورقہ میں انتقال کیا۔

۹۴۳۔ حضرت ولید بن ولید | قرشی اور مخزومی ہیں۔ خالد بن ولید کے بھائی ہیں۔ غزوہ بدر میں کفر کی حالت میں امیر
ہوئے۔ ان کا فدیہ ان کے بھائی اور ہشام نے ادا کیا۔ فدیہ ادا ہونے کے فوراً بعد
مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم نے فدیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا؟ آپ نے جواب
دیا کہ میں نے اس لیے ایسا نہیں کیا کہ میں یہ گمان نہ ہو کہ میں نے فدیہ سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ مسلمان ہونے

کے بعد ان کو مشرکین مکر نے یہی مجوسی کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے اور دوسرے ضعیفائے اسلام کے یہیے قنوت میں دعا کی۔ کچھ عرصہ بعد اسارت سے رہائی مل کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عترۃ النضار میں شرکت کی۔ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۴۲۔ حضرت ابو وہب یہ ابو وہب جہنی ہیں۔ انھیں زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ابو وہب ہی ان کی کنیت ہے۔ جہنی میں جیم مضموم اور میم مکسور ہے۔

۹۴۵۔ حضرت وہب بن عمیر یہ غزوہ بدر میں بحالت کفر اسیر ہوئے تھے۔ ان کے والد مدینہ منورہ آئے اور مشرف بر اسلام ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے کو آزادی کا پروانہ عطا فرمایا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گئے۔ ان کی ایک حیثیت اور مرتبہ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر انھیں صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا۔ تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ ملک شام میں جہاد کرتے ہوئے حجام شہادت نوش فرمایا۔

تابعین

۹۴۶۔ ابو وائل شقیق نام تھا۔ سلمہ کے صاحبزادے اسدی کوئی ہیں۔ دور جمالت اور دور رسالت دونوں دیکھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی زبان رسالت سے سماعت حدیث کی۔ ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی۔ میں اپنے خاندان کی بکریاں جنگل میں چراتا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور صحابہ کی کثیر تعداد سے سماعت حدیث کی۔ حضرت ابن مسعود کے مخصوص شاگردوں میں سے ہیں۔ حدیث بکثرت نقل کرتے ہیں۔ قابل اعتماد اور اپنی روایت پر قائم رہنے والے تابعی ہیں۔ حجاج بن یوسف کے عہد حکومت میں انتقال ہوا۔

۹۴۷۔ دوبرہ بن عبدالرحمن ابو خزیمہ کنیت تھی۔ بحر حارث سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابن عمر اور سعید بن جبیر سے سماعت حدیث کی۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ دبرہ میں داؤد مفتوح اور باء ساکن ہے۔

۹۴۸۔ وحشی بن حرب حرب کے صاحبزادے اور شامی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ با فضول نے اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی ہے امدان سے صدوق بن خالد وفیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۴۹۔ وکیع بن جراح اوہام نام گوری سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے عبداللہ بن مبارک امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن یسین اور علی بن المدینی کے علاوہ دوسرے محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ بغداد میں درس حدیث جاری کیا۔ قابل اعتماد و مشائخ حدیث میں سے ہیں۔ جن کے قول پر اعتماد کیا جاتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ یہ امام اعظم ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔ با فضول نے امام ابو حنیفہ سے بہت سے چیزیں سُن رکھی تھیں۔ سلسلہ میں ولادت ہوئی۔ اٹھارے سال کی عمر میں ۱۹۷ھ میں محرم الحرام کو جب مکہ مکرمہ سے واپس آ رہے تھے وفات پائی۔ اور قید میں

مدفون ہوئے۔

کفار و غیبرہ

۹۵۰۔ ولید بن عتبہ | یہ عتبہ بن ربیعہ کا بیٹا کافر تھا۔ اس کا ذکر غزوہ بدر میں ہے۔ اسی غزوہ میں کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

باہ و صحابہ

۹۵۱۔ حضرت ابو ہاشم | شعیبہ نام تھا۔ عتبہ بن ربیعہ کے صاحبزادے اور قرشی ہیں بعض نے ان کا نام ہشام بتایا ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ان کا نام ہی ان کی کنیت تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں تھے۔ فتح مکہ کے روز مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور ملک شام میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ان کا شمار صاحب فضل صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۵۲۔ حضرت ابو ہریرہ | ان کے نام و نسب کے بارے میں محدثین کا زبردست اختلاف ہے۔ زیادہ مشہور یہ ہے کہ اسلام سے پہلے ان کا نام عبدالشمس یا عبدالمطلب تھا۔ اور اسلام لانے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمن رکھا گیا۔ قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ حاکم ابوالاحد کا قول ہے کہ ہمارے نزدیک حضرت ابو ہریرہ کے نام کے متعلق سب سے زیادہ صحیح روایت یہ ہے کہ ان کا نام عبدالرحمن صخر تھا۔ ان کی کنیت نام پر اس طرح غالب آئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا تھا۔ غزوہ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ پھر ہر وقت خدمت نبوی میں حاضر رہتے گئے۔ صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جہاں تشریف لے جاتے یہی ساتھ رہتے تھے۔ صحابہ میں سب سے زیادہ قوی الحفظ تھے۔ ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوتیں۔ خود فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت سے ارشادات سنتا ہوں لیکن کوئی مجھے یاد نہیں رہتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بچھا دو۔ میں نے اپنی چادر بچھا دی پھر آپ نے بہت سی احادیث بیان فرمائیں۔ اب مجھے وہ تمام ارشادات یاد تھے جو آپ نے بیان فرمائے۔ امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ نے آٹھ سو سے زیادہ افراد سے روایت نقل کی ہیں ان سے حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس حضرت جابر حضرت انس اور صحابہ و تابعین کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہزال بن زباب | زباب کے صاحبزادے اور اسلمی ہیں ابو نعیم کنیت تھی۔ ان سے ان کے صاحبزادے نعیم اور محمد بن منکدر و میرہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ مابعد کی حدیث میں آتا ہے۔ جو ان کے ربم کے بارے میں منقول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی بلکہ

ان کے فرزند نعیم کے واسطے سے روایت کی ہے۔

۹۵۳۔ حضرت ہشام بن عاص | عاص کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص کے بھائی ہیں۔ مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ انھوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب انھیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کی خبر ہوئی تو غزوہ خندق کے بعد جو مدینہ منورہ میں ہوا۔ مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ بڑے صاحب فضل صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبید اللہ نے روایت حدیث کی ہے۔ جنگ یرموک میں مسیحیوں میں جاہل شہادت نوش فرمایا۔

۹۵۵۔ حضرت ہشام بن عامر | عامر کے صاحبزادے اور انصاری ہیں۔ بصرہ میں اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ بھری صحابہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل بصرہ میں مشہور ہیں۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے سعد اور حضرت حسن بھری شامل ہیں۔

۹۵۶۔ حضرت ہشام بن حکیم | قریش کی اسدی شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر مشرف بہ اسلام ہوئے، صاحب فضل صحابی تھے۔ ان کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جو امرا المعروف اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والد کی وفات سے پہلے انتقال فرمایا۔ ان کے والد کی وفات مسیحیوں میں ہوئی۔ ان سے حضرت عمر اور ان کے علاوہ دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔

۹۵۷۔ حضرت ہلال بن امید | انبیاء کے صاحبزادے اور واقعی انصاری ہیں۔ غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ غزوہ بدر میں شرکت کی۔ یہی وہ صحابی ہیں جنھوں نے اپنی بیوی کو شریک کے ساتھ متم کیا۔ ان کا تذکرہ لعان میں ہے۔ ان سے حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے۔

۹۵۸۔ حضرت ابوالہیثم | مالک بن حنان نام تھا۔ ان کا تذکرہ عرفہ میں کیا جا چکا ہے۔

صحابیات

۹۵۹۔ حضرت ام ہانی | فاختہ نام تھا۔ ابوطالب کی صاحبزادی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان کو پیغام نکاح دیا تھا اور ہیرا بن ابودھب نے بھی پیغام دیا تھا۔ لیکن ابوطالب نے ان کا نکاح ابودھب سے کر دیا تھا۔ بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا۔ اب دوبارہ آپ نے پیغام دیا تو انھوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں اب مسلمان ہونے کے بعد تو کہیں پسند نہ کروں گی۔ مگر میں کچھن والی عورت ہوں۔ تو آپ نے سکوت فرمایا۔ ان سے حضرت علی اور حضرت ابن عباس کے علاوہ دوسرے صحابہ نے بھی روایت کی ہے۔

۹۶۰۔ حضرت ام ہشام | یہ عاتر بن نعمان کی صاحبزادی ہیں۔ زیارت نبوی کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۱۔ حضرت ہند بنت عتبہ | عتبہ ابن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں۔ حضرت ابوسفیان کی بیوی اور حضرت مسعود بنی کلابہ کی والدہ ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوسفیان کے ہمراہ مشرف بر اسلام ہوئیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو جاری رکھا۔ یہ نہایت فصیح و بلیغ اور عاقلہ تھیں۔ جب انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ رحمت پر دوسری عورتوں کی محبت میں بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی نہ ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ روک کر خرچ کرتے ہیں جس کی نگی ہوتی ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس قدر لوجہ تناسل سے اور تنہا ہی اولاد کے لیے کافی ہو۔ آپ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی۔ تو ہندہ عرض گزار ہوئیں آیا کوئی شریف عورت زنا کار ہو سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی۔ ہندہ نے عرض کی کیا یہ اللہ تعالیٰ آپ نے تمہارے سب بچوں کو قتل کر دیا ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا تھا۔ اور بڑے بوسنے پر آپ نے جنگ بدر میں قتل کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والدین حضرت ابوسفیان کی بہن تھیں۔ اسی روز حضرت ابوسفیان نے فرمایا اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ ان سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۶۲۔ ہبیرہ بن مریم | مریم کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابو یوسف اور اسحاق شامل ہیں۔ یہ تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ مضبوطی نہیں۔ سنیہ میں روایت دانی۔

۹۶۳۔ نہیل بن شرجیل | شرجیل کے صاحبزادے اور اندلی کوئی ہیں۔ قوت بھارت سے محروم تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے سماعت حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۶۴۔ ہشام بن حسان | حسان کے صاحبزادے اور قردوسی قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر رہتے۔ اسی لیے قردوسی کہلاتے ہیں۔ انھوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج بن یوسف نے ہتھیاروں باندھ کر قتل کیا ہے ان کی تعداد کا شمار کیا جائے۔ جب شمار کیا گیا تو ان کی تعداد ایک لاکھ میں ہزار ہوئی۔ انھوں نے حضرت حسن، عطاء اللہ مکرر سے سماعت حدیث کی اور ان سے روایت کرنے والوں میں حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ شامل ہیں۔

۹۶۵۔ ہشام بن زیاد | زیاد کے صاحبزادے ہیں۔ ابوالمقدام کنیت تھے۔ حسن اور قریظ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے قراریری اور شعبان بن فروخ نے روایت کی ہے۔ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۹۶۶۔ ہشام بن زید | یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں۔ اپنے دادا جان سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔ ان کا شمار بصری تابعین میں ہوتا ہے۔

۹۶۷۔ ہشام بن عروہ | حضرت عروہ بن زبیر کے صاحبزادے اور قرظی مدنی ہیں۔ ابو منذر کنیت تھے۔ مدینہ طیبہ کے مشہور و معروف تابعی ہیں اور کثرت سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ اکابر علماء اور جلیل القدر تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ سنیہ میں ولادت ہوئی۔ انھیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

سماعت حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ ان سے روایت کرتے والوں میں مالک بن انس، ثوری، اور ابن حنفیہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ حنفیہ منصور کے دور خلافت میں بغداد تشریف لائے۔ اور ۱۳۰ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

۹۶۸۔ **ہشام بن عمار** البرزلیہ کنیت فقی۔ سلمی و دمشقی ہیں۔ تجرید کے ماسر حافظ حدیث اور دمشق میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ انھوں نے یحییٰ بن حمزہ اور مالک سے سماعت حدیث کی۔ ان سے امام بخاری، امام نسائی، امام ابوداؤد اور ابن ماجہ، محمد بن خزیمہ اور باغندی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ بالترتیب ۲۲۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۶۹۔ **ہشیم بن بشیر** البشیری کے صاحبزادے سلمی و سلمی ہیں۔ انھوں نے مشہور ائمہ احادیث عمرو بن دینار، ابویوب مختاری، اور یونس بن جبید وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام ثوری، شعبہ، مالک، ابن المبارک کے علاوہ دوسرے محدثین نے روایت کی ہے۔ ۱۴۰ھ میں ولادت پائی۔ اور ۱۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۹۷۰۔ **ہلال بن عامر** عامر کے صاحبزادے اور مزیابی۔ کوئی تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت حدیث کی اور واقع مزیابی سے حدیث کی سماعت کی۔ ان سے لیثی وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۱۔ **ہلال بن عبد اللہ** ابو ہاشم کنیت فقی۔ بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے۔ انھوں نے ابواسحاق سے سماعت حدیث کی ہے اور ان سے مسلم اور عفان نے روایت کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کی حدیث منکر ہوئی ہے۔

۹۷۲۔ **ہلال بن علی** اپنے جد امجد ہلال بن ابی صیونہ فہری کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور عطاء بن یسار سے سماعت حدیث کی اور ان سے مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۳۔ **ہلال بن یساف** یساف کے صاحبزادے ہیں۔ اکین کے آقا و کردہ ہیں۔ انھیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ سلمہ بن قیس سے روایت حدیث کی۔ ابو مسعود انصاری سے سماعت حدیث کی اور ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۷۴۔ **ہمام بن حارث** حارث کے صاحبزادے اور فہقی ہیں۔ حضرت ابن مسعود، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور صحابہ کی ایک جماعت سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ابراہیم نخعی نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۷۵۔ **ابو ہند** سیار نام تھا۔ پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے۔ بنو بیعانہ کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ، حضرت جابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۹۷۶۔ **ہود بن عبد اللہ** اپنے دادا حضرت مزیرہ اور حضرت سعید بن جبیر سے روایت حدیث کرتے ہیں۔ یہ دونوں منصب صحابیت پر فائز تھے۔ ان سے طالب بن حجر نے روایت کی ہے۔

۹۷۷۔ **ابو یساج** حصین کے صاحبزادے اور اسدی ہیں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تابعین، امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ منصور بن حبان کے والد ہیں۔ جلیل القدر اور ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابو وائل اور شعبہ نے روایت کی ہے۔

یاء صحابہ

۹۷۸۔ حضرت کجی بن اسید | ان کے جد امجد کا نام حفصہ تھا۔ انصار سے تعلق تھا۔ دور رسالت میں ولادت ہوئی ان کے والد کی کنیت ابو کجی ان ہی کے نام پر ہے۔ ان کا تذکرہ فضل قرۃ وفارہی میں ہے۔

ابن عبد البر کہتے ہیں کہ ان کی عمر تو سماعت حدیث کے لائق تھی۔ لیکن میں نے ان کی روایت کردہ کوئی حدیث نہیں سنی۔

۹۷۹۔ حضرت یزید بن اسود | اسود کے صاحبزادے سوائی ہیں۔ اہل طائف میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ان سے ان کے صاحبزادے جابر نے روایت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ احادیث اہل کوفہ میں شہرت

کی حامل ہیں۔

۹۸۰۔ حضرت یزید بن شیبان | شیبان کے صاحبزادے اور ازوی ہیں۔ منصب صہابت پر فائز تھے۔ ان کا تذکرہ دحدان میں کیا جاتا ہے۔ انھوں نے حضرت ابن مرثد سے روایت کی ہے

اور ان سے عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی۔ ان کی حدیث حج کے بارے میں ہے۔

۹۸۱۔ حضرت یزید بن عامر | عامر کے صاحبزادے سوائی اور حجازی ہیں۔ جنگ حنین میں مشرکین کے کمانڈر کے نائب سے شرکت کی۔ اس کے بعد شرف بہ اسلام ہوئے۔ ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے

روایت کی ہے۔

۹۸۲۔ حضرت یزید بن نعام | نعام کے صاحبزادے اور ضبی ہیں۔ کفر کی حالت میں غزوہ حنین میں شرکت کی اور اس کے بعد شرف بہ اسلام ہوئے۔ امام ترمذی کا قول ہے کہ ان کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم سے سماعت حدیث معروف نہیں ہے۔

۹۸۳۔ حضرت ابو الیسر | کعب نام تھا۔ عمرو کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تذکرہ حرف کاف کے تحت آچکا ہے۔

۹۸۴۔ حضرت یحییٰ بن امیر | یحییٰ اور حنظل ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر شرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوہ حنین طائف اور غزوہ تبوک میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کا شمار حجازی صحابہ میں ہوتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل میں شرکت کی اور عام شہادت نوش فرمایا۔ ان سے عطاء دہا اور صفوان وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۹۸۵۔ حضرت یحییٰ بن مرہ | قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتے تھے۔ انھیں حدیبیہ، غزوہ خیبر، غزوہ حنین، فتح مکہ، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک میں شرکت کا شرف نصیب ہوا۔ کوفی صحابہ میں شمار ہوتے

ہیں۔ ان سے محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۸۶۔ حضرت یوسف بن عبد اللہ | عبد اللہ بن سلام کے صاحبزادے ہیں۔ ابو یعقوب کنیت تھی۔ حضرت یوسف بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد بنی اسرائیل میں سے تھے۔ دور رسالت میں

ولادت ہوئی۔ انھیں خدمت نبوی میں لایا گیا، آپ نے گود میں سے کریم صفت نام تجویز فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سر پر دستِ رحمت پھیرا اور ان کے لیے دعا کے خیر کی۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی کچھ روایت ہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ ان کی کوئی روایت نہیں۔ ان کا شمار مدنی صحابہ میں ہوتا ہے۔

صحابیات

۹۸۷۔ حضرت یاسر انصاری کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ ماہجر صحابیات میں سے ہیں۔ ان سے ان کی پوتی تھیں بنت یاسر نے روایت حدیث کی ہے۔

تابعین

۹۸۸۔ یحییٰ بن حصین حصین کے صاحبزادے ہیں۔ انھوں نے اپنی دادی ام الحصینہ افرطہ سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ اور اسحاق وغیرہ نے روایت کی ہے ثقہ تابعین میں شمار کیے جاتے ہیں۔

۹۸۹۔ یحییٰ بن خلف خلف کے صاحبزادے اور باہلی ہیں۔ معمر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۳۲۳ھ میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان کا تذکرہ باب اعداد آلہ الجہاد میں آتا ہے۔

۹۹۰۔ یحییٰ بن سعید سعید کے صاحبزادے انصاری و مدنی ہیں۔ بخاری کے دور میں مدینہ طیبہ میں فصل خصوصیات کے ذمہ دار تھے۔ پھر خلیفہ منصور نے انھیں عراق بلایا اور ہاشمیہ میں قاضی کے منصب پر فائز کر دیے گئے، یہ حدیث و فقہ میں امام ہیں۔ عالم دین، پرہیزگار، ناہاد متقی اور نیک سیرت دینی و فقیہ بصیرت میں مشہور تھے۔ انھوں نے حضرت انس بن مالک اور سائب بن یزید سے سماعت حدیث کی۔ اور ان سے عروہ، شعبہ، ثوری ابن یحییٰ اور ابن مبارک نے روایت کی ہے۔

۹۹۱۔ یحییٰ بن عبد الرحمن ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ۔ مدنی تابعین میں شمار ہوتے ہیں۔ انھوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے اور ان سے محدثین کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

۹۹۲۔ سہیل بن عبد اللہ عبد اللہ کے صاحبزادے صنعانی ہیں۔ انھوں نے ان لوگوں سے روایت کی ہے جن سے فردہ بن میک نے سماعت کی اور ان سے معمر نے روایت کی ہے۔

۹۹۳۔ یحییٰ بن ابی کثیر ابو نصر ہاشمی کنیت تھے۔ ہنوطی کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ بصرہ کے باشندے تھے لیکن بعد میں یاسر میں اقامت پذیر ہو گئے۔ انھیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کا شرف نصیب ہوا اور عبد اللہ بن ابی قتادہ سے سماعت حدیث کی۔ ان سے روایت کرنے والوں میں عکرمہ اور امام ابو حاتم شامل ہیں۔

۹۹۴۔ یزید بن اصم اصم کے صاحبزادے ہیں۔ اور حضرت ام المومنین سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمیشہ زاد ہیں۔ انھوں

نے حضرت یحییٰ اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت حدیث کی ہے۔

۹۹۵۔ **یزید بن رومان** | رومان کے صاحبزادے ہیں۔ ابو روم کی کنیت تھی۔ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ ابن زبیر اور صالح بن خوات سے سماعت حدیث کی اور ان سے امام زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۶۔ **یزید بن زریح** | ابو سعید کی کنیت تھی۔ حافظ حدیث تھے۔ انھوں نے ابویوب اور یونس سے سماعت حدیث کی اور ان سے ابن ہریرہ اور مسدود نے روایت کی۔ ان کا تذکرہ باب الشفۃ والرحمۃ میں آتا ہے امام احمد

بن حنبل فرماتے ہیں کہ بصرہ میں رہنے والی بیٹی تھی ان پر ختم ہے۔ اکانی سال کی عمر میں شوال ۸۲ھ میں انتقال ہوا۔ زیادہ کے صاحبزادے اور دشمن شہباز سے ہیں۔ انھوں نے امام زہری اور سلمان ابن جبیب سے سماعت حدیث کی اور ان سے دیکھ اور ابو نعیم وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۹۹۸۔ **یزید بن ابی عبید** | حدیث کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ ابو عبید کے صاحبزادے ہیں۔ سلمہ بن الاکوع کے آزاد کردہ ہیں۔ انھوں نے سلمہ سے روایت کی ہے اور ان سے روایت کرنے والوں میں یحییٰ بن سعید وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

۹۹۹۔ **یزید بن ہارون** | واسطے تھے۔ بغداد میں تشریف لے گئے اور وہاں درج حدیث کا سلسلہ شروع کیا پھر واسطہ واپس آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ ۱۸۰ھ میں ولادت ہوئی۔ ابن المدینی کا قول ہے کہ میں نے ابن ہارون سے زیادہ قوی حافظ نہیں دیکھا۔ حدیث کے زبردست عالم اور حافظ تھے۔ ثقہ، زاہد اور عابد تھے۔ ۲۱۰ھ میں داعی اجل کو لبیک کہا۔ انھوں نے ایک جماعت سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے امام احمد بن حنبل اور علی بن المدینی نے

روایت کی ہے۔

۱۰۰۰۔ **یزید بن ہرمز** | رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سماعت حدیث کا شرف نصیب ہوا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور امام زہری اور عمرو بن دینار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۱۰۰۱۔ **یعقوب بن عاصم** | ان کا شجرہ نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے :- یعقوب بن عاصم بن عمرو بن مسعود۔ ثقیفی اور مجازی ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے۔

۱۰۰۲۔ **یعلیٰ بن مملک** | ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابن ابی ملیکہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ مملک میں پیدا

ہویم مفتوح اور ساکن اور لام مفتوح ہے۔

۱۰۰۳۔ **یعیش بن طخفہ** | طخفہ کے صاحبزادے اور غفاری ہیں۔ انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کے والد

۱۰۰۳۔ **یعیش بن طخفہ** | صاحب اصحاب ثقہ میں سے تھے۔ ان سے ابو سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔



باب دوم

اُمّہ اصول حدیث کا بیان

۳۰۰۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ آپ کا نام نامی و اسم گرامی نعمان بن ثابت ہے۔ ثابت بن زوطا کے صاحبزادے اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حمزہ زیات کے گھرانے سے تعلق تھا۔ آپ کے والد محترم ثابت بن زوطا پریدہ النبی مسلمان تھے۔ آپ کے دادا کابل میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور بعض کے نزدیک بنی تمیم اشعر بن ثعلبہ کے غلام تھے جو بعد میں آزاد کر دیے گئے تھے۔ صحیح بات یہی ہے کہ آپ کے دادا کسی کے غلام تھے اور امام اعظم کے خاندان پر کبھی غلامی کا ذکر نہیں گزرا۔ امام ابو حنیفہؒ کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے اور فارغ البال آدمی تھے۔ والد ماجد کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ حضرت علیؑ نے ان کے لیے اودان کی اولاد کے لیے دعاے برکت فرمائی تھی امام اعظم ابو حنیفہؒ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی اور رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے جن کے ذریعے آپ کے اجتہادی علم کا ظہور ہوا۔ امام ابو حنیفہؒ کی پیدائش سنہ ۱۵۰ ہجری اور سنہ ۷۶۰ میں آپ اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف سدھارے تھے اسی سال امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تھی۔ آپ نے بغداد میں وفات پائی کیونکہ عباسی خلیفہ منصور نے آپ کو کوفہ سے بغداد بکالیا تھا اور اس آسمان نقاہت و اجتہاد کے مہر و خشان کو فقیر و خیران میں دفن کیا گیا تھا۔ بغداد میں آپ کا مزار مشہور امام اور زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ حماد بن ابی سلیمان کے درج میں حاضر ہوتے رہے جو کوفہ کے اندر حدیث وفقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث وانی و تفقاہت کے علمبردار تھے امام اعظم کے زمانے میں صحابہ کرام میں سے چار حضرات بقیہ حیات تھے لیکن ان کی کسی سے ملاقات ثابت نہیں ہے اور نہ انھوں نے کسی صحابی سے روایت کی ہے۔ وہ چار حضرات یہ تھے۔ بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدینہ منورہ میں حضرت سہل بن سعد سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مکہ مکرمہ میں حضرت ابوالفضل عمار بن واصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ تابعی ہیں۔ آپ نے ان مذکوروں چاروں صحابہ کرام کی زیارت کی ہے جبکہ آپ کی وفات کے وقت بارہ صحابہ کرام دنیا میں موجود تھے۔ امام اعظمؒ کے بارے میں علامہ حلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تبیض الصغیر میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے تین صدیقین حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہیں اور ایک حدیث حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ان چاروں صدیقوں کو مع اسناد و تبیض الصغیر میں درج کیا ہے۔ دیگر کتنے ہی محدثین نے آپ کا صحابہ کرام سے روایت کرنا تسلیم کیا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ

نے سماعت حدیث عطاء بن ابی رباح، ابواسحاق سبیعی، محمد بن منکدر، تافع، ہشام بن عروہ اور مصاک بن حرب وغیرہ حضرات سے کی اور ان سے عبد اللہ بن مبارک، وکیع بن جراح، یزید بن اردن، قاضی ابو یوسف اور امام محمد بن حسن غیبانی وغیرہ حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔

عباسی خلیفہ منصور نے انہیں کوفہ سے بغداد بلا لیا تھا اور یہ اپنی وفات تک وہیں رہے مروان کے وکیل ابن ہبیرہ گدڑ نے انہیں کوفہ کا محکمہ قضا قبول کرنے پر اصرار کیا۔ انہوں نے سختی سے انکار کیا تو مروان دس گدڑے لگا کے ہاتھ رہے۔ جب دیکھا کہ یہ کسی طرح رونا منڈ نہیں ہوتے تو چھوڑ دئے گئے۔ خلیفہ منصور نے بھی بغداد بلا کر محکمہ قضا ان کے سپرد کر دیئے پر اصرار کیا اور قسم کھائی کہ آپ کو یہ عہدہ قبول کرنا ہوگا۔ آپ نے بھی قسم کھائی کہ آخری دم تک یہ ذمہ داری قبول نہیں کروں گا۔ خلیفہ نے آپ کو قید و بند کی صعوبتیں پہنچائیں۔ اس صبر و استقلال کے پیکر اور حق و صداقت کے علمبردار نے یہ عہدہ قبول کر کے اپنی دنیا نہ سنواری بلکہ زہد و ورع کی لاج رکھتے ہوئے قید میں ہی جان عزیز جان آفرین کے سپرد کر دی۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

حکیم بن ہشام کا بیان ہے کہ شام کے اندر میرے سامنے امام ابو حنیفہ نے متعلق کہا گیا کہ امانت دار ہونے میں وہ اپنے دور کے سب سے بڑے آدمی تھے۔ منصور نے ان سے کہا تھا کہ عہدہ قضا اور خزانوں کی کنبیاں قبول کرنا دورہ کورون کی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے آخرت کے عذاب سے ڈر کر دنیا کے عذاب کو بٹیک کہا۔ منقول ہے کہ امام عبد اللہ بن مبارک کے سامنے امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم اسی شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا پیش کی گئی لیکن وہ دنیا کو طلاق دے کر عالم جاودانی میں چلا گیا۔

امام ابو حنیفہ بعض کے نزدیک قدیم متوسط اور بعض کے نزدیک کشیدہ قامت تھے۔ رنگ گدھی، چہرہ خوبصورت اور بڑا وقار تھا۔ گفتگو کا انداز دلنشین، آواز شیریں، لب و لہجہ حسین و باوقار تھا۔ شائستہ مجلس، حدود و جہتیں، زہد و ورع کے پیکر، بہت عبادت گزار، علم و عرفان کے بحر بیکار اور احباب و اقارب کی خاص طور پر مدد کرتے داسے تھے (امت محمدیہ کے اندر آپ آسمان علم و عرفان کے مہر و نقاش کی طرح تھے، جن کی اجتماعی کاوشوں کے دیباچے علم سے آج تک عوام و خواص اکتساب فیض کرتے آ رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک امت محمدیہ ان سے فیض یاب ہوتی رہے گی)۔

امام شافعی کا بیان ہے کہ کسی نے امام مالک سے پوچھا: کیا آپ نے امام ابو حنیفہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کے متعلق فرماتے کہ یہ سونے کا ہے تو مضبوط دلائل سے یہ ثابت کر دکھاتے۔ امام شافعی کا ارشاد ہے کہ جو فقہ میں مہارت حاصل کرنا چاہے وہ امام ابو حنیفہ کی مدد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا امام ابو حامد غزالی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نصف شب قیام کیا کرتے تھے۔ ایک روز کسی رات سے گزر رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ بزرگ ساری رات قیام کرتے ہیں۔ اس کے بعد امام اعظم ابو حنیفہ ساری رات قیام میں ہی گزارنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا: مجھے شرم آتی ہے کہ لوگ میری طرف ایسی بات منسوب کریں جو میرے اندر نہ ہو۔ شریک نضی فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ ہمیشہ گہری سوچ میں ڈوبے رہتے اور بہت کم گوہ تھے۔ یہ باطنی علوم سے مالا مال ہونے اور اہم دینی معاملات میں غور و فکر کی روشن علامت ہے کیونکہ جس شخص کو خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائے اُسے پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب اتنے زیادہ ہیں کہ اگر انھیں شمار کرنے لگیں تو بیان طویل ہو جائے گا اور مقصد کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ پس اتنا جان لیتا ہی کافی ہے کہ آپ عظیم الشان عالم، عمل کی منہ لولہ، تصویر تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع کے پیکر اور علوم دینیہ شرعیہ میں امام اعظم تھے۔ اگرچہ اس کتاب مشکوٰۃ الصالحین میں امام ابو حنیفہ کی کوئی روایت نہیں ہے لیکن ہم نے ان کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھا کہ ایسی ہستی کی علمی جلالت، منصب کی رفعت اور ایم گرامی کی عظمت کے ذکر سے برکت حاصل کی جاسکے۔

۱۰۰۵۔ امام مالک بن انس | آپ انس بن مالک بن ابوماعر اسی کے صاحبزادے ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ علمائے کرام کے شیخ اور سکتے ہی ائمہ کے استاد ہیں، اسی لیے ہم نے ان کی بلند پایہ عظمت، اجتماعی صلاحیت اور تقدیم زمانی کے باعث ان کے ذکر کو مقدم رکھا ہے ورنہ اسی کتاب کے دیباچے میں ہم نے بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا تھا اور وہ ان شرائط کی وجہ سے ہے جن کی رعایت انھوں نے اپنی صحیحین میں رکھی ہے۔ کتابوں کے لحاظ سے وہ حضرات مقدم اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے امام مالک زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں مقدم رکھا جائے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے اندر ۹۵ھ میں پیدا ہوئے دگر یا عمر میں امام ابو حنیفہ سے پندرہ سال چھوٹے تھے، اور چوراسی سال کی عمر پر ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ واقعتی نے ان کی عمر نوے سال بتائی ہے۔ امام مالک نہ صرف اہل حجاز کے امام بلکہ حدیث و فقہ میں تمام مسلمانوں کے مشواہین، ان کے فخر کے لیے بھی کافی ہے کہ امام شافعی صحیحی ہستی کا شمار ان کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ علاوہ یحییٰ بن محمد بن ابراہیم، ابن دینار، ابواسم اور عبدالعزیز بن ابوجازم بھی ان کے شاگردوں میں ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے شاگردوں میں ابن مہزیار، یحییٰ بن یحییٰ، عبداللہ بن سلمہ، یحییٰ بن یحییٰ اور عبداللہ بن وہب بھیے حضرات بھی ہیں جو بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین جیسے ائمہ محدثین کے استاد ہیں۔ امام مالک نے ابن شہاب زہری، یحییٰ بن سعید، تافع، ابن السکندر، ہشام بن عروہ، زبیر بن اسلم، ربیعہ بن ابو عبد الرحمن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے اتنے حضرات نے روایت حدیث کی جن کا شمار بہت مشکل ہے۔ ان کے شاگرد جس ملک میں جا کر اقامت پذیر ہوئے وہ پورے ملک کے امام اور یگانہ روزگار ثبات ہوئے۔

بکر بن عبداللہ صفحہ کا بیان ہے کہ ہم امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں ربیعہ بن ابو عبد الرحمن کے واسطے سے حدیث سنائیں۔ ہمارے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہمیں ان کی روایتیں سناتے ہی چلے جائیں۔ ایک روز امام مالک نے ہم سے فرمایا کہ اگر تم ربیعہ سے کچھ حاصل کرنا چاہتے ہو تو وہ محراب میں سو رہے ہیں۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ہم عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ ہی ربیعہ ہیں؟ فرمایا ہاں۔ ہم نے کہا کہ امام مالک آپ کے خزانہ مسلم سے مستفیض ہوئے لیکن اس کے باوجود آپ ان کے مقام اجتماع تک نہیں پہنچ سکے؟ فرمایا کہ یہ معاملہ ہی اور ہے کیونکہ حضور اساد ہی علم صحیحی کی علم کی گھڑی سے بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح عبدالرحمن بن عسدی سے منقول ہے کہ سفیان ثوری حدیث کے تمام امام ہیں لیکن فقہ کے نہیں۔ اور اسی فقرہ کے امام ہیں لیکن حدیث کے نہیں جبکہ امام مالک حدیث و فقہ دونوں کے امام ہیں۔

منقول ہے کہ امام مالک احادیث رسول کی تعلیم کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ فرماتے تو تازہ دھو کرتے، داڑھی میں کنگھی کرتے، خوشبو استعمال فرماتے اور بڑے پُر وقار اور باہمیبت ہو کر

مسند پر جلوہ افروز ہوتے اور پھر احادیث مطہرہ بیان کرتے۔ اس طرز عمل کی ان سے وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ میں احادیث رسول کی غفلت برقرار رکھنے کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ابو حازم حدیث بیان کر رہے تھے تو امام مالک ان کے پاس سے گزرے اور ان کی مجلس میں نہ بیٹھے بلکہ آگے چلے گئے۔ وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں بھی حدیث سننا چاہتا تھا لیکن مجلس میں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور کھڑے ہو کر حدیث سننا میں نے ادب کے خلاف شمار کیا۔ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ امام مالک سے کسی کی حدیث زیادہ صحیح نہیں برقی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل علم حضرات کا ذکر ہو تو امام مالک ان کے درمیان میں ایسے ہیں جیسے ستاروں کے بھرٹ میں ماؤ تباہاں نیز مجھے تو امام مالک سے بڑھ کر قابل اعتماد کوئی اور شخص نظر نہیں آتا۔ وہ فرمایا کرتے کہ جب ہمیں امام مالک سے کوئی روایت ملے تو اسے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لیا کرو۔ جب کوئی باطل پرست امام مالک کی بارگاہ میں گفتگو کرنے آتا تو آپ فرماتے کہ میرے پاس تو میرے دین کی صداقت و حقانیت کے گواہ موجود ہیں جبکہ تم لشکوک و شبہات میں مبتلا ہو لہذا کسی ایسے شخص سے جا کر مناظرہ کرو جس کو اپنے دین کی صداقت میں شک ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ جس کے اندر خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان کا مقولہ ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے دل میں رکھ دیا کرتا ہے۔ امام ابو عبد اللہ بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی مسجد میں جلوہ افروز ہیں آپ کے ارد گرد بہت سے لوگ موجود ہیں جنہوں نے شیعہ رسالت کو پروانوں کی طرح اپنے بھرٹ میں لیا ہوا ہے آپ کے سامنے ایک مشک رکھی ہوئی ہے جس میں سے کوئی چیز مٹھیاں بھر کر امام مالک کو عنایت فرما رہے ہیں اور دوسرے لوگوں پر بھی ڈال رہے ہیں۔ مطرف کا بیان ہے کہ میں نے اس خواب کی تعبیر علم اعدا تبارعت سنت سے لی ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں تھے کہ میری بھوپھی جان نے فرمایا: آج رات میں نے ایک عجیب بات خواب میں دیکھی ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا دیکھا ہے؟ فرمایا کہ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آج زمین والوں کے سب سے بڑے عالم فوت ہو گئے ہیں۔ پتا چلے کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے اُس دن اور تاریخ کو یاد رکھا۔ آخر کار معلوم ہو گیا کہ اُسی روز امام مالک نے وفات پائی تھی۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو انھوں نے کہا: کاش آپ ہمارے پاس تشریف لایا کرتے ہمارے لڑکے آپ سے آپ کی کتاب مخطوط کا درس لیتے۔ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی عزت برقرار رکھے۔ یہ علم آپ ہی کے گھر سے نکل کر دنیا میں پھیلا ہے۔ اگر آپ اسے باعزت رکھیں گے تو یہ باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اس کی قدر و منزلت کو گرا دیں گے تو اس کی غفلت دلوں سے نکل جائے گی۔ یہ علم ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس نیچنا چاہیے نہ کہ اسے اپنے پاس بٹایا جائے۔ ہارون نے کہا کہ آپ نے درست فرمایا ہے اور اپنے بچوں کو حکم دیا کہ مسجد میں حاضر ہو کر لوگوں کے ساتھ ان سے حدیث کی سماعت کیا کرو۔

ایک دفعہ ہارون رشید نے امام مالک سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے پاس اپنا مکان ہے؟ امام مالک نے نفی میں جواب دیا۔ رشید نے آپ کو تین ہزار دینار دے کر ان سے مکان خرید لیجئے۔ امام مالک نے دینارے کر رکھ چھوڑے اور مکان نہ خریدا۔ جب ہارون نے روانگی کا ارادہ کیا تو ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ تشریف لے جائیں کیونکہ میں نے مقصد ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو آپ کی مخطوط پر اُسی طرح پابند کروں گا جیسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں

کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر بیٹھ گئے اور انہیں تعلیم دینے لگے۔ میں عرض گزار ہوا کہ مجھے بھی تعلیم فرمائیے۔ آپ نے آئین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے دیتے ہوئے فرمایا کہ تم اسے لیے لیے امام شافعی کا بیان ہے کہ میں نے ایک معتبر سے یہ خواب بیان کیا تو اس نے کہا:۔ علمیت کے لحاظ سے آپ منصب امامت پر فائز ہوں گے۔ اور سنت نبوی کو قائم کریں گے کیونکہ ہیت اللہ کا امام دیگر سب اماموں سے افضل ہوتا ہے اور ترازو سے مراد ہے کہ اشیاء کی حقیقت تک آپ کی رسائی ہوگی۔

لوگوں کا بیان ہے کہ ابتدائی عمر میں امام شافعی تنگ دست تھے۔ جب انہیں مسلم کے سپرد کیا گیا تو ان کے لواحقین کے پاس مسلم کی خدمت کے لیے کچھ نہ تھا۔ جس کے باعث وہ ان کی طرف خاص توجہ نہیں دیتا تھا لیکن جو کچھ وہ دوسرے بچوں کو پڑھاتا تو اس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو امام شافعی اپنے ذہن میں محفوظ کر لیا کرتے تھے۔ جب مسلم کبھی ادھر ادھر چلا جاتا تو امام شافعی دوسرے بچوں کو رہی اسباق پڑھانے تک ہاتھ جوڑا تھا تو انہیں پڑھائے تھے۔ مسلم نے محسوس کر لیا کہ جتنا فائدہ میں اسی رط کے کو بیچارہ بچوں اس سے کہیں بڑھ کر یہ مجھے فائدہ پہنچا رہا ہے لہذا اس نے تحراہ کا مطالبہ ترک کر دیا۔ عمر عزیز کی ٹرمز میں طے کرتے تک امام شافعی نے قرآن مجید اور اس سے متعلق تمام ابتدائی علوم پڑھ لیے۔ امام شافعی خود فرماتے ہیں کہ قرآن مجید پڑھ لینے کے بعد میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ وہاں علماء کی مجالس میں بیٹھا اور ان حضرات سے سن کر حدیثیں اور فقہی مسائل یاد کر لیا کرتا۔ ہمارا گھر مکہ مکرمہ کے اندر شعبہ نبیہ میں تھا۔ غربت کے باعث کاغذ خریدنا میری بساط سے باہر تھا لہذا جو کچھ لکھا ہوتا وہ میں ہڈی وغیرہ پر لکھا کرتا۔

امام شافعی فقہ کی ابتدائی تعلیم مسلم بن خالد سے حاصل کر رہے تھے کہ انہیں معلوم ہوا کہ اس وقت حدیث وفقہ میں امام مالک کا جواب نہیں۔ وہ علماء کے تخریل اور امام زمانہ ہیں۔ چنانچہ ان کے دل میں امام مالک سے کسب فیض اور تحصیل علم کی نزہت پیدا ہوئی۔ اس مقصد کے تحت انھوں نے کسی سے موطا امام مالک عاریتہ لے لی اور وہ زبانی یاد کر لی۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں نے والی مکہ مکرمہ سے امام مالک اور والی مدینہ منورہ کے نام سفارشی خطوط حاصل کیے اور مدینہ منورہ میں حاضر ہو گیا۔ والی مدینہ منورہ کو خط دیا تو اس نے کہا:۔ صاحبزادے! اگر تم مجھ سے مدینہ منورہ کی گلیوں میں پیدل چلنے کے لیے کہو تو یہ امام مالک کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ آسان ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو انہیں بلا لیں۔ حاکم نے کہا کہ یہ ایسی بات ہے جو جو نہیں سکتی۔ بہتر یہی ہے کہ تم ان کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی کوشش کرو اور ان کے پاس جا کر رہو۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ ہمارے لیے بھی ان کا دروازہ کھل سکے۔

حاکم مدینہ حاضری کے ارادے سے سوار ہو گیا اور امام شافعی بھی ساتھ ہو لیے۔ پہنچنے پر ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا تو ایک سیاہ فام لونڈی باہر نکلی۔ حاکم نے کہا کہ اپنے آقا سے عرض کر دو کہ میں حاضری کی غرض سے دروازے پر آیا ہوں۔ لونڈی اندر چلی گئی اور کافی دیر کے بعد واپس آکر کہا:۔ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھتا ہے تو کھدھیجے تاکہ اس کا جواب دے دیا جائے اور اگر کوئی علاوہ ازیں بات ہے تو باقی باتوں کے لیے جمعرات کا روز مقرر کیا جہاں ہے اس کی روز تشریف لے آنا۔ حاکم نے کہا کہ میں ایک اہم معاملے میں والی مکہ مکرمہ کا خط لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لونڈی اندر گئی اور یہ بات عرض کر دی نیز بتا دیا کہ آقا تشریف لے رہے ہیں۔

امام مالک دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ کشیدہ قامت اور باوقار و پرہیزگار آدمی تھے اور طبعان کا

لباس پہن ہوا تھا۔ والی مدینہ منورہ نے والی مکہ مکرمہ کا خط پیش کر دیا۔ آپ پڑھنے لگے اور جب اس جملے پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک شریف اور لائق لوگ کا ہے لیکن غربت کے باعث وہ آپ سے علوم دینیہ حاصل کرنے کا شائق ہے۔ یہ جملہ پڑھنے ہی امام مالک نے خط لکھ دیا اور فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی قدر و منزلت اتنی گھٹ گئی ہے کہ اُسے حاصل کرنے کے لیے سفارشی خط کی ضرورت پڑے؟ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں امام مالک کے نزدیک ہر طرح کی گزارش کرنا ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند فرمائے، میں عبد المطلب کی اولاد سے ہوں۔ میرے حالات ایسے ہیں اور میری تنہا یہ ہے۔ امام مالک صاحب فہم و فراست بزرگ تھے۔ کچھ دیر میری طرف دیکھتے رہے اور پھر فرمایا: تمھارا کیا نام ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ محمد بن ادریس۔ فرمایا کہ اُسے محمد احمد سے ڈھونڈ لو اور گن ہوں سے پرہیز کرنا کیونکہ منقریب تمھاری شان ظاہر ہوگی۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے دل میں ایک نور رکھے گا۔ تم مصیبت سے اُسے ضائع نہ کرو دینا۔ عرض گزار ہوا کہ بسو و چشم ہاشم! اللہ تعالیٰ ارشادات کی تعمیل کر دوں گا۔

پھر فرمایا کہ کل جب تم آؤ تو اپنے ساتھ ایسے شخص کو لیتے آنا جو موطا کی قرات کر سکے۔ عرض گزار ہوا کہ میں اُسے زبان پڑھ سکتا ہوں۔ اگلے روز حاضر بارگاہ ہوا تو میں نے موطا کی قرات شروع کر دی۔ انھیں میری قرات اتنی پسند آئی کہ جب ان کی تھکاوٹ کا خیال کر کے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو فرماتے کہ بر خرد دار اور پڑھو۔ میں نے چند ہی روز میں موطا کی کتاب مکمل کر لی اور جب تک وہ زندہ رہے میں مدینہ منورہ میں ہی اقامت پذیر رہا۔

امام شافعی جب امام مالک کی کوئی رائے نقل کرتے تو کہتے: یہ ہمارے استاد کی رائے ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ کا بیان ہے کہ ایک دفع میں والد محترم کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ یہ امام شافعی کون بزرگ تھے؟ میں دیکھتا ہوں کہ آپ اکثر ان کے حق میں دعا کرتے دہتے ہیں۔ فرمایا: بیٹے! وہ آفتاب نصف النہار اور لوگوں کی جائے پناہ تھے۔ آج دنیا میں ان کا ثانی نہیں ہے۔ دوسرے صاحبزادے صالح بن احمد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز میرے والد ماجد کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ والد محترم انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے، امام شافعی کو اپنی جگہ پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے۔ دیر تک دونوں حضرات گفتگو ہوتی رہی۔ جب امام شافعی جانے کے لیے سوار ہوئے تو والد محترم نے رکاب تمام ل اور کافی دیر تک ساتھ ساتھ بیٹھ چلے۔ امام یحییٰ بن معین کو اس بات کا پتہ لگا تو کہنے لگے: آپ اتنے پیار ہوا کہ امام شافعی کے ساتھ پیدل کیوں چلے جتے؟ فرمایا کہ ابو ذرؓ! اگر ان کی دوسری رکاب آپ نے تھامی ہوتی تو بہت فیوض و برکات حاصل کر لیتے۔ جو فقہ حاصل کرنے کی تیار رکھتا ہوا اُسے امام شافعی کے پیچھے کی ڈوم نہ ٹھکانا ہی پڑے گی۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ آج مجھے کوئی ایسا شخص نظر نہیں آتا کہ اسلام کے ساتھ جس کی نسبت امام شافعی کے برابر مضبوط ہو۔ میں ہر غارت کے بعد دعا کرتا ہوں کہ الہی! میرے والد ماجد اور میرے استاد امام شافعی کی مغفرت فرما جسین بن محمد بن غفران کا بیان ہے کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے حضور پڑھی اُس کی سماعت کے وقت امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے تھے۔ امام شافعی کا قول ہے کہ میں نے عزت نفس اور خوشحال کے ساتھ علم حاصل کیا وہ منزل مقصود تک کبھی نہیں پہنچا لیکن جس نے وقت نفس و تنگ دستی اور علماء کی خدمت کر کے علم حاصل کیا وہ کامیابی سے ضرور پہنچتا ہوا۔ یہی فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی کسی سے مناظرہ کیا تو میری ہی تمنا ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسے راہ راست پر آنے کی توفیق دے تاکہ بے ٹھیک

ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی مدد و نیر و حمایت و حفاظت کا مستحق ہو جائے۔ میں نے کسی شخص سے مناظرہ نہیں کیا مگر میری دلی خواہش یہی
ہوتی تھی کہ اللہ تعالیٰ حق کو ظاہر فرمادے خواہ اس کی زبان سے یا میرے منہ سے۔

یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے نزدیک کسی شخص کا شرک کے علاوہ کسی
بڑے سے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل کی ادھیڑ میں پھنس جائے۔ خدا کی قسم، مجھ
تک علم کلام کی وہ باتیں بھی پہنچی ہیں جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جس نے علم کلام کو اپنا اوڑھنا بھجوا لیا
وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا۔

امام شافعی کے بھائی ابو محمد اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک رات میں تیش یا کم و بیش مرتباً امام موسیٰ
کے پاس سے گزرتے تو ان کے سامنے چراغ جل رہا ہوتا۔ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے یا لکھتے رہتے۔ پھر نوٹدی
سے فرماتے کہ بے جاؤ۔ پھر ضرورت ہوتی تو منگو کر لکھنے لگتے۔ ابو محمد سے پوچھا گیا کہ چراغ کو واپس کیوں بھیجا کرتے تھے۔
انھوں نے بتایا کہ تاریکی میں دل زیادہ روشن ہوتا ہے۔ امام شافعی نے فرمایا ہے کہ گفتگو میں جان پیدا کرنے کے لیے خاموشی
کو اور قوت استنباط حاصل کرنے کے لیے غور و فکر کو کام میں لانا چاہیے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ جس نے چپکے سے اپنے بھائی
کو نصیحت کی اس نے اخلاص کے ساتھ بتا دیا اور جس نے لوگوں کے سامنے نصیحت کی اس نے اپنے بھائی کو بدنام کیا اور
اس کے حق میں خیانت کا مرتکب ہوا۔

حمیدی کا بیان ہے کہ امام شافعی ایک دفعہ دس ہزار روپے رومال میں باندھ کر صفادے کے کمرے کو آ رہے تھے۔ اپنے
کمرے کے باہر اپنا خیمہ لگوا لیا۔ میں نے دیکھا کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے تھے اور آپ ساری رقم ان پر خرچ
کرنے کے بعد کمرے میں داخل ہوئے۔ مرنی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی سے بڑھ کر کسی کو سختی نہیں پایا۔ انھیں کا بیان
ہے کہ ایک عید کی رات کو میں امام شافعی سے راستے میں گفتگو کرتا ہوا جا رہا تھا کہ ان کا مکان آگیا۔ کسی غلام نے آپ کی
خدمت میں ایک تھیلی پیش کی اور عرض گزار ہوا۔ میرے آقا نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ
آپ اس تھیلی کو قبول فرمالیں۔ امام شافعی نے اسے کر وہ تھیلی رکھ لی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص آکر عرض گزار ہوا کہ میرے
گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور پتے چھوٹی کڑی بھی نہیں۔ امام شافعی نے وہ تھیلی اس آدمی کو دے دی اور خالی ہاتھ مکان کے
اندہ تشریف لے گئے۔

آپ کے فضائل و کمالات حد و شمار سے باہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ آپ یگانہ روزگار اور امام زمانہ تھے۔ خدا نے
ذوالفقار نے آپ کو علم و عمل کی ایسی وافر دولت عنایت فرمائی تھی جو بہت کم حضرات کے حصے میں آتی ہے۔ زندگی میں ہی
آپ نے بڑی ثمرت پائی تھی۔ اور مختلف شہروں اور ملکوں میں آپ کا ذکر خیر ہونے لگا تھا۔ امام شافعی نے امام مالک،
سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور دیگر کثرت سے حضرات سے سماعت حدیث کی ہے جبکہ ان سے امام احمد بن حنبل، ابو ثور
ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مرنی، ربیع بن سلیم مرادی اور دیگر کثرت سے ہی محدثین نے روایت کی ہے۔

امام شافعی ۲۰ سالہ میں مکہ مکرمہ سے بغداد تشریف لے گئے اور دو سال تک وہاں اقامت پذیر رہے پھر
مکہ مکرمہ آ گئے اور یہاں چند ماہ قیام کرنے کے بعد پھر چلے گئے اور وہیں کے ہو رہے یہاں تک کہ مقرر کے اندر عمر عزیز
کی چالیس منزلیں طے کرنے کے بعد بروز جمعہ رجب کی آخری تاریخ کو ۲۴۰ھ میں اس جہان فانی کو چھوڑ کر عالم جاوداتی

کی طرف چلے گئے۔ ربيع کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے خواب دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور لوگ اُن کا جنازہ اٹھانے والے ہیں۔ میں نے بعض علماء کو یہ خواب سنایا تو اُنہوں نے تعبیر دی کہ گرنیا کے سب سے بڑے عالم وفات پائے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو علم الاسماء عطا فرمایا اور مسجود ملائکہ بنا یا تھا۔ دیکھا تو چند روز کے بعد امام شافعی کا وصال ہو گیا۔ مرنے کا بیان ہے کہ امام شافعی کی وفات سے چند روز پہلے میں اُن کی خدمت میں عیادت کی غرض سے حاضر ہوا۔ میں نے مزاج پوچھے تو فرمایا: اِس دنیا سے کوچ کرنے والا، دوست و احباب سے جدا ہونے والا، موت کا پیالہ پینے والا، اپنی یادگاریوں سے ہٹنے والا اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونے والا ہوں۔ پھر اُن پر دقت طاری ہو گئی اور زبان پر یہ اشعار جاری ہو گئے۔

۱۔ جب میرا دل سخت اور راستے تنگ ہو گئے تو میں نے تیرے عفو تک پہنچنے کے لیے اپنی اُمید کو زینہ بنا لیا۔

۲۔ مجھے اپنے گناہ بہت بڑا ڈھیر معلوم ہوتے تھے لیکن جب اُنہیں تیرے عفو کے مقابلے پر دیکھا تو تیرا عفو تو بہت ہی بڑا معلوم ہوا۔

۳۔ تو برابر میرے گناہوں کو معاف کرتا رہا۔ اپنے کرم سے عفو و درگزر کے ذریعے مجھ پر احسان کر کے میری عزت بڑھاتا رہا۔

۴۔ اگر تیری مدد میرے شامل حال نہ ہوتی تو شیطان سے کوئی عابد محفوظ نہ رہتا کیونکہ اُس مکار نے حضرت آدم جیسی ہستی کو بھی ہسکا دیا تھا۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا تو عرض گزار ہوا: حضور والا! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا کہ میری مغفرت فرمادی، ایک تاج مجھے عنایت فرمایا، ایک بیوی مجھے عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ تمہارے اِس طرز عمل کا بدلہ ہے کہ تم ہماری عطا فرمودہ نعمتوں پر نہ اُترائے اور نہ تکبر کیا۔ علمائے فقہ و حدیث اور خود لغت سب اِس بات پر متفق ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ثقہ، امین، عادل، زاہد، متودع، سخی، پسندیدہ سیرت اور عالی مرتبت تھے۔ ان کے جتنے اوصاف بیان کیے جائیں وہ بھی کم اور گفتگو کو ختم و راز کیا جائے وہ بھی مختصر ہوگی اور بیان کرنے والا بیان کرنے کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

۱۰۰۷۔ امام احمد بن حنبل نام نامی واسم گرامی احمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حنبل کے صاحبزادے مروفی اور خوشیابان سے تھے۔ بغداد کے اندر سترہ میں پیدائش ہوئی اور عمر عزیز کی سترہ منہج طے کرنے کے بعد بغداد میں ہی اسودہ خاک ہوئے۔ فقہ و حدیث، ائمہ و محدث اور تقویٰ و عبادت میں مقتدا ملنے جاتے ہیں۔ تمام علوم کی تحصیل بغداد میں ہی کی اور ائمہ حدیث سے حدیث کی سماعت کی۔ (اس کے بعد کوفہ، بصرہ، الحجاز، مدینہ منورہ، یمن، شام اور جزیرہ کے علماء سے حدیثیں جمع کیں۔ چنانچہ اُنہوں نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سید القطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن اسحاق شافعی اور عبد الرزاق بن الہمام وغیرہ بہت سے حضرات سے سماعت حدیث کی۔ ان سے ان کے دونوں صاحبزادوں عیسیٰ صالح اور عبد اللہ نیز ان کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ علاوہ بریں محمد بن اسماعیل بخاری، مسلم بن حجاج، نیشاپوری، ابو داؤد سہستانی اور ان کے علاوہ دیگر کتنے ہی محدثین نے بھی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ان سے

بغیر سند کے ایک حدیث بخاری شریف کی کتاب الصدقات کے آخر میں ذکر کی اور اس کے سوا اپنی اس کتاب میں کوئی اور حدیث نقل نہیں کی۔ احمد بن حنبل نے بھی ان سے صرف ایک ہی حدیث روایت کی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب حد و شمار سے باہر ہیں۔ ان کی اسلامی خدمات مسلمہ اور کتب مستندہ میں ان کے عالی منصب و درجہ امانت پر فائز ہونے کا تذکرہ موجود ہے۔ زندگی میں ہی ان کی شہرت و دروازہ ملک ملک جا پہنچی تھی کیونکہ یہ اہل حق کے ان چار مجتہدین میں سے ہیں جن کے مذہب پر مختلف ممالک میں صدیوں سے عمل ہوتا رہا ہے۔ ان کے بارے میں اسحاق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر اپنی رحمت بنا لیا تھا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے پیچھے کسی کو احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی، زہد و ورع والا، فقیہ اور عالم نہیں چھوڑا۔ احمد بن سعید دارمی کا بیان ہے کہ میں نے کسی کا سہرا سے (جران آدمی) کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر حافظ الحدیث، اور قرآن و سنت کی قدر (موجہ بوجہ) رکھنے والا نہیں دیکھا۔

امام ابو زرہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں زبانی یاد تھیں۔ کسی نے ان سے پوچھا کہ یہ بات آپ کو کس طرح معلوم ہوئی؟ فرمایا کہ میں نے ان سے بار بار احادیث پر عنکرات کیے اور حدیث کے کتنے ہی ابواب تو ان سے حاصل کیے تھے۔ ابراہیم حرلی کا بیان ہے کہ خدا نے ذوالفقہ نے امام احمد بن حنبل کو امت محمدیہ کے اولین و آخرین کے علوم کا جامع بنا دیا تھا۔ ان کو تمام علوم میں مہارت حاصل تھی اور قبضہ آستان مضبوط تھا کہ جس علم کو چاہتے بیان کرتے اور جس کو چاہتے روک دیتے تھے۔

ابو داؤد سختیابی کا بیان ہے کہ امام احمد بن حنبل کی مجلس صرف آخرت کے لیے ہوتی اور اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔ محمد بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ حسن بن عبد العزیز کے پاس ایک لاکھ دینار میراث میں پہنچے۔ انھوں نے ایک ایک ہزار کی تین تصدیاں امام احمد بن حنبل کی خدمت میں بھیج دیں اور التجا کی انھیں قبول فرما کر اپنے اہل و عیال پر خرچ کر بیٹھے کیونکہ یہ حلال میراث سے پیش کر رہا ہوں۔ امام موصوف نے وہ دینار قبول نہ فرمائے اور یہ کہتے ہوئے واپس کر دئے کہ مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس بقدر ضرورت خدا کا دیا ہوا مال موجود ہے۔ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد الرحمن کا بیان ہے کہ میں نے نمازوں کے بعد اکثر اپنے والد محترم کو کھڑے ہوتے سنا۔ اسے اشراجی طرح ٹوٹے میسرے چہرے کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے سے بچایا ہوا ہے اسی طرح میرے چہرے کو دوسروں سے سوال کرنے سے بھی محفوظ رکھنا۔

میمون بن ابیصیح کا بیان ہے کہ میں بغداد ہی میں تھا کہ شور و غل کی آواز سنی۔ لوگوں سے آواز کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ امام احمد بن حنبل کا امتحان ہو رہا ہے۔ چنانچہ میں بھی اُسی جگہ جا پہنچا۔ جب امام موصوف کو پہلا کوڑا مارا گیا تو انھوں نے کہا۔ بسم اللہ۔ دوسرا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ تیسرا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ اللہ کا کلام مخلوق نہیں ہے۔ چوتھا کوڑا مارا گیا تو کہا۔ لَنْ یُضِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللہُ لَنَا یعنی ہمیں مصیبت نہیں پہنچتی مگر جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے۔ غرضیکہ انھیں کوڑے لگائے گئے ماس وقت امام احمد بن حنبل نے کپڑے کا ازار شدہ ڈال رکھا تھا جو کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا اور آپ کا پا جاہر ناف سے نیچے آگیا۔ امام موصوف نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنسنے کو منظور کی حرکت دی تو پا جاہر نیچے سرکنے کے بجائے ناف سے اوپر ہو گیا۔ ایک ہفتے کے بعد میں ان کی خدمت میں

دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کیا کہ اب تک کے وقت جو آپ نے آسمان کی طرف دیکھ کر بھڑوں کو حرکت دی تو کیا پڑھا تھا؟ فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں عرض گزار ہوا تھا کہ اسے اشراف میں تیسرے نام کے دیسے سے دھاکرتا ہوں جس سے تڑپنے عرش کو پڑ کر دکھائے کہ اگر تیرے نزدیک میں راہِ راست پر ہوں تو میرا پردہ فاش نہ ہوسنے پائے۔

احمد بن محمد الکندی فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ مجھے بخش دیا ہے اور فرمایا کہ اسے احمد! کیا انھیں ہمارے معاملے میں چٹا گیا تھا؟ میں عرض گزار ہوا کہ اسے پروردگار! ہاں۔ فرمایا کہ ہمارا دیدار کرو کیونکہ ہم نے تمھیں اپنے دیدار کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔

۱۰۰۸۔ محمد بن اسماعیل بخاری امام گرامی محدث اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے صاحبزادے اور حنفی و بخاری کہلاتے تھے، کیونکہ ان کے جدِ اعلیٰ مغیرہ پہلے آتش پرست تھے اور وہ بخارا کے حنفی حاکم بیان بخاری کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے، اس لیے یہ حنفی و بخاری کہلاتے ہیں۔ حنفی بن سعدی کے ایک قبیلے کے جدِ اعلیٰ تھے۔

امام بخاری جنم المبارک کے روز ۱۲ شوال ۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور عمر عزیز کی باسٹھ منزل طے کرنے میں ابھی تیرہ روز باقی تھے کہ اس جہان فانی کو ۲۵۶ھ میں خیر باد کہا۔ انھوں نے اپنے پیچھے کوئی نرینہ اولاد نہیں چھوڑی۔ امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں دور دراز کے سفر کیے اور نامور محدثین کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ خراسان، خیال، عراق، حجاز، شام اور مصر کے نامور محدثین سے حدیث کا سماع کیا جن میں کئی بن ابراہیم بنی، عبد اللہ بن موسیٰ حبس، ابو عاصم شیبانی، علی بن الندی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عبد اللہ بن زبیر حمیدی بھی شامل ہیں۔ امام بخاری نے جہاں ہر شجر کے نامور محدث سے حدیثیں حاصل کیں وہاں ہر شجر میں حدیثیں بیان بھی کیں۔ فربری فرماتے ہیں کہ امام بخاری سے ان کی تابلیغ الجامع البصیح لبخاری کو تو سے ہزار محدثین نے سنا جبکہ ان سے نقل کرنے والا اب دنیا میں میرے بسوا کوئی موجود نہیں ہے۔ امام بخاری جب پہلے پہل مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو ان کی عمر گیارہ سال تھی۔ دس سال کی عمر سے طلب علم میں مشغول ہو گئے تھے۔ امام بخاری خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع البصیح کو چھ لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے پیش کیا ہے۔ میں اس میں جو حدیث درج کرتا اس سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ انھوں نے فرمایا ہے کہ مجھے ایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد ہیں جو میرے نزدیک درجہ صحت پر فائز ہیں اور دو لاکھ ایسی حدیثیں یاد ہیں جو درجہ صحت پر فائز نہیں ہیں۔ احادیث کثرہ کو شامل کر کے دیکھا جائے تو بخاری شریف کی جملہ احادیث کا شمار سات ہزار دو سو پچترہ ہے۔ اگر مکررات کو شمار نہ کیا جائے تو ان کی بخاری شریف چار ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ امام بخاری اپنی الجامع البصیح کو ستور سال میں مرتب کر کے فارغ ہوئے تھے۔

امام بخاری جب بغداد میں وارد ہوئے تو انھوں نے بھی ان کی علمی مہارت اور عمیق العقول حافظة کے متعلق سُن رکھا تھا۔ چنانچہ وہ ایک جگہ لکھتے ہوئے اور ایک سوا حدیث کا انتخاب کر کے ان میں سے ایک کا متن دوسری حدیث کی سند سے آدھا ایک کی سند دوسری حدیث کے متن سے جوڑ دیا اور انھیں دس آدمیوں کو دیا کہ جب بل جُل کر امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ہر ایک انھیں اسی طریقے سے پیش کرے تاکہ ان کی مہارت اور حافظة کا امتحان ہو جائے۔ جب وہ محدثین امام بخاری کی مجلس میں پہنچے تو ان میں سے ایک نے آپ کے سامنے اپنے منصب کے مطابق ایک حدیث پیش کی۔ امام بخاری نے

نے فرمایا کہ میں اس حدیث کو نہیں جانتا۔ اُس نے باری باری رسول حدیثوں کے متعلق پوچھا اور امام موصوف لا علی کا اظہار کرتے رہے۔ آخر کار باقی حضرات نے بھی دس دس حدیثیں اُسی طرح پیش کیں اور یہ اُسی طرح جواب دیتے رہے۔ جب پوچھنے والا کوئی نہ رہا تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ آپ نے جو پہلی حدیث کا متن پڑھا تھا اُس کی سند میں بلکہ یہ ہے اور دوسری حدیث کی یہ۔ غرضیکہ اسی طرح پوری ایک سو ماوریت کے متن کو ان کی اصل مندوں کے ساتھ بلا کر بیان فرمادیا۔ چنانچہ بغداد کے محدثین آپ کی مہارت اور قوت حافظہ پر انگشت بدندان رہ گئے اور سب نے آپ کے فضل و کمال کے حضور سر تسلیم خم کر دیا۔ اور انھوں نے برملا آپ کے حفظ کا اعتراف کیا۔

ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی کا بیان ہے کہ ہمارے خیال میں امام بخاری فقہت و بصیرت میں امام احمد بن حنبل سے بھی بڑھ کر ہیں۔ شریکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ ابو مصعب نے کہا کہ اگر آپ نے امام مالک کو دیکھا ہوتا اور ان کے چہرے سے امام بخاری کے چہرے کو بلا کر دیکھتے تو بیساختہ پکار مٹھتے کہ فقہ اور حدیث میں دونوں یکساں ہیں واللہ تعالیٰ صاف فرمائے کہ یہ مبالغہ تو اُس سے بھی بڑھ کر ہے، امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ خراسان نے امام بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی۔ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ خراسان میں چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے اور ان میں امام بخاری کو بھی شمار فرمایا کرتے تھے۔ رماہ بن مرجم کا قول ہے کہ امام بخاری کو دوسرے علماء پر اُسی طرح تفضیلت ہے جیسے مردوں کو عورتوں پر۔ کسی نے پوچھا۔ اسے ابو محمد یا کیوں؟ فرمایا کہ وہ زمین کی گہشت پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک چلتی پھرتی نشانی تھے۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے اس آسمان کی چھت کے نیچے محمد بن اسماعیل بخاری سے بڑھ کر حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔

ابو سعید بن خیر کا بیان ہے کہ حاکم بخاری خالد بن احمد دہلی نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ اپنی الجامع الصغیر اور تاریخ مجسمہ کے میرے پاس تشریف لے آئیے تاکہ میں انھیں آپ کی زبانی سنوں۔ امام بخاری نے انکار کیا اور قاصد سے کہہ دیا کہ میں علم کو ذیل کرنا نہیں چاہتا کہ اسے لوگوں کے دروازوں پر ایسے پھروں۔ اگر امیر بخارا ان کی ضرورت محسوس کرتے ہیں تو مسجد یا مغرب خانے پر تشریف لے آئی بصورت دیگر مجھے مجالس سے منع کر دیں تاکہ قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں غلبہ پیش کر سکوں، اور میں علم کو نہیں چھپاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس سے علم کی بات پر بھی جھگڑے اور وہ نہ بتائے تو اُس کے منہ میں آگ کی لگام لگائی جائے گی۔

بعض حضرات کا بیان ہے کہ امام بخاری کے ہمارا سے جانے کا سبب یہ تھا کہ امیر خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ اُس کے محل میں اگر اُس کے بچوں کو الجامع الصغیر اور تاریخ بخاری پڑھائیں۔ انھوں نے انکار کر دیا۔ اُس نے پیغام بھیجا کہ یہ نہیں تو اتنا ہی کہہ دیجئے کہ ان بچوں کے لیے ایک خاص نشست مقرر فرمادی جائے، جس میں ان کے سوا دوسرے نہ ہوں۔ انھوں نے یہ بات بھی منظور نہ کی بلکہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی کسی نشست کو بعض افراد کے لیے خاص کر دوں اور دوسرے بعض کو اُس کے دوران استغفار سے سے روک دوں۔ امیر خالد کو اس بات پر نصیحت آیا اور اُس نے بعض علمائے بخارا کو آپ کے خلاف اُکسایا تو انھوں نے آپ کے مذہب پر اعتراضات کرنے شروع کر دیے، جس کے باعث امیر خالد کو موقع مل گیا اور اُس نے امام بخاری کو بخارا سے جلا وطن کر دیا۔ یہ چونکہ زیادتی تھی لہذا امام بخاری نے ان لوگوں کے لیے بد دعا کی جس کے باعث انھوں نے ہی عمر میں وہ مصائب و آلام کے اندر مبتلا ہو گئے۔ تَقْوُ ذِی اللہ مِنْ شُرُوبِ الْفُتُورِ۔

محمد بن احمد مروزی کا بیان ہے کہ میں رکن و قیام کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نے فرمایا کہ اے ابو زید! تم کب تک ہماری کتاب نہیں پڑھاؤ گے اور محمد بن ادریس شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ کی کتاب کو کسی سے؟ فرمایا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کی الجامع الصمیم۔ نجم بن فضل کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور امام بخاری آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ جب حضور قدم اٹھاتے تو امام بخاری بھی اٹھاتے اور آپ کے نقوش قدم کا اتباع کرتے ہوئے اُسی جگہ قدم رکھتے جہاں حضور نے اپنا قدم مبارک رکھا ہوتا۔ عبد الوہاب بن آدم طرابلسی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایک مقام پر پوری جماعت کے ساتھ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ عبد الوہاب نے اُس جگہ کا نام بھی لیا تھا۔ میں نے سلام کیا اور عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ یہاں کس غرض سے قیام فرما رہے ہیں؟ فرمایا کہ محمد بن اسماعیل بخاری کے انتظار میں۔ چند ہی روز گزرے تھے کہ ہم نے امام بخاری کے وفات پانے کی خبر سنی۔ معلوم ہوا کہ امام بخاری نے اُسی روز وفات پائی جس روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۰۹۔ **مسلم بن حجاج** | امام گرامی مسلم اور کنیت ابو الحسین ہے۔ حجاج بن مسلم کے صاحبزادے اور قشیری و نیشاپوری تھے۔ حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک ہیں۔ پیدائش ۲۰۲ھ میں ہوئی اور جب المرجب کا

مہینہ ختم ہونے میں چھ روز باقی تھے کہ ۲۰۶ھ میں وفات پائی۔ علم حدیث کی طلب میں عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا۔ انھوں نے کئی بن کئی نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مسلمہ، قنبل اور کتنے ہی علمائے حدیث سے علم حدیث حاصل کیا۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ابوالہثم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خزیمہ بھی شامل ہیں۔ طلب حدیث میں متعدد بار بغداد کا سفر کیا جبکہ آخری بار ۲۵۴ھ میں بغداد آئے تھے۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی الجامع الصمیم کو تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے مرتب کیا ہے۔ محمد بن اسحاق بن مند کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی نیشاپوری کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس آسمان کی چھت کے نیچے حدیث کی کوئی کتاب الجامع الصمیم المسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں خلیفہ ابو بکر بغدادی نے فرمایا ہے کہ امام مسلم نے ائمہ حدیث میں سے صرف امام بخاری کی پیروی کی ہے اور پوری طرح انھیں کے نقوش قدم پر چلے تھے۔ جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور تشریف لائے تو امام مسلم اکثر اُن کے ساتھ رہتے اور برابر اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جہاں امام بخاری نہ ہوتے وہاں جانے کی امام مسلم ضرورت محسوس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۱۰۔ **محمد بن عیسیٰ ترمذی** | امام گرامی محمد اور ابو عیسیٰ کنیت ہے۔ عیسیٰ کے صاحبزادے اور ترمذی تھے۔ انھوں نے ترمذ کے اندر ۱۲۲ھ میں اس جہان فانی کو خیر یا رکھا۔ حافظ حدیث اور

شہرت یافتہ عالم تھے۔ فقہ میں بھی اچھی خاصی مہارت رکھتے تھے۔ انھوں نے علم حدیث ائمہ و مشائخ سے حاصل کیا۔ مشائخ کے صدر اقل سے انھیں ملاقات کا شرف حاصل ہوا جن میں قتیبہ بن سعید، محمود بن فیضان، محمد بن یسار، احمد بن مشیج، محمد بن متقی، سفیان بن دکن اور محمد بن اسماعیل بخاری وغیرہ بھی ہیں۔ ان سے بکثرت محدثین نے روایت کی ہے جن میں محمد بن احمد محبوبی مروزی بھی شامل ہیں۔

علم حدیث میں ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں جامع ترمذی سب سے عمدہ کتاب ہے۔ جس کی ترتیب کے لحاظ

سے ان کی تصانیف کا جواب نہیں، جن میں فوائد زیادہ اور تکرار حدیث کی تمام کتابوں سے کم ہے۔ جامع ترمذی کے اندر روایتیں ایسی ہیں جو حدیث کی دوسری کتابوں میں نہیں ہیں۔ اولاً ذکر مذاہب، طرق، استدلال، انواع حدیث یعنی صحیح حسن اور غریب وغیرہ کے بیان کے ساتھ جرح و تعدیل بھی ہے۔ ثانیاً کتاب کے آخر میں کتاب العمل کے عنوان سے ایک حصہ ہے جس میں ایسے فوائد جمع کیے ہیں جن کی افادیت ظاہر ہے اور انھیں دیکھنے سے مصنف کی فنی صارت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب کو مرتب کر کے علمائے مجاز کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے بہت پسند کیا۔ پھر علمائے خراسان کو دکھایا تو انھوں نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پھر علمائے عراق کو دکھایا تو انھوں نے بھی بہت پسند کیا۔ اس کتاب کا کسی کے گھر میں ہونا ایسا ہے جیسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس سے گفتگو فرما رہے ہوں۔ ترمذی میں تاہم کمزور ہے۔ یہ ترمذی سے نسبت کے باعث ہے جو دریا سے جیون کے مشرقی ماہی پر مشہور شہر ہے۔

۱۰۱۱۔ **سیلمان بن اشعث** اہم گرامی سیلمان اور کنیت ابوداؤد ہے۔ اشعث کے صاحبزادے اور صحبتانی تھے۔ یہ ان حضرات میں سے ہیں جنھوں نے طلب حدیث میں دور دراز کے سفر کیے تھے۔ عراق، خراسان، شام، مصر اور جزیرہ کے محدثین سے حدیثیں حاصل کر کے ان کا انتخاب پیش کیا جو علمی دنیا کے سامنے سنن ابوداؤد کی شکل میں موجود ہے۔

امام ابوداؤد ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور بصرہ کے مقام پر ۲۵۰ھ میں وفات پائی۔ بغداد میں کئی مرتبہ وارد ہوئے اور آخری وفد ۲۹۱ھ میں آنا ہوا۔ انھوں نے مسلم بن ابراہیم، سیلمان بن حرب، عبد اللہ بن مسلمہ، قعنبی، یحییٰ بن مسیین، احمد بن حنبل اور کثرت ہی محدثین سے روایت کی ہے۔ ان سے روایت کرنے والوں میں ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن شاپوری اور احمد بن محمد غلال بھی ہیں۔

امام ابوداؤد کی سکونت بصرہ میں تھی لیکن جب بغداد تشریف لائے اور اپنی تالیف یعنی سنن ابوداؤد کی روایت کی تو وہاں کے محدثین نے اس کتاب کو آپ سے نقل کیا۔ جب یہ کتاب امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کی گئی تو انھوں نے فنی محاسن کے باعث تحسین و آفرین کی۔ خود امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ میں نے اس کتاب کا انتخاب پانچ لاکھ حدیثوں سے کیا ہے اور اس میں چار ہزار آٹھ سو حدیثیں جمع کی ہیں۔ اس میں تین قسم کی حدیثیں ہیں: (۱) صحیح (۲) صحیح کے مشابہ (۳) صحیح سے قریب تر۔ امام ابوداؤد یہ بھی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک آدمی کو اپنا دین سنبھالنے کی خاطر صرف یہ چار حدیثیں کافی ہیں:-

- ۱۔ آدمی کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بیکار باتوں کو چھوڑ دے۔
- ۲۔ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔
- ۳۔ اُس وقت تک کوئی کامل مؤمن نہیں ہوتا جب تک دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔
- ۴۔ حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے جبکہ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔

ابو بحر غلال نے فرمایا کہ امام ابو داؤد اپنے زمانے کے امام اور مقتدا ہیں۔ ان کے زمانے میں کوئی شخص تخریج علوم، معرفت احادیث و رجال اور مواقع استخراج کی بصیرت میں ان سے بڑھ کر نہیں ہوا۔ علم و عقل، تقویٰ و طہارت اور زہد و ورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ احمد بن محمد بروی نے فرمایا کہ امام ابو داؤد حفاظ حدیث اور ناقدین فن میں سے ایک تھے۔ جہاں بہت بڑے عبادت گزار تھے وہاں ائمہ حدیث میں بھی اپنا خاص مقام رکھتے تھے۔ امام ابو داؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ ہوا کرتی تھی۔ وجہ پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہ آستین کتابوں کے لیے کشادہ رکھتا ہوں جبکہ دوسری کو کشادہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ خطاب کا بیان ہے کہ سنن ابو داؤد ایسی کتاب ہے کہ کوئی دوسری اس طرح مرتب نہیں کی جا سکی ہے۔ امام ابو داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کو ترک کرنے پر محدثین کا اتفاق ہو۔ ابراہیم حربی کا بیان ہے کہ امام ابو داؤد نے جب اس کتاب کو مرتب کیا تو قدرت نے ان کے لیے علم حدیث کو ایسے نرم کر دیا تھا جیسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوبا۔ ابن اعرابی نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کے پاس قرآن مجید اور سنن ابو داؤد کے سوا کوئی اور کتاب نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اُسے کسی اور کتاب کی ضرورت بھی نہیں ہے۔

۱۰۱۲۔ احمد بن شعیب نسائی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔ شعیب کے صاحبزادے اور خراسان کی ایک بستی نسا کی وجہ سے نسائی کہلاتے تھے۔ ۲۳ھ میں کنٹر کے اندر وفات پائی اور وہی اسودہ خاک ہیں۔ حفاظ حدیث میں سے ہیں اور حدیث و فقہ میں مارت رکھتے تھے۔ مشائخ حدیث کی ایک جماعت سے ملاقات کی نیز قتیبہ بن سعید، ہشام بن السری، محمد بن بشر، محمود بن فیلان، ابو داؤد، سلیمان بن اشعث اور دیگر کتنے ہی محدثین سے روایت حدیث کی۔ ان سے علم حدیث حاصل کرنے والوں میں البراقام طبرانی، ابو حنیفہ طحاوی اور حافظ ابو بکر احمد بن اسحاق السبی بھی شامل ہیں۔ حدیث اور عقل و غیرہ میں ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

حافظ مامون مصری کا بیان ہے کہ ابو عبد الرحمن کے ساتھ ہم طرطوس کی طرف گئے اور بہت سے علمائے دین جمع ہو گئے جن میں عبداللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ محدث بھی تھے۔ ہم سب نے مشورہ کیا کہ ان شیوخ سے گفتگو کرنے کے لیے کون سب سے مناسب رہے گا۔ آخر کار ابو عبد الرحمن نسائی پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ حاکم نیشاپوری نے فرمایا کہ ابو عبد الرحمن نسائی کی حدیث و فقہ میں مارت ایسی ہے جو الفاظ کے جامے میں نہیں سما سکتی جو ان کی نسائی تشریف کو غور سے دیکھے گا وہ حُسن کلام اور حُسن ترتیب پر انگشت بدندان ہو کر رہ جائے گا۔ انھوں نے ہی فرمایا کہ میں نے کئی دفعہ حافظ علی بن عمر کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابو عبد الرحمن نسائی اپنے زمانے کے شہرت یافتہ حضرات سے بھی علم میں آگے ہیں۔ امام نسائی مذہباً شافعی، کمال درجہ متقی اور سنت کی پوری پوری پیروی کرنے والے تھے۔ نسائی میں نون مفتوح اور سین بلا تشدید ہے۔

۱۰۱۳۔ ابن ماجہ | اہم گرامی محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یزید بن ماجہ کے صاحبزادے، قرطبہ کے رہنے والے، حافظ الحدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مؤلف ہیں۔ انھوں نے امام مالک کے کئی شاگردوں اور یث سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے ابو الحسن قسطلان اور دیگر کتنے ہی محدثین نے سماعت حدیث کی ہے۔ امام ابن ماجہ کی پیدائش ۱۸۰ھ میں ہوئی اور عمر عریض کی چوتھائی منزلتیں طے کرنے کے بعد انھوں نے ۲۳۰ھ میں

اس جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۱۰۱۴۔ **عبد اللہ دارمی** | اہم گرامی عبد اللہ اور کنیت ابو محمد ہے۔ عبد الرحمن داری کے صاحبزادے، حافظ الحدیث اور سر قند کے سب سے بڑے عالم تھے۔ انھوں نے یزید بن ہارون، نصر بن خلیل، امام مسلم،

امام ترمذی اور امام ابو داؤد وغیرہ سے روایت حدیث کی ہے۔ امام دارمی اپنے زمانے کے امام اور یگانہ روزگار تھے۔ ۱۸۰ھ میں پیدائش ہوئی اور چھ ہجرت سال کی عمر میں ۲۵۰ھ میں اس جہان فانی سے عالم جاودانی کی طرف روانہ ہوئے۔

۱۰۱۵۔ **دارقطنی** | اہم گرامی علی اور کنیت ابو الحسن ہے۔ عمر کے صاحبزادے اور بغداد کے ایک قدیم محدث دارقطنی سے نسبت رکھنے کے باعث دارقطنی کہلاتے ہیں۔ یہ حافظ الحدیث، جید عالم دین، یگانہ روزگار اور امام زمانہ تھے۔

معرفة حدیث، نقائص حدیث، راویوں کی معرفت اور اسماء الرجال کا علم ان پر ختم تھا۔ امام دارقطنی صداقت و امانت، حفظ و ثبات اور تقویٰ کی صفت و سلامتی سے بھی مزین تھے۔ ساتھ ہی قرآنی علوم اور فاضل فقہاء سے بھی کمال

درجہ و اقلیت رکھتے تھے۔ انھوں نے ابو سعید مصری سے فقہ شافعی کا علم حاصل کیا نیز حدیث کے علاوہ ان سے دیگر علوم بھی سیکھے جن میں شعر و ادب بھی ہیں۔ ابو الطیب کا بیان ہے کہ امام دارقطنی امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ انھوں

نے بہت سے محدثین سے سماعت حدیث کی جبکہ ان سے حافظ ابو نعیم، ابو بکر برقانی، جوہری، قاضی ابو الطیب اور قبری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ امام دارقطنی ۲۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور پچھتے کے روز ۲۸۰ھ کو وفات پائی۔

۱۰۱۶۔ **ابو نعیم** | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو نعیم ہے۔ یہ اصفہان کے باشندے اور کتاب علیہ کے مصنف ہیں۔ ایسے مشائخ حدیث میں سے ہیں جن کی احادیث پر عمل کیا جاتا اور جن کے اقوال کو سند سمجھا جاتا ہے۔ علوم دینیہ میں عالی منصب پر فائز تھے۔ پیدائش ۲۲۲ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی پھیلاؤ سے منزلیں طے کرنے کے بعد ۲۴۰ھ میں اس

جہان فانی کو خیر یاد کیا۔

۱۰۱۷۔ **اسمعیلی** | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ ابراہیم کے صاحبزادے اور اسمعیلی جرجانی ہیں۔ یہ حافظ الحدیث تھے۔ یہ حدیث وفقہ اور اصول دین و دنیا کی سرداری کے جامع تھے۔ انھوں نے اپنی حدیث کی کتاب

کو امام بخاری کی مقرر کردہ شرائط کے مطابق مرتب کیا تھا۔ ان سے ابن کے صاحبزادے ابو سعید اور جرجان کے فقہائے علم حدیث حاصل کیا۔ انھوں نے چار سو پچاس سال کی عمر میں ۲۴۰ھ کے اندر وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ **برقانی** | ان کا اسم گرامی بھی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ خوارزم کے رہنے والے اور برقانی کے لقب سے مشہور تھے۔ انھوں نے اپنے ہی شہر میں ابو العباس بن احمد نیشاپوری سے سماعت حدیث کی۔ پھر یہ جرجان

چلے گئے اور وہیں کے مور ہے امام برقانی ثقہ، متقی، مستور اور صحیح فہم رکھنے والے بزرگ تھے۔ خطیب ابو جبر نقادی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیوخ میں ان سے بڑھ کر کسی کو ثقہ و ثبت نہیں پایا۔ یہ حافظ قرآن، ماہر حدیث وفقہ اور کمال علوم دینیہ تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی کتابیں ہیں۔ ان کی پیدائش ۲۲۲ھ میں ہوئی اور نو اسی سال کی عمر یا کر جب ۲۴۰ھ میں فوت ہوئے۔ برقانی میں باد کسوف قاتل مفتوح ہے۔

۱۰۱۹۔ **احمد الشیخی** | ان کا اسم گرامی بھی احمد اور کنیت ابو جبر ہے۔ محمد کے صاحبزادے نیز شیخی، حافظ الحدیث اور دیوری تھے۔ انھوں نے امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے روایت حدیث کی جبکہ ان سے

جنت سے محدثین نے روایت کی ہے۔ کئی میں سے مضمون اذنون کمسور و مشدد ہے۔

۱۰۲۰۔ بیہقی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابو بکر ہے۔ حسین کے صاحبزادے اور بیہقی ہیں۔ یہ حدیث وفقہ کی واقعیت اور ان کی تدریس و تصنیف میں یگانہ روزگار تھے۔ یہ امام ابو عبد اللہ حاکم کے نامور شاگردوں میں سے ہیں۔ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سے سات ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف بہت عمدہ ہیں اور لوگوں کو ان سے بہت نفع پہنچا ہے، جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں: (۱) امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی (۲) امام حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳) حافظ مصر ابو محمد عبد الغنی ازہری (۴) امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الصغانی (۵) حافظ مغرب ابو عمر بن عبد البر نمری، (۶) امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (۷) امام ابو بکر احمد بن خطیب بغدادی۔ امام بیہقی کی پیدائش ۳۵۰ھ میں ہوئی اور عمر عزیز کی چھ ہتر منزلیں طے کرنے کے بعد نیشاپور کے اندر ۴۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۱۔ محمد بن ابونصر حمیدی | اہم گرامی محمد اور کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ قحط بن عبد اللہ کے صاحبزادے اندلس کے رہنے والے اور حمیدی تھے۔ حدیث میں کتاب الجامع بین صحیح البخاری والمسلم ان کی تصنیف ہے۔ یہ امام زمانہ اور مشہور عالم حدیث ہیں۔ اپنے وطن میں سماعت حدیث کرنے کے بعد مصر میں منہاس کے شاگردوں سے مکہ مکرمہ میں ابن فراس کے تلامذہ سے، شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے نیز دوسرے محدثین سے سماعت کی اور جب بغداد میں وارد ہوئے تو امام قطنی کے تلامذہ اور دیگر محدثین سے حدیث سنیں اور جمع کیں۔ تاریخ ابن اندلس بھی ان کی ہی تصنیف ہے۔ امیر ابن اکبر لاکیان ہے کہ میں نے امام حمیدی جیسے داغ، پاک دامن اور ترویج کوئی اور نہیں دیکھا، ان کی پیدائش ۳۵۰ھ سے پہلے ہوئی تھی اور بغداد کے اندر ذی الحجہ ۴۵۰ھ میں فوت ہوئے۔

۱۰۲۲۔ خطابی | اہم گرامی احمد اور کنیت ابوسلمان ہے۔ محمد کے بیٹے اور خطابی رہتی تھے۔ اپنے زمانے کی نمایاں شخصیت تھے۔ حدیث وفقہ اور ادب کے جید عالم تھے۔ احادیث کی معرفت میں یگانہ روزگار تھے۔ معالم السنن اعلام السنن اور غریب الحدیث ان کی مشہور تصانیف اور نادر تالیفات ہیں۔

۱۰۲۳۔ ابو محمد حسین البغوی | اہم گرامی حسین اور کنیت ابو محمد ہے۔ مسود کے صاحبزادے اور بغوی رشتہ دار ہیں۔ حدیث میں المصابیح اور شرح السنۃ، فقہ میں کتاب التذیب اور تفسیر میں معالم التنزیل ان کی بڑے ناز تصانیف ہیں۔ ان کے علاوہ بھی امام بغوی کی کئی اور عمدہ تصانیف ہیں۔ حدیث وفقہ میں منصب امامت پر فائز تھے۔ نہایت متورع، علاوہ کے معتد علیہ، دین کی حمت اور جمیع العقیدہ بزرگ تھے۔ ان کی نسبت خراسان کے شہر بھٹور کیسوت ہے جب کہ ان کی نسبت خلافت قاعدہ معلوم ہوتی ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے شہر کا نام بلغ ہے۔ انہوں نے ۵۸۰ھ میں وفات پائی۔ بغوی میں باد اور زمین دونوں متورع ہیں۔

۱۰۲۴۔ زرین بن معاویہ | اہم گرامی زرین اور کنیت ابوالحسن ہے۔ معاویہ کے صاحبزادے اور عبدی تھے۔ حافظ الحدیث تھے اور التجربہ فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں۔ انہوں نے ۵۸۰ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۲۵۔ مبارک بن محمد الجزری | اہم گرامی مبارک اور کنیت ابوالسعادت ہے۔ ابن اثیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جامع الاصول، مناقب الاخیار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ زبردست محدث، عالم

جَدْوَل

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - جلد سوم)

نمبر شمار	نام کتاب	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	کتاب الفتن	۲۳۵ تا ۲۵۰	۱۶	۵۱۲۴ تا ۵۴۹۱	۳۲۸
۲	فضائل سید المرسلین	۲۵۱ تا ۲۶۰	۱۰	۵۴۹۲ تا ۵۷۲۴	۲۳۳
۳	ابواب المناقب	۲۶۱ تا ۲۷۵	۱۵	۵۷۲۵ تا ۶۰۳۲	۳۰۸
	میزان	X	۴۱	X	۸۸۹

جنرل گوشوارہ

(مشکوٰۃ المصابیح مترجم - ہر سہ جلد)

نمبر شمار	نام جلد	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
۱	جلد اول	X	۱۲۴	X	۲۶۳۸
۲	جلد دوم	X	۱۱۰	X	۲۵۰۵
۳	جلد سوم	X	۴۱	X	۸۸۹
	میزان کل	X	۲۷۵	X	۶۰۳۲

گلاسٹے دراولیاء و عبدالحکیم خاں اختر

مبتدی نظری شاہجہان پوری

لاہور چھاؤنی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطعاتِ تاریخِ طباعت

(از شحاتِ قلم جنابِ فدا حسین فدا زید مجدد صاحبِ افکار پریشاں و مدیر مہر ماہ - لاہور)

(۱)

عرفان و حقیقت کی تقدیس کا آئینہ
لافانی و لاثانی منشورِ نبی اللہ
یہ حضرت اختر کی تنویرِ عقیدت ہے
گلدستہِ ایمان ہے، بکتانِ شریعت ہے
از روئے نبوتِ قرربستہ فدا گہر دے
مشکوٰۃ شریف اس کی تاریخِ طباعت ہے

(۲)

عجب ترجمہ ہے یہ مشکوٰۃ کا
یہ ہے کاوشِ اخترِ ذی شعور
ہے گزاردِ شرحِ مبہنی سرسبز
پے گمراہاں، ہادی و راہبر
ہیں اقوالِ ندیں یہ امی لقب کے
ہے اک دفترِ شرحِ نفع و خیر
سنِ طبعِ مشکوٰۃ پر لے فدا
کہا مجھ سے ہاتھ نے نورِ نظر

(۳)

ہے مشکوٰۃ اک مشعلِ راہِ حق
حقائقِ معارف کا زینِ مرتفع
تجلائے مہرِ منیر اللہ اللہ
ہے نطقِ نذیر و بشیر اللہ اللہ
ہے آئینہٴ سیرتِ مصطفیٰ یہ
نہیں اس کی کوئی نظیر اللہ اللہ
جمالِ دلاویزِ الفاظ اس کے
ہر اک حرف ہے دلِ پذیر اللہ اللہ
سنِ طبع اس کا مذاقِ دسیوں نے
کہا فیضِ ربِ تدبیر اللہ اللہ